بعون صناع مکین و فضل خلاق زمین و زمان
عجائب المخلوقات اردو
مطبع نامی منشی نولکشور مین بطبع مزین مقبول جہان ہوئی
ساختہ حامد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصل مولف نے نام اس کتاب کا لغت عرب مین عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات
رکھا ہی اور اس کتاب کے دیباچہ مین چار مقدمے واسطے معلوم ہونے مقصود کتاب کے
مرتب کیے واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب پہلا مقدمہ بیان عجب
اور اسکے معنی کے تحقیق مین علما اور حکما کا قول ہو کہ عجب ایک صفت حیرت کی ہو کہ
لاحق ہوتی ہو آدمی کو بسبب قصور دریافت سبب کسی چیز کے یا نا تھنے سبب کسی چیز سے مثلاً
کوئی شخص چھتہ شہد کا دیکھے اور پہلے اسکو کبھی نہ دیکھا ہووے تو اسکو ایک حیرت پیدا ہوگی بسبب
نہ معلوم ہونے اسکے فاعل یعنے بنانے والے کے پھر جب اسکو معلوم ہوا کہ یہ کام نحل یعنے شہد کی
مکھی کا ہی تو حیران ہوگا اس بات سے کہ اس جانور ضعیف نے کیونکر اسقسم کے خانے مسدس
متساوی الاضلاع بنایا ہوگا کہ باوجود پرکار و مسطر کے مہندس حاذق ماہر ہو ترکیب ایسی شکل سے اور
اس مکھی نے کہان سے یہ ترکیب موم حاصل کی کہ ایسے خانے برابر برابر کہ کوئی ایک دوسرے سے
مخالف طول و عرض و عمق مین اور دور یعنے گولائی مین نہین گویا کہ ایک قالب سے نکلے ہوئے ہین
اور کہان سے یہ شہد لاکر واسطے موسم سرما کے ذخیرہ کیا ہی اور کیونکر معلوم کیا اس مکھی نے کہ موسم
سرما مین کوئی غذا سوائے اس ذخیرہ کے نہو گی اور کیسا چھپایا ہو خزانہ شہد کو موم سے کہ سب
طرف سے محیط ہی اسطرح پر کہ نہ ہوا سے خشک ہو اور نہ اسکو گرد و غبار پہونچے گویا ایک مرتبان ہی
سر بند پس وہ اس معنی سے عجیب ہی اور جو کچھ دنیا مین ہی اسیطرح عجیب ہی لیکن آدمی غفلت سے

دیکھتا ہی اور ذہن کو اسکی طرف متوجہ نہین کرتا اسلیے کہ وہ ڈوبا ہوا ہی دریاے غمون بیہودہ مین
اور مشغول ہی بند وبست امور دنیاوی اور شہوت نفسانی مین حالانکہ یہ عجائبات کہ انکے دیکھنے سے
آدمی کو تعجب ہوتا ہی ایسے نہین ہین کہ طاقت اسکے ذہن اور فکر سے دور ہون بلکہ کچھ اس حاصل
ہوتا مدرکات ومحسوسات کا مگر نظر سے دور پڑے ہوئے تھے اور مدت دوری کی دراز ہوگئی تھی
پس جسوقت کوئی جانور عجیب یا کوئی شکل خلاف عادت کے قوت باصرہ اپنے سے دیکھا تو گویا
ہوئی اسکی زبان تسبیح خدا کے ساتھ اور کہنے لگا سبحان اللہ بسبب کمال تعجب کے کہ اسکو حاصل ہوتا ہی اور
حالانکہ اپنی مدت عمر مین دیکھتا ہی ایسی چیزین کہ حیران ہوئی ہین ان مین عقل عقلا کی اور بیہوش
ہوئے ہین نفوس اذکیا کے پھر اگر کسی کو تصدیق اس قول کی منظور ہو تو اسکو لازم ہی کہ چشم عبرت
سے ان اجساد رفیعہ یعنے آسمان اور انکے وسعت کو کہ محفوظ ہو تغیر فساد سے تا وقتیکہ پہونچے اجل
اسکی اس کیفیت مین اور ہوا اور بخارات کی نسبت اجسام نورانی شفاف یعنے آسمان کے مثل ایک
حلقہ کے ہی کہ پڑا ہوا ہو ایک بیابان مین جیسا فرمایا حق تعالی نے والسماء بنیناها باید وانا
لموسعون ۞ اور انکے گردش پر ایسا لحاظ کیا جاوے کہ بعضے ہمین سے پھرتے ہین نسبت
ہمارے یعنے مثل چکی کے اور بعضے حمائلی اور بعضے دولابی اور بعضے تیز رو اور بعضے سست
پھر انکو دیکھنا چاہیے کہ دوام حرکات کے کہ کچھ تعب نہین ہوتا اور بے ستون قائم ہین کسی سے
علاقہ نہین رکھتے پھر دیکھو کہ کیسے کیسے ستارے ہین اور چاند وسورج اور اختلاف مشارق ومغارب
کیسا ہو کہ اس سے ظہور نباتات وحیوانات وغیرہ کی ہوتی ہی پھر غور کرو کہ سیر ان ستارون کی کیسی ہی
اور کس کثرت سے ہین رنگ برنگ بعضے مائل بسرخی اور بعضے مائل بسپیدی اور بعضے
برنگ زرد ہین پھر دیکھو آفتاب کو کہ مدت ایک سال اپنے فلک مین گردش کرتا ہی اور حکمت
طلوع وغروب مین کیا ہی واسطے اختلاف رات اور دن کے اور پہچان اوقات کی اس سے
ہوتی ہی اور امتیاز وقت معاش اور استراحت کا اس سے ہوتا ہی جیسا فرمایا حق سبحانہ تعالی نے کہ
جعلنا اللیل لباسا وجعلنا النہار معاشا پھر دیکھو کہ آفتاب کیونکر مائل ہوتا ہی وسط النہار سے
یہان تک واقع ہوتا ہی موسم سرما وگرما اور بہار اور خزان ۔ اور اتفاق صاحبان علم ہیئت کا
اسپر کہ جرم آفتاب کا مثل کرہ زمین کے ہی ایک سو شصت وچند مرتبہ اور ایک لحظہ مین سیر کرتا ہی
زیادہ قطر کرہ زمین سے اور جبرئیل علیہ السلام نے اس عبارت کو بیان کیا اس مقام مین کہ حضرت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مقدار وقت مکالمت سے فرمایا کہ آفتاب اتنی دیر مین مسافت

پانسو برس کی طرح گرگیا پھر جرم قمر یعنے چاند کو دیکھو کہ کیونکر حاصل کرتا ہی نور کو آفتاب سے یہانتک
کہ نائب آفتاب ہوجاتا ہی رات کو اور ظاہر کرتا ہی اپنی روشنی پھر دیکھو کہ معمور ہی نور آفتاب سے جاتا
رہتا ہی نور چاند کا پس سورج گہن اور چاند گہن کو دیکھو اور عجائب و غرائب یہ سیاہی ہی کہ جرم قمر مین محسوس
ہوتی ہی کہ آج تک اس امر مین کوئی قول صحیح نہین سُنا گیا اور دیکھو مجرہ کو کہ وہ ایک سفیدی ہی اسکو سراج السماء
کہتے ہین اور وہ اُس فلک پر ہی کہ وہ پھرتا ہی نسبت ہمارے مثل چکی کے اور عجائبات آسمانون کے اسقدر ہین کہ
عشر عشیر اُسکا بھی نہین بیان ہوسکتا لیکن جسقدر کہ بیان کیا ہی وہ کافی ہی تَبْصِرَةً وَذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ
پھر درمیان زمین اور آسمان کے دیکھنا خصائص شہاب اور ابر اور رعد اور برق اور صاعقہ اور باران اور ہوا
[illegible] کہ مختلف ہین [illegible] مین اور غور کرو کہ بدلی [illegible] نے کیونکر پانی کو لے لیا ہی اور ہوا کو اسکا تابعدار بنایا کہ جس جگہ
حق [illegible] ہی وہان بدلی [illegible] ہی اور سیراب کرتی ہی زمین کو قطرہ قطرہ نرمی سے اسلیئے کہ اگر گرتا
پانی [illegible] بیشک فساد ہوجاتا [illegible] سے پھر ہوتا ہی اس مقدار پر کہ کافی ہو زراعت
[illegible] کہ زیادہ حاجت سے [illegible] نباتات اور [illegible] بالیدگی زراعت کی کامل
ہووے جیسا کہ حق سبحانہ فرماتا ہی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ یعنے اُتارا ہمنے آسمان سے پانی
اندازہ سے پھر دیکھو اختلاف ہواؤن کو [illegible] ابر کو [illegible] اور بعضی ابر کو آسمان پر پھیلاتی ہی اور بعضی
ابر کو جمع کرتی ہی اور بعضی مینہ برساتی ہی [illegible] ہوا درختون کو بارور کرتی ہی اور بعضی زراعت
اور پھلون کو تربیت کرتی ہی [illegible] اور بعضی خشک کرتی ہی زراعت اور پھلون کو اپنے اپنے
وقت پر اور چاہیے کہ پھر نظر کرے [illegible] انسان [illegible] عبرت کہ [illegible] تعالیٰ نے [illegible]
سمجھایا ہی تاکہ فرش حیوان اور انسان کا ہووے پھر دیکھئے اُسکی وسعت اور [illegible] کو
کہ ہرگز کوئی اسکے سب جوانب اور اطراف کو نہین پہونچ سکتا اگرچہ کیسی ہی [illegible] رکھتا ہو
فرماتا ہی اللہ تعالیٰ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ اور خیال کرے اس
حکمت اللہ تعالیٰ کو کہ پشت زمین کو جگہ قیام زندون کی مقرر کی اور شکم زمین کو جگہ دفن مردون کا
بنایا فرماتا ہی حق سبحانہ تعالیٰ فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ اور کیسا صانع باکمال
کہ اپنے قدرت کاملہ سے طرح طرح کے معدن زمین سے پیدا کیے اور انواع انواع نباتات لگائے
اور اسی زمین سے رنگ برنگ کے جانور کہ ہر ایک کی حقیقت جدا گانہ ہی نکالی اور اسکی حکمت کو
بنظر غور و تامل دیکھنا چاہیے کہ کیسا مضبوط و مستحکم کیا ہی اطراف زمین کو اور دیکھو کہ پیدائش پانی کی
جسم زمین مین کسطرح پر کی ہی اور کیسے کیسے چشمے اسمین سے جاری کیے اور زندگی جانورون اور

[illegible]

درختون کی اُسمین منحصر کردی بارش باران سال آیندہ تک اور دیکھیئے کہ سمندر کہ ایک دریاے
محیط ہی تمام جوانب زمین کو اور بمقابلہ اُسکے سب دریا بڑے بڑے ایک ندی کے برابر ہین اور بہ نسبت اُسکے
کل زمین کہ پانی سے کھلی ہوئی ہی مثل ایک جزیرہ کے ہی کہ ہووے دریاے کلان مین اور باقی
زمین کہ عبارت تین قسم مین سے ہی بہ نسبت کل کرۂ زمین کے نزدیک حکماے متقدمین کے
دریاے محیط کے نیچے پوشیدہ ہی اور دیکھو کہ جسقدر جانور و جواہرات طرح طرح کے خداوند تعالیٰ نے
زمین مین پیدا کیے ہین اسیقدر دریا مین بھی موجود ہین بلکہ اُس سے دوچند اور بعضے ایسے
جانور دریا مین ہین کہ وہ زمین مین نہین اور عجائب قدرت خدا کی دیکھنا چاہیے کہ کسطرح پر
موتی سیپ مین پانی کے نیچے پیدا کیا ہی اور مونگے کو پانی کے نیچے پتھر سے کیونکر اگایا اور
سواے اُسکے عمدہ عمدہ چیزین قسم عنبر وغیرہ سے کہ وقت طغیانی موج کے دریا سے کنارہ پر
آجاتی ہین عقل اُسکے دریافت حقیقت سے عاجز ہی اور دیکھو کہ خداتعالیٰ نے کشتیان
اور جہاز کیسے کیسے ہوائی اور دخانی دریاؤن مین اپنی حکمت سے جاری کیے کہ بسبب اُسکے
کیا کیا سامان تجارت کے عمدہ طور سے مہیا ہوے اور منافع بیشمار تاجرون کو حاصل ہی اور
عجائبات دریا کے بہت ہین کہ انسان ہرگز اُسکے انتہا کو نہین پہونچ سکتا مگر جو کچھ کہ تجربہ سے بعضے
حالات معلوم ہوے نقل کیے اور اقسام کانون کو دیکھو کہ پہاڑون کے نیچے خدا کی حکمت سے
کیونکر رکھے ہوے ہین اُن مین بعضے ایسے ہین کہ گھل جاتے ہین جیسا سونا چاندی تانبا رانگا لوہا پتیل
وغیرہ اور بعضے نہین گھلتے جیسے فیروزہ یاقوت و زبرجد اور سواے اُسکے اور اقسام فلزات
یعنے دھات کسطرح کانون سے نکلتے ہین اور خلاط زمین کے صاف کرنے سے کیسے کیسے عمدہ
ظروف چینی وغیرہ اور آلات اور طلسم بنتے ہین اور بعضے کان جاری ہوتے ہین مثل نفط و نمک
وغیرہ کہ اُس سے کیا کیا فائدے حاصل ہین اور دیکھو اقسام نباتات اور رنگ برنگ کے میوے
کہ شکل ہر ایک کی جدا گانہ ہی اور جو اور مزہ ہر ایک کا مختلف ہی مثلاً ایک کیفیت خاص ہی
انار مین کہ وہ سیب مین نہین اور سیب مین جو کیفیت اور مزہ ہی انگور مین اور انگور مین جو کیفیت
ہی کشمش مین نہین اور کشمش مین جو لطف ہی وہ منقی مین نہین علیٰ ہذا القیاس تمام قسم میوون کی
جیسا کہ فرماتا ہی حق سبحانہ تعالیٰ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ
یعنے سب ایک پانی سے پرورش پاتے ہین اور درمیان ہر ایک کے تفاوت ہی باعتبار
خورش کے باوجود اسکے کہ ایک ہی زمین سے پیدا ہین کیا قدرت ہی اُسکی کہ ایک دانے سے

سات سات خوشے نکلتے ہین اور ہر ہر خوشہ مین سو سو دانے۔ اور دیکھو کہ جب مینھ برستا ہی
تو سیراب ہو جاتی ہی اُس سے زمین اور اُگتے ہین اسمین سے درخت فائدے دینے والے اور
خوش آئینہ محبت زوجیت سے علاوہ اسکے گھانس اور اور قسم کے نباتات کی کثرت سے
اُگتے ہین بعضے ہمشکل ایک دوسرے کے اور بعضے ایسے کہ ہرگز اُنکو دوسرے سے مشابہت
نہین اور دیکھو کہ شکل اور رنگ اور بو اور مزہ مین سب مختلف ہین اور خاصیت اور تاثیر بھی
جدی جدی ہی اور ایسی کوئی چیز زمین سے نہین اُگتی چھوٹی یا بڑی مگر یہ کہ اسمین ایک منفعت ہوتی ہی
بلکہ منافع کہ بے دیکھے معلوم ہو سکتے ہین اور دیکھو جانورون کو کہ بعضے ہوا مین اُڑتے ہین
اور بعضے دریا مین پیرتے ہین اور بعضے زمین پر چلتے ہین اور انمین بھی چند قسم ہوتے ہین بعضے
چار پانون سے چلتے ہین اور بعضے دو پانون سے اور بعضے بہت پانون سے چلتے ہین جیسا کہ کیڑون کے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی اور ان جانورون مین شکل اور صورت اور عادات اور افعال عجیب
ہوتے ہین کہ اُسکے دیکھنے سے عقل حیران ہی بڑے جانورون کا کیا ذکر ہی چھوٹی چیونٹی اور شہد کی
مکھی اور مکڑی وغیرہ کہ انمین کیسے کیسے صنائع ہوتے ہین کہ عقل عقلا کی اُنکے مکانات کے دیکھنے سے
حیران ہو جاتی ہی اور یہ کہ کیسا کیسا غذا کا سامان جمع کرتے ہین واسطے اوقات سرما کے
کیسا ٹیکہ لگاتے ہین واسطے شکار کے اور جتنے جانور چھوٹے بڑے ہین سب مین اسقدر عجائب
غرائب موجود ہین کہ ہرگز شمار مین نہین آسکتے مگر چونکہ ہمیشہ نظر کے سامنے رہتے ہین گویا
عجیب نہین معلوم ہوتے ہین اور سوا اسکے آدمی اپنی ذات مین غور کرے دیکھے کہ کیسے کیسے عجائب و
غرائب ہین کہ اگر ساری عمر اُسکو دیکھا کرے تو بھی عشر عشیر اُسکا نہین معلوم کر سکتا اور اس بات کیطرف
اشارہ فرماتا ہی اللہ تعالی وَفِيٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ پس دیکھو کہ کیونکر درمیان نر و مادہ کے
مادہ شہوت کا رکھا ہی اور کیسے نکلتا ہی نطفہ منی کا حرکت جماع سے اور جاری کیا خون حیض کو
عورتون کی رگون سے اور پھر اُسکو رحم مین جمع کر دیا اور کیونکر پیدا کیا ہی طفل کو رحم مادر مین
و نطفہ مان باپ سے اور غذا دی طفل کو شکم مادر مین خون حیض سے یہانتک کہ قوت ہوئی اُسکو اور
بڑا ہوا اور کیسی تقسیم کی ہی اجزاے نطفہ کو اُس بعضے استخوان منی اور بعضے رگ اور بعضے چربی اور
بعضے گوشت سے اور کیونکر ترکیب دی ہی ان استخوان اور پٹھے اور رگ و گوشت وغیرہ سے اعضاے
ظاہری اپنے گول بنایا سر کو اور اسمین آنکھ کان ناک منھ اور سوراخ رکھے اور لنبے بناے دونون ہاتھ
اور دونون پانون اور اسمین انگلیان بنائین اور انگلی مین کیسے کیسے بند اور جوڑ رکھے تا گرفت

چیزون کی بہ آسانی ہوے اور خیال کرے آدمی اپنے اعضاے باطنی کیطرف یعنے دل اور دماغ اور معدہ اور پھیپڑا اور کلیجہ اور تلی اور گردہ اور آنت اور رحم اور مثانہ عورت اور مرد کو کہ صانع باکمال نے کس کس حکمت وصنعت کے لیے پیدا کیے اور ہڈیون کو ملاحظہ کرے کہ اُس نطفہ حقیر ضعیف سے کیسی کیسی ہڈیان اور دیگر اجسام سخت بنائے کہ گویا وہ ستون بدن انسان کے ہین اور ہر ایک ہڈی کی مقدار معین قرار دی و شکلین مختلف رکھین بعضی چھوٹی بعضی بڑی بعضی لنبی بعضی چوڑی اور بعضی گول اور بعضی کھوکری یعنے درمیان اُسکا خالی ہی اور بعضی ٹھوس یعنے اندر سے خالی نہین اور چونکہ آدمی محتاج ہو حرکات مختلف کا مثل اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے اور لیٹنے کے تو اسلیے اللہ تعالی نے اُسکو اجزاے مختلف سے پیدا کیا کہ کسی طرح ان حرکات مین عاجز نہو اور پشت انسان کی مثل نہنگ یعنے گھڑیال کے بنائی اور ہمین ہڈیان کثرت سے جدا گانہ دین اور ہر ایک استخوان کی حرکت خاص مقرر کر دی اور آدمی دیکھے کہ ہڈیان سر کی کسطرح پر مرتب کین کہ ہمین چھپن استخوان ہین ہر ایک اپنی اپنی شکل مین دوسری سے مختلف ہی اور ترکیب انکی اس وضع سے کی ہو کہ گویا ایک گنبد ہی اور منجملہ ان چھپن ہڈیون کے چھ ہڈیون سے قحف یعنے کاسہ سر بنایا اور چودہ استخوان سے لحی اسفل یعنے نیچے کا جبڑا بنایا اور باقی استخوانون سے دانت پیدا کیے اسطور سے کہ بعضے اُنمین چوڑے ہین اسلیے کہ جو غذا کھائی جائے اُسکو باریک مثل آٹے کے کر دیوین کہ بہ آسانی حلق سے اُتر جائے اور بعضے دانت تیز ہین واسطے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے اقسام کھانے کے اور گردن کو خیال کرنا چاہیے کہ حکیم مطلق نے کیونکر سر سے ساتھ مہرون مدور مجوف سے وصل کیا ہی۔ اور دیکھو پشت کے مہرون کو اُسنے اپنی قدرت سے گردن کے مہرون کے ساتھ کیسا ترکیب دیا ہی اور مہرے پشت کے عجز یعنے ریڑھ تک پہونچے ہین اور عجز یعنے ریڑھ کی ہڈیان تین جزو مختلف سے مرکب ہین اور اُسکے نیچے استخوان عصعص ملائے اور عصعص اُس استخوان کو کہتے ہین جو دمین سرین کے قریب مقعد کے ہوتے ہین ہمین تین جزو مختلف ہین اب دیکھنا چاہیے کہ اُس صانع باکمال نے اپنی قدرت کاملہ سے کیسا پیوند کیا ہی پشت کی ہڈیون کو سینہ کی ہڈیون کے ساتھ اور بازو کی ہڈیون کو ہاتھ کی ہڈیون کے ساتھ اور عجز یعنے ریڑھ کی ہڈیون کو عانہ یعنے پیڑو کے استخوان کے ساتھ اور پیڑو کے استخوان کو ران کی ہڈیون سے اور ویسا ہی پیوند کیا دونون رانون کے دونون ساق سے اور استخوان دونون ساق کو دونون قدم سے انسان کے بدن مین یہان تک کل استخوان دو سو اڑتالیس ہین سوائے چھوٹی ہڈیون کے کہ اُسنے روزن مفاصل یعنے جوڑون کے بھر دیے گئے ہین پس آدمی غور کر دیکھے کہ اُس پیدا

کرنے والے نے کسقدر یہ ہڈیان پیدا کی ہین اور مخصوص کر دیا ہو ساتھ اس تعداد معین کے کہ اگر ایک استخوان بھی اُس تعداد سے زیادہ ہو جاوے تو مشکل ہو جاوے آدمی پر یہانتک کہ اُسکے اُکھاڑنے کے درپے ہو جاوے اور اگر کم ہو جاوے اُس سے ایک استخوان بھی تو ناقص ہو جاوے وہ آدمی اسطرح سے کہ آخر اُسکے جبر کی تدبیر مین محتاج ہووے۔ پھر انسان غور کرکے اِس بات کو کہ قادر مطلق نے کیسے کیسے آلات حرکت اعضا کے لیے پیدا کیے ہین وہ عضلات ہین کہ حق تعالیٰ نے پانسو انتیس عضلے پیدا کیے گوشت اور پٹھے اور رباط اور جھلّی سے کہ ہر ایک مختلف ہین باعتبار اختلاف حاجتون کے منجملہ اُسکے چوبیس عضلے حرکت حدقہ آنکھ اور پلک کے لیے بنائے کہ اگر ایک بھی اُنمین سے کم ہو جاوے تو البتہ آنکھ کے کام مین خلل ہو جاوے اور ایسا ہی حال ہر سب عضو کا باعتبار کم ہو جانے کسی عضلے۔ اور پٹھون اور رودون اور رگون کے کام اور تعداد و منبت اُنکے اور جو جو شاخین کہ ایک دوسرے سے نکلتی ہین زیادہ عجیب ہین اُن باتون سے جو کہ پہلے مذکور ہوئی ہین۔ پھر آدمی دیکھے اعضا سے سرکیب کو اور اُنکی حسن تصویر کو کہ کسطرح پر اُنکے استخوانون کو مستحکم کر دیا ہو اور ہر ایک عضو کی شکلین کیسی کیسی بنائین اور ظاہر و باطن بدن کو کیسا زینت دیا ہی یعنے پشت کو بنیاد جسم کی قرار دی اور شکم کو محل غذا اور سر کو جامع حواس اور آنکھ حاوی محسوسات کا بنایا اور دیکھو کہ آنکھ مین سات طبقے رکھے ہر طبقے مین ایک صفت خاص رکھی اور کیا خوب صورت آنکھ کی پیدا کی اور پلکون سے اُسکو محفوظ فرمایا کہ صاف کر دیتی ہی جو کچھ کہ میل اوپر آجاوے اور اپنی حکمت سے اُس آنکھ مین مقدار مسور کے محل روشنی کا بنایا کہ اُس تعداد قلیل مین صورتین تمام زمین اور آسمان کی باوجود ایسی وسعت کے اور جو کچھ کہ اُن دونون کے درمیان مین ہی سما جاتی ہین اور شق کیے دونون کان اور پانی تلخ اُن دونون کانون کی سوراخ مین رکھا تھا کہ محفوظ رہین کان جانورون موذی سے اور اُس آب تلخ کو واسطے جمع کرنے آوازون کے کانون کے صدف سے محیط فرمایا کہ سب آوازون کو لیکر سماخ گوش یعنے کان کے سوراخ تک پہونچاوے اور قوت سامعہ اُن آوازون کو ضبط کرے اور ناک کو بلند فرمایا منہ کے بیچ بیچ نہایت بنا و سنگار اور دونون منخرین یعنے دونون سوراخ ناک کے کھول دیے اور اُسکے اندر حاسہ شم یعنے سونگھنے کا رکھا کہ اُسکی جہت سے کیفیت اپنے کھانون کی دریافت کرے اور اقسام اقسام کی خوشبو سونگھے کہ جس سے روح اور دل کو تقویت و تازگی حاصل ہووے اور دہان یعنے منہ کھولا اور اُسکے اندر زبان کو جگہ دی کہ ترجمان ضمیر ہووے اور زینت دیا دہان کو دانتون سے کہ اُسکے ذریعہ سے

جو چیز کھاوے اُسکو مثل آٹے کے پیسکر اُتار جاوے پھر اُن دانتون کی جڑون کو مضبوط کر دیا اور
اُنکی نوکین تیز کر دین اور سفید اور شفاف فرمایا اُنکا رنگ اور آراستہ کیا دانتون کی صفون کو اور
برابر کیے اُنکے سرون کو اور مثل لڑی موتیون کے مسلسل فرمایا اور پیدا کیا اللہ جلشانہ نے ہونٹون کو
کہ ساز ہوون دانتون کے اور اچھی بنائی شکل اُنکی اور رنگت اُسکی اسلیے کہ منطبق رہین دہان پر اور
پوشیدہ رکھے منفذ دہان کو اور حرف و کلام کو اُن ہونٹون سے پورا کیا اور زبان کو اوپر ریزہ ریزہ
کرنے طعام کے مثل آسیابان کے بنایا کہ مثل آٹے کے باریک کر دیوے اور جدا کر دیوے آواز کو
اپنے اپنے مخرجون مین اور اُسکے ذریعہ سے رستہ نطق یعنے بولنے کا کھولدیا - پھر دیکھو کہ سر کو زینت
دی ہے بالون سے اور منھ کو دونون ابروسے اور ابرو کے بالون کو باریک بنایا اور پھر اُسکو
مثل کمان کے خمدار کر دیا اور مژگان سے پلکون کو زینت دی اور اور بھی آئین فائدے رکھے
یعنے جب چاہے کہ آنکھ بند کر لیوے تو اُن مژگان سے بند کر لیوے اور اُنکے نیچے سے تمام جہان کو
اُسوقت کہ آندھی اور غبار ہووے دیکھے جیسا کہ کوئی شخص جالیون سے دیکھتا ہے پھر ہاتھون کی طرف
خیال کرو کہ جب طرف ضرورت ہوتی تھا تو اور ان ہاتھون مین ہتھیلی چوڑی چوڑی بنائی اور اُن ہتھیلیون مین
پانچ پانچ انگلیان لگا دین اور ہر انگلی تین تین پورون پر تقسیم کین سوائے بڑے انگوٹھے کے کہ اُسکو
اللہ تعالیٰ نے دو پورون سے پیدا کیا ہے پس اگر تمام حکما و علما باہم سب مخلوق اول سے لیکر آخر تک اس
بات پر متفق ہوون کہ اپنی باریکی عقل سے چاہین کہ کوئی وضع اصابع کی سوائے اس وضع کے کہ حکیم
مطلق نے ترتیب دی ہے اختراع کرین ہرگز ہرگز قادر نہو سکینگے پھر اس ایک ہتھیلی مین شکلین مختلف
ہوجاتی ہین اس اعتبار سے کہ جب کھول دو تو مثل ایک طبق کے ہوجاتی ہے اور جب اُسکو جمع کر لیوے
انگلی کے ساتھ یعنے مٹھی باندھ لیوے تو آلہ مارنے کا ہو جاتا ہے اور جو کچھ مٹھی مین رکھو اُسکا خزانہ
بن جاوے اور انگوٹھا مثل ایک قفل کے اس خزانہ پر اور اگر چاہو تو اُسکو مغرفہ بنا لو اور مغرفہ
اس ظرف کو کہتے ہین کہ اُسمین کوئی چیز رکھو کہ لوگون کی نظر سے پوشیدہ نہو اور اُس ظرف سے
دوسری جگہ اُس چیز کو لیجا دین اور اگر ہتھیلی کھول دو اور انگلیون کو باہم ملا دو تو محرفہ ہو جاوے
اور محرفہ اس آلہ کو کہتے ہین کہ اُس سے کوئی پیشہ کر سکین اور انگلیون کی زینت کے واسطے
اُنکے سرون پر ناخن بنائے کہ جب حاجت ہووے تو اُس سے بدن کو کھجلا دے - اب
اعضائے اندرونی کو خیال کرنا چاہیے کہ ہر ایک اپنے افعال پر مخصوص ہین کہ اُنکی جہت سے
بدن قائم ہے جیسے دماغ کہ وہ محل قوائے نفسانی کا ہے اور اُس سے چند عصبات نکلتے ہین

اُس سے حس وحرکت انسان کی ہوتی ہو اور دل قواے حیوانی کا محل ہو اور پیدائش شرائین کی
کہ وہ چند رگین ہین دل سے اُگی ہوئی اور وہ بدن مین مثل نہر کے جاری ہین اور اطبا
اُنھین رگون سے صحت و مرض انسان کو معلوم کرتے ہین یعنے جب اُن رگون پر ہاتھ رکھتے ہین
تو اُنکی حرکت سے حال دل کا معلوم ہو جاتا ہی کہ حد اعتدال پر ہی یا زیادہ اور جب زیادتی حرکات
کی اُنپر معلوم ہوتی ہی تو وہ اضطراب قلب پر دلیل ہوتی ہو اور شش یعنے پھیپڑا مروحۂ قلب
یعنے پنکھا ہی دل کا کہ ہر وقت قلب کو ہوا دیتا رہتا ہی اور آواز وہین سے نکلتی ہی اور معدہ تو
غذا کے ہضم کے لیے ہی اور اسلیے کہ جو چیز ہضم ہو جاوے اُسکے ثُفل کو اجزاے ارضی سے
صاف کر دیوے پھر سپرز یعنے تلی سودا کو کھینچ لیتی ہی اور زہرہ یعنے پِتّہ صفرا کو کھینچ لیتا ہی اور
گردے کھینچتے ہین رطوبتون کو تاکہ خون صاف ہوکر جزو بدن ہوجاوے اور مثانہ گردے کی
خدمتگاری مین رہتا ہی کہ اُس رطوبت کو گردے سے لیکر پیشاب کے راستے بہا دیتا ہو
جیسا کہ اور وہ جگر کے خادم ہین کہ خون کو جگر سے لیکر تمام عضو مین پہونچاتے ہین اور وہ معدے کی
معدے کے خدمت کے لیے مقرر ہین کہ ثفل کو معدے سے نکالتی ہین اور انثیین اور آلات تولید
قضاے حاجت شہوت جماع کے لیے مقرر ہین اور اسلیے کہ نوع انسان کی اُنسے باقی رہے اور یہ سب
کہ مذکور ہوا نطفہ کے حق مین ہی اور نطفہ منی ہی کہ جب وہ منی عورت کے بچہ دان مین داخل ہوتی ہو تو اُس نطفہ
مین پہلے خطوط پڑ جاتے ہین پھر صورت بنتی جاتی ہین حالانکہ کوئی صورتگر دیکھنے مین نہین آتا ہی
اور جب کہ وہ سب نطفہ سب طرح سے کامل ہوگیا تو بچہ دان تنگ ہوکر راہ دیتا ہو نکلنے کی جیسا کہ
کوئی عاقل تنگ جگہ سے چاہتا ہو کہ کیونکر نجات پاؤن پھر جب باہر آیا تو کوئی الفت بجانب اُسکو ہدایت
کرتا ہو پستان کی جانب کہ اُسوقت وہ منھ مین لے لیتا ہی پس چونکہ اُس حالت مین وہ طفل بسبب اپنے
ضعف کے قابلیت اِسکی نہین رکھتا کہ کوئی غذاے لطیف کھاوے اسواسطے قادر مطلق نے اُسکے لیے غذاے
شیر مقرر کر دی جیسا کہ میزبان سب قسم کے کھانے مہمان کے واسطے طیار کرتا ہو کہ جب آوے تو کھانا شروع
کر دے حق تعالی نے اُس سبب سے دو پستان شیر کے پیدا کیے کہ جسوقت طفل پیدا ہووے خواہ پستان پر
دودھ پینے لگے پھر دیکھو کہ حق تعالی نے دانت پیدا کیے اسلیے کہ جبتک لڑکا دودھ پیتا ہو اُسکو کچھ اور
کھانیکی حاجت نہین مگر دو برس کے بعد غذا کی طرف حاجت ہوتی ہی تو اُسکے لیے قدرت سے
چبانے کے لیے دانت مخلوق کیے اور مسوڑون کو خوب عطا کر دیا کہ گوشت وغیرہ سخت چیز بکمال
آسانی سے کھا سکین پھر جب مراہق ہوا یعنے قریب سن بلوغ کے پہونچا تو اُسکے داڑھی مونچھ نکلتی ہو

کہ اس سے کمال زینت چہرہ کی ہوجاتی ہے الغرض اگر انسان بدائع وصنائع صانع مطلق کے بغور دیکھے تو متحیر ہوجاوے اسکی قدرت وعظمت مین اور یہ جو کچھ کہ مذکور ہوئے عجائب آدمی کے بدن کے عشر عشیر ہی بلکہ ایک حصہ ہی ہزار مین سے پھر جب کہ یہ حال ہو عجائب ایک مخلوق کا باوجود اسکے کہ وہ نہایت ضعیف اور کمتر ہی نسبت اور مخلوقات کے تو اور عجائبات زمین اور آسمان کے دیکھو کسقدر ہونگے دریاؤں اور پہاڑون اور درختوں وغیرہ سے جو کہ زمین پر ہین اور سورج وچاند اور ستارے اور جو کہ عجائب آسمان پر ہین جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

دوسرا مقدمہ مخلوقات کی تقسیم کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ مخلوق قائم بالذات ہی یا قائم بالغیر اور قائم بالذات جو متحیز ہی اسکو جسم کہتے ہین اور جو متحیز نہین اسکو جوہر روحانی کہتے ہین اور وہ جوہر روحانی اگر جسم سے متعلق ہی تو اسکو نفس کہتے ہین اور اگر جسم سے متعلق نہین تو وہ اگر شہوت وغضب سے بری ہی تو اسکو ملک کہتے ہین اور اگر بری نہین تو وہ جن ہی یہ قسمین قائم بالذات کی ہین۔ اور قائم بالغیر کی بھی چند قسمین ہین یعنے اگر وہ قائم متحیز کے ساتھ ہی کہ اشارہ حسی کی قابلیت رکھتا ہی تو وہ اعراض جسمانی ہین اور اگر مفارقات کے ساتھ قائم ہین تو انکو اعراض روحانی کہتے ہین مثل علم وقدرت اور ارادت کے اور اعراض جسمانی کی چند قسمین ہین اسلیے بعضی ایسی ہین کہ لازم آتا ہی اسکے حصول سے صدق نسبت یا صدق قبول قسمت اور بعضی وہ ہین کہ اسکے حصول سے نہ صدق نسبت لازم آتا ہی اور نہ صدق قبول قسمت بر تقدیر صدق نسبت کی چند صورتین ہین یعنے اگر وہ نسبت حصول کی مکانی ہی تو اس عرض کواین کہتے ہین اگر زمانی ہی اسے متے کہتے اور اگر نسبت متکررہ ہی تو وہ اضافت ہی اور اگر تاثیر ہی تو وہ فعل ہی اور اگر تاثیر نہین ہی تو وہ انفعال اور اگر وہ نسبت احاطہ ہی ایک چیز دوسری چیز کو محیط ہو اسطور سے کہ محیط منتقل ہوجاوے انتقال محاط بہ سے تو اسے ملک کہتے ہین اور اگر وہ نسبت ایک ہیئت حاصلہ مجموع جسم کو بسبب نسبت اجزا کے ساتھ امور خارجی کے یا نسبت بعضے اجزا کی ساتھ بعض کے تو اسکو وضع کہتے ہین۔ اور بر تقدیر صدق قبول قسمت کے اگر ان اقسام مین حد مشترک نہو تو وہ عدد ہی اور اگر حد مشترک ہو تو اسکو مقدار کہتے ہین اور جس صورت مین کہ نہ صدق حصول نسبت کا ہو اور نہ صدق قبول قسمت تو اسکی دو صورتین ہین مشروط بحیات ہی یا نہین اگر مشروط بحیات ہی تو وہ اگر موقوف شہوت اور نفرت پر ہو تو اسکو تحریک کہتے ہین اور جو موقوف نہین تو اسے ادراک کہتے ہین پھر ادراک کی دو قسمین کلی جیساکہ علم وظن

وجبل اور جزئی جیسا کہ ادراک حواس خمسہ کا کہ وہ عبارت باصرہ سامعہ ذائقہ شامہ لامسہ سے ہے
اور اگر مشروط بحیات نہین تو وہ اعراض محسوسہ بحواس خمسہ ہین محسوسات قوت باصرہ جیسے روشنی و
رنگت اور محسوسات سامعہ جیسے آواز اور حروف اور محسوسات شامہ جیسے خوشبو اور بدبو اور محسوسات
ذائقہ جیسے کھٹا میٹھا کڑوا پھیکا نمکین اور سواے اسکے اور محسوسات قوت لامسہ جیسے حرارت و
برودت و رطوبت و یبوست و ثقل و خفت و لین و خشونت و صلابت و ملاست پس یہ سب اقسام
ممکنات کے ہین اجمالاً اور عنقریب تفصیل اسکی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ فصل اہل سیر روایت
کرتے ہین کہ توریت کے سفر اول مین لکھا ہے کہ حق تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ
اور حکمت بالغہ سے ایک جوہر پیدا کیا پھر اس جوہر مین بنظر ہیبت دیکھا تو پگھل گیا اور جب
پگھل گیا تو اسمین سے جو اجزاے لطیف برآمد ہوکر مثل دھوئین کے بلند ہوے انسے آسمان پیدا کیے
اور جو تہ نشین ہوے انسے زمین پیدا کی جیسا کہ آیات قرآنی اسپر دلالت کرتی ہین اولم
یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناہما اور اللہ تعالیٰ نے اسکے احکام
انمین مقرر فرماے اور پیدا کیا زمین اور آسمان کو چھ روز مین اور علما کہتے ہین کہ لفظ ستۃ
روز کو کون حادث پر اطلاق کرتے ہین اور چھ روز یہان پر عبارت چھ مراتب سے دفعات الٰہی سے ہین
ایک مرتبہ مادہ زمین دوسرا مرتبہ صورت زمین تیسرا مادہ آسمان چوتھا صورت آسمان اور دو مرتبہ
تکونیات زمین اور آسمان کے لیے مثل پہاڑ اور ستارون وغیرہ کے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ائنکم
لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین وتجعلون لہ اندادا ذلک رب العالمین وجعل فیہا
رواسی من فوقہا وبارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام سواء للسائلین ثم استوی
الی السماء وہی دخان فقال لہا وللارض ائتیا طوعا او کرہا قالتا اتینا طائعین فقضہن
سبع سموات فی یومین واوحی فی کل سماء امرہا وزینا السماء الدنیا
بمصابیح وحفظا ذلک تقدیر العزیز العلیم اور فرمایا حق تعالیٰ نے خلق سبع سموات
ومن الارض مثلہن اور بعضے کہتے ہین کہ جو مافوق زمین کے ہے وہ آسمان ہے اور جو مادون
فلک ہے وہ بہ نسبت افلاک کے زمین ہے تو اس دلیل سے طبقہ زمین کا پہلا کرہ نار ہے دوسرا کرہ
ہوا تیسرا کرہ ما یعنے پانی چوتھا کرہ خاک پھر تدبیر فرمائی اپنی حکمت اور عنایت سے بعد پیدا کرنے
جمادات کے اور معادن کو پھر اور نبات کو پھر حیوانات کو یہ قول کلی ہے احوال مخلوقات کے
بیان مین اور جزئیات انکے دو مقالون مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ تیسیر اعتمد غریب سے کے

معنی مین غریب اسکو کہتے ہین جو کہ قلیل الوقوع ہو یعنے کم واقع ہووے اور برخلاف عادت ہو
اور وہ غریب یا واقع ہوتا ہی تاثیر نفوس قویہ سے بیچ نفوس غیر قویہ کے یا تاثیر امور فلکی یا تاثیر اجرام
عنصری سے اور یہ سب امور اللہ تعالی کی تقدیر اور ارادہ سے ہوتے ہین منجملہ امور غریبہ کے
معجزے پیغمبرون کے ہین جیسے شق ہوجانا قمر کا اور راہ ہوجانی دریائے نیل مین اور اژدہا
بنجانا عصا کا اور سرد اور سالم ہوجانا آگ کا اور نکلنا ناقہ کا پتھر سے اور زندہ کرنا مردے کا
اللہ تعالی کے حکم سے اور بینا کرنا اندھے مادرزاد کا اور سوائے اسکے بہت سے معجزات انبیا
خلاف عادت کے ہین اور کرامات اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالی بھی اسی قبیل سے ہین کہ انکے نفوس تاثیر
کرتے ہین ابدان خلائق مین اسطور پر کہ انفعالات غریبہ ان سے حادث ہوتے ہین جیسے شفا پانا مریض کا
اور قحط و بیماری پر شان کی دعا سے اور مسخر ہوجانا درندون کا اور علی ہذا القیاس۔ اور منجملہ اسکے اخبار کاہنون کے ہین
مگر اب زمانہ بعثت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہانت جاتی رہی البتہ ایام جاہلیت
مین اُنسے بہت امور غریبہ ظاہر ہوئے ہین اور اتفاق ہی ایسا کہ یہ اخبار غریبہ انکو بواسطہ مخالطت
نفوس جنون کے حاصل ہوتے ہین اور منجملہ امور غریبہ کے چشم زخم یعنے نظر لگنا ہی یعنے جب
دیکھنے والا کسی چیز کو دیکھے اور پسند کرے تو وہ نظر باعث اسکی ہلاک اور زوال کی ہوئی
باعتبار اس خاصیت کے کہ جو دیکھنے والے کی ذات مین ہی۔ اور بعضے امور غریبہ سے خاص
ہونا بعض نفوس کا ہی ساتھ چند امر غریب کے فطرت سے کہ وہ دوسرے شخص مین نہین
پائے جاتے جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ ہند مین بعضے لوگ ایسے ہین کہ جب اپنی ہمت کو کسی
چیز پر متوجہ کرتے ہین تو تمام خیال کرتے ہین اور اپنی ہمت کو اُس چیز کی طرف متوجہ کرتے ہین
یہانتک کہ وہ انکی موافق ہمت اور مراد کے وقوع مین آتے ہین۔ اور بعضے نفوس خاص ہوتے ہین
اس بات مین کہ وہ غیب کے باتون کی خبر دیتے ہین چنانچہ نقل ہی کہ ایک شخص صفہان مین تھا اور علم نجوم
مین بڑا دعوی رکھتا تھا کبھی کسی چیز کے حکم مین خطا نہین کرتا تھا اسکی خبر ابومعشر طبری کو کہ وہ
اپنے زمانہ مین مثل اپنا نہ رکھتے تھے پہونچی آخر وہ اسکی ملاقات کے واسطے گئے دیکھا کہ وہ ایک
رہگذر عام پر بیٹھا ہوا ہی لوگ اس سے جس بات کو پوچھتے ہین تو اصطرلاب مین دیکھکر فی الفور جواب
دیتا ہی ابومعشر نے اُس شخص سے پوچھا کہ ان احکام پر جو تو نے کیے کیا دلیل ہی بہ نسبت اسوقت کے
اسنے کہا کہ تامل کرین اسکا جواب دونگا پھر جب لوگ چلے گئے تو کہا کہ جو میرے ذہن مین آتا ہی وہ
کہدیتا ہون اور دکھلا دیتا ہون کہ یہ تمہارے سوال کا جواب ہی وہ بسبب اعتقاد کے خوش ہوکر تسلیم کر لیتے ہین

اور اُنکی مراد حاصل ہو جاتی ہی جب ابو معشر نے یہ بات سُنی اُسکے حالات سے بہت متعجب ہوے
اور چلے گئے اور ایسا ہی ایک حکایت مشہور ہی کہ ایک فیلسوف یعنے حکیم سلطان محمد بن تکش کے
عہد مین ہند سے خراسان مین آیا تھا مسلمان ہوا اور دانا ے ہند نام تھا طالع رصدی کے استخراج
مین کامل تھا لوگون نے تجربہ کیا اُسکی باتون مین کہین خطا نہ پائی آخر جب یہ خبر سلطان محمد کو
پہونچی تو اُسکو طلب فرمایا اور امتحاناً پوچھا کہ سواے طالع کے اور بھی کچھ استخراج کرسکتا ہی کہا ہان سلطان
نے کہا کہ بتلا کہ مین نے شب کو کیا خواب مین دیکھا ہی اُسنے حساب کرکے کہا سلطان نے خواب مین
یہ دیکھا ہی کہ ایک کشتی پر تلوار ہاتھ مین لیے ہوے بیٹھا ہی بادشاہ نے اقرار کیا کہ تو نے سچ کہا
لیکن ہم اس ایک تجربہ پر قائل نہین اسلیے کہ مین ہمیشہ دریا کے کنارے پر رہتا ہون اور اکثر
کشتی مین بیٹھتا ہون اور تلوار کبھی ہاتھ سے جدا نہین ہوتی غرض جب مکرر امتحان کیا تو بہت راست
پایا اور اُسکو اپنا مقرب اور مصاحب بنایا اور سب بڑے کامون مین اُس سے مدد لیتا رہا اور منجملہ
اُمور غریبہ آسمانی ہین جیسے ظاہر ہونا ستارے دمدار اور اشکال عجیبہ کا اور ٹوٹنا ستارون کا
آسمان سے کہ اُسکو شہاب کہتے ہین اور گرنا جسم ثقیل اور سخت کا ہوتا ہے اور جو کچھ کہ نزدیک میانہ
زمین و آسمان کو کہتے ہین شیخ الرئیس بوعلی سینا سے منقول ہی کہ اُنکے زمانہ مین جسم ثقیل بمقدار ایک سو
من کے باجرے کے دانون کے برابر متفرق ہوکر زمین جرجان مین گرا اور وہ دانے باہم
ملکر ایسے سخت ہوگئے کہ ہر چند چاہا کہ اُسکو توڑین اور جدا جدا کرین مگر کچھ لوہا بھی اُنمین اثر نہ کرتا تھا
اور منجملہ اُمور غریبہ کے گرنا برف اور اولہ کا ہے غیر وقت مین چنانچہ مشائخ قزوین حکایت کرتے ہین
کہ ہمارے زمانہ مین ایام زرد آلو مین اولے برسے ہر ایک بمقدار جوز کے کہ اُسکے صدمہ سے
جانور اور درخت بہت تلف ہوگئے اور زرد آلو قزوین مین نہین ہوتے مگر موسم گرما مین اور
منجملہ اُنکے گرنا پتھرون کا ہی مانند لوہے تانبے کے درمیان برق کے اور یہ نہین گرتے مگر ترکستان کے
شہرون مین اور بعضے اوقات گیلان کے شہرون مین گرتے ہین اور ابوالحسن علی ابن اثیر جزری اپنی
تواریخ مین لکھتے ہین کہ ۱۱ھ ہجری مین ایک ابر عظیم شہر افریقیہ مین پیدا ہوا کہ اُسمین رعد اور برق
بہت تھا اور اولے بہت گرے کہ اُسکے صدمہ سے جانور بہت ہلاک ہوے اور درخت ضائع
ہوگئے اور منجملہ غرائب آسمان سے یہ ہی کہ جو بیان کرتے ہین کہ شہر ابرج مین کہ وہ درمیان صفہان
اور خوزستان کے واقع ہی ایک ابر ظاہر ہوا قریب زمین کے ایسا کہ گویا لوگون کے سر پر پہونچا تھا اُسمین
اور اُس ابر سے آواز سخت نکلتی تھی اور اُس ابر مین اسقدر پانی برسا کہ قریب تھا تمام مخلوق غرق ہوجاوے

اور پانی کے ساتھ مینڈک اور بڑی بڑی مچھلیاں کہ انکو شیابیط کہتے ہین گرین خوش ذائقہ لوگون نے
خوب کھایا اور نمک لگاکر ذخیرہ رکھا - اور اسی طرح سے امورات غریبہ بہ نسبت زمین کے ہین جیسے
زمین خشک کا دریا ہوجانا مانند زمین یونان کے کہ سابقاً وہ شہر نہایت آباد تھا اور اب دریا ہو گیا
مثل اور قزوین کے کہ ولایت روم مین ہین جیسے زمین سادہ کہ وہ پہلے دریا تھی اور اب وہ خشک
ہوگئی کہ مطلقا اثر دریا کا اسمین نہین پایا جاتا ہی - اور بعضے امور غریبہ سے یہ ہی کہ دریا سے بخارات
اسطرح کے بلند ہوتے ہین کہ جس جانور اور درخت کو پہونچین وہ پتھر سخت بنجاتے ہین اور یہ آثار بخارات
کے ماقصینا مین کہ زمین مصر مین واقع ہی اکثر ظاہر ہوتے ہین اور زرویل مین کہ وہ زمین قزوین مین ہی ایسے
واقعات پائے جاتے ہین - اور بعضین امور غریبہ سے خسف یعنے دہنس جانا زمین کا ہی اور نکلنا سیاہ
پانی کا اس زمین سے اور یہ واقعات اکثر نواحی شہر غنجرہ مین کہ زمین روم مین واقع ہی اور قریہ دگرزین مین
کہ قریب ہمدان کے ہی ظہور مین آتے ہین - اور بعضے امور غریبہ سے زلزلہ ہی یعنے جنبش کرنا زمین کا
کہ وہ زلزلہ ایک ایک مہینے تک رہتا ہی بلکہ بعضے نواحی مین اس سے بھی زیادہ اور یہ امورات زمین
نیشاپور اور ری مین بہت واقع ہوتے ہین اور اصل مولف عجائب المخلوقات کے کہتے ہین کہ امام ابوالقاسم
رافع نے مجھسے فرمایا کہ مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ جسوقت زلزلہ ہوا تو میرے مکان کی چھت شق ہوگئی اور
ستارے اسکے روزن سے نظر آنے لگے پھر وہ چھت اپنی حالت اصلی پر آگئی بطور یکہ ہرگز نشان شق کا
معلوم نہوتا تھا - اور بعضے امور غریبہ سے ظاہر ہونا معدن کا ہی بعضے شہرون مین پہلے کہ کبھی مثل اسکے ان
شہرون مین ظاہر نہوے تھے جیسے ظاہر ہونا معدن زر کا زمین سمیاعلیہ مین اور بعضے امور غریبہ سے ظاہر ہونا
درخت ترنجبین کا ہی کہ وہ زمین سادہ مین پیدا ہوتا ہی - اور بعضے امور غریبہ سے پیدا ہونا حیوان غریب الشکل کا ہی
چنانچہ امام شافعی علیہ الرحمتہ سے منقول ہی کہ انھون نے زمین مین مین ایک آدمی دیکھا کہ کمر سے
پانون تک مثل بدن عورتون کے اور سر سے کمر تک مردون کی صورت پر اور اوپر کے
جسم مین دو بدن تھے یعنے دو سر اور دو منھ کہ وہ دونون منھ سے کھاتا پیتا تھا اور چار ہاتھ کبھی ایک
دوسرے سے لڑتے اور پھر آپس مین صلح کر لیتے - اور نیچے کا بدن یعنے کمر سے پانون تک ایک عضو تھا اور
انھین امور غریبہ سے یہ ہی کہ ولایت بلخ مین ایک گانون ہی کہ اسکا گل وسامان نام ہی اس گانون مین
سنہ ۵۱۸ ہجری مین ایک عورت کے لڑکا پیدا ہوا آدھے بدن کا یعنے آدھے سر اور ایک
ہاتھ ایک پانون درخت نسناس کی شکل پر کہ وہ عیاض الشجر مین کہ مین کی زمین مین ہی پیدا
ہوتا ہی پھر دوسرے سال حاملہ ہوئی تو اسنے بچہ دیا کہ ایک بدن مگر اسکے دو سر اور چار

کان تھے - اور بعضے اُمور غریبہ سے کلام کرنا اطفال کا ہی قبل وقت معہود کے جیسا کہ روایت
کرتے ہین گواہی دینی طفل کی بیچ حق حضرت یوسف صدیق علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے
اور طفل ماشطہ کے فرعون کے حق مین اور کلام کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مہد مین اور طفل
صاحب الاخدود کا اور بعضے امور غریبہ سے کلام ہاتف ہی کہ آواز سنی جاوے اور کلام کرنے والا دکھائی نہ
دیوے اور ایسا بہت واقع ہوا ہی زمانہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور انھین اُمور
غریبہ سے کلام کرنا جانوروں کا ہی جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین
انہ قال بینا رجل یسوق بقرۃ اذ اعیا فرکبہا فقالت انا لم نخلق لھذا انما خلقنا لحراثۃ
الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تتکلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم انی اومن بہ
وابوبکرؓ وعمرؓ وقال ایضا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بینا رجل فی غنم اذ عدا الذیب
علی شاۃ فادرکھا الراعی واستنقذھا فقال الذیب من لھا یوم السبع یوم لا راعی
لھا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذیب تکلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم انی اومن بہ
اور معنی اِن دونون حدیث کے یہ ہین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک
شخص بیل ہانکتا ہوا چلا جاتا تھا جب تھک گیا تو وہ بیل پر سوار ہوا اس بیل نے کلام کیا اور کہا
کہ مین سواری کے لیے نہین پیدا کیا گیا بلکہ واسطے حراثت یعنے زمین کے جوتنے کے لیے مخلوق
ہوا ہون پس لوگون نے بڑا تعجب کیا کہ سبحان اللہ بیل کلام کرتا ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصدیق کرتا ہون اسکی اور دونون صاحب میرے یعنے ابو بکرؓ و عمرؓ
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے دیکھا ایک شخص اپنی بکریان چراتا تھا ناگاہ
بھیڑیے نے ایک بکری پکڑی پس اُس شخص نے دوڑکر چھوڑا لیا اُسوقت بھیڑیے نے کلام کیا اور
کہا کہ کون مانع ہوگا درندون سے اُس دن کہ کوئی راعی نہو گا سواے میرے لوگون نے کہا سبحان اللہ
بھیڑیا کلام کرتا ہی حضرت نے فرمایا کہ مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور بعضے اُمور غریبہ
روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے بفائدہ اور بے وجہ گدھے کو مارا اُسنے کہا اگر قصاص
میرے اوپر ہو تو اُس سے زیادہ مار کہ جسقدر تو چاہتا ہی - اور روایت کرتے ہین کہ بعضے
لوگ ایسے ہین کہ جنون کو دیکھتے ہین چنانچہ امام انصاری کے پاس جن آیا کرتے تھے ایک
مرتبہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے امام انصاری سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مجھے بھی جن کو دکھلاؤ
انھون نے قبول فرمایا اور کہا دیکھو - امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ کیا دیکھتا ہون کہ ایک

دیوار پر چند شکلین وصورتین اسطور کی ہین کہ جیسے کوئی آفتاب کی روشنی مین رستہ چلتا ہی
وہ دیوار پر بے تکلف چلی جاتی ہین مین نے چاہا کہ اُنسے کچھ باتین کرون امام انصاری نے
فرمایا کہ تو اس سے زیادہ نہین دیکھ سکتا اور محقق متفق ہین اس بات پر کہ معنی غریب کے بقول
حکما تین قسم ہین اول آثار نفسانی اگر انکو خیر مین صرف کرین تو معجزے انبیا علیہم السلام کے ہین
اور کرامات ہین اولیا رحمہم اللہ تعالی کے اور اگر شر مین صرف کرین تو وہ سحر ہی دوسرے اجرام
سماوی اجسام عنصری ہین کہ مخصوص ہین ساتھ ہیئت وشکل اور وضع کے اسکو طلسم کہتے ہین
تیسرے اجسام زمین کے جیسے کھینچنا مقناطیس کا لوہے کو اسکو نیرنج کہتے ہین یہ قول کلی ہی جو
مذکور ہوا بیان اسکا غریب مین اور جزئیات اسکے جدا جدا بیان کیے جاوینگے انشاء اللہ تعالی

چوتھا مقدمہ موجودات کی تقسیم مین

جو موجود سواے واجب الوجود کے ہی درحقیقت وہ مخلوق ومصنوع واجب الوجود کا ہی اور
ہر ذرہ ذرات عالم مین سے ہر عرض وصفت موصوف سے جو کچھ کہ دیکھے جاتے ہین عجائب
وغرائب بیحد وشمار ہین کہ ان عجائب سے آثار حکمت اور قدرت وعظمت اس صانع مطلق
کے اسقدر ظاہر ہوتے ہین کہ کوئی انکو نہین معلوم کر سکتا مگر ہم بسبیل تمثیل مجملاً اسکا ذکر کرتے ہین
کہ موجودات کی دو قسم ہین ایک قسم ایسی ہی کہ اسکا دریافت کرنا طاقت بشری سے
خارج ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ویخلق ما لا تعلمون پیدا کرتا ہی وہ چیزین
جو تم نہین جانتے ہو انکی تفصیل کا ذکر کرنا ممکن نہین دوسری قسم وہ ہو کہ مجملاً اسکی اصل کو ہم جانتے ہین
لیکن تفصیلاً نہین جانتے اسکی دو قسمین ہین مرئی اور غیر مرئی غیر مرئی وہ ہی جو چیز
آنکھ سے نہ دیکھی جاوے جیسے عرش کرسی ملائکہ جن شیاطین پس مجال نظر کی انمین تنگ ہی ممکن نہین کہ
انمین کلام کیا جاوے مگر اسقدر کہ نصوص اور اخبار اور آثار سے ثابت ہوا ہووے اور جو مرئی ہو یعنے
آنکھ سے دیکھا جاوے جیسے آسمان و ستارے چاند اور سورج اور گردش انکی اور اختلاف انکی حرکات کا
اور زمین اور جو کچھ اسمین ہی جیسے پہاڑ جنگل دریا کان نباتات اور حیوانات اور جو دریا کہ اندر ہی اور جو کچھ
درمیان زمین اور آسمان کے ہی جیسے باران برق رعد صاعقہ وشہاب و آندھی وغیرہ البتہ انمین مجال گفتگو کی ہی پس
انکے اجناس مین اور جنس کے انواع ہین اور ہر نوع مین اختلاف ہی اور اسکے اقسام کی انتہا نہین کہ کسقدر ہین کوئی ذرہ نہین
حرکت کرتا مگر اسکے حکم سے اور ایک حرکت نہین الا کہ اسکو حکمتین ہین اور ہر حکمت اسکی وحدانیت پر ایک دلیل قاطع ہین جیسا کہ
کہا کسی شاعر نے شعر ولله فی کل تحریکة وتسکینة ابدا شاہد وفی کل شئی له آیة تدل علی انه واحد اور فہرست کتاب کی یہ ہی

فہرست کتاب کی شامل دیباچہ

بیچ بیان زمان کے اور اسمین دو قول ہین پہلا قول حقیقت زمان کے بیان مین دوسرا قول بیچ بیان رات اور دن کے اور اسمین دو فصلین ہین فصل پہلی روز اور ہفتہ کے بیان مین فصل دوسری بیچ بیان اُن دنون کے جو افضل ہین قول تیسرا بیچ بحث مہینون کے اور اسمین تین فصلین ہین فصل پہلی بیچ مہینون عربی کے فصل دوسری بیچ مہینون رومی کے فصل تیسری بیچ مہینون فارسی کے چوتھا قول بیچ ارباع سال کے پانچوان قول بیچ بیان عجائبات کے جو تکرار سال سے علاقہ رکھتے ہین خاتمہ بیان حکایات عجیبہ مین

مقالہ دوم عالم سفلیات کے بیان مین

اور اسمین بھی چند نظر ہین ہین نظر اوّل حقیقت عناصر کے بیان مین نظر دوسری کرہ آتش کے بیان مین نظر تیسری کرہ ہوا کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین فصل پہلی حقیقت ہوا کے بیان مین فصل دوسری ابر اور باران کے بیان مین فصل تیسری بیچ بیان اقسام ہواؤن کے فصل چوتھی بیچ بیان رعد اور برق کے فصل پانچوین بیچ بیان ہالہ اور قوس قزح کے نظر چوتھی کرہ آب کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین فصل پہلی حقیقت پانی کے بیان مین فصل دوسری گردش دریا کے بیان مین فصل تیسری بیچ بیان دریا اور جزیرون اور حیوانات عجیبہ کے اور وہ آٹھ دریا ہین پہلے دریاے محیط دوسرے دریاے چین تیسرے دریاے ہند چوتھے دریاے فارس پانچوین دریاے قلزم چھٹے دریاے زنگبار ساتوین دریاے مغرب آٹھوین بحر خزر اور اُسکے جزائر اور حیوانات کے بیان مین نظر پانچوین کرہ زمین کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین فصل اوّل حقیقت زمین کے بیان مین فصل دوسری ہیات زمین کے بیان مین فصل تیسری مقدار حجم زمین کے بیان مین فصل چوتھی ارباع زمین کے بیان مین فصل پانچوین اقالیم زمین کے بیان مین فصل چھٹی خسف اور زلزلہ کے بیان مین فصل ساتوین بیچ بیان اس بات کے کہ حکمت خدا سے زمین نرم پہاڑ ہو جاتی ہے اور پہاڑ مثل زمین نرم کے ہو جاتے ہین اور خشک زمین دریا اور دریا خشک ہو جاوین فصل آٹھوین بیچ فوائد پہاڑون کے فصل نوین بیچ عجائب پہاڑون کے فصل دسوین بیچ پیدائش نہرون کے فصل گیارھوین بیچ عجائب نہرون کے فصل بارھوین چشمون کی پیدائش مین فصل تیرھوین بیچ فوائد اور عجائبات چشمون کے

بیان مین فصل چودھوین کنوءن کی پیدایش مین فصل پندرھوین کنوءن کے عجائبات کے
بیان مین پھر نظر کیجاتی ہی بیچ حالات کائنات کے یعنے موالید ثلثہ کے بیان مین یعنے حیوانات
نباتات جمادات اور اسمین چند نظرین ہین نظر اول معدنیات کے بیان مین اسکے چند نوع ہین
نوع پہلی بیان فلزات مین اور وہ اجسام منطرقہ ہین یعنے قابل گھل جانے کے ہین نوع دوسری
احجار یعنے پتھرون کے بیان مین اور وہ دو قسم پر ہی پہلی قسم جسم سخت کے بیان مین دوسری
قسم جسم نرم کے بیان مین نظر دوسری حالات نباتات کے بیان مین اور وہ بھی دو قسم پر ہی
پہلی قسم بڑے درختون کے بیان مین قسم دوسری نجم کے بیان مین کہ وہ خورش جانورون کے ہین
نظر تیسری حیوانات کے بیان مین اور وہ چند نوع پر ہی نوع اول احوال انسان کے
بیان مین اور اسمین چند نظرین ہین نظر پہلی حقیقت آدمی کے بیان مین نظر دوسری آدمی کے
اخلاق کے بیان مین نظر تیسری بیچ پیدائش آدمی کے نطفہ کے نظر چوتھی تشریح اعضا کے
بیان مین اسکی دو قسم ہین قسم اول اعضا بسیطہ کے بیان مین اور وہ چند نوع پر ہی نوع
پہلی استخوان نوع دوسری غضروف نوع تیسری عصیل نوع چوتھی رباط نوع
پانچوین گوشت اور چربی نوع چھٹی شرائین نوع ساتوین رگ وہ نوع اٹھوین ترب
نوع نوین غشا نوع دسوین جلد نوع گیارھوین مغز قسم دوسری اعضا
مرکبہ کے بیان مین وہ دو ضرب پر ہی ضرب اول سر کے بیان مین اور اسمین چند
فصلین ہین فصل پہلی تشریح سر کے بیان مین فصل دوسری آنکھ کے بیان مین فصل تیسری
کان کے بیان مین فصل چوتھی ناک کے بیان مین فصل پانچوین لب کے بیان مین فصل
چھٹی منھ کے بیان مین فصل ساتوین ڈاڑھی کے بیان مین فصل آٹھوین بال کے بیان مین
فصل نوین گردن کے بیان مین اور اسمین چند انواع ہین نوع پہلی تشریح گردن کے بیان مین
نوع دوسری بیچ تشریح سینہ کے اور اسمین چند فصلین ہین فصل اول بیچ تشریح سینہ کے
فصل دوسری بیچ بیان پستان کے نوع تیسری بیچ تشریح ہاتھ کے اسمین بھی چند
فصلین ہین فصل اول بیچ تشریح ہاتھ کے فصل دوسری بیچ تشریح بازو کے فصل تیسری
بیچ بیان ناخن کے نوع چوتھی شکم کے بیان مین نوع پانچوین پشت کے بیان مین نوع
چھٹی پہلو کے بیان مین نوع ساتوین پاؤن کے بیان مین واللہ الموفق للصواب —
ضرب دوسری اعضاے مرکبہ سے اعضاے باطنہ مین اور وہ چند نوع پر مین نوع اول

دماغ نوع دوسری شش یعنے پھیپھڑا نوع تیسری دل نوع چوتھی جگر نوع پانچوین
زہرہ یعنے پتہ نوع چھٹی سپرز یعنے تلّی نوع ساتوین معدہ نوع اٹھوین روده یعنے آنت
نوع نوین گردہ نوع دسوین مثانہ نوع گیارھوین آلات تولید اور اُنمین چند فصل ہین
پہلی فصل اُسکی تشریح کے بیان مین دوسری فصل انثیین کے بیان مین تیسری فصل
قضیب کے بیان مین چوتھی فصل رحم کے بیان مین پانچوین نظر قوی کے بیان مین
اور وہ بھی چند نوع پر ہے نوع اول قوی ظاہری اُسکی پانچ قسم ہین اول چھونا دوسرے سنا
تیسرے دیکھنا چوتھے سونگھنا پانچوین چکھنا خاتمہ بیچ فائدون اُن قوی کے نوع دوسری
قوی باطنی اور وہ چند صنف پر ہے صنف اول قوی جاذبہ ہین اور وہ چار ہین اول جاذبہ دوسرے ماسکہ
تیسرے ہاضمہ چوتھے دافعہ صنف دوسری قوی جذوبہ وہ بھی چار ہین اول غاذیہ دوسرے نامیہ تیسرے
مولدہ چوتھے مصورہ خاتمہ اون قوی کے فائدون کے بیان مین صنف تیسری قوی مدرکہ اور وہ پانچ ہین اول
حس مشترک دوسرے خیال تیسرے وہم چوتھے حافظ پانچوین متخیلہ صنف چوتھی قوی محرکہ اور وہ دو قسم پر ہین قسم اول
باعثہ اور وہ دو ضرب پر ہے ضرب اول قوت شہوانیہ ضرب دوم قوت غضبیہ قسم دوسری قوت فاعلیہ صنف پانچوین قوی
عقلیہ اور وہ چار ہین اول عقل ہیولانی دوسری عقل ملکیہ تیسری عقل مستفاد چوتھی عقل بالفعل خاتمہ بیچ تفاوت لوگون کے
عقل مین چھٹوین نظر بیچ نفس انسان کے ساتوین نظر خواص آدمی کے اجزا کے بیان مین اٹھوین نظر بیچ
امراض عجیبہ کے کہ آدمی کو لاحق ہوتے ہین نوع دوسری دوابّ کے بیان مین اور اُنمین
دو امر ہین امر پہلا انکی صورتون کے بیان مین امر دوسرا خواص اجزا کے بیان مین نوع
تیسری نعم کے حالات مین اُنمین بھی دو امر ہین اول اُنکے افعال کے بیان مین دوسرا خواص اُنکے
اجزا کے بیان مین نوع چوتھی مرغ مین ہے اور اُسمین دو امر ہین اول اُنکے افعال عجیبہ کے بیان مین دوسرا
خواص اجزا کے بیان مین نوع پانچوین ہوام اور حشرات کے بیان مین اور اُنمین دو امر ہین اول افعال
عجیبہ کے بیان مین دوسرا اُنکے خواص کے بیان مین نوع چھٹی طیر مین اور اُسمین دو امر ہین اول خواص اجزا کے بیان مین
دوسرا ان حیوانات کے بیان مین کہ شکل اور صورتین انکی مخالف اشکال معہودہ حیوانات کے ہین اور تین قسم پر ہین
اول وہ امت ہین کہ شکلین غریب رکھتے ہین انکو اللہ تعالیٰ نے اطراف زمین اور جزائر دریا مین پیدا کیا ہے دوسرے
حیوانات مرکبہ ہین دو نوع مختلف سے تیسرے افراد حیوانات غریبۃ الصور کے بیان مین واللہ الموفق للصواب
وصلی اللہ علی سیدنا النبی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ اجمعین مطالب کتاب عجائب المخلوقات کی فہرست
اجمالاً معلوم ہوے اب ہر ایک تفصیلاً مذکور ہوتے ہین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ پہلا علویات کے بیان مین اور اسمین چند نظر ہین اول حقیقت افلاک اور انکی شکل اور
وضعون اور حرکتون کے بیان مین بسبیل اجمال حکما کہتے ہین کہ فلاک یعنے آسمان جسم بسیط
گول ہی بصورت کرہ کے متحرک ہو وسط پر کہ اسکو ثقل ہی نہ ہلکا ہو نہ بھاری نہ سردی
نہ گرم نہ تر ہی نہ خشک نہ وہ ٹوٹ سکتا ہی نہ جڑ سکتا ہی اور ہر ایک امر کے دلائل
کتب حکمت مین موجود ہین اس کتاب مین اُنکے دلائل نہین لکھے اور سب افلاک کروی ہین
یعنے گول مثل گیند کے اور ایک دوسرے کو محیط جیسے چھلکے پیاز کے اور بقول حقیق تقسیم
اسکی باعتبار قسمت اولی کے نو کرہ پر ہی بطور سے کہ مماس ہوتی ہی سطح ادنی ہر ایک کی
اُن افلاک سے سطح اعلی اُس فلک کو کہ جو اسکے نیچے ہی پہلا فلاک قمر ہی کہ عناصر کو محیط ہی دوسرا
فلک عطارد تیسرا فلک زہرہ چوتھا فلک شمس پانچوان فلک مریخ چھٹا فلک مشتری
ساتوان فلک زحل آٹھوان فلک ثوابت کہ اسپر ستارے بے شمار ہین نوین فلک الافلاک
کہ اسپر کوئی کوکب نہین اطلس کیطرح سادہ ہی اور سب سے بڑا اور سب کو محیط اسلیے اسکو
فلک اطلس اور فلک اعظم بھی کہتے ہین اور ہر فلک کی ایک جگہ خاص مقرر ہی کہ وہ اپنی جگہ سے
دوسری جگہ نہین جاتا لیکن اپنی جگہ پر متحرک ہی ایک لمحہ بھی توقف نہین کرتا اور حرکت فلک
کی نہایت سریع ہی چست جس چیز کی سرعت فرض کیجاوے یہان تک علم ہند سہ مین ثابت
ہوا ہی جتنی دیر مین بڑا دوڑنے والا گھوڑا دونون قدم اگلے اٹھا کر زمین پر رکھے اتنی دیر مین
فلک اعظم تین ہزار کوس طی کر جاوے اب جاننا چاہیے کہ فلک اعظم حرکت کرتا ہی مشرق سے
جانب مغرب کو اور باقی آٹھ فلک برخلاف حرکت فلک الافلاک کے مغرب سے مشرق کو

حرکت کرتے ہین اور کواکب یعنے ستارے وہ اپنے اپنے آسمانون کے ساتھ حرکت کرتے ہین لا سیارے بجاے خود بھی متحرک ہین اور ایک فلک دوسرے فلک کو محیط کیے ہی بلحاظ تمام اس ہیئت سے جو کہ منقوش ہی بصورت عالم کی یہ ہی۔

فلک الثوابت والبروج
فلک الزحل
فلک المشتری
فلک المریخ
فلک الشمس
فلک الزہرہ
فلک عطارد
فلک القمر
کرہ نار
کرہ ہوا

نظر دوسری فلک قمر کے بیان مین فلک قمر کے دو سطح کروی ہین اور ہر ایک مقابل دوسرے کے ہی اور مرکز دونون سطح کا مرکز عالم ہی اور سطح اعلی اسکی کہ عبارت سطح محدب سے ہی ملی ہوئی ہی سطح مقعر فلک عطارد سے اور سطح مقعر فلک قمر کے وہ عبارت سطح اسفل سے ہی ملی ہوئی ہی سطح محدب کرہ نار سے اور دورہ قمر کا باعتبار اپنی حرکت ذاتی کے اٹھائیس ۲۸ روز مین پورا ہوتا ہی اور دورہ فلک حاوی قمر کا چودہ روز مین پس مدت اٹھائیس ۲۸ روز مین کہ جسمین دورہ قمر کا تمام ہوتا ہی فلک حاوی کے دو دورے ہوتے ہین پہلے دورے مین اسکا رخ منور زمین کیطرف ہوتا ہی پہلی تاریخ کی شب سے چودھوین تاریخ کی شب تک اور دوسرا وسط مین جانب علی کو ہوتا ہی اور رخ غیر منور زمین کیطرف ہوتا ہی تو ہو قت مین تاریکی عالم مین شروع ہو جاتی ہی گویا پشت اسکی جانب مرکز زمین کے ہوتی ہی اسلیے شب پندرھوین سے تا آخر یعنے شب اٹھائیسوین تک نور قمر کم ہوتا جاتا ہی پس فلک کلی منقسم ہوتا ہی چار افلاک پر

انہین سے تین فلک کرہ ارض کو محیط ہین اور ایک فلک صغیر کہ وہ محیط نہین جو محیط ہین اُن
تینون مین سے کہ اوّل کو جوزہر کہتے ہین کہ سطح اعلی اسکی سطح اسفل فلک عطارد کو ملی ہوئی ہو دوسرے کو
مائل کہتے ہین سطح اعلی اسکی سطح اسفل فلک جوزہر سے مماس ہو اور سطح اسفل اسکی مماس کرہ نار سے ہی
اور مائل اسوجہ سے کہتے ہین کہ منطقہ اسکا میل رکھتا ہی منطقہ فلک جوزہر سے اور مرکز اسکا
مرکز عالم ہی تیسرے کو فلک خارج المرکز کہتے ہین کہ مرکز اسکا خارج ہی مرکز عالم سے
اور ہٹا ہوا ہی ایک جانب کو فلک کلی سے اسطور سے کہ مماس ہوتی ہو سطح اسفل اسکی سطح
اعلی فلک کلی سے ایک نقطہ مشترک پر اور اس نقطہ کا اوج کہتے ہین اور اسیطرح مماس ہوتی ہی
سطح مقعر اسکی سطح ادنی فلک کلی سے ایک نقطہ مشترک پر درمیان اُن دونون کے
اور اس نقطہ کا نام حضیض ہی پس اس سے دو متمم حاصل ہوتے ہین اور وہ مختلف الثخن ہین
غلاظت اور رقت مین ایک حاوی ہوتا ہی فلک خارج المرکز کو اور دوسرا محوی رقت حاوی کی نسبت
اوج کے ہوتی ہی اور غلاظت اسکی حضیض کی جانب اور رقت اور غلظت محوی کی اسکے
برعکس ہوتی ہی اور ہر ایک کو ان دونون سے متمم کہتے ہین اور وہ تتمہ فلک صغیر کہ ثخن
خارج المرکز مین ہی اسکو فلک تدویر کہتے ہین اور قمر اسی فلک مین جڑا ہوا ہی اور یہ فلک حرکت
کرتا ہی حرکت قمر کہ سواے حرکت فلک کے ایک حرکت خاص اسکی ہی اور حکما اس
بات پر متفق ہین کہ ثخن فلک قمر کا یعنے بعد مابین سطح اعلی اور سطح اسفل کے بقدر ایک لاکھ اٹھاون ہزار
چھیاسٹھ میل کے ہی۔ اور شکل فلک قمر کی یہ ہی

اوج

اور بطلیموس نے اپنی کتاب مین مسافت ثخن افلاک اور مقادیر [illegible] اور دوائر اور
اقطار انکے دلائل ہندسیہ سے بشرح وبسط ثابت کیا ہی اور اس امر کی تصدیق مین کسی کو شک
نہوگا مگر اس شخص کو کہ علم ہندسہ سے واقف ہو اور جس نے مقالہ دوم تحریر اقلیدس کو
حل کیا ہوگا پہر یہ سب آسان ہی اگر ذہن کو اس طرف متوجہ کرے اب حقیقت قمر کی
معلوم کرنی چاہیے کہ چاند ایک ستارہ ہی محل طبعی اسکا فلک اسفل ہی اور در اصل جرم اسکا
تاریک ہی لیکن روشنی کو آفتاب سے حاصل کرتا ہی اشکال مختلفہ سے باعتبار قرب و
بعد آفتاب کے اور ہر برج مین دو شب اور دو ثلث شب رہتا ہی اور تمام فلک پر ایک
مہینے مین دورہ کرتا ہی اور فلک اسکا سب افلاک سے چھوٹا ہی کہ سب سے زیادہ تیز رو ہی سبب سے اسکو
[illegible] منازل انکے اٹھائیس ہین کہ ہر شب ایک منزل طے کرتا ہی اور اخیر مہینے کی شب کو چھپ
جاتا ہی پس اگر مہینا انتیس روز کا ہوا تو اٹھائیسوین شب کو چھپ جاتا ہی اور جس شب کو
پوشیدہ رہتا ہی اس شب کو بھی ایک منزل قطع کرتا ہی بعد اسکے جب مقابل آفتاب کے ہونے لگتا ہی
تو وقت ہلال دکھلائی دیتا ہی کما قال اللہ تعالی والقمر قدرناہ منازل حتی عاد
کالعرجون القدیم [illegible] صورت اصلی قمر کی یہ ہی حکما اس بات کے قائل ہین کہ جرم
چاند کا ایک [illegible] ہی سوا انتیس ۱۹
جز [illegible] زمین سے اور دائرہ اسکا
چار سو [illegible] میل کا ہی اور قطر
[illegible] کا تقریب ایک سو چوالیس ۱۴۴
[illegible] کا [illegible] اور یہی مذہب
[illegible] کا ہی فصل کیفیت
[illegible] نور قمر کے بیان مین
جرم قمر کثیف اور تاریک ہی
کہ قابلیت نور کی نہین رکھتا
مگر بقدر کہ ظاہر مین دیکھا جاتا ہی
پس [illegible] نصف کہ مقابل آفتاب
ہی ہمیشہ روشن ہوتا ہی اور جب کہ مقارن آفتاب کے ہوتا ہی ایک برج اور ایک درجہ یکے دقیقہ [illegible]

تو نصف روشن اسکا آفتاب کی طرف ہوتا ہو اس حالت پر اور نصف غیر روشن زمین کی طرف پس
اُس حالت مین مہتاب ایک عالم کی نظر سے مخفی ہوتا ہو ایک شب اور جب حرکت مین آتا ہو
بقدر نو درجہ یا زیادہ کے تو بشکل ہلال دکھائی دیتا ہو کہ عبارت ماہ نو سے ہو پھر جسقدر کہ آفتاب
سے دور ہوتا جاتا ہو جرم اسکا روشن زیادہ ہوتا جاتا ہو یہان تک کہ مقابل آفتاب کے
ہو جاتا ہو پس وہ نصف کہ مقابل زمین کے ہو اُس وقت تمام روشن ہوجاتا ہو اور اسکو بدر
کہتے ہین بعد اسکے نصف آخر مہینے مین جیسے جیسے آفتاب کے قریب ہوتا جاتا ہو یہان تک
کہ مقارن آفتاب کے ہوتا ہو تو اُس وقت وہ نصف کہ روشن ہو فلک عطارد کی جانب ہوتا ہو
اور وہ نصف کہ غیر منور ہو زمین کی جانب یہ اہل زمین کی نظر سے مخفی ہو جاتا ہو اگر مہینا اُنتیس
دن کا ہوتا ہو تو تیسوین شب کو چھپتا ہو اور اسی طرح پر اور ہمیشہ ہر مہینے مین گھٹتا بڑھتا رہتا ہو
اور صورت اسکی یہ ہو
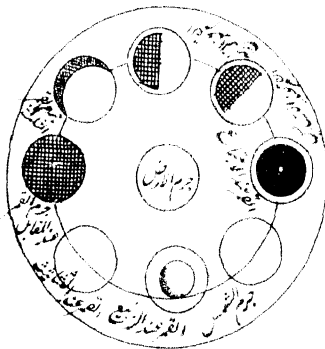
فصل خسوف چاند کے بیان مین سبب خسوف کا حائل ہوجانا زمین کا ہو درمیان آفتاب
و ماہتاب کے پس جس وقت کہ ماہتاب ایک نقطہ پر دو نقطون راس یا ذنب سے پہونچتا ہو
یا قریب کسی کے ہوان دو نقطون سے پہونچے وقت استقبال کے زمین حائل اور متوسط ہو جاتی ہو
درمیان آفتاب و ماہتاب کے اور مہتاب زمین کے سایہ مین آجاتا ہو اور اپنے سواد اصلی پر
کہ مراد تاریکی سے ہو منحظر ہو کر دکھائی دیتا ہو اور چونکہ آفتاب زمین سے بہت بڑا ہو پس
سایہ اسکا زمین پر بشکل مخروطی ظاہر ہوتا ہو کہ قاعدہ اسکا دائرہ صفحہ زمین کا ہو اسلیے
کہ خطوط شعاعی جو آفتاب سے خارج ہوتے ہین جرم زمین مین پوشیدہ نہین ہین اور زمین کو

مل کر کے اطراف سے نکل جاتے ہین اور دوسری طرف ملجاتے ہین ایک نقطہ پر پس سایہ زمین کا مخروطی شکل پیدا ہوجاتا ہی پھر جسوقت قمر کو فلک البروج سے استقبالاً عرض نہووے تو تمام جرم ماہتاب کا سایہ مخروطی مین ہوگا تو کل منخسف ہوجائیگا اور اگر فلک البروج سے کچھ عرض ہوگا تو کچھ منخسف ہوگا اور کچھ نہین اور کبھی جرم قمر کا مماس ظل مخروطی کے ہوتا ہی یعنے کنارہ اُسکا ملا ہوا کنارہ سایہ مخروطی کے تو اس حالت مین بھی کچھ منخسف نہوگا اور یہ صورت اُسوقت ہوتی ہی کہ عرض قمر برابر نصف مجموع قطرین یعنے قطر قمر اور قطر ظل کے ہو اور اگر نصف مجموع قطرین سے کم ہوگا تو ایک ٹکڑا منخسف ہوگا ۔ اور یہ صورت خسوف قمر کی ہی
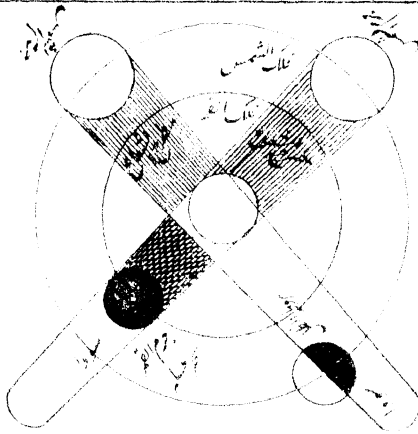
فصل خواص اور تاثیرات قمر کے بیان مین حکما کے نزدیک یہ ثابت ہی کہ تاثیرات قمر کی سب بواسطہ رطوبات کے ہین جیسا کہ تاثیرات آفتاب کی بواسطہ حرارت کے ہین اور عتبار اہل تجارت کا اس بات پر دلیل قاطع ہی ازانجملہ گھٹنا بڑھنا دریا کے پانی کا ہی کہ جب ماہتاب کسی افق آفاق دریا سے ہوتا ہی مشرق یا مغرب مین تو پانی اسطرف کا بڑھ جاتا ہی اور ہمیشہ یہی حال رہتا ہی یعنے جیسا جیسا قمر اسطرف سے بلند ہوتا ہی اسی طرح دریا کا پانی بھی ترقی مین آتا ہی یہان تک کہ ماہتاب اُس موضع کے وسط السماء پر پہونچے اُسوقت مد یعنے بڑھنا پانی کا نہایت درجے پر ہوتا ہی اور جب کہ ماہتاب وسط السماء سے ہٹتا ہی تو جزر یعنے گھٹنا دریا کا شروع ہوتا ہی یہان تک کہ قمر اُس موضع کے مغرب پر پہونچے اُسوقت جزر یعنے گھٹنا دریا کا کامل ہوتا ہی پھر جب ماہتاب اس موضع کے مغرب سے آگے بڑھتا ہی دوبارہ مد دریا شروع ہوتا ہی زیادہ بڑھا اول سے یہان تک کہ قمر وتد الارض پر پہونچے اُسوقت

مد دریا کامل ہوتا ہی اور جب قمر وتد الارض اُس دریا سے زائل ہو تو جزر اُسکا دوبارہ ہوتا ہی یہان تک
کہ قمر افق مشرق کو پہونچتا ہی پھر مد اُسی طرح پر پیدا ہوتا ہی غرض ہر شب و روز بمقدار سیر قمر کی دو مد
اور دو جزر ہوتی ہین ابتداے مد مین دریا کو حرکت عظیم ہوتی ہی کہ پانی نیچے سے طغیانی کرکے
اوپر آتا ہی اور نفخ اور موج اور ہوا سخت پیدا ہوتی ہی یہان تک کہ جزر ظاہر ہونے لگے تو اُسوقت
یہ سب موج وغیرہ کم ہو جاتی ہین جو شخص کہ کنارہ دریا پر ہووے تو اُسکو مشاہدہ زیادتی اور
انتفاع اور ہیجان پانی کا بخوبی ہوتا ہی اور ابتداے مد کا اُس موضع سے ہوتا ہی کہ وہان عمیق بہت
ہووے اور جگہ وسیع ہو اور زمین سخت اور ماہتاب اُسکے افق پر ہو یا مسافت تا کہ عمق دریا مین
بخارات کثرت سے پیدا ہون اور گنجائش کے قصد نکلنے کا کرین اور نہ نکل سکین پس اِس سبب سے
دریا مین ہیجان اور نفخ شدت سے ظاہر ہوتا ہی اور پانی بلند ہو جاتا ہی اور جہان یہ سب امور
نہ پاے جاوین تو وہان مد وجزر بھی نہوگا اور یہ کیفیت اُس مد وجزر کی ہی جو کہ شبانہ روز طلوع
وغروب آفتاب سے پیدا ہوتا ہی لیکن جو مد وجزر کہ مہینے مین ایک بار ہوتا ہی بخلاف اُسکے
ہوتا ہی اور دریا کے رہنے والے کہتے ہین کہ دریا وقت اجتماع شمس و قمر سے تا امتلا قمر زیادتی پر
رہتا ہی اور امتلا کی کمی پر ہوتا ہی اجتماع ثانی تک اسی طرح پر مہینے زیادتی و کمی دریا کی ہوتی رہتی ہی
باعتبار زیادت و نقصان ماہ کے - اور منجملہ تاثیرات قمر کی سے یہ ہو کہ تاثیر قمر سے رگین حیوانات کی
وقت زیادتی ماہ کے خون سے ممتلی ہونے پر ہوتی ہین اور جسقدر نور ماہ کا ترقی پر ہوتا ہی
اُسیقدر اثر ہوتا ہی حرارت مزاج مین غالب رہتی ہی اور بعد امتلا کے بدن حیوانات کے
ضعیف ہو جاتے ہین اور نمو کم اور اخلاط باطن کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور عروق کا امتلا خون کا
کم ہو جاتا ہی اور برودت مزاج پر غالب ہوتی ہی علماے طب کے نزدیک خوب ظاہر ہی
اور منجملہ تاثیرات قمر کے قول اطبا کا ہی دریافت کرنا بحران کا اور تفاوت دنون کا باعتبار
زیادت و نقصان نور قمر کے چنانچہ جو شخص کہ نصف اول ماہ مین بیمار ہو تو اُسکی طبیعت دفع بیماری
زیادہ تا در ہوگی بہ نسبت اُسکے کہ نصف آخر ماہ مین بیمار ہو اسلیے کہ قمر نصف اول ماہ مین بسبب
زیادتی نور کے طبیعت کو زیادہ قوت دیتا ہی اور نصف آخر مین قوی ضعیف ہو جاتے ہین اور ازالہ
مرض پر قادر نہین ہوتے اور منجملہ اُسکے یہ ہی کہ جب تک ماہتاب زائد النور ہوتا ہی تو بال حیوانات
کے بہت جلد اور کثرت سے نکلتے ہین اور ایسے قوی ہوتے ہین کہ انکا اُکھڑنا دشوار
ہوتا ہی اور جب نور قمر کا کمی پر ہوتا ہی اُسکے بالعکس یعنے بال دیر مین نکلتے ہین اور ضعیف ہوتے ہین

اور منجملہ اُسکے کثرت شیر حیوانات کی ہوتی ہی کہ ابتداے زیادتی نور قمر سے تا امتلاء شیر حیوانات کی پستان مین بڑھ جاتا ہی اور اسی طرح جب قمر ناقص النور ہوتا ہی تو شیر حیوانات کا بھی اُسی مقدار سے کہ بڑھ گیا تھا کم ہو جاتا ہی اور یہ امر ظاہر ہی کیونکہ دماغ حیوانات کا اور سفیدی انڈون کی بحالت زیادتی نور قمر کے بڑھ جاتی ہی اور نصف آخر مین برعکس اُسکے ہوتا ہی اور حکما سے منقول ہی کہ یہ حالات ایک روز مین بحسب احوال قمر کے مختلف ہوتے ہین یعنے اسلیے کہ جب قمر وسط الارض ربع شرقی مین ہوتا ہی تو اُس حالت مین شیر حیوانات کا بہت ہوتا ہی اور مغز اُنکے استخوانون مین زیادہ ہو جاتا ہی اور اگر شکم مرغ مین اُسوقت انڈا قرار پاوے تو بڑا ہوتا ہی اور انڈون سے اور جب قمر ربع غربی مین ہو تو اُسکے برخلاف ہوگا اور جب کہ قمر تحت الارض مین ہو جاوے تو دفعۃً نقصان ان سب امور مین ہو جاتا ہی اور جو شخص ان امورات کا تجربہ کرنا چاہے اُسکو بخوبی دریافت ہو سکتا ہی - اور منجملہ اُسکے یہ کہ جب آدمی چاندنی مین بہت بیٹھے تو اُسکے بدن مین سستی اور کاہلی اور زکام اور درد سر جلدی پیدا ہو جاوے اور اگر چاندنی مین گوشت کو رکھ دیوے تو بو اور مزا اُسکا بدل جاتا ہی اور منجملہ اُسکے مچھلیون کا مقدمہ ہی کہ نصف اول ماہ مین بیشتر اور فربہ ہوتی ہین اور نصف آخر مین کمتر اور دُبلی اور منجملہ اُسکے حال حشرات الارض کا ہی کہ نصف اول مین سانپ بچھو شیر ببر چیتا اور اور حیوانات گزندہ اپنے سوراخون سے بیشتر نکلتے ہین بہ نسبت نصف آخر کے اور اکثر جانوران شکاری اول ماہ مین طلب شکار کی زیادہ کرتے ہین اور منجملہ اُسکے کیفیت اشجار کی بھی ہی کہ اگر درخت نصف اول ماہ مین لگائے جاوین تو بہت جلد بڑھتے ہین اور کثرت سے پھلتے ہین اور اگر نصف آخر ماہ مین لگائے جاوین تو دیر مین بڑھتے ہین اور کم پھلتے ہین اور اکثر خشک ہو جاتے ہین اور از انجملہ یہ کہ فواکہ اور ریاحین اور زراعت اور ترکاری اور جو چیز کہ زمین سے اُگتی ہی بالیدگی اور نمو اُن چیزون کا اول ماہ سے تا زمان امتلا زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت آخر ماہ کے کہ زمان محاق ہی خصوصاً شفتالو تل تربز کھیرہ ککڑی لوکی اور یہ باتین کسانون پر خوب ظاہر ہین اور از انجملہ یہ ہی کہ جب شعاع ماہتاب کی میوون پر پڑتی ہی تو رنگ اُنکا خوب سُرخ اور زرد ہوتا ہی بہ نسبت اُن فواکہ کے کہ اُنپر نور ماہ کا نہ پہونچتا ہو بالتخصیص نصف اول مین رنگت اُنکی زیادہ تر اچھی ہوگی بہ نسبت نصف آخر کے اور از انجملہ مقدمہ قصب و کتان کا ہی کہ جب شعاع قمر کی اُنپر پڑتی ہی تو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہی چنانچہ قول شاعر کا اسپر شاہد ہی

	شعر انچہ با عاشقان رخ او کرد		با قصب پرتو قمر نکند	

اور یہ تاثیر نصف اول مین زائد ہوتی ہی بہ نسبت نصف آخر کے اور ازانجملہ امر معادن کا ہو کہ جو جواہرات اول ماہ مین پیدا ہوتے ہین وہ صفائی اور آب و تاب مین زیادہ ہوتے ہین اُن جواہرات سے کہ آخر ماہ مین پیدا ہوتے ہین اور حکما قائل اسکے ہین کہ جو شخص امتحان کرنا چاہے اپنی قوت طبع کا کہ کسطرح بر وقت ترقی نور قمر کے قوت پکڑتی ہی اور اسکے تنزل کے وقت ضعیف ہوجاتی ہی پس چاہیے اسکو کہ جب قمر مقارن زہرہ کے ہو برج ثور مین تو اُسوقت واسطے ازالہ بالون کے استعمال نورہ کا کرکے دیکھے درمیان وقت ترقی نور قمر اور نقصان اسکے سے کیا فرق ہی اسلیے کہ وقت زیادتی نور قمر کے طبیعت قوی ہوتی ہی تو اُسوقت استعمال نورہ سے بدن کے بال زائل نہین ہوتے اور کچھ اثر اسکا بدن مین نہین ہوتا بلکہ اُس حالت مین جو کوئی بال اُکھاڑنا چاہے تو نہایت درد ہوگا اور سختی سے اُکھڑینگے اگرچہ وہ عادت بال اُکھیڑنے کی رکھتا ہو پس یہ سب امور دال ہین اِسی بات پر کہ زیادتی نور قمر مین طبیعت نہایت قوی ہوتی ہی شرح السماء وہ ایک سفیدی ہی آسمان پر کہ اہل عرب اسکو شرح السما کہتے ہین اور فارسی مین کہکشان اور کسی نے حکماے متقدمین اور متاخرین سے آج تک اسکی حقیقت مین کوئی قول مفصل نہین بیان کیا کہ عقل اسکے قبول کرنے پر قانع ہو - اسلیے کہ جو کچھ اسکی تعریف مین لکھا ہو وہ فہم مین نہین آسکتا بعضے کہتے ہین کہ وہ چھوٹے چھوٹے ستارے ہین باہم متصل اور عرب والے اسکو ام النجوم کہتے ہین اسوجہ سے کہ یہ ستارے جمع ہوجاتے ہین آپس مین اور متمیز نہین ہوتے اور انمین تکدر سے ابر سے دکھائی دیتے ہین جاڑون مین اوّل شب آسمان کے کنارون پر اور گرمیون مین وسط السماء پر یعنے درمیان آسمان کے شمال سے جنوب تک اور بہ نسبت ہمارے دوری رجوعی کرتے ہین پھر دکھائی دیتے ہین آدھی رات کو کہ مشرق سے مغرب کی جانب روان ہین اور آخر شب کو شمال سے جنوب کو تو شمالی ہی وہ جنوبی ہوجاتا ہی اور جو جنوبی ہی وہ شمالی گویا شفقت مادری سے سب نجوم کے جویاے حال ہین اور اللہ تعالی اسکی حقیقت کو خوب جانتا ہی کہ وہ فلک تدویر پر ہو بہ نسبت ہمارے دوری رجوعی کرتا ہی یا کسی اور فلک پر ہین ان افلاک سے جو کہ مذکور ہوے - **نظر تیسری** فلک عطارد کے بیان مین اور وہ اپنی حدون دو سطح کردی رکھتا ہی ایک دوسرے سے مقابل ہی مرکز دونون سطح کا مرکز عالم ہی سطح محدب اسکا سطح مقعر فلک زہرہ سے مماس ہی اور سطح مقعر اسکا سطح محدب فلک قمر سے ملا ہی اور رات ایک سال مین دورہ اسکا مشرق سے مغرب تک تمام ہوتا ہی اور جسطرح پر ثخن فلک قمر مین ایک فلک خارج المرکز ہی اسی طرح اِس فلک کے ثخن مین بھی ایک

فلک اور یہ کہ مرکز اسکا مرکز عالم سے جدا ہی اور خارج المرکز ہی کہ اسکو فلک مدیر کہتے ہین اور فلک مدیر کے ثخن مین بھی ایک اور ایسا ہی فلک ہی کہ اسکو فلک خارج المرکز کہتے ہین اور فلک تدویر عطارد اس دوسرے فلک خارج المرکز کے ثخن مین ہی اور عطارد اسی فلک مین جڑا ہی اس صورت مین عطارد کے دو اوج ہوئے ایک فلک کلی مین اور دوسرا فلک مدیر مین اور ایسا ہی دو حضیض ہوتے ہین اور حکما کہتے ہین کہ ثخن فلک عطارد کا یعنے مسافت مابین سطح اعلی اور سطح اسفل اسکے ۳۸۸۴۸۲ تین لاکھ اٹھاسی ہزار چار سو بیاسی میل ہی اور یہ ہیئت فلک عطارد کی ہی

بیان خواص عطارد وہ ایک کوکب ہی کہ منجم اسکو منافق کہتے ہین اسواسطے کہ وہ سعد کے ساتھ سعد ہی اور نحس کے ساتھ نحس اسکے خواص سے یہ کہ تیزی گویائی اور دانش پیدا کرتا ہی اور جرم اسکا بقول حکما ایک جزو ہی بائیس ۲۲ جزو مین سے یعنے بائیسوان حصہ زمین کا ہی اور دائرہ اسکے جرم کا دو سو چھیاسی ۲۸۶ فرسخ ہی اور قطر اسکے جرم کا دو سو تہتر ۲۷۳ میل اور وہ ہر برج مین تقریبا سترہ ۱۷ روز رہتا ہی اور اسکو رجعت اور استقامت بہت رہتی ہی گرد آفتاب کے ہمیشہ پھرتا ہی منجم کہتے ہین کہ اگر وہ خوشحال ہو یعنے مقارن سعد کے ہووے تو جو لڑکا اس ساعت مین پیدا ہو تو نہایت فطین اور ذی عقل اور ذہین ہوتا ہی علوم دقیقہ مین مثل کتابت و ہندسہ و ہیأت اسکو کمال مناسبت ہوتی ہی اور اگر بدحال ہو یعنے مقارن نحس کے تو اس حالت مین لڑکا پیدا ہوگا تو نہایت مکار و فریبی اور حیلہ جو اور بڑا منافق ہوگا واللہ اعلم صورت عطارد کی یہ ہی

نظر چوتھی فلک زہرہ کے بیان مین اسکی دو سطحین ہین ایک دوسرے سے مقابل اور مرکز اسکا مرکز عالم ہی سطح اعلی اسکی ملی ہوئی ہی فلک آفتاب سے اور سطح مقعر اسکی محدب فلک عطارد سے اور دورہ اسکا مغرب سے مشرق کو اپنی حرکت مخصوصہ پر ایک سال مین تمام ہوتا ہی مگر فرق یہ ہی کہ فلک تدویر اسکا کبھی تیز ہوتا ہی اور کبھی سست پہلی صورت مین زہرہ آفتاب کے آگے ہوتا ہی اور دوسری صورت مین پیچھے ہو جاتا ہی اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالی بحث رجوع اور استقامت کواکب مین آویگی اور ثخن جرم فلک زہرہ کا یعنے مسافت درمیان سطح اعلی اور اسفل کے تین ہزار سات سو پچانوے [۳۷۹۵] میل ہی اور فلک اسکا فلک شمس سے مشابہ ہو واللہ اعلم

صورت فلک زہرہ یہ ہی

فصل خواص زہرہ کے بیان مین
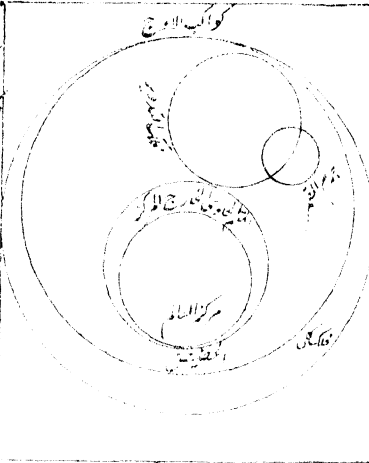
اہل نجوم زہرہ کو سعد اصغر کہتے ہین کیونکہ سعادت مین مشتری سے کم ہی اور جرم زہرہ کا ایک جزو ہی چونتیس [۳۴] جزو مین سے یعنے چونتیسوان حصہ زمین کا ہی اور قطر اسکے جرم کا چارسو چورانوے [۴۹۴] میل ہی اور ایک سو [illegible] میل اور ہر برج مین ستائیس روز رہتا ہی اور مثل عطارد کے ہمیشہ آفتاب کے گرد پھرتا ہی اور منجم کہتے ہین کہ عیش و لہو لعب اس سے متعلق ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے دیکھنے سے کمال فرحت اور سرور حاصل ہوتا ہی یہان تک کہ اگر کسی شخص مین حرارت عشق کی ایسی ہووے کہ اسمین مغلوب ہو اگر زہرہ کو دیکھا کرے تو حرارت عشق کی اس سے کم ہو جاوے کی موجب شعر [illegible] تو نگہ کند اندر [illegible] شود

چون عاشقے کہ بنگرد از دور زہرہ را [illegible] اور بعضے کہتے ہین کہ شدت باہ اور

محبت اس سے متعلق ہی یہان تک کہ اگر نکاح کے وقت زہرہ

ناظر ہو اور خوشحال اور اسوقت شوہر اپنی بیوی سے

جماع کرے تو ان دونون مین الفت و محبت پیدا

ہووے کہ سب لوگ اس سے متعجب ہوین

اور صورت زہرہ کی [illegible]

صفحہ ۳۳ پر

نظر پانچوین فلک شمس کے بیان مین فلک شمس محدود ہی دو سطح متقابل کروی سے
مرکز ان دونون سطح کا مرکز عالم ہی سطح محدب اسکی سطح مقعر فلک مریخ سے ملی ہوئی ہی اور سطح
مقعر اسکی سطح محدب فلک زہرہ سے اور دورہ خاص اسکا مغرب سے مشرق تک تین سو
چھپن روز ایک ربع روز مین تمام ہوتا ہی اور اسکے ثخن مین ایک اور فلک ہی کہ مرکز
اسکا مرکز عالم سے خارج ہی جیسا کہ پہلے تینون فلک مین مذکور ہوا اور کچھ اسمین فرق نہین مگر یہ
کہ آفتاب اسمین مثل مرکز لہ فلک تدویر کے ہی اور شمس کے واسطے فلک تدویر نہین اور اسمین
کمال لطف اور عنایت پروردگار کی ہی اپنے بندون کے لیے ہو واسطے اگر آفتاب کے لیے
تدویر ہوتی تو مثل اور ستارون کے راجع ہوتا اور اس جہت مین چھ مہینے کل گرمی کی رہتی
اور چھ مہینے جاڑے کی تو اس صورت مین جب آفتاب سمت الراس پر گرمیون مین چھ مہینے رہتا
تو شدت حرارت سے اکثر حیوانات ہلاک ہو جاتے اور نباتات یعنے گھانس وغیرہ جل جاتی اور ایسا ہی
اگر جاڑون مین آفتاب سمت الراس سے چھ مہینے دور ہو جاتا تو سردی غالب ہوتی اور حرارت
منطفی ہو جاتی اور مزاج حیوانات وغیرہ کا متغیر ہوتا اور ثخن فلک الشمس کا یعنے مسافت
مابین سطح اعلی اور اسفل کی تین لاکھ پچپن ہزار چھ ہشتر میل ہی — اور صورت فلک شمس کی یہ ہی
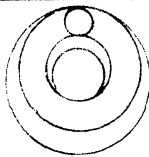
اور جرم آفتاب کا سب کواکب سے بڑا ہی اور سب سے زیادہ روشن ہی اور مکان طبعی اُسکا کرۂ چہارم ہی اور تین سو چھپن [۳۵۶] بار ہی مثل زمین کے اور قطر جرم آفتاب کا اکتالیس ہزار نو سو نوے [۴۱۹۹۰] میل ہی اور قیام اُسکا ہر برج مین مختلف ہوتا ہی یعنے بعضے برج مین تیس [۳۰] دن اور بعضے مین اکتیس [۳۱] دن سے زیادہ اور بعضے مین انتیس [۲۹] دن اور ہر روز ایک درجہ قطع کرتا ہی اور منجمین قائل ہین کہ آفتاب سب ستارون مین مثل بادشاہ کے ہی اور قمر وزیر اور ولیعہد ہی عطارد منشی مریخ امیر لشکر مشتری قاضی زحل خزانچی زہرا خدمتگار اُسکا ہی اور آسمان اقالیم اور بروج شہر اور وجوہ قصبہ جات اور درجات دیہات اور دقائق محل اور ثوانی مثل مکانات کے ہین اور یہ تشبیہ بہت اچھی ہی اور عجائب قدرت باریتعالی سے یہ ہی کہ آفتاب کو اُسنے فلک چہارم پر جڑا ہی تا طبائع مصنوعات کے اُسکی حرکات سے اعتدال پر رہین کیونکہ اگر وہ فلک ثوابت مین ہوتا عناصر اُس سے دور ہو جاتے اور مرکبات فاسد ہو جاتے اور اگر فلک قمر یعنے پہلے آسمان پر ہوتا تو شدت حرارت سے جل جاتے اور لطف یہ ہی کہ حق تعالی نے اُسکو دوار پیدا کیا اور ایک جگہ پر قائم نہ رکھا کیونکہ اگر ایک جگہ پر ٹھہرا رہتا تو اُس جگہ گرمی کی شدت ہوتی اور دوسری جگہ سردی کی تو حکمت بالغہ باریتعالی کی بڑی عجیب ہی اب بات یہ ہین کہ ہر روز اُفق مشرق سے طلوع ہو کر مغرب مین غروب ہوتا ہی اسلیے کہ جیسے زمین گول ہوتی ہی اور اسکے مقابل ہو شعاع اسکے سے یہ غائب ہو اور ہر سال میل کرتا ہی ایک بار جنوب کی جانب اور ایک بار شمال کے قریب تاکہ یہ دونون جانب حق اُس سے فائدہ پاوین پس میل کرتا ہی شمال کو تا آنکہ منتہی ہوتا ہی قریب مطلع سماک رامح سے اور وہ مطلع دراز ترین دنون کا ہی پھر رجوع کرتا ہی جنوب کو پس یہی مراد ہی قول باریتعالی سے وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا یعنے غایت منتہا اسکی جنوب اور شمال مین ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ فسبحانہ ما اعظم شانہ فصل کسوف شمس کے بیان مین سبب کسوف کا یہ ہی کہ جرم ماہتاب کا حائل ہو جاتا ہی درمیان آفتاب و ہماری نظرون کے اسلیے کہ جرم قمر کا تاریک و سیاہ ہی حاجب ہو جاتا ہی واسطے اُس چیز کے کہ اوراے اسکے ہی اور آفتاب کو ہماری نگاہ سے چھپا دیتا ہی جبکہ مہتاب مقارن آفتاب کے ہووے کسی نقطہ پر دو نقطون راس و ذنب سے یا کسی اور نقطہ پر کہ قریب ہو اُن دو نقطے سے تو قمر آفتاب کے نیچے گذرتا ہی پس حائل ہوتا ہی درمیان آفتاب اور ہمارے انظار کے اسلیے کہ خطوط شعاع جو ہماری نگاہون سے نکلتے ہین وہ مرئی تک پہونچنے مین ہیات مخروطی پر ہوتے ہین زاویہ اسکا نقطہ بصر ہی یعنے باصرہ اور قاعدہ اُسکا

پایا

بصر پس ماہتاب درمیان ہمارے اور آفتاب کے حائل ہوگا مخروط اولا جرم قمر پر جائیگا اور آفتاب نہ دکھائی دیگا پھر اگر قمر کو فلک البروج سے عرض نہوگا تو جرم قمر وسط قمر مین واقع ہوگا اور آفتاب بالکل کھلا رہیگا اور اگر قمر کو عرض ہو منحرف ہوتا ہی مخروط سے آفتاب اُس مقدار کہ عرض اسکا مقتضی ہو پس اس صورت مین آفتاب کچھ نظر آئیگا اور کچھ چھپ جائیگا اور یہ اسوقت ہوتا ہی کہ جب عرض مرئی کمتر ہو نصف قطرین یعنے قطر شمس اور قطر قمر سے پس اگر عرض مرئی مثل نصف دونون قطر کے ہو تو قاعدہ مخروط شعاعی جب صفحہ قمر پر منطبق ہوگا فی الحال اُس سے منحرف ہو جائیگا اور آفتاب مین روشنی ہونی شروع ہوگی اور اس حالت مین زمانہ کسوف کا کم ہوگا اور مقدار کسوف بحسب اختلاف اوضاع اماکن و مناظر کے مختلف ہوتا ہی اور بعضے بلاد مین کبھی کسوف نہین ہوتا اور صورت کسوف شمس کی یہ ہی
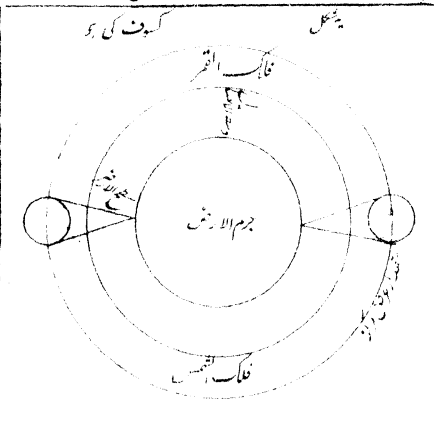
یہ شکل کسوف کی ہے

فصل خواص شمس کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ خواص آفتاب کے بہت ہین اور تاثیرات اسکی علویات اور سفلیات مین عجیب و غریب ہین - تاثیرات آفتاب کی جو علویات سے متعلق ہین وہ یہ ہین کہ اسکی کمال روشنی سے سب ستارے چھپ جاتے ہین اور قمر کو روشن کرتا ہی اور جو خواص اور فوائد ماہتاب کے مذکور ہوے ہین وہ سب آفتاب سے حاصل ہوتے ہین اور تاثیر اسکی سفلیات مین یہ ہی کہ جب حرارت آفتاب کی دریا مین اثر کرتی ہی تو بسبب گرمی کے اُس سے بخارات اٹھتے ہین اور وہ ہی بخارات متصاعد جب کرہ زمہریر تک پہونچتے ہین تو شدت برودت سے کثیف ہوکر ابر بن جاتے ہین اور ہوا اُن ابرون کو دور دور اڑاکر
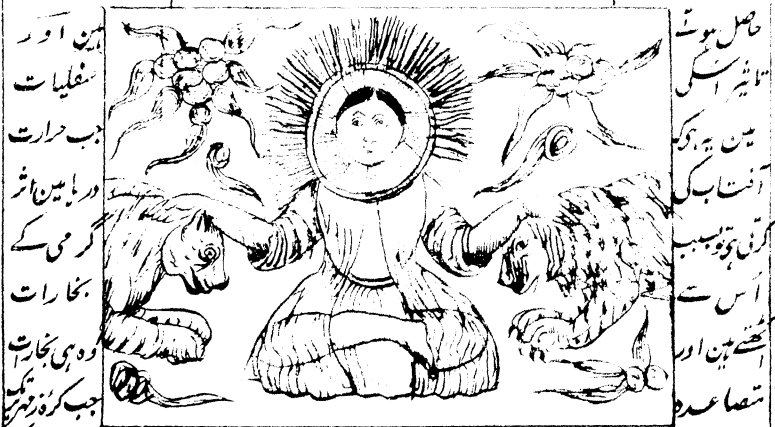
لیجاتی ہو اور جس جگہ پروردگار برسانا چاہتا ہی اُس ابر سے مینھ برستا ہی تا وہ سبب حیات
عالم کا ہووے جیسا کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ وَیُحْیِ اللّٰہُ بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا اور اُنسے نہرین
اور چشمے جاری ہوتے ہین تا سبب بقاے حیات حیوانات و نباتات اور ظہور معادن کا
ہووے فرمایا حق سبحانہ نے وَھُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ حَتّٰی اِذَا اَقَلَّتْ
سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاہُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِہِ الْمَاءَ فَاَخْرَجْنَا بِہٖ مِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ ۵ اور از انجملہ
معادن ہی کہ جب اجزاے آبی اجزاے ارضی سے مختلط ہوتے ہین تو اُنسے عصارات باطن زمین مین
پیدا ہوتے ہین اور حرارت آفتاب کی اُسکو اُگاتی ہی پس بحسب قابلیت ہر ایک موضع کے
طرح طرح کے اجساد معدنیہ پیدا ہوتے ہین جیسے سونا چاندی لوہا سیسہ اور یاقوت ہیرا پارہ گندھک
ہرتال نمک اور پھٹکری اور سواے اُنکے اور فوائد اُن چیزون کے مخفی نہین از انجملہ امر نبات ہی
یعنے جس جگہ حرارت آفتاب کی پہونچتی ہی اُس جگہ درخت اُگتے ہین اور گھنے ہوتے ہین اور
گھانس جمتی ہی اور جہان نہین پہونچتی وہان کچھ نہین اُگتا دیکھو جیسا کہ بڑے بڑے درختون کے
نیچے جہان شعاع آفتاب کی نہین پہونچتی کچھ بھی نہین اُگتا اگر کوئی تاثیرات آفتاب کی
نباتات مین دیکھنا چاہیے تو نیلوفر کو دیکھ لے اور سورج مکھی اور ریٹھی کو دیکھے کہ جب
آفتاب ارتفاع پر ہوتا ہی تو یہ چیزین کیسی زور پر ہوتی ہین اور جب وسط السما پر پہونچتا ہی کمال اُنکی
قوت کا ہوتا ہی اور جب زوال پر آتا ہی تو اُن چیزون کی قوت کا انحطاط شروع ہوجاتا ہی
تا آنکہ جب آفتاب غروب ہوتا ہی تو بالکل ضعیف و پژمردہ ہو جاتی ہین پھر دوسرے
روز جب آفتاب طلوع کرتا ہی تو اُسی طرح اپنی حالت پر آجاتی ہین اور از انجملہ
تاثیرات آفتاب کی حیوانات مین ہی کہ صبح کے وقت جب آفتاب نکلنے پر ہوتا ہی
تو حیوانات کے بدن مین قوت اور نشاط پیدا ہوتی ہی اور جیسا جیسا آفتاب بلند ہوتا ہی
قوت اور حرکت اُنکی زیادہ ہوتی جاتی ہی یہان تک کہ جب آفتاب وسط السما پر پہونچ کر مائل
بجانب مغرب ہوتا ہی تو حرکات اور قوی حیوانات مین ضعف اور اضمحلال پیدا ہوتا ہی اور
وہ ضعف بڑھتا جاتا ہی اُس زمانہ تک کہ آفتاب غائب ہووے اور جب غائب ہو جاتا ہی
تو تمام حیوانات اپنے مکانات کی طرف رجوع کرتے ہین اور مثل مردون کے پڑے رہتے ہین
پھر جب آفتاب طلوع کرتا ہی دوسرے دن تو بدستور اپنی پہلی حالت پر رجوع کرتے ہین
واللہ اعلم اور جملہ تاثیرات آفتاب سے ایک تاثیر یہ ہی کہ وہ جن لوگون کے سمت الراس پر

رہتا ہی مثل اہل بلاد زنگ وحبشہ کے اور جو کہ اقلیم اول مین واقع ہین رنگ اُنکے سیاہ ہوتے ہین اور شدت حرارت آفتاب سے چہرہ اُنکا سیاہ اور تاریک اور بدصورت ہوتا ہی اور بدن خشک اور اُنکے اخلاق مثل اخلاق وحشیون اور درندون کے ہوتے ہین اور جن لوگون کو سمت الراس سے آفتاب دور ہی مثل اہل بلاد روس اور صقالبہ کے تو آفتاب ان بلاد کے لوگون کو خام اور سفید رنگ کرتا ہی اور اُنکے چہرون کو چوڑا اور بدنون کو فربہ کرتا ہی اور اخلاق اُنکے بالکل اخلاق بہائم سے مشابہ ہوتے ہین — اور منجملہ تاثیرات آفتاب کے یہ ہی کہ براہمہ کہتے ہین کہ اوج آفتاب کا ہر برج مین تین ہزار سال رہتا ہی اور چھتیس ہزار برس مین فلک کو طی کرتا ہی اور اس زمانہ مین کہ ۶۶۴ ہجری ہین اوج اُسکا برج جوزا مین ہی اور براہمہ قائل اسکے ہین کہ جب اوج کا انتقال ہوتا ہی برج شمالی مین تو زمین کی شکل منتقل ہو جاتی ہی پس جو ربع کہ آباد ہی ویران ہو جاتا ہی اور جو ربع کہ ویران ہی آباد یا خشک ہو جاتے ہین اور صحرا دریا اور جنوب شمال ہو جاتا ہی اور شمال جنوب

واللہ اعلم بحقیقت الحال [illegible] سمت حقیقت کا —

قطر ہیں فلک مریخ ہین اسکے دو سطح ہین ایک دوسرے سے متقابل اور مرکز اُنکا مرکز عالم ہی سطح عالی یعنی محدب اسکا [illegible] مقعر فلک مشتری [illegible] ہی اور سطح اسفل یعنی مقعر اسکی محدب فلک شمس سے اور [illegible] جنوب سے مشرق کی طرف تقریبا ایک سال دو مہینے [illegible] دن مین تمام ہوتا ہی اور صورت اسکے [illegible] کی بالائی مثل صورت فلک قمر [illegible] عطارد کی [illegible] فلک مریخ کا یعنی مسافت مابین سطح عالی [illegible] اسفل [illegible] نو سو چہتر میل ہی [illegible] اسکے [illegible] اسلیے کہ نحوست اسکی نحوست زحل سے کم ہی اور فتنہ اور غلبہ قتل وغیرہ کو اسی طرف نسبت کرتے ہین اور جرم اسکا تقریبا جرم زمین سے ڈیوڑھا ہی اور قطر اسکا نو لاکھ اسی ہزار آٹھ سو پینتیس میل کا ہی اور ہر برج مین جب اگر مستقیم ہوتا ہی تو چالیس روز رہتا ہی ہر روز چالیس دقیقے طی کرتا ہی اور اگر کوئی شخص دلیل اسکی معلوم کرنا چاہے تو کتاب مجسطی کی طرف رجوع کرے — واللہ الموفق للصواب —

صورت مریخ کی صفحہ ۳۸ پر مرقوم ہی

ہے اور قطر اسکا برابر ہے چار حصے اور ایک سدس قطر زمین کے اور ہر روز پانچ دقیقے طے کرتا ہے
اور صورت اسکے فلک کی مانند صورت فلک قمر کے ہے بلا تفاوت سیئے کچھ اسکے اعادہ کی حاجت
نہین اسلیے کہ اشکال سابق الذکر سے معلوم ہو جائیگا واللہ الموفق

نظر آٹھوین فلک زحل کے بیان مین اسکی دو سطح ہین ایک دوسری سے متقابل اور مرکز اسکا
مرکز عالم ہے سطح اعلی اسکی سطح اسفل فلک ثوابت سے ماس ہے اور سطح اسفل مرکز سطح اعلی فلک مشتری
سے اور دورہ اسکا مغرب سے مشرق کی طرف انتیس برس پانچ مہینے چھ روز مین تمام
کرتا ہے اور صورت اسکے فلک کی مثل صورت افلاک اور کواکب کے ہے چونکہ مذکور ہو چکی مثل قمر و زہرہ
و مریخ و مشتری کے پس اسکے اعادہ کی کچھ حاجت نہین اور بطلیموس کہتا ہے کہ جرم فلک زحل کا
اکیس کروڑ اٹھائیس لاکھ بتیس ہزار [illegible] میل ہے اور خواص اسکے منجم بیان کرتے ہین کہ وہ نحس اکبر ہے
اسکی نحوست موجب [illegible] ہلاکی اور خرابی اور غم و رنج وغیرہ اسی کی طرف منسوب
کرتے ہین اور جرم زحل کا برابر اکانوے مرتبہ اور ایک سدس زمین کے ہے اور قطر اسکے جرم کا قطر جرم
زمین کے چالیس [illegible] ثلث کے برابر ہے اور اہل نجوم کے نزدیک دیکھنا زحل کا
غم اور [illegible] اور پریشانی لاتا ہے جیسے کہ دیکھنے مشتری سے سعادت اور دولت حاصل ہوتی ہے

اور صورت زحل کی یہ ہے

فصل بیان کیفیت رجوع اور استقامت کواکب مین جسوقت کہ حرکت فلک تدویر کی موافق

حرکت فلک حاوی کی ہووے تو کواکب سریع السیر اور مستقیم دکھائی دیتے ہین کیونکہ جمع ہولی
ہین دو حرکتین ایک حرکت فلک تدویر اور دوسری حرکت فلک حاوی کی اسلیے سیر کواکب کی
بڑھ جاتی ہی اور ابتداے استقامت کی سطح اعلیٰ فلک تدویر سے ہوتی ہی اور جب مرکز کواکب
اسفل فلک تدویر پر ہووے تو حرکت فلک تدویر کی برخلاف حرکت فلک حاوی کے ہوتی ہی
پس تاوقتیکہ حرکت اسکی حرکت فلک حاوی سے کمتر رہتی ہی کوکب مستقیم دکھائی دیتا ہی
مگر یہ کہ اسوقت مین وہ بطی السیر ہوتا ہی اور حرکت اسکی محسوس نہین ہوتی اور جب
حرکت اسکی حرکت فلک حاوی سے زیادہ ہوجاتی ہی تو راجع دکھائی دیتا ہی اسلیے کہ اگرچہ فلک
حاوی فلک تدویر کو حرکت دیتا ہی لیکن حرکت فلک تدویر کی حرکت فلک حاوی سے زیادہ سریع
ہوتی ہی مثلاً فلک حاوی ایک جزو حرکت کرتا ہی تو فلک تدویر دو جزو ایک جزو اسکے مقابل مین ہٹتا ہی
اور ایک جزو فاضل پس اس حالت مین کوکب راجع دکھائی دیتا ہی اور جب دونون حرکتین یعنی حرکت
حاوی اور تدویر کی مساوی ہوتی ہین تو مستقیم دکھائی دیتا ہی اگر اسکی حقیقت معلوم کرنا چاہین تو
فرض کرین نقطہ حالت استقامت کوکب کے مثلاً ایک خط خارج مرکز زمین سے کہ جرم کوکب کو
قطع کرتا ہوا فلک البروج تک پہونچے اور اسی طرح بوقت رجوع کے ایک خط اور فرض کرین تو
اس صورت سے کیفیت رجوع اور استقامت کی ملاحظہ واضح ہوجاوے گی - اور صورت کواکب یہ ہی
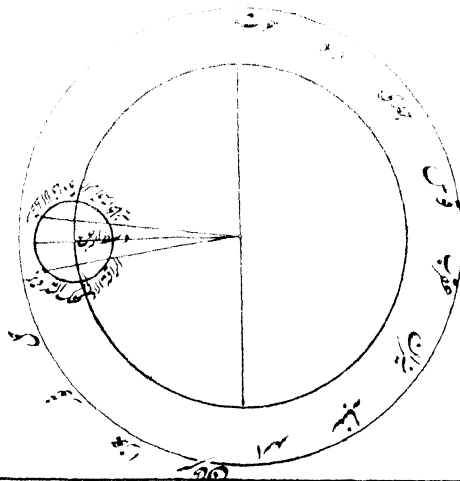
نظر نوین فلک ثوابت کے بیان مین فلک ثوابت کی دو سطح ہین مقابل ایک دوسرے سے

مرکز اسکا مرکز عالم ہی سطح محدب اسکی سطح مقعر فلک اعظم سے مماس ہی کہ وہ فلک اعظم محیط اور محرک جملہ افلاک ہی اور سطح مقعر اسکی محدب فلک زحل سے اور یہ فلک بھی مشرق سے مغرب کی جانب متحرک ہی بحرکت بطی کہ سو برس مین ایک درجہ طی کرتا ہی اور دورہ کامل اسکا چھتیس[۳۶] ہزار برس مین تمام ہوتا ہی اور دونون قطب اسکے دونون قطب دائرۃ البروج کے ہین کہ آفتاب اسپر دورہ کرتا ہی اور انشاء اللہ تعالیٰ اسکا ذکر قریب آویگا اور رصد بطلیموس اور نیز رصد اور حکماے جو کہ اس سے پہلے گذرے ہین معلوم ہوا ہی کہ جملہ کواکب ثابتہ اسی فلک مین جڑے ہوے ہین اور متحرک ہین اپنی فلک کی حرکت سے اور ثخن اسکا یعنے مسافت مابین سطح اعلیٰ اور سطح اسفل اسکی تقریبًا چونتیس ہزار سات سو چوالیس[۳۴۷۴۴] میل کے ہی اور یہ مقدار قطر کواکب ثابتہ کے ہی کہ بطلیموس نے اسکو ضبط کیا ہی اور قطر فلک ثوابت کہ وہ محور فلک البروج ہی ایک ارب اکاون کرور پانچ لاکھ تیس ہزار ایکسو چوراسی[۱۵۱۵۳۰۱۸۴] میل ہی ف اور جرم اس کوکب کا کہ جو اول درجہ عظیم مین ہی برابر چورانوے[۹۴] مرتبہ اور ایک ثمن زمین کے ہی اور جرم صغر کواکب ثابتہ کا کہ ششم[۶] درجہ عظیم ہین برابر اٹھارہ[۱۸] مرتبہ زمین کے ہی اور شاید بعضے لوگ ان مقادیر کو مستبعد جان کر کہین کہ جو شخص پشت زمین پر ہی وہ کیونکر آسمانون اور ستارون کی پیمایش کرسکتا ہی تو یہ استبعاد اور انکار قابل اعتبار نہین اسلیے کہ جو بات اسکو معلوم نہو یہ کچھ ضرور نہین کہ دوسرے کو بھی علم اسکا نہین چنانچہ جو شخص کہ علم ہندسہ مین مہارت رکھتا ہو اسپر یہ براہین اور دلائل ان امور کے کچھ مشکل اور دشوار نہین ہوتے ہر کار و ہر مردے فسبحان من ابداع هٰذه الاجسام الرفيعة وزينها بالاجرام المنيرة وخصص كل واحد منها بما شاء من المقدار ثم فضل نوع البشر على سائر الانواع بالة يدرك بها هٰذه الامور الغامضة فقال تعالى شانه وفضلناهم على كثير ممن خلقنا تفضيلا والله الموفق للصواب -

فصل کواکب ثابتہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ کواکب ثابتہ اس سے زیادہ ہین کہ ذہن انسانی انکو شمار کرسکے لیکن حکماے متقدمین نے انکو ضبط کیا ہی کہ ایک ہزار بائیس[۱۰۲۲] کواکب ہین انمین سے نوسو سترہ[۹۱۷] کواکب ایسے ہین کہ انسے اڑتالیس[۴۸] صورتین مرکب ہوتی ہین ہر صورت مشتمل ہی چند کواکب پر کہ بطلیموس نے انکو کتاب مجسطی مین لکھ دیا ہی بعضے کو نصف شمالی مین کرہ کے اور بعضے کو منطقۃ البروج پر کہ کواکب سیارہ کا راستہ ہی اور بعضے کو نصف جنوبی مین اور ہر ایک صورت کا نام علحدہ علحدہ رکھا ہی اس چیز پر کہ وہ مشابہ اسکے ہی پس بعضے کو صورت انسان پر

جیسے جوزا اور بعضے کو صورت حیوان بحری پر مثل سرطان کے اور بعض کو مثل حیوان بری کے
جیسے حمل اور بعض کو صورت طیر پر جیسے عقاب اور بعض کو خارج صورت حیوان سے مثل
میزان اور سفینہ کے اور بعض کو صورت ناتمام سے تشبیہ دی مثل قطعۃ الفرس کے اور بعضی ان
صورتون سے ایسی ہین کہ نصف اسکا ایک حیوان سے مشابہ ہی اور نصف دوسرے حیوان سے مثل
رامی کے اور بعض وہ صورتین ہین کہ تمام نہین ہوتی ہین جب تک کہ کوئی کوکب دوسری صورت سے
کہ مشترک ہی انمین نہ ملایا جاوے مثل ممسک الاعنہ کے کہ صورت اسکی نہین تمام ہوتی جب تک کوکب نیر
کہ اوپر طرف شمالی قرن ثور کے واقع ہی اسکے ساتھ نہ ملایا جاوے پس قرن ثور اوپر رجل ممسک الاعنہ ہونگے
لیکن ان صورتون کو اسلیے تالیف کیا ہی اور ان اسماء کے ساتھ نامزد کیا تاکہ ہر کوکب کو اس نام سے
پہچان لیوین اور اسکی جانب اشارہ کر سکین کہ موقع اسکا کہان پر ہی اور موضع اسکا فلک البروج سے اور
بعد اسکے شمال جنوب مین کسقدر ہی اس دائرہ سے کہ منطقۃ البروج پر گذرتا ہی تاکہ اوقات شب اور طالع کے
ہر وقت کے پہچان لیوین اور باقی اکیسو ۱۰۲۱ شمارہ کواکب ہین کہ انسے کوئی شکل مرکب نہین لہذا جس صورت کے
قریب واقع ہین انکو انھین صورت کی طرف نسبت کر دیا ہی اور خارج الصورت انکا نام رکھ دیا ہی جیسے وہ
کوکب نیر کہ راس الحمل کے اوپر ہی اہل عرب اسکو ناطح کہتے ہین اور منجملہ ان اڑتالیس ۴۸ صورتون کے اکیس ۲۱
نصف شمالی مین واقع ہین اور بارہ ۱۲ فلک البروج پر اور پندرہ ۱۵ نصف جنوبی مین ہین پس اب ہر ایک
کی صورت کو مع کواکب انکے جدا جدا بہ تعداد کواکب اور انکی اسماء اور القاب کے بموجب
مذہب اہل عرب اور منجمین کے مفصل بیان کرتے ہین وباللہ الموفق للصواب صور شمالیہ
اور وہ اکیس ۲۱ صورتین ہین اور عدد انکے کواکب کے جو خاص ان صورتون سے متعلق ہین
اکتیس ۳۱ ہین اور جو کہ حوالی صورت مین واقع ہین یعنے خارج الصورت ہین انتیس ۲۹ ہین پس
جملہ کواکب کہ اس نصف کرہ شمالی مین ہین تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہین کواکب دب اصغر نزدیک تر قطب شمالی
کے ہین اور اسکے ستارے باعتبار نفس صورت کے سات ہین اور جو خارج الصورت ہین وہ پانچ
ہین عرب ان سات کو بنات النعش صغرے کہتے ہین منجملہ اسکے چار کوکب کہ بصورت مربع مستطیل
کے ہین نعش کہتے ہین اور تین کوکب کو کہ دنبال پر ہین بنات کہتے ہین اور ان چار کوکب سے
دو کوکب کو نیرین انکے ہین فرقدین کہتے ہین اور جو کوکب دنبال کی طرف پر ہی اسکو جدی
کہتے ہین اور اس سے قبلہ کو پہچانتے ہین اور جمع کواکب داخل صورت اور خارج صورت کو
جسوقت دیکھین کہ وہ مشابہ حلقۂ سمک کے معلوم ہوتے ہین اسکو فاس کہتے ہین کسواسطے

کہ وہ فاس الرحیٰ کے صورت پر ہی کہ قطب درمیان رہتا ہی اور قطب دائرہ معدل النہار کا
کوکب جدی سے نزدیک تر ہی اور یہ صورت ہی دب اصغر کی جو منقوش ہی۔
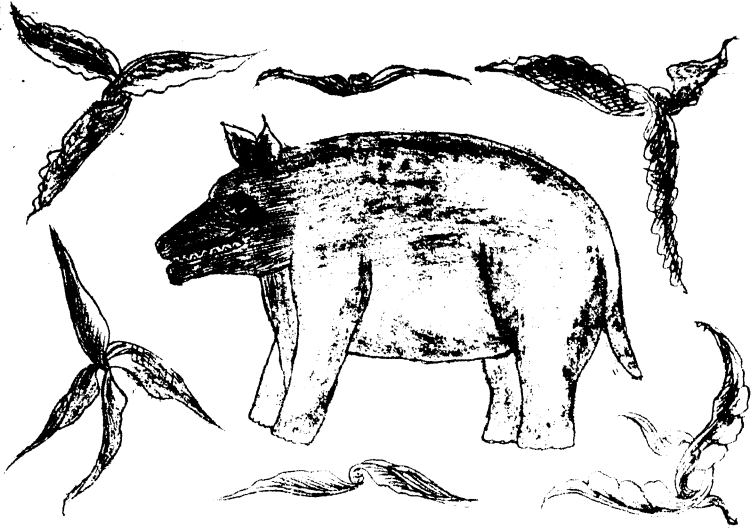
کوکب دب اکبر ستائیس ہین نقش صورت مین اور آٹھ کوکب حوالی صورت مین ہین یعنے
خارج الصورت عرب چار کوکب کو کہ مربع مستطیل ہین اور تین کوکب کو کہ دنبال پر واقع ہین
نبات النعش کبرے کہتے ہین وہ چار نعش ہین اور یہ تین نبات پھر ان تین کوکب سے جو کوکب
کہ کنارہ دنبال پر ہی اسکو قائد کہتے ہین اور جو درمیان مین ہی اسکو عناق اور جو کہ قریب نعش کے
ہین دنبال پر ہی اسکو جزر کہتے ہین اور عناق کے اوپر ایک کوکب چھوٹا ہی متصل اسکے اہل عرب
اسکو سہا کہتے ہین اور اس سے اپنی بصارت کا امتحان کرتے ہین اور وہ چھ کوکب کہ اسکے اقدام
ثلثہ پر ہین ہر ایک قدم پر دو کوکب انکو فقرات الطبا کہتے ہین اسواسطے کہ دونون کواکب انمین
ایک فقرہ ہی اور وہ ستارہ کہ دہنے پائون پر ہی اسکے قریب ایک ستارہ واقع ہی کہ اسکو صرفہ
کہتے ہین اور وہ دنبال اسد پر واقع ہی اور چند ستارے ہین مجتمع بالاے صرفہ کے انکو
نیر شعبان کہتے ہین اور سات ستارے کہ اسکے گردن اور سینہ اور دونون زانو پر ہین نصف دائرہ کے
مانند معلوم ہوتے ہین انکا نام سریر بنات النعش ہی اور بعضے انکو حوض کہتے ہین — اور
چند کواکب کہ برابر دونون آنکھ اور کان اور ناک کے اسکے واقع ہین عرب انکو ظبا کہتے ہین

گویا کہ اسد سے بھاگا ہی اور حوض پر وارد ہی اور دو کوکب اُن آٹھ کوکب خارج الصورت سے
کہ درمیان صلبہ اور قاعدہ کے ہین اور ایک اُن دو مین کا روشن تر ہی دوسرے سے عرب اسکو
کبد الاسود کہتے ہین اور چھ ستارے کہ باقی ہین نیچے فقرہ سوم کے دست راست پر واقع ہین
تین کواکب انمین روشن تر ہین انکو ظبا اور باقی کو اولاد ظبا کہتے ہین اور صورت دب اکبر کی یہ ہی
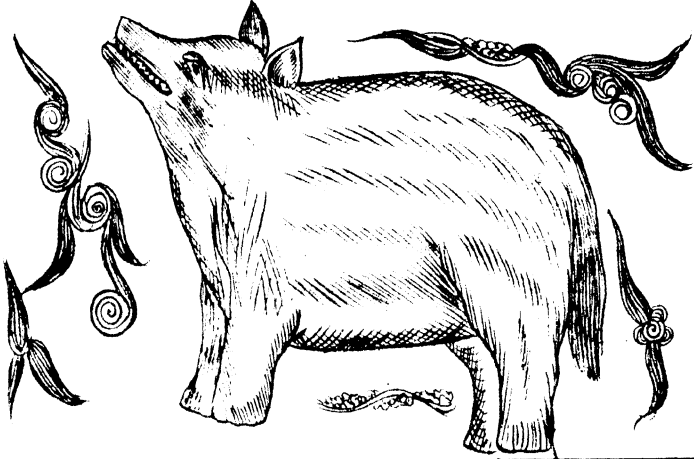
کواکب التنین اسکے ستارے اکتیس ۳۱ ہین اور جملہ داخل صورت ہین اور کوئی کوکب خارج الصورت
اسکے حوالی مین نہین اور جو کوکب کہ اسکی زبان پر واقع ہی اسکو عرب راقص کہتے ہین
اور جو چار ستارے اسکے سر پر ہین انکو عوائد اور ایک ستارہ چھوٹا کہ درمیان عوائد کے ہی
اسکو ربع کہ معنی بچہ شتر کے ہین
کہتے ہین اور دو ستارے
کہ موخر ذنبین مین واقع ہین انکو
نیرین کہتے ہین اور دو ستارے اور
کہ روشنی مین کم ہین اور آگے ذنبین کے
واقع ہین انکو ظفار الذئب کہتے
ہین اور درمیان ذنبین اور نسر
واقع کے چند منعطفات یعنے
موڑ واقع ہین ربع پر نیرین کو
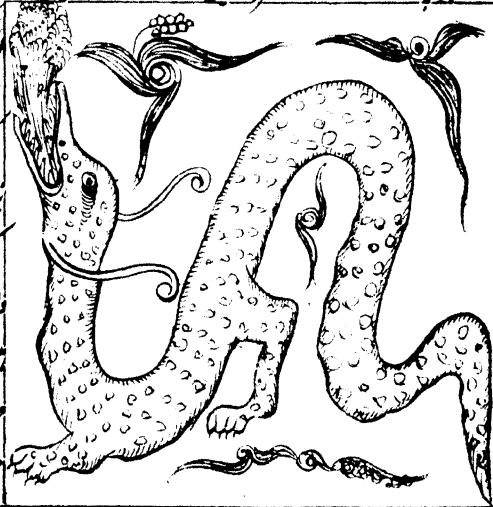
اہل عرب ذنبین اسلیے کہتے ہین کہ گویا وہ بھیڑیے ہین شتر کے بچہ پر حملہ کر رہے ہین اور عوائد کو تشبیہ
دی ہی چار اونٹون سے کہ وہ گھیرے ہوے ہین تاکہ بھیڑیے سے بچا لین اور ایک کوکب
روشن اصل دنبال پر واقع ہی اسکو اہل عرب ذابح کہتے ہین کہ وہ کفتار کا نر ہی۔

کوکب قیقاوس الملتہب اُسکے ستارے اکیس ۲۱ داخل الصورت ہین اور د(۲) خارج الصورت
درمیان کوکبہ ذات الکرسی اور کوکب جدی کے واقع ہی
اور وہ کوکب روشن کہ دنبال دجاجہ پر ہی اسکو
روف اور جو اسکے سینے پر واقع ہی اسے فرخہ کہتے ہین
اور جو اسکے داہنے کندھے پر ہی اسکو فرق کہتے ہین
اور جو دائرہ کہ کواکب ذراعہ اور خارج الصورت
اور کوکب داہنے بازو دجاجہ سے پیدا ہوتا ہی اسکو
تقدر کہتے ہین اور جو داہنے پیر پر ہی اسکو راعی اور
جو اسکے دونون قدمون کے درمیان ایک کوکب
صغیر ہو بائل جانب بائے چپ اسکو کلیب الراعی کہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے ستارے اور
اسکے دونون قدمون اور کوکب جدی کے بیچ مین ہین عرب اُسکو اغنام کہتے ہین واللہ الموفق للصواب

کوکب صیاح اسکے جملہ کواکب تیئیس ۲۳
بائیس داخل الصورت اور ایک خارج الصورت
اور وہ بصورت آدمی کے عصا داہنے ہاتھ مین
لیے ہوے درمیان کواکب نعکہ اور کواکب
بنات النعش کبرے کے واقع ہین اور جو
کواکب کہ اسکے داہنے مونڈھے پر ہین اُنکو
صناع کہتے ہین اور جو کہ بائین ہاتھ پر اور
اسکے بازو پر اور جو گرد اُسکے کواکب خفتہ
ہین ان سب کو اولاد صناع کہتے ہین اور خارج
صورت سے ایک کوکب تابان ہی اُسکے دو
رانون کے نیچے ہین عرب اُسکو سماک رامح

حارس السما حارس الشمال کہتے ہین اسلیے کہ وہ ہمیشہ دکھائی دیتا ہی اور شعاع آفتاب سے غائب
نہین ہوتا اور جو کوکب کہ ساق چپ پر ہی اُسکو رمح کہتے ہین

کوکب اکلیل الشمالی اور وہ کواکب افکہ ہین ستارے اسکے آٹھ ہین جملہ داخل صورت
ہین عصاے صیاح کے پیچھے واقع ہین اور استدارت یعنے گولائی مین کچھ ناقص ہین مانند
کاسۂ شکستہ کے اسلیے اہل فارس اُسکو کاسۂ درویشان کہتے ہین اور ان کواکب مین ایک
کوکب ہی کہ اُسکو نیّر افکہ کہتے ہین اور اُسکی صورت یہ ہی۔
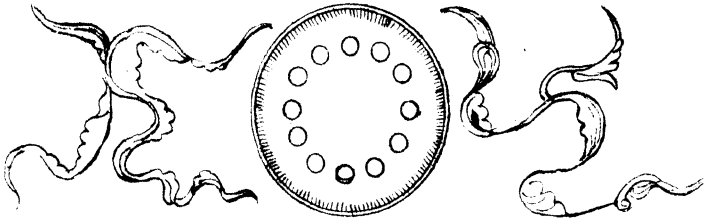
کوکب جاثی اور اُسکو راقص بھی کہتے ہین یہ بصورت آدمی کے ہی کہ دونون ہاتھ پھیلائے ہوے
دونون زانون پر خم دیے ہوے ہی اور داہنا پائون اُسکا طرف عصاے صیاح کے ہی
اور بایان پائون نزدیک اُن چار کوکب کے ہی کہ تنین کے سر پر واقع ہین اور اُنکو عوائد کہتے ہین
اور کوکب اُسکے اٹھائیس ۲۸ ہین سواے اُس کوکب کے کہ مشترک ہی فیما بین اُسکے اور صیاح کے
اور ایک خارج الصورت ہی اور اُسکی صورت یہ ہی۔

کواکب نسر واقع اُسکے دس ستارے ہین جملہ داخل الصورت اور اِن کواکب کا اِسلیے
نسر واقع نام رکھا ہی کہ عرب اُنکو تشبیہ دیتے ہین ساتھ کرگس کے کہ دونون بازو اپنے اسطرح سے
سمٹے ہوے ہی
کہ گویا گرا چاہتا ہی
اور عوام اُسکو
اناقی کہتے ہین یعنے
سہ پایہ دیگ اور
اُسکے قریب ایک
ستارہ روشن
ہی کہ عرب اُسکو
اظفار کہتے ہین۔
صورت نسر واقع
کی یہ ہی۔

کوکب دجاجہ کواکب اُسکے ۱۷ داخل صورت ہین اور دو خارج الصورت جملہ کواکب ۱۹ مین سے
چار ستارے کہ ایک صف مین واقع ہین اور مجرہ یعنے کہکشان عرض مین قطع کرتے ہین اُنکو فوارس
کہتے ہین گویا چار سوار
متفرق گھوڑے دوڑا
رہے ہین اور اُنمین
دو ستارے روشن کہ
ذنب طائر پر ہین اُنکو
رداف کہتے ہین اسلیے کہ
اُن چارون کے پیچھے
جاتے ہین گویا اُنکے
ردیف ہین اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ ستارے
کہ اُسکے داہنے بازو پر وہ
بھی جملہ فوارس سے ہین اور
جو کہ درمیان سینے کے ہین اُنکو رابع کہتے ہین اور دو داہنے طرف اور دو بائین پر ہین اور ایک پیچھے صورت کے

کواکب ذات الکرسی
یہہ کوکب بصورت ایک
عورت کے ہی کہ تکیہ لگائے
کرسی دو پایہ پر پائون
لٹکائے بیٹھی ہو درمیان
مجرہ یعنے کہکشان
کے بالائے اُس کوکب کے
اسکے ملتہب پر واقع ہی
اور اُسمین ۱۳ تیرہ ستارے
ہین اُنمین سے جو زیادہ
روشن ہی عرب نے اُسکا
نام کف الخضیب رکھا ہی
یہ کف مبسوط ثریا کا ملحق
تشبیہ دی ہی اس کوکب کو

ساتھ ہاتھ پھیلے ہوے کے اور کواکب نیر کہ جو اسکے اندر ہین رنگین انگلیون سے ۔

کوکب پرسیاوش اسکے ستارے چھبیس ۲۶ داخل صورت اور تین خارج صورت ہین وہ بصورت
ایک مرد کے دکھائی دیتا ہی کہ داہنا پیر اٹھائے ہوے اپنے بائین پر کھڑا ہی داہنے ہاتھ مین
شمشیر برہنہ لیے ہوے اپنے سر پر
رکھے ہی اور بائین ہاتھ مین
راس غول یعنے سر دیو کا کٹا ہوا
رکھتا ہی اسلیے اسکو حامل الراس الغول
کہتے ہین صورت اسکی یہ ہی

کواکب ممسک الاعنہ

اسکی صورت مانند ایک مرد کے ہو کھڑا ہوا پیچھے حامل راس الغول کے درمیان ثریا اور
کواکب دب اکبر کے اسکے ستارے تیرہ ۱۳ ہین جملہ داخل صورت اور انکو اکثر
کہتے ہین اسلیے کہ خیمہ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہین دو کواکب کہ اسکے سر پر
انکو عیوق کہتے ہین اور بائین گھٹنے پر ہین انکو
عروان اور جو ساعد پیپ پر ہین انکو جدیین
کہتے ہین اور عیون اور عناز جس انکو
کہتے ہین اور رقیب الثریا اسلیے کہ
اکثر ثریا کے ساتھ طلوع کرتا ہی اور
ایک کوکب جو داہنے شانہ پر ہی اور دو
اور جو کعبین پر ہین ان تینون کو توابع العیوق
کہتے ہین ۔ اور صورت اسکی
یہ ہی ۔

کواکب الحوا الحیۃ حوا بصورت ایک مرد ہی کہ دونون ہاتھون سے سانپ کو پکڑے ہوے کھڑا ہی

اسکے چوبیس کوکب ہین صورت سے اور پانچ خارج صورت ہین انہین سے جو ستارہ کہ
راس الحوا یعنے حواکے سر پر ہی اسکو راعی کہتے ہین اور جو کہ سر راعی پر ہین انکو کلب الراعی
کہتے ہین اور وہ کوکب کہ مقدم ہی دو کوکب سے کہ مرکب الحوا مین اور داہنے شانہ پر ہی انکو
بھی کلب الراعی کہتے ہین اور چنبہ ہین آٹھ کوکب ہین انہین جو گردن پر ہی اسکو عنق الحیہ کہتے ہین
اور جو صف ستارون کی حیہ کے سر پر ہی اسکا نسق شامی کہتے ہین اسواسطے کہ شام کی طرف
وہ غائب ہوتے ہین اور جو صف کہ اسکی گردن کے نیچے ہی اسکو نسق یمانی کہتے ہین اسوجہ سے کہ یمن
کی طرف غائب ہوتے ہین اور ما بین دونون نسق کے جو ستارے واقع ہین انکو روضہ
کہتے ہین اور جو کہ درمیان روضہ کے ہین انکو غنام کہتے ہین اور صورت اسکی یہ ہی —

کوکبۃ السہم اسمین پانچ ستارے ہین بشکل تیر کہ پیکان اسکا جانب مشرق ہی اور سوفار جانب
مغرب کے درمیان منقار دجاجہ و نسر طائر کے نفس کہکشان پر واقع ہین اور اسکے
طول مین چار کوکب ہین دو انہین سے تابع و تقیین کے ہین اور یہ دونون بقدر ایک بالشت کے
طول مین دکھائی دیتے ہین اور جب وسط السماء پر پہونچتا ہی تو دیکھنے مین دو گز معلوم ہوتے ہین
اور صورت اسکی یہ ہی
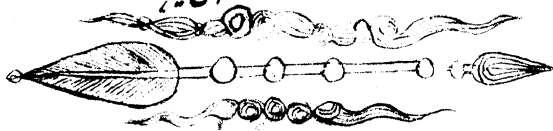
کوکبۃ العقاب نو کوکب داخل صورت ہین اور ایک خارج صورت اور منجملہ کوکب
داخل الصورت کے تین کوکب ہین کہ نسر
طائر نام ہی اسلیے کہ نسر واقع کے
مقابل ہین اور دو کوکب کو سہم
کہتے ہین اور وہ دیکھنے مین بقدر
دو گز کے ظاہر ہین صورت اسکی یہ ہی
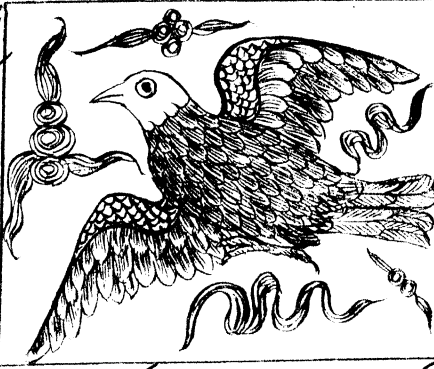
کوکبۃ الدلفین اُسکے ستارے دس ہین اور نسر طائر کے پیچھے واقع ہین کوکب نورانی
کہ اُسکی دم پر ہی اُسکو دلفین
کہتے ہین اور عرب ان
چار کوکب کو کہ درمیان مین
واقع ہین عود کہتے ہین اور
عوام اُسکو صلیب کہتے ہین اور
اُس ستارے کو جو دنبال پر ہی
عمود صلیب اُسکی صورت
یہ ہی
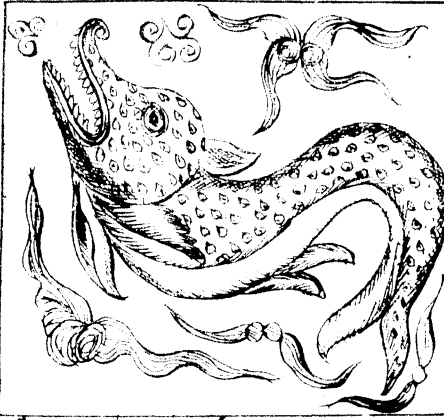
کواکب قطعۃ الفرس یہ چار ستارے ہین کہ پشت دلفین پر واقع ہین منجملہ اُنکے دو
ستارے باہم متصل ہین کہ بعد اُنکے درمیان مین بقدر ایک بالشت کے ہوگا اسکے منھ پر
واقع ہین اور دو ستارے ہین کہ انمین فاصلہ ایک گز کا ہی اُسکے سر پر ہین صورت اُسکی یہ ہی
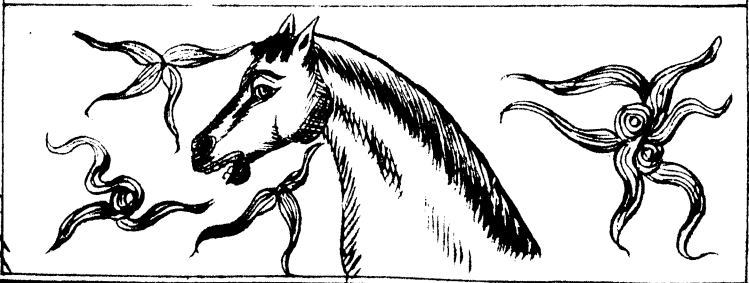
کوکبۃ الفرس الاعظم اُسکے ستارے بیس ہین اور وہ بصورت گھوڑے کے ہین اُسکے
سر اور گردن اور دونون اگلے پیر ہین اور بدن اُسکا آخر پشت تک ہی اور کفل یعنے پچھے اور
دونون پیر پچھلے نہین اور اوّل ستارہ ناف پر ہی اور وہ مراۃ المسلسلہ کے سر پر واقع ہی
عرب اُسکو سرۃ الفرس کہتے ہین اور جو ستارہ کہ اُسکی پشت پر ہی اُسکو جناح الفرس اور
جو کوکب کہ اُسکے داہنے کندھے پر ہی اُسکو منکب الفرس کہتے ہین اور جو کوکب کہ اُسکی پیٹھ پر
قریب گردن کے ہی اُسکو متین الفرس کہتے ہین اور ایک اُسکے ہونٹھ پر ہی اُسے
فم الفرس کہتے ہین اور اہل عرب مجموع ان چار کوکب نورانی کو یعنے متین الفرس اور
منکب الفرس اور جناح الفرس اور کوکب مشترک کو کہ یہ چارون بشکل مربع واقع ہین دلو کہتے ہین
اور دو ستارے کہ انپر مقدم ہین انکو عرقوہ کہتے ہین اور دو کوکب کہ بیت یعنے زیر جناح
واقع ہین انکو کرب کہتے ہین اور اہل عرب انکو تجمع عروس سے بھی تشبیہ دیتے ہین اسلیے
کہ وہ وسط مین واقع ہین راس الدلو
سے اور جو دو کوکب کہ
سہ صورت پر ہین اُنکو
سعد الاخبیہ کہتے ہین اور
اُن دو کوکب کو کہ داہنے زانو
پر ہین اُنکو سعد الناظر کہتے
ہین اور ان دو ستارون کو
جو اسکے سینہ پر ہین انکو سعد البارع
کہتے ہین ۔ اور صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ المراۃ المسلسلہ یہ کوکب بصورت ایک عورت کے ہی کہ اپنے دونون ہاتھ
پھیلاے ہوے داہنا شمال کی طرف اور بایان جنوب کی جانب اور اُسکے پیرون پر بہت
ستارے جمع ہین گویا کہ پانون پر زنجیر پڑی ہوئی ہی اسی وجہ سے اُسکو کوکبۃ المراۃ المسلسلہ کہتے
ہین اور کل ستارے اُسکے تیئیس ۲۳ ہین اور سب داخل صورت ہین سواے اُس
ستارۂ نورانی کے کہ اُسکے سر پر ہی بمقابلۂ سرۂ فرس اعظم کے اور وہ ستارہ نورانی منجملہ

اُن کواکب کے کہ مبرز پر واقع ہی اُسکو بطن الحوت کہتے ہین - صورت اُسکی یہ ہی -

کوکبۃ الفرس التام اُسکے اکتیس ستارے ہین اور یہ فرس دوسرا ہی نہایت حسین فرس اعظم سے مشابہت رکھتا ہی اور بعضے ستارے فرس اعظم کے اسمین داخل ہین اور اسکے گردن کی جانب اسقدر کثرت سے ستارے ہین کہ سر کی صورت پیدا ہوگئی ہی - صورت اُسکی یہ ہی
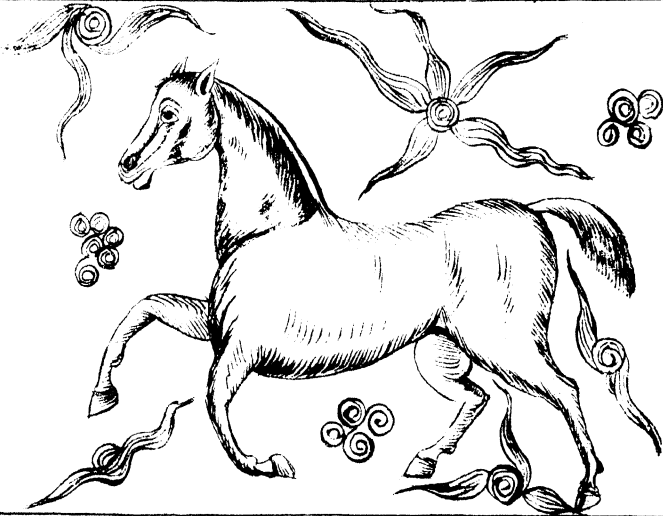
کوکبۃ المثلث اور یہ کوکب بصورت مثلث دراز کے ہی اور اسمین چار ستارے ہین سوائے اُس ستارے

روشن کے کہ جو پائے چپ صورت مثلثہ پر واقع ہے منجملہ اُن چار ستارون کے ایک ستارہ سر مثلث پر ہے اور تین ستارے پشت گاہ پر ہین۔ صورت اسکی یہ ہے
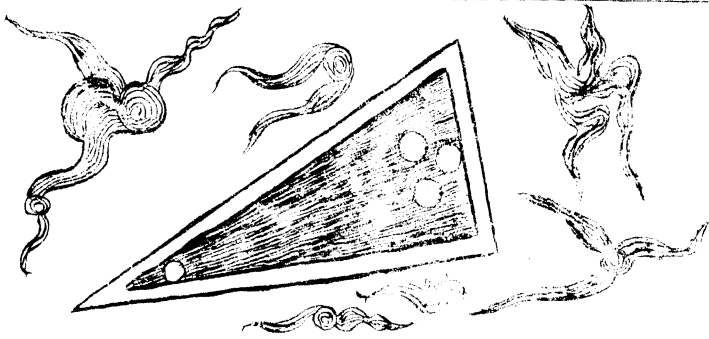
فصل بروج دوازدہ گانہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جو صورتین منطقۃ البروج کے دائرے ہین کواکب سیارہ کی راہ پر ہین بارہ ہین کہ انکو بارہ برج کہتے ہین اور ہر برج اپنی صورت کے نام پر مشہور ہے چنانچہ بیان ہر ایک برج کا مع تعداد کواکب اور اشکال کے موافق مذہب منجمین عرب کے مذکور ہوگا۔ برج اول سے شروع کرتے ہین۔

کوکبۃ الحمل یعنی مینڈھا اسکے ستارے سب اٹھارہ ہین تیرہ داخل صورت اور پانچ خارج صورت مقدم اسکا مغرب کی طرف اور موخر اسکا مشرق کی طرف اور منہ اسکا پشت کی جانب پھرا ہوا ہے اور دو ستارے جو اسکی شاخ پر ہین انکو شرطین کہتے ہین اور ایک ستارہ خارج صورت اسکی شاخ پر ہے اسکو ناطح کہتے ہین اور جو ستارے کہ آلت اور ران پر بشکل مثلث متساوی الاضلاع ہین انکو بطین کہتے ہین اور شرطین و بطین دونون منازل قمر سے ہین۔ صورت حمل کی یہ ہے

کوکبۃ الثور یعنے برکہ بیل کی صورت کرے آدھا جسم چھپا نہین ہو موخر اسکا جنوب کو اور مقدم اسکا مشرق کو ہی سر پہلو کی جانب مائل ہی اور دونون شاخ مشرق کی جانب اور اسکے سم اور دونون پانون نہین ہین اور اس برج مین تینتیس ستارے ہین سوائے ان کواکب نورانی کے جنکی شاخ بطرف شمالی واقع ہو ممسک الاعنہ کے داہنے پانون پر اور وہ مشترک ہی درمیان انکے جو خارج الصورت ستارے ہین اور یہ گیارہ ہین انکے موضع قطع پر چار ستارے صف کشیدہ ہین انکی چشم جنوبی مین جو سرخ بڑا ستارہ ہی اسکا نام دبران ہو عین الثور بھی کہتے ہین اور عرب کامل الثور کے ستارے کو ثریا کہتے ہین اور وہ دو ستارے روشن اور تین ستارے مانند دانہ انگور کے ایک جا جمع ہین اور چونکہ یہ ستارے نہایت قریب قریب ہین لہذا مثل ایک ستارہ کے نظر آتے ہین اور عرب انکو نجم کہتے ہین جو دو ستارے منقار بند گوش ثور کی صورت واقع ہین انکا نام کلبین ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دونون ستارے دبران کی کلیان ہین یعنے دبران کے کتے عرب والے دبران کو منحوس جانتے ہین کہتے ہین کہ جو کوئی نجم کے مقابل ہوا سنے نکبت یعنے دبار پایا ہی انکے گرد مین چند ستارے ہین جنکا نام قلاص ہی اور قلاص کو صعا ونوق کہتے ہین جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر

اما ابن عوق فقد وافی غدیتہ
کما وفی القلاص النجم حادیہا

عرب کا قول ہی کہ دبران ستارے مین بارش نہین ہوتی ہی مگر یہ امر انکے طریقہ مین غیر معتبر سمجھا جاتا ہی

کوکبۃ التوامین یعنے جوزا اسکے اٹھارہ ستارے داخل الصورت اور سات خارج الصورت ہین اسکی صورت دو آدمی کے مانند ہی جنکے سر جانب شمال و مشرق ہین اور پیر جنوب اور مغرب اور اس آدمی کی صورت کے ستارے اس صورت کے ستارون سے مختلط ہین ان ہر دو صورت کے سر پر جو دو ستارے نورانی ہین انکا نام عرب نے ذراع مبسوطہ لکھا ہی اور جو دو ستارے ہاتھون پر ہین انکا ہقعہ نام ہی

روایت ہی کہ اِن دونون ستارون مین سے ایک کا نام عبنیان ہی اور ایک کا رزاور جو دو ستارے مقدم پا پر واقع ہین اُنکو نجاشی کہتے ہین - اُنکی صورت یہ ہی -
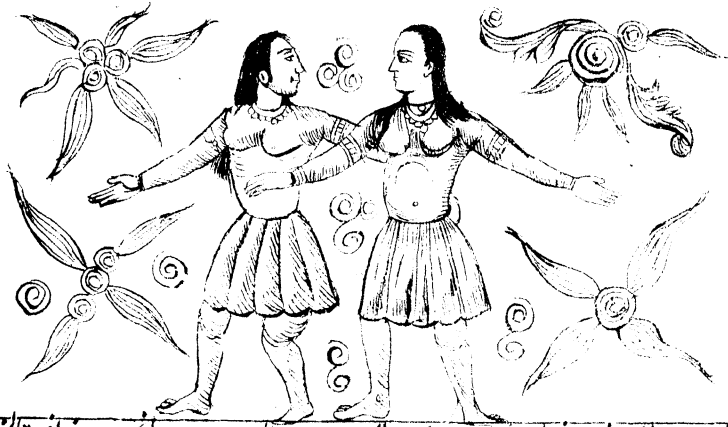
کوکبۃ السرطان اُسمین داخل الصورت نو اور خارج الصورت چار ستارے ہین - عرب مین سے نورانی ستارون کو نثرہ کہتے ہین اور دو ستارے جو نثرہ کے بعد واقع ہین اُنکو حمارین کہتے ہین اور ستارہ نورانی اور وہ ستارہ جو پاے موخر جنوبی مین ہی اُسکو طرفہ کہتے ہین - صورت سرطان یہ ہی -
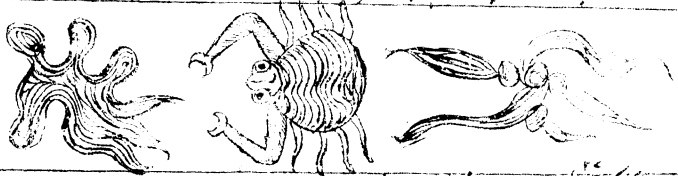
کوکبۃ الاسد اُسکے ستائیس ستارے داخل الصورت اور آٹھ خارج الصورت ہین عرب ستارہاے محاذی چہرہ کو طرف کہتے ہین اور چار ستارے واقعہ گردن کو جبہہ اور ستارگان بطن اور خرتقہ کو زبرہ اور موخر دم والون کو قلب الاسد اور موذکرکے ستارے کو صرفہ کہتے ہین اسلیے کہ جب وہ تحت الشعاع سے طلوع کرتا ہی حدت اُسکی جاتی رہتی ہی اور جب وہ مغرب مین غروب ہوتا ہی سردی موقوف ہو جاتی ہی صورت اُسکی یہ ہی -

کوکبۃ العذراوہی السنبلۃ یعنے برج سنبلہ اسکے داخل الصورت چھتیس[۳۶] اور خارج الصورت چھ[۶] ستارے ہین یہ ستارہ عورت کی صورت پر ہی اسکا سر صرفہ کے جنوب پر ہو اور وہ ستارہ دم شیر پر واقع ہی اور دونون پانون زبانیین سے آگے ہین جو کفہ میزان پر ہین عرب دوش چپ کے ستارون کو عوا کہتے ہین اور یہ تیرھوین منزل قمر کی ہی بعض نے لکھا ہی کہ عوا چند ستارے ہین جو اصل صورت کے شکم اور زیر شکم مین واقع ہین یہ گنتے ہین اور اسد کے عقب عف عف کرتے ہین اسکے طلوع اور سقوط کے وقت سردی آتی ہی اور جو ستارہ نورانی اسکے ہاتھون سے نزدیک ہوتا ہی

اسکا نام سماک اعزال ہی اور سماک رامح کے مقابل جو ہی اسکو عزال کہتے ہین یعنے بے سلاح ہی اہل نجوم اس ستارہ کا نام سنبلہ رکھتے ہین اور بعضے ساق الاسد کہتے ہین اسکے قدم چپ کے ستارے کو عفر کہتے ہین اور اسکی [illegible] ہی کہ اسکے ستارے نور مین ناقص ہین گویا کہ صورت کو چھپائے ہوئے ہین صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ المیزان اسکے آٹھ ستارے داخل الصورت درمیان سنبلہ اور عقرب کے واقع ہین اور نو خارج الصورت ہین باقی اور کوئی ستارہ نہین ہی صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ العقرب اسکے اکیس ستارہ داخل الصورت اور تین[۳] خارج الصورت ہین عرب اسکی جبہہ کے

تین ستارون کے نام اکلیل کہتے ہین اور بدن پر جو تین ستارے ہین اُنکا نام قلب العقرب ہی
اور جو ستارہ کہ قلب کے روبرو اور قلب العقرب کے عقب مین ہین اُن دونون کا نام نباط ہی
اور چند ستارے خرزات مین ہین اُنکو تفقرات کہتے ہین اور دو ستارہ کہ ذنب کی جانب
ہین اُنکو شولہ کہتے ہین — صورت اُسکی یہ ہی -
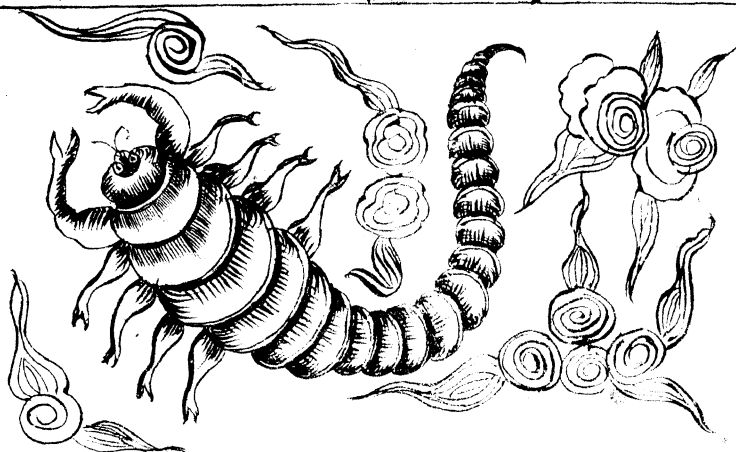
کوکبۃ الرامی اُسکا نام قوس بھی ہی اُسکے اکتیس ستارہ داخل الصورت ہین اور کوئی ستارہ
اسکے گرد و نواح مین موجود نہین ہی اور جو اُسکے مقبض یا جانب جنوب یا دست راست مین ہی
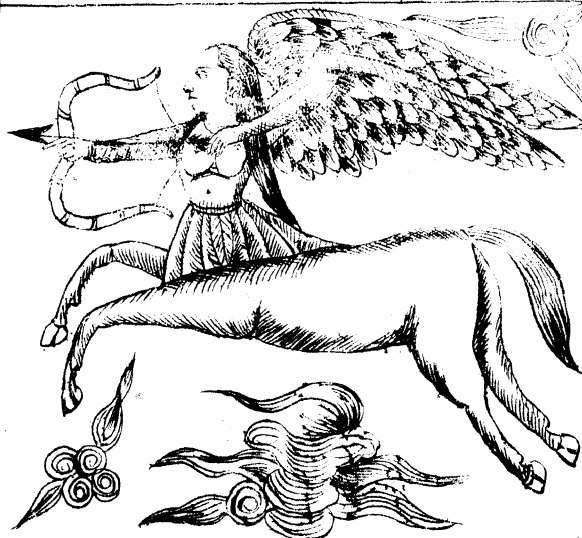
اُسے جو ے آب
جو ستارہ اُسکے اوپر یا نیچے
بغل یا مشرق کیطرف ہین
اُنکو نعائم کہتے ہین اُسکے
کمان کے شمالا جو دو ستارہ
ہین اُنکو ظلیمین کہتے ہین
اور جو دو ستارہ ران
چپ و ساق پر ہین اُنکو
مروین کہتے ہین —
صورت اُسکی یہ ہی

کوکبۃ الجدی اسکے اٹھائیس ستارے داخل الصورت ہین باقی اور کوئی ستارہ اسکے گرد نہین ہی عرب اسکے دُم کے دو ستارون کو سعد ذابح کہتے ہین اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ ان دو مین سے ایک ستارہ نہایت مخفی ہی اسی سبب سے بڑے ستارے کو ذابح صغیر کہتے ہین یعنے چھوٹے کی گردن ذبح کرنے والا اور جو دُم پر دو ستارے ہین اُنکا نام مختین ہی اسکی صورت یہ ہی

کوکبۃ ساکب الماء و ہو الدلو اسے دلو کہتے ہین اسمین داخل الصورت بیالیس ستارہ اور خارج الصورت تین ستارہ ہین عرب اسکے دوش راست والے ستارون کو سعد الملک اور دوش چپ والون کو مع اُس ستارہ کے جو بکری کی دُم پر ہی سعد السعود کہتے ہین اور پاے چپ کے تین ستارون کو سعد بلع کہتے ہین بوجہ کہ ان ستارون مین سے ایک سعد ذابح سے بہت بڑا بعد واقع ہی اُس دوری کو دہان کشادہ سے نسبت دی ہی کہ گویا اس کشادگی نے نگل جانیکا قصد کیا ہی کہتے ہین کہ اُس وقت طلوع کیا ہی جب یون ارشاد ہوا کہ یَا اَرْضُ ابْلَعِی مَاءَكِ جو ستارہ کہ اسکے بازو پر ہی مع اُن تین ستارون کے جو دست راست پر واقع ہین اُنکا نام سعد الاخبیہ ہی اور اس وجہ سے اسکو خبیہ بھی کہتے ہین جس وقت وہ طلوع ہوتا ہی گزندون کو پوشیدہ کرتا ہی موسم سرما مین اور جو ستارہ کہ حوت کے دہن مین واقع ہی اُسے ضفدع اوّل کہتے ہین صورت اسکی یہ ہی

کوکبتہ السمکتین یعنے حوت اسکے ستارے داخل الصورت چونتیس ۳۴ اور چالیس خارج الصورت
ہین اور یہ دو مچھلیان ہین ایک کو سمکتہ المتقدمہ کہتے ہین اور جنوب مین یہ فرس اعظم کی پشت پر ہے
اور دوسرا جنوب مین کوکب مراۃ المسلسلہ اور اُنکے درمیان مین ایک رسّی ستارون کی
ذنب کی ہے جو ان دونون مچھلیون کو باہم پُرپیچ کرتی ہے صورت اسکی یہ ہے

اما الصور الجنوبیہ یہ پندرہ ہین اول کوکبہ قیطس وہ ستارہ ہے جو کرہ کے نصف جنوبی پر واقع ہے صورت یہ ہے

اس ستارہ کی صورت حیوانی ہے اور اسکے موقع کی [illegible] البروج لکھی ہے نام انکے بموجب
اعتقاد عرب اور اہل تنجیم کے [illegible]

بقیتہ الشرح قیطس اسکا سر ناحیہ مشرق مین واقع ہے جو کوکبتہ الحمل کے جنوباً واقع ہے اور دم اسکی
مغرب مین ان تین ستارون خارج کے عقب مین داخل ہے جو ساکب الماء مین ہے اسکے
ستارہ بائیس ہین عرب اسکے سر کے ستارون کو کف الجذماء کہتے ہین اسوجہ سے کہ اسکی کشش بموجب صورت کے
زیر کشش صورت کف الخضیب کے ہے جو پانچ ستارے اسکے بدن پر ہین اُنکا نام النعامات ہے اور جو دم پر ہین انکو
نظام کہتے ہین اور جو ستارہ اسکے دم پر شعبہ جنوبی مین واقع ہین انکو ضفدع ثانی کہتے ہین —

کوکبتہ الجبار - یعنے جوزا اسکے اڑتیس ۳۸ ستارے داخل الصورت ہین شکل اسکی ایک مرد کی ہی استادہ ہی ناحیہ جنوب مین ہاتھ مین لکڑی لیے ہوے کہ میان اسکے شمشیر رکھی ہی اسکے چہرہ کے ستارے کا نام عرب نے ہقعہ رکھا ہی اور اثافی بھی کہتے ہین اسکے دوش راست پر دو ستارے بزرگ نورانی اسکا نام منکب الجوزا کہتے ہین اور ستارہ نورانی جو دوش چپ پر واقع ہی ناجد نام رکھا ہی اور نیر مردم کہتے ہین اسکی کمر پر جو تین ستارے ہین صف کشیدہ ہین انکا نام منطقۃ الجوزا ہی اور نطاق الجوزا اور نظام بھی اور تین ستارے جو بہم نزدیک صف کشیدہ ہین انکا نام سیف الجبار ہی اور ایک بزرگ ستارہ جو اسکے پاے چپ مین ہی رجل الجبار نام ہی اور نو ستارے جو قسمت ہوکر [illegible] ہین تاج الجوزا کہلاتے ہین [illegible] ذوائب الجوزا بھی انکا [illegible] صورت [illegible]

کوکبتہ النہر [illegible] الصورت ہین اسکے علاوہ اور کوئی ستارہ موجود نہین [illegible] جوزا کے بائین قدم پر واقع ہی اور مغرب مین گذرتا ہی واسطے بلند [illegible] کی چھاتی پر ہین پس جنوباً تین ستارون پر گذرتا ہی اور متوجہ مشرق کا ہوکر جنوب [illegible] تین ستارون پر نظر کرتا اور مشرق مین متوجہ ہوکر تین ستارون پر توجہ کرتا ہی پس جنوباً [illegible] مشرق کو جاتا اور وہان سے جنوب مین آکر مجتمع کواکب رخ کرکے جدا ہوتا ہوا جنوباً [illegible] ستارون پر جو ایک دوسرے سے نزدیک ہین گذر کرتا مغرب نکلتا مجموعہ سہ ستارہ پر پہونچتا [illegible] عرب نے اسکے اول وثانی وسوم کا نام کرسی الجوزا اور نہر کے چارون ستارون کا نام ادحی النعام اور ادعشہ رکھا ہی موضع اسکا بیضہ ہی اور جو ستارے اسکے گرد نواح مین ہین انکو بیض کہتے ہین اور آخر نہر مین جو ستارہ نورانی ہی اسکا نام ظلسم ہی اس ظلسم اور اس ظلسم کے درمیان مین جو حوت کے دہن مین ہی ایک ستارہ جسکا نام فراخ النعام ہی

صورت یہ ہی
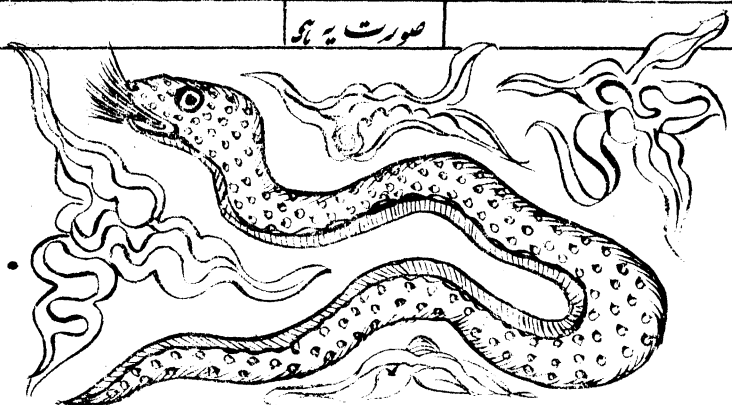
کوکبۃ الارنب اسکے داخل الصورت بارہ ستارے ہین اور انکے علاوہ کوئی اور ستارہ جڑا
نہین ہی جبار کے پایئن مین ہی اسکا منہ مغرب کی طرف اور پاؤن مشرق کی جانب ہین عرب نے
چار ستارون مین سے دو جو ہاتھون مین اور دو جو پیرون مین ہین انکا نام کرسی الجوزا رکھا ہی
صورت اسکی یہ ہی
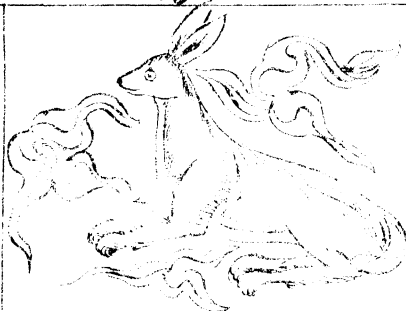
کوکب کلب الاکبر اسکے ستارے اٹھارہ داخل الصورت اور گیارہ خارج الصورت ہین
اور وہ کتے کی شکل ہی پس کوکبہ جوزا کے اور اسی وجہ سے اسکا نام کلب ہی عرب
اس ستارہ نورانی کو جو موضع قمر مین واقع ہی شعری عبور نام کرتے ہین اور نیز شعری
یمانی کہتے ہین اور عبور بھی کیونکہ مجرہ سے عبور کیا ہی نزدیک سہیل کے اور یمانی کی وجہ تسمیہ یہ ہیکہ
مجرہ مین واقعہ شق مین ہی اسکے سر پر جو ستارہ ہی اسکا مرزم العبور نام ہی اور چار ستارے
جو کندھے اور دم اور ران پر ہین انکو عذاری کہتے ہین اور جو چار ستارے خارج الصورت
ایک صف مین ہین انکو فرود کہتے ہین اور دو ستارے نورانی کہ خارج الصورت ہین

انکو حضار کہتے ہین اور وزن بھی کہتے ہین اور بعض عرب اُسکا نام محلیفین کہتے ہین اسوجہ سے کہ قبل سہیل طلوع کرتے ہین اور انکو اپنی روشنی سے چھپا لیتے ہین صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ الکلب المتقدم یہ دو ستارے درمیان نیرین کے واقع ہین جو توامین کے سر پر ہین اور کلب الاکبر متاخر کے وہان پر ہی ایک ان مین سے مشرق رو یہ روشن تر ہی عرب اسکا نام شعری شامی کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہی کہ شفق شام مین غروب ہو جاتا ہی اور اسے شعیری غمیصا بھی کہتے ہین کیونکہ یہ سہیل کو زیادہ دوست رکھتا ہی اور یمانیہ مجرہ سے عبور کیا ہی پس ناحیہ شمالیہ مین رہا اور مفارقت سہیل مین یہان تک رویا کہ آنکھین ڈوب گئین ہین ان دو ستارون کو کہ سر توامین پر ہین ذراع الاسد مقبوضہ کہتے ہین باینوجہ کہ ذراع آخری متاخر ہی صورت اسکی یہ ہی
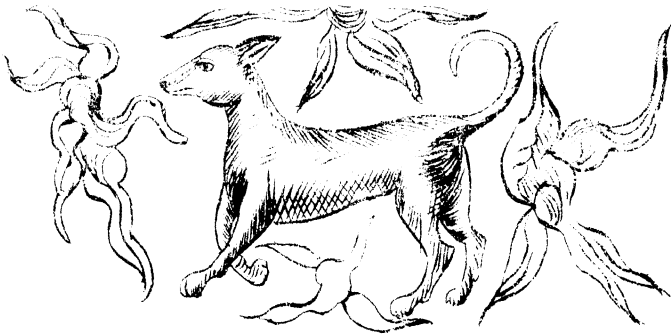
کوکبۃ السفینۃ اسکے داخلی ستارے نتیالیس ہین اور کوئی ستارہ اسکے گرد و نواح مین خارج نہین ہی بطلیموس نے لکھا ہی کہ جو ستارہ عظیم کہ مخذاف جنوبی پر ہی وہ سہیل ہی یہ ستارہ ہر ایک ستارہ سے دور تر ہی اصطرلاب مین اسکی صورت بناتے ہین لیکن عرب مین اختلاف ہی بعض نے روایت کی ہی کہ یہ ستارہ جو مخذاف کی طرف ہی دوسرا سہیل ہی اور قطب جنوبی

سفینہ کے نیچے فخذ اون سے قریب ہی جسپر وہ واقع ہی اور سفینہ کی صورت یہ ہی۔
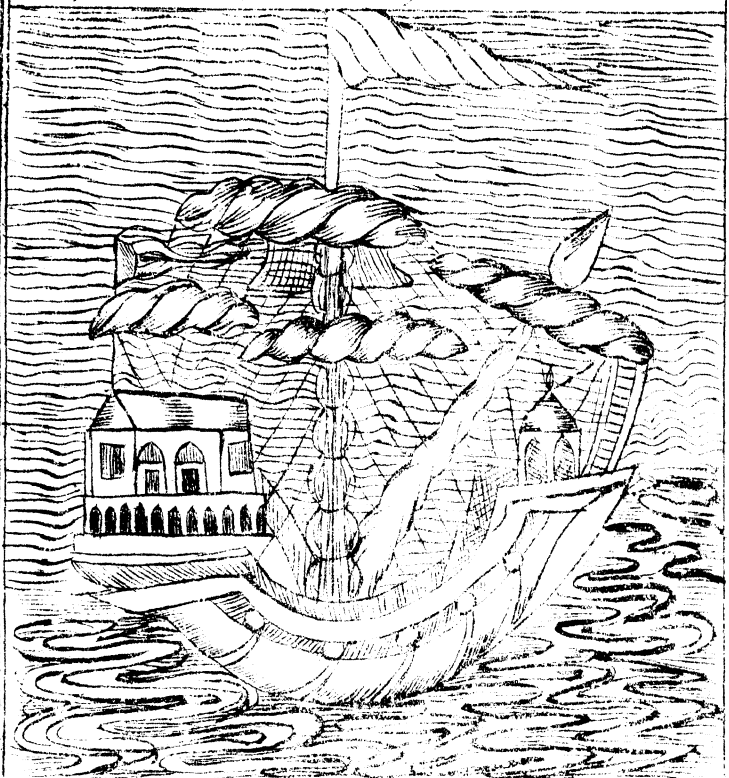
کوکبۃ الشجاع [illegible] ستارے داخل الصورت اور دو خارج الصورت ہین
اسکا [illegible] جنوب مین ہی سرطان سے اور یہ ستارہ درمیان ستارہ شعری و غمیصا
و قلب الاسد ہے جنوبا کسی قدر میل کرتا ہی اور پھر جنوب و مشرق کی راہ لیتا اور
دو ستون کی جانب گذر کرتا ہوا اور [illegible] کرتا ہی دوسرے ستارے پر اسکی پشت پر
چار ستارے ہین اتر طرف ہی ستارہ روشن کے اور اس ستارہ کو جو آخر عنق پر ہی اسکو
عرب فرد کہتے ہین کیونکہ جو کچھ اسمین رہجاتا ہی وہ صرف تنہا ہوتا ہی باقی کل ستارے
شجاع سے منسوب ہین عرب اکثر انکے بارہ مین مختلف القول ہین بعضے کہتے ہین کہ فرد
اور جاہ کے درمیان مین ایک طویل ستارہ ہی جسکا شراسیف نام ہی جاہ کو اکب
مستدیرہ ہی یعنے مدور اور اسے معلق کہتے ہین اسکا نام باطیہ ہی واللہ الموفق للصواب

صورت شجاع یہ ہی۔

کوکبہ باطیہ یہ سات ستارے ہین کہ شجاع سے شمال مین واقع ہی عرب اسکا نام معلف اربعہ کہتے ہین واقعہ شمال مشرق باطیہ کے سرے پر واقع ہین تین ستارے جو خرصوت مین ہین وہ جنوب مغرب مین ہین صورت یہ ہی۔

کوکبۃ الغراب یہ ہفت ستارہ باطیہ کی پشت پر سماک اعزل کی جنوب شمال مین واقع ہی عرب اسکا نام عجز الاسد کہتے ہین اور نیز عرش سماک اعزل اور حمال بھی کہتے ہین صورت یہ ہی

کوکبہ قنطورس اسکے داخلی سینتیس ستارے ہین یہ شکل صورت ایک حیوان کے ہی سر سے
کمر تک اوپر کا دھڑ انسان کا سا اور کمر سے دُم تک گھوڑے کی ہیئت ہی اسکا رُخ مشرق کی جانب ہی
اور پچھاڑی اسکی کہ مراد دُم سے ہی مغرب کی طرف ہی اس صورت کے ایک ہاتھ مین دو خوشہ
انگور کے ہین اور دوسرے ہاتھ مین سیخ اسکے شکم مین ستارہ ہی جسکو بطن کہتے ہین دست راست مین
ستارہ حمار اور دوسرے ہاتھ مین وزن نامہ ستارہ ہی اور یہ دونون ستارے وہ ہین جنکا نام محلفین اور
محنثین ہی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہی اور جو کہ مقدم دوستان سے مجری سہیل پر گذرتا تھا پس باہم مخالف ہوتے ہین بوجہ
غایۂ مشابہت کے بعضے کہتے ہین کہ یہ سہیل ہی اور بعض کہتے ہین کہ سہیل نہین غرض کہ اسکو سہیل سمجھنا غلط ہی

کوکبہ سبع بصورت انیس [19] ستارہ کی ہی اور بعد ستارہ قنطورس کے واقع ہی

بعض ان ستارون مین سے مختلط
ہین قنطورس کے ستارون سے قنطورس
شیر کا ہاتھ پکڑ رہا ہی عرب اُنکا نام کواکب
قنطورس اور سبع و شماریخ کہتے ہین انکی ظلمت
اور تاریکی نہایت ہی باقی اسکی گرد نواح مین
اور کوئی ستارہ مرصودہ نہین ہی

کوکبۃ المجمرہ اِسکے ستارہ کل سات عدد داخل الصورت ہین عرب کسی نام سے اِسکو موسوم نہین کرتے ہین صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ الاکلیل جنوبی اسمین داخل الصورت تیرہ ستارے ہین اسکے آگے دو ستارے ہین جو رامی کے پانوٗن پر ہین بعض عرب انکا نام قبہ تبلاتے ہین کیونکہ مدوّر ہین اور بعض دحی النعام کہتے ہین اور وہ عشیرین اِس نظر سے ہی کہ نعامس کے جنوب پر واقع ہی صورت یہ ہی
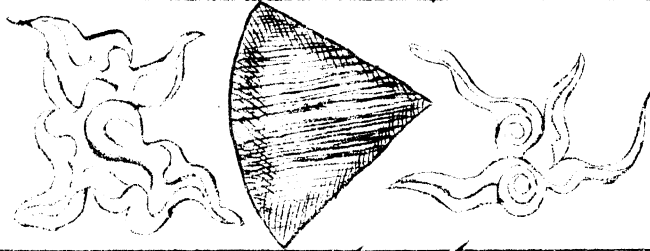
کوکب حوت جنوبی اِسکے ستارے گیارہ ہین صورت مین اور ہی خارج صورت دکھن طرف دلو کے سر اسکا پورب کی طرف اور دُم مغرب کی طرف اسکا نام فم الحوت ہی اور اسکی اطراف مین کوئی ستارہ مرصودہ نہین ہی صورت یہ ہی۔

فصل منازل قمر کے بیان مین

یہ اٹھائیس منازل ہین ہر شب کو انہین سے کسی ایک مین قمر کا نزول ہوتا ہی شروع ہلال سے محاق تک یعنے اٹھائیس تک جب گذرتا ہی تو بالکل چاند چھپ جاتا ہی اگر مہینا انتیس یوم کا ہو تو اٹھائیسوین تاریخ کی شب کو چاند پوشیدہ ہو جاتا ہی اور اگر تیس دن کا مہینا ہی تو انتیس کو حجاب ماہ ہوگا اور قمر اس پوشیدگی کی رات کو بھی ایک منزل طی کرتا ہی پس انھین اٹھائیس منازل مین سے چودہ زمین پر اور چودہ زمین کے نیچے ہین جسوقت ان منازل مین سے کوئی ایک غائب ہووے تو دوسری منزل طلوع کرتی ہی عرب ان اٹھائیس منازل مین سے چودہ کو شامی اور چودہ کو یمانی کہتے ہین منازل شامی مین اول منزل سرطان اور آخری اعزل سماک ہی اور اول منازل یمانی کے غفر اور آخر رشا ہی عرب اسکو سقوط النجم بھی کہتے ہین سال مین یہ اٹھائیس منزلین طی ہو جاتی ہین اور شروع سال مین پھر یہی بدستور شروع کرتے ہین پس بعض نے یون کہا ہی کہ جسوقت نجم سقوط نجم تک رہتا ہی تیرہ روز ہین پس جو کچھ اس تیرہ روز مین حادث ہووے سب اثر اس نجم ساقط کا ہی کما اس منازل کے حق مین اکثر کلام کرتے ہین واضح ہو کہ پس منازل شامی مین اول سرطان ہی کہتے ہین کہ یہ دونون شاخ حمل کی ہین اسکا نام ناطح ہی جو کہ اول ہر دو شاخ درمیان مین ہی یہ صورت انکی ہی کہ کید السما مین ایک تو جانب شمال مین رہتی ہی اور دوسری جنوب مین پس جسوقت آفتاب انمین آتا ہی وہ زمانہ اعتدال سمجھا جاتا ہی اور رات دن برابر ہوتا ہی ساجع نے لکھا ہی کہ جسوقت سرطان طلوع کرتا ہی زمانہ کے اجزا مساوی ہوتے ہین اور لوگ اپنے وطن کو بازگشت کرتے ہین اور اپنے اپنے دوست و اقربا و ہمسایہ کو ہدیہ بھیجتے ہین اسکا طلوع ماہ نیسان کی سولھوین[16] کو ہوتا ہی اور سقوط تشرین اول کی اٹھارہوین کو اور آذر کی اٹھائیسوین کو آفتاب انمین آتا ہی جسوقت کہ آفتاب سرطان مین آتا ہی پس ایک سال گذرتا ہی اسکا نام سرطان اسوجہ سے ہی کہ سال نو کی علامات مین منجملہ اسکے اشراط ایک ساعت ہی اسکی علامات مین سے پس ستارہ شرطین خیر کے آثار ظاہر ہوتے ہین اور درختون مین پھل پیدا ہوتے ہین اور فصل جو کی کاٹتے ہین اور سرطان کا رقیب عقربی

منزل دوسری بطین کی ۔ اسکا نام بطن الحمل ہی یہ تین کواکب پوشیدہ ہین گویا اثافی ہین اور
یہ منزل سرطان اور ثریا کے درمیان ہی صورت یہ ہی
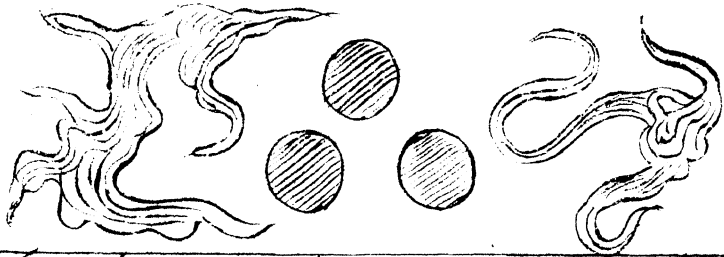
آخر نیسان کی شب کو طلوع ہوتا ہی اور آخر ماہ تشرین اول کی شب کو سقوط ہی نزدیک اُسکے
سقوط کے دریا واقع ہین پس تردد قطع ہوتا ہی اور زخم اور خطا طیف وحداد کہ ہر ایک اقسام
مرغان پرندہ شکاری مین سے ہین اپنے آشیانون مین چلے جاتے ہین مورچہ کو جنبش کی طاقت نہین
رہتی ہی ۔ ساجع لکھتا ہی کہ جس وقت بطین طلوع کرتا ہی عطارد قضا کرتا ہی فتنہ کا ظہور ہوتا ہی یعنے سرطان نہ یا
لوگ اپنے گھرون کو واپس جاتے ہین جب یہ گذرا اور بطین کا نمود ہوا پس جسکی امانت جسکے پاس ہو وہ
انکار پر آجاتا ہی اور اسوقت کے خواص ہین ہی کہ انسان کو خوشبو کی خواہش ہوتی ہی اور لوہار کو بھی
واسطے انکے ہتھیار اور اوزار وغیرہ کی حاجت پڑتی ہی ایک اعرابی جوان ستارون کو بطین و دبران کے نام سے
یاد کرتا ہی اُسنے بیان کیا ہی کہ انمین سے ایک بارش کا ستارہ ہی جسکے نام سے اول سال مین بارش ہوتی ہی
ورنہ خشک سالی کا نمود ہو مورخ کے نزدیک یہ ستارہ نہایت بدتر ہی اور بارش مین سب ستارون سے
کم ہی کیونکہ بہت کم واقع ہوا کہ ثریا انکے پاس پہونچا ہو الا ہر ایک انسال مین اُنسے
دور رہا ثریا اشرف ستارہ ہی اور کل ستارون سے عزیز ہی بطین کے عہد مین چراگاہ خشک ہو جاتی ہی
اور جو کاٹے جاتے ہین اور گیہون کاٹنے کے اول وقت مین آتا ہی یعنے طلوع کرتا ہی اسکا رقیب زبانا ہی
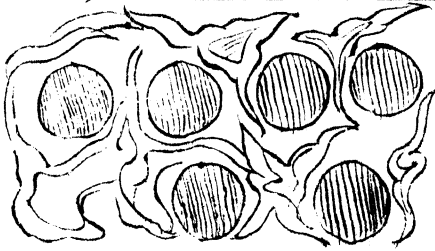
منزل تیسری ثریا کی یہ ستارہ
آلت حمل یعنے واسطہ تولید ہی یہ منزل
بہ نسبت ہر ایک منزل قمر کے زیادہ مشہور ہی
اور یہ چھ ستارے ہین اور بہت سے ستارے
اسمین خفیہ ہین ۔ صورت یہ ہی

بعضے اسکو حمار کہتے ہین اور تشبیہ اسکی عنقود سے کی ہی حکما کے نزدیک غائب ہونیکے وقت
ہین عنقود کی صورت ہوتی ہی عنقود چند دانہ ہاے بہم پیچیدہ کو کہتے ہین مانند خوشہ ہاے انگور کے
ساجع کہتا ہی کہ بروقت طلوع ثریا کے عالم گرما ظاہر ہوتا ہی اور چراگاہ جنگل مین سوخت
ہوجاتی ہین اور جانور کی پشم ضعیف اور سست ہوجاتی ہین اور وقت طلوع اسکا زمانہ سرما
مین بروقت خواب کے ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ جسوقت شب کو برآمد ہو چرواہا پشمینہ پوش
ہوجاتے ہین اور اگر صبح کو طلوع کرے تو سخت گرمی پیدا ہوتی ہی اور قائل کا قول ہی کہ اگر چاشت کے
وقت طلوع کرے تو چرواہون کو تشنگی غالب ہوجاتی ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا طلع
النجوم لم یبق شی من العاهات یعنے جسوقت طلوع ہوا ثریا کوئی بلا دنیا مین نہین رہتی ور
ثمرہاے درختان سے آفات برطرف ہوتی ہین ثریا جبکہ طلوع کرتا ہی اسوقت کہ خرما سبز رہتا ہی
اور ستارہ ثریا کا جو مجموعہ عزیز ہی وہ ستارگان وسمی سے ہی [illegible] جب سرزمین پر پانی کم ہوتا ہی
تو بارش کرتا ہی سلیمان بن عکرمہ کی تقریر ہی کہ بروقت طلوع ثریا کے دریا مین تندی اور دریا
[illegible] ہوتا ہی اسوقت اللہ جل شانہ جنات کو عالم پر [illegible] کرتا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم من رکب فی البحر بعد طلوع الثریا فقد برئت منہ الذمة
یعنے بعد طلوع ثریا کے جو شخص دریا کا سفر کرے وہ دین اسلام سے باہر ہی [illegible] وقت طلوع
ثریا کے گرمی کی شدت ہوتی ہی سیب اور زرد آلو کی پیدائش اور انگور خشک ہوتے ہین
آخر وقت [illegible] دریاے نیل بڑھتا ہی اور دودھ حیوانات کے بہت ہوتا ہی اور ثریا اسکا اکلیل ہی
منزل چوتھی دبران کی ہی یہ سرخ ستارہ نورانی ہی جسپر چھوٹے چھوٹے ستارے محیط ہین
اور جملہ [illegible] راس ثور ہی ثریا کے عقب سے آتا ہی اسکا نام تابع النجم بھی ہی اور ستارہ منحوس ہی
عرب اسکی شومی سے پرہیز کرتے ہین اور یہ مہینہ تشرین الاول کی چھبیسوین کو نکلتا ہی
ساجع نے لکھا ہی کہ اسکے طلوع سے گرمی کا غلبہ ہو خشکی آئے زمین گرم ہوجاے اسکے طلوع کے
وقت سنگ خارا اور زمین آتش افروختہ کی خاصیت پیدا کرتے ہین چند کواکب اسکے ستارہ کے
روبرو ہین منجملہ انکے جو دو چھوٹے ستارے معلوم ہوتے ہین کہ گویا وہ چاہتے ہین کہ اپنے تئین دبران
سے چسپیدہ کرین عرب ان دونون کا نام سگان تباتے ہین اور باقی ستارون کو قلاص اور ایک
سرخ نورانی ستارہ جو دبران کے قریب واقع ہی اسکا نام محل ہی اور نیز حادی النجم بھی کہتے ہین شعرا مین معروف
فقد [illegible] بہ کما وقت بقلاص النجم حادیہا اسکے طلوع کے وقت سخت گرمی ہوتی ہی اور باد سموم چلتی ہی

تل اور انگور سیاہ کی پیدائش ہوتی ہی رقیب اِسکا قلب ہی صورت یہ ہی

دہران

شُلّل

منزل پانچوین ہقعہ کی ہی حکما کے نزدیک ہقعہ سر جوزا کا ہی روایت ہی کہ کسی نے اپنی زوجہ سے
کہا کہ انت طالق بعدد نجوم السماء یعنے تو مطلقہ ہی موافق عدد ستارون آسمان کے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یکفیک منہا ہقعۃ الجوزا یعنے کافی ہی تجکو ہقعۃ الجوزا اور اس سبب سے اِسکو
ہقعہ کہتے ہین کہ دائرۃ القوس سے مشابہ ہی صورت اُسکی یہ ہی
تہم حزیران مین طلوع کرتا ہی اور کانون الاوّل کی نوین تاریخ کو ساقط ہوتا ہی
اِسکا ستارہ ظاہر نہین ہوتا مگر جوزا کے ہمراہ ستارہ جوزا عزیز ہی ساجع کہتا ہی
کہ بروقت طلوع ہقعہ کے لوگ تحفہ و تحائف سے اپنی پیش
آتے ہین خریزے برآمد ہوتے ہین میوہ کی کثرت اور گرمی کی
شدت ہوتی ہی اور بوے جان فزا تمام دنیا مین پھیل جاتی ہی اور اِسکا رقیب قوس ہی
منزل چھٹی ہنعہ کی ہی اسمین پانچ ستارے ہین اُنمین سے دو سفید اور دوری اُنکے درمیان مین بقدر
تازیانہ کے ہی اسے بارہ ہقعہ ہین ان دومین ایک ستارہ کو آزا اور دوسرے کو مسان کہتے ہین اور
باقی تین ستارے ان دونون پر محیط ہین یہ کل پانچ ہین چار تو ایک طرف متتابع اور ایک پائین ہی۔
صورت یہ ہی۔ ادہم عیاری کہتا ہی کہ ہنعہ جوزا کی کمان ہی جس سے
اسد کے ہاتھ پر تیر مارتا ہی اور یہ آٹھ ستارے ہین مانند صورت کمان
کے اور قبضہ کمان کی جگہ پر دو ستارہ سفید رنگ والے ہین یہ ہنعہ
حزیران کی بائیسوین کی شب کو طلوع کرتا ہی اور بر
کانون اوّل کی بائیسوین شب کو ساقط ہوتا ہی اِسکے جملہ ستارے جوزا کے ستارون مین سے ہین طلوع ثریا سے
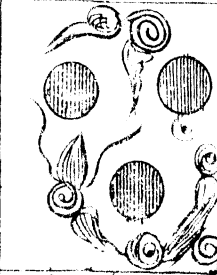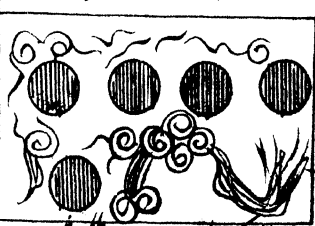
آخر وقت ہفتہ تک سوسمار کا شکار کھیلتے ہین اور اس زمانہ مین نہایت شدت کی گرمی ہوتی ہی اور خرما
اور انجیر پکتا ہی اور پانی متغیر ہوتا ہی رقیب اسکا نائم ہی

منزل ساتوین ذراع الاسد کی اسکا نام ذراع الاسد مقبوضہ ہی اسد کے دو ہاتھ ہین ایک مقبوضہ ہی
یعنے بندھا ہوا دوسرا مبسوطہ یعنے پھیلا ہوا پس دست مبسوطہ کی ساق یمین کی جانب ہی اور مقبوضہ کی شام کی
طرف قمر شاق مقبوضہ مین منزل گزین ہوتا ہی - اور یہ دو ستارے ہین کہ بعد درمیان ہر دو کے بقدر ایک تازیانہ
کے ہی اور یہی حال مبسوطہ کا ہی تصویر یہ ہی کانون الآخر کی چوتھی
شب کو غروب کرتا ہی اسکا ستارہ مبارک ہی شاذ و نادر ایسا
ہوتا ہی کہ پریشانی لاتا ہی عرب کا اعتقاد ہی کہ اگر اسکے سال مین
بارش کم ہو تو بھی زراعت مخالف نہین ہوتی ہی اور اگر کثرت
ہو جاوے تو بھی چین رہیگی بر وقت طلوع ذراع کے آفتاب اپنا پردہ ہٹا دیتا ہی مشعل نورانی سہا افق مین
لامع ہوتا ہی بر وقت اسکے طلوع کے مجالس شراب نہایت تکلف سے آراستہ ہوتی ہی اور موسم گرما مین گرمی
کی شدت ہوتی ہی انار اور سرکہ اور شکر کی پیدائش بکثرت ہوتی ہی پانی کی ایسی کثرت ہوتی ہی کہ باغات اور
تالابون [illegible] کاٹ کر [illegible] ہین اور آخر فصل مین درخت
بار ور ہوتے ہین [illegible] رقیب ذراع بلدہ ہی
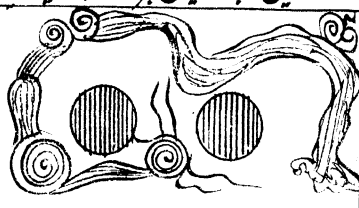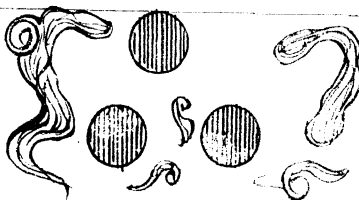
منزل آٹھوین نثرۃ الاسد کی ہی تین ستارے ہین
گویا کہ [illegible] ہی یعنے اسد کے ستارے [illegible] ہین نمونہ کے
[illegible] کی شب کو طلوع اور کانون الآخر کی [illegible] کی
شب کو سقوط ہوتا ہی منجم کے نزدیک بر وقت طلوع کے نثرہ لوگون کے چہرے سرخ کر دیتا ہی اور چونکہ لوگون کو
حصول اولاد کی جانب رجوع ہوتی ہی پس قطرۂ آب کی نگاہداشت نہین کر سکتے حرکت اسکی لازم آتی ہی تا سبب
پیدائش اولاد کا ہو اور جب نثرہ غروب ہوتا ہی تو پانی لکڑیون سے جاری ہوتا ہی اسکے سقوط مین نہایت گرمی ہی
اسوقت کی لون جانستان ہوتی ہی سوا اسکے سے باغ اور زراعت وغیرہ مین بڑا نقصان ہوتا ہی اسکا رقیب سعد ذابح ہی
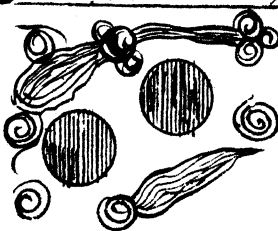
منزل نوین طرفہ کی ہی اسد کی طرف ہی یہ چھوٹے دو ستارے ہین
فرقدین کے مانند بلکہ فرقدین سے بھی کسی قدر چھوٹے اور نور مین بھی
کسی قدر کم ہین اور رائین کسی قدر کجی ہی ماہ آب کی
اول شب کو طلوع کرتے ہین اور آخر کانون کی شب کو سقوط ہوتا ہی

ساجع لکھتا ہی کہ اسکے طلوع مین خلق کے واسطے پیشہ کی کثرت ہوتی ہی کلفت تنگی سے لوگ رہائی پاتے ہین درختون پر بکثرت پہل آتے ہین عیش و لذت بکثرت مخصوص اہل مصر کو زیادہ ہوتی ہی اسکے وقت مین ہوائے تند بکثرت چلتی ہی رطب اور انگور اور مویز اور بادام و پستہ بکثرت پیدا ہوتا ہی اسکا رقیب سعد بلع ہی

منزل دسوین جبہۃ الاسد ہی یہ چار ستارے ہین جنمین چودہ ستارے ہین باہم بمقابلہ اعوجاج مین واقع ہین دونون کے درمیان مین تازیانہ کا فرق ہی جنوب سے شمال مین اسکے جنوبی ستارے کو اہل نجوم قلب الاسد کہتے ہین اسکا طلوع چودھوین آب کی شب کو اور بارھوین شباط کی شب کو سقوط ہی اسکے سقوط ہوتے ہی جاڑے کی شکست ہوتی ہی پتے درختون کے گرجاتے ہین [illegible] تند بار آور ہوتی ہین ساجع کہتا ہی کہ اگر جبہۃ الاسد کا طلوع نہوتا تو اہل عرب کو [illegible] ستارہ [illegible] عرب کہتا [illegible] [illegible] جبہۃ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا رقیب سعد السعود ہی

منزل گیارھوین زہرہ کی ہی یہ دو ستارے روشن ہین [illegible] درمیان ہر دو کے بقدر تازیانہ کے ہی عرب انکو خراتین کہتے ہین اور شیر کے غصہ کے وقت جو بال [illegible] کھڑے ہو جاتے ہین انکو بھی زہرہ کہتے ہین اور اسی وجہ سے اسکا نام زہرۃ الاسد ہی ان دونون مین سے ایک ستارہ زیادہ نورانی ہی کسی قدر انمین کجی بھی واقع ہی چوتھی آب کی شب کو طلوع اور چھبیسوین شباط کی شب کو سقوط ہوتا ہی اسکے طلوع اور نظر مین بارش بکثرت ہوتی ہی نظر وہ ہی کہ باہم کر ستارون مین ہوتی ہی پس اگر مخالف ہو تو موجب نفرت ہی جسوقت زہرہ طلوع کرتا ہی اسوقت ملک عراق مین سہیل نظر آتا ہی اور شب کو خنکی اور دن مین گرمی اسکا رقیب سعد اخبیہ ہی صورت اسکی یہ ہی
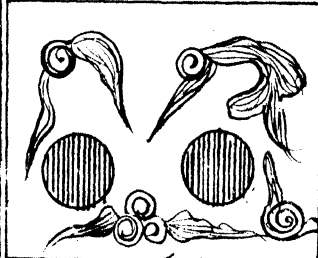
منزل بارھوین صرفہ کی ہی زہرہ کے عقب مین ایک ستارہ روشن تر واقع ہی اکثرون کا اعتقاد ہی

کہ یہ قلب الاسد ہی صرفہ کہنے کی وجہ یہ ہی کہ اسکے طلوع ہوتے جاڑے کی الوداع ہوتی ہی اسکا
طلوع نوین ایلول کی شب اور زوال ایاز کی نوین شب کو ہی اسکے طلوع کے ساتھ دریاے نیل
زیادہ ہوتا ہی اور ایام العجوز توامین قوت کرتا ہی۔ عرب لوگ جب لڑکون کا دودہ چھوڑاتے ہین
تو اسی کے طلوع کے منتظر رہتے ہین اور ساجع کہتا ہی کہ اسکے طلوع ہوتے ہر شیء مین منفعت
اور استقرار حمل بکثرت ہوتا ہی۔ نظرات صرفہ کے وقت مین رات کو جاڑا اور بارش ہوتی ہی اسکا
رقیب فرع دلو ہی اور صورت اسکی یہ ہی
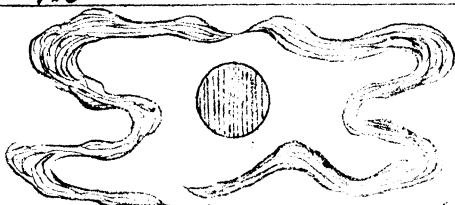
منزل تیرھوین عوا کی ہی یہ چار ستارے صرفہ کے اثر پر ظاہر ہین اور ایسے الف سے
مشابہ ہین جو مردود ہوا ہو اور اسکے نیچے کی طرف خط کوفی مردودہ ظاہر ہوتا ہی صورت

اسکی یہ ہی اور اسکو کتون سے منسوب کیا ہی گویا شیر کے
عقب مین جاتے ہین بعض اہل تنجیم معتقد ہین کہ عوا
جانب اسد راجع ہی بائیسوین ایلول کی شب کو طلوع
اور بائیسوین آزار کی شب کو سقوط ہوتا ہی ساجع
کہتا ہی کہ بوقت اسکے طلوع کے ہوا خوشگوار
چلتی ہی اور برہنہ بیٹھنا اور صحرا مین خواب کرنا بسبب خوف سرما کے خصوص جو کہ پوشش
نہ رکھتا ہو مکروہ ہی یہ عالم اسوقت ہوتا ہی کہ اسکے نور مین رات دن برابر ہوتا ہی۔ اور یہ اعتدال خریفی ہی
اور خریف پائز کو کہتے ہین اعتدال خریفی اسوقت سے مطلب ہی کہ آفتاب نقطۂ اعتدال
خریف پہ نازل ہو جو اول میزان ہی اور رات دن برابر ہوتا ہی جبکہ نقطۂ اعتدال ربیعی مین اول
نوروز سلطانی ہی اور وہ اول حمل ہی اور اسوقت مین اعتدال روز و شب کا ہوتا ہی بعد اسکے
ترقی آفتاب کی نقطۂ اعتدال ربیعی سے رات کی ترقی اور دن کا تنزل شروع ہو جاتا ہی
جیسا کہ اول حمل مین دن زیادہ ہوتا ہی اور رات کم اسکا رقیب فرع دلو مؤخر ہی
منزل چودھوین سماک اعزل کی ہی اسوجہ سے کہ سماک رامح مین قمر نازل نہین ہوتا ہی
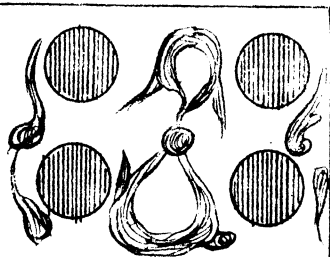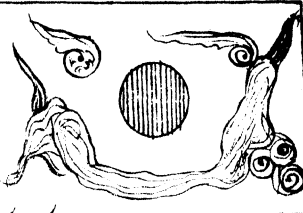
اور یہ نورانی ستارہ ہی پس اِسکو سماک اعزل کہتے ہین - اعزل اُسکو کہتے ہین جو ہتھیار بند نہو
عرب وونون سماک کو اسد کی دونون ساق تبلاتے ہین
اور سماک اعزل جدی ہی درمیان ستارہاے میانہ
اور شامیہ کے پس جس ستارہ کا مطلع اُسکے مطلع
کے نیچے ہی وہ کمتر ہی اُسکا نام یمانی ہی کیونکہ وہ نصف
فلک سے نصف جنوب مین واقع ہی اور وہ شق یمن ہی اور جن ستارون کا مطلع سماک کے
اوپر ہی وہ شق شام ہی کیونکہ یہ نصف فلک شام کے رخ ہو - سماک اعزل حد قریب ہی خط استوا سے
اِسکا طلوع تشرین الاول کی پانچوین شب ہی اور سقوط اُسکا چوتھی نیسان کو ہی اِسکا نوء عزیز ہی
کمتر ایسا واقع ہوتا ہی کہ اُسکی برسات مختلف ہو اور بارش اُسکی خطائط مین پہونچتی ہی خطیطہ نام
ایک سرزمین کا ہی کہ جسکے درمیان مین بارش ہوتی ہو حسب عادت سال کے یعنی زمین اول
مقام پر جہان سال گذشتہ بارش ہوئی تھی مگر یہ سرزمین نشر ہی نشر ایک قسم کی چراگاہ ہی کہ وہان کی
نورش سے جیا رہی آتی ہی جیسا کہ کہا ایک شاعر نے ع لبیت السماک ونوءہ لم یخلفا اور ساجع
کہتا ہی کہ جسوقت سماک طلوع کرتا ہی تو دفعہ ہوتا ہی ہلاک ہونے گرمی اور کم ہوتا ہی پانی سے لڑکا کی یعنی
رحمت نہین ہوتی اس بارش سے بلکہ جسوقت ادمی اس پانی کو نہین پیتے ہین اور لو سماک میں یا
خرما اور گیاہ کاٹی جاتی ہی اور بارش بھی ہوتی ہی اِسکا رقیب بطن الحوت ہی یہ منزل آخر منازل
شامی سے ہی

منازل یمانیہ کا بیان - انمین سے اول منزل عفر کی ہی اور یہ تین ستارے
پوشیدہ ہین منجملہ اُنکے ایک ستارہ تو نہایت خفیہ ہی اور ستارہ دوم سے پوشیدہ نظر آتا ہی اور
تیسرا بفاصلہ ایک تازیانہ کے دور ہی صورت اُسکی یہ ہی

اِس سبب سے اِسکو غفر کہتے ہین کہ اُسکے طلوع ہونے کے
قریب زمین کے تر و تازگی ہوتی رہتی ہی اِسکا طلوع
ماہ تشرین الاول کی اٹھارھوین شب کو اور سقوط سولھوین نیسان کی
شب کو ہی ساجع نے لکھا ہی کہ جسوقت غفر طلوع کرتا ہی بدن مین
بالون کو لرزہ ہوتا ہی اور درختون پر بھی لرزہ آتا ہی اور زمین اپنی
قوت سے عاجز ہوتی ہی اور جانورون کی ولادت بہت کم ہوجاتی ہی

لیکن بعد غروب غفر کے گرمی دفع ہوتی ہے اور سردی کا زور ہوتا ہے اور اسکی نوع مین فصل خرما کی آخر ہوتی ہے رقیب اسکا طالع ہے
منزل دوسری زبانا کی یہ منزل عقرب کی ہے یہ دو ستارہ ہین نظر خلائق مین جدا جدا پانچ
گز کے فاصلہ پر آخر ماہ تشرین الاول کو طلوع اور آخر ماہ نیسان کی شب کو غروب ہوتا ہے
عرب معتقد ہین کہ اسکی نظرات کی تاثیرات سے باد شمال تند چلتی ہے اور
موسم گرما مین نہایت گرمی ہوتی ہے۔ اور ساجع کہتا ہے کہ جسوقت
زبانہ طلوع کرے پس اپنے اہل کے لیے سرمائی کی فکر کرنا ضرور ہے
اقلیم بابل مین شروع نظرات مین مکانون مین لوگ آجاتے ہین اور
اسکی سردی اور بارش کماہ کے خانہ مین قائم ہوتی ہے اسکا رقیب
بطین ہے صورت اسکی یہ ہے
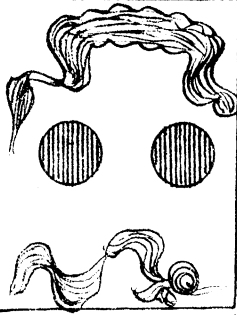
منزل تیسری اکلیل کی ہے یہ عقرب کا سر ہے اور وہ تین ستارہ روشن معترضہ صورت سے
بنے ہوے ہین تشرین الاول کی تیرھوین شب کو طلوع اور تیرھوین ایار کی شب کو غروب ہوتا ہے
صورت اسکی یہ ہے

اور ساجع نے کہا ہے کہ جب طلوع ہوتا ہے قول لاتا ہے اسکے غروب ہوتے زمین کا پانی خشک ہوجاتا ہے
اسکی نظرات کے وقت بارش بکثرت ہوتی ہے۔ رقیب اسکا ثریا ہے
منزل چوتھی قلب کی ہے یہ عقرب کا قلب ہے اور رنگ اسکا سرخ ہے عقب پر اسکے اکلیل واقع ہے
درمیان دو ستارون کے جنکا نام نیاط ہے اور یہ دونون ستارہ اول کے برابر سرخ نہین ہین
اور یہ دونون باہم سردی کے موسم مین طلوع کرتے ہین اور انکا طلوع چھبیسوین تشرین الآخر
مین واقع ہوتا ہے اور چھبیسوین ایار کو غروب پاتا ہے جو کچھ حیوانات کی قسم سے اسوقت موجود ہوتے ہین
وہ سردی کے موسم کے واسطے نتیجہ دیتے ہین اور غذا اور چارہ اونٹ وغیرہ حیوانات کا اسکے
طلوع کے ہنگام مین کم ہوجاتا ہے اور ساجع کا قول ہے کہ اسکے طلوع کے وقت سردی کا موسم مانند
کتے کے فریاد کرتا ہے۔ عرب اسکے قلب اور نسر کو واقع نہار رین کہتے ہین اسوجہ سے کہ زمستان
انکے طلوع مین پیٹھ دکھاتا ہے اور قلب کی نظر نامبارک ہے عرب کے نزدیک بڑا ہی شوم ہے

جسوقت قمر عرب مین آتا ہی سفر کرنا برا جانتے ہین بقول شاعر شعر فسیروا بقلب العقرب الیوم عندکم * سواء علیکم بالنحوس و بالسعد ہ اسکے زمانے مین جاڑا ابشارت ہوتا ہی دوسرے ہوا کا زور ہوتا ہی تیسرے درختون کے برگ و بار مین پانی ساکن ہوتا ہی اسکا رقیب دبران ہی اسکی صورت یہ ہی

منزل پانچوین شولہ کی ہی یہ دو ستارے باہم بطور ریہ واقع ہین کہ گویا دم عقرب کو ہوا جاہتے ہین انکو شولہ کہنے کی یہ وجہ ہی کہ بلندی نہایت درجہ رکھتے ہین گویا ڈنک کو اٹھاتے ہین انکے بعد نیش عقرب گویا بطور ایک پارۂ ابر کے ہی نوین کانون الاول کی شب کو طلوع اور نوین خزیران کی شب کو غروب ہی اور ساجع کے نزدیک اسکے طلوع مین عیال و اطفال کا افلاس بڑہ جاتا ہی اور اسکے نظر کے اثر سے پتے درختون کے گرجاتے ہین اور بارش کی کثرت ہوتی ہی اور متفرق ہوجاتے ہین اعراب جو منزل اب مین واقع ہون اسکا رقیب ہقعہ ہی اور صورت شولہ کی یہ ہی
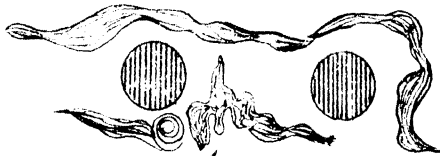
منزل چھٹی نعائم کی ہی یہ آٹھ ستارے ہین شولہ کے عقب پر واقع چار تو مجرہ مین جسکو نعائم وارد کہتے ہین وجہ اسکی یہ ہی کہ وہ اسطرح پر واقع ہین کہ گویا آبنوشی کو متوجہ ہین اور باقی چار ستارے جو مجرہ سے خارج پر واقع ہین یہ ایسے ہیئت سے ہین کہ گویا پانی پی کر نہر سے نکلے ہین انکو نعائم صادر کہتے ہین ان چارون مین سے ہر ایک ایک دوسرے کے پہلو مین واقع ہی برسم تربیع انکا طلوع بائیسوین کانون الاول کی شب کو اور غروب بائیسوین خزیران کی شب کو ہوتا ہی ساجع کے نزدیک اسکے طلوع ہوتے ہین جانورون کو کثرت سے حرکت ہوتی ہی گویا کہ چرواہے سے آزاد ہین اور باہم پرواز کرتے ہین اسکے خواص غیر مذکور ہین بجز اسکے کہ شروع زمستان ہوتا ہی اور دن بڑھتا ہی اور رات گھٹتی ہی اسکا رقیب ہقعہ ہی
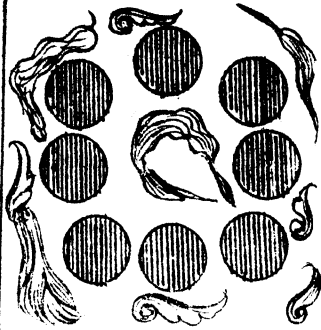
منزل ساتوین بلدہ کی ہی یہان پر ایک قسم کی فضا ہی کوئی ستارہ درمیان نعائم اور سعد ذابح کے
نہین ہی اور اس منزل مین بجز ایک ستارہ کے اور کچھ نہین اور وہ ستارہ بھی بہت چھوٹا ہی کہ نظر کام
نہین کرتی اسکا نام بلدہ ہی اور اسکو اس جگہ سے تشبیہ دی جہان ثعلب یعنے لومڑی سوتی ہی اور دم
اپنی مارتی ہی کہ جسکی ضرب سے ستارے پریشان ہوتے ہین بعضی اوقات قمر بھی اس سے گذرتا ہی
اور قلادہ مین گذر کرتا ہی قلادہ چھ ستارے مستدیر چھوٹے چھوٹے اور مخفی مشابہ کمان کے ہین بعض
عرب انکو قوس کہتے ہین اور بعض اور ہی نام کرتے ہین جبال القوس ایک ستارہ ہی کہ اسکو سہم الرامی بھی کہتے
ہین قوس سعد ذابح کے آگے واقع ہی اور بلدہ شب چہارم کانون الآخر کو طلوع کرتا ہی اور سقوط اسکا ماہ تموز
کی چوتھی شب کو غروب ہوتا ہی ساجع کہتا ہی کہ جب بلدہ طلوع کرتا ہی احمست الجمرہ وکلمت القشدۃ یعنے
حم الغلام اذا نقل یعنے گرم ہوا غلام جب سنگین ہوا القشدہ بقیہ روغن ہی
اسکے نود مین پینا پانی کا بہارک ہی پانی فرہ وار ہو جاتا ہی اور جاڑے کی شدت
ہوتی ہی اصل عبارت اسطرح پر واقع ہی کہ سخت ہوتا ہی سنگ زمستان کا بلدہ کے
طلوع مین اور باغستان خس و خاشاک سے صاف ہوتے ہین انگور کے درخت ناقص ہو جاتے ہین اسکا ترتیب زراع ہی۔
منزل آٹھوین سعد ذابح کی ہی یہ دو ستارے ہین سوائے نیرین کے کہ درمیان ان دونون کے ایک
گز کا بعد دریافت ہوتا ہی ان دونون مین سے ایک کا ارتفاع
جانب شمال پایا جاتا ہی اور دوسرا جانب جنوب ہبوط کرتا ہی۔
اور ان ہر دو سے بالا ایک تیسیر استارہ کو چک ہی کہ چسپان ہی اپنے دونون
ستارۂ زیرین سے عرب کہتے ہین تاثیر اسکی یہ ہی ذبح کرتا ہی اسکا طلوع ساتوین
کانون الآخر کے شب کو ہوتا ہی۔ او سقوط ے ا تموز کی شب کو واقع ہوتا ہی
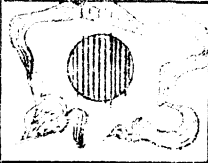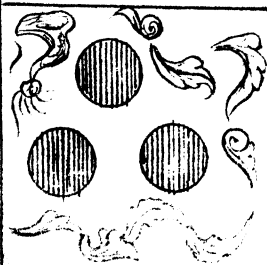
شاخون مین پانی پہونچتا ہی بادام پر پوست پیدا ہوجاتا ہی برگ ریزی شروع ہوتی ہی رقیب اسکا نثرہ ہی
منزل نوین سعد بلع کی ہی یہ دو ستارے مجرّہ مین برابر اور ایک ان مین سے زیادہ تر مخفی ہی
ستارہ [illegible] کو بلع کہتے ہین گویا یہ بڑا ستارہ روشن اسنے کو جانب کو کب پوشیدہ کے پہونچاتا ہی
طلوع اسکا شب آخر کانون الآخر کو اور غروب ماہ آب اول شب کو
ہوتا ہی [illegible] سے منقول ہی کہ جب سعد بلع طلوع کرتا ہی زمین
ربیع کو خوفناک ہی یعنے محصول زمین کا وہان تک ہوتا ہی کہ حشیشہ
کی کثرت مین زمین پنہان ہوجاتی ہی اور حیوانات سے بڑی سرعت مین نتاج بہم پہونچاتا ہی اسوقت ایک
مرغ پیدا ہوتا ہی جسکو شکار کرتے ہین زمین کثرت شگوفہ سے چراغان زار ہوجاتی ہی اور ضفادع
فریاد شروع کر دیتے ہین گنجشک عالم خواب مین محبوس ہوتے ہین اور [illegible] انڈے رکھتے ہین
اور ہوائے جنوبی بکثرت چلتی ہی جانوروان مین دودو کی تثلیث نظر آتی ہی رقیب اسکا طرف ہی
منزل دسوین سعد السعود کی ہی یہ تین ستارے ہین ایک ستارے مین بہ نسبت
اور دونون ستارون کے زیادہ روشنی ہی عرب اسکی قسمت سے اپنے عیال و اطفال
کو [illegible] کیا کرتے ہین اسوجہ سے سعد السعود کہتے ہین اسکا طلوع بارھوین شباط کی شب کو
اور سقوط چودھوین ماہ آب کی شب کو ہوتا ہی ساجع ناقل ہی کہ اسکے طلوع مین باغ و بہار
آشکار ہوتا ہی دھوپ ناگوار گذرتی ہی بہار کا آغاز ہوتا ہی [illegible] ولیکن [illegible] سعد السعود
طبقت ارضی عشیاوزوراۃ اسکی شروع فصل مین سرسبزی کا آغاز اور طائرون کے بچے
اور شہوت انگیزیان شروع ہوتی ہین خطاطیف خروج کرتے ہین شتر اور گاو فربہ ہوتے ہین
گل دریا مین کثرت سے نمود ہوتے ہین اسکا رقیب جبہہ ہی صورت سعد السعود کی یہ ہی
منزل گیارھوین سعد اجنبیہ کی ہی یہ چار ستارے باہم متصل واقع ہوئے ہین
دو ستارے طول اور دو عرض مین مثل اس شخص کے
جو آہستہ چلتا ہی کہتے ہین کہ انمین ایک سعد ہی اور وہی
نورانی ہی باقی ستارون کا نام سعد الاجنبیہ ہی زمانہ دفا کے
پیشتر اسکا طلوع ہوتا ہی دفا اسوقت کو کہتے ہین جبکہ جاڑے کا
خوف دور ہوجاتا ہی اسکے طلوع ہوتے ہی درندے گزندہ اور حشرات الارض ظاہر ہوئے شروع ہوتے ہین
شعر قد جاء سعد موعد البشرہ ۞ مخبرۃ جنودہ بجرہ ۞ گویا درندے اسکے لشکر ہین چھبیسوین ماہ شباط کی شب کو
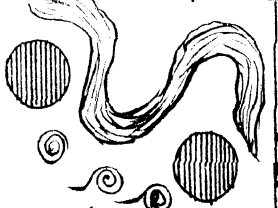
طلوع

طلوع کرتا ہی چوتھی تاریخ باقی کی شب کو غروب ہوتا ہی ساجع کہتا ہی کہ اسکا طلوع ہونا کاروں
کو تجاوز کرتا ہی لکھا ہی کہ بدبخت لوگ چکنے چوڑے ہو جاتے ہین جاڑے مین جسقدر خشک ہوتے ہین
اس فصل مین شگفتگی سے بدلجاتے ہین اسکے طلوع مین بارش
بکثرت ہوتی ہی انگورون کی خرابی آتی ہی خوشے ٹوٹ
ٹوٹ گرجاتے ہین اسکا رقیب زہرہ ہی صورت
اسکی یہ ہی
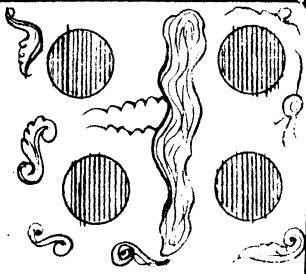
منزل بارھوین فرع اول کی ہی اسکا
نام فرع اول ہی دلو کے اول واقع ہی چار ستارے
ہین دو کو فرع اول اور دو کو فرع آخر کہتے ہین فرع دلو درمیان عرقوبین کے گرتا ہوا
نظر آتا ہی فرع اول کا طلوع نوین ماہ آذر کی شب کو اور غروب ایلول کی نوین شب کو ہوتا ہی ساجع
کے نزدیک اسکے طلوع ہوتے وقت رطب یعنے انگور خشک ہوجاتا ہی لوگ عورتون کی نکاح اور صحبت داری
کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہین یہ ستارہ بہت مبارک ہی جمرہ ثالثہ مین طلوع ہوتا ہی بادام سیب زرد آلو کا انعقاد
ہوتا ہی اسکے غروب کے وقت مین بیمار ہلاک ہو جاتے ہین اسکا رقیب صرفہ ہی صورت اسکی یہ ہی
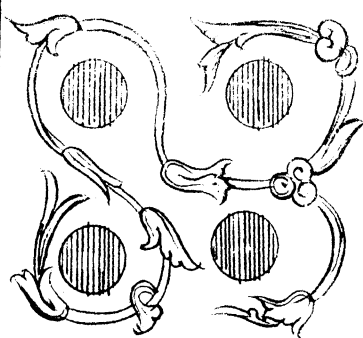
منزل تیرھوین فرع کی ہی تعریف اسکی فرع اول کے ضمن مین لکھ چکے ہین اسکا طلوع بائیسوین
آذار کی شب کو اور غروب بائیسوین ایلول کی شب کو ہوتا ہی یہ مبارک ستارہ ہی ان دونون فرع کا طلوع اور
غروب آغاز سرما مین اور انجام آخر سرما مین ہوتا ہی فرع آخر کے غروب کے وقت حجاز اور تہامہ متعلقات
یمن مین درخت کاٹے جاتے ہین اور غورہ بناتے ہین اور شہد نکالا جاتا ہی اسکی فصل مین جاڑا ہوتا ہی جنگل مین
گھانس کی کثرت ہوتی ہی اور باقلا بہت پیدا ہوتا ہی رات دن برابر ہونے لگتا ہی اسکا رقیب عوا ہی

چونکہ اِسکی بھی صورت مانند فرع اول کے ہی لہذا اعادہ ضرور نہ سمجھا

منزل چودھوین حوت کے بطن مین واقع ہی اِس منزل مین ستارے بکثرت ہین اور ایک مچھلی کی صورت پر واقع ہی اُنکو رشا بھی کہتے ہین اِس ستارے کی دم یمن کی طرف ہی اور سر شام کی جانب مقدم اُسکا مغرب کی طرف اور موخر اُسکا مشرق کی طرف ہی اِس ستارے کا نصف اوّل حصّہ زیادہ تر روشن ہی نصف آخر کے حصہ مین ایک ستارہ نہایت چمکتا ہوا نظر آتا ہی اور اِس منزل کا حساب اِسی ستارے پر ہی
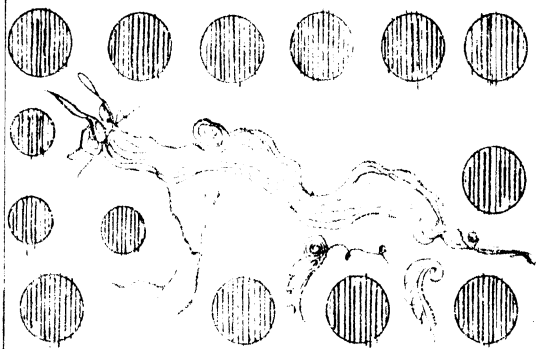
طلوع اسکا چوتھی نیسان کی شب کو اور غروب پانچوین تشرین الاول کی شب کو ہوتا ہی اسکے غروب کے وقت مین پانی نہ زمین مین پہونچتا ہی اور اُسکے غروب کے بعد سرطان طلوع کرتا ہی تو بدستور پانی جاری ہو جاتا ہی ساجع کہتا ہی کہ بطن الحوت کے طلوع ہوتے خلق اللہ مین تحریک ہوتی ہی مخصوص دریاے مخلوقات حرکت مین آتے ہین سمونت صیاد عزم شکار کرتے ہین اسکا رقیب سماک ہی اِسکی نو مین بارش بہت ہوتی ہی اور کبھی ایسا نہین ہوتا کہ بارش نہو اور شروع نو مین جو کاٹے جاتے ہین

فقط

نظر دسوین بیچ فلک الافلاک کے

اسکو جو فلک الافلاک کہتے ہین یہ وجہ ہی کہ جملہ افلاک پر محیط اور تمام افلاک کو اپنی حرکت خاص
سے متحرک کرتا ہی اسکا نام فلک اعظم بھی ہی کیونکہ جملہ افلاک سے بڑا ہی اور اسکا نام
فلک اطلس بھی ہی کیونکہ اس آسمان مین کوئی ستارہ نہین اسکی گردش مشرق سے
مغرب کو دو قطب ثابت پر ہی ان دونون مین بھی ایک قطب کو شمالی اور دوسرے کو
جنوبی کہتے ہین اور چوبیس گھڑی مین جملہ افلاک اور اُنکے ستارون سمیت دورہ تمام کرتا ہی
اسکی گردش ہر ایک شی سے کہ آدمی اسکو مشاہدہ کرتا ہی سریع السیر ہی علم ہندسہ سے واضح ہی
کہ آفتاب حرکت قسری سے متحرک ہوتا ہی اور جتنی دیر مین آدمی اپنا قدم اٹھا کر زمین پر
رکھے یہ آٹھ سو کوس طی کر جاتا ہی اور اس قول پر حضرت رسول خدا کی روایت گواہ
صادق ہی کہ آپنے جبرئیل سے وقت نماز کے دخول سے سوال کیا جبرئیل نے جواب دیا
کہ لا نعم پس رسول اللہ نے لا نعم کی تفصیل دریافت کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ لا اور
نعم کے کہنے تک آفتاب نے پانسو کوس طی کیے فلک الاعظم کی حرکت سے
روز و شب پیدا ہوتا ہی اس آسمان کے دوران مین جسوقت آفتاب کسی طرف طلوع کرتا ہی
تو زمین اُس جانب کی اور ہوا روشن اور اُسکا سطح نورانی ہوتا ہی اور جانور متحرک ہوتے ہین
نباتات کے نشو و نما مین کثرت ہوتی ہی اور جب آفتاب اس فلک کے دورے سے غروب
ہوا تو اس سرزمین کی ہوا تیرہ و تار ہو جاتی ہی حیوانات ساکن ہو جاتے ہین اور نباتات مُرجھا
جاتے ہین اور اگر کوئی ذرا عقل کو دخل دے تو اُس فلک کا حال اسطور پر جانے گا کہ گویا دو دایہ رکھتا ہی
ایک کو آسایش مین دوسرے کو حرکت مین رکھتا ہی پس جب تک حرکت اس فلک کی باقی ہی حیوانات
اور نباتات کا یہی حال رہیگا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ ومن رحمتہ جعل لکم اللیل والنہار لتسکنوا
فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون پس جسوقت حرکت جاتی رہتی ہی یہ ترتیب اور نظام باطل
ہو جاتا ہی اور وجہ اُسکے باطل ہونے کی یہ ہی کہ ارشاد حق تعالی حق ہی اور وعدہ اُسکا سچا جیسا کہ فرمایا
حق تعالی نے یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین
حکما نے اس آسمان کو محدود لکھا ہی کیونکہ اُنکا اعتقاد ہی کہ اس آسمان کے علاوہ نہ خلا ہی نہ ملا اور افضل المتاخرین
ابو عبد اللہ محمد بن عمر الرازی قدس سرہ اُنکے قول کو رد کر کے لکھا ہی کہ جو شخص مملکت ایزدی کو اپنی عقل سے پیمایش

کرے تو وہ بڑی گمراہی مین ایسے ہوتا ہی بعض نے آیات واخبار واحادیث اور کلام حکما
سے نقل کی ہو کہ کرسی وہ آسمان ہی کہ جسکے بیان مین یہ سب لکہا گیا اور عرش نوان
آسمان ہی اور وہ اور سب آسمانون سے بڑا ہی واللہ اعلم کسی طور سے عرش وکرسی کے
ہونے مین شک نہین ہی کیونکہ آیات قرآنی انکے حق مین صادر ہین اور ابو درداء رضی اللہ عنہ
نے حضرت پیغمبر خدا سے روایت کی ہو کہ حضرت رسالتمآب نے فرمایا ما السموات السبع
فی الکرسی الا کحلقة تلقاة فی فلاة وفضل العرش علی الکرسی کفضل الفلاة علی تلک الحلقة
یعنے ساتون آسمان کرسی کے مقابل ایسے ہین کہ حلقہ جنگل مین پڑا ہوا اور عرش کی بزرگی کرسی
کی بزرگی کے مقابل مین مانند بڑائی اس صحرا کے ہی بہ نسبت اُس حلقہ کے پس عرش کو حق تعالے
نے بزرگ پیدا کیا ہی اہل آسمان کا قبلہ عرش ہی جیسا کہ کعبہ اہل زمین کا قبلہ ہی حدیث شریف
مین وارد ہی ان میکائیل علیہ السلام استاذن ربہ ان یطوف ما العرش فاذن لہ
فسار حتی ضعف فسال اللہ تعالی ان یقویہ فقواہ حتی سار اثنی عشرة الف سنة ولم یقطع
قائمة من قوائم العرش معنی اُس حدیث کے یون ہین کہ میکائیل علیہ السلام نے رخصت طلب
کی حق تعالی سے کہ طواف عرش کرے پس رخصت دی حق تعالی نے اسکو پس یہان تک سیر
کی کہ ضعیف ہوا پس حق تعالی سے قوت طلب کی پس قوت دی اسکو تا آنکہ بارہ ہزار برس
گشت کی پس اُس سیر کرنے مین ایک قائمہ قوائم عرش برین سے بھی سیر نصیب نہ ہوئی۔
اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین ہی کوئی مومن مگر اسکے لیے ایک تمثال ہی
عرش مین پس جسوقت کہ وہ مومن سجدہ یا رکوع کرتا ہی اسکی مثال عرش مین وہی فعل کرتی ہی
پس ملائکہ اسپر مطلع ہوکے طلب آمرزش کرتے ہین واسطے اُس مومن کے اور جسوقت معصیت
کرتا ہی وہ مومن پس وحی کرتا ہی حق تعالی اوپر اُس تمثال کے کہ وہ فعل قبیح پر مطلع نہون اور یہ تاویل
اُس قول کی ہی کہ یا من اظہر الجمیل وستر القبیح واللہ الموفق

نظر گیارھوین ساکنان آسمان کے بیان مین

حکما اور علما لکھتے ہین کہ ملائکہ جوہر بسیط ہین اور حیات اور نطق عقلی رکھتے ہین اور ملائکہ اور جنات
اور شیاطین مین اختلاف ہی بعض نے لکھا ہی کہ ان ہر سہ فرقہ کے باہم وہ تفاوت ہی جو کہ کامل و
ناقص اور نیکوکار اور بدکار کے باہم ہوتا ہی وصحیح یہ ہے کہ فرشتے جوہر مقدس ہین یعنے غضب اور کدورت
اور شہوت کی تاریکی سے پاک ہین لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یومرون یعنے خلاف

نہین کرتے حکم خدا کو اور بجالاتے ہین حکم خدا - انکی غذا تسبیح ہی اور شراب تقدیس انکا انس حق تعالے
کے ذکر سے ہی اور اسی مین انکی خوشی ہی - حق تعالی نے انکو صورت ہاے مختلفہ سے خلق فرمایا ہی
اور مقدار اور تفاوت انکے واسطے اصلاح مصنوعات اور عبادات حق تعالی کی ہی - قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اطت السماء وحق لها ان ائیط ما فیها قدر شبر والا وعلیها ملک راکع او ساجد
بعضے حکما نے لکھا ہی کہ اگر فضاے آسمان مین خلائق نہون تو کیونکر حق تعالی کی حکمت گوارا
کرے گی کہ خالی رکھے جس حالت مین کہ دریاے شور کے ژرف مکانات انواع آفریدہ سے
خالی نہین ہین جو کہ ہوا مین انکی تسبیح کرتے ہین جیسا کہ مچھلی کو پانی مین نہ جنگل چھوڑا نہ پہاڑ ہر ایک
جگہ انواع انواع کے درندے وحشی پیدا کیے اور بعضون کا قول ہی کہ بعد افلاک کے ایسے جانورون
کو پیدا کیا ہی کہ جو مانند خلائق کے ہین نقش و صورتین انکی دیوار مین بنائی جیسا کہ حیوانات کو گوشت
سے زینت دی ہی اور اقسام ملائکہ کو غیر حق تعالی کے کوئی دوسرا نہین جانتا ہی جیسا کہ فرمایا ہی ومایعلم
جنود ربک الا ہو بجز اسکے کہ جو کچھ رسول خدا نے خبر دی ہی یا بحسب وقوع حوادث عقل نے
راہ پائی کہتے ہین کہ دنیا مین کوئی ذرہ ایسا نہین ہی کہ جسپر کوئی فرشتہ موکل نہو اور ایک قطرہ بھی
مینہہ کا نہین برستا جب تک کہ اسکے ہمراہ ایک فرشتہ نازل نہو پس جسوقت ذرہ اور قطرہ کا خیال
اسطور پر ہی تو آسمان اور ستارے اور ہوا اور ابر اور باران اور زمین اور کوہ اور صحرا اور دریا اور
چشمہ اور ندی اور معدنیات اور درخت اور جانور وغیرہ کا حال سمجھنا چاہیے یہان سے معلوم ہوا
کہ عالم کا انتظام ملائکہ سے ہی پس اب دو طریق سے ملائکہ کا بیان کرتا ہون یا تو جو کچھ صاف شریعت نے
آگاہی دی یا وہ جو کہ عقل تسلیم کرتی ہی گذشتہ صاحبان شرایع نے بھی جملہ ملائکہ سے خبر پہونچائی ہی
کہ جو عرش اٹھائے ہین اور وہ سب فرشتون مین ممتاز ہین حق تعالی کے نزدیک عزیز تر ہین اور انکے
تقرب کے اور فرشتہ بجان و دل جویان رہتے ہین اور انکو سلام کرتے ہین اور روز و شب انکی
اطاعت مین رہتے ہین کیونکہ انکا مرتبہ خداوند تعالی کے نزدیک ہر ایک ملائک سے بڑھکر ہی اور
یہ حق تعالی کی تسبیح کرتے اور نعماے الہی کے سپاس گزار ہین یعنے تعظیم ذات و صفات الہی کی
مد نظر رکھتے ہین اور گنہگارون کی مغفرت مین دست بدعا رہتے ہین حدیث نبوی مین وارد ہی
کہ منجملہ ان ملائکہ کے ایک کی صورت انسان کی سی ہی اور دوسرا جانور کی صورت کے مشابہ ہی اور
تیسرا نسر کے طور پر ہی اور چوتھا بشکل شیر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امیہ بن ابی الصلت کا
قول سنکر متحیر ہوئے کیونکہ امیہ مذکور نے حاملان عرش کے نامون کو اپنی ایک بیت مین

نظم کیا تھا حالانکہ ایام جاہلیت مین تصنیف کیا تھا وہ شعر یہ ہی شعر زحل وثورتحت یمنی رجلہ

والنسر للیسری ولیث بلید؛ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حق تعالی نے جو حاملان عرش پیدا کیے اب وہ چار ہین اور جسوقت قیامت آیگی چار فرشتے اور انکی مدد کو بھیجیگا اور اس دلیل پر قرآن کی یہ آیہ برہان قاطع ہو ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ یہ لوگ بزرگی اور تناوری جسم مین اسقدر ہین کہ زبان وقلم اور فکر عظماء بنی آدم کی انکی تعریف سے عاجز ہی کیونکہ تمام ملائکہ انکے فیض تربیت کے محتاج ہین انہین سے جو ایک آدمی کی صورت ہی وہ دیوان الٰہی مین واسطے فراخی رزق بنی آدم کے شفاعت کرتا ہی اور جو گاؤ کی صورت ہی وہ جانوران بہائم کے رزق کی سفارش کرتا ہی اور جو کدھ کے مشابہ ہی وہ طیور کے رازقہ کا تمنا خواہ ہی اور جو ہم رنگ شیر ہی وہ درندون کی خورش کا شفیع ہی جملہ ملائک مین سے ایک بڑا فرشتہ ہی جسکو روح کہتے ہین وہ بسبب عظمت وکرامت کے اکیلا ایک صف مین کھڑا رہتا ہی اور دیگر جملہ ملائک ایک دوسری صف مین گنتی سے یہ بھی خیال کیا ہی کہ اسکی ہر ایک سانس سے ایک حیوان کی روح پیدا ہوتی ہی لکھا ہی کہ حق تعالی نے اس بڑے فرشتہ کو ستارے اور آسمان کی حرکت دینے اور ترتیب دینے پر جو

زیر فلک قمر کے ہین موکل کیا ہی - زیر فلک کے لفظ سے یہ مراد ہی کہ عناصر اربعہ یعنے آتش
ہوا آب و خاک اور مولدات یعنے اُن عنصرون سے جو کچھ پیدا ہوا اور معدنیات سے
مانند زر و نقرہ و زیبق و ارزیر و سرب و کانسہ و یاقوت و الماس و فیروزہ و لعل و زمرد
وغیرہ اور جو اشیا معدنیات سے جاری ہین مانند قیر و سندروس و کبریت وغیرہ کے اور نباتات
یعنے جو زمین سے اگتی ہی چھوٹی ہون یا بڑی یعنے جاندار چرند ہون یا پرند خواہ نبی آدم ہون اور
یہ فرشتہ آسمانون سے بہت بڑا ہی اور قوی تر اور جملہ مخلوقات سے بزرگ تر اُسکو اتنی قدرت
حاصل ہی کہ آسمان کو جسطرح سے کہ گردش دے رہا ہی اگر چاہے روک رکھے

اسرافیل یہ فرشتہ مقرب الٰہی ہی اسی کی معرفت احکام جاری ہوتے ہین اور اجسام مین
نفخ روح کرتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کیف انعم وصاحب القرآن قد التقم القرن
واصغی لاذن حتی یوم ینفخ فیہ یعنے کیونکر آرام کرون مین درحالیکہ صاحب صور نے صور منہ مین
لیا ہی اور اجازت الٰہی پاے ہوئے ہی کہ جب نوبت آئے اُسوقت قرنا کو پھونکے مقاتل نے
کہ جو علماے کبار مین سے ہین فرمایا ہی کہ قرن مراد ہو صور سے اور اسرافیل اُسے منہ سے
لگاے ہی اور منتظر ہی کہ جب وہ اذن الٰہی پائے فوراً پھونک دے قرن بصورت قرنا ہی کہ دائرہ
اُسکے سر کا دائرہ جملہ زمین و آسمان سے بڑا ہی غرض کہ وہ عرش پر نظر رکھتا ہی اور منتظر حکم الٰہی ہی کہ
جسوقت ارشاد ہو فوراً صور پھونکے جسوقت یہ صور پھونکیگا خلق آسمان اور زمین کی سب

بیہوش ہونگے مگر جنکو پروردگار عالم چاہیگا وہ اس بیہوشی سے مبرا رہینگے حضرت عائیشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کعب الاحبار سے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ ای پروردگار جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کے مین نے قرآن سے جبرئیل و میکائیل کے حال کی تو خبر پائی ہی مگر اسرافیل کے حال سے بیخبر ہون پس آگاہ فرما مجکو اسکے حال سے کعب الاحبار نے کہا ہی کہ یہ ایک عظیم الشان فرشتہ صاحب چار بازو کا ہی ایک بازو سے تمام مشرق زیر کیے ہوے ہی اور دوسرے سے مغرب اور تیسرا بازو زمین سے آسمان تک اور چوتھا عظمت ایزدی کے سبب منھ پر رکھے ہی اسکے دونون قدم زمین ہفتم کی پشت پر ہین اور سر عرش الٰہی کے ستون کے ہمسر ہی اسکی دونون آنکھون کے سامنے لوح جواہر ہی جسوقت حق تعالیٰ چاہتا ہی کہ اپنے بندون کے حق مین کوئی امر صادر فرمائے قلم کو حکم دیتا ہی کہ اُس لوح پر لکھے اور بعدہ اُس لوح کو اسرافیل کے زیر نگاہ لاتا ہی اور اسرافیل اُن احکامات کو میکائیل کے پاس پہونچا دیتا ہی اور حضرت اسرافیل کے مددگار اور فرشتے ہین ملائکہ سے لیکر عالم کون و فساد اور عناصر اربع تک سب محکوم امر حضرت اسرافیل ہین اور وہ فرشتے انکی طرف سے تمام عالم مین موجود ہین حتی کہ متعین ہین عناصر پر اور موالید ثلثہ پر پھونکتے ہین اُنکی روحون کو جسم مین پس ہوجاتے ہین وہ معدن اور نباتات اور حیوان روح اُس قوت کو کہتے ہین جسکے سبب سے صلاح اور حیات موالید کی ہی اور جب روح پھونکنے سے باز رہتے ہین تو موجب فساد و فنا ہو موالید مذکورہ کا ہی باذن اللہ تعالیٰ۔

جبرئیل علیہ السلام یہ فرشتہ امین وحی اور قدس کا خزانچی ہی اسی وجہ سے اسکو روح الامین اور روح القدس اور ناموس اکبر اور طاؤس ملائکہ کہتے ہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہی کہ ان اللہ تعالیٰ اذا تکلم بالوحی سمع اہل السموات صلصلۃ کحرکۃ السلسلۃ علی الصفا فیصعقون ولا یزالون

کذالك یاتیهم جبرئیل علیہ السلام فاذا جاءهم فزع عن قلوبهم قالوا یا جبرئیل
ماذا قال ربك فتقول الحق فینادون الحق الحق یہ معنی ہین کہ حق تعالی جسوقت ساتھ وحی کے کلام
کرتا ہی آسمان والے سنتے ہین مانند آواز گھڑیال کے گویا کہ زنجیر پتھر پر کھینچتے ہین پس بیہوش ہو جاتے ہین سنکر اُس
آواز مہیب کو سننے والے اور اسی طرح حالت بیہوشی مین پڑے رہتے ہین تا آنکہ حضرت جبرئیلؑ انکے روبرو آتے ہین
اور ہر اس انکا دور ہوتا ہی تو یہ لوگ اُنسے کہتے ہین کہ حق تعالی جل شانہ نے کیا فرمایا پس جبرئیلؑ کہتے ہین کہ الحق یہ سنکر جملہ
ملائکہ الحق الحق کہنے مین مصروف ہوتے ہین حدیث مین وارد ہوا ان النبی صلعم قال لجبرئیل انی احب ان اراك
فی صورتك فقال لا تطیق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلی فواعدہ فی البقیع فی لیلۃ مقمرۃ فاتاہ فی صورۃ
فراہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا هو اسد الآفاق فوقع مغشیا علیه فلما افاق عاد جبرئیل علیہ السلام الی صورۃ
قال صلی اللہ علیہ وسلم ما ظننت ان احدا من خلق اللہ تعالی هکذا فقال جبرئیل علیہ السلام کیف لو رایت
اسرافیل وان العرش العلی کاهله وان رجلیه قد مرقتا تخوم الارض السفلی وانه لیصاغر من عظمۃ اللہ تعالی
حتی یصیر کالوضع والوضع العصفور الصغیر یعنے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے کہا کہ مین
چاہتا ہون کہ تمکو اصلی صورت پر دیکھون جبرئیلؑ نے کہا کہ اصلی صورت دیکھنے کی آپ کو طاقت نہین آپ نے فرمایا کہ
البتہ طاقت رکھتا ہون مین جبرئیلؑ نے وعدہ کیا کہ بقیع مین جب چاندنی ہو تشریف لائیے اُسوقت اپنی اصلی صورت
مشاہدہ کراؤن پس اُس شب کو حضرت جبرئیلؑ اپنی اصلی صورت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو جلوہ گر ہوے
حضرتؐ نے دیکھا کہ تمام آفاق کو محیط ہوگیا ہی بیہوشی طاری ہوئی جب ہوش آیا جبرئیلؑ کو اگلی صورت پر پایا پیغمبر خدا
صلعم نے کہا کہ تمھاری عظمت کے برابر خیال مین نہین آتا کہ اور بھی کوئی مخلوقات مین ہو جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ اگر
اسرافیل کو ملاحظہ فرمائیے تو تعجب جاتا رہے حالانکہ عرش اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہی اور اُسکے دونون قدم زمین
ہفتم کے نیچے پہونچے ہین اور باینہمہ عظمت باری سے مثل گنجشک کے چھوٹے ہو جاتے ہین کعب الاحبار نے لکھا ہی کہ
حضرت جبرئیلؑ افضل الملائکہ ہین اُنکے چھ پر ہین اور ہر ایک مین ایک سو پر اور ہین اور اُنکے علاوہ دو بازو اور ہین جسکو وہ نہین کھولتے
مگر اُسوقت کہ حکم خدا کسی موضع کی ہلاکت کے واسطے ہوتا ہی جب حضرت جبرئیلؑ رسول اللہ صلعم کے پاس آئے آپنے فرمایا
وانہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین یعنے سوال کیا رسول خدا صلعم نے جبرئیلؑ سے دربارہ اُسکی
قوت حاصلہ کے پس جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ مین نے ہر دو بازو پر شہر قوم لوط کو اٹھایا اور آسمان پر لے گیا یہان تک کہ اُنکے
خروش کی آواز اہل آسمان کے گوش زد ہوئی اور پھر مین نے گرادیا اسکو اسطور پر کہ بالائے شہر زیر ہوا اور زیرین شہر بالا یعنے
وہ تختہ الٹ دیا حضرت جبرئیلؑ کے فرمان بردار عالم اور کار عالم ہین موکل اس امر پر ہین کہ حیوانات مین قوت
عصبیہ و غضبیہ کو پیدا کرتے ہین واسطے دفع شر اور ایذا کے

میکائیل ؑ یہ فرشتہ شر وایذا کی مدافعت کرتا ہی رزق کا موکل ہی اور نفوس کو حکمت ا ور معرفت تعلیم کرتا ہی
کعب الاحبار نے لکھا ہی کہ ساتوین آسمان پر دریائے مسجور ہی اور اُس دریا مین اِسقدر فرشتہ ہین جنکی تعریف
اور شمار سوائے خدا کے اور کوئی نہین جانتا اور حضرت میکائیل ؑ اُنکے سردار ہین اور وہی دریا پر قائم ہین یہ اگر اپنا منھ
کھولین تو تمام آسمان بمقابلہ فراخی دہن کے مثل ایک دانہ رائی کے معلوم ہون اگر اہل آسمان یا زمین کے
روبرو چمک اپنے نور کی دکھلا دے تو سب بلاشک جل جا دین اسکے یار و فرمان پذیر تمام عالم پر موکل ہین
قوت نہوض کی ارکان و مولدات وغیرہ مین پیدا کرتے ہین مانند ملائکہ باد و ابر و باران و درخت و جانور
و معدنیات کے پس جملہ موجودات متذکرہ بالا مددگاران میکائیل کے ذریعہ سے متحرک ہوتے ہین

عزرائیل ؑ یہ قابض ارواح ہین کعب الاحبار نے لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے اُنکے ہر دو قدم زمین ہفتم

کے نیچے اور سر عرش اعظم کے اوپر گیا ہے اسکا منہ لوح محفوظ کی طرف رہتا ہے اسکے پروردگار
بقدر افراد خلائق کے ہین تمام مخلوقات اپنی دونون آنکھ کے روبرو رکھتا ہے جس شخص کا رزق
بند ہوا اور وعدہ آپہونچا اسکے جسم سے روح کو نکالتا ہے۔ شعب بن سلم سے روایت ہے کہ حضرت
خلیل اللہ نے ملک الموت سے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مغرب مین ہوا اور ایک مشرق مین یا
ایک ملک مین وبا ہوا اور دوسرے ملک مین ہنگامۂ قتال اسوقت مین تم کیونکر قبض ارواح کروگے

عزرائیل نے کہا کہ ہسوقت مین ارواح طلب کرتا ہون روح مطلق حیوانات اور بنی آدم کی میرے
دونون انگلیون کے درمیان آجاتی ہین۔ وہب بن منبہ نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد
علیہ السلام نے چاہا کہ ملک الموت کو دیکھین اور اُنسے عقد اتحاد باندھین آخر کو ملک الموت حاضر ہوئے
گویا کہ انکے تخت کے نیچے سے نکل آئے اور انکو مطلق آگاہی نہوئی سلیمانؑ نے اُنسے
کہا کہ تم کون ہو انھون نے کہا کہ مین ملک الموت ہون اس نام کے سنتے ہی حضرت سلیمانؑ بیہوش ہوگئے
اسوقت ملک الموت نے درگاہ خدا مین مناجات کی کہ اے پروردگار یہ شخص میرے دیکھنے کا
نہایت مشتاق تھا اور جب مین حاضر ہوا تو بیہوش ہوگیا بارخدایا اسکو ایسی قوت عنایت
فرما کہ مجکو دیکھنے کی تاب لاوے۔ ارشاد ہوا کہ اپنے ہاتھ کو سلیمان علیہ السلام کے سینہ پر
مس کر ملک الموتؑ نے ایسا ہی کیا پس حضرت سلیمانؑ کی غشی دور ہوئی اور سلیمانؑ نے فرمایا کہ
مین نے تجھے تمام مخلوقات سے بزرگ پایا سب فرشتے تیرے ہی مثل ہین ملک الموتؑ نے
جواب دیا کہ قسم اُس خدا کی جس نے تجھے پیغمبر بنایا کہ اسوقت میرے دونون قدم اُس فرشتہ کے کندھے پر
ہین جسکے قدم ہفت طبق زمین سے نکل کر پانسو برس کے راستہ سے زیادہ نکل گئے ہین اور سر اُسکا ہفت آسمان سے

گذر کر ہزار برس کی راہ کے مقدار آسمانون سے بلند ہی اور وہ دہن کشادہ ہاتھ پھیلائے کہتا ہو اگر حکم خدا ہو تو آسمان و زمین کو مع اُنکی موجودات کے ایک لقمہ کر جاؤن پس سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے ایک امر عظیم فرمایا پس ملک الموتؑ نے کہا کہ اگر مجھے میری اصلی صورت پر دیکھیے تو کیا حال ہو جس رنگ سے کہ ارواح کفار کو قبض کرتا ہون پس سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ آیا تو میری زیارت کے واسطے آیا ہی یا قبض روح کو جواب دیا کہ زیارت کو پس سلیمان نے ملک الموتؑ سے دوستی کی پس ملک الموتؑ ہمیشہ پنجشنبہ کو حضرت سلیمان کے دیکھنے کو آیا کرتے اور زوال آفتاب کے وقت تک بیٹھے رہتے تھے ایک روز سلیمان علیہ السلام نے سوال کیا کیا سبب ہی کہ مین تمکو قبض ارواح مین عادل نہین پاتا کسی کو مارتے ہو کسی کو چھوڑ دیتے ہو ملک الموتؑ نے کہا کہ اس سوال مین ہم تم دونون برابر ہین اس امر کی بنیاد یون ہی کہ پندرھوین شعبان یعنے شب برات کو ایک لوح درگاہ الہی سے نازل ہوتی ہی اسمین اسکی تفصیل لکھی ہوتی ہی کہ اِنکی ارواح اِسطرح پر قبض کرنا چاہیے پس بموجب حکم الہی کے کاربند ہوتا ہون اسطرح پر نصف ماہ شعبان آئندہ تک دوسری لوح نازل ہوتی ہو اہل توحید کی روح دست راست سے قبض کرتا ہو اور حریر سفید مشک آلود مین لپیٹ کے مقام علیین مین پہونچاتا ہون اور اہل کفر کی روح دست چپ سے قبض کرتا ہون اور پارچہ قطران مین لپیٹ کے مقام سجین مین پہونچاتا ہون ثم تردون الی عالم الغیب الشہادۃ فینبئھم بما کانوا یعملون پس خبر دیتا ہی انکو اُنکے عمل کی تفصیل اسکی یعنے مسلمان و کافر کی خدا کے علم مین ہی جس کر اور اُنکے اعمال کے مقابل مین انکی جزا دیتا ہی۔ اعمش نے خثیمہ سے روایت کی ہی اُسنے کہا ہی کہ حضرت ملک الموت سلیمان علیہ السلام کے روبرو حاضر ہوے اُسوقت حضرت سلیمان کی مجلسیون مین سے ایک شخص کو بار بار دیکھتے تھے پس جب ملک الموتؑ وہان سے باہر ہوے اُس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ یا نبی اللہ یہ شخص کون تھا حضرتؑ نے کہا ملک الموتؑ اسنے جواب دیا کہ یہ مجھے بقدر تیز دیکھتا تھا کہ گویا مجھے طلب کرتا ہی حضرت سلیمان نے کہا کہ تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مجھے اُسکا خوف بہت بڑا ہی چاہتا ہون کہ اِس دہشت سے مجھے رہائی دیجیے پس حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا کہ اُسکو بلاد ہند مین پہونچاوے دوسری مرتبہ جب ملک الموت آئے تب حضرت سلیمان نے کہا کہ تم اُس روز میرے ایک مجلسی کو بار بار کیون دیکھتے ملک الموتؑ نے جواب دیا کہ مجھے یہ تعجب ہوا کہ اُس شخص کی قبض روح کے واسطے بلاد ہند مین مجکو حکم تھا اور زمانہ قلیل رہگیا تھا اور وہ آپ کی مجلس مین حاضر تھا مجکو تعجب تھا کہ یہ اِس مدت قلیل مین

وہاں کیونکر پہونچیگا مین وقت مقررہ پر وہان پہونچا اُسکو وہین پایا اور روح اُسکی قبض کی وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہو کہ ملک الموت نے کسی جبار کی روح قبض کی اور آسمان کو صعود کیا پس ملائکہ نے پوچھا کہ جملہ خلائق سے جنکی روح تمنے قبض کی کسی پر رحم بھی آیا جواب دیا کہ ہان جب کہ مجھے ایک عورت کی قبض روح کو حکم ہوا ایک صحرا مین تھی پس جبکہ پہونچا مین اُسکے قریب تو دیکھا کہ اُسکے لڑکا پیدا ہوا ہو پس مجھے اُسکی غریبی اور فرزند کی تنہائی پر رحم آیا تھا ملائکہ نے جواب دیا کہ یہ جبار وہی لڑکا تھا جسکی مان کی روح تمنے جنگل مین قبض کی تھی پس ملک الموت نے کہا سبحان من یخلق لما یشاء واللہ الموفق للصواب اور جملہ ملائکہ مین سے کروبی ہین جو حضیرۂ قدس مین معتکف اور سوا ے اللہ کے ملتفت نہین ہین جمال ربوبیت مین مستغرق رہتے ہین یسبحون اللیل والنہار لا یفترون اور شب و روز حق تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہین اور کسی وقت بیکار نہین رہتے ہین حدیث نبوی مین واقع ہو ان اللہ تعالیٰ خلق الارض بیضاء مسیرۃ الشمس فیہا ثلثون یوما محشوۃ خلقا من خلق اللہ لا یعلمون ان اللہ تعالیٰ یعصی طرفۃ العین قالوا یا رسول اللہ من ولد آدم قال لا یعلمون ان اللہ تعالیٰ خلق ابلیس ثم تلی قولہ تعالیٰ ویخلق ما لا تعلمون یعنے رسول برحق نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے زمین پیدا کی جو کہ سیر آفتاب ہو اور اُس زمین مین تیس دن ہین مسیر کے معنی یہ ہین کہ سیر کرتا ہو آفتاب اور وہ زمین پر ہو مخلوق الٰہی سے۔ ایک قوم نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ ہمکو نہین معلوم کہ ایک دم زدن مین کون شخص عاصی ہوتا ہو آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور یہ لوگ ناواقف ہین لوگون نے کہا کہ شیطان اُنکے ساتھ کس مقام پر ہو آپ نے کہا کہ نہین جانتے ہو کہ حق تعالیٰ نے ابلیس کو پیدا کیا ہو پس پیغمبر خدا صلواۃ اللہ علیہ نے یہ آیت بیان فرمائی ویخلق ما لا تعلمون فسبحانہ ما اعظم شانہ جملہ ملائکہ اللہ مین سے ملائک ہفت آسمان ہین کعب الاحبار نے لکھا ہو کہ یہ وہ فرشتے ہین جو تسبیح و تہلیل و قیام و قعود و رکوع و سجود کرتے ہین یعنے ہر وقت سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ کہا کرتے ہین اور یہی طرح حق تعالیٰ اُنکی مدح مین فرماتا ہو یسبحون اللیل والنہار لا یفترون جب قیامت قائم ہوگی کہینگے سبحانک ما عبدناک حق عبادتک سبحانک ما عرفناک حق معرفتک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہو کہ آسمان دنیا کے ملائکہ گاؤ کی صورت پر ہین حق تعالیٰ نے ایک موکل کا نام ملک اسمٰعیل رکھا ہو اور یہ سب فرقہ اِسکا مطیع ہو

ملائکہ آسمان اوّل بصورت گاو ہین اسکے موکل کا نام ملک اسمعیل ہی
ملائکہ آسمان دوم عقاب کی صورت مین
ملائکہ آسمان سوم نسر یعنے گرکس کی صورت ہین انکے موکل کا نام صاعدیائیل ہی
ملائکہ آسمان چہارم گھوڑے کی صورت پر ہین انکے موکل کا صلصائیل نام ہی

ملائکہ آسمان پنجم حور العین کی صورت پر ہین اور اُنکے موکل کا نام کلکائیل ہے

ملائکہ آسمان ششم لڑکون کی صورت ہین اُنکے موکل کا نام سمخائیل ہے

ملائکہ آسمان ہفتم بنی آدم کی صورت ہین اُنکے موکل کا نام روپائیل ہے

وہب بن منبہ کا اعتقاد ہے کہ بلندی آسمان پر چند حجاب ہین اور اُن پردون مین ملائکہ کی اِسقدر کثرت ہے کہ ایک دوسرے کو نہین پہچانتے ہین اور تسبیح مین مصروف ہین ساتھ مختلف زبانون کے

آگاہی اوپر [illegible] کے واسطے [illegible] ہو [illegible]

ملائکہ حفظہ انھین کراما کاتبین کہتے ہیں ابن جریج کہتا ہے کہ یہ دو فرشتے ہیں موکل اولاد

آدم کے ایک دست راست پر اور دوسرا [illegible] صاحب جانب راست کاتب حسنہ ہے

اور صاحب جانب چپ کا کاتب [illegible] کہتے ہیں کہ دو دن کو اور

دو شب کو رہتے ہیں [illegible] ہیں کہ دو رات کو اور دو دن کو

اور ایک فرشتہ رات دن [illegible] کے لیے ہو حفظہ ہے کیونکہ آیت حفظہ

باب کفار میں نازل ہوئی کلا بل تکذبون بالدین ان علیکم لحافظین کراما کاتبین

یعلمون ما تفعلون اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ ان الملک لیرفع القلم

عن العبد ستة ساعات اذا اذنب ذنبا فان تاب واستغفر لم یکتب علیه

شیئا والا کتبه یعنے جسوقت بندے نے گناہ کیا چھ گھڑی فرشتہ دست چپ اسکے

گناہ کو نہیں لکھتا ہے پس اگر توبہ اور استغفار کیا تو اس گناہ کو بالکل نہیں لکھتا ہے اور اگر

توبہ نہ کی استغفار نہ چاہا تو چھ گھڑی گذرنے پر اسکا جرم مندرج دفتر اعمال کرتا ہے دوسری

روایت میں یوں لکھا ہے کہ جسوقت بندہ سے گناہ صادر ہوا اذا کتب علیه عمل حسنة قال صاحب

الیمین لصاحب الیسار وهو امیر علیه القی السیئة حتی اذا القی من حسناته

واحدة من تضعیف العشر وارفع تسع حسنات فیفعل صاحبه یعنے جسوقت

بندہ گناہ کرتا ہے اور وہ لکھا گیا بعد اسکے کوئی اچھا اعمال کیا تو نیکی کا موکل جو دست

راست پر ہے وہ دست چپ کے موکل سے کہتا ہے کہ اٹھاؤ قلم سے یہ کہ میں اسکی

دس نیکیون میں سے ایک نیکی کو اس گناہ کے عوض نہ لکھوں اور نو نیکیاں اسکے نامہ اعمال

میں درج کروں پس وہ موکل دست چپ کا اسکا فرمان پذیر ہوتا ہے وعن انس ابن

مالک رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان الله تعالى وکل بعبده ملکین

یکتبان علیه فاذا مات قال یا رب قبضت عبدك فلانا فالی این نذهب قال الله تعالی

سمائی مملوة من ملائکتی یعبدونی وارضی مملوة من خلقی یطیعونی اذهبا

الی قبر عبدی فسبحانی وکبرانی وهللانی واکتبا ثواب ذلك فی حسنات عبدی

الی یوم القیمه یعنے انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سے روایت کرتے ہیں

کہ حق تعالی نے بندون پر دو فرشتے مقرر کیے ہین تاکہ بندون کے اعمال لکھین پس جب بندہ مرتا ہے

تو وہ دونون ہوکل درگاہ الٰہی مین عرض کرتے ہین کہ الٰہی فلان بندہ تیرا مرگیا اب ہم کہان جائین پس فرماتا ہی حق تعالیٰ کہ میرے آسمان میرے ملائکہ سے بھرے ہین کہ وہ بندگی میری کرتے ہین اور زمین میرے بندون سے بھری ہی وہ سب طاعت مین مصروف ہین پس تم میرے بندہ کی قبر مین جاؤ اور تسبیح اور تکبیر و تہلیل تا قیامت تک مشغول رہو اور اسکا ثواب میرے بندے کے [illegible] ت مین لکھو اور یہی کراماً کاتبین ہین

معقبات یہ فرشتہ ہین کہ آسمان سے برکتین لاتے ہین اور بنی آدم کی جانین آسمان پر لیجاتے ہین اور بعضون اسکے کو بھی ارباب معانی کا کلام ہی کہ اگر بندہ اول وقت نماز کی مداومت کرے مثلاً نماز فجر اول وقت پر ادا کرے تو ہر روز فرشتہ اسکے پاس آتے ہے اور اسکو نماز مین پاوے اور ملائکہ شب اس سے جدا رہے اور اسے نماز مین مصروف رہتے پاوے اسیطرح جب نماز مغرب ادا کرے جو گناہ درمیان دو نمازون کے صادر ہوا ہوگا اسکا کفارہ ہوگا اور جب ایسا ہو تو ملائکہ جو ہونگے حسنات کے اور کوئی اعمال بد اسکا آسمان پر نہ لیجاوینگے اور یہ امر صداقت رکھتا ہی جو جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہی کہ یقول اللہ تعالیٰ یا ابن آدم ما ینصفنی انا بعثت الیک بالنعم وتمقت الی خیری الیک نازل وشرک الی صاعد ولایزال ملک کریم یاتینی عنک فی کل یوم ولیلۃ بالمعصیۃ بعمل قبیح یا ابن آدم لو سمعت وصفک من غیرک وانت لاتعلم الموصوف لاسرعت الی مقتہ یعنے حق تعالیٰ نے بنی آدم سے خطاب فرماکر فرمایا کہ اے پسر آدم کون منصف ہوتا ہی ہمارے اور تیرے درمیان مین بے نہایت جو نعمت میری طرف سے تجکو پہونچتی ہی اور تجھسے

گناہ و معصیت میری جانب آتا ہی ہماری نیکی تیری بدی ہی اور ہمیشہ فرشتۂ کریم ہمارا تیری جانب سے عمل قبیح لاتا ہی ای پسر آدم مین جو کچھ تیری صفت غیر سے سُنتا ہون اور تو اُس سے خبر نہین رکھتا ہی اور غافل ہو اگر میں عمل کرتا مین تو بہت جلد تجھکو ہلاک کرتا اور تو عذاب مین گرفتار ہوتا ۔

منکر و نکیر یہ دو فرشتہ ہین جملہ ملائکہ مین سے کہ بعد دفن کے آدمی کی قبر مین پہونچکر سوال کرتے ہین خدا اور رسول سے ۔ انس بن مالک نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولے عنہ اصحابہ وھو یسمع قرع نعالھم اتاہ ملکان فیقعدانہ ویقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل ای محمد فاما المومن فیقول اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار وقد ابدل بمقعد من الجنۃ فراھما جمیعاً واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول فی ھذہ الرجل فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق حدید ضربۃ فیصیح صیحۃ تسمعھا من یلیہ غیر الثقلین اسکے معنی یہ ہین کہ جسوقت بندہ کو قبر مین رکھتے ہین اور لوگ دفن کر کے واپس ہوتے ہین ہنوز ان لوگون کے قدم کی آہٹ بدستور سنائی دیتی ہی کہ دو فرشتے تند آنکر مردہ کو قبر مین بٹھا لیتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ محمد مصطفےٰ کے حق مین کیا کہتا ہی پس اگر بندہ مومن ہو تو کہتا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ وہ بندہ خدا ہین اور رسول اسکے ہین پس وہ فرشتے کہتے ہین کہ اپنی جگہہ کو دیکھ کہ دوزخ تھی مگر بہ برکت متابعت رسول برحق بدل بمقام بہشت ہو گئی پس دیکھ لیگا وہ بندہ اُن دونون مقامون کو یہ سوال و جواب تو مومن مردہ کا ہی کافر اور منافق کا ماجرا سنیئے جب اُس سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین سوال کرینگے وہ جواب دیگا مین کچھ نہین جانتا جو دنیا مین سب کہتے تھے مین بھی کہتا تھا پس یہ سنکر سکو جواب دینگے کہ آیا تو نے نہین پہچانا اور نہین پڑھا تو نے اُنکا وصف بعد ازان لوہے کے گرزون سے مارینگے اور وہ فریاد کرے گا کہ جسکو تمام مخلوقات سوائے جن و انس کے سنین گے ملائکہ سیاحین یہ فرشتے بہ نسبت اورون کے ذکر کے مجلسون کو دوست رکھتے ہین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ تعالے ملائکۃ سیاحین فی الارض فضلا

عن کتاب الناس فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تعالی اینادوا ھلموا الی بغیتکم فیحفونھم الی سماء الدنیا فاذا انصرفوا یقول اللہ تعالی علی ای ترکتم عبادی یصنعونہ فیقولون ترکناھم یحمدونک ویسبحونک فیقول اللہ تعالی وھل راونی فیقولون لا فیقول لو راوک لکانوا اشد تسبیحا وتحمیدا وتمجیدا فیقول لھم من ای شیء یتعوذون فیقولون من النار فیقول وھل راوھا فیقولون لا فیقول کیف ولو راوھا فیقولون لو راوھا لکانوا اشد حرا منھا واشد تعوذا فیقول وای شیء یطلبون فیقولون الجنۃ فیقول وھل راوھا فیقولون لا فیقول کیف ولو راوھا فیقولون لو راوھا لکانوا اشد علیھا حرصا فیقول انی اشھدکم انی قد غفرت لھم فیقولون کان فیھم فلان لم یردذکرھم انما جاء لحاجتہ فیقول ھم القوم الذین لا یشقی لھم جلیسھم ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو رسول خدا سے کہ فرمایا انھون نے کہ حق تعالی کے چند فرشتہ ہین جو زمین پر سیاحت کرتے ہین اور یہ ان فرشتون سے علاوہ ہین جو کاتب اعمال بنی آدم ہین پس جسوقت کسی ایسے گروہ کو پاتے ہین جو اللہ کا ذکر کرتا ہو تو اپنی قوم کو بلاتے ہین کہ ادھر آؤ تمھارا مطلوب موجود ہی اور خود اپنی قوم کے ساتھ آسمان پر جاتے ہین جب طی کرتے ہین آسمان کو جوقت حق تعالی اُنسے دریافت کرتا ہی کہ تمنے ہمارے بندون کو کس شغل مین پایا یہ جواب دیتے ہین کہ تیرے شکر مین پس حق تعالی فرماتا ہی کیا انھون نے میرے تئین دیکھا ہو فرشتے کہتے ہین نہین تب خدا فرماتا ہی کہ اگر وہ لوگ مجکو دیکھین تو اُن لوگون کا کیا حال ہو فرشتے عرض کرتے ہین کہ ہر آئینہ تجکو وہ لوگ دیکھین تو زیادہ تسبیح اور تحمید وتمجید کرین اور نیز فرماتا ہی کہ کس خوف کے سبب مجھسے پناہ مانگتے ہین ملائکہ کہتے ہین کہ آتش دوزخ سے پس حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر دوزخ کی آگ دیکھین تو انکو کیسا خوف ہو فرشتے کہتے ہین کہ اگر دیکھ پاتے تو زیادہ تر خوف وہراس کی گرمی مین پھنستے پھر حق تعالی فرماتا ہی کہ مجھسے کس چیز کی خواہش رکھتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ بہشت کی پس خدا پوچھتا ہی کہ آیا بہشت انھون نے دیکھی ہو فرشتے جواب دیتے ہین نہین تو خدا فرماتا ہی پھر کیونکر زیادہ اشتیاق رکھتے ہین فرشتے جواب دیتے ہین کہ اگر بہشت دیکھی ہوتی تو زیادہ تر بہ نسبت اسوقت کے حریص اور مشتاق نظر آتے پس حق تعالی فرماتا ہی کہ مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین نے بخشا ان لوگون کو پس ملائکہ کہتے ہین کہ فلان شخص جو انکے گروہ مین تھا

وہ تیرے ذکر کو نہین پسند کرتا تھا بلکہ کسی دوسرے کام کو اتفاقاً وہان آیا تھا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ
یہ وہ قوم ہی جنکا ہمنشین بدبخت نہین ہوتا منجملہ اور **فرشتون کے** ہاروت ماروت ہین یہ
دونون فرشتے چاہ بابل مین معذب ہین۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اشرفت الملائکة علی الدنیا فرأت بنی آدم یعصون فقالت یارب ما اقل معرفة ہؤلاء
بعظمتک فقال اللہ عز وجل لو کنتم فی مسلاخہم لعصیتمونی قالوا کیف یکون ہذا ونحن نسبح بحمدک و
نقدس لک قال فاختروا منکم ملکین فاختاروا ہاروت وماروت فاہبطا الی الارض ورکب فیہما شہوات
بنی آدم ومثلت لہما امرأة فما عصما حتی وقعا المعصیة فخیرا بین عذاب الدنیا وعذاب الآخرة لا ینقطع فاختارا عذاب
الدنیا کما ذکرہما اللہ تعالیٰ ببابل ہاروت وماروت اس حدیث کے معنی یہ ہین کہ نظر کیا
ملائکہ نے دنیا مین پس دیکھا کہ بنی آدم عصیان کرتے ہین پس کہا جناب الٰہی مین کہ یہ قوم نہین جانتی
عظمت تیری اور بزرگی تیری کو کہ خدا تو ہی پس حق تعالیٰ نے کہا کہ اگر تم بھی انکے ہمرنگ رہو تو میرا قصور
کرو گے فرشتون نے جواب دیا کیونکر ہوسکتا ہی پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تجویز کرو دو فرشتہ حکومت زمین چاہین
پس ہاروت وماروت زمین پر نازل ہوے پس انسانی شہوات انکی ذات مین پیدا کی گئی اور دیکھا انھون نے
اس چیز کو کہ جسمین بنی آدم مبتلا تھے نگاہ نہ رکھ سکے پس آلودہ گناہ ہوے پس حق تعالیٰ نے اختیار دیا انکو عذاب
دنیا اور عذاب آخرت سے پس انھون نے ایک دوسرے سے دریافت کیا کہ کیا اپنے تئین جواب دیا جاوے اسنے کہا
کہ عذاب دنیا چند روزہ ہی اور عذاب آخرت کی انتہا نہین اسی کو اختیار کرین لہذا عذاب دنیوی مین چاہ بابل بیچ
ہوا جیساکہ کلام مجید مین ارشاد فرمایا ہی ببابل ہاروت وماروت جس شخص نے ان دونون مقہورون کو دیکھا ہی
وہ راوی ہی کہ دونون نہایت قوی اور بزرگ الٹے لٹکے ہین اور ایڑیون سے زانون تک طوق وسلاسل مین جکڑے
ہوے ہین۔ ایک روایت یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے انسے فرمایا ہی کہ مین تمھین بھیجتا ہون قریب بنی آدم کے اور درمیان
ہمارے تمھارے رسول نہین ہی پس تم مین پر اترو مگر چوری اور زنا ہرگز نہ کرنا اور میرے ساتھ کسی کو شریک کرنا
کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے لکھا ہی کہ دنیا مین پہونچنے کے اول ہی روز مرتکب موانعات مذکورہ کے ہوے خلاف
حکم حق تعالیٰ عمل کیا پس جسوقت چاہا کہ آسمان پر جاوین جانے نہ پائے اور جب حضرت ادریس علیہ السلام پیغمبر ہوے
انسے شفاعت طالب ہوئے انھون نے کہا کہ یہ کیونکر معلوم ہوسکتا ہی کہ میری دعا مقبول ہوگی انھون نے
کہا اگر جیسے کہ اسوقت ہم ہین اگر ایسے ہی بنے رہتے تو سمجھو کہ شفاعت منظور ہوئی ورنہ برعکس اسکے نامنظوری کی
دلیل ہی آخر حضرت ادریس علیہ السلام نے دو رکعت نماز ادا کر کے شفاعت کی اور بعد نماز انکی طرف
نگاہ کی نہ دیکھا انکو پس جانا کہ عذاب مین مبتلا ہوے اور زمین بابل مین انکو لے گئے ہین اور وہان بند مین
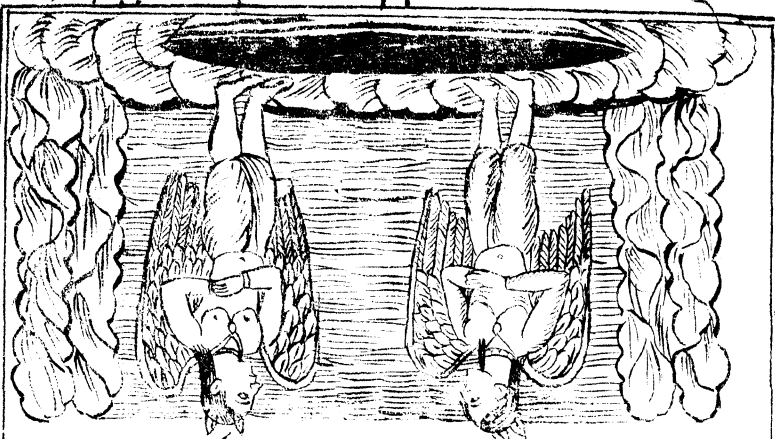
جو فرشتہ کہ کائنات کے موکل ہین اُنہین سے چند فرشتے ایسے ہین جنسے کائنات کی اصلاح ہوتی ہی اور ہر فرد انسان پر موکل ہی ابوامامہ نے رسول اللہ صلعم سے حکایت روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا وکل بالمومن مائة وستون ملك یذبون عنه ما لم یقدر علیه من ذلك بالبصر سبعة املاك یذبون عنه كما یذب الذباب عن العسل في الصائفة یعنے ہر ایک مومن پر ایک سو ساٹھ فرشتہ مالک موکل ہین جو ایذا کی مدافعت کرتے ہین از انجملہ سات فرشتے آنکھون کے موکل ہین کہ دفع ایذا کرتے ہین جسطرح کہ شہد سے گرمی مین مکھیان دور کی جاوین ورنہ وہ امر ہو کہ پیغمبر خدا نے بطفیل نور نبوت کے پہچانا لیکن اب ہم درمیان غذاے حیوانات اور نباتات کے تفصیل بیان کرتے ہین اب یہ سمجھنا چاہیے کہ کوئی خوردنی ہماری جزو بدنی نہین ہوسکتی جب تک کہ وہ ساتون فرشتہ ممد و معاون نہون اور وہ جزو بجاے اُس جزو کے جو تلف ہوا ہو جسم مین قائم نہوا ہی پس آدمی جسم غذا کا محتاج ہوگا اور یہ امر ظاہر ہی کیونکہ بدن ہر وقت تحلیل مین ہی بسبب حرارت اندرونی و بیرونی کے حرارت جسوقت رطوبت مین اثر کرتی ہی تو رطوبت کو تحلیل کر دیتی ہی بدین وجہ کہ جماد کی غذا صرف اپنے نفس پر ہی لیکن جب تک کوئی موثر نہو جزو بدن یعنے خون گوشت اور استخوان نہوگا جسطرح کہ دانہ گندم بہ نفس خود خمیر اور روٹی اور آٹا نہین ہوتا جب تک کہ اُسکا پکانے والا اپنا عمل بجا نہ لاوے پس اسی طرح ظاہر ہی کہ صناع ظاہری حضرت انسان ہین اور باطنی ملائکہ پس حق تعالی نے ظاہر و باطن اپنے خوان نعمت کو بندون کے لیے ارزانی فرمایا ہی پہلا فرشتہ غذا کو گوشت اور استخوان کی طرف جذب کرتا ہی کیونکہ غذا بہ نفس خود متحرک نہین ہی دوسرا فرشتہ اُسکو وہان پر نگاہ رکھتا ہی تیسرا اُسکو خون و گوشت کی صورت بناتا ہی چوتھا فرشتہ اُسکے فضلہ کو براہ اجسام مقررہ باہر نکالتا ہی پانچوان فرشتہ ہر چیز کو ممیز کرتا ہی تا کہ گوشت و استخوان و خون کی اصلاح ظاہر ہو جاے

چھٹا فرشتہ استخوان کے موافق استخوان مین چسپ کرتا ہی گوشت کے واسطے گوشت مین پہونچاتا ہی
ساتوان فرشتہ ہر چیز کی رعایت کرتا ہی اُسکے چسپان کرنے مین پس مدور مین وہ شی پہونچاویگا
جو اُسکے پہنا ور ہی اور عرض کو باطل نہ کرے اور لائق کرے یعنے مجوف مین پہونچاوے
مجوف اُسکو کہتے ہین جو درمیان خالی ہو اور جسوقت کسی چیز کو موافق حاجت کے لگا رکھے
پس جسوقت کہ کسی عضو پر جمع ہوکر خراب کرتا ہی بلکہ ضرور ہی کہ اُسکی پلکون پر رقیق رقیق اجزا جاری
ہو جاوین یعنے حدقہ حانی پر اجزا کو اور اُنپر غلیظ اجزا کو کھینچ لاوے اور رعایت ہر عضو کے شکل صورت
کی کرے پس اگر فرشتہ ان اُمور کی رعایت نہ کرے تو البتہ غذا جمیع بدن مین پہونچے اور ہر قدم
کی جانب کوئی فائدہ غذا کا نہ پہونچیگا پس اس شخص کا قدم بزرگی کے زمانہ مین جیسا کہ خردی مین
تھا ویسا ہی رہیگا اور باقی اعضا بڑھکر کلان ہو نگے پس اُن پیرون کو رفتار کی منفعت نہ پہونچیگی
بیکار رہینگے پس اُسکی رعایت اور ہر ایک ہندسہ کی قسمت کرنا اس فرشتہ کے ہاتھ ہی
بعض ملائکہ جو موکل انسانی ہین اُنکا حال یہ ہی کہ وہ تو تیرے اصلاح بدن پر مشغول ہین اور
تو اُنکے کار اصلاح سے کچھ خبر نہین رکھتا ہی وان تعدّوا نعمة الله لاتحصوها پس اسی طرح قیاس
کرنا چاہیے احوال جمیع کائنات کا نظر بارھوین ارسطاطالیس کے نزدیک ہر ایک زمانہ
گردش فلک الافلاک سے عبارت ہی اور باقی حکما کے نزدیک رات دن کے گذرنے سے
مراد ہی زمانہ یون قسمت کیا جاتا ہی کہ زمانہ قرن پر اور قرن سال پر اور سال مہینے پر اور مہینا
روز پر اور روز ساعت پر اور ساعت نشان اور علامت پر اور یہ نفیس ترین راس المال ہی
جو انسان کو حاصل ہی کہ ایک جزو دوسرے جزو سے ہمیشہ ضائع اور مضمحل ہوتا ہی حکما کا
اعتقاد ہی کہ جو حادثات از قبیل دولت یا نکبت یا خیر وشر وغیرہ کے اس عالم ایجاد مین
موجود ہوتے ہین وہ سب اُمور دنیوی ہین سبب اُنکا اوضاع فلکی ہین پس اسی وجہ سے ہمیشہ
زمانہ کی شکایت کیا کرتے ہین جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہی شعر رمتنی بنات الدهر من حيث لا ارى
فكيف من يرمى وليس براحى ٭ فلو انها نبل اذا لاتقيتها ٭ ولكنني ارمى بغير سهام ٭ پس چونکہ
خلاف حکم شرع ہی یہ فرمایا ہی کہ یہ برخلاف ہی بلکہ جو حوادثات عالم مین ہوتے ہین وہ
سب حکم تقدیر الہی سے ہین قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبّوا الدهر فان الله هو الدهر
یعنے گالی مت دو دہر کو کہ حق تعالیٰ خود دہر ہی بعض حکما اور علما اور فضلا سلف کا اعتقاد ہی کہ اول مین یہ
زمانہ خوب تھا اور آخر مین بد ہوا اور بدتر ہونیوالا ہی ابو الطیب المتنبی اعظم شعراے عرب نے فرمایا ہی

؎ اتی الزمان بنوہ فی شبیبۃ + فسرھم و اتیناہ علی الھرم ؁ بعض کے نزدیک ابتدا سے
زمانہ فاسد رہا ہی اور کسی عہد مین کوئی اُس سے امین نہین رہا آخر عہد بنی عباس مین ابو العلا
معری اکابر عصر مین تھا اُسنے بدیع الزمان کے نام مکتوب لکھا تھا کہ زمانہ تحقیقاً فاسد نہین ہوا
جواب مین میر بدیع الزمان نے تحریر فرمایا کہ زمانہ تحقیق کرنا فاسد ہوا ہی آیا کون وقت خوب تھا
کب فاسد نہ تھا آیا بنی عباس کے عہد دولت مین زمانہ اچھا تھا حالانکہ اُسکا آخر عہد ہمنے بھی دیکھا ہی
اور اول عہد کی کیفیت سُننے مین آئی ہی کیا عہد مروانیان کا وقت اچھا تھا اُسکا بھی حال اخبار مین تحریر ہی
جو قابل اعتماد نہین ہی آیا بنی حرب کا عہد اچھا تھا اُسوقت مین جو واقع ہوا ہی وہ بھی معلوم ہو
یا زمانہ ہاشمی اچھا تھا جسکے حق مین جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے فرمایا ہی شعر
لیت لی بکل عشرۃ منکم واحد + من بنی فراس ابن غنم ؁ کیا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد مین زمانہ
خوب تھا یا معاویہ کے خلافت مین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی ھل بعد الزوال الی الزوال
یا عہد تمیمیہ مین کچھ خوبی تھی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے طوبی لمن مات فی تاتات
الاسلام کیا عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین زمانہ بہتر تھا اُسکے حق مین کہا ہی اسکی بابت فاذہ فقد
ذھبنا لامانۃ یا زمانہ جاہلیت اچھا تھا جسکی نسبت کہا ہی شعر ذھب الذین یعاش فی اکنافھم
و بقیت فی خلف کجلد الاجرب ؁ کیا قبل عہد جاہلیت کے زمانہ مین کچھ عمدگی تھی جیسا کہ لکھا ہی
شعر بلاد بہا کنا و کنا نحبہا + اذا الناس والبلاد بلاد ؁ کیا اسکے ماقبل کا زمانہ اچھا تھا حالانکہ
حضرت آدم علیہ السلام سے منقول ہی شعر تغیرت البلاد و من علیہا + و وجہ الارض مغبر قبیح ؁
کیا قبل آفرینش آدم علیہ السلام کے زمانہ اچھا تھا جسکی نسبت ملائکہ نے فرمایا ہی اتجعل فیہا من یفسد فیہا پس ان
دلیلون سے زمانہ کا مفسد ہونا ثابت ہی لیکن قیاس مقتضی ہی کہ مطرد ہوا ہو قول بیچ بیان لیالی اور ایام
کے یعنی روز و شب کے دن اُسکو کہتے ہین کہ طلوع آفتاب سے غروب تک کے درمیان کا عرصہ ہی
اور رات زمان غروب آفتاب سے تا طلوع آفتاب حساب ہوتی ہی رات دن کی چوبیس ۲۴ گھڑی ہوتی ہی
جو نہ کم ہوتی ہی نہ زیادہ اگر باقتضاے موسم کے رات کم ہوتی ہی تو دن بڑھ جاتا ہی اور جو دن بڑھتا ہی تو
رات اپنے مقدار گھٹ جاتی ہی جیسا کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی یولج اللیل فی النھار و یولج النھار
فی اللیل سب دنون سے بڑھا ہوا دن حزیران کی تیرھوین تاریخ ہی اور اُسوقت ہوتا ہی جب کہ
آخر جوزا مین آفتاب کا نزول ہوتا ہی۔ پس اُسوقت دن پندرہ گھڑی اور رات نو گھڑی کی
ہوتی ہی اور نہ اس سے زیادہ رات کا تنزل نہین ہوتا ہی پھر دن گھٹنے لگتا ہی اور رات کی ترقی شروع

ہوتی ہی آخر اٹھارھوین ماہ ایلول کو دن و رات برابر ہوجاتا ہی اور یہ موسم وہ ہی کہ آفتاب
اخیر سنبلہ مین جاتا ہی اُسوقت کو نقطۂ اعتدال خریفی بھی کہتے ہین اُسوقت رات و دن بارہ
بارہ گھڑی کے ہوتے ہین اُسکے بعد پھر دن کم ہونا شروع ہوجاتا ہی اور رات کانون الاول کی
سترھوین تاریخ سے بڑھتی جاتی ہی اُس زمانہ مین رات پندرہ ساعت کی اور دن نو ساعت کا
یہ انتہا درازی شب کی ہی اور کوتاہی روز کی اسکے بعد رات گھٹنی شروع ہوتی ہی اور دن ترقی
پکڑتا ہی سولہ تاریخ رومی تک کہ آفتاب برج حوت مین پہونچتا ہی یہ زمانہ مساوات شب و روز کا ہی اور
اُسوقت کو اعتدال ربیعی کہتے ہین اور اُسوقت سے آسمان کی گردش نئے سرے آغاز ہوتی ہی
اور حساب نو شروع ہوجاتا ہی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی والشمس تجری لمستقر لها ذلك
تقدیر العزیز العلیم واضح ہو کہ خداوند تعالی کے یہ الطاف ہین کہ زمانہ کو روز و شب سے
تقسیم فرمایا ظاہر ہی کہ انسان اپنے حرکات و اعمال سے مضطرب رہتا ہی اسوجہ سے اسے کلفت اور
اُسکی قوت مین ضعف ظاہر ہوجاتا ہی اور اس سستی کے نتیجہ مین غلبہ خواب حاصل ہوتا ہی اور
چاہتا ہی کہ سرگرم استراحت ہو کر دفع ملالت کرے پس اسی واسطے حق تعالی نے رات دن بنا کر
رات کا وقت دفع کلفت کے واسطے اور دن سرانجام مہام کے لیے مقرر فرمایا ہی ورنہ لوگون کو
بڑی دشواری ہوتی کسواسطے کہ جسوقت کوئی یہ چاہتا کہ فلان شخص سے اپنی مہم کا سرانجام کرے
اور وہ خواب مین ہوتا پس وہ مہم موقوف رہتی پس یہ تقسیم شب و روز کی نکالی اور اسی پر اشارہ
فرمایا ہی جعل لكم الليل والنهار لتسكنوا فيه ولتبتغوا من فضله ولعلكم تشكرون
دنون کی فضیلت اور خواص مذہب سنی مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ملت
مین جمعہ کا دن سید ہو جناب رسالتمآب اسی ملت مین تھے ابو ہریرہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہین کہ خیر يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة
فيه خلق آدم وفيه اسكن الجنة وفيه اهبط منها وفيه تاب الله عليه وفيه تقوم الساعة وفيه ساعة
لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله فيها خيرا الا اعطاه یعنے بہترین روز وہ ہی کہ جس روز آفتاب چمکا ہی اور
وہ جمعہ کا دن ہی اسی روز آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور اسی روز بہشت مین پہونچے اور اسی روز بہشت سے
زمین پر آئے اور اسی روز حضرت آدم کی توبہ حق تعالی نے قبول فرمائی اسی روز قیامت قائم ہوگی
اسی روز ایک ایسی ساعت ہی کہ اُسوقت جو مسلم جس امر کے بارہ مین حق تعالی سے دعا کرے قبول
ہوتی ہی کیونکہ اس روز ملائکہ بندون کی طرف متوجہ رہتے ہین جسوقت دیکھا کہ بندہ جمعہ کے روز عبادت

مین تاخیر کر رہا ہی تو باہمدگر گفتگو کرتے ہین کہ اس بندے کو آج کیا وجہ درپیش آئی کہ اسنے اپنی چیز
خاک مین ملائی پس کہتے ہین اللهم ان کان اخره عن وقته فقر فاغنه وان کان آخره مرض فاشفه
وان کان اخره شغل ففرغه لعبادتك وان کان آخره لهو فاقبل بقلبه الی طاعتك یعنے اے خدا اگر اس بندے
کو تیری بندگی سے فقر نے غافل کر دیا تو اسکو غنی کر دے اگر مرض حائل ہو تو شفا دے اگر کوئی
اشتغال ہو تو اس سے باز رکھ اگر کھیل مین مصروف رہا تو اسکے دل کو طاعت کی طرف منقلب فرما۔
بعضے گذشتہ لوگون نے کہا ہی کہ حق تعالیٰ کے نزدیک ایک ایسی فضیلت ہی جو کسی کو نہین دیتا مگر اسکو
جو روز پنجشنبہ کے شام کو ستاری ہو جو شخص جمعہ کے دن ناخن تراشیگا اسکو مرض سے صحت ملیگی
اصمعی نے کہا ہی کہ ایک مرتبہ ہارون رشید کی خدمت مین حاضر ہوا اس روز جمعہ تھا ہارون
رشید نے فرمایا کہ آج ناخن کا ترشوانا سنت ہی اور یہ فقر کو دفع کرتا ہی پس اسنے کہا کہ اے امیر المومنین
تو بھی فقر سے ڈرتا ہی اسنے جواب دیا کہ مجھسے زیادہ کوئی خوف نہو گا روز شنبہ اس قوم
یہود کی عید ہوتی ہی کلبی رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی
امت کو فرمایا کہ ہفتہ مین ایک دن حق تعالیٰ کی عبادت کے واسطے فرض کرو اور اس روز
ہمہ روز اور کامون سے فارغ ہو پس ان لوگون نے بجز روز شنبہ کے اور روز قبول نہ کیا
کہتے ہین کہ یہ دن وہ ہی کہ حق تعالیٰ آفرینش عالم سے فارغ ہوا ہی یہود کے نزدیک یہ اعتقاد ہی
کہ جو امر اس عالم حادثات مین شنبہ کے دن صادر ہو اسی مطابق وہ ہفتہ گذریگا پس اسی
سبب سے اس روز دادوستد نہین کرتے اس اعتقاد مین مسلمان برخلاف ہین کیونکہ رسول خدا نے
فرمایا ہی بورك لامتي في بكورها سبتها وخميسها کاشتکار لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ثمرہ درختان کو
شنبہ کے روز قطع کرنا چاہیے روز یکشنبہ نصاریٰ کی عید ہی اصحاب سیر کے نزدیک
اول روز یکشنبہ ہی اور یہ دن اول ہی تمام ایام دنیاوی مین سے اسی روز اللہ تعالیٰ نے آفرینش کا
آغاز فرمایا ہی لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ جمعہ قبول کرین
انھون نے کہا کہ یہ ہم نہین چاہتے کہ یہود کی عید کے بعد ہماری عید ہو پس روز یکشنبہ اختیار
کیا اور اسپر معتقد ہین کہ ہر کام کے آغاز کو روز یکشنبہ نہایت مبارک ہی روز دوشنبہ
مبارک روز ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس روز سے روز پنجشنبہ کو وظیفہ شروع
کیا اہل امت نے ان دونون روز کی فضیلت کے بارہ مین سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اس
روز بندون کے اعمال آسمان پر جاتے ہین اور مین اس امر کو پسند کرتا ہون کہ میرے اعمال لیجاوین

اور میں روزہ سے ہوں حدیث مین آیا ہی کہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی
روز تولد ہوے اور اسی روز آغاز نزول وحی کا ہوا اور اسی روز مدینہ سے مکہ کو ہجرت فرمائی
اور اسی روز وفات بھی واقع ہوئی ۔ حدیث امام احمد بن حنبل سے مروی ہی مسند ابن عباس
رضی اللہ عنہما مین **روز سہ شنبہ** اس روز مین اصلاح حال اور حجامت کرنا خوب ہی لکھا ہی
کہ قابیل نے ہابیل کو اسی روز قتل کیا ہی **روز چہار شنبہ** اسمین خیر بہت کم ہی ہر مہینے کا
چہار شنبہ نحس ہی کہا ہی کہ ایک ظریف تھا اسکے بھائی نے اُس سے کہا کہ میرے ہمراہ ایک کام کو
چلنا ہی ظریف نے جواب دیا کہ آج چہار شنبہ ہی آج کے دن ٹھہر رہنا بہتر ہی اُسنے جواب دیا
کہ کیا آج کے دن یونس بن متی علیہ السلام نے بطن مادر سے ولادت نہین فرمائی ظریف نے
جواب دیا کہ اسی وجہ سے تو وہ مر گئے اور اسی وجہ سے اُسکی برکت فوت ہوئی اور خوبی لباس و
فراوانی موضع اور پوشش کم ہوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے شکم مین جانا پڑا اُسنے
کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی اسی روز پیدا ہوے اُسنے جواب دیا کہ آخر کار بھائیون کے ہاتھ سے
کیا کیا صدمے پہونچے کہ نوبت قید کی اور تنہائی کی پہونچی اُسنے جواب دیا کہ اس روز حق تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ
کے حق مین وحی نازل فرمائی اُسنے جواب دیا کہ آخر جب تک ابراہیم گلخن مین نہ گرے وہ آتشکدہ سرد نہوا
اُسنے کہا کہ اس روز حق تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح و فیروزی عطا فرمائی ظریف نے
کہا بیشک مگر اُسوقت جبکہ آنکھین نابینا ہوئین اور دم گھوٹنے لگا کہ جس سے قریب ہلاکت پہونچے
روز پنجشنبہ مبارک ہی مخصوص بنا برِ استدعاے حاجت اور ابتداے سفر ۔ زہری نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہی اور حدیث مرفوع ہی اذا اراد سفراً یخرج یوم الخمیس
والحجامۃ تکرہ یوم الخمیس جو شخص سفر کا ارادہ رکھتا ہو وہ اسی روز سفر کرے اس روز حجامت مکروہ ہی ۔
حمدون بن اسمٰعیل نے لکھا ہی کہ مین نے معتصم کی زبانی سنا ہی کہ اُنھون نے ماموں رشید سے انھون نے
مہدی سے انھون نے منصور سے انھون نے اپنے والد سے اور اُسکے والد نے اپنے دادا سے اور
اُنھون نے ابن عباس سے اور اُنھون نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ
من احتجم یوم الخمیس فحم فمات فی ذلک المرض یعنے جو شخص پنجشنبہ کے روز حجامت کرے وہ
گرم ہو کر اُسی مرض مین فانی ہوگا اُسنے لکھا ہی کہ مین پھر معتصم کے روبرو ایک عرصہ دراز کے بعد گیا
اتفاقاً اُس روز پنجشنبہ تھا دیکھا تو وہ حجامت بنوا رہا تھا یہ حال دیکھ کر مین متحیر زیادہ ہوا اُسنے کہا کہ اے
حمدون شاید میرا پچھلا کہا ہوا تجھے یاد آیا ہی مین نے اقرار کیا اُسنے فرمایا کہ واللہ مجھے یاد نہین آیا

جب تک کہ اُستر نہین لگا آخر اسی روز آخر وقت کو تپ عارض ہوئی اور اس مرض مین جان بحق
تسلیم کی انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ ایک مرتبہ رسول برحق نے فرمایا کہ لوگون
نے مجھسے سوال کیا کہ احوال دنون کا بیان کرون پس مین نے جواب دیا کہ شنبہ کا دن مکروفریب
کا ہی کیونکہ اسی روز قریش نے مقام دارالندوہ مین مکاری کی ہی اور یکشنبہ کا دن واسطے درخت
لگانے اور تعمیر عمارت کے بہتر ہی اسی روز حق تعالی نے آغاز آفرینش عالم فرمائی ہی اور
دوشنبہ سفر و تجارت کا دن ہی اسی روز شعیب علیہ السلام نے سفر کیا اور تجارت کرکے نفع
حاصل کی اور سہ شنبہ خون کا دن ہی اسی روز حضرت حوا علیہا السلام حائض ہوئین اور چہارشنبہ
نحس مستمر ہی حق تعالی نے اسی روز قوم عاد و ثمود کو ہلاک فرمایا اور فرعون اور اُسکے لشکر کو غرق کیا
اور پنجشنبہ مہم اور ضروری بادشاہان کے واسطے ہی ابراہیم خلیل اللہ اسی روز بادشاہ کے
پاس گئے اور عزت تکریم و عزت حاصل ہوئی جمعہ کا دن نکاح و خطبہ کا ہی اسی روز حضرت
آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ ہوا ہی امیرالمومنین علی علیہ السلام نے
فرمایا ہی اشعار ۔ فنعم الیوم یوم السبت حقا ۔ لصید ان اردت بلا امتراء ۔ وفی الاحد البناء لان فیہ ۔
تبدی اللہ فی خلق السماء ۔ وفی الاثنین ان سافرت فیہا ۔ ستظفر بالنجاح و بالثراء ۔ وان ترد الحجامۃ فالثلاثا ۔ ففی
ساعاتہ هرق الدماء ۔ وان شرب امرء یوما دواء ۔ فنعم الیوم یوم الاربعاء ۔ وفی یوم الخمیس قضاء حاج ۔ فان اللہ
یاذن بالدعاء ۔ ویوم الجمعۃ التزویج فیہ ۔ ولذات الرجال مع النساء ۔ وهذا العلم لا یعلمه الا نبی او وصی الانبیاء
تمام سال مین جو دن رات بزرگ ہین انکے بیان مین اول تاریخ محرم کی فضیلت رکھتی ہی کیونکہ آغاز سال کا
دن ہی اور دہم محرم کی فضیلت مین حدیث وارد ہی اور بارھوین ربیع الاول کی بسبب ولادت حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اول روز رجب کا اسلیے کہ رجب اول ماہہاے حرام سے ہی اور رجب
کی فضیلت اسکے حق مین بھی حدیث وارد ہوا اور ستائیسوین رمضان کی شب اور عید کا دن بسبب خلاص ہونے
آتش دوزخ کے سے اور باقی کل ایام بہ نیت رکھنے روزہ کے اور نیز روز عرفہ اس نظر سے کہ احادیث وارد
ہین اور دور روز عید اضحی کے کیونکہ اس روز بخشش الٰہی کے لوگ مہمان ہین اور جمعہ اور پنجشنبہ اور دوشنبہ جنکا حال بیان
ہوچکا ہی اب راتون کا بیان سُنیے کہ محرم کی اول اور دسوین شب اور رجب کی اول شب شب معراج کی اور ماہ شعبان کی
پندرھوین شب شب برات کی رات ہی اور پانچ طاق راتین عشرۂ آخر رمضان کی کیونکہ انھین مین شب قدر ہی اور ستائیسوین
رمضان کی نسبت اسکے کہ وہ رات ہی جسکی صبح کے حق مین یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ
اور عیدین کی راتین جنکی فضیلت مین حدیث وارد ہی بس یہ چند ساعت ہین

آمین طلب خیر سے غافل نہونا چاہیے کہ یہ اوقات محل خیر اور تجارت ہین مخفی نہ رہے کہ جو
سوداگر وقت ضائع کرتا ہی اُسے نفع نہین ہوتا **بیان مہینون کا** ہر ایک قسم کی ولایت کے آدمیون کے
مہینے بھی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین جیسے عرب و روم و فرس و قبط و ترک و ہنود و زنگ وغیرہ لیکن مشہور
عرب و روم اور فارس کے ہین لہذا بعض خصائص اور فضائل اُنکے جو مشہور و معروف ہین اُنھین کے
بیان پر اختصار کیا جاتا ہی **فصل عربی مہینون کے بیان مین** عرب کے نزدیک مہینہ
اُس زمانہ سے مراد ہی جو دو ہلال کے درمیان واقع ہوتا ہی اور یہ متفق ہی یہ حساب ہر سال مین بارہ
مہینے پر اُنکے سال کی مدت ایک سو ۳۵۴ چون روز کی تقریباً ہوتی ہی پس اِس حساب سے کوئی مہینہ
تو تیس ۳۰ روز کا اور کوئی اُنتیس ۲۹ دن کا ہوتا ہی اور جو کسرت دنون کی بڑھتی ہی وہ جمع ہو کر ایک دن
ہو جاتا ہی اور اُس سے ذی الحجہ کے اخیر مین زیادہ کر لیتے ہین قرآن شریف کی عبارت اس قاعدہ کی
تصدیق کرتی ہی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھراً فی کتاب اللہ
یوم خلق السموات والارض منھا اربعۃ حرم بزرگی کے مہینے چار ہین ایک رجب دوسرے ذیقعدہ
تیسرے ذی الحجہ چوتھے محرم ایک رجب صرف تنہا ہی اور باقی باہم متصل ہین اِن مہینون کو بسبب اُنکے
حرام کہتے ہین کہ اِن مہینون کی طاعت کا ثواب زیادہ تر ہی اور اسی طرح گناہ کا بھی عذاب بیشتر ہی
ایام جاہلیت مین بھی یہ مہینے حرام تھے اور انھین ایام مین عرب کے لوگ جنگ و جدال نہ کرتے تھے
اور جو شخص اپنے دشمن سے مخوف ہو وہ اِن دنون مین بیخوف رہتا ہی یہان تک کہ اگر کسی شخص کے
دروازہ پر کوئی قتل ہوا اور وہ قاتل اُسکے دروازہ پر جاوے اور ملاقات کرے تو کوئی اُسکے ورثا مین سے
متعرض نہوتا اب ہر مہینے کا مفصل بیان کرتا ہون **ماہ محرم** مبارک ہی کہتے ہین کہ وجہ تسمیہ محرم
کی یہ ہی کہ اس مہینے مین جنگ و جدال کرنا حرام ہی اس مہینے کا اوّل روز معظم ہی ملوک عرب
اس روز مین مجلس کرتے اور تہنیت اور شادی مناتے ہین جسطرح کہ آغاز سال فارس مین
نو روز سلطانی ہوتا ہی جو کہ ملوک عجم کے نزدیک نہایت معتبر ہی اُس روز تہنیت کرتے ہین
اور دسوین محرم کو عاشورہ کہتے ہین یہ دن ہر ملت مین بزرگ ہی اسوجہ سے کہ اس روز حضرت
حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی اور اسی روز حضرت نوح علیہ السلام کی
کشتی کوہ جودی پر پہونچی اور قیام کیا اور طوفان سے خلاصی ہوئی اور اسی روز حضرت ابراہیم و حضرت
موسیٰ اور حضرت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی ولادت ہوئی اور اسی روز حضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہ
آگ گلزار ہوئی اسی روز حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھین اللہ تعالیٰ نے روشن فرمائین اسی روز

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید سے رہائی پائی اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو تخت
خلافت حاصل ہوا اسی روز قوم یونس علیہ السلام پر سے عذاب دور ہوا اسی روز حضرت ایوب
علیہ السلام کی مصیبت زائل ہوئی اسی روز حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا مستجاب ہوئی اور حضرت
یحیی علیہ السلام تولد ہوے اسی روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رنیت ہوئی کہ درخت سے نور نظر آیا
روایت ہی کہ جب حضرت رسالت مآب مدینہ مین تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ یہود عاشورہ کے
روز روزہ رکھتے ہین پس آپ نے کہا کہ اس روز روزہ رکھنے سے کیا غرض ہی انھون نے جواب دیا
کہ اس روز حق تعالیٰ نے فرعون کو مع لشکر غرقاب فرمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مع لشکر نجات
بخشی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ
حق دار ہون پس حکم دیا کہ روز عاشورہ کو روزہ رکھا جاوے اہل اسلام اس دن کی تعظیم کرتے تھے
تاآنکہ حضرت حسین علیہ السلام اور جمیع اہلبیت کی شہادت اسی روز واقع ہوئی پس اہل تشیع نے
اس روز کو داخل ماتم غراداری کیا اور اہل تسنن کا اعتقاد ہی کہ اس روز جو سرمہ لگاوین تو ایک
برس تک ڈہلکا کی بیماری نہو گی اور سترہوین محرم کو کعبہ ڈہانے کے واسطے اصحاب فیل آئے
اور حق تعالیٰ نے مرغ ابابیل کو بقدرت کاملہ خود انپر غالب فرمایا کہ ترمیھم بحجارة من سجیل فجعلھم
کعصف مأکول ماہ صفر وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس مہینے مین لوگون کے گھر کے گھر خالی ہو جاتے تھے اور
لڑائی کو عازم ہوتے تھے بعض اوقات ضمان جاہلیت مین بعضے عرب ماہ صفر کو حرام سمجھتے تھے پس اس موسم مین
ایک انمین سے کھڑا ہوکر آواز دیتا تھا کہ تمھارے خدا تعالیٰ نے ماہ صفر کو تم پر حرام کیا ہی پس تم بھی حرام سمجھو اور
اسی بموجب حرام جانتے تھے حالانکہ یہ لوگ کبھی کبھی کام بھی کر گذرے ہین کیونکہ عرب اہل جنگ اور
صاحب غرت ہوتے ہین جب تین مہینے برابر گوشہ نشین رہتے تھے تو نہایت سختی سے گذرتی تھی
پس فراموش کرکے تاخیر فرمایا ہی تحریم محرم کی تعیین بنسبت صفر کے اور اسی عبارت پر اشارہ حق تعالیٰ
فرماتا ہی انما النسئ زیادة فی الکفر یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما
جمہور کا اعتقاد ہی کہ اس مہینے مین خانہ نشینی اولی ہی جنگ وغیرہ سے عذر چاہیے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ فرمایا آپ نے من بشرنی بخروج صفر بشرتہ بالجنة
یعنے اس شخص کو جو کہ بشارت دیتا ہی مجھے کہ ماہ صفر گذرا تو مین اسکو بہشت بشارت دیتا ہون کہتے ہین کہ
اول صفر کو عید بنی امیہ کی ہوئی ہی اور نیز حسین علیہ السلام کا سر دمشق مین لے گئے ہین کہتے ہین
کہ جسوقت یزید بن معاویہ نے امام حسین کا سر مبارک دیکھا کہا قبحہ اللہ [illegible]

یعنے زشت کرے حق تعالی ابن زیاد کو میں راضی نہ تھا کہ اُس سے یہ فعل وقوع میں آئے اور امام
علی زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہما السلام سے کہا مَا اَمَرتُ یَا اَبا عبداللّٰہ ھذا یعنے مین نے یہ حکم
نہین دیا ہے ابا عبداللہ - اور بیسوین ماہ صفر کو امام حسین علیہ السلام کے سر کو واپس دیا اور بیس تاریخ کو
خلیفہ مامون رشید نے جامہ سبز کا پہننا موقوف کر دیا ہے چوبیسوین ماہ صفر میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غار میں تشریف لے گئے ہین اور آپ کی ہمراہی میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے **ماہ
ربیع الاول** اس مہینے کو ربیع اس نظر سے کہتے ہین کہ لوگ اس مہینے مین جمع ہو کر امور خیرات
اور طاعات مین سرگرم ہوتے ہین یہ مہینہ مبارک ہے حق تعالی نے اس ماہ مبارک میں اہل عالم پر ابواب خیر
وسعادت مفتوح فرمائے ہین اس مہینے کی آٹھوین تاریخ کو حضرت مدینہ مین تشریف لائے ہین اور اس
مہینے کی بارھوین مولود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرھوین مین مختار ثقفی کوفہ
مین حسین علیہ السلام کا عوض لیکر تشریف لے گئے جسکی حکایت مشہور ہے **ربیع الآخر** اس مہینے کی تیسری
تاریخ کو حجاج بن یوسف نے کعبہ مین آگ لگائی تب کہ عبداللہ بن زبیر نے خانہ و پناہ لیا
جمادی الاول اس سبب سے ان دونون مہینون کو جماد کہتے ہین کہ یہ دونون مہینے زمستان اور
سرما مین واقع ہین اس مہینے کی نوین تاریخ جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا مولود واقع ہوا اور بیسوین کو جنگ
جماد واقع ہوئی **جمادی الآخر** گذشتہ لوگون کا اعتقاد ہے کہ اس مہینے مین اکثر حادثات عجیبہ واقع ہوئے
جیساکہ کہتے ہین العجب کل العجب بین جمادی و رجب یعنے عجب ہے اور تمام عجب درمیان جمادی الآخر اور
رجب کے اس مہینے کی اول تاریخ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فرشتے نازل ہوئے اور دوسری
تاریخ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ولادت واقع ہوئی **ماہ رجب** یہ خدا کا مہینہ ہے کہتے ہین کہ
وجہ رجب کہنے کی یہ ہے کہ اہل عرب نے اس مہینے کی تعظیم کی اور رجب کے معنی عظیم کے ہین کہتے ہین کہ اسکا اصم کہتے
کیونکہ ہتھیارون کی آواز اس مہینے مین نہین سنی جاتی اور اصم یعنے بہرا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس مہینے مین
گناہ کا مواخذہ نہین ہوتا ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اس مہینے مین کریم کے کان برائی کے سننے سے بہرے ہین
اور گناہ مین نہین دھرے جاتے ہین اور اس مہینے کو اصب بھی کہتے ہین اس نظر سے کہ حق تعالی باران رحمت
برساتا ہے اور نیز اپنے بندون کی مغفرت فرماتا ہے اکثر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینے کی فضیلت
مین صادر ہوئی ہین اور یہ ایک حدیث سے یہ امر ثابت ہے کہ اس مہینے مین پروردگار کی طاعت مین ثواب
حاصل ہوتا ہے اس مہینے مین دعا مستجاب ہوتی ہے ایام جاہلیت مین جب کوئی مظلوم چاہتا کہ
کسی ظالم کی دعوت کرے تو وہ ماہ رجب کے آنے تک تاخیر کرتا تھا اس مین دعا کرتا اور وہ مستجاب ہوتی تھی

اور منجملہ اسکے یہ ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ میں ایک روز عمر ابن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے روبرو حاضر تھا کہ ایک مرد پیر سال کو رولنگ ایک شخص کا ہاتھ تھا نے ہوئے آیا
جب عمر رضی اللہ عنہ نے ملاحظہ کیا فرمایا کہ اس مرد کو بہ المنتظر کے سوا آج تک کوئی نظر نہ آیا ایک مرد
جو حاضر تھا اسنے عرض کی کہ ای امیر المومنین آپ اسکو نہیں پہچانتے امیر المومنین نے جواب دیا کہ نہیں
پہچانتا ہون اسنے جواب دیا کہ یہ شخص ابن صنعا السلمی ہی جسکو عیاض نے بددعا دی تھی پس عمر رضی اللہ نے
حکم دیا کہ عیاض کو طلب کرو جب وہ حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ جو کچھ صنعا کے ساتھ
گذرا ہی بکر بیان کر اسنے کہا کہ یہ لوگ دس نفر تھے اور میں انکا چچازاد بھائی ہون میرے والد کی اولاد
میں بجز میرے اور کوئی نہ رہا تھا اور میں اپنی قوم میں ارشد تھا پس انھون سے میرا زر و مال لے لیا
اور مجھپر ظلم کیا پس اسنے میں نے گفتگو کی اور خدا کی یاد کی اور بسبب خویشاوندی کے بہت سی
باتیں کہیں مگر میری عاجزی نے کچھ بھی انکے دل میں اثر نہ کیا پس میں نے ماہ رجب تک انکو مہلت
دی جب رجب کا مہینہ آیا میں نے آسمان کی جانب ہاتھ اٹھا کر کے عرض کیا شعر الھم ادعوک دعا جاھدا
اقتل بنی صنعا الا واحدا ٭ ثم اضرب الرجل فذرہ قاعدا ٭ اعمی اذا اقتید اعیا القائدا ٭ پس اسکے نو آدمی اسی
سال میں بتدریج فوت ہوے اور یہ ایک رہگیا سو اندھا لنگڑا ہوگیا جیسا کہ نظر آیا ہی اسطرح اسکے
ہاتھ بکڑ کے کھینچتے ہیں پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ یہ عجیب امر ہی کہ رجب کی اول
تاریخ کو حضرت نوح کشتی پہ سوار ہوے اور اس مہینے کی چوتھی کو جنگ صفین واقع ہوئی اور
پندرھوین کو صلوٰۃ داؤد علیہ السلام ہوئی لکھا ہی کہ اس مہینے کی ستائیسوین کو رحمت ایزدی سے
خلق اللہ خوشنود ہوئی اور ستائیسوین رجب کی شب کو حضرت رسالتآب کی معراج ہوئی ستائیس کو
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی **ماہ شعبان** اسکے تسمیہ کی وجہ یہ ہی کہ اس
مہینے میں قبائل منشعب ہوتے ہین یعنے جمع ہوتے ہین اس مہینے کو شہر نبی اللہ بھی کہتے ہین جیسا کہ
حدیث میں وارد ہی شعبان شہری لیلۃ النصف لیلۃ الصد یعنے شعبان ہمارا مہینہ اور شب اسکی
شب برات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ
فرمایا حضرت نے ان اللہ یغفر الذنوب لیلۃ النصف من الشعبان لجمیع خلقہ الا المشرک او مشاحن لاخیہ
معنی یہ ہین کہ خداوند تعالی بخشتا ہی گناہ اپنے تمام بندون کے مگر کافر مشرک یا جو شخص اپنے بھائی کا دشمن ہی
اسکا نہین بخشتا ہی بعضے کا یہ مقولہ ہی کہ لیلۃ النصف یعنے نصف شعبان کی رات مبارک ہی کہ فیھا
یفرق کل امر حکیم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

روایت کی ہی ان اللہ یغفر لیلۃ النصف من شعبان اکثر من شعر غنم کلب یعنے تحقیق ہی کہ
بخشتا ہی حق تعالیٰ نیم شب ماہ شعبان کو اپنے بندون کے گناہ کو اور اُس سبب سے رسول اللہ نے
تخصیص فرمائی ہی غنم کلب کو اسواسطے کہ اس زمانہ مین بنی کلب کی گوسفند بہ نسبت دیگر قوم کے کثرت
سے تھین اور تیرھوین شعبان کو قبلہ مقام کعبہ مقرر ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی وجہک شطر المسجد
الحرام ماہ رمضان اس سبب سے اُسکو رمضان کہتے ہین کہ سوزش رجوع کی سختی کو
مصادق ہی اور اُسوقت مین مصادقہ بمعنی ملاقات کرنے کے ہی بعضون نے اِسکی وجہ یون
لکھی ہی کہ اس مہینے مین گناہ سوختہ ہوتے ہین یعنے محو ہو جاتے ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت ہی کہ آپ نے فرمایا رمضان شہر امتی یعنے رمضان ہماری اُمت کا مہینہ ہی یعنے
اس مہینے مین اُنکے گناہ معاف ہوتے ہین اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ انزلت صحف ابراھیم علیہ السلام فی ثلث الیال مضین
من شھر رمضان وانزلت زبور داود فی ثمانیۃ عشر لیلۃ مضت من شھر رمضان وانزل انجیل عیسی
فی ثلث عشر لیلۃ مضت من شھر رمضان وانزل القرآن علی محمد فی اربع عشرین من شھر رمضان
یعنے نازل ہوا صحیفہ واسطے ابراھیم علیہ السلام کے تیسری رمضان کی شب اور اٹھارھوین رمضان کو
زبور حضرت داود علیہ السلام پر اور تیرھوین رمضان کو انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر اور چوبیسوین رمضان
کی شب کو فرقان مجید حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے لکھا ہی
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذا کان اول لیلۃ من رمضان نادی الجلیل جلت عظمۃ
رضوان الجنۃ فیقول لبیک وسعدیک فیقول افتح ابواب جنتی وزینھا للصائمین من امۃ محمد
ولا تغلقھا حتی ینقضی شھرھم ثم ینادی یا مالک وھو خازن النار فیقول لبیک وسعدیک غلق ابواب جھنم
عن الصائمین من امۃ محمد لا تفتحھا حتی ینقضی شھرھم ثم ینادی یا جبرئیل فیقول لبیک وسعدیک فیقول انزل الارض وصفد
علی المردۃ عن امۃ محمد لئلا یفسدوا علیھم صومھم وافطارھم وللہ عزوجل فی کل یوم من ایام رمضان عند طلوع الشمس و
عند الافطار عتقاء یعتقھم من النار عبیدا واماء انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ
اول شب رمضان کو اللہ تعالیٰ رضوان کو ندا دیتا ہی کہ یہ بہشت کا خزانچی ہی کہ دروازہ بہشت کھول کر زینت و
زیبائش بہشت کی کر واسطے روزہ داران امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب تک ماہ رمضان آخر نہو
دروازہ بہشت کا بند نہ کر اور مالک دوزخ کو پکار کر فرمایا ہی لبیک وسعدیک یعنے روزہ دارون محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے روبرو دروازہ دوزخ کا مسدود کر اور جب تک ماہ رمضان ہی ہرگز دروازہ دوزخ نکھول

نہ کریں بعد ازان جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد کرتا ہی کہ لبیک وسعدیک یعنے سرزمین پر جا کر امت محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے شیاطین جن وانس کے گردن مین طوق زنجیر ڈال تا کہ انکے روزہ مین فساد نہ کرین اور انکو افطار
مین بطالت نہ لاوین حق تعالی ماہ رمضان کے ہر روز قبل طلوع آفتاب ورنیز افطار کے آتش دوزخ سے
آزاد کرتا ہی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الجنۃ لتبخر وتزین من الحول الی الحول
الدخول شہر رمضان فاذا کانت اول لیلۃ من شہر رمضان ھبت ریح من تحت العرش یقال لہا المثیرۃ فیصفق
اوراق الجنۃ وتعلق المصاریع فیسمع لذلک طنین لم یسمع السامعون اطیب منہ تبرز الحور العین حتی
یقفن بین شرف الجنۃ ویقلن یا رضوان ما ھذہ اللیل فیجیبہن بالتلبیۃ ثم یقول خیرات حسان ھذہ
اول لیلۃ من شہر رمضان فتحت فیہا ابواب الجنۃ ویقول اللہ تعالی یا رضوان افتح ابواب
الجنان ویا مالک اغلق ابواب النار عن الصائمین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وللہ تعالی عند فطر کل لیلۃ سبعون الف الف عتیق من النار فاذا کان آخر یوم من شہر
رمضان اعتق اللہ تعالی فی ذلک الیوم بعدد کل عتیق وفیہ لیلۃ القدر یعنے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سال سے دوسرے برس تک کل بہشت زینت
ہوتی ہی بنا بر داخل ہونے ماہ رمضان کے پس اول شب رمضان مین عرش الہی کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہی جسکا نام
مثیرہ ہی اس ہوا سے درختان بہشت کے پتے اور دریچہ ہاے قصور بہشت کے حلقہ کھل جاتے ہین اور انمین سے نہایت
عمدہ دلکش آوازین سنی جاتی ہین تا آنکہ درمیان شرفہاے بہشت کے حور العین استادہ ہوکر رضوان سے کہتی ہین
کہ آج کی شب مین کیا کیفیت ہی وہ جواب دیتا ہی اور کہتا ہی لبیک اور پھر کہتا ہی کہ اے مجمع نکوئی آج کی شب
ماہ رمضان کی اول شب ہی اور حق تعالی نے درہاے بہشت مفتوح فرماے ہین اور حق تعالی ندا دیتا ہی کہ اے
رضوان بہشت کے دروازہ کھول اور اے مالک دوزخ دروازہ دوزخ کے مسدود کر حق تعالی ہر ایک افطار
مین شب ہاے رمضان سے ہزار ہزار بندہ مسلم آزاد فرماتا ہی آتش دوزخ سے اور آخر ماہ رمضان کی شب کو بقدر ان
آزاد فرماتا ہی کہ جو تعداد تمام مہینے کے آزادون کی ہوتی ہی اور رمضان مین شب قدر بھی ہی ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا ہی کہ جو کچھ خیر وشر روزی اور عمر وغیرہ کے باب مین سال بھر ہوتا ہی وہ شب قدر کو لکھا جاتا ہی
یہ شب مبارک ہی کہ یفرق فیہا کل امر حکیم بعضے علما کی تفسیر مین ہی عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کنت اریت لیلۃ القدر ثم انسیتہا وھو فی العشر الاخیر فی الوتر من لیالیہا ھی طلقۃ بلجۃ لا حارۃ ولا باردۃ یعنے حضرت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے جابر نے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا کہ دیکھا مین نے شب قدر کو اور بھول گیا مین
یہ شب قدر رمضان کی آخر دس روز مین واقع ہی یہ شب لطیف معتدل نہ گرم ہی نہ سرد ابن مسعود نے حضرت رسول

برحق سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا اطلبوہا لیلۃ سبع عشرۃ من رمضان ولیلۃ احدی عشرین
وثلث عشرین وسکت یعنے طلب کرو شب قدر کو ماہ رمضان کی سترھوین اور اکیسوین اور تیئیسوین مین بعدہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکوت اختیار فرمایا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ستائیسوین
رمضان کو شب قدر ہی اور کہا کہ اس رات کو آفتاب طشت کی صورت پر طلوع کرتا ہی اس روز شعاع نہین ہوتی
بعض کہتے ہین کہ سورۂ لیلۃ القدر کی اول سے بعد تک شب قدر ہی پس ستائیسوین تاریخ کو استدلال کیا ہی رمضان کے
ساتوین دن مامون خلیفہ نے سبز جامہ پہنا ہی اور انیسوین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح
فرمایا اور چھبیسوین کو عباسیہ کی دعوت کا ظہور ہوا خراسان مین اور ستائیسوین کو سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اعانت کے واسطے فرشتے نازل ہوے ماہ شوال وجہ تسمیہ یون ہی کہ بروقت جماع کے شتر
اپنی دم کو شولان یعنے چڑھاتا ہی غرۂ شوال کی شب عید ہی چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین ان اللہ تعالے امر جبرئیل لیلۃ الفطر فاہبط الی الارض مع الملائکۃ فیصلون علی کل قائم
و قاعد ومصل وذاکر ویومنون علی دعائہم حتی یطلع الفجر ونادی جبرئیل الرحیل فیقولون یا جبرئیل ما صنع اللہ تعالے
بالمومنین فیقول ان اللہ تعالی تبارک وتعالی تبارک وتعالی نظر الیہم فی ہذہ اللیلۃ فعفا علیہم وغفر لہم فاذا کانت غداۃ
الفطر بعث اللہ تعالی الملائکۃ فیقفون علی افواہ الطریق فیقولون اخرجوا یا امۃ محمد الی رب الکریم یعطی الجزیل
ویغفر العظیم فاذا برزوا الی مصلاہم یقول اللہ تبارک وتعالی یا عبادی سلونی فوعزتی وجلالی لا تسالونی حرنکم شیا الا اعطیتہ لاخرۃ
ودنیا کا یعنی اللہ تعالی حکم دیتا ہی جبرئیل علیہ السلام کو فطر کی شب کہ مع فرشتون کے زمین پر جاؤ پس وہ زمین پر
اگر امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہین اور تمام شب ہر ایک مومن جو نماز باطاعت پڑھتا ہی
اسکی موافقت فجر تک کرتے ہین اور اسپر دعا کرتے ہین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ندا کرتے ہین کہ الرحیل
الرحیل پس ملائکہ کہتے ہین کہ ای جبرئیل حق تعالی نے مومنون کے ساتھ کیا کیا جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین
کہ آج کی رات مین حق تعالی جلت عظمتہ نے ان لوگون پر رحمت کی نگاہ فرمائی اور انکو بخشایش کی اور
اسکی صبح یعنے عید الفطر کو گروہ ملائکہ نازل ہو کر کہتا ہی کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلو تم تاکہ پروردگار
تمھاری آمرزش کرے پس جب وہ لوگ بعزم نماز برآمد ہوتے ہین تو انکی نمازگاہ پر اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ای
میرے بندو آج اپنی خواہش کی مجھسے التماس کرو قسم اپنے عزت وجلال کی کہ تمھاری خواہشین دنیوی ہون
یا آخرت کی فوراً عطا کرونگا اور وعدہ رحمت اس نظر سے ہی کہ حق تعالی اس روز رحمت فرماتا ہی
اپنے بندون پر اور اسی سبب سے اس دن کا نام روز رحمت ہی اسی روز اللہ تعالی نے وحی
پہونچانے کی خدمت حضرت جبرئیل علیہ السلام کو عطا فرمائی اور اسی روز نحل پر وحی صادر ہوئی متضمن

بنانے شہد کے شوال کی چوتھی تاریخ کو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم نصاریٰ کے
مقابلہ کو روان فرمائے بیسوین شوال کو حضرت یونس علیہ السلام ماہی کے شکم مین داخل ہوئے
اور چھبیسوین شوال سے آخر تک یہ مہینہ ناقص اور منحوس ہی انھین دنون مین حق تعالیٰ نے قوم عاد کو
ہلاک فرمایا اور سخت سخت آندھیان ظاہر کین جسکی صلابت اور ایسے اُس روز اس قوم کی صورت مُرگی
والون کی سی ہوگئی تھی ماہ ذیقعدہ اس مہینے کو ذیقعدہ بدین وجہ کہتے ہین کہ عرب اس مہینے مین
جنگ نہین کرتے اور خانہ نشین ہوتے تھے کیونکہ یہ مہینہ اوّل ماہ حرام ہی کہ باہم متصل ہین اول ذیقعدہ کو
حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی ملاقات کے واسطے وعدہ فرمایا اور چوتھی تاریخ کو اصحاب
کہف اور پانچوین کو ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل صلواۃ اللہ علیہما نے بناے کعبہ کی ابتدا کی ساتوین کو
حضرت موسیٰ کلیم اللہ صلواۃ اللہ کے واسطے دریا شق ہوا چودھوین کو حضرت یونس علیہ السلام شکم
ماہی سے برآمد ہوئے انتیسوین کو حق تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے حق مین درخت کدو کا
اگایا ماہ ذی الحجہ اس سبب سے کہتے ہین کہ عرب نے جاہلیت کے ایام مین حج کیا تھا اس مہینے کی
اوّل دس تاریخین علما کے نزدیک اور حق تعالیٰ کے نزدیک نہایت عزیز ہین اسکی دوسری تاریخ مین جناب امیر
اور حضرت فاطمہ زہرا علیہما الصلواۃ والسلام کا نکاح ہوا آٹھوین کو [illegible] کی روز ترویہ ہوا اس نظر سے کہ
سقایہ پانی کا [illegible] ایام جاہلیت اور ایام اسلام مین قیام قیامت تک اُس پانی کو
جمع کرتے تھے نوین تاریخ عرفہ ہوا اس نظر سے کہ لوگ باہم شناخت بہم پہونچاتے ہین واقعہ عرفات یعنے اُس
روز حاجی عرفات مین جاتے ہین اور نیز یہ بھی روایت ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسی روز حضرت خلیل اللہ
صلواۃ اللہ علیہ کو حج کے مناسک تعلیم فرمائے دسوین اس مہینے کی روز نحر یعنے عید الضحیٰ کا دن ہی اور
اسی روز کبش یعنے دنبہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو فدیہ بھیجا بعد نحر کے تین دن کو ایام تشریق کہتے ہین
بدین وجہ کہ گوشت قربانی کا اشراق پاتا ہی اس مین دن مین اور نیز اٹھارھوین کو غدیر خم ہوا ہی اور تئیسوین کو
حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خاتم مبارک اپنی کو حالت رکوع مین تصدق فرمایا ہی چھبیسوین کو
حضرت داؤد صلواۃ اللہ علیہ پر استغفار نازل ہوا خاتمہ ان مہینون کے اوائل دریافت کرنے کے
واسطے ایک دائرہ بنایا ہی جس سے نہایت آسانی ہوتی ہی اسکا قاعدہ یون ہی کہ جسوقت ارادہ کرے اُسوقت
سنہ لکھکر نو مین سے سنہ ہجرت کے خارج کرے جو باقی رہے اُسپر چار زیادہ کرے اور آٹھ آٹھ طرح کرے اور آخر
اُس مہینے سے چار چار کرتے ہوئے شمار کرے پس جس دن کو اعداد مہینے ہو جاوین اسی روز غرہ ہو اگر بعد طرح کے
آٹھ باقی رہین تو اُسکو چھوڑ دے جو آخر کے عدد رہین وہی اوّل ماہ ہی دائرہ یہ ہی جو لکھا جاتا ہی

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت تمہیں اول ماہ رمضان کا دریافت کرنا مشکل ہو پس تمکو لازم ہے کہ
سال گذشتہ مین جس روز سے شروع روزہ رکھا گیا تھا اُسکی پانچوین کو سمجھنا چاہیے کہ سال حال کا غرہ ہے بعض
اہل حساب نے اس قاعدہ کا امتحان کیا تھا جو کہ پچاس سال تک صحیح آیا اور کوئی خطا واقع نہوئی ترتیب اُسکی یہ ہے
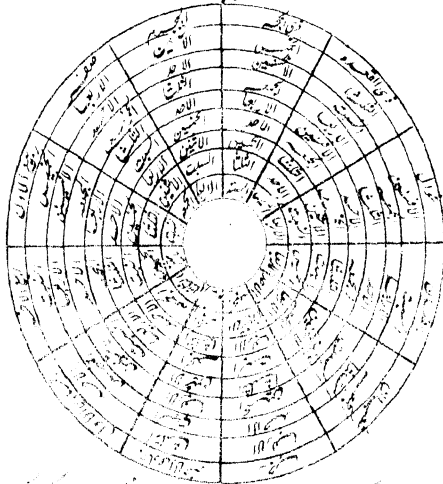
فصل ماہہاے رومی کے بیان مین یہ مہینے قدر اون مین مختلف ہین کیونکہ یونانی حکما نے بیان
کیا ہے کہ انکا مہینہ حرکت آفتاب کے برابر ہے اور جبکہ ہر ربع سال مین حرکت آفتاب [illegible] مختلف ہے
اسی واسطے بعض تو ان ربع مین سے ہین اور بعض در قاعدہ [illegible] پس انہین [illegible] بعض
تیس کا اور بعض اکتیس کا اور بعض اٹھائیس دن کا ہوتا ہے پس ہر مہینے کو [illegible] لکھا [illegible] اور
مجموعہ تین سو ساٹھ یوم ہین علاوہ آخر سال مین پانچ روز اور ملاتے ہین اور ترتیب مہینون کی یون ہے
تشرین الاول تشرین الآخر کانون الاول کانون الآخر شباط آذار نیسان ایار حزیران تموز آب ایلول کسی عرب
کے شاعر نے بارھون مہینون کے نام دو بیت مین فراہم کئے ہین سے تشرین الثانی و ایلول و
نیسان ثلثون ثلثون سواء و حزیران ؛ شباط خص بالنقص و ذاک النقص بیان ؛ و باقیها ثلثون و
یوم واحد کان ؛ معنے یہ ہین کہ تشرین الثانی اور ایلول و نیسان و حزیران یہ مہینے تیس دن کے ہین
اور شباط اٹھائیس یوم اور باقی اکتیس یوم کے ہین تشرین الاول اکتیس دن کا ہے اسکی اول
تاریخ کو تحریک صبا ہوتی تیسرے دن دبیر رد باد اور چوتھے مین اصحاب کہف کا ذکر ہے اور پانچوین مین نزدیک
کنیسہ قمامہ بیت المقدس ہے کہ آسمان سے آگ آتی ہے جیسے وہان پر شمع روشن ہوجاتی ہے ساتوین تاریخ عید
تیار یک ہے نوین مین حضرت خلیل اللہ کا ذکر ہے دسوین مین خلیل اللہ اپنے فرزند کو ذبح کرنے کے واسطے لائے

لکڑی کے تراشنے کا وقت ہی جو کہ خشک نہو چھٹوین دن قربانی ہی کہتے ہین کہ اس تاریخ مین ایک
گھڑی ایسی ہی کہ جسکے وقت پر آب شور شیرین ہو جاتا ہی دسوین کو روزہ عذارہ ہی سترھوین کو بلاد
فارس مین موسم سرما جاتا ہی بائیسوین کو العینیات ہی چوبیسوین کو حضرت بیوی کا روزہ ہی اس روز
زمین سے سبزہ کا آغاز ہوتا ہی اور طیور خوشحال ہو کر گرم پرواز ہوتے ہین پچیسوین کو میوہ اور خربزہ
کاشت کیا جاتا ہی اور اقلیم دوم مین درخت لگانے کی ابتدا ہوتی ہی اور مصر مین انگور
بوے جاتے ہین اور نیشتر بزکوہ مادہ پر چھوڑتے ہین شباط اٹھائیس یوم کا ہی اسکی ساتوین
کو جمرہ اولیٰ گرتا ہی تیرھوین کو درختون سے پانی جاری ہوتا ہی اور درخت کے نیچے سے اوپر کو
جاتا ہی چودھوین کو اوسط جمرہ بھی گر جاتا ہی پندرھوین کو سبزی خیار و خربزہ کے اقسام بوئے
جاتے ہین اور وحشی جانورون کا توالد و تناسل ہوتا ہی اور طیور آواز دیتے ہین اور پرستو ظاہر
ہوتا ہی بکریان بچہ دیتی ہین گلاب کی اور نرگس و یاسمن کی تخم ریزی ہوتی ہی درخت انگور کے
سرسبز ہوتے ہین اور چراگاہ مین علف کی کثرت ہوتی ہی سولھوین کو مختلف ہوائین آتی ہین
ظاہر ہوتی ہین اور ایام رطب مین بارش ہوتی ہی اور سرزمین شام مین کماۃ پیدا ہوتی ہی بیسوین
کو مکھی اور چھرون کی حرکت شروع ہو جاتی ہی اکیسوین کو جمرۂ سوم کا سقوط ہی اس مقدمات کے یہ
معنی ہین کہ پرانے زمانے مین آتش پرست تھے وہ لوگ ایام سرما مین تین مکان پوشیدہ طور پر
طیار کرتے تھے چنانچہ بعض ان مکانون مین سے بعض دیگر مکانون پر محیط ہوتے تھے ان
گھرون مین اول درجہ شتر گاو و اسپ اور دوسرے درجہ مین گوسفند اور تیسرے گھر مین خود
رہتے تھے اور کوئلے ہر وقت آگ کی ضرورت سے موجود رکھتے ساتوین کو بڑے جانورون کو جنگل
کی ہوا کھلاتے تھے اور جانوران کوچک کو انکی جگہ لاتے تھے اور خود چھوٹے جانورون کی جگہ چلے جاتے
پس جسوقت جمرہ گذر گیا تو پھر دوسرے درجہ کی گوسفند کو بجاے اول لاتے تھے پس جمرہ دوسرا
ساقط ہوتا پس جسوقت دوسرا ہفتہ گذرا تو خود صحرا مین جا کر آگ روشن کرتے تھے کیونکہ ہواے مناسب چلنے
لگتی ہی اور یہ تینون جمرہ ساقط ہو جاتے ہین اکیسوین کو اعتدال ہوا اور گرم ہوتا ہی شکم زمین کا اور ہواے شہوت انگیز
اٹھتی ہی اور درخت انگور لگاے جاتے ہین چھبیسوین کو ایام العجوز ہی اور سات روز تک رہتے ہین منجملہ انکے تین روز شباط کے
اور چار روز آذار مہینے کے ہین شباط کے اٹھائیس روز ہین اور ہر روز عجوز کا ایک نام ہی نام انکے یہ ہین صن صنبر وبر آمر مؤتمر معلل
مطفی الجمر اور ایک شاعر نے نام ایک شعر مین نظم فرمائے ہین شعر ضرب الشتاء بسبعة غبرا یام
اشھلتنا من الشھر فاذا انقضت ایام شھلتنا: بالصن والصنبر والوبر و بآمر واخیه

صوتمر ومعلل ومطفی الجمر فیھناک ولی البرد مقلبجا ، وایتلک راعدہ من الحجر
پس یہ ایام عجوز کے چند روز ہین کہ سردی سے خالی نہین ہین اور طوفانی اور تند اور کدورت انگیز ہوا ہین
اور اکثری ہین بعض کا اعتقاد ہی کہ یہ سردی اور طوفان اور تندی ہوا کی امور طبعی سے ہین جسوقت
ایام عجوز کے آتے ہین لازم ہوتا ہی کہ عالم ہین کثرت سرما اور طوفان حادث ہو نہ یہ کہ بعض ایام
عجوز ہین ہوا ور بعض ہین نہو کیونکہ آخر زمستان ہین سخت سردی ہوتی ہی جسطرح کہ آخر گرما ہین گرما
زیادہ ہوتا ہی اور آخر فصل ہین برودت سرما کی اسطرح پر ہی کہ رطوبت چراغ خالی ہوتی ہی اسوقت
اسکی روشنائی سخت ہوجاتی ہی آزار اول روز ہین آزار کے ٹڈی اور مکھیان نکلتی ہین اور چوتھا[4]
ایام عجوز ہین سے ہی بعض نے ایام عجوز کی علامت یہ بیان کی ہی کہ اس روز قوم عاد ہلاک ہوئی تھی
اور عجوزہ یعنے پیرزن ایک اس قوم سے باقی رہگئی تھی اور اپنی قوم تلف شدہ کے واسطے نوحہ زاری
کرتی تھی اسواسطے ان دنون کو عجوز کہتے ہین ساتوین[7] کو بادہاے عواصف کی کثرت ہوتی ہی بارھوین[12] کو حجامت
کرتے ہین تیرھوین[13] کو کرگس اور پرستو ظاہر ہوتے ہین سولھوین چشمہاے مار روشن ہوتی ہین کیونکہ
موسم سرما ہین سانپ زیر زمین جاگزین ہوتے ہین انکی آنکھین اسی وجہ سے تیرہ و تاریک ہوجاتی ہین
اٹھارھوین[18] کو روز و شب معتدل ہوجاتے ہین اور یہ روز بہار نجم کا اول روز ہی اور آب دریا منجمد
ہوجاتا ہی بدینوجہ کہ آفتاب اجزاے لطیف کو کھینچ لیتا ہی پس جسوقت اسکے اجزاے لطیف
علیحدہ ہوے تو غلیظ ہوجاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ جو شخص عقیم ہو جب وہ ایسے دن کی
رات کو سرمہ سہی کو دیکھے اور اپنی بی بی سے مقاربت کرے البتہ بی بی اسکی حاملہ ہوجاویگی
اور اسی رات کو بادہاے شہوت انگیز کا زور ہوتا ہی جسکی وجہ سے مردون کو عورت
کی خواہش اور رغبت ہوتی ہی اسی روز گیہون ہین بالی پیدا ہوتی ہی اور تمام درخت
سرسبز ہوتے ہین اور درخت کو کنار اور انگور کی کشتکاری ہوتی ہی اور بادام و زردآلو
کے درخت ہین پوست پیدا ہوتا ہی گھڑیال دریا ہین خوفناک ہوتا ہی پچیسوین[25] کو دریا
ہین جوش آتا ہی اور اس روز عید نار ہی عید نار سے مراد اس روز سے ہی کہ حضرت
مریم علیہا السلام کو عیسی علیہ السلام کے حمل کی بشارت ملی تھی **نیسان** یہ مہینہ اکتیس[31] یوم کا
ہوتا ہی اسکے اول روز ہین بارش کی امید رہا کرتی ہی اور چوتھا روز سعانین کا ہی چودھوین[14] کو
نصاری کی عید الفطر ہی اور اٹھارھوین[18] کو لوہا ہاتھ ہین لینا اچھا ہی بیسوین[20] کو ہوا شرقی کا
زور ہوتا ہی طیور رشاذ نظر آتے ہین اکیسوین[21] کو واقع شہر فلسطین ہین ایک مشہور بازار لگھی ہوا کرتی ہی

اور عام ہجوم ہوا کرتا ہی بائیسوین کو بادہاے جنوبی چلتی ہین اور جنگل تازہ ہوتا ہی اور طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہی تیئیسوین کو حضرت ایوب علیہ السلام کے مزار کی زیارت ہوا کرتی ہی ستائیسوین کو فرات کی مدت طغیانی کا انجام ہی اٹھائیسوین کو نون متحرک ہوتا ہی اور درختون پر میوہ منعقد ہوتے ہین اور بادام نیا پیدا ہوتا ہی

ایار اکتیس دن کا ہوتا ہی اسکا اول روز ارمیا پیغمبر علیہ السلام کی زیارت کا ہی دوسری تاریخ کو رو باہ اپنے سوراخون مین جاتی ہین جنگل مین بہت کم نکلتی ہین چھٹوین کو حضرت ایوب علیہ السلام کی زیارت ہی ساتوین کو عید صلیب ہی نوین تاریخ حضرت شعیب علیہ السلام کے مزار کی زیارت ہوتی ہی پندرھوین کو عید تمام مسجدون کی ہی سولھوین مین نسیم صبا ورود کرتی ہی اور کماۃ کاٹا جاتا ہی کماۃ کے معنی لغت مین سابور کے ہین جو دریا کے سفر کرنے کو عمدہ ہوتا ہی اور اسی تاریخ زیارت حضرت ذکریا علیہ السلام کی بھی ہوتی ہی تیئیسوین کو زیارت حضرت شمعون پیغمبر علیہ السلام کی ہی اور اظہار کرامات کا انسے ہوا ہی چوبیسوین کو طاعون یعنے وبا دور ہوتی ہی اور دہاقین اپنی زراعت کو کاٹتے ہین اور رلون چلتی ہی انگور سیاہ ہوتا ہی اور دریاے نیل مصر کی طغیانی ہوتی ہی اور سفر دریا کے واسطے مبارک ہی پچیسوین کو عید گل سنبل کی ہی یہ سنبل دوسری قسم کا پھول ہی انیسوین کو سبت قیامت یعنے شنبہ قیامت ہی اور اکتیسوین کو شکنجبین کا روزہ ہی

حزیران تیس یوم کا ہی اول روز مین زیارت حضرت عدقیل پیغمبر علیہ السلام کی ہی چوتھی کو جمعہ ذہب ہی گیارھوین کو نوروز خلفاے بغداد کا ہی سولھوین کو دریاے نیل سے پانی اطراف اور جوانب مین جاری ہوتا ہی اٹھارھوین کو دن کی ترقی اور رات کی کوتاہی ہوتی ہی اسکو انقلاب صیفی کہتے ہین بائیسوین کو خربزہ انجیر انگور پیدا ہوتا ہی اور گرمی سخت ترقی پر ہوتی ہی اور کاٹنا زراعت کا شروع ہو جاتا ہی چوبیسوین کو حضرت یحیی بن ذکریا کا مولد ہی اسی روز لون چلتی ہی اور اکاون روز یہ شدت رہتی ہی کہ دریاے جیحون کو طغیانی مین لاتی ہی اٹھائیسوین کو آخر یوم بوارح کا ہی انیسوین کو صحاب تجربہ امتحان لیتے ہین کہ اگر ان دنون شبنم زیادہ گرے تو سمجھ لیتے ہین کہ دریاے نیل کی طغیانی ہوگی اور اگر کم گرے تو کہتے ہین کہ طغیانی نہوگی

تموز اکتیس یوم کا ہوتا ہی اسکی پانچوین مین شعری کا طلوع ہوتا ہی اور ایک دوح لیکر قبل طلوع شعری کے سات شب تک اوپر اسکے اقسام غلہ مانند گندم جو ماش اور برنج وغیرہ کے بوتے ہین پس جو شب کہ شعری کے طلوع کی ہی اس شب کو لوح بلندی پر رکھتے ہین

اور صبح کو اُس لوح کو دیکھتے ہین اگر اسمین وہ غلہ سر سبز ہوا تو سمجھتے ہین کہ کشتکاری مین فائدہ ہی ورنہ وہ سال برا جانتے ہین اور ایام جاہلیت مین آتش پرست ایسا ہی کیا کرتے تھے ساتوین کو بڑھی کی موت آئی ہی دسوین کو بصرہ کی بازار قائم ہوتی ہی اٹھارھوین کو باعوزنام کئی دن ہین یہ وہ سات دن ہین کہ جنکے دن سال کے حکم مین حکم بحران کا رکھتے ہین یعنے ہرایک مہینہ کا خریف وشتا سی قیاس کرتے ہین یعنے جو حال اس روز کا ہوتا ہی وہ ہی حال خریف اور شتا کا اُس مہینے مین جو اُسکے مقابل ہوتا ہی مثلاً اُس مہینے کا اول سکے مانند اول اور آخر کے مانند آخر ہی چوبیسوین کو سخت لون اور گرمی کی تیزی ہوتی ہی اگر وبا ہو دور ہو جاتی ہی اور درد چشم پیدا ہوتا ہی اور زمستانی خسبزہ اور جوار اور گاجر بویا جاتا ہی چھبیسوین کو بوجہ شدت حرارت کے جماع کرنا منع ہی ستائیسوین کو خوشہ خرما کو چنتے اور انگور توڑتے ہین اور دریا کا جوش ہوتا ہی اور نیشکر کاٹتے ہین میوہ پختہ ہو جاتا ہی تیسوین کو ماہ عید کنیسہ مریم علیہا السلام کی ہی **آب** اکتیس دن کا ہی اول روز سے پندرھوین تک روزہ وفات مریم ہی تیسری کو حضرت مسیح علیہ السلام کی زیارت ہی چوتھی مین حضرت الیاس پیغمبر کی زیارت ہی پندرہ روز تک پانچوین مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہی چھٹوین کو عید تجلی ہی نوین کو تند ہوائین مختلف چلتی ہین دسوین کو بازار عمان قائم ہوتی ہی عراق مین بارھوین کو ہوا سے خوشگوار چلنا شروع ہوتی ہی پندرھوین کو عید زیارت حضرت مریم علیہا السلام کی ہی ستر ھوین کو دوسری عید تجلی ہی اٹھارھوین کو ہوا تیز چلتی ہی اور انار کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور ترنج زرد ہوتا ہی بیسوین کو آخر دن باد سموم کا ہی بائیسوین کو گرمی کا زور کم ہو جاتا ہی چھبیسوین کو درد چشم پیدا ہوتا ہی ستائیسوین کو الیسع اور والدہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی زیارت کا دن ہی اٹھائیسوین کو رات اچھی ہوتی ہی پانی خوش ذائقہ ہوتا ہی اور زکام کی پیدایش اور اکثر غلبہ بلغم کا ہوتا ہی دوا کی خورش اور جلاب کے پینے سے طبیعت اچھی ہوتی ہی اور خرما اور انگور کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور باران نرم کی بارش ہوتی ہی اور سرزمین شام مین ترنجبین پیدا ہوتی ہی **ایلول** یہ مہینہ تیس دن کا ہی اول مین آغاز سال کے عید ہوتی ہی تیسری تاریخ مین حضرت یوشع بن یونس علیہ السلام کی زیارت ہی ابتدا مین آگ کا استعمال اپنی مجالس مین کرتے ہین پانچوین مین ذکریا کی زیارت ہی بارھوین کو فصد لیتے ہین اور دوا پیتے ہین تیرھوین مین زیارت نیل کے بڑھنے کی انتہا ہوتی ہی اور عید کنیسہ قیامت بیت المقدس کی ہوتی ہی چودھوین عید صلیب ہی سولھوین کو لڑکون کا دودھ بڑھاتے ہین اٹھارھوین کو روز و شب

اعتدال پر آجاتا ہی اور وہ دن عجم کے نزدیک اوائل بہار کا ہو کہتے ہین کہ اس تاریخ جو ابر ظاہر ہو وہ ارواح کو روشن کرتا ہی اور امراض سے بدن کو بری کرتا ہی ۲۰ بیسوین کو رطوبتین درختون کی شاخون سے جڑ کی طرف آتی ہین اور برگ زیری ہوتی ہی ۲۲ بائیسوین کو اصحاب تجربہ نے لکھا ہی کہ اس روز ایسی ہوا چلتی ہی جس سے کوتے ابلق رنگ کے شہر مین جمع ہوتے ہین انکو ابقع کہتے ہین اور یہ ایسے امور ہین جو بعض مرتبہ سال مین مکرر واقع ہوتے ہین صالح بن عبدالقدوس نے اس بارہ مین

ایک قصیدہ لکھا ہو

قصیدہ

الا ایها المرء الحکیم المهذب ۔ اتانا کتاب تعال منه التعجب

تسائل عن ایامنا وشهورنا ۔ باسمائها اللاتی تعد تنسب
فتسال عن وقت الخریف وقنطه ۔ اذا دکت الجوزا نارا تلهب

وتسال عن یوم الخریف شتنا بنا ۔ وایامنا یاتی الربیع فتخضب
وما احکمت فیه الاطباء قبلنا ۔ من الطعم ما یوتی وما یتجنب

فعدة ایام الشهور باسرها ۔ جمیعا بسرما نبئة لا یکذب
ستون ثلثا ثم ستون بعدها ۔ وخمسة ایام کذلک تحسب

فاولها بنیسان والشمس برجها ۔ به الحمل المشهور بالاوج کوکب
وایام نیسان ثلثون هکذا ۔ وجرناه یروی فی الحدیث ویکتب

وفیه یزید الماء فی کل بکره ۔ ویسمن فیه السنبل المترقب
ویوکل مشویا فریکا فربما ۔ وهماه باذن الله داء فیعطب

ویکره فیه النقل ما کان مزمنا ۔ فدع اکله فی الحرم اصوب
وفیه اهتیاج الصوت کان مورق ۔ یرجی فیه النیل یطفو فیکسب

وایام ایار ثلثون احصیت ۔ ویوم وفیه الروس قد تجنب
فلا تاکلن راسا واهون تفقده ۔ علیک فالوان الثرائد اطیب

وایا رفی ایامه حصد زرعنا ۔ وایامه فیها الفواکد تجلب
وفیه یکون الشمس للشمس منزلا ۔ ویرد بها وما الشمس عن ذا کب

مغرب ومن بعد ایار حزیران تالیا ۔ وفیه من الادواء فی الجم منشعب
فبالبارد الماء القراح فداوها ۔ علی الریق یطفی حرها الملتهب

وایامها اللاتی حلت علماؤنا ۔ ثلثون یوذی الحر فیها اذ تنعب
وفی اربع یبقین اقصر لیلة ۔ واطول یوم لیس فیه تکذب

لنا فیه والجوزا منزل شمسه ۔ به ولنا فیه مراد وملعب
وتموز شهر یاتک الحر دفعة ۔ وفیه یداس الحرث ثم یهذب

وبالسرطان الشمس فیه محلها ۔ فیلبث فیه شهرها وتصوب
فیکره غشیان النساء لوقته ۔ فلا تغشین ما یختشی وما یتهب

وایامها ایضا ثلثون شارقا ۔ ویوما لمن یشکو اذی الحر یمکر
وفی شهر آب یسقط الحر کله ۔ وینکسر الکرب لشربین فیذهب

وبالاسد المعروف تنزل شمسه ۔ ومنه الیه شهرها ینقلب
وایامه ایضا ثلثون شارقا ۔ ویوم به تم الحساب المجرب

وایلول یاتی بعد آب وشمسه ۔ بسنبلة تبدو لدیه وتغرب
وایام ایلول ثلثون شارقا ۔ وفیهن عید الصلیب ومنقب

وفیه اهتیاج الریح بعد سکونها ۔ وفیه طلاع الکریم لابد یشرب
وایام تشرین ثلثون شارقا ۔ ویوما وفیه الشمس تمسو وتغرب

وتشرین شهر بعد تشرین الاخر ۔ به منزل الشمس المضیئة عقرب
وفیه یری اکل اللحوم وطبخها ۔ من الطب اهل العلم والمتطبب

وایام تشرین الاخیر باسرها ۔ ثلثون فیها الحر الارض یخصب
وکانون شهر بعد تشرین منکر ۔ وذلک شهر ذو سقام وعصصب

وتنزل فیه الشمس بالقوس ما لها ۔ عن القوس حتی ینقضی الشهر مذهب
وفی وقته المیلاد قبل القضاء ئه ۔ اذا بقیت ست کذلک یحسب

وكانون شهر بعد كانون آخر
وتنزل فيه الشمس بالجدي جهما
ويأتيك شهر بعد كانون اسمه
وايامه عشرون يوما وبعدها
وينقطع فيه النوء وكان عالما
وفيه حيوة للنبات وربما
وذلك بان الوسيع ووقته
وايامه ايضا ثلثون شارقا

وذلك آيان به الكروم تكرم
ويمنع منه بعد شهر تحيب
شباط وذاك الشهر في الدهر طيب
ثمانية تحيها ب وتركب
للبيبا ويسمى البصير المجرب
اذار قبا المحيي المميت ملقب
وفي وقته الالبان للنفع تشرب
ويوم وفيها موقع الغيب يطلب
فهذا الذي انبئت عنه بعينه

ويورق فيه اللوز والجوز كله
وايامه ثلثون شارقا
وفيه يبرج الدلو ينزل شمسه
وفيه يسير الماء في كل وجهة
واذا شهر يعرف الصيف مقبلا
ويختلف الارواح في الارض كلها
وتنزل فيه الحوت بالشمس هكذا
اذا ما مضى اذار عنا موليا
انا ديه قول من الشعر يذهب

ويهتاج صناف السقام بكلب
ويوم اذا ما كانون يذهب
ومنه اليه شهرها نيلوب
وترهوله اغصانها وتشعب
به وهو في الايام شهر محبب
لاذيالها بحر ومستحب
قول العلمي بالنجوم واعرب
فقد خلقت بالبرد عنقا مغرب

فصل ماہ ہاے فارسی کے بیان مین

یہ مہینے برابر تیس دن کے ہین انکے سال کے تین سو پینسٹھ دن ہین اس نظر سے ہر مہینا تیس دن کا ہی پانچ روز جو بڑھتے ہین آخر سال مین ملاتے ہین فارسیون کے نزدیک ترتیب ہفتہ کی مثل عرب کے نہین ہی بلکہ اُنکے نزدیک شروع سے آخر مہینے تک ہر دن کا ایک خاص نام مقرر ہی اور بادشاہان فارس کو ہر روز مطابق اُنکے خورش و پوشش مخصوص ہی کہ وہ مکرر نہین ہوتی نام دنون کے یہ ہین ایک[1] ہرمزد دو[2] بہمن تین[3] اردی بہشت چار[4] شہریور پانچ[5] اسفندار چھہ[6] خرداد سات[7] مرداد آٹھ[8] دی بازر نو[9] آذر دس[10] آبان گیارہ[11] خور بارہ[12] ماہ تیرہ[13] تیر چودہ[14] گوش پندرہ[15] دی بمہر سولہ[16] مہر سترہ[17] سروش اٹھارہ[18] رشن انیس[19] فروردین بیس[20] بہرام اکیس[21] رام بائیس[22] باد تئیس[23] دی بدین چوبیس[24] دین پچیس[25] آذر چھبیس[26] اشتاد ستائیس[27] آسمان اٹھائیس[28] زامیاد انتیس[29] مار اسفند تیس[30] انیران اور اس واسطے روزہاے ماہ کا نام رکھا ہی کیونکہ اُنکی خورش اور پوشش پھر مکرر اس مہینے مین نہین ہوتی ہی اُنکی عیدون مین سے بعض تو مخصوص امور دنیوی سے ہین اور بعض امور دینی سے خصوصیت رکھتی ہین عید ہاے دنیوی یہ ہین کہ بادشاہان عجم نے اگلے زمانے مین مقرر کین تاکہ اُس روز شادمانی نفس اور شکر و ثناے خدا تعالی مین مصروف ہون اور خلق خدا اُنکی مدح اور ثنا اور دعاے دولت مین مصروف رہے اور اپنے ملک کے عوام کے واسطے بھی چند یوم وضع فرماے

اور ایسا طریقہ رکھا کہ جسکے ذریعہ سے فقرا وغیرہ لوگون کو بھی در ہاے امید کشودہ ہون اور
اُس پر اسم یہ ہنوز قدم بقدم چلے جاتے ہین اور عیدین دینی وہ ہین کہ جو اُنکے دینی
بزرگوارون نے اختراع فرمائی ہین غرض کہ چند روز ایسے ہین جو اُمور آخرت
کے واسطے وضع ہوے ہین اب ہم جس مہینے مین جو واقع ہی اُسکا بیان لکھتے ہین —

فروردین اُسکا اوّل روز عید سلطانی کا نوروز ہی اُس روز کے معنی لغت
فارس مین شروع سال کے ہین کیونکہ نئے دن کو پرانے سال سے کوئی نسبت نہین ہی حکما
کا مقولہ ہی کہ اِسی روز اللہ تعالیٰ نے آسمان کو دوار بنایا اور ستارون کو متحرک کیا اور
آفتاب کو پیدا فرمایا اُسکے دن کا نام ہرمز ہی اِن لوگون کے اعتقاد لغوی مین ہرمز خدا تعالیٰ
کا نام ہی حکماے فرس معتقد ہین کہ آج کے دن سعادت کی تقسیم بنا بر اہل دنیا کے ہوتی ہی
اور یہ بھی اعتقاد ہی اور علاوہ حکماے فارس کے تجار بھی متفق ہین کہ جو شخص آج کے روز
قبل اِسکے کہ کوئی کلام کرے کسی قدر شکر کھاوے روغن زیت اپنے بدن مین لگا وے
تمام سال کی کل بلیات اُس سے دور رہینگی ستر ہوین سروش کہتے ہین اور سروش اُس فرشتہ کا
نام ہی جو شب کا رقیب ہی کہتے ہین کہ یہ نام جبرئیل کا ہی اور وہ جنات اور جادوگرون پر سخت ہی پس
رات کے وقت دنیا مین تین مرتبہ طلوع کرتا ہی اوّل جنات کا قمع کرتا ہی اور سحر کو کھو دیتا ہی
دوبارہ کے طلوع مین زمین و آسمان کے مابین چیزین سرد و شیرین ہوتی ہین مانند پانی کے اور خروس
یعنے مرغ بانگ دیتا ہی اور شہوت کا ہیجان ہوتا ہی تیسرے مرتبہ کے طلوع مین فجر ہو جاتی ہی اور نباتات اور
سبزہ شگفتہ ہوتا ہی علیل کو صحت غمگین کو شادی ہوتی ہی سونے والون کو جو خواب نظر آتا ہی وہ سچا
ہوتا ہی اور فرشتون کو خوشی اور پریون کو غمی حاصل ہوتی ہی اُنیسوین اس مہینے کی فروردین ہی
یہ وہ عید ہی جسکا نام فروردجان ہی اور اِسکے تسمیہ کی وجہ صرف موافقت نام روز کا لحاظ کیا گیا ہی
اور جس مہینے مین جو عید ہی اُسکا نام اتفاق ماہ سے کہا گیا ہی عظماے فرس کے نزدیک یہی روز عید کا ہی
اور بادشاہان فرس کے نزدیک یہ تمام مہینہ عید کا ہی اس مہینے کو چھ پر تقسیم کیا ہی کہ اول کے پانچ
روز بادشاہون کی عید اور دوم پانچ روز بنا بر اشراف اور سوم پانچ روز بنا بر خدمتگار بادشاہان
اور چہارم کے پانچ روز واسطے اہلبیت و خواصون اُسکے کے اور پانچ روز عام خلائق کے واسطے
عیدین مقرر کی ہین اور چھٹوین حصہ کے پانچ روز رعایا کے واسطے ہی پانچ روز اوّل کے جو عید
سلاطین ہی اُن دنون مین بادشاہ جلوس فرما کر عام منادی کراتے ہین کہ بادشاہ بیٹھا ہی تا کہ

عامہ خلائق باریاب سلام ہوکر مورد انعام وتفضلات خسروانہ ہون دوسرے پانچ روز مین جو
اشراف کے واسطے مقرر ہی اُس روز بڑے بڑے دہاقین اور خاندانی حاضر دربار ہوتے ہین
تیسرے پانچ روز مین اہل مشورت حاضر دربار ہوتے ہین چوتھے خمسہ مین اہل بیت اور خاصان شاہی کی نوبت
پہونچتی ہی پانچوین خمسہ مین فرزندان خلافت کی ملاقات ہوتی ہی اور انکو خلعت عطا ہوتے ہین
چھٹے خمسہ مین جب ان سب مجموعہ کے انعام واکرام سے فراغت ملی خاص خاص لوگون کے ساتھ
مصاحب رہتے ہین اور جو تحفہ تحائف نذر مین آتے ہین انکو بغور ملاحظہ کرکے داخل خزانہ
کرتے ہین **اُردی بہشت** اس مہینے کے تیسرے دن کو اُردی بہشت کہتے ہین عیدکا دن ہی
وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اول تو مہینے کا نام ہی دوسرے عید کا اور نیز اُردی بہشت نام فرشتہ کا ہی
جسکو اللہ تعالی نے نور ونار کا موکل فرمایا ہی اور نیز امراض اور علت جسمی کے دور کرنے مین دوا وغذا پر
موکل ہی اس مہینے کے چھبیسوین دن کا نام اشتاد روز ہی یہ اول کھنبار ہی اور کھنبارات چھ ہین اور
ہر ایک مقدار معین پانچ روز کی رکھتے ہین واضع اسکا آذر دشت ہی ان کھنبارات مین خیر وخیرات
اور عبادات ورسوم وعادات مثل مذہب مجوس ہوتے ہین۔ **خرداد** اسکی چھٹوین کو خرداد
کہتے ہین یہ اُس فرشتہ کا نام ہی جو نباتات اور درختون پر موکل ہی اور نیز پانی سے نجاست کو
دور کرتا ہی اسکے چھبیسوین دن کو اشتاد روز کہتے ہین اول کھنبار چہارم کا ہی اس روز اللہ تعالی نے
درخت اور نباتات کی آفرینش فرمائی تیسرے دن کا نام انیران روز یا ایران کان ہی جیسکے
عید کا اتفاق ہوا اور بنا بر اتفاق ہر دو اسم کے اسکا نام عید رکھا ہی اس عید کو غسل اور
صفائی بدن کی کرتے ہین اور اب تک اصفہان مین ہوتی ہی **تیر ماہ** اُسکی آٹھوین کو خرداد
کہتے ہین یہ عید جشن نیلوفر کے نام سے ہی یہ جدید نام ہی اسکی تیرھوین کو تیر کہتے ہین اور
یہ عید کا دن ہی بنا بر اتفاق دو اسم کے تیر نام رکھا گیا کہ دن کا بھی نام ہی اور نیز عید کا
اسی روز منوچہر نے قبل اسکے کہ ایران پر افراسیاب سے غالب ہوا افراسیاب نے ایران حوالہ منوچہر کے
کیا منوچہر نام ایک حصار طبرستان مین ہی سولھوین دن کا نام مہر روز ہی اور مہر آفتاب کو بھی کہتے ہین
اور یہ پانچوین کھنبار کا اول روز ہی اس روز اللہ تعالی نے بہائم یعنے درندہ پیدا کیے ہین
مگر اسقدر فرق ہی کہ یہ درندہ پرندہ نہون صرف چرند مثل بیل بکری گھوڑے اونٹ وغیرہ
کے **مرداد ماہ** اس مہینے کے ساتون دن کا نام مرداد ہی اور یہ عید ہی اور اسکا نام مرداد گان
کہتے ہین **شہریور ماہ** اسکے چوتھے دن کو شہریور کہتے ہین اسکے عید کا نام بھی شہریور ہی غرض کہ

دن اور عید کا اتفاق جیسا جاتا ہو پانچوین کھشا کا اول روز ہی اور سولھوین دن کو مہر روز کہتے ہین
اور بیسوین کو بہرام اور شہر مہرجان صغیر مشہور کرتے ہین — مہر ماہ اسکے سولھوین دن کو مہرجان
کہتے ہین جو ایک بڑے عظیم الشان عید کا روز ہی جسکا نام مہرجان ہی مطابقت نام مہر و روز عیاں
اور یہ بھی ظاہر ہی اسکے سوا آفتاب کو بھی کہتے ہین سلاطین سلف اس دن مین اپنے لڑکون کو
تاج زر پہناتے تھے اور اس تاج مین آفتاب کی تصویر بناتے کہتے ہین کہ فریدون اسی روز بعزم
رزم نکلا اور ضحاک سے معرکہ ہوا اور ضحاک نے شکست پائی اور ملائک نے نازل ہو کر فریدون کو
اس نصرت کی مبارکباد دی حق تعالی نے اسی روز زمین کو ہوا کی لطافت عطا فرمائی اور اجساد
کو مقام ارواح گردانا حکماے فرس کا اعتقاد ہی کہ جو شخص آج کے دن کسی قدر انار کھاوے اور گلاب
سونگھے اللہ تعالی اسکی آفات کو دور کر دیگا اسکی اکیسوین کو مروز کہتے ہین اسی روز فریدون نے
ضحاک پر فتح پائی اور اسکو قید کیا ہی اور ضحاک نے اپنے قتل کی التجا کی مگر فریدون نے ضحاک کو
کوہ دنباوند مین قید کیا آبان ماہ آبان ماہ عید کا نام ہی اور واسطے اتفاق ہر دو کے اسکا نام آبانگان
اور اس روز کے اول حصہ کو اشتاد روز کہتے ہین اور اسکا نام فروردجان ہی فارس والے
اپنے فریدون کے نام اس روز کھانا پکواتے ہین اور کسو گھرون پر پانی رکھواتے ہین اور یہ
اعتقاد رکھتے ہین کہ آج کے روز انکے بزرگون کی روحین عذاب و عقاب سے نکل کر اس
آبگاہ مین آتی ہین اور اسطرف آنے سے انکو قوت حاصل ہوتی ہی پس بخور کرتے ہین
اور اپنے مکان مین خوشبودار چیزین آگ پر چھڑکتے تاکہ ارواح خوشنود ہوون اور اسی امر مین
اہل فارس مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ یہ پانچ روز آخر آبان کے ہین بعض کے نزدیک آخر
آذر مین سے ہین بہر تقدیر یہ امر ان لوگون کے ارکان دین مین سے ہی آذر ماہ اسکے
اول یوم کو ہرمز کہتے ہین اسمین کوسج کی سواری ہی اور یہ وہ رسم ہی کہ جو ایک مرد
کوسج اپنے زمانہ مین موجب ریشخند اہل فارس ہوا تھا کیفیت یہ ہی کہ آج کے روز گدھے پر سوار
پرانی گودڑی پہنے گرم گرم خورش کھا کے بدن مین گرم دوا لگا کر اسطور پر پھرتا تاکہ لوگ جانین
کہ اس شخص کو بڑی حرارت ہی پنکھا ہاتھ مین لیے ہوے نکلتا اور کہتا کہ بڑی گرمی ہی عام
خندہ زنان آب پاشان ہوتے کوئی برف پھینکتا تھا پس اسی حیلہ سے اس شخص کو
نفع کلی پہونچتا تھا اسی طرح آگے آگے وہ مسخرہ روان اور عقب سے خلق خدا دوان و پویان آخر کو
بادشاہ کے مقابل جب گذرتا بادشاہ بھی اسی اقسام سے برف وغیرہ پھینک مارتا مگر اس تک نہ پہونچتی

اور اس مسخرہ کے پاس تھوڑی سرخ مٹی گھلی ہوئی رہتی تھی وہ ان لوگون پر کہ جو اُسکو کچھ نہ دیتے تھے
اور صرف چھیڑتے تھے چھڑکتا تھا کہتے ہین کہ آج کے روز دریا سے ایسا موتی نکلا تھا جو پیشتر کسی نے
دیکھا نہ تھا یہ وہ دن ہی کہ حق تعالیٰ نے خیر و شر مین فرق کیا ہی کہتے ہین کہ آج کی صبح کو اگر کوئی بھی
کھا کر ترنج سونگھے تو اُسکو تمام سال سعادات فراہم ہون اس مہینے کی نوین کو آذر روز کی عید
کہتے ہین جسکا نام درخش ہی اس دن وہان کے لوگ آگ سے ہمدوش ہوتے رہتے ہین آذر
اُس فرشتہ کا نام ہی جو کل آتش پر موکل ہی زردشت نے حکم دیا تھا کہ تمام خلق اللہ اس روز
آتشکدہ کی زیارت کرین اور قربانی کی فکر کرین اور بادشاہ ملک آج کے روز ارباب
دولت سے مصلحت کرتے رہتے ہین **دی ماہ** اسکا نام خرم ماہ بھی ہی اسکا اول روز
خرم روز ہی یہ نام حق تعالیٰ کا ہی بادشاہ آج کے روز تخت سے اُتر پڑتا تھا اور سفید پوش
ہوکر فرش پر بیٹھ کر بغیر آداب سلطنت کے دنیا اور اہل دنیا کی طرف متوجہ ہوتا اور لطف و خوشی سے
ہر ایک کو مخاطب کرتا تھا جتنے کہ رفیع و وضیع و شریف دہاقین و کاشتکار تھے سب سے ملاقات کرتا اور
باہم طعام کھاتا اور کہتا کہ مین ایک مثل تمھارے ہون اور عمارت قائم نہین ہوتی ہی جو کہ آپ لوگون کے
اختیار مین ہی اور عمارت کا قائم رہنا بادشاہ وقت کی ذات پر محول ہی اور کسی بادشاہ کو رعیت سے
اور رعیت کو بادشاہ سے استغنا حاصل نہین ہی پس ہم تم مانند دو بھائیون کے ہین کہ کسی ایک کو
دوسرے سے گریز ممکن نہین ہی اسکے روز اول کو خور روز اور کھنبار اول کہتے ہین اس روز اللہ تعالیٰ نے
آسمان کو پیدا فرمایا چودھوین دن کا نام گوش روز اور شیر سو ہی اس روز اہل فارس دودھ اور
گوشت کھاتے اور ترکاریون کو گوشت مین پکاتے ہین اور بنا بر شیاطین دھونی دیتے ہین اور اس
دھونی سے آسیب کی مدافعت کرتے ہین پندرھوین روز کو دی بمہر کہتے ہین اور عید کا دن بھی ہی
اس روز خمیر یا گل سے ایک ہیئت انسان کی صورت بناتے ہین اور دروازے دیوان خانہ کے
محاذی رکھتے ہین اور بعدہ اُسکو جلاتے ہین حکماے فرس معتقد ہین کہ جو شخص قبل نہ کھانے کسی شی کے
آج کے روز سیب کھا کر نرگس کا پھول سونگھے سو وہ سال اُس شخص کے حق مین نہایت خوشی اور
خرمی سے گذرے گا اگر کوئی بوقت شب خورش کرے تو قحط و فقر و غمناکی سے نجات پاوے اس مہینے کی
سترھوین کو جھر روز کہتے ہین یہ روز عید کا وکیل ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ انھین دنون مین فارس نے بلاد
ترک پر حملہ کیا تھا اور نیز لشکر کی روانگی بھی انکے حملہ کے واسطے اسی روز ہوئی تھی کہتے ہین کہ اسی
روز کی رات کو فریدون گاو پر سوار ہوا تھا اور اس دن کی رات کو ایک مادہ گاو ظاہر ہوئی تھی جو نقرہ کی تھی

اور اُسکے دو سینگ طلائی تھے اور گوسالہ نقرہ کا تھا جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہوتا تھا اور جس شخص کو
اُسکا دیکھنا میسر ہوا تو اسکی دعوت قبول ہوئی اور اُنکو بجز اہل سعادت کے اور کسی نے نہین دیکھا
بہمن ماہ اسکا دوسرا دن ہی بہمن روز عید کا دن ہی نام اسکا بہنیجہ ہی سواے اتفاق باہمی کے
ایک موکل ملک کا نام ہی جو بہائم پر موکل ہی اہل فرس اس عید کو چند دیگ جمع کرتے ہین اور
انواع غلات پکاتے اور کھاتے ہین اور نیز شیر سفید کو بہمن سفید مین گھس کر نوش کرتے ہین اور
یہ عمل بنا بر حفظ قوت حافظہ کے ہی اور آج کا دن واسطے ادویہ لگانے بیاردن اور روغن کھینچنے اور
دھونی دینے کے عمدہ ہی کہتے ہین کہ جاماسپ وزیر گشتاسپ کا یہ عمل کیا کرتا تھا جسکا فائدہ ظاہر ہی
اس مہینے کی پانچوین کا اسفندیار اور بوسیدہ نام ہی دسوین روز کا آبان عید نام ہی اور اسکی تفسیر مین
اور یہ منیجہ اردشیر بابکان کا ہی کہتے ہین کہ اسکا نام سوہ ہونے کی یہ وجہ ہی کہ اسوقت سے آخر سال تک
سو باقی ہین کہتے ہین کہ جہنم سے زمستان اسی روز دنیا مین نکلتا ہی اور لوگ آگ روشن کرکے زمستان
کا صدمہ دفع کرتے ہین رفتہ رفتہ بادشاہان عجم کا یہ رسم ہوگیا ہی کہ اسکی شب کو آگ روشن
کرتے ہین اور وحش وطیور کو بھونتے ہین اور شراب [illegible] اور لہو لعب مین مصروف ہوتے ہین
تیسرا روز انیران ہی جسکو فارس والے آب ریزگان کہتے ہین اس نام کے معنی بارش باران ہین
اور یہ عید ہنوز اصفہان مین باقی ہی اور اسکا [illegible] ہوکر بستہ ہوتا ہی
ایام فیروز مین اسقدر دنیا مین [illegible] فیروز نے اپنے ملک کا
خراج معاف فرمایا اور اپنا خزانہ [illegible] جیسا کہ باپ
بیٹے پر شفقت فرماتا ہی تا آنکہ اسکی لطف و مہربانی سے کوئی شخص مرنے نہین پایا بعد
ازان فیروز نے حق تعالیٰ کی نماز ادا کی اور دعا کی کہ اے پروردگار بلاے قحط کو دور فرما اور
اہل عالم کو اس محنت و رنج سے رہائی دے اور خود آتشخانہ مین گیا اور مانند اسکے کہ صدیق صدیق
سے لپٹتا ہی اپنے تئین آتش سے لپٹایا چنانچہ شعلہ آتش اسکی ریش تک پہونچا مگر کچھ سوخت
نہوا کہتے ہین کہ اسکی داڑھی کو [illegible] اور کہا کہ اے آتش اگر امساک بارش باران کا میرے سبب سے ہی
تو میرے نفس کی بدی مجھپر ظاہر کر دے تاکہ اپنے نفس کو اس مدارت کاب سے باز رکھون
یا کہ سلطنت سے اپنے تئین معزول ہون اور اگر کسی دوسرے کے افعال کا نتیجہ ہی تو اسکو
زائل فرما اور اپنے بندون پر باران رحمت کا انعام فرما۔ پس یہ دعا کرکے آتشکدہ سے
باہر نکلا پس ایک ابر پیدا ہوا اور ایسا پانی برسا کہ کبھی ایسا نہ برسا تھا پس فیروز کو یقین ہوا

کہ اُسکی دعا قبول ہوئی آخر کو پانی ندیون اور چشمہ گاہون مین جاری ہوا اور عام لوگ بارش
باران سے شادمان اور خوشحال ہوے پس اُس روز سے اس عمل کا رسم جاری ہوگیا اور
ہنوز یہ رسم رواج رکھتا ہی ماہ اسفندارا اسکے پانچوین دن کا اسفندارمذ عید نام ہی اسکے
معنی عقل و حکمت کے ہین اور اسفندارمذ اُس فرشتہ کا نام ہی کہ زمین پر موکل ہی اور نیز اُس صالحہ
عورت کا نام ہی جو اپنے شوہر کو عزیز رکھتی ہی اور یہ عید زن دارمردون سے مخصوص ہی اور نیز
ایسی عورتون سے جو شوہر والی ہین متعلق ہی اور یہ رسم اسی طور پر اصفہان اور ری اور
بلاد الجبل مین جاری ہی اس عید کا نام نزدگیران ہی اس روز عامل لوگ طلوع فجر سے آفتاب
نکلنے تک سحر و جادو رقعون مین لکھتے ہین منجملہ اُسکے تین رقعہ دیوارخانہ کے سر پر اور اُس دیوار کو
بدرخانہ کے مقابل لاتے ہین گیارھوین روز جو زرہ جواول کھنبار دوم کا ہی اللہ تعالیٰ نے اُس روز
پانی کی آفرینش فرمائی اور انیسوین [19] کو فروردین ہی اور اُس دن کو انہار کہتے ہین اور آب ہاے
جاری مین گلاب چھوڑتے ہین اور اس شادمانی کے عوض مین شکر و سپاس ادا کرتے ہین اور
یہ سنت ہنوز ان لوگون مین جاری ہی قول سال ہاے عرب و روم و فارس مین۔ ان تینون کے
بارہ بارہ مہینے ہین اور چار فصل ان لوگون کے نزدیک سال مین تفاوت ہی عرب نے اپنے
شروع ماہ کا مدار رویت ہلال پر منحصر رکھا ہی پس اس قاعدہ سے سال کے تین سو چون [354] یوم ہین
رومیون نے اپنے مہینون کا مدار دور خورشید پر رکھا ہی اسکے سال کے تین سو پانچ روز ہین اس
نظر سے کہ اس مدت مین آفتاب دائرہ فلک کو قطع کرتا ہی فرس والون نے اپنے مہینون کو تیس روز
کا مقرر کیا ہی پس اس حساب سے انکا سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہی اور حساب عرب
مین اسکو قمری کہتے ہین اور روم کے حساب مین شمسی اور سال ہاے عرب اور روم مین
تفاوت ہر صدی مین تین برس کا ہوتا ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے کلام مجید مین فرمایا ہی کہ ولبثوا فی
کہفهم ثلثمائة سنين وازدادوا تسعا یعنے تین سو برس بحساب روم کے وازدادوا تسعا
اور بحساب عرب کے نو برس زیادہ کیے ہین عرب کا شروع سال محرم سے ہی اور رومیون کا
آغاز سال نقطہ حمل مین آفتاب کی پہونچنے سے ہی **فصل ارباع سال کے بیان مین**
واضح ہو کہ فلک البروج کا دائرہ۔ دائرہ معدل النہار کو دو نقطہ مقابل پر قطع کرتا ہی اور ایک اُنمین سے
نصف شمال مین آتا ہی جسکو نقطہ اعتدال ربیعی کہتے ہین اور دوسرے نقطہ کی کیفیت یہ ہی
کہ جسوقت آفتاب نے اُس سے نصف جنوبی مین تجاوز کیا تو اُسکو اعتدال خریفی کہتے ہین اور

اور نصف شمالی وہ ہی جسکے بعد کی غایت معدل النہار سے شمال کی جانب ہو اور اُسکو نقطہ
انقلاب صیفی کہتے ہین اور منتصف نصف جنوبی وہ ہی جسکے بعد کی غایت معدل النہار سے
جنوب کی جانب ہو اسکا نام نقطہ انقلاب شتوی ہی پس قسمت کیا جاتا ہی دائرہ ان
چہار نقطون سے برابر لیکن ربعی جو درمیان نقطہ اعتدال ربیعی اور انقلاب صیفی کے ہی پس اُسوقت
کہ جب زمانہ ربیع کا پایا جاتا ہی جب تک کہ آفتاب اس قوس سے برابری کرتا ہو اس زمانہ کو ربیع
کہتے ہین اور ربعی میانہ نقطہ انقلاب خریفی ہی اسکو زمانہ صیف یعنے موسم گرما کہتے ہین اسواسطے
کہ آفتاب جب تک مقابل اس قوس کے رہتا ہو زمانہ صیف کا ہوتا ہی اور ربعی جو درمیان
نقطہ اعتدال خریفی اور نقطہ انقلاب شتوی کے ہی پس یہ زمانہ خریف مین پایا جاتا ہی اور اسے پائز کہتے ہین
اور ربعی جو درمیان نقطہ انقلاب شتوی اور نقطہ اعتدال ربیعی کے واقع ہی وہ ہی کہ جس زمانہ مین
سردی جاری ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کا ایک لطف یہ بھی ہی کہ اپنے بندون کے واسطے ہر فصل کا مزاج
برخلاف مزاج گذشتہ فصل کے بنایا ہی تاکہ بتدریج چارو فصلین جسم مین موثر ہون پس جسوقت
گرما سے زمستان آتا ہی اگر یکبارگی یہ تغیر ہو جاے تو بڑا تغیر صادر ہو پس دیکھیے کہ تغیر ہوا سے
شروع کیا جاتا ہی **ربیع** کا موسم بروقت آنے آفتاب کے ہی برج حمل سے اول دقیقہ پر
اُسوقت روز و شب معتدل ہین ہوا خوشگوار نسیم پر بہار برف پگھلتی دریا کی روانی سبزہ کا لہلہانا
پھولون کا کھلنا حیوانات کا توالد و تناسل ان سب وجوہ سے اہل زمانہ کی عیش خوش ہوتی ہی
اور زمین خس و خاشاک سے پاک نظر آتی ہی **صیف** جسوقت آفتاب اول سرطان مین
پہونچتا ہی دن نہایت درجہ بڑہ جاتا ہی اور رات مختصر ہو جاتی ہی بعدہ رات بڑی ہونی شروع
ہوتی ہی گرمی کا سخت زور ہوتا ہی نبات اور حیوانات مقوی ہوتے ہین ثمر پیدا ہوتے ہین مگر
اُنکے دانہ خشک ہو جاتے ہین شبنم کی کمی ہوتی ہی بہائم فربہ اور سخت نظر آتے ہین اکثر حیوانات
اودھر اُدھر پریشان نظر آتے ہین مکھیون کی کثرت ہوتی ہی اہل عالم کے عیش اچھے رنگ پر رہتے ہین
کشتیان جاری ہوتی ہین لوگون کو رازقہ بکثرت ملتا ہی دودھ بکثرت پیدا ہوتا ہی طیور اور بہائم
کے لیے چراگاہ بکثرت نظر آتے ہین زمین کی آرایش ہو جاتی ہو **خریف** اسوقت آفتاب اول
میزان مین داخل ہوتا ہی اسوقت روز و شب برابر ہوتا ہی پس ابتداے درازی شب ہوتی ہی
یہ زمانہ نشو نما درختون اور نباتات اور شگوفہ زار کا ہی اور اسوقت درختون کی برگ ریزی ہوتی ہی
پس اسوقت مین باد شمال چلتی ہی پانی کم ہوتا ہی ندی نالہ خشک ہو جاتے ہین اور نباتات تر

مردہ ہو جاتے ہین درختون کے پھول پھل مرجھاتے ہین آدمی غلہ اور میوہ جمع کرتے ہین روے زمین
مکھی اور حشرات الارض اور طیور وحوش سے پاک نظر آتا ہی ہر ایک جاے معتدل مین چھپ رہتے ہین
سردی کا خوف ہر ایک کو غالب رہتا ہی لوگ زمستان کے واسطے علوفہ جمع کر رکھتے ہین موٹے اور
گندہ اور جوان لوگون کی صورت مانند پیر اور ضعیفون کے ہو جاتی ہی **شتا** اسوقت اول
جدی مین آفتاب جلوہ گر ہوتا ہی اسوقت انتہا سے درازی شب ہی بعد ازان دن بڑھنے لگتا ہی
جاڑا سخت ہوتا ہی درختون کی برگ ریزی شروع ہوتی ہی اطراف زمین کے حیوانات اپنے گھونسلے
مین جا چھپتے ہین برف شبنم اور تاریکی کی کثرت ہوتی ہی آئینہ مین زنگ لگتا ہی عیش تلخ ہو جاتی ہی بعضے
حیوانات زندگی کو جواب دیتے ہین اور رات کی طوالت شروع ہو جاتی ہی اور پانی مین سردی
ہوتی ہی اور یہ وقت موجب آسودگی ہی جسطرح کہ موسم گرما سختی کا زمانہ ہی اور دنیا مثل عورت پیر
ادھیڑ اسکی آخر ہونی ہو جاتی ہی اور یہی کیفیت رہتی ہی جب تک کہ آفتاب آخر حوت مین پہونچتا ہی
بعد ازان فصل سرما دفع ہوتی ہی اور ایام بہار آتے ہین اور یہی صورت ہمیشہ رہتی ہی تمام ہوا
احوال چارون فصلون کا **فصل چند عجائبات کے بیان مین** بعض علما نے
لکھا ہی کہ حق تعالی ہر ایک ہزار برس کے بعد ایک پیغمبر بھیجتا ہی تاکہ دین قویم اور شرع مستقیم کا
اظہار فرماوے لیکن زمین فرمایا کہ شروع ہزار سال مین بلکہ ہر ہزار سال مین ظہور فرماتا ہی مین جائز ہی
کہ دو پیغمبر ہزار برس کے اول و آخر مین واقع ہون پس ہزار اول مین حضرت ابوالبشر آدم
علیہ الصلوۃ والسلام اور دوسرے ہزار برس کے نوح علیہ السلام تیسرے ہزار مین حضرت
خلیل اللہ چوتھی دفعہ موسی کلیم اللہ پانچوین بار سلیمان چھٹی بار حضرت عیسی ساتوین بار
حبیب اللہ محمد مصطفے صلعم کو بھیجا اور انھین کے وجود مبارک پر مرتبہ نبوت کا ختم ہوا اور
سات ہزار سال دنیا کے عمر کی ہی سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کی ہی ان الدنیا
جمعۃ من جمع الآخرۃ سبعۃ آلاف سنۃ یعنی دنیا جمعہ ہاے آخرت سے ایک جمعہ ہی اور تحقیقا
چھ ہزار ایک سو برس دنیا سے منقضی ہو چکے ہین علما نے لکھا ہی کہ ہر صدی مین بعد حضرت محمد مصطفے علیہ السلام کے
ایک صاحب علم ظاہر ہوتا ہی جو علم کو بلند فرماتا ہی پس حق تعالی نے اول صدی مین
عمر بن عبدالعزیز قدس اللہ روحہ الشریف کو اور دوسری صدی مین محمد بن ادریس شافعی کو اور
تیسری صدی مین ابو العباس احمد شریح کو اور چوتھی صدی مین ابو بکر بن الطیب باقلانی کو اور پانچوین
صدی مین ابو المحامد محمد غزالی کو اور چھٹی صدی مین ابو عبداللہ محمد بن عمر رازی کو

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتا ہی کہ من عمر اللہ اربعین سنۃ یعنے جس کسی کو اللہ تعالی نے
چالیس برس کی عمر دی تو حق تعالی نے کفایت فرمائی اُسکے ہر قسم کی بلیات مین منجملہ اُسکے
جذام اور برص و جنون الشیطان ہی اور جسکی عمر پچاس برس کی ہوئی اسلام مین سبک ہوا
اُسکا حساب قیامت کے دن مین جسکی ساٹھ برس کی عمر ہوئی اُسکی توبہ اور تضرع قبول فرمائی
جسکی ستھر برس کی عمر ہوئی اُسکو اہل آسمان و زمین نے دوست رکھا اور جسکو اسّی سال کی
عمر عنایت ہوئی اُسکے اعمال بد کو کاغذ سے محو فرمایا حق تعالی نے جسکی عمر نوّے برس کی کی
اُسکے گناہون کو اللہ تعالی نے بخشا بیچ زمین کے اور شفاعت کرتا ہی وہ بیچ حق اہل بیت
اپنے کے حکما معتقد ہین کہ سال کی تکرار سے اکثر حادثات عجیبہ صادر ہوتے ہین پس کیا
تعجب ہی کہ بنسبت مادہ ہاے غریب کے حیوانات شکل عجیب کے حاصل ہون اور انبوہ کے
تحائف سے معدنیات اور نبات مین تعجب انگیز پھول پتی دیکھنے مین آئے اور آبادی ویران اور
ویرانی آباد ہوجانے خشکی دریا اور دریا خشکی پہاڑ جنگل اور جنگل پہاڑ ہون اب اس حکایت پر اس
فصل کا انجام کیا جاتا ہی

حکایت کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کے زمانہ مین ایک جوان عابد کو دیکھا کہ خضر علیہ السلام اُسکے روبرو
آتے تھے پس یہ خبر بادشاہ وقت کے گوش گزار ہوئی جوان مذکور کو طلب فرماکر حکم دیا کہ جسوقت حضرت خضر
تیرے پاس تشریف لائین درگاہ خسروی مین حاضر کر نادر نہ تیری گردن ماری جاویگی پس اُس جوان نے
کہا کہ حاضر کرونگا یہ کہکر واپس آیا نہایت تحیر مین تھا کہ جب وقت معینہ پر حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے
جوان نے سارا ماجرا بیان کیا جناب خضر نے کہا بہتر چلو الغرض باہم کر دربار شاہی مین پہونچے بادشاہ نے
کہا خضر تمھین ہو حضرت نے جواب دیا ہان پس بادشاہ نے فرمایا کہ جو کچھ عجائبات دیکھے ہون
میرے روبرو بیان کرو پس حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ مین نے بہت کچھ عجائبات دیکھے ہین مگر
اُسوقت جو کچھ حاضر ہی اُسکا بیان کرتا ہون کہ اسوقت مین ایک شہر مین وارد ہوا جہان خلق عظیم تھی
اور عمارات بلند سے آبادی تھی پس مین نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ تعمیرات کس
زمانہ سے ہوئی ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ شہر قدیم ہی مجھے اور نہ میرے باپ دادا کو اُسکے آغاز
بنا کا حال معلوم ہی پس پانچ سو برس کے بعد پھر گذر اُس شہر مین ہوا تو وہ شہر ویران نظر آیا
یہانتک کہ ایک اثر بھی آثار عمارت سے نظر نہ آیا وہان ایک مرد نظر آیا جو گھانس کھود
رہا تھا پس مین نے اُس سے دریافت کیا کہ کب یہ شہر خراب ہوا ہی اُسنے جواب دیا کہ مین نے

ہمیشہ اس شہر کو خراب ہی دیکھا ہو پس پوچھا مین نے کہ کیا یہ شہر کبھی آباد نہ تھا اُسنے کہا کہ یہان
کی آبادی کا حال نہ اپنی آنکھون سے دیکھا نہ اپنے باپ دادا کی زبانی سُنا ہی پس میرا گذر پانچ سَو
برس کے بعد دوبارہ جو ہوا تو دیکھنے مین آیا کہ وہ سرزمین بالکل عالم آب ہو گئی تھی چند جہاز
جو وہان حاضر تھے اُنسے دریافت کیا کہ کب یہ زمین دریا برد ہو گئی انھون نے جواب دیا
افسوس تم ایسے کلام کرتے ہو یہ سرزمین ہمیشہ سے عالم آب ہی تھی کبھی یہان کی خشکی کا
حال باپ دادے سے بھی نہین سُنا ہو بعدہ پانچ سَو برس کے بعد جو میرا گذر پھر ہوا
تو دریا خشک ہو کر عالم زمین نظر آیا جو لوگ گھانس جمع کر رہے تھے اُنسے
مین نے دریافت کیا کہ کبسے یہ زمین پانی سے نکلی ہو انھون نے جواب دیا کہ
ہمیشہ سے یہی زمین رہی ہو پس مین نے پوچھا کہ کیا یہان کوئی
دریا نہ تھا انھون نے کہا کہ ہمنے اپنی آنکھون سے نہ دیکھا
نہ اپنے بزرگون سے سُنا الغرض اسکے بعد بھی جب
پانچ سَو سال بعد میرا جانا ہوا تو ایک عظیم الشان شہر
نظر آیا پس وہان کے لوگون سے اُسکے آغاز بنیاد کا حال
دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ ہمیشہ
سے ایسا ہی آباد تھا ہمین اسکے بنا کی تاریخ
معلوم نہین ہی بادشاہ اس کیفیت کو
سنکر کہنے لگا کہ اے حضرت مین آپ کی
ہمراہی کی آرزو رکھتا ہون حضرت
نے جواب دیا کہ اے بادشاہ یہ مجھسے
نہین ہو سکتا اگر تم اس جوان کی
نیابت قبول کرو اللہ تجکو
راہ راست کی رہنمائی
کریگا عن المقالۃ
فی
الثانیہ
السفلیۃ
ط

مقالۂ دوم سفلیات کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق فسوی والذی قدر فہدی الازلی الذی لا اول لوجودہ فلا ینتقل من حالۃ الی اخری والابدی الذی لا آخر لہ ولا امد والیہ المرجع والمنتہی خلق السموات والارض العلی وابدع الارکان والامزجۃ والاعضاء والقوی وانشأ الجماد والحیوان ازواجا من نبات شتی لہ ما فی السموات وما فی الارض وما بینہما وما تحت الثری والصلوٰۃ علی سید المرسلین وامام المتقین محمد خیر الوری وعلی آلہ مصابیح الدجی ومفاتیح الھدی صلوٰۃ دائمۃ فی الاولی والاخری **اما بعد** واضح ہو کہ جو کچھ زیر فلک ہے کرۂ اثیر اور عجائبات دریا اور کرۂ زمین اور فراز کوہ اور جریان جوے اور فوائد معدن ہاے اور خواص درختان وغیرہ سے اسکے دریافت مین دانا لوگون کی عقل رسا حیران ہے پس جو اشیا کہ عقلمند انکو وہم اور شبہہ مین ڈالتے ہین انسان نے اپنے عقل اور ادراک مین جسقدر دریافت کیا ہے وہ یک قطرہ دریا یا ریگ صحرا کے برابر نہین ہے مین نے اوپر بیان کیا تھا کہ اس کتاب مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ گذر چکا اب مقالۂ ثانی بیان کیا جاتا ہے۔ **مقالہ ثانی سفلیات مین** یہ وہ چیز ہے جو عناصر اور اُنکے طبائع اور ترتیب اور انقلاب سے زیر فلک موجود ہین حکما کہتے ہین کہ عنصر موضوع ہے اور عنصر سے مراد جسم کلی ہے کہ سواے آسمان قمر کے ہے اور یہ جسم امہات یعنے بجاے مادر کے ہین اور معادن ونبات وحیوان کو والدات یعنے اُسکی اولاد کہتے ہین امہات کا نام ارکان رکھا ہے اور یہ چار ہین **آگ - ہوا - خاک - پانی** - پس آگ حار یابس ہے اور مقام اُسکا فلک قمر کے نیچے اور ہوا کے اوپر ہے - ہوا گرم تر آگ کے نیچے پانی کے اوپر رہتی ہے - پانی سرد تر زمین کے اوپر اور ہوا کے نیچے ہے - زمین سرد خشک اور اسکا مقام وسط عالم ہے ہر ایک ان اربعہ عناصر مین سے اُس عنصر کے ہمشکل ہے ایک کیفیت مین اور دوسری کیفیت مین مخالف ہے اور بسبب مشاکلت کے ہر ایک سے ہمسایگی رکھتا ہے اور ملائمت ہمدیگر حاصل ہے اور جب مخالفت بالطبع واقع ہوئی تو باہمی جدائی حاصل ہے اور ہر ایک عنصر ایک ایک مرکز سے مخصوص ہے کہ بجز وہان کے اور جگہ نہین رہتا الا اُسوقت کہ کوئی مانع ہو اُس اصلی مرکز کے رہنے مین پس جسوقت وہ مانع مرکز عالم پر مرتفع ہو ثقیل ہوگا اور اگر محیط کی طرف مائل ہو تو خفیف ہوگا

واضح ہو کہ اللہ تعالی نے اپنی حکمت کاملہ سے عناصر کو ترکیب عجیب و غریب خلق فرمایا جو عنصر کہ خفیف
ترہین وہ آسمان سے نزدیک ہین اور ثقیل دور ہین جیسے کہ زمین ہر آئینہ اسکا مقام وسط فلک
مقرر ہوا اور جو کچھ بہ نسبت اسکے سبک ہی وہ اسکے اوپر ہی مانند آب کے جسکا مقام زیر
ہوا ہی اور پانی کے بالا ہونے کا محل یہ ہی کہ جسوقت خاک مٹی پانی پر چھوڑ دے تو نیچے چلی
جاتی ہی اور پانی اوپر رہتا ہی اور چونکہ بہ نسبت خاک کے پانی سبک ہی لہذا آسمان سے
نزدیک ہی تیسرے سے ہوا کہ پانی سے سبک اور آگ سے سنگین ہی اسکا مقام بالاے آب ہی اور آگ
از بسکہ سبکتر ہی اسکا مرکز ہوا پر ہی اور فلک قمر کے نیچے رہتی ہی **فصل انقلاب عناصر کے
بیان مین** بعض عنصر بعض کے ہمراہ منقلب ہوتے ہین جیسا کہ ہوا پانی سے منقلب ہوتی ہی
اور یہ اکثر دیکھنے مین آیا ہی کہ وہ ظرف جو کانسے سے بنایا گیا ہی اکثر اسمین رطوبات جمع ہوجاتے
ہین اگر کوئی شے منجمد اسمین ڈال جاوے تو گرد اسکے قطرہ سے نظر آتے ہین اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس
ظرف کا ترشح نہین ہی بلکہ سبب یہ ہی کہ جو ہوا اس ظرف مین محیط ہی سرد ہوکر منجمد ہوگئی ہی اور پانی بھی
بہ نسبت تمازت آفتاب اور حرارت آتش کے بخارات ہوکر ہوا ہنجاتا ہی اور ہوا آگ سے منقلب
ہوتی ہی جیسے کہ بعض مواضع مین لون کی حالت دیکھی جاتی ہی اور پانی خاک سے بدلتا ہی جیسا کہ اکثر
دیکھا جاتا ہی کہ بعض پانی سنگ و خاک ہوجاتے ہین اور خاک بھی پانی سے انقلاب کرتی ہی
جیسے کہ کیمیاگر اس فعل کو کرتے ہین کہ اسکے اجزا کو مسحوق کرتے ہین اسطرح کہ اجزاے ارضی
اسمین باقی نہین رہتے ہین پس ان عناصر مین جو لطیف تر ہین انکا انقلاب سریع تر ہی اور جو
عناصر کہ کثیف تر ہین انکا انقلاب دیر مین ہوتا ہی کیونکہ جسوقت ہم دو قسم کے پانی ہوکہ ایک سبک اور
ایک گران ہو ہم کرین اور ہوا سے سرد مین دونون کو رکھ دین تو آب سرد جلد تر منجمد ہوجاویگا اور اسی طرح
اگر دھوپ یا آگ مین رکھ دین تو بھی آب سرد جلد تر گرم ہوگا **نظر دوم کرہ آتش مین**
حکما کے نزدیک آگ کا جسم بسیط اور طبع اسکی گرم خشک اور اپنی طبیعت پر متحرک ہی کیونکہ آسمان کے
نیچے مستقر ہوتی ہی اور یہ آگ بسیط ہی یعنے کسی عنصر سے آمیزش نہین رکھتی اور کوئی رنگ اسمین نہین ہی اور کہتے ہین کہ
خالی آگ کو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب شمع روشن ہوتی ہی تو اسکا شعلہ فتیلہ سے
جدا ہوتا ہی اور شک نہین ہی کہ آگ کی حرارت فتیلہ کے قریب قوی تر ہی اور یہ بھی ایک امتحان ہی
کہ جسوقت آہنگر بھٹی کے پھونکنے مین مبالغہ کرتے ہین تو ہوا اس درجہ گرم ہوتی ہی کہ اگر کوئی
چیز اس سے نزدیک ہو تو جل جاتی ہی پس معلوم ہوا کہ آتش کی قوت صرف اسکی اصول مین ہوتی ہی

مقالۂ دوم سفلیات کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی الازلی الذی لا اول لوجودہ فلا ینتقل من حالۃ الی اخری والابدی الذی لا آخر لدوامہ والیہ المرجع والمنتھی خلق السموات والارض العلی ابدع الارکان والامزجۃ والاعضاء والقوی وانشأ الجماد والحیوان ازواجا من نبات شتی لہ ما فی السموات وما فی الارض وما بینھما وما تحت الثری والصلوۃ علی سید المرسلین وامام المتقین محمد خیر الوری وعلی آلہ مصابیح الدجی ومفاتیح الھدی صلوۃ دائمۃ فی الاولی والاخری **اما بعد** واضح ہو کہ جو کچھ زیر فلک ہی کرہ اثیر اور عجائبات دریا اور کرۂ زمین اور فراز کوہ اور جریان جوے اور فوائد معدن ہاے اور خواص درختان وغیرہ سے اسکے دریافت مین دانا لوگون کی عقل رسا حیران ہی بس ہوا شیا کہ عقلمند انکو وہم اور شبہ مین ڈالتے ہین انسان نے اپنے عقل اور ادراک مین جسقدر دریافت کیا ہی وہ یکقطرہ دریا یا ریگ صحرا کے برابر نہین ہی مین نے اوپر بیان کیا تھا کہ اس کتاب مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ گذر چکا اب مقالہ ثانی بیان کیا جاتا ہی۔ **مقالہ ثانی سفلیات مین** یہ وہ چیز ہی جو عناصر اور انکے طبائع اور ترتیب اور انقلاب سے زیر فلک موجود ہین حکما کہتے ہین کہ عنصر موضوع ہی اور عنصر سے مراد جسم کی ہی کہ سواے آسمان قمر کے ہی اور یہ جسم امہات یعنے بجاے مادر کے ہین اور معادن ونبات وحیوان کو والدات یعنے اسکی اولاد کہتے ہین امہات کا نام ارکان رکھا ہی اور یہ چار ہین **آگ - ہوا - خاک - پانی** - پس آگ حار یابس ہی اور مقام اسکا فلک قمر کے نیچے اور ہوا کے اوپر ہی - ہوا گرم تر آگ کے نیچے پانی کے اوپر رہتی ہی - پانی سرد تر زمین کے اوپر اور ہوا کے نیچے ہی - زمین سرد خشک اور اسکا مقام وسط عالم ہی ہر ایک ان اربعہ عناصر مین سے اس عنصر کے مشاکل ہی ایک کیفیت مین اور دوسری کیفیت مین مخالف ہی اور بسبب مشاکلت کے ہوا سے ہمسایگی رکھتا ہی اور ملائمت ہمدیگر حاصل ہی اور جب مخالفت بالطبع واقع ہوئی تو باہمی جدائی حاصل ہی اور ہر ایک عنصر ایک ایک مرکز سے مخصوص ہی کہ بجز وہان کے اور جگہ نہین رہتا الا اسوقت کہ کوئی مانع ہو اس اصلی مرکز کے رہنے مین پس جسوقت وہ مانع مرکز عالم پر مرتفع ہو ثقیل ہوگا اور اگر محیط کی طرف مائل ہو تو خفیف ہوگا

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے عناصر کو ترکیب عجیب و غریب خلق فرمایا جو عنصر کہ خفیف
تر ہین وہ آسمان سے نزدیک ہین اور ثقیل دور ہین جیسے کہ زمین ہر آئینہ اسکا مقام وسط فلک
مقرر ہوا اور جو کچھ کہ بہ نسبت اسکے سبک ہی وہ اسکے اوپر ہی مانند آب کے جسکا مقام زیر
ہوا ہی اور پانی کے بالا ہونے کا محل یہ ہی کہ جسوقت خاک مٹی پانی پر چھوڑے تو نیچے چلی
جاتی ہی اور پانی اوپر رہتا ہی اور چونکہ بہ نسبت خاک کے پانی سبک ہی لہذا آسمان سے
نزدیک ہی تیسرے ہوا کہ پانی سے سبک اور آگ سے سنگین ہی اسکا مقام بالاے آب ہی اور آگ
ازبسکہ سبکتر ہی اسکا مرکز ہوا پر ہی اور فلک قمر کے نیچے رہتی ہی **فصل انقلاب عناصر کے
بیان مین** بعض عنصر بعض کے ہمراہ منقلب ہوتے ہین جیسا کہ ہوا پانی سے منقلب ہوتی ہی
اور یہ اکثر دیکھنے مین آیا ہی کہ وہ ظرف جو کانسے سے بنایا گیا ہی اکثر اسمین رطوبات جمع ہو جاتے
ہین اگر کوئی شی منجمد اسمین ڈالی جاوے تو گرد اسکے قطرہ سے نظر آتے ہین اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس
ظرف کا ترشح نہین ہی بلکہ سبب یہ ہی کہ جو ہوا اس ظرف مین محیط ہی سرد ہو کر منجمد ہو گئی ہی اور پانی بھی
بہ نسبت تمازت آفتاب اور حرارت آتش کے بخارات ہو کر ہوا بنجاتا ہی اور ہوا آگ سے منقلب
ہوتی ہی جیسے کہ بعض مواضع مین لون کی حالت دیکھی جاتی ہی اور پانی خاک سے بدلتا ہی جیسا کہ اکثر
دیکھا جاتا ہی کہ بعض پانی سنگ و خاک ہو جاتے ہین اور خاک بھی پانی سے انقلاب کرتی ہی
جیسے کہ کیمیاگر اس فعل کو کرتے ہین کہ اسکے اجزا کو مسحوق کرتے ہین اسطرح کہ اجزاے ارضی
اسمین باقی نہین رہتے ہین پس ان عناصر مین جو لطیف تر ہین انکا انقلاب سریع تر ہی اور جو
عناصر کہ کثیف تر ہین انکا انقلاب دیر مین ہوتا ہی کیونکہ جسوقت ہم دو قسم کے پانی جو کہ ایک سبک اور
ایک گران ہو ہم کرین اور ہواے سرد مین دونون کو رکھ دین تو آب سرد جلدتر منجمد ہو جاویگا اور اسی طرح
اگر دہوپ یا آگ مین رکھ دین تو بھی آب سرد جلدتر گرم ہوگا۔ **نظر دوم کرہ آتش مین**
حکما کے نزدیک آگ کا جسم بسیط اور طبع اسکی گرم خشک اور اپنی طبیعت پر متحرک ہی کیونکہ آسمان کے
نیچے مستقر ہوتی ہی اور یہ آگ بسیط ہی یعنے کسی عنصر سے آمیزش نہین رکھتی اور کوئی رنگ اسمین نہین ہی اور کہتے ہین کہ
خالی آگ کو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب شمع روشن ہوتی ہی تو اسکا شعلہ فتیلہ سے
جدا ہوتا ہی اور شک نہین ہی کہ آگ کی حرارت فتیلہ کے قریب قوی تر ہی اور یہ بھی ایک امتحان ہی
کہ جسوقت آہنگر بھٹی کے پھونکنے مین مبالغہ کرتے ہین تو ہوا اس درجہ گرم ہوتی ہی کہ اگر کوئی
چیز اس سے نزدیک ہو تو جل جاتی ہی پس معلوم ہوا کہ آتش کی قوت صرف اسکی اصول مین ہوتی ہی

لیکن وہ آتش کہ عنصر کے اوپر ہی نہایت قوی ہی پس اسی وجہ سے وہ آتش نظر نہین آتی ہی
پس حکمت الٰہی کو دیکھا چاہیے کہ کیونکر اُسنے کرہ آتش کو فلک قمر کے نیچے بنایا ہی یہان تک کہ
اُسکی حرارت سے بخارات غلیظ جلتے ہین اور بخارات عفنیہ کو لطیف کرتا ہی تاکہ زیر فلک قمر جو
کچھ عالم کون وفساد مین ہی وہ صاف وشفاف ہوا اور بنایا اُسکو ایک طبقہ کہ حرارت سخت رکھتا ہی
اور تحلیل کرتا ہی جو کچھ اصول پاتا ہی بخارات دوخانات کے آزار سے پس پیدا کیا حق تعالیٰ نے
اُس عنصر لطیف وبسیط کو بیرنگ کسواسطے کہ اگر روشنی دیتا اور اُسکا رنگ ظاہر ہوتا اسطرح پر
کہ جیسے کہ ہماری آگ ہی تو البتہ مانع ہوتا اُسکا رنگ و بو آنکھون کو دیکھنے عالم افلاک سے اور
دوسری حکمت یہ ہی کہ اُسکو محجوب گردانا کرہ زمہریرین تاکہ مانع ہو زمہریہ کی سردی کو
اور ہیجان کرہ اثیر و نباتات کے ورنہ موذیون کی ہلاکت ہوتی اور نیز حیوان ونبات کی
اور سنگ وآہن کے ملنے سے جو آگ نکلتی ہی یہ بھی قدرت پاک پروردگار ہی اور ایک عجیب
روشنی یہ ہی کہ مرخ اور عقار سے آگ نکلتی ہی اور یہ برخلاف طبیعت آتش کے ہی
کیونکہ انمین غالب ہی رطوبت اور انکی طبیعت پر غالب ہی آتش یبوست پس کیونکر دو
ضدین ایک دوسرے سے پیدا ہوتی ہین فرمایا حق عزوجل نے الذی جعل لکم من الشجر
الاخضر نارًا فاذا انتم منہ توقدون مرخ ایک قسم کا درخت ہی جس سے عرب لوگ آگ
نکالتے ہین اور عقار کے معنی بہت سے ہین مانند زمین ودرخت وضیاع ومتاع خانہ وغیرہا
وغیرہ کے اور عجائبات آتش سے حرارت اور روشنی ہی یہ دونون مطیع آتش کے ہین دوسرا
ایک عجیبہ امر یہ ہی کہ آہن اور سنگ خارا کو خاک کرتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ فہم انسانی اسکے ادراک معانی
سے سرگشتہ بیابان نادانی ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی نحن جعلناھا تذکرۃ ومتاعا للمقوین فسبح باسم
ربک العظیم اسمین جعلنا کی ضمیر جانب آتش رجوع ہوتی ہی یعنے جعلنا النار یہ وہ آگ ہی
جو واسطے بنی اسرائیل کے ظاہر ہوئی جسمین اُنکے اخلاص کا بیان خوبی ولطافت سے بھرا
ہوا ہی امتحان لیا جاوے۔ پس ہر آئینہ بنی اسرائیل اس آتش کی جانب توسل ڈھونڈتے
اور قربانی کی رسم بجالا کر احاطہ مین چھوڑتے تھے اُسوقت وہان پر پیغمبر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم آتے اور دعا فرماتے لوگ گھر کے دروازہ پر ہوتے تھے پس پیغمبر کی دعا سے سفید
رنگ کی آگ نازل ہوکر قربانی پر ظہور پکڑتی اور قربانی کے اطراف پر محیط ہوجاتی اور اُس قربانی کو جلا دیتی
حق تعالیٰ نے یہود کے اخبار مین اسکا ذکر قرآن مجید مین فرمایا قالوا ان اللہ عھد الینا الا نؤمن

لوسعل حتی یاتینا بقربان تاکله النار منجملہ آگ کی خوبین آتش ہی جو بلاد عبس مین ظہور پکڑ تی رہی ہی جسوقت رات ہوتی آسمان سے ظاہر ہوتی اور بنی طے اُس آگ کے نور مین اپنے اونٹون کو تین دن کے راہ سے دیکھتے تھے حتی کہ اونٹون کی گردن دکھلائی دیتی تھی اُس آگ کا نور ہر شی پر ظہور لیتیا اور اُس چیز محیط شدہ کو تمام وکمال جلادیتا تھا اور دن مین اُسکا دھوان ظاہر ہوتا تھا پس حق تعالی نے خالد بن سنان علیہ السلام کو بھیجا یہ شخص بنی عبس مین سے تھا اور بنی اسمٰعیل کے بعد آیا تھا پس ایک چاہ تیار کرکے اُس چمک کو اُسمین قید کیا پس لوگ دیکھتے تھے کہ وہ نور اُس کنوین مین جا چھپا اور پھر نشان نہ ملا **فصل شہب اور انقضاص کواکب کے بیان مین** حکما کا مقولہ ہو کہ کبھی دھوان جانب ہوا کے صعود کرتا ہی اور مقر برودت اُس تک نہین پہونچتی ہی کہ وہ طبیعت ناریہ تک پہونچتا ہی اگر زمین سے منقطع نہو جاے دخان مین ایک دہانہ ہوتا ہی جس سے آگ کا شعلہ نکلتا ہی ورنہ وہ بالکل آگ ہوکر مادہ دخان کی طرف رجوع کرتا ہی اور وہ بالکل آگ ہوکر اُسکے گرد و نواح کو جلاتا ہی **مثلاً** جب چراغ بجھتا ہی اگر اُسکو دوسرے چراغ کے گل کے نیچے لیجاوین تو اُسکے شعلہ سے آگ روشن ہوجاتی ہی لیکن جسوقت زمین سے مادہ منقطع ہوا پس جسوقت کہ طبقہ آتشین تک پہونچا تو بھی لطیف کے سبب سے آگ روشن ہوتی ہی اور اُس سے اجزاء دخانی جاتے رہتے ہین گویا کہ منطفی ہوگیا سابق ہم ذکر کرچکے ہین کہ اگر لطیف نہین تو خالص آتش کا دیکھنا ممکن نہین ہی پس جسوقت کہ آگ روشن ہوئی تو تھوڑی دیر تک اُسمین دھوین کے ہمرنگ چند صورتین دکھلائی دیتی ہین کبھی مانند کوکب ذوذوابہ یا حیوان نفر بین یا عمود مخروطہ قائمہ کے قاعدہ اسکا دہی ہیز ہی جو کرہ نار سے متصل ہی اور مخروط وہی شی جو کرہ زمہریر سے متصل ہی کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا ایک کرہ ہی جسکا مدحرج ہوتا ہی سطح آسمان پر کبھی شمال سے جنوباً اور کبھی جنوب سے شمالاً آغاز کرتا ہی پس اگر ذرا نظر غور سے دیکھین تو ظاہر ہوتا ہی کہ گویا کرہ قطران ہی جسمین آگ شعلہ زن ہی پس ہوا مین افتادہ ہو اور ہر چند آگ اُسمین اثر کرے اُسکا شرر اور بھی متاثر ہوتا ہی کہ فانی ہوجاے ۔ **خاتمہ** بعض حکماے سلف اِسپر متفق ہین کہ طالع ناری اور نفوس انسانی کے درمیان مین ایک ایسے قسم کی مشابہت ہی جو دوسرے کسی عنصر کے باہمدگر نہین ہی جسوقت آگ شعلہ زن ہوئی اُسکا دفعیہ مشکل ہی اور جسوقت کم ہوئی اُسکا بجھانا ممکن ہی اسی طرح نفوس انسانی کا حال ہی کہ کثرت مین اُسکا دفعیہ محال اور کمیت مین

ہلاک واقع ہوجاتا ہی عجیب تر یہ ہو کہ جس مقام پر آگ زندہ ہی وہان زندہ اور جہان آگ مردہ ہو وہان
مردہ ہوتا ہی اسطرح ہو کہ جب ارباب معادن نے ارادہ کیا کہ کاوش شروع کرین
تو ایک لمبی لکڑی لیکے اور اُسکے سرے مین آگ روشن کرکے اسکو اپنے چہرہ کی روبرو رکھتے ہین
پس اگر اُسکا شعلہ باقی رہا تو اُس مغارہ مین دخل کیا اگر سرد ہوگیا تو اُدھر متوجہ نہین ہوتے - اگر کسی
کنوین مین اُترنا چاہتے ہین تو قندیل مین چراغ رکھکر اوّل اُسکو کنوین مین پہونچاتے ہین اگر
وہ اندر جاکر سرد ہوگیا تو ہرگز اس کنوین مین نزول نہین کرتے اگر روشن رہا تو ضرور اُترتے ہین ایک
تشبیہ انسان کی آتش سے یہ ہو کہ جسوقت چراغ مین روغن نرہا اور بجھنا چاہا تو مکرر ایک منور
شعلہ چمکتا اور پھر وہ چراغ بجھتا ہی اور اسطور پر حضرت انسان کو مرتے وقت غلبہ قوت ہوجاتا ہی
جسکا نام فرحہ موت ہی اور جب یہ قوت حاصل ہوئی تو مرنے مین دیر نہین ہوتی ہی **نظر سوم**
کرہ ہوا مین ہوا ایک جسم بسیط ہی اسکی طبیعت گرم تر ہی اور سبک اور لطیف واقع
ہوئی اور مقام زیر کرہ نار متحرک ہی حکما کے نزدیک ہوا کا سمک تین قسم پر منقسم ہوتا ہی
اوّل وہ کہ فلک قمر سے ملی ہی دوسرے سطح ارضی تیسرے وسط مین ہی لیکن جو ہوا کہ
فلک قمر مین ہی نہایت محرور اور اُسکا نام اثیر ہی اور وسط کی ہوا نہایت سرد جسکا نام زمہریر
تیسری قسم وہ شعاع آفتاب کی جا سے افتادن کے ذریعہ سے ہی اُسکا انعکاس سے گرم اور
معتدل مین واقع ہوا اگر ایسا نہوتا تو جو ہوا ظاہر دنیا مین موجود ہی وہ سرد تر ہوتی جیسا کہ
یہ صفت اُس مقام پر صادق آتی ہی جو قطب شمالی کے تحت مین نہایت سرد ہی اور وہان
چھ مہینے کی رات ہوتی ہی پس وہان سردی کی کثرت سے پانی منجمد اور تیرہ و تار رہتا جاتا ہی
اور حیوان و نباتات کی ہلاکی نظر آتی ہی حکما کے نزدیک کرہ ہوا کے سمک کی بزرگی سولہ ہزار
گز ہی اور خردی باہر زمین کے ہی بدینوجہ کہ سب سے بھاری پہاڑ جو سرزمین پر پایا جاوے
اسکی ارتفاع کی مقدار زمین مین نہ پہونچیگی مخصوص اُس مقدار معین سولہ ہزار گز کے حالانکہ مانع حرارت
نہین ہوسکتا بسبب انعقاد غموم یا ابر کے - ہوا مین حرارت ہی کواکب کے گرم کرنے کے شعاع کے مقام
افتادگی سے اور اس اشعہ کا منعکس ہونا سطح زمین سے ہی لیکن سطح کرہ نسیم جو کہ زمین سے ملتی ہی حقیقتاً
وہ عمق زمین مین داخل ہی ممکن نہین کہ جسکے چھپڑا ہو بخیر ایسے مکان کے کہ جہان ہوا اور نسیم ہو
زندہ نہین رہ سکتا ہی بخارات و دخانات اور اختلاف باد اور روابع اور دوائرہ اور قوس قزح و ابر و
رعد برق بجلی و باران اور ہوا اور سایہ اور شبنم اور برف اور یخ و روشنی وغیرہ مین جو تغیرات واقع ہوتے ہین

بعضے سمک نسیم اور بعض سمک کرۂ شیر سے واقع ہوتے ہین اب بیان مفصل کیا جاتا ہی۔

ابر و باران کا بیان حکما کا اعتقاد ہی کہ جب آفتاب پانی پر چمکتا ہی تو پانی سے زمین کے اجزاے لطیف تحلیل ہوتے ہین اور اُسے دخان کہتے ہین پس جسوقت بخار اور دھوان ہوا مین بلند ہوا اور ہوا اس سے علیحدہ ہوئی تو یہ اطراف مین معلق رہجاتے ہین انکے آگے بڑے بڑے اونچے پہاڑ مانع ہوتے ہین اور اوپر سے بخار کا مادہ متصل ہوتا ہو پس ہمیشہ یہ بخارات اور دخانات کثرت سے ہوکر ہوا مین غلیظ یعنے گاڑھے ہوجاتے ہین اکثر ایک کے دوسرے مین اجزا داخل ہو جاتے ہین تاآنکہ منجمد ہوجاتے ہین پس اجزاے بخاریہ اور دخانیہ اور متراکمہ سے سحاب متکون ہوتا ہی اور جسقدر رادیجا ہوتا ہی بعض کے اجزا بعض سے ملتے جاتے ہین پس قطرہ قطرہ ہوکر اسفل کی طرف رجوع کرتا ہی پس اگر اس بخار کا صعود رات کے وقت ہی جیساکہ ہوا کی سخت سردی ہی تو بخار کے صعود کا مانع ہی اور جامد کرتا ہی پس اول اس بخار کو ایک ابر رقیق بناتا ہی اور اگر سردی زیادہ ہی تو وہ بخار منجمد ہوکر برف بنجاتا ہی اور اس نظر سے کہ سردی اسکو منجمد کردے اجزاے مائیہ مختلط کرتا ہی اسوقت گرتا ہو زمین پر پس مانند باران اور تگرگ کے اُسکی صورت ہوتی ہی اگر معتدل صورت پر ہو یعنے اسقدر سردی ہوتی ہی کہ اس سے انسان وحیوان کو تکلیف وایذا نہین پہنچتی ہی تو بدفعات یعنے ایک کے بعد ایک ابر صعود کرتا ہی جیساکہ اکثر ایام بہار اور پائیز مین نظر آتے ہین گویا پہاڑون پر روئی بچھی ہی پس جب اسپر زمہریر عارض ہوا تو بخار اوپر ہی سے غلیظ ہوتا ہی اور پانی مین جب اجزا اُسکے ملجاتے ہین تو قطرہ قطرہ بھاری ہوکر ابر و ہوا سے زمین کی طرف ٹپکنا شروع ہوتا ہی اگر وہ قطرات ذرہ ذرہ سے ہین تو سرما افراط سے ہوتا ہی قبل اسکے کہ وہ زمین پر آپہونچین اور اگر بخارہاے باردکی ہوا نہ پہونچے تو ٹپکتے ہین کثرت سے اور قطرات تھوڑے ہون تو شب کو سردی مین منجمد ہوتے ہین پس اگر وہ قطرات بستہ ہون تو باران نرم کی بارش ہوتی ہی اگر منجمد ہوگئے تو صاعقہ ہوجاتے ہین بارش باران کا ہونا فضل الٰہی سمجھنا چاہیے کیونکہ حیوانات کے مقامات مین ہرسال برستا ہی نہ کہ خراب ویرانون ور ایسے بیابانون مین جہان حیوان کی زندگی ہوسکے اہل تجربہ کے نزدیک تجربہ ہی کہ جس دریا اور بقعہ کے درمیان مین چالیس دن کے راستہ کی دوری ہی وہ قابل سکونت کے نہین ہی کیونکہ وہان بارش نہین ہوتی ہی اور عین لطف پروردگار یہی ہی کہ اپنے بندون پر بارش رحمت فرمائے اور اس زمانہ مین نہ قلت ہی کرے نہ کثرت جس سے نباتات پیدا نہون یا ضائع ہوجاوین یا حیوان کو نقصان پہونچے جیساکہ قوم نوح علیہ السلام پر واقع ہوا حق سبحانہ تعالیٰ نے اس باب مین یون اشارہ فرمایا ہی کہ ھوالذی

انزل من السماء ماء بقدر فانشرنا به بلدة میتا کذلک تخرجون

فصل باد کے بیان مین

باد کی پیدایش ہوا کی لہر سے ہی جسطرح کہ تموج دریا کا بعض پانی کی مدافعت کرتا ہی گویا ہوا اور پانی
دو دریا ہین اور یہ دونون باہمدگر واقع ہین بجز اسکے کہ انکے اجزا آب غلیظ ہین اور حرکت مین
سنگین اور ہوا کے اجزا لطیف اور سبک حرکت ہین - اب اس باد کی کیفیت سنا چاہیے یہ چند
دھوئین ہین جو حرارت آفتاب کی تاثیر سے زمین سے نکل کر اوپر کو جاتے ہین جسوقت وہ طبقہ باردہ تک
پہونچے تو دو حال سے خالی نہین یا تو اُسکی حرارت وہان پر شکست ہوجاتی ہی یا کہ اپنی حرارت پر باقی
رہجاتا ہی پس اگر اُسکی حرارت شکست ہوگئی تو کثیف ہوکر نیچے گرنے کا عزم کرتا ہی اور جسوقت متوجہ
نزول ہوا تو اسی اثناء مین ہوا کا تموج اسمین ہوکر ہوا ہو جاتی ہی اور اگر حرارت باقی رہی تو اوپر کو
جاتے جاتے کرہ آتش تک جو حرکت فلک پر متحرک ہی پس وہان تموج باد اُسکو ابر کرتا ہی اور وہ
ہوا ہو جاتا ہی وہ یہ ہی کہ ہوا محلل ریاح ہوتی ہی تا اینکہ مخرج موج سے باہر نکلتی ہی کبھی ایسا ہوتا ہی
کہ اور ہوائین اسمین جا ملتی ہین اور چند دھوئین نیچے سے جا پہونچتے ہین اور وہ پہونچکر باد کے وجود
حاصل کر لیتے ہین یا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بلا واسطہ کسی چیز کے ہوا خود متحرک ہوتی ہی بلکہ شعاع شمس کے
وسیلہ سے کیونکہ آفتاب کی شعاع ہوا مین خلل انداز ہی اُسکی وجہ سے اُسکا حجم زیادہ ہوتا ہی
اور اس وجہ سے ہوا متحرک ہوتی ہی لیکن زوبعہ وہ ہوا ہی کہ اپنے نفس پر دور کر لیتی ہی
مانند منارہ کے جو منارہ کے ہمشکل ہوا اور طبقہ باردہ سے متولد ہوئی اور ابر کے فاصلہ مین
پہونچکر اُسکو سخت گردش مین لاتی اور اُسی وقت دوران ابر سے دوران کرتی ہوئی زمین پر
آپہونچتی ہی کبھی اُسکے صعود کا مسلک مدور ہوتا ہی یعنے جس راہ سے کہ وہ ہوا اوپر کو جاتی ہی مدور
ہوکر جاتی ہی پس اُسکا پہنا بھی مدور ہوتا ہی جسطرح کہ موے پر پیچ جنکی خمی کی وجہ اکثر پھیری ہی
اور کبھی وہ زوبعہ دو ہوا سے ملتی ہی اور چونکہ ایک دوسرے کی دخل کی روادار
نہین تصادم سے ایک صورت مستدیر پیدا ہوتی ہی اور اُسکی شکل پارہ کی سی
ہوجاتی ہی اور کبھی یہ باد مدور زوبعہ اوپر آتی ہی اور کشتی کو بالاے آب سے چکر مین لاتی ہی
کبھی ایسا ہوتا ہی باد زوبعہ پر پارہ ابر آجاتا ہی پس وہ زوبعہ کو مدور کر دیتا ہی پس زوبعہ
ایسا معلوم ہوتا ہی گویا کہ تنین ہی جو کہ فلک یعنے فلک قمر کے نیچے سے تا بہ زمین پرواز کر رہا ہی
اصول باد کے چار ہین اوّل شمال جسکی جاے وزیدن سہیل سے مشرق آفتاب تک ہی
دوسرے صبا جسکا مطلع بنات النعش سے مشرق تک ہی تیسرے باد دبور جو مطلع سہیل سے

۔ مغرب تک ہی صورت اسکی اس شکل پر ہی واللہ الموفق للصواب
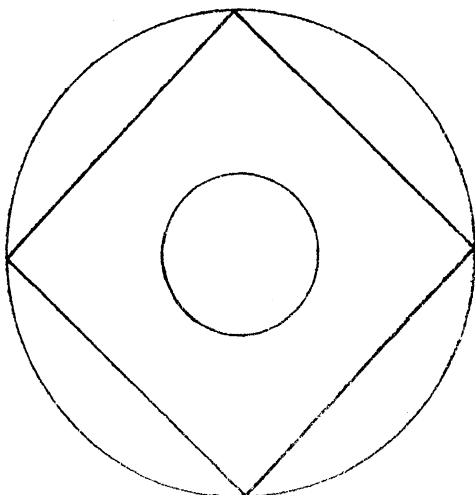
بادشمال سرد خشک لکھی ہی یعنے اس جگہ سے نکلتی ہی جہان کہ مسامت آفتاب کی نہین ہی
اور برف اور دریا اسکے نزدیک نہین پہونچتی پس ہوا انھین کے محاذی ہوکر نکلتی اور سردی
حاصل ہوتی ہی اور شمال کی طرف خشکی کی کثرت اور تری کی کمی ہی شمال کی ہوا بہ نسبت
جنوب کے زیادہ تر زور آور ہی کیونکہ وہ ایک تنگ مقام سے نکلتی ہی جیسے کہ صراحی وغیرہ
تنگ گلو کے مقام سے پانی بر آمد ہوتا ہی اور جنوب کا یہ حال نہین ہی بلکہ اسکا مہب مانند طشت کے
کھلا ہوا ہی اور اسی وجہ سے اسمین وہ زور نہین ہی اور شمال کے نکلنے کی جاے تنگ ہونے
سے ایک دلیل یہ بھی ہی کہ وہ درمیان کوہستان سے نکلتی ہی اور شمال مین اکثر پہاڑون کی
کثرت ہی۔ اور جنوب صرف دریا سے نکلتی ہی جہان کوئی پہاڑ نہین ہی شمال مقوی دماغ
اور رنگ کو چمکاتی ہی اور مصفی حواس اور مصحح شہوت ہی بادہاے شمال و جنوب کے نتائج
و اثر مین حکما نے لکھا ہی کہ بادشمال کے نتیجہ سے اکثر حیوانات از قسم نر پیدا ہوتے ہین
اور جنوب سے مادہ اور عرب والے شمال کی مذمت کرتے ہین کیونکہ اسی کے ذریعہ سے ابر
ظاہر ہوتا ہی اور سردی بھی اسی کا نتیجہ ہی موسم زمستان مین بہ نسبت دیگر ہوا کے ہواے شمالی تند
ہوتی ہی عرب کے نزدیک ہواے جنوبی بہتر ہی کیونکہ اسکے افعال برخلاف شمال کے ہین
جنوب کی طبیعت گرم تر ہی چونکہ خط استوا کی سمت پر اڑتی ہی وہان گرمی کمال درجہ پر ہی

کیونکہ سال مین دومرتبہ آفتاب کا گذر وہان پر ہوتا ہی اور وہان سے دور بھی نہین ہوتا اسی نظر سے
وہان پر گرمی زیادہ ہوتی ہی دوسری دلیل یہ ہو کہ جنوب مین دریا بکثرت عائد ہین پس حرارت
آفتاب کی دریا سے نکالتی ہی اکثر بخار ہاے رطب کو اور جنوب انکو حاصل کرتی ہی اور بدن کو
کاہل اور جسم وسر کو سنگین اور آنکھون کو تاریک کرتی ہی اکثر بروقت چلنے باد جنوب کے دریا مین
تاریکی سی آجاتی ہی اور یہ حال بروقت چلنے ہواے شمالی کے نہین ہوتا ہی شمال ہوا کو صافی کرتا ہی
اور سطح دریا کو راکد یعنے استادہ اور مساوی کرتا ہی اور جنوب ہوا کو راکد کرتا ہی اور سطح دریا کو غیر
مستوی بناتا ہی اور تعجب انگیز تقریر یہ ہی کہ جسوقت باد جنوب چلتی ہی پانی کو گرم و خشک کرتی ہی اور شمال جب
اُسپر گذرے تو اُسکو اپنی حرارت سے گلاتا ہی جیسا کہ حکما نے کہا ہی کہ بروقت اڑنے شمال کے حرارت
دریا مین متمکن ہوتی ہی جیسا کہ زمستان مین دیکھا جاتا ہی کہ تحقیقاً حرارت بھر جاتی ہی جوف زمین مین
پس داخل آب گرم رہتا ہی لیکن بروقت چلنے ہواے جنوبی کے وہ حرارت باہر نکلتی ہی
جیسا کہ موسم گرما مین اندرون آب سے گرمی نکلتی ہی پانی بذات خود سرد ہی عرب کے لوگ
جنوب کے مداح ہین کیونکہ ابر کو ظاہر کرتا ہی اور ہیجان نطفہ ہوتا ہی اور بجز جنوبی کے اور ہوا کے
اثر سے بارش نہین ہوتی کسی شاعر نے لکھا ہی شعر اذا کان عام مانع القطر ریحہ ٭ صبا و شمال
حرة و دبور ٭ صبا اعتدال سے نزدیک ہی پس جیسا کہ بہنا اُسکا اوّل صبح کو ہی سردی
مائل ہی کیونکہ مقامات باردہ پر ہوکر گذرتی ہی جو دوری آفتاب کی وجہ سے شب کو ہوا چلتی ہی
بس نہایت درجہ لطیف ہی مگر اسکا وقت نہایت قلیل شعاع آفتاب کے نکلنے تک ہی پس
جسوقت آفتاب کا طلوع ہوا اُسکو دور کرتا ہی پس یہ آفتاب سے پیشتر ہوتی ہی اور آفتاب
کی حرارت اُسکو گرم کرنی شروع کرتی ہی تا آنکہ معتدل ہوتی ہی اور اُسکو باد سحری بھی
کہتے ہین اِسکا بہنا لذت ناک ہی اِسکے بہنے سے انسان لذت ناک ہوتا ہی انسان کو سرخوشی
خواب کی یاد آتی ہی بیمار کو راحت ملتی ہی پس اسی ہوا کا وقت سحر ہی کیونکہ یہ وقت سردی
سے اور طلوع آفتاب کی حرارت سے معتدل ہی۔ دبور یہ برخلاف صبا کے ہی اسکے
بہنے کا وقت بروقت غروب ہونے آفتاب کے ہی اور اُسکی جانب شب رکھتی ہی پس
صبا کی گرمی دبور کو گرم نہین کرتی ہی اور اسوجہ سے اخیر دن کو بہتی ہی رات کو نہین چلتی کیونکہ اُسوقت
آفتاب اُسکے موضع ہوا سے جا پہونچتا ہی اور اُسکے بخارات کو تحلیل کرتا ہی اور اسی مابین سے
اسکے نکلنے کا وقت کم بلکہ نہایت کمتر ہی خاصیت اسکی بخلاف صبا کے ہی اور بیان اسکا بتحقیق مبسوط

اور روشن کیا گیا واللہ اعلم خاتمہ عجب ترین خواص ہواؤن مین سے یہ ہی کہ خالی ہی جیسے
گذرتی ہین آوازون سے اور بد بو اور بخارات اور دھوون سے پس ملقح کرتی ہی درختون کو
یعنے پھل دیتی ہی درختون کو اور تر و تازہ کرتی ہی زراعت کو اور نیز خشک کرتی ہی کشت
زار کو اور متغیر کرتی ہی حیوانات کے طبائع کو کہتے ہین کہ ہوا کو زمین مین لیجانے اور نیز اُگانے
مین کمال اثر ہی اور بدن انسان کو سست کرتی ہی اور قوی کو ضعیف اور رنگ کو زرد کرتی ہی
اور بعض ہوا ایسی ہی کہ بدن کو سخت اور اعضا کو مقوی اور رنگ کو روشن اور لطیف
کرتی ہی اور عجائب شدہ ہین کہ بازی گری رکھتی ہین ابر سے کہ بعض کو پہنا ور اور
کشادہ کرتی ہین حق تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہو وھو الذی یرسل الریاح بشرا
بین یدی رحمتہ حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقناہ لبلد میت فانزلنا بہ الماء فاخرجنا
بہ من کل الثمرات سبحانہ ما اعظم شانہ

فصل رعد و برق و غیرہم کے بیان مین

حکما کا قول ہی کہ جسوقت آفتاب زمین پر چمکا زمین کے اجزاے ناری تحلیل ہو جاتے
ہین اور اجزاے ارضی اسمین مختلط ہو جاتے ہین اور ان دونون کے اختلاط سے دخانات
کی پیدائش ہوتی ہی پس ان دخانون سے دریا امتزاج پاتا ہی پس دریا اور دخان دونون
باہم ملکر مرتفع یعنے بلند ہوتے ہین پس دخان بستہ ہو کر محبوس ہو جاتا ہی ابر مین پس اگر وہ
دخان اپنی حرارت مین رہتا ہی تو بالاروی کا قصد کرتا ہی اور اگر سرد ہوا تو مائل زمین
ہوتا ہی اور پارہ پارہ ابر کو نہایت تندی سے پارہ کرتا ہی اور اُس سے رعد پیدا ہوتی ہی اور
کبھی آتش شعلہ زن ہوتی ہی اُس سختی حرارت سے جو اُسمین ہی پس اس سے برق
حادث ہوتی ہی اگر ویسا ہی لطیف رہی ہو اور اگر غلیظ ہو تو صاعقہ صادر ہوتی ہی پس
جس چیز پر پہونچے اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ لوہے کو
گلاتی اور لکڑی کو کچھ نقصان نہین پہونچاتی ہی کبھی سوتے کو جلاتی اور اُسکے کپڑے کو
نقصان نہین پہونچاتی کبھی کوہستان پر گر کر ٹکڑے کر دیتی کبھی دریا مین حیوانات دریائی
کو سوخت کرتی ہی واضح رہے کہ رعد و برق دونون باہم حادث ہوتے ہین لیکن برق قبل
اِسکے کہ کہین جا گرے دیکھی جاتی ہی کیونکہ مشاہدہ اُسکا متعلق چشم ہی اور رعد کا سُننا موقوف ہی
کانون پر اِسکی رفتار نہایت تیز ہی بہ نسبت ہوا کے کیا تو نے دھوبیون کو نہین دیکھا کہ
جسوقت کپڑے کو پتھر پر مارتے ہین تو اوّل دیکھتے ہین اور اسکے بعد آواز محسوس ہوتی ہی

اور رعد و برق یون تو نہین ہوتے مگر موسم زمستان مین بسبب کم ہونے بخارات دخانی کے
اور اس نظر سے نہ بلاد بارده مین پائے جاتے ہین نہ موسم برف کے گرنے مین بنیوجہ کہ
سردی بخارات دخانی کو بجھا دیتی ہی اور جسوقت بارش بکثرت ہو برق گرتی ہی بوجہ کثیف
ہونے اجزا کے ابر کے بدینوجہ کہ جسوقت ابر کثیف ہوا اسمین پانی منحصر ہوجاتا ہی
پس جو وقت شدت اور سختی سے نازل ہو تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید اول اسکا منفذ
بند تھا اور بالآخر شق ہو گئی ہی اور اب وہ موانع جاتے رہے کہ اسقدر سختی اور تندی سے
روانی رکھتا ہی اور گواہ اس دلیل کا یہ ہی کہ مثلاً کوئی شخص اپنے تئین شدیدگی سے باز
رکھے اور ضبط کرے تو ضرور بے اختیاری ہنسی آجاوے گی کہ ضبط نہو سکیگا **فصل**
ہالہ اور قوس قزح اور شمسات وغیرہ اور عصو اور عصی اور ہوا کے بیان مین - قاضی عمر بن سہلان
ساوی فرماتا ہی کہ ان امورات کا تحقیق کرنا چار مقدمہ پر موقوف ہی **مقدمہ اول** انعکاس کے
معنی بصر ہی اسکو انعکاس ضوء پر قیاس کرنا ممکن نہین ہی بدینوجہ کہ انعکاس ضوء کا خارج
مین حقیقت رکھتا ہی لیکن انعکاس بصر خارج مین کچھ حقیقت نہین رکھتا اور پوشیدہ
نہین ہوتا الا بر سبیل توہم اس نظر سے کہ جس مقصد مین ہم ارادہ رکھتے ہین اسمین فرق
نہین کر سکتے درمیان ان دونون انعکاس کے لیکن انعکاس ضوء اس طرح پر ہی کہ شعاع
جسم مضی سے جسم کثیف صیقل پر گرتی ہی اور اس سے منعکس ہوتی اور جسم کثیف پر گرتی ہی
اور وضع اسکی اس جسم ثقیل سے مانند جسم مضی کے ہوتی ہی لیکن اسکے مخالف ہوتی ہی
کسی جہت پر کسی وجہ سے جو زاویہ انعکاس ہوتا ہی اب اس حقیقت کو بشکل ہندسہ
بیان کرتا ہون
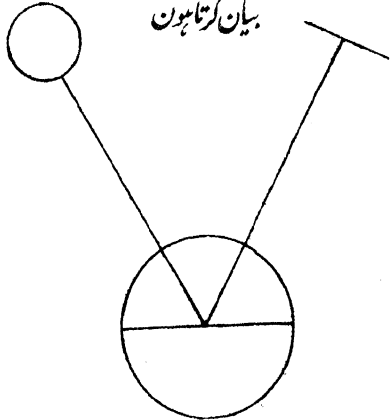
اور ہوتا ہی واسطے اگر جرم آفتاب کا اور واسطے خط آئینہ کا او صیقل اور خط پانی شعاع آفتاب
کی یا جسم کثیف کا تو ثبت شمس کی طرف خلاف مین ہی آئینہ سے پس درحقیقت کہ
شعاع رجوع کرتی ہی آئینہ سے او نگاہ ہی جسم کثیف پر جب کہ نہو درمیان اسکے کوئی حائل
فرض کرو کہ پانی کی شعاع سے سطح آئینہ پر ایک خط عمودی قائم ہوتا ہی اور اس سطح آئینہ کو
ایک خط تصور کیا اور وہ اس خط آب سے ہو کہ شعاع آفتاب کی [illegible] پر ہوتا ہی او خط یہ جو
مفروض سطح آئینہ پر زاویہ ہو دوسرے خط سے کہ وہ شعاع راجع ہی او خط سے دوسرے
زاویہ پر دوسرا زاویہ خاص کر زاویہ [illegible] پس زاویہ ہے اتصال شعاع اور زاویہ انعکاس الشعاع
کو ہی جسوقت کہ خط شعاعی کو عمود سطح آئینہ پر اسکے خط کے مانند فرض کیا تو انعکاس اسکا
ناکص ہوگا اسکے اعقاب پر اور جسوقت پہونچا یا گیا انعکاس ضوکا پس قیاس کیا جاتا ہی اسپر
انعکاس بصر کا پس کہا جاتا ہی جسوقت کہ ہو روبرو ے بصر مین کوئی جسم ثقیل اور فرض کیا
ایک خط جو باہر آیا ہو حدقہ سے اور متصل ہو جسم صیقل مین اور مانا کہ اس قائم سے باہر نکل کر
جسم ثقیل کی سطح پر آب کے مانند عمود کے پس متوہم ہوتا ہی ایک خط جسم ثقیل پر اور وہ فصل
مشترک ہی درمیان سطح جسم ثقیل اور درمیان سطح خط متصل کے جو اسکے پاس ناظر ہی پس ظاہر
ہوتا ہی دو خط سے یعنے خط متصل کا ناظر سے اور خط سوم سطح چشم پر دو زاویہ کے پس اگر
دو زاویہ قائمہ ہین پس انعکاس بصر کا ناکص ہی اپنے اعقاب پر اور اگر یہ دونون زاویہ قائمہ
نہین ہین تو وہ زاویہ جو ناظر کی طرف سے ہی حادہ ہی اور دوسرا منفرجہ پس اگر فرض کرین ایک
خارج کو نقطہ مشترکہ سے درمیان ان دو خط مخالف کے واسطے ناظر کے اور ہو اسکی وضع اس جسم
ثقیل سے مانند وضع خط ناظر کے ہی پس ہر ایک جسم کثیف جو واقع ہو اس خط کی راہ مین اسکو
ناظر اور اسکے دیکھنے کو انعکاس بصر کہتے ہین جیسا کہ انسان آئینہ مین دیکھتا ہی جو کچھ اسکے
پس پشت ہی اگر ہووے انہین شرائط سے یا جو کچھ اسکے دست راست اور چپ پر واقع ہو
یا جو کچھ اسکے زیر و بالا ہی **مقدمہ ثانیہ** یون ہی کہ آئینہ کو چک دیکھا نہین جاتا ہی
اسمین شکل اشیا کی چنانچہ درحقیقت خود واقع ہی مانند شکل مربع اور مثلث وغیرہ کے پس در
حقیقت کہ انکی شکل آئینہ کوچک مین نہین دیکھ پڑتی بلکہ آئینہ کوچک مین انکے رنگ سرخ یا سبز
وغیرہ دیکھتے ہین **مقدمہ ثالثہ** واضح ہو کہ آئینہ جسوقت کہ رنگین ہو تو اشیا کی حقیقی صورت
نہین نظر آتی بلکہ وہ شی رنگت آئینہ کی طرف مائل کافور کے مانند جو سبزی مین ہو نظر آتی ہی پس

وہ کافور دیکھنے مین آتا ہی اور اسی طرح سے کل رنگون کا حال ہی مقدمہ رابعہ جو کچھ آئینہ
مین دکھا جاتا ہی اُسکی کچھ حقیقت نہین ہی اپنے ذات کی حد مین کیونکہ اگر آئینہ مین اُس شئی کی
کچھ حقیقت ہوتی تحقیق کہ جسوقت ناظر اُس شئی سے منتقل ہوتا دوسرے مکان مین بھی دیکھنا اُس
شئی کو اول وضع پر اور حالانکہ ایسا نہین ہی اسوجہ سے کہ اگر دیکھا جاتا ہی کہ مثلاً آئینہ مین ایک
درخت نظر پڑا اور جب اس پہلی جگہ سے کسی دوسری طرف ہم ہٹکر اُس درخت کو دیکھتے ہین
تو وہ درخت برخلاف پہلی شکل کے نظر آتا ہی اور درحقیقت تغیر نہین پاتا مکان اُسکا اور
بسبب تغیر مکان ناظر کے پس ثابت ہوا کہ دیکھی جاتی ہی صورت شئی کی کسی صورت مین
اور توہم کرے کہ انھین سے ایک صورت داخل ہی اور ان دونون صورتون مین سے
بلا اسکے کہ ایک دوسرے مین ثابت ہون اور حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ دیکھا جاتا ہی ایک اُن
دونون صورتون مین سے دوسرے کے وسیلہ سے اور اُسمین ثابت ہے ہر ایک ان دونون
صورتون مین سے بلا اسکے کہ دوسرے مین ثابت ہون نمایان ہوتی ہین پس جسوقت کہ
دیکھے ناظر آئینہ مین پس ہر جسم کو نسبت ساتھ اُسکے آئینہ کے مانند نسبت ناظر کے ہی دیکھتا ہی
جیساکہ روشن کیا گیا انعکاس بصر مین پس جسوقت یہ ہر چہار مقدمہ جانے گئے گویا واقفکاری
بہم پہونچی ہالہ کا بیان حادث ہوتا ہی اجزا سے رشیہ بخارات سے ... مین ... ہوتا ہی انمین نعیم
رقیق لطیف نہین چھپاتا ہی اسکو جو اُسکے علاوہ منعکس ہوتا ہی اجزا سے صیقلہ شعاع بصر ساتھ قمر کے اسواسطے
کہ ضوء بصر اور اسکے علاوہ جب کبھی کہ واقع ہو ... منعکس ہی اس جسم مین کہ ہوتا ہی وضع اُسکی اُس ...
مانند وضع مضی یعنے روشنی دار کے اُس سے جسوقت کہ طرف اُسکا برخلاف طرف مضی کے
ہوتا ہی پس دیکھا جاتا ہی ضوء قمر کا اور دیکھی نہین جاتی شکل اُسکی اسواسطے کہ آئینہ جب کہ چھوٹا
ہوتا ہی نہین دکھلاتا ہی ضوء اُسکا پس دیکھا جاتا ہی ہر ایک ان اجزا سے ضوء قمر کا پس نظر
آتی ہی دائرہ مضیہ یعنی روشن اور یہ مضیہ دائرہ ہالہ ہی اور شکل اُس دائرہ کی یہ ہی

قوس قزح جب کہ حادث ہوتا ہی خلاف مین جہت آفتاب کے اجزاے مائی شفاف صافی
بارش باران کی وجہ سے یا کہ حادث ہو کوئی بخارات اور آفتاب مکشوف ہو اور نزدیک ہو
افق مقابل سے اور علاوہ اجزاے جسمی سے کہ کثیف ہو مانند پیاز کے یا ابر باریک کے
پس اگر سخت ہو وہ باریکی تو دیکھتا ہی آفتاب کو ناظر اور نظر کرتا ہی اسپر اجزاے آفتاب کے
برخلاف حیثیت ناظر کے واقع ہوتا ہی پس منعکس ہوتا ہی شعاع بصر اُس سے آفتاب کی
جانب اسواسطے کہ وہ صیقل ہو پس ضوء آفتاب کی دکھلائی دیتی ہی قوس کے مدور
ہونے کی وجہ یہ ہو کہ جن اجزا کو ہمنے ذکر کیا ہی وہ مستدیر واقع ہین اس جہت سے کہ
اگر مرکز جسم سے آفتاب کو لوٹا دین قطب دائرہ اُسکے محیط فلک پر تو البتہ وہ اجزا
مسافت ہونگے اُس دائرہ سے اور مختلف ہوتے ہین رنگ اس قوس کے بموجب ترکیب
پانے رنگوان کے آئینہ مین بعض سرخ بعض زرد بعض بنفشہ کے رنگ پر اور بعض ارغوانی
مگر اکثر اوقات تین ہی رنگ ہین اور کبھی تین رنگ سے بھی بڑھ جاتا ہی اور بعض اوقات
زرد بھی نظر آتا ہی پس اگر نہو علاوہ اجزاے صیقلہ کے جو حادث ہوتے ہین بعد بارش
باران یا بخار کے تو جسم کثیف ظاہر نہین ہوتا ہی قوس قزح کا اسواسطے کہ اجزاے شفاف مین
نافذ ہوتا ہی شعاع بصر کا بلور کے مانند اور کبھی جب آفتاب کے مقابل لادین بلا اِسکے
کہ اُسکے اور کوئی جسم کثیف ہو منعکس نہین ہوتا ہی اُس سے شعاع بصر بعض حکمانے
کہا ہی کہ قوس قزح کے اختلاف رنگون کا سبب آفتاب کی دوری ہی جب کہ سرخ رنگ
نظر آتا ہی تو آفتاب سے نزدیکی ہوتی ہی اور زردی نہایت درجہ کی دوری کی گواہ ہی بہ نسبت
سرخ کے اور جو کراثی نظر آتا ہی تو زرد رنگ سے مرکب ہی اور ارغوانی عقب کی جانب آفتاب سے
دور تر ہی اور تاریکی سے خلط ہی اور جو کراثی دکھی جاتی ہی وہ مرکب ہی زردی اور ارغوانی اور
بنفشئی سے اکثر ایسا واقع ہوتا ہی کہ قوس قزح رات کے وقت حمام مین سے نظر آتے ہین
جسوقت کہ اُسکی ہوا رطب ہوتی ہی مانند شمع کے حمام مین اور قوس قزح کی صورت یہ ہی

وہ کافور دیکھنے مین آتا ہی اور اسی طرح سے کل رنگون کا حال ہی مقدمہ رابعہ جو کچھ آئینہ
مین دیکھا جاتا ہی اُسکی کچھ حقیقت نہین ہی اپنے ذات کی حد مین کیونکہ اگر آئینہ مین اُس شی کی
کچھ حقیقت ہوتی تحقیق کہ جسوقت ناظر اُس شی پر منتقل ہوتا دوسرے مکان مین بھی دیکھنا اُس
شی کو اول وضع پر اور حالانکہ ایسا نہین ہی اسوجہ سے کہ اگر دیکھا جاتا ہی کہ مثلاً آئینہ مین ایک
درخت نظر پڑا اور جب اس پہلو کی جگہ سے کسی دوسری طرف ہم ہٹکر اُس درخت کو دیکھتے ہین
تو وہ درخت بر خلاف پہلی شکل کے نظر آتا ہی اور در حقیقت تغیر نہین پاتا مکان اُسکا اور
بسبب تغیر مکان ناظر کے پس ثابت ہوا کہ دیکھی جاتی ہی صورت شی کی کسی صورت مین
اور توہم کرے کہ انمین سے ایک صورہ داخل ہی اور ان دونون صورتون مین سے
بلا اسکے کہ ایک دوسرے مین ثابت ہون اور حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ دیکھا جاتا ہی ایک اُن
دونون صورتون مین سے دوسرے کے وسیلہ سے اور انمین ثابت ہیئت ہر ایک ان دونون
صورتون مین سے بلا اسکے کہ دوسرے مین ثابت ہون نمایان ہوتی ہین پس جسوقت کہ
دیکھے ناظر آئینہ مین پس ہر جسم کو نسبت ساتھ اُسکے آئینہ کے مانند نسبت ناظر کے ہی دیکھتا ہی
جیسا کہ روشن کیا گیا انعکاس بصر مین پس جسوقت یہ ہر چہار مقدمہ جانے گئے گویا واقفکاری
بہم پہونچی ہالہ کا بیان حادث ہوتا ہی اجزا سے رشیہ جو ہوا سے گذرتی ہین اور محیط ہوتا ہی اسمین غیم
رقیق لطیف نہین چھپاتا ہی اُسکو جو اُسکے علاوہ ہی منعکس ہوتا ہی اجزا سے صیقلہ شعاع بصر ساتھ قمر کے اسواسطے
کہ ضوء بصر اور اسکے علاوہ جب کبھی کہ واقع ہو بیچ میں منعکس ہی اس جسم مین کہ ہوتا ہی وضع اُسکی اس شکل
مانند وضع مضی یعنے روشنی دار کے اس سے جسوقت کہ طرف اُسکا بر خلاف طرف مضی کے
ہوتا ہی پس دیکھا جاتا ہی ضوء قمر کا اور دیکھی نہین جاتی شکل اُسکی اسواسطے کہ آئینہ جب کہ چھوٹا
ہوتا ہی نہین دکھلاتا ہی ضوء اُسکا پس دیکھا جاتا ہی ہر ایک ان اجزا سے ضوء قمر کا پس نظر
آتی ہی دائرہ مضیہ یعنی روشن اور یہ مضیہ دائرہ ہالہ ہی اور شکل اس دائرہ کی یہ ہی

قوس قزح جب کہ حادث ہوتا ہی خلاف مین جہت آفتاب کے اجزاے مائی شفاف صافی
بارش باران کی وجہ سے یا کہ حادث ہو کوئی بخارات اور آفتاب مکشوف ہو اور نزدیک ہو
افق مقابل سے اور علاوہ اجزاے جسمی کے کثیف ہو مانند پیاز کے یا ابر باریک کے
پس اگر سخت ہو وہ باریکی تو دیکھتا ہی آفتاب کو ناظر اور نظر کرتا ہی اُسپر اجزاے آفتاب کے
برخلاف حیثیت ناظر کے واقع ہوتا ہی پس منعکس ہوتا ہی شعاع بصر اُس سے آفتاب کی
جانب اسواسطے کہ وہ صیقل ہی پس ضوء آفتاب کی دکھلائی دیتی ہی قوس کے مدور
ہونے کی وجہ یہ ہی کہ جن اجزا کو ہمنے ذکر کیا ہی وہ مستدیر واقع ہین اس جہت سے کہ
اگر مرکز جسم سے آفتاب کو لوٹا دین قطب دائرہ اُسکے محیط فلک پر تو البتہ وہ اجزا
مسافت ہونگے اُس دائرہ سے اور مختلف ہوتے ہین رنگ اس قوس کے بموجب ترکیب
پانے رنگون کے آئینہ مین بعض سرخ بعض زرد بعض بنفشہ کے رنگ پر اور بعض ارغوانی
مگر اکثر اوقات تین ہی رنگ ہین اور کبھی تین رنگ سے بھی بڑھ جاتا ہی اور بعض اوقات
زرد بھی نظر آتا ہی پس اگر نہو علاوہ اجزاے صیقلہ کے جو حادث ہوتے ہین بعد بارش
باران یا بخار کے تو جسم کثیف ظاہر نہین ہوتا ہی قوس قزح کا اسواسطے کہ اجزاے شفاف مین
نافذ ہوتا ہی شعاع بصر کا بلور کے مانند اور کبھی جب آفتاب کے مقابل لاوین بلا اسکے
کہ اُسکے اور کوئی جسم کثیف ہو منعکس نہین ہوتا ہی اُس سے شعاع بصر بعض حکماے
کہا ہی کہ قوس قزح کے اختلاف رنگون کا سبب آفتاب کی دوری ہی جب کہ سرخ رنگ
نظر آتا ہی تو آفتاب سے نزدیکی ہوتی ہی اور زردی نہایت درجہ کی دوری کی گواہ ہی بہ نسبت
سرخ کے اور جو کراثی نظر آتا ہی تو زرد رنگ سے مرکب ہی اور ارغوانی عقب کی جانب آفتاب سے
دور تر ہی اور تاریکی سے خلط ہی اور جو کراثی دکھی جاتی ہی وہ مرکب ہی زردی اور ارغوانی اور
بنفشئی سے اکثر ایسا واقع ہوتا ہی کہ قوس قزح رات کے وقت حمام مین سے نظر آتے ہین
جسوقت کہ اُسکی ہوا رطب ہوتی ہی مانند شمع کے حمام مین اور قوس قزح کی صورت یہ ہی

شیخ الرئیس راوی ہی کہ دیکھا مین نے قوس قزح کو ہوا ے حمام مین نہ اُس طور پر کہ جیسا
بہار پر نظر آتا ہی بلکہ اُسکے رنگ حقیقی بھی پس ناظر اُنمین منتقل دیکھتا ہو ایک مکان سے
دوسرے مکان مین اور وہ رنگ بجاے اولین باقی تھے قاضی عمرو بن بہلان سعاوی
رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہو کہ یہ سبب جو شیخ الرئیس نے لکھا ہو درست ہی واقع ہونا ضو آفتاب
کا ہی شیشہ حمام پر اور انعکاس اُسکا دیوار حمام پر اور حائط ملون ہوتا ہو مانند جسم ثقیل کے
اور ہر رنگ حقیقی اور تخلف نہین ہوتا ہو انتقال ناظرین اور حکایت فرمایا ہی شیخ الرئیس نے
کہ ایک مرتبہ مین درمیان طوس کے ایک پہاڑ پر تھا اور وہ پہاڑ بہ نسبت دیگر پہاڑون کے
نہایت اونچا تھا اور آسمان کا مطلع صاف تھا اور ہمارے اور پہاڑ کے درمیان مین
مکشوف بخارے تھا اور آفتاب آسمان کے درمیان مین تھا یعنے بالکل وسط السما
تھا پس مین نے اُس ابر پر نظر کی کہ جو میرے اور زمین کے مقابل مین تھا اُس ابر
مین ایک دائرہ مانند قوس قزح کے نظر آیا پس مین نے پہاڑ سے اُترنا شروع کیا
یہان تک کہ ابر مضمحل ہوا واللہ اعلم بالصواب **نظر رابع بہیان مین کرۂ آبی کے**
پانی کا جرم بسیط ہو اسکی طبیعت سیال واقع ہوئی ہی اور مرطوب اور شفاف ہو اور کرۂ
ہوا کے ماتحت مکان کی طرف متحرک ہی اور کرۂ زمین کے اور حکما کے نزدیک پانی کی
شکل کرہ کے مانند ہو اور یہ مثال دیتے ہین کہ مثلاً کوئی شخص جہاز پر سوار ہو اور کسی پہاڑ کے
قریب جا پہونچے تو اول اُس پہاڑ کی بلندی ہی نظر آئیگی بعدہ پستی گو کسی قدر اُس دریا
اور پہاڑ سے فاصلہ ہو پس اگر یہ بیان مذکورہ بالا صادق نہوتا تو کب تھا کہ اول بلندی
نظر آتی بلکہ برخلاف اِسکے پستی نظر آنا چاہیے تھا مگر استدرات کرۂ آبی کا قابل اطمینان
نہین ہی کیونکہ حق تعالیٰ نے زمین کو مقر حیوانات بنایا بخصوص انسان ایسے اشرف المخلوقات کا
مسکن مقرر فرمایا اور یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ حیوانات بجز وسیلہ ہوا کے اُڑ نہین سکتے ہین کیونکہ زیادہ ون
کو احتیاج نفس کی بکثرت ہی پس حق تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا بصورت دندانہ کے
جو سطح کرہ پر ظاہر ہو اور یہ مدلل نہین ہی کہ شکل زمین کی شکل آب سے نزدیک ہو پس اُن
تضاریس کو حیوانات کا مسکن قرار دیا اور وہاد کو حیوان آبی کا مقام بنایا وہاد وسط زمین کو
کہتے ہین اور ہر ایک عناصر اربعہ سے جسکو ارکان کہتے ہین اپنے حیز مین محیط ہین اجزاے
کلیہ سے بجز آب کے جو عنایت الٰہی سے مانع ہوتا ہی احاطہ کر کے جمیع اطراف زمین کو جو اول برا ہین

اور دلیل سے بیان ہو چکے ہین پانی دو طرح کا ہوتا ہی شیرین اور شور اور ہر ایک اُنمین سے
ایک خاص منفعت رکھتا ہی آب شور کی شوریت اجزاے ارضی سے ہی کہ تاثیر آفتاب
سے سوختہ ہو کر مختلط ہو گیا ہی آگ مین اور پانی کو شور بنایا پس اگر یہ پانی شیرین رہجاتا
ہر آئینہ متغیر ہوتا تاثیر آفتاب سے اور مدت تک درست رہنے کی وجہ یہ ہی کہ آب شیرین
مدت تک رہنے سے متعفن اور سڑ جاتا ہی اور اگر ایسا ہوتا تو ہواؤن سے وہ بدبو سب
اطراف زمین مین پہونچتی اور اُس سے مفسد ہوا پیدا ہوتی مانند ہیضہ اور وبا کے پس
باعث مضرت حیوانات کے ہوتا لہذا حکمت ایزدی نے مصلحت سمجھی کہ دریا کا پانی
شور ہو تا کہ اس فساد کا دفعیہ رہے اور دریاے شور مین عنبر ہوتا ہی اور نیز دیگر بہت
سے فوائد ہین جنکا ذکر انشاء اللہ عنقریب کیا جاویگا اور رہے گین وغیرہ کہ غالب ہوتے
ہین جواہر ارض سے اُنمین شفا ہی واسطے بیماری ہاے صعب ورشکلہ کے حضرت
جبرئیل نے آب زمزم کو صاف فرمایا اور جمیع امراض کی شفا وصحت اس سے ہوئی ہی
لکھا ہی کہ اگر کل پانیون کو جنکا تجربہ حکما نے کیا ہی جمع کرین تو وہ عشر عشیر ہی وہ بدو
شفاے آب زمزم کے آب عذب کا بڑا فائدہ پینے کا ہی کہ موجب حیات ہی
آب شیرین مین وہ قوت ہی کہ اگر اُسمین ماکولات کو ملا کر نوش کرین تو نہین کھا سکتے
جب تک کہ اُسمین کچھ ترشی یا شیرینی کا اضافہ نہ کرین اور اُسکا رنگ اور مزہ کچھ نہین ہی
زیادہ تر لطف یہ ہی کہ حق تعالی نے جو کچھ ماکول ومشروب پیدا کیا ہی وہ اکثر قابل
استعمال کے نہین ہی جب تک کہ اُسکا تنقیہ نہ کیا جاوے اِلّا پانی کہ جو کسی تدبیر کا
محتاج نہین ہی اور اللہ تعالی نے اس پانی کو صرف اپنے علاج پر موقوف رکھا ہی
اور تاثیر آفتاب کی اُسکے ممد ومعاون فرمائی ہی تا کہ جہان چاہے بوسیلۂ باد کے
اُس پانی کی بارش کرے اور ندی نالہ کنوئین تالاب جھیل جھابڑ بقدر حاجت بنی نوع کے
جاری کرتا ہی اور اگر انسان چاہے کہ آب شور کو آب شیرین سے علٰحدہ کرے تو بڑی
محنت ومشقت درکار ہی **فصل پھیرنے دریا مین** یہ حق ہیجون کے عجائبات مین سے ہی
کہ دریا کو بعض زمین سے روگردان رکھے اگر ایسا نہوتا تو البتہ اُمور طبیعی سے مقتضی ہوتا ہی
کہ تمام عالم آب محیط ہو جاتا ساری زمین پر اور خشکی کا نام باقی نہ رہتا اور اگر ایسا ہوتا تو حکمت
عجیبہ الٰہی باطل ہو جاتی جسوقت کہ حق تعالی نے حیوان اور نباتات کی آفرینش فرمائی

اُسکی حکمت بالغہ کا اقتضا ہوا کہ بعض سرزمین عالم آب سے خشک رہے تاکہ مخلوقات
اپنے مساکن کے واسطے مکانات محفوظ بنا سکین پس جدھر آفتاب گرم ہی اُدھر پانی بھی
گرم رہتا ہی اور پانی کی کیفیت یہ ہی کہ جب گرم ہوتا ہی اپنے تئین اُدھر کو کھینچتا ہی جدھر حرکہ
جاری ہو پس جسوقت کہ پانی گندہ ہو دریا کی جانب ضروری ہی کہ روے زمین خشک
رہ جاوے اُسطرف کہ شق آفتاب سے دور ہی پس وہ شق کہ زمین سے نزدیک ہی
آفتاب جنوب ہی اور دور شق زمین کا جس سے آفتاب دور ہی شمال ہی پس دریا جانب
جنوب ہو جاتا ہی اور جانب شمال خشکی پس اُسکی حکمت مستمر ہوتی ہی اور امر عالم منتظم ہو جاتا ہی
اسی تعریف سے کہ موجود ہوا تبارک مداہ اللہ تعالی انشاء واضح ہو کہ جو دریاؤن مین سے شمال
رویہ دیکھے جاتے ہین وہ ایک بقعہ ہین روے زمین پر اور اُنپر کوہستان بلند مضبوط ہین بعض
اُن دریا مین سے بعض دریاؤن مین متصل ہی مانند رودخانہ کے یا اُن سوراخون مین جو
زمین کے اندر ہین اور ان جزیرون مین اکثر بزرگ وخرد ہین اور بعض انسان سے معمور
ہین اور وہان کشتکاری اور دیہات اور شہر آباد ہین بعض جزائر خراب ہین اور وہان بیابان
اور صحرا اور بیشہ اور جنگل اور کوہستان ہی اور وحشی اور جانور نافع بھی از قسم گوسفند و
شتر و حیوانات کے جنکی تعداد بجز اللہ کے اور کوئی نہین جانتا ہی اور اُن دریاؤن مین سے
بعض بڑے اور بعض چھوٹے ہین بعض شیرین اور بعض شور ہین اور ان جزیرون مین
حیوانات عجیب غریب ہوتے ہین جنکی شرح انشاء اللہ کیجاویگی

فصل عجائب دریا کے بیان مین دریا کے حالات مین یہ چند امور ہین بلند
ہونا اور کشش امواج اور جوشش حوادثات مختلف مین بحسب تقاضاے موسم اور مہینے کے
آخر و اوّل مین حادث ہوتے ہین بلند ہونا دریا کا بدینوجہ ہی کہ جسوقت آفتاب نے
لطیف پانی مین اثر کیا اور تحلیل پایا پس جسقدر کہ جگہ اُسمین ہی اُس سے زیادہ چاہیے
پس جوش ہوا اور بعض تدافع پر مصروف ہوے یعنے مشرق و مغرب و جنوب و شمال
و فوق مین پس اُن دریاؤن کے کنارے حاصل ہوتا ہی وقت واحد مین مختلف ہوا اور
جو بعض وقت ہنگام طلوع قمر کے بعض دریا مین مدعائد ہوتا ہی کہتے ہین کہ اِن دریاؤن کے
اندر سنگ خارا ہی جسوقت ان دریاؤن کی سطح پر چاند روشن ہوتا ہی اُسکی شعاع اُن پتھرون پر گرتی ہی
پس اُن پتھرون پر سے چاند کی شعاع منعکس ہو کر اوپر کو رجعت کرتی ہی اور اسی زور سے

دریا کا پانی گرم اور لطیف ہوتا ہی پس وسعت مکان کے جستجو مین تموج کرتا ہی اور کنارون پر
اُبلتا ہی یہان تک کہ چھوٹی چھوٹی ندیان جا بجا اُس تموج سے ہو جاتی ہین اور اشیاے لطیف کو
بجاے خود واپس لاتا ہی اور یہی حال واپسی کے وقت بھی ہوتا ہی ہمیشہ جب تک کہ قمر مرتفع
ہوتا ہی وسط السما پر پس جب قمر وسط السما سے سیر کرکے غربی جانب منہ کرتا ہی فرو ہو جاتا ہی
جوش دریاؤن کا اور اُن اجزا مین برودت آجاتی ہی اور غلیظ ہو کر رجوع کرتا ہی اپنے
مقر کو اور جاری ہوتا ہی اپنی عادت پر اور ہمیشہ یہی حال رہتا ہی جب تک قمر افق غربی کو
پہونچے بعد ازان مد کی ابتدا ہوتی ہی بموجب عادت معہودہ کے افق شرقی مین اور
یہی حالت رہتی ہی جب تک قمر وتد الارض مین رہتا ہی اور منتہی ہوتا ہی مد دریا کا جب
قمر وتد الارض سے زائل ہوا اور پانی واپس آکر غلیظ ہو جاتا ہی اسوقت تک قمر
افق شرقی مین داخل ہو حکما کا کلام دریا کے مد و جزر اور ہیجان مین بموجب ہیجان اخلاط
کے واقع ہی جیسا کہ کسی کو دیکھیے کہ اُسکے مزاج مین صفرا یا خون غالب ہوا ہو یا بلغم یا
سودا پس وہی خلط غالب و متحرک ہوتی ہی بعد ازان تھوڑا تھوڑا کرکے ساکن
ہوتی ہی اسی امر پر حضرت رسالت مآب نے اشارہ فرمایا ہی ان الملک الموکل بالبحار
یضع رجلہ فی البحر فیکون المد ثم یرفع رجلہ فیکون الجزر یعنے جو فرشتہ کہ موکل ہی
دریاؤن پر جب وہ اپنا پیر دریا پر رکھتا ہی مد حاصل ہوتا ہی اور جب اُٹھا لیتا ہی
جزر آتا ہی پس اب اس کتاب مین ہیئت دریا اور اُسکے وضع اور اسکے اصول کی کیفیت
لکھی جاتی ہی البحر المحیط اسکا نام دریاے اوقیانوس ہی یہ بڑا دریا ہی اس سے کل دریاؤن کے مادہ ہین
اس کا کنارہ کسی نے نہین دیکھا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حق تعالی نے
سات دریا پیدا کیے پس اُنکا اول یہ دریاے محیط ہی نام اسکا دریاے نیطس ہی
اسکے بعد اور دریا ہین مانند قیس ۔ اصم ۔ مظلم ۔ مرماس ۔ ساکن ۔ مور پاکی کے ہی
ان دریاؤن مین سے ہر ایک دوسرے دریا پر محیط ہی اور دوسرے دریا جو روے زمین پر
دیکھنے مین آتے ہین بہ نسبت ان سات دریا کے خلیج یعنے نہر و ندی کے برابر ہین
ان دریاؤن مین مخلوقات وغیرہ اسقدر ہین جنکی تعداد بجز حق سبحانہ کے دوسرے کو معلوم
نہین ہی ابو الریحان خوارزمی لکھتا ہی کہ دریاے مغرب جو کنارے بلاد اندلس کے واقع ہی
اسکا نام دریاے محیط ہی اور یونانی زبان مین اوقیانوس اسمین خلیج نہین مگر کنارے کے

نزدیک سے کسی قدر راستہ شمال رویہ نکلا ہوا ہی اسی راستہ مین ایک خلیج بنطس نام ہی
اور یونانیون کے سوا اور لوگ اسکا نام بحطرابریدہ کہتے ہین اور وہ خلیج قلعہ قسطنطنیہ تک
جاکر تنگ ہوجاتا ہی اور دریاے شام ہین ملک شمال رویہ زمین صقالبہ کے محاذی
پہونچی ہی وہان سے ایک بڑی عظیم خلیج نکل کر صقالب طرف شمال پہونچتی ہی اور وہان
بلغار مین سلمان اسکا نام لونگ کہتے ہین بعد ازان مشرقاً منحرف ہوکر سرزمین ترکستان تک
چند زمین اور چند کوہستان کے درمیان مین نکلتی ہوئی مشرقاً اقصاے چین کے ہر جانب گئی
اس دریا سے ایک نہایت کلان خلیج نکلی ہو اس دریا کا نام ہر مقام پر جدا گانہ ہی
اول سرزمین چین پر گذرتی ہو وہان دریاے چین نام ہی بعد ازان زمین ہند پر
دریاے ہند اور یہان دو خلیج ہوکر ایک کا نام دریاے فارس اور دوسرے کا نام دریاے
قلزم ہوجاتا ہی پس یہ دریا منتہی ہوتا ہی دریاے بربرین اور عدن سے سفالہ زنگ تک
یہ دریا پہونچتا ہی اس دریا مین بسبب مخاطرہ کے بہت کم کشتی جہاز چلتے ہین اور بعد وہ یہ دریا
چند کوہستان پر پہونچتا ہی جنکا نام قمر سے منسوب ہی اور دریاے نیل و مصر کی جانب
اسی طرح سرزمین سودان مغربی ہوکر بلاد اندلس اور دریاے اوقیانوس کو جا ملتا ہی
اس دریا مین جزیرون کی وہ کثرت ہی کہ بجز حق تعالی کے کوئی نہین جانتا اور جزیرہ رودش
و صقلیہ بھی اسی دریا کے کنارے حادث ہی اسکے جنوب جزائر زنگ اور سراندیپ و سقوطرہ
اور دہجان اور رانج ہین لیکن دریاے خزر پس اسکا متصل نہین ہی دریاے محیط اور نہ کوئی
اس قسم کے دریاؤن مین سے اور یہ دریا مستدیر ہی اگر کوئی سیر کیا چاہے اسکے کنارون پر
سے ہوکر تمام دورہ کی سیر کرسکتا ہی صورت یہ ہی
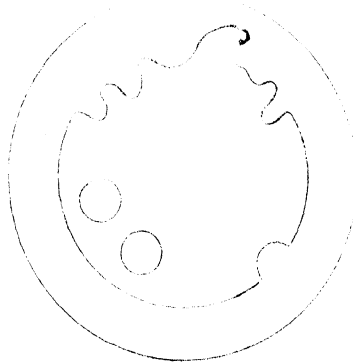
اب گفتگو کا اختتام اس داستان پر کرتا ہون جو سمرقندی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مین لکھا ہی۔ ذوالقرنین نے چاہا کہ اس دریا کے ساحل کا پتا لگاے پس اس دریامین کشتی روانہ فرمائی اور حکم دیا کہ برابر ایک سال سیر کرین شاید کچھ حقیقت حال معلوم ہو جاے مگر وہ کشتی برابر سال بھر تک سیار رہی اور بجز سطح آب کے کچھ نظر نہ آیا پس چاہا کہ معاودت کرے اسوقت اہل کشتی نے کہا کہ ایک مہینے اور سیر کر لیجیے شاید کچھ نظر آجاے کہ موجب سرخروئی ہو پس ایک مہینے اور گشت رہی ناگاہ ایک جہاز سے ملاقی ہوے جسمین چند لوگ سوار تھے مگر یہ اختلاف واقع ہوا کہ ایک دوسرے کی زبان سے ناآشنا وہ سب لوگ تھے پس ذوالقرنین کی کشتی مین سے ایک مرد انکی کشتی مین گیا اور انکی کشتی سے ایک عورت اپنی کشتی مین لایا اور زن و مرد کی مقاربت سے لڑکا پیدا ہوا جو اپنے والدین کی گفتگو سمجھتا تھا اسوقت اُسے درمیانی بناکر گفتگو شروع کی لڑکے نے اپنی مان سے پوچھا کہ توکدھر سے آئی ہی اُسنے جواب دیا کہ اُدھر سے پھر سوال کیا کہ کیا کام تھا اُسنے کہا کہ مجھے ہمارے بادشاہ نے بھیجا تھا تاکہ اس دریا کی کیفیت سے آگاہ ہون پھر سوال کیا کہ بادشاہ وہان کون ہی جواب دیا کہ بہ نسبت تمھارے بادشاہ کے نہایت عظیم الشان اور تمھارے ملک سے اسکا ملک بہت بڑا ہی اور رعایا بہ نسبت اس دنیا کے زیادہ رکھتا ہی باقی واللہ اعلم بالصدق والکذب **بحرہ صین** یہ دریاے ہرکند دریاے محیط یعنے سمندر سے ملا ہوا ہی مشرق سے تاقلزم اور قلزم سے مغرب تک جاری ہی اسکے برابر دوسرا کوئی بڑا دریا دنیا مین نہین ہی اس دریا مین تموج کا بڑا زور و شور رہی گہرائی بھی بے نہایت ہی کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ حضرت خضر کے ہمراہ ایک جماعت سوار ہوئی جب اس دریاے ہرکند پر پہونچے حضرت نے ہمراہیون سے فرمایا کہ مجھے پانی کے نیچے جانے دو انھون نے اجازت دی اور حضرت چند روز تک زیر آب رہے جب برآمد ہوے ہمراہیون نے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا مشاہدہ فرمایا جواب دیا کہ مجھے دریا کی تہ مین ایک فرشتہ ملا اور اُسنے مجھسے سوال کیا کہ اے انسان توکہان جاتا ہی مین نے جواب دیا کہ اس دریا کی عمق کی تلاش مین غوطہ لگاتا ہون اُس فرشتہ نے جواب دیا کہ یہ امر ناممکن ہی ہرگز اسکی گہرائی تجھے معلوم نہین ہوسکتی کیونکہ ایک شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین اس دریا مین گرا تھا وہ ہنوز تہ کو نہین پہونچا جسکو زمانہ

دعول یہ ایک قسم کی بکریان ہوتی ہین یہ جانور بیل کے مانند ہوتا ہی سرخ رنگ اور بدن مین سفید نقطے ہوتے ہین اور گوشت اسکا ترش ہوتا ہی صورت اسکی یہ ہی

دابہ زباد بلی کے طور پر ہوتا ہی اور اس سے زباد پیدا ہوتا ہی اور ہندی مین اسکو مشک بلائی کہتے ہین اسکے علاوہ اس جزیرہ مین ایک پہاڑ ہی جسکو **ثعبان** کہتے ہین اور اس پہاڑ مین سانپون کی کثرت ہی اور اکثر ایسے ایسے سانپ اژدہا پیکر ہین کہ ہاتھی و بھینس کو نگلجاتے ہین اور اس جزیرہ مین سفید پیٹھ اور سیاہ پشت بندرون کی کثرت ہی
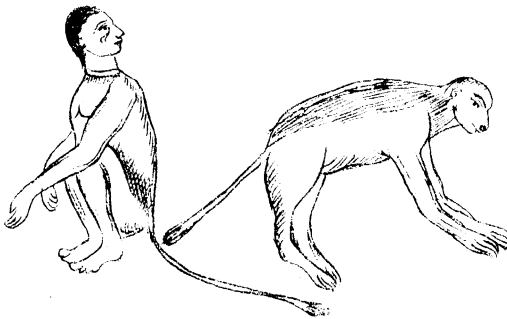
ذکریا بن یحیی بن خاقان نے لکھا ہی کہ مین نے جزیرہ رانج مین ایک ایسے مخلوق دیکھے ہین جو مانند آدمی کے تو رو پوش رکھتے ہین اور مانند طیور کے انکے بال و پر ہوتے ہین جنکے وسیلہ سے ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑسکتے ہین گو تکلم بھی کرتے ہین مگر انکی بات سمجھ مین نہین آتی انکی بول چال مانند زرزور نام مرغ کے ہی انکا رنگ سفید و سیاہ اور سبز ہوتا ہی اور نیز ایک اور قسم سفید و سرخ و زرد دیکھنے مین آئے انکی باتین عجیب قسم کی ہوتی ہین صورت یہ ہی

صورت مردمان پردار

اور یہ بھی اُسکا قول ہی کہ اُسی جزیرہ مین سبز اور منقش طاؤس دیکھنے مین آئے اور اس
جزیرہ مین ایک چھوٹا سا مرغ عجیب صورت کا ہوتا ہی قد مین فاختہ سے چھوٹا مگر زرد
منقار اور اُسکے دونون بازو سیاہ ہوتے ہین اور شکم سفید اور دونون پاؤن سرخ اور فصیح بھی
ہوتا ہی ماہان بن بحر السیرافی کہتا ہی کہ بعض جزائر رانج مین اکثر سرخ اور نیلگون پھول دیکھے مین نے
اور اپنی چادر مین چند پھول نیلگون مین سے چنکر رکھ لیے تھوڑی دیر مین کیا دیکھتا ہون
کہ چادر کے اندر آگ ہی اور پھول خاک ہوگئے ہین اور چادر مسلم ہی اس حال کو دیکھ کر
مین نے وہان کے لوگون سے حقیقت حال دریافت کی اُنھون نے جواب دیا کہ ان پھولون
مین بڑے بڑے فائدہ ہین مگر ممکن نہین کہ کوئی انکو یہان سے باہر نکال لیجاوے - محمد بن زکریا
رازی کی تقریر ہی کہ اس جزیرہ کے عجائب مین سے ایک کافور کا درخت ایسا عظیم الشان ہی
کہ جسکے سایہ مین سو نفر آدمی آرام پاسکتے ہین اس درخت کی بلندی سے بمقدار چند پیالہ
کے کافور کی ریزش ہوتی ہی اکثر اس درخت کے نشیب مین سوراخ کرتے ہین جہان سے
کافور مثل گوند کے نکل کر جم جاتا ہی جب وہ کافور نکال لیا جاتا ہی تو وہ درخت خشک ہوجاتا ہی
ایک جزیرہ رامی ہی یہان کے عجائب وغرائب بے نہایت ہین ابن الفقیہ نے لکھا ہی
کہ اس جزیرہ مین عورت و مرد کا ایک فرقہ ہی وہ برہنہ پا اور برہنہ تن رہتے ہین اور

محمد بن زکریا الرازی

انکی گفتگو کسی کے فہم مین نہین آتی اور یہ فرقہ درختون پر رہا کرتا ہی انکے بدن پر ایسے لمبے لمبے بال ہوتے ہین کہ انکی شرمگاہ کو چھپائے رہتے ہین اور یہ فرقہ اسقدر کثیر ہو کہ حد شمار سے خارج ہی درختون کے میوے انکی خورش ہین اور انسان سے نہایت بھاگتے ہین لکھا ہی کہ کسی شخص نے اس جماعت مین سے ایک شخص کو اسیر کیا تھا اور اپنے مسکن پر جہان انسان رہتے تھے لیگیا تھا لیکن وہ انسانون سے مانوس نہوا اور ذرا سی غفلت مین بھاگ بھاگ کے جنگلون کی طرف جاتا تھا تصویر یہ ہی
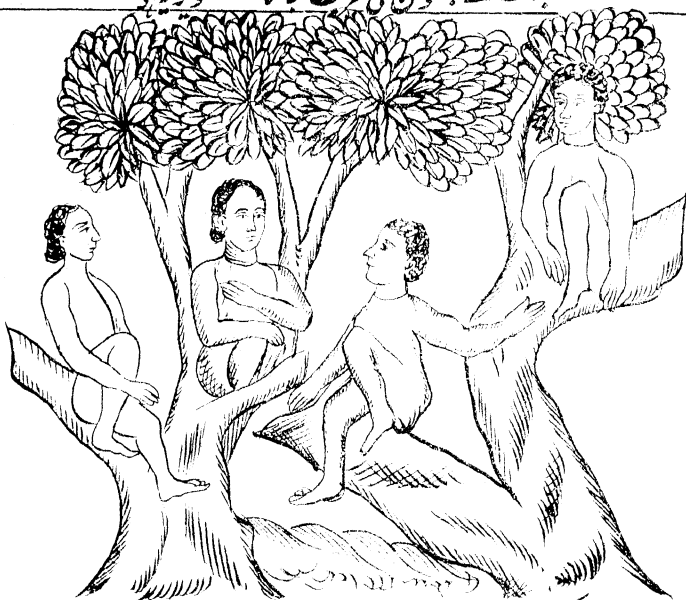
محمد بن زکریا نے لکھا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک قسم آدمیون کی ایسی ہی جو برہنہ رہتے ہین اور انکی باتین سمجھ مین نہین آتی ہین اور قد و قامت انکے چار بالشت سے زیادہ نہین ہوتے ہین انکے چھوٹے چھوٹے بال سرخ رنگ ہوتے ہین اور درختون پر جانے کی اچھی کثرت رکھتے ہین محمد رازی کا قول ہی کہ اس جزیرہ مین گینڈے اور بھینسے بکثرت ہوتے ہین اور اس جزیرہ مین درخت بید اور تجیثھ کے بیشمار ہین اور ان درختون کو تخم ریزی کرکے جماتے ہین کہتے ہین کہ انکا پھل مانند خرنوب کے ہوتا ہی اور اسکا مزہ مانند علقم کے ہی اور رکمرگدن کی صورت یہ ہی

صورت کرگدن کی
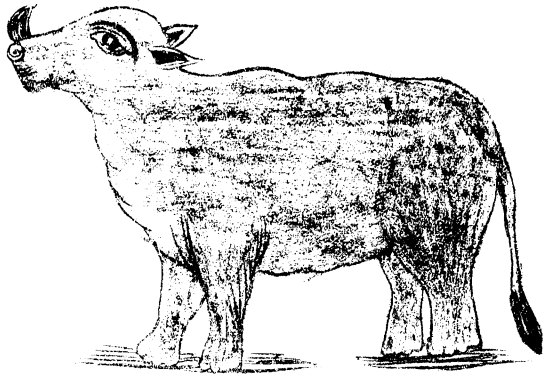
منجملہ جزائر کے ایک جزیرہ واق واق کا ہی یہ جزیرہ رانج سے ملا ہوا ہی لکھا ہی کہ
اس جزیرہ کی فرمانروا ایک عورت ہی اور اس جزیرہ کے قرب و جوار مین ایک ہزار
سات سو جزیرے ملحق ہین اور یہ سب جزائر اس عورت کے زیر حکم ہین موسی بن مبارک
صیرفی نے لکھا ہی کہ مین نے اس جزیرہ کی حاکمہ کو دیکھا کہ برہنہ تخت نشین تھی اور سر پہ
تاج زر رکھے تھی اور اسکی خدمت مین چار ہزار عورتین ماہرو باکرہ حاضر تھین اس جزیرہ مین
ایک قسم کا درخت ہی جسکے پھل سے آواز واق واق کی پیدا ہوتی ہی اور یہ آواز اس
جزیرہ کے رہنے والے بخوبی سمجھتے ہین محمد بن زکریا کی تحریر ہی کہ یہ سرزمین بکثرت
زرخیز ہی یہان تک کہ وہان کے رہنے والے اپنے گھرون کی زنجیرین طلائی بناتے ہین
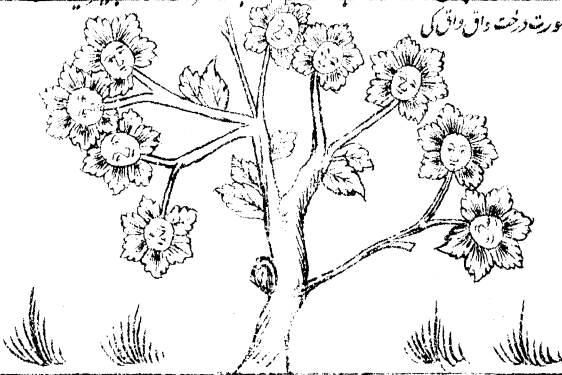
صورت درخت واق واق کی

اور بندرون کی
بعضو کلیسان
بھی سونے سے
بناتے ہین اور کپڑا
بھی زرتار بنتے ہین
اس جزیرہ مین
آبنوس کا درخت

ہوتا ہی ایسا سنگین کہ ہر شاخ اسکی مثل پارہ سنگ کے معلوم ہوتی ہی اس درخت کے پتے نہر ہوتے ہین اور
جب تک یہ درخت پودھا رہتا ہی رنگ سفید رکھتا ہی اور کہنگی مین سیاہ ہوجاتا ہی تصویر درخت واق واق کی

منجملہ اُنکے ایک جزیرہ سلاہی ہی یہ سرزمین نہایت بشاشت انگیز ہی جو کوئی شخص دھرجاتا ہی اُسکی
طبیعت وہان سے نکلنے کو نہین چاہتی ہی اس جزیرہ کے عجائبات مین انگور اور برات شب اور
شاہنشاہی۔ ابن الفقیہ اپنی کتاب مین تحریر کرتا ہی کہ اس جزیرہ سلاہی کا بادشاہ چین والے حاکم کو
ہرسال اپنی طرف سے ہدیہ بھیجتا ہی اور عجیب طلسم کی بات ہی کہ اگر کسی سال یہ بادشاہ والی چین کو
ہدیہ نہ بھیجے تو چین مین قحط پڑجاتا ہی اور اس سال مینھ وہان نہین برستا ہی از انجملہ ایک جزیرہ ہان ہی
یہان ایک قوم برہنہ مادر زاد صاحب جمال سفید رنگ رہتی ہی اور اکثر پہاڑون کی چوٹیون پر
اس خوف سے مسکن رکھتی ہی کہ مبادا کوئی بسبب حسن وجمال کے انکو گرفتار نہ کر لیجاے اور
یہ لوگ آدمی کا گوشت کھاتے ہین اس پہاڑ کے عقب مین دو بڑے بڑے عریض وطویل جزیرے
ہین اور ان دونون جزیرون مین سیاہ رنگ کے لوگ رہتے ہین جنکے قد وقامت مثل قوم عاد کے
طویل ہین اور پانون اُنکے اوپر کے جسم سے چھوٹے بقدر ایک گز کے ہوتے ہین اور چہرے
اُنکے لنبے ہوتے ہین اور کل فرقہ امرد اور آدمی خوار ہی ایک جزیرہ اطوران ہی اس جزیرہ کے
عجائبات مین کرگدن ہین اور نیز یہان ایک قسم کے بندر قوی جثہ اور قد آور مانند گدہے کے ہوتے
ہین کہتے ہین کہ سکندر ذوالقرنین کے جہاز یہان پر لنگر ہوے تھے انھون نے اس جزیرہ مین
ایک قوم کو دیکھا تھا جنکے اجسام مثل انسان کے اور چہرے اُنکے کتون اور دیگر درندون کے
مانند تھے جسوقت یہ لوگ قریب جا پہونچے وہ فرقہ نظرون سے غائب ہوگیا پس ہمراہیان سکندر نے
عقل سے دریافت کیا کہ یہ لوگ قسم جنات سے ہین حق تعالیٰ انکی حقیقت سے واقف ہی۔

فصل حیوانات عجیبہ کے بیان مین

اس جزیرہ کے دریا مین جو حیوانات ہین
عجیب وغریب صورت کے ہین منجملہ انکے اکثر جہازیون کی زبانی سُنا ہی کہ جسوقت اس دریا مین
زور شور سے طوفان آتا ہی تو ان لہرون کے درمیان مین کالے کالے آدمی چار پانچ بالشت کے برابر نظر
آتے ہین گویا کوتاہ قد کے حبشی ہین اکثر جہازون پر آجاتے ہین مگر کچھ آزار رسانی نہین کرتے ہین اور
بعض قوم انھین مین سے ایسی ہوتی ہی جو جہازون پر چڑھ آتی ہی جب کہ ہوا خوشگوار ہوتی ہی اور باد
موافق کی مدد سے جہاز سلامت روی مین چلا جاتا ہی اور اہل جہاز سے بعوض آہن کے عنبر فروخت
کرتے ہین اور عنبر کو اپنے منھ سے اُٹھا کر اہل جہاز تک پہونچاتے ہین اور ان لوگون کا بیوپار اس جزیرہ مین
بھی ہی جہان کہ ایک فرقہ زنگیون کے مانند رہتا ہی اور اس قوم کا نام محکوی ہی اور اپنے دانتون سے
آدمیون کا سینہ پھاڑ کر کھایا کرتے ہین منجملہ انکے ایک ایسی سیاہ رنگ قوم ہی کہ جب جہاز انکے

صورت پرندہ کی
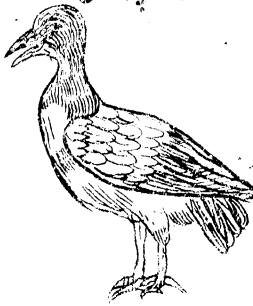
محاذی ہوتا ہی اور دریا جوش کھاتا ہی تو وہ لوگ جہاز پر چڑھ آتے ہین اکثر تجاران بحری کی زبانی یہ روایت سُنی گئی ہو کہ کبھی بطور پرندہ کے دریا کے اندر سے ایسی نورانی طلعت مثل آفتاب کے مشاہدہ ہوتی ہی جسکے دیکھنے سے آنکھ خیرہ ہوتی ہی یہ جانور جب کشتی پر آبیٹھتا ہی تو وہ جوش دریا موقوف ہو جاتا ہی اور وہ پرندہ بھی نظر سے نہان ہو جاتا ہی اسطرح پر کہ اُسکے جانے کی کسی کو خبر بھی نہین ہوتی اور اُسکا آبیٹھنا دلیل نجات وسلامتی جہاز کی ہی طوفان سے - ازانجملہ چند جانور ایسے ہین کہ جزائر مین رہتے ہین جنکے سر بہت بڑے اور چہرون کی رنگتین مختلف اور دانت مانند عقیق کے اور دو پر ہوتے ہین غذا اُنکی دریائی جانور ہین انمین بعض جانور ایسے ہین جو بڑی مخوف آوازون سے صدا کرتے ہین اور چھ مہینے جزیرہ مین مقیم رہتے ہین اُنکی غذا معلوم نہین ہی منجملہ اُنکے ایک مچھلی ہی قوی الجثہ جو دو سو گز سے بھی زیادہ طویل ہی جسکی ضرب سے کشتی کو خوف ہوتا ہی پس جسوقت کوئی جہاز نکلتا ہی اور جہازیون کو یہ امر دریافت ہوتا ہی کہ یہ مچھلی آپہونچی تو پتھر سے اُسکو مارتے ہین اور فریاد کرتے ہین جسکو سُنکر یہ مہیب مچھلی بھاگ جاتی ہی جسوقت یہ مچھلی اپنے دونون پر کھولتی ہی تو جہاز سے بڑی معلوم ہوتی ہی اکثر یہ مچھلی جزیرہ واق واق کے قریب رہتی ہی ازانجملہ کچھوے بہت بڑے بڑے وہان ہین کہ جنکی پیٹھ بیس گز کی چوڑی ہوتی ہی اور مادہ اُنکی ہزار انڈہ ایک مرتبہ مین دیتی ہی ازانجملہ ایک مچھلی ہی جسکے فلس یعنے چھلکا نہین ہوتا صرف گوشت اور چربی سے مجسم ہی اور چہرہ اُسکا خوک کے طور پر ہوتا ہی اور مانند فرج عورات کے فرج رکھتی ہی اور اُسپر رونگٹے بھی ہوتے ہین - ازانجملہ ایک قسم کا کیکڑہ ہوتا ہی جب دریا سے نکلتا ہی تو ایک گز اور ایک بالشت کا پتھر ہو جاتا ہی اور حیوانیت اُسکی زائل ہو جاتی ہی اسوقت اکثر لوگ اُسکو حاصل کر کے سرمہ وغیرہ مین سائیدہ کرتے ہین اسکی منفعت اکثرون کے نزدیک مجرب ہی ایک قسم مچھلی کی سیلان نام ہی یہ مچھلی بعد شکار ہونے کے دو روز تک زندہ رہتی ہی اور تیسرے دن مر جاتی ہی جسوقت پکا کر کھاتے ہین اگر پکانے کے وقت دیگ پر سرپوش نہ ڈھانپین اور یونہین پکا دین تو آگ کی حرارت اسپر اثر نہین کرتی ہی اور اُسکا گوشت پختہ نہین ہوتا ہی - ازانجملہ ایک مرغ حرشفہ نام

کبوتر سے کچھ بڑا ہوتا ہی صاحب تحفۃ الغرائب کا قول ہی کہ جسوقت یہ پرندہ اُڑتا ہی تو اُسکے نیچے نیچے ایک دوسرا مرغ کرکر نام بھی گرم پرواز رہتا ہی اور یہ مرغ منتظر رہتا ہی کہ اگر یہ بیٹ کرے تو مین کھالون کیونکہ کرکر کی غذا یہی ہی اور حرشتہ بجز وقت پرواز کے بیٹ نہین کرتا ہی اور کرکر جانور بجز اسکی بیٹ کے اور کچھ نہین کھاتا ہی ازانجملہ دابۃ المشک ہی – یہ جانور بط سے کسی قدر مشابہ ہی جب دریا سے باہر نکلتا ہی اسوقت اکثر لوگ اسکا شکار کھیلتے ہین اور شکم چاک کرکے اسکے اندر سے ایک قسم کا خون جسکو مشک کہتے ہین نکال لیتے ہین اسوقت اسمین کسی طرح کی بو نہین ہوتی ہی ہان جب وہان سے دوسری جگہہ لیجاتے ہین جب اسکی خوشبو ظاہر ہوتی ہی – ازانجملہ دریائی سانپون سے ایک قسم کے سانپ ہوتے ہین جو کہ دریا سے نکل کر ہاتی اور گاؤمیش کو نگل جاتے ہین اور درختون اور پہاڑون پر پیچیدہ ہوکر زور کرتے ہین تاکہ اُن جانوران عظیم الجثہ کی جنکو مسلم نگل لیا ہی ہڈیان ٹوٹ جائین اور اُن ہڈیون کے ٹوٹنے کی آواز باہر معلوم ہوتی ہی صورت اسکی یہ ہی

صورت سانپ کی
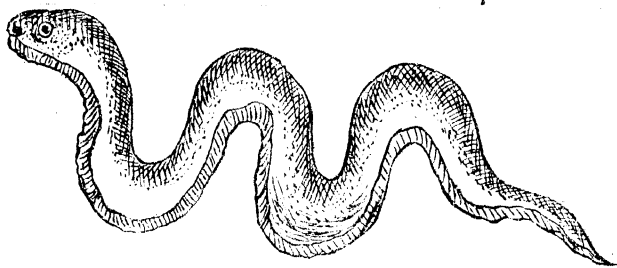
ایسے دریامین مروارید وغیرہ جواہرات پائے جاتے ہین – اکثر مختلف قسم کے خوشرنگ عجیب عجیب طرح کے جانور دکھائی دیتے ہین انہین سے بعض جانور ایسے ہوتے ہین جنکا طول دو سو گز کا ہوتا ہی اور بعضون کا طول دو سو بالشت کا ہوتا ہی اور یہ جانور آپسمین ایک دوسرے کو کھا لیتا ہی اس دریامین ہمیشہ موج اُٹھا کرتی ہی خدانخواستہ اگر کوئی کشتی ادھر آگئی تو ہمیشہ بھنور مین پڑی رہتی ہی اور وہان سے نکلنا غیر ممکن ہوتا ہی لیکن ناخدا لوگ اس مکان سے واقف ہین اور حتی الامکان اُدھر اپنی کشتی نہین لیجاتے ہین **خاتمہ بیان اس دریا پر** ایک عجیب حکایت اس دریا کے بیان مین لکھی جاتی ہی بعض تاجرون کی زبانی سنا ہی کہ جب وہ لوگ کشتی پر سوار ہوکر [illegible] سے اتفاقاً تند ہوا کے زور

کشتی نے راہ راست فراموش کی اور ہوا کے طمانچہ نے کہین سے کہین جا پہونچایا اُسکا معلم
نہایت ہوشیار و تجربہ کار تھا اور وہ شخص اندھا بھی تھا اُسکی عادت تھی کہ رسّون کے انبار
بہت کثرت سے جہاز مین لادا کرتا تھا حتی کہ اہل کشتی اِس امر کے شاکی رہا کرتے تھے کہ اسکے
عوض مین اگر ہم لوگون کا اسباب لادا جاتا تو بہتر تھا مگر وہ معلم انکی ایک نہ سنتا تھا غرض کہ وہ معلم اس
ہنگام طوفان مین ہر مرتبہ ان لوگون سے کہتا تھا کہ آپ لوگ کیا دیکھتے ہین تب یہ جواب دیتے تھے
کہ ہم پہاڑ کو دیکھتے ہین یکایک ایک مرتبہ ان لوگون نے جواب دیا کہ اب ہمکو ایک کالے رنگ کا
مرغ نظر آتا ہی جو کہ سطح دریا پر پھرتا ہی یہ سنتے ہی معلم مذکور نے اپنے سر کو پیٹنا اور گریہ و زاری
شروع کی لوگون نے کہا خیر باشد معلم نے جواب دیا کہ کوئی دم مین تمھین معلوم ہو جائیگا ہنوز یہ جملہ
تمام نہوا تھا کہ ہماری کشتی اُس بھنور مین جا پڑی اور وہان جا کر جسے مرغ سیاہ سمجھے تھے وہ کشتیان
نظر آئین جنکے سوار لوگ اس بھنور کی مصیبت مین گرفتار ہو کر مر گئے تھے پس ہم لوگ متحیر ہوے
اور اپنی زندگی سے سب نے ہاتھ اُٹھایا جب معلم نے ہمارے اضطراب پر آگہی پائی کہا کہ اے صاحبو اگر
اپنے اپنے مال سے نصف مال مجکو عطا کرو تو بلطف خدا اس مہلکہ سے نجات ہو جاوے ناچار ہم لوگون
قبول کیا اُسوقت اس معلم نے بیشمار روپیہ دریا مین ڈال دیا اُسکے چھوڑنے کے ساتھی مچھلیان
بکثرت جمع ہو گئین تب معلم کے بموجب فرمانے کے ہم لوگون نے مردہ لاشون کے ٹکڑے کر کے
اور انھین رسون مین باندہ کر دریا مین ہر طرف لٹکا دیے اور ایک ایک سرا ان رسّون کا
جہاز مین باندہ دیا پس مچھلیون نے اُن گوشت کے ٹکڑون کو نگل لیا اُسوقت بموجب تعلیم
اس معلم کے ہم لوگون نے نقارہ اور ڈھول بجانے شروع کیے اور یکبارگی شور و
غل بلند کیا پس وہ مچھلیان بھاگین اور بسبب اُن پارچہ ہاے گوشت ریسمان بستہ کے
جہاز بھی چلا جب اُس مہلکہ عظیم سے دور نکل گئے اُسوقت معلم نے کہا کہ اب رسیان کاٹ
دو چنانچہ اس تدبیر سے ہم لوگون نے نجات پائی اور حیات دوبارہ حاصل کی بحر الہند
یہ سب دریاؤن سے بڑا اور عمیق ہی اور اسکے دریاے محیط کے مقام وصل سے کوئی
آگاہ نہین اور مانند دریاے مغرب کے نہین ہی کیونکہ اُسکا اتصال دریاے محیط سے
ظاہر ہی اور اس دریا سے دو خلیج جاری ہین انمین بڑا خلیج دریاے فارس ہی اور چھوٹا
خلیج دریاے قلزم ہی بحر فارس اُس سے جدا ہو کر مائل شمال کی طرف ہی اور بحر زنگ اُس سے
نکل کر طرف جنوب مائل ہی ابن الفقیہ کا قول ہی کہ دریاے ہند کی حالت بنسبت دریاے فارس کے

تعلقات بکنیہ ؟ جب آفتاب برج حوت مین یا اُس برج کے قریب آتا ہی (یعنے نور وز سلطانی)
ہوا اول حمل سے مراد ہو تو بڑے بڑے زور شور سے اِس دریا مین جوار بھاٹے آتے ہین
جسکے خوف سے کوئی جہاز رانی نہین کرسکتا ہی اور یہ حالت اُسوقت تک رہتی ہی جب تک
کہ آفتاب برج میزان مین نہ آجاے اور سخت ترین اوقات طوفان کا وہ زمانہ ہو کہ جب آفتاب
برج جوزا مین ہوتا ہی پس جب آفتاب سنبلہ مین آجاتا ہی تو یہ طوفان کم ہوجاتا ہی اور سفر کرنا بھی
اس زمانہ مین آسان ہوتا ہی تا ہنگامیکہ پھر آفتاب برج حوت مین نہ آوے اور بہترین اوقات
سفر وہ زمانہ ہی کہ جب آفتاب برج قوس مین ہو اور اُس دریا مین جسقدر عجائب و غرائب ہین اُنکا
ممکن نہین کہ احاطۂ تحریر مین سما سکین لیکن مشتے نمونہ از خروارے بیان ہوتا ہی

فصل جزائر بحر ہند کے بیان مین چنانچہ بطلیموس کا قول ہی کہ اس دریا مین بڑے
بڑے جزیرے ہین اور ہر جزیرے مین اسقدر آبادی ہی کہ شمار اُنکا غیر ممکن ہی لیکن جن جن جزیرون
مین تاجرون کی آمد و رفت ہی اور وہ مشہور ہین اُنہین سے ایک جزیرہ ہی طاطائل نام جو جزیرہ
رائج کے پاس ہی ابن الفقیہ کہتا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک قوم ہی جنکا چہرہ چاند کے مانند
چمکتا ہی اور گھوڑے کی دم کے مانند بال ہین اس جزیرہ مین اکثر کوہستان ہین اور صبح کے
وقت عمدہ عمدہ راگ کی وہان سے آواز آتی ہی اور شب کو ہیبتناک صدا آیا کرتی ہی دریائی
سفر کرنے والے اعتقاد رکھتے ہین کہ دجال اسی جزیرہ مین رہتا ہی اور اسی جا سے اسکا
ظہور ہوگا یہان پر قرنفل فروخت ہوتی ہی اسطرح پر کہ جب سوداگر وہان پہونچتے ہین جہاز سے
اپنا اپنا مال اُتار کر کنارہ پر انبار کرتے ہین اور رات کو اپنے اپنے جہازون پر جاکر سوتے ہین
صبح کو آکر جو دیکھتے تو اپنے مال کے پہلو مین قرنفل کا معاوضہ پاتے ہین پس جسکو منظور ہوا وہ
لونگ اُٹھالایا اور اسباب اپنا وہین چھوڑ آیا شب کو آکر وہ لوگ اسباب لیجاتے ہین اور جسکو
قرنفل کا حصہ بہ نسبت اپنے مال کے کم معلوم ہوتا ہی وہ دوسری شب کو پھر انتظار کرتا ہی اور لونگ
اور اسباب چھوڑ آتا ہی صبح کو لونگ زیادہ پاتا ہی اور اگر بددیانتی سے سوداگر لوگ یہ چاہین کہ
قرنفل بھی اور اپنا مال بھی لاد کر چلدین تو جہاز نہین چل سکتا جب تک کہ قرنفل یا اپنا مال اُسکے
عوض کنارہ پر نہ رکھ دین - اور بعض تاجرون کا قول ہی کہ ایک مرتبہ ہمنے اُس جزیرہ مین
کم سن زرد رنگ لوگ مانند قوم ترک کے کان چھدے ہوے دیکھے جنکے بال سر پر بڑے بڑے
اور لباس مستورات کے سے تھے اور وہ ہماری نظر سے فوراً غائب ہوگئے اور ہمنے مدت تک

[illegible] ظاہر ہو اور نہ لوٹے
اور یہ معلوم ہوا کہ انکو اپنا ظاہر کرنا ہم لوگون پر نا منظور ہو پس ناچار ہوکر ہم چلے گئے اور کئی
سال کے بعد جب ہم پھر گئے تو بدستور سابق لونگ پائی۔ قرنفل کی خاصیت یہ ہو کہ اگر کوئی
اُسی وقت وہان پر اُسکو کھائے تو اُسپر پیری اور ضعیفی کم اثر کرتی ہو یہ بھی مقولہ ہو کہ اِس فرقہ
کی خوراک کیکڑہ ہو اور پوشاک اُنکی درخت الوف کے پتون سے ہو اور پھل اُسکا
کھاتے ہین اور جو قسم کیکڑہ اِس جزیرہ والون کی خورش ہو وہ جب تک دریا مین رہتا ہو
گوشت کا ہوتا ہو اور جب دریا سے باہر آتا ہو تو پتھر ہو جاتا ہو کہتے ہین کہ وہ ہی
پتھر سرمہ مین پڑتا ہو اور نیز یہ فرقہ مچھلی اور نارجیل اور لونگ اور کیلہ وغیرہ بھی خورش
کرتے ہین ایک جزیرہ سلاھطہ ہو یہان صندل و سنبل و کافور بکثرت پایا جاتا ہو کہتے ہین
کہ اِس جزیرہ مین ایک مچھلی اِس قسم کی ہوتی ہو جو دریا سے نکل کر درختون کے پھل
کھایا کرتی ہو اور میوہ کے مزہ سے بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتی ہو اُسوقت لوگ اُسکا
شکار کرتے ہین مصنف تحفۃ الغرائب لکھتا ہو کہ اِس جزیرہ مین ایک چشمہ عجیب غریب ہو
جہان سے پانی اُبلتا ہو اور اُسکے قریب ایک سوراخ ہو اُسمین جاتا ہو اور جو اُسکی چھینٹین
اطراف مین اُڑتی ہین وہ زمین پر گرتے گرتے سنگ خارا ہو جاتی ہین مگر دن کو وہ قطرات
آب سنگ سفید اور رات کو سنگ سیاہ ہو جاتے ہین۔ ازانجملہ ایک جزیرہ قصر ہو یہان
ایک سفید رنگ کا محل ہو جہاز والے جب اُس محل کو دریا مین دیکھتے ہین تو سلامتی حال
اور باد مراد کا شگون کرتے ہین کہتے ہین کہ یہ محل نہایت عالیشان ہو مگر اُسکے اندر کا
حال معلوم نہین کہتے ہین کہ اُسمین مردون کی ہڈیان بھری ہوئی ہین اور کہتے ہین
کہ اکثر بادشاہان عجم اِس جزیرہ مین گئے اور مع لشکر اُس قصر مین پہونچے مگر جاتے ہی
خواب نے اُن سب پر غلبہ کیا بعضے جو دروازہ قصر پر تھے وہ اِس حالت کے شروع ہوتے ہی
بھاگ آئے اور باقی جو اندر جا چکے تھے وہ سست و ناتوان ہوکر مر گئے حکایت
کہتے ہین کہ سکندر رومی نے بعض جزیرون مین اِس ہیئت کے آدمی دیکھے جنکے سر
مانند کتون کے اور دانت باہر نکلے ہوے آخر کو سکندر کے جہاز سے لڑائی ہوئی اور اُسوقت
دور سے اِس قصر کی روشنی کا جلوہ چمکا جہان سے یہ قوم برآمد ہوئی تھی پس سکندر نے
چاہا کہ جہاز کو لنگر کرکے اُس جزیرہ کی سیر کرے مگر بہرام حکیم نے منع کیا اور کہا کہ جو اِس قصر مین

صورت ... سگ چہرہ

جاتا ہی وہ بیہوش ہو جاتا ہی غرض کہ عجائب اُس دریا کے بے پایان ہین

جزیرہ ثالثہ تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ یہ تینون جزیرہ عجائب و غرائب مین ایک دوسرے پر فوق رکھتے ہین جزیرہ اوّل مین رات بھر ہمیشہ آسمان پر بجلی چمکتی رہتی ہی جزیرہ ثانی مین تند تند آندھیان چلا کرتی ہین جزیرہ سوم مین ہمیشہ بارش ہا کرتی ایک جزیرہ سیلان ہی جو آٹھ سو فرسنخ کا ہی کہتے ہین کہ سراندیپ اسی جزیرہ مین ہی جہان حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے آکر رہے تھے اور ہنوز حضرت کے قدم کی علامت اس جزیرہ مین موجود ہی واللہ اعلم بالصواب

صورت حضرت آدم کی

اس جزیرہ مین کئی بادشاہ ہین جو ایک دوسرے سے تعلق نہین رکھتا خود مستقل حکمرانی کرتا ہی یہ لوگ دریا کو سلاحط کہتے ہین اور یہ جزیرہ درمیان چین اور ہندوستان کے ہی اور اِن دونون ولایتون کی اشیاے عجیبہ یہان پر آتی ہین اور یہان کے تحفہ غیر ملک مین بھی جاتے ہین مانند دارچینی و صندل و سنبل و مجیعہ و قرنفل کے اور اِس جزیرہ مین جواہر کی کانین بہت ہین اور اِس جزیرہ مین ایک پہاڑ ہی اور وہان آگ کا انبار ہی مگر رات کو ظاہر ہوتی ہی اور دن کو دھوان سا چھایا رہتا ہی کسی کو جرأت وہان جانے کی نہین پڑتی ہی اِس جزیرہ مین ایسے لوگ آباد ہین جنکا رنگ سنہرا ہی اور اُنکے منھ چھاتی پر لگے ہوے ہین حتی کہ بالکل گردن کی علامت نہین ہی اِس جزیرہ مین نا رجیل و درعود و کور کیلہ و نیشکر با فراط ہی صورت یہ ہی
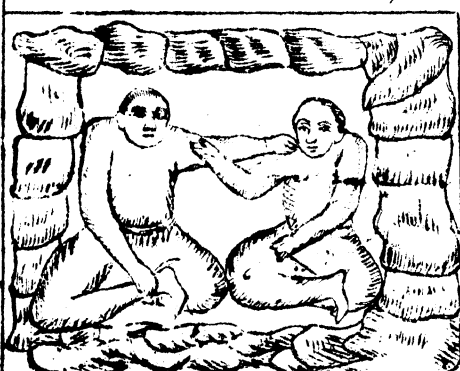
ایک جزیرہ لیکالوس ہے وہان کے لوگ برہنہ رہتے ہین اور انکی خورش مچھلی ہے یہان کے لوگ سوداگرون سے لوہے کی خرید و فروخت کرتے ہین - ایک جزیرہ ماری نہایت وسیع اور آباد ان اکثر عمارات اور قلعہ جات معمور ہین جیسا کہ بڑے عالیشان اور شہر کی آبادی ہوتی ہے طرح طرح اور قطع قطع کے مکانات وغیرہ اسمین موجود ہین اور پہاڑ اور درخت بہت ہین کہتے ہین کہ اس جگہ ایک بڑا اژدہا پیدا ہوا تھا جو کہ گاے بھینس اونٹ گھوڑا آدمی جسکو پاتا تھا کھا جاتا تھا جب سکندر رومی یہان پہنچا یہان کے لوگون نے اس اژدہے کی شکایت کی کہ بادشاہ سلامت اس موذی کے واسطے ہم لوگون نے باری مقرر کر دی ہے یعنے دو گاو روز مرہ پہونچاتے ہین اور وہ دو لقمہ کرتا ہے اگر اسکے بہ خلاف کرین تو شہر کا قصد کرتا ہے اب مویشی بھی کم ہو گئے ہین تیرے ہاتھ ہمارا انصاف ہے سکندر نے یہ سنکر دو گاو طلب کر کے انکا پوست نکلوایا اور ان کھالون مین زفت اور گندھک اور چونہ اور ہڑتال بھر کر بصورت گاو سلوا کر تیار کرایا اور حکم دیا کہ مقام معہود پر پہونچاو جسوقت وہ دونون جعلی گاو اس مکان پر رکھی گئین وہ اژدہا نکل کر حسب دستور نگل گیا

صورت اژدہا
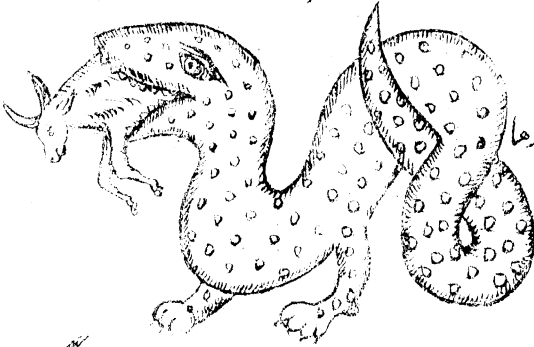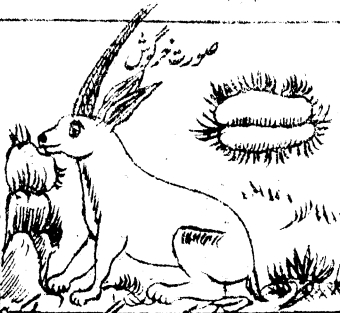
پیٹ مین جاتے ہی شعلے اٹھنے لگے اور فوت ہو گیا جب دوسرے روز وہ برآمد نہوا لوگون نے جا کر جو دیکھا مردہ پایا پس یہ خوشخبری تمام شہر مین پہونچائی اور سکندر کے حضور مین تحفہ تحائف پیشکش کیے منجملہ تحائف کے ایک جانور بھی لائے مانند خرگوش کے زرد رنگ اور اسکے سینگ سیاہ تھے اور جو درندہ اسکو دیکھتا تھا بھاگتا تھا صورت اسکی یہ ہے

صورت خرگوش

فصل جانوران

فصل جانوران عجیب کے بیان مین جو اس دریا مین پائے جاتے ہین

صاحب عجائب الاخبار کا قول ہی کہ اس دریا مین ایک مرغ قیون نام ہی یہ مرغ اپنے والدین کی بکثرت تعظیم کرتا ہی اور جب یہ مرغ ضعیف ہوتا ہی اسوقت اُسکے دو بچے آکر اُسکو آشیانہ مین بٹھا دیتے ہین اور صبح و شام اُسکی خورش کو پہونچاتے ہین اور جب یہ مرغ انڈا دیتا ہی اور سیتا ہی تب چودہ روز تک دریا تھار رہتا ہو جب تک کہ اُس انڈے سے بچہ نہ نکلے اور اس مدت چودہ روز کو دریائی لوگ مبارک سمجھتے ہین اور دریا کے تھم جانے سے جان جاتے ہین کہ وہ مرغ اپنا انڈا سیتا ہی اور ایک قسم کی ایسی مچھلی ہی جسکا چہرہ آدمی کے طور پر ہی اور باقی بدن مچھلی کی صورت پر ہی اور اُسکے چہرہ پر چند داغ ہین کہ وہ پانی کے اندر سے دکھائی دیتے ہین اس شناخت سے صیاد لوگ اُسکا شکار کرتے ہین اور باہر نکال کر اُسکی صورت عجیبہ سے تعجب کرتے ہین صورت اُسکی یہ ہی

ازانجملہ ایک مچھلی ہی کہ وہ ہمیشہ پانی پر پھرا کرتی ہی اور چونکہ یہ مچھلی ہمیشہ منہ کھولے رہتی ہی خود بخود دوسرے جانور اُسکے پیٹ مین پہونچکر غذا ہوتے ہین اور ایک جانور ایسا ہوتا ہی جسکے نتھنے سے شعلۂ آتش نکلتے ہین اور گرد کی چراگاہ کو جلا دیتے ہین اور ایک جانور دریا سے رات کے وقت نکلتا ہی اور آڑتا ہی لوگون نے اسکو پرندہ مچھلی قرار دیا ہی کیونکہ تمام رات چراگاہون مین چارہ کھایا کرتی ہی اور قبل ہونے صبح کے دریا مین چلی جاتی ہی اور ایک مچھلی اس قسم کی ہوتی ہی کہ اگر اُسکے ترمی سے لکھین تو اُسکا لکھا ہوا رات کو نظر آتا ہی اور دن کو معلوم نہین ہوتا ہی کیونکہ اُسکی ترمی مثل رنگ کاغذ کے سفید ہوتی ہی اور ایک مچھلی سبز رنگ ایسی ہی جسکا سر مانند سانپ کے ہی اسکے کھانے سے پھونک جاتی رہتی ہی ایک مچھلی مدور ہوتی ہی جسکا نام کار ماہی ہی اور ایک خار مثل عمود کے اُسکی پشت پر ہوتا ہی نہایت تیز اسکے سبب سے کوئی مچھلی اسکی ہمسری نہین کر سکتی ہی واضح رہے کہ دریا کے عجائب و غرائب کی انتہا نہین ہی اگر لوگون کو اُسکے یقین اور تسلیم کرنے مین انکار نہوتا تو مین اور بہت کچھ بیان کرتا اسی سبب سے ترک بیان مفرط مناسب ہی انشاء اللہ جا بجا فوران مشہور آبی کا ذکر کیا جاویگا **بحر فارس** یہ دریاے ہند کا ایک

شبہ ہو اور یہ دریا بہت مبارک ہی طوفان وغیرہ کے بہ نسبت اور دریاؤن کے اسمین بہت کم صدمے ہین
محمد بن زکریا لکھتا ہو کہ عبد الغفار شامی سے لوگون نے دریا کے جوار بھاٹے کا سوال کیا اُسنے جواب دیا کہ
دریاے اعظم مین جوار بھاٹا نہین ہوتا مگر دو مرتبہ سال بھر مین ایک مرتبہ بڑھتا ہو یا پانی نصف شرقی مین
طرف شمال کے چھ مہینے تک پس جسوقت کہ بڑھاؤ ہوتا ہو توچین مین پانی کی کثرت ہوتی ہو اور کمی
ہو جاتی ہی مغرب مین اور ایک مرتبہ بڑھاؤ زمستان مین ہوتا ہی مغرب سے جنوب کی جانب چھ
مہینے تک اور اُسوقت پانی کا زور مغربی دریاؤن مین ہوا کرتا ہو اور مشرقی دریاؤن سے
کم ہو جاتا ہو لیکن بحر فارس کے مد وجزر کا مدار قمر کے طلوع پر ہو اور اسی طرح پر کیفیت
دریاے ہند وچین اور دریاے طرابزند کی ہو کہ جب قمران دریاؤن مین سے کسی کی افق
ہوتا ہو تو اُس دریا کا مد شروع ہو جاتا ہو جب قمر وسط السما پر جاتا ہو اُسوقت اسکا مد پورا
ہوتا ہو اور جب وہان سے نیچے کی طرف مائل ہوا تو دریا مین بھی گھٹاؤ ہونا شروع ہوتا ہو
یہان تک کہ جب قمر اُس دریا کے مغربی افق مین پہونچا تو بالکل گھٹاؤ ہوتا ہو اور جب قمر افق
مغرب کی طرف جاتا ہو اُسوقت پھر ابتداے مد کی ہوتی ہو اُسوقت تک کہ قمر زیر زمین
جاے لیکن اُسوقت کا مد ضعیف ہوتا ہو بہ نسبت اوّل کے اور جب زیر زمین گیا اُسوقت
دریاؤن مین گھٹاؤ ہونا شروع ہوتا ہو تا آنکہ جب پھر قمر افق شرقی سطح اُس دریا پر پہونچا
اُسوقت پھر از سر نو ابتدا ہوتی ہو اور نیز عبد الغفار شامی کہتا ہو کہ سوا اُسکے اور بھی ایک
قسم کا گھٹاؤ بڑھاؤ نور قمر کے تنزل و ترقی پر ہوا کرتا ہو یعنے جب مہینا شروع ہوا تو جون جون
چاند کی ترقی ہوتی ہو دریا بھی امنڈتا چلا آتا ہو اور جب تنزل کا آغاز ہوا تو دریا مین بھی کمی آنے لگی
ابن الفقیہ نے لکھا ہو کہ دریاے فارس مین تموج بکثرت ہو اور اُسوقت سفر کرنا ذرا کام رکھتا ہو
اور جب دریاے فارس مین سکون ہوتا ہو تو دریاے ہند مین تموج شروع ہوتا ہو دریاے
فارس مین سختی اُسوقت شروع ہوجاتی ہو جب کہ برج سنبلہ مین آفتاب آجاتا ہو اور نقطہ
استواے خریفی سے قریب ہو جاتا ہو اور جب تک کہ آفتاب برج حوت مین نہ پہونچے
دریاے فارس مین تیزی رہتی ہو اور سخت ترین اوقات تندی اِس دریا کا وہ وقت ہو جب کہ آفتاب
آخر برج قوس مین ہوتا ہو پس جب آفتاب نقطۂ اعتدال ربیعی سے یعنے اوّل حمل کہ عبارت نوروز
سلطانی سے ہو قریب ہو جاتا ہو تو اُسمین جوش کم ہو جاتا ہو اور ٹھہراؤ آجاتا ہو اِس دریا کے سکون کا
بہتر اور عمدہ وقت وہ ہو کہ جب آفتاب برج جوزا مین آجاتا ہو ابو عبد اللہ جیہنی نے کہا ہو کہ

خداوند تعالیٰ نے دریاے فارس کو مد و جزر کے ساتھ خصوصیت بخشی ہی کیونکہ اِس دریا کا عمق ستر ذراع یا اسّی گز ہی اِس دریا مین اور اسکے گھرون مین عقیق اور یاقوت اور سونے اور چاندی اور لوہے اور تانبے کی کانین بھی ہین اور طرح طرح کی خوشبودار اشیا بھی پیدا ہوتی ہین اِس دریا مین جو بھنور اُٹھتا ہی تو اُسکے صدمہ سے ہرگز کشتیان سلامت نہین نکل سکتین ہان کچھ خدا ہی فضل کرے تو بیڑا پار ہو۔ اِس دریا مین عجیب و غریب جانور یا شکل ہاے عجیب ہین جنکا بیان انشاء اللہ عنقریب کیا جاتا ہی **فصل دربیان جزائر دریاے فارس** اِس دریا کے جزیرے اکثر آباد ہین سوداگرون کی بھی آمد و رفت ہوتی ہی اِن جزیرون مین مثل جزائر قیس و حرمز و برخت و لارک و خضب اور اندرادی وغیرہ کے اکثر آباد اور تجارت گاہ جزیرے ہین اگر اِنکا مفصل ذکر کیا جاوے تو کتاب مطول ہوتی ہی غرض منجملہ اُنکے جزیرہ خارک نام ہی حضرت امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کا مزار اِسی جزیرے مین ہی کہتے ہین کہ اِسی جزیرہ مین موتی بھی نکالا جاتا ہی بلکہ وہ موتی پایا جاتا ہی جسکو دُرِ یتیم کہتے ہین یہ بھی قول ہی کہ سواے اُن دریاؤن کے جنکا اتصال اِس دریا سے ہی اور جگہ صدف پیدا نہین ہوتی ہی جب ربیع کا موسم آتا ہی اور تند تند آندھیان چلتی ہین دریا موج کرتا ہی تب دریاے اوقیانوس سے رشاشہ یعنے چھینٹین اُڑنی شروع ہوتی ہین اور اُن چھینٹون کے قطرات لزوجت آمیز ہوتے ہین اور دستور یہ ہی کہ جو رشاشہ صدف مین گرتے ہین تو وہ موتی ہوتے ہین اور صدف اُن رشاشون کو نطفہ کے مانند رحم مین قبول کرتی ہی کبھی تو ایسا ہوتا ہی کہ بہت عمدہ گوہر غلطان حاصل ہوتے ہین اور کبھی ریزہ ریزہ چھوٹے چھوٹے قاعدہ ہی کہ جسوقت صدف کے منھ تک یہ رشاشہ پہونچتے ہین تو اُسکو بطور لقمہ کے معلوم ہوتے ہین بعد اُسکے صدف بروقت چلنے نسیم شمال کے وقت طلوع یا غروب آفتاب کے دریا کنارہ آتی ہی اور دوپہر کو بسبب حرارت آفتاب کے کنارہ پر نہین آتی ہی اور ہواخوری کو اپنا منھ وا کرتی ہی پس بادِ شمال کے اثر سے وہ رشاشہ جو اُسکے پیٹ مین ہوتے ہین منعقد ہوکر مروارید ہوجاتے ہین اور اگر صدف کا شکم آب شیرین سے پر ہوتا ہی تو اُسکا موتی صفائی اور زیبائش اور حسن و شکل مین اچھا ہوتا ہی اور اگر کسی قدر بھی آب شور مختلط ہوا تو کچھ نہ کچھ رنگ روپ مین ضرور فرق اور تغیر ہوجاتا ہی یا زرد یا تیرہ رنگ ہوتا ہی جسوقت صدف کے شکم مین رشاشہ منعقد ہوکر در ہوجاتا ہی تو صدف

درمیان زمین بچھڑ کے جاتی ہی اور اپنے تئین اُس مقام پر پتھرون سے چسپان کرتی ہی پس جب لوگ وہان پر صدف کو پاتے ہین تو بہت خوش ہوتے ہین اور غواص لوگ غوطہ لگا لگا کر بڑے زور و طاقت سے صدف کو پتھرون سے علٰحدہ کرتے ہین کیونکہ صدف اسقدر سخت پتھرون سے چسپان ہوتی ہی گویا کہ جزو سنگ ہو جاتی ہی پس جو صدف کہ بعد منعقد ہونے موتی کے جلد نکالی جاتی ہی تو اُسکا موتی عمدہ اور لطیف ہوتا ہی اور جو عرصہ کے بعد دستیاب ہوتی ہی تو اسکا موتی بدرنگ ہوتا ہی ازانجملہ ایک جزیرہ حوالی جاشک نام جزیرۂ قیس کے نزدیک ہی یہان کے باشندے لوگ دریائی لڑائی مین جلدباز اور طوفان کی شدت مین صابر ہین اور ناؤ چلانے اور دریائی امورات سے بخوبی واقف اور اس فن کے بڑے اُستاد ہین شہر قیس کے باشندے کہتے ہین کہ بعض گذشتہ بادشاہون نے جہازون پر لونڈیان سوار کرکے بطور ہدیہ کے اُدھر کو روانہ کین اتفاقًا انکی کشتیان اس جزیرہ جاشک مین وارد ہوئین اور لونڈیان سیر و تفریح کے واسطے جہاز سے اُترکر اِدھر اُدھر چہل قدمی کرنے لگین اسی عرصہ مین جنات اِن لونڈیون کو لیگئے اور اُننے صحبت داری کی اُنسے یہ قوم پیدا ہوئی اسی سبب سے ان لوگون مین تیزی اور جوانمردی ایسی ہی کہ اورون مین نہین ہی اور کہتے ہین کہ یہ لوگ لڑائی مین اسقدر شتاب روی کرتے ہین جیسے کوئی خشکی مین چلتا ہی ازانجملہ ایک جزیرہ کیلہ دلاوری ہی اور تیر مینار شکم یہ جزیرہ دریاے فارس مین سے ہی اس جزیرہ سے عنبر اشہب اور سیاہ نکلتا ہی اکثر مردمان سیاح کی زبانی سنا گیا ہی کہ عنبر اس جزیرہ کے دریا کے قعر مین ہوتا ہی جیساکہ بعض اراضی مین قطران ہوتا ہی اور یہ عنبر سفید و سیاہ ہوتا ہی جب دریا مین نہایت زور و شور سے تموج اور بڑھاؤ ہوتا ہی اُسوقت پتھر وغیرہ باہر خشکی مین آگرتے ہین اُسی مین عنبر بھی چسپان ہوتا ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بڑے قسم کی مچھلی عنبر کو کھا جاتی ہی اور فورًا مر جاتی ہی

فصل در ذکر حیوانات عجیبہ

اس دریا مین منجملہ دیگر حیوانات عجیبہ کے ایک قسم کی مچھلی ہی جو بعد موقوف ہونے جوار بھاٹے کے سطح آب پر ظاہر ہوتی ہی ابو ریحان خوارزمی نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ اس مچھلی کو آثار باقیہ کہتے ہین لکھا ہی کہ کانون ثانی کی تیرھوین تاریخ کو دریا مین جنبش ہونی شروع ہوتی ہی اور فارس اور اسکندریہ کی طرف پانی رجوع کرتا ہی اور یہ حال چندروز

مقررہ تک رہا کرتا ہی پس اُسکی ہوا مکدر ہو جاتی ہی اور تاریکی زیادہ ہو جاتی ہی پس اِن دنون مین جہاز اور کشتیان لنگر گاہ مین باندھ رکھتے ہین لکھا ہی کہ ایسی ایک قسم کی ہوا ہی جو اِس دریا کے قعر مین پہونچ کر دریا کو جوش مین لاتی ہی اور دلالت کرتا ہی اِس دریا کے اضطراب پر ایک قسم کی ماہی کا ظہور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک روز قبل اِس تموج اور یورش کے وہ مچھلی ظاہر ہوتی ہی منجملہ اُنکے استور اور خراف اور پرستوج کہ یہ نام مچھلیون کے ہین ہر سال مین بوقت مقررہ سطح آب پر آتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ چند روز تک قائم بھی رہتی ہین اور ساکنان بصرہ اُنکی آمد اور واپسی کے ایام کو پہچانتے ہین - جاحظ کا اعتقاد کہ بصرہ کے دجلہ مین قعر دریا سے قسم قسم کی مچھلیان باہر آتی ہین مانند پرستوج اور خراف اور استور وغیرہ کے اور وجہ یہ ہی کہ جب مچھلیان آب شور پیتے پیتے عاجز آتی ہین تو اِس دریا مین آب شیرین پینے کو بطور تبدیل ذائقہ آتی ہین مانند اونٹ کے کہ جب وہ خلہ کھاتے کھاتے عاجز ہوتا ہی تو خواہش کرتا ہی طرف کھانے حمض کے خلہ ایک قسم کی شیرین گھانس ہی جسکو اونٹ خورش کرتا ہی حمض ایک قسم کا چارہ ہی شور اور اقسام نباتات سے زیادہ تلخ ہی مانند رمث اور اثل اور طرفا کے عرب کہتے ہین کہ لذت کے واسطے خلہ مانند نان کے ہی اور حمض بجاے میوہ کے پس جیسا کہ اونٹ خلہ کھاتے کھاتے تنگ ہو کر حمض کی طرف راغب ہوتا ہی اِس طور پر مچھلیان بھی جب آب شور سے گھبرا جاتی ہین آب شیرین پر مائل ہوتی ہین پس گویا آب شور اِن مچھلیون کے حق مین بجاے روٹی کے ہی اور آب شیرین بجاے میوہ کے بصری لوگون کا بیان ہی کہ اِس قسم کی مچھلیان سال مین دو مرتبہ بصرہ مین آتی ہین اور جب دو ماہ گذرے تو اوّل کی آئی ہوئی مچھلیان واپس ہوتی ہین اور اُنکی عوض مین دوسرے قسم کی آتی ہین منجملہ اُنکے ایک قسم پرستوج کی ہی جو بلاد زنج کی جانب سے آتی ہی اور دجلہ کے آب شیرین پر مائل ہوتی ہی زنگ کے باشندے اِس مچھلی کو بخوبی پہچانتے ہین کہتے ہین کہ ماہی گیر لوگ اور کسی مچھلی کا شکار درمیان بصرہ اور زنگ کے نہین کھیلتے ہین سواے ماہی پرستوج کے دریائی لوگ کہتے ہین کہ جسوقت ماہی پرستوج بصرہ مین آتی ہی تو پھر زنگ مین اِس قسم کی مچھلی کا نشان تک نہین ملتا ہی اور اِسی طور پر جب بصرہ سے زنگ کو روانہ ہوتی ہی تو بصرہ مین نام تک کو اِس مچھلی کا نشان نہین رہتا ہی از انجملہ ایک قسم کو سنج نام مچھلی ہوتی ہی یہ مچھلی پانی مین

اِسطرح شکار کرتی ہی جیسا کہ شیر جنگل مین شکار کرتا ہی حیوانات کو اپنے دانتون سے ایسا کاٹتی ہی جیسا کہ کسی پہلوان کے ہاتھ سے شمشیر کا وار ہو اور طول قامت اسکا ایکسا دو گز کا ہوتا ہی اسکے دانت آدمی کے دانتون کے مانند ہوتے ہین اور اس مچھلی سے تمام قسم کی مچھلیان بھاگتی ہین اگر کہین ماہی بزرگ کو پا جاتی ہی تو پارہ پارہ کر ڈالتی ہی اور اگر کہین انسان کو پا جاتی ہی تو اسکو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہی یہ مچھلی سخت بلا ہی اور اس دریا مین یہ مچھلی اسطرح ہی جیسے دریائے نیل مین گھڑیال بلائے عظیم ہی اور کسی وقت مقررہ مین دجلہ بصرہ مین اس مچھلی کی بڑی کثرت ہو جاتی ہی اور مچھلیون کی قسم مین سے رتیان و دہی و ذق و زال اور کو برج بھی ہین اور ان ہر قسم کی مچھلیون کی آمد کے موسم اور وقت مقرر ہین اور لوگ اُس وقت پر انکا انتظار کھینچا کرتے ہین منجملہ انکے ایک قسم حیوان تنین نام ہی جسکو مارکشتہ ہین اور یہ کوسج سے بھی بد تر ہی اس جانور کے دانت درندون کے مانند ہوتے ہین قد و قامت مین مثل درخت خرما کے ہوتا ہی اور دونون آنکھین اسکی سرخ مثل خون کے ہوتی ہین اور نہایت زشت رو کریہ المنظر ہوتا ہی جملہ دریائی جانور اس ظالم سے بھاگتے ہین اسکی صورت یہ ہی
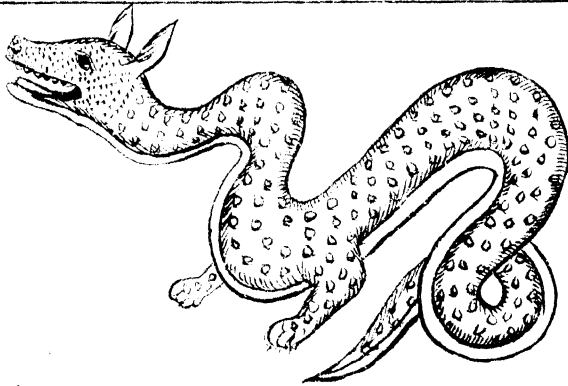
منجملہ انکے ایک قسم کی مچھلی سبز رنگ ایک گز سے زیادہ طویل ہوتی ہی اور اسکی خرطوم ایک گز سے کچھ کم اور مانند آرہ کے ہوتی ہی یہ مچھلی اپنی خرطوم سے حیوانات کو زخمی کرتی ہی راقم عجائب المخلوقات نے ایک جزیرہ مین اس مچھلی کو دیکھا ہی اور شکاری لوگ اسکا شکار کھیلتے ہین اور پکا کر بازارون مین فروخت کرتے ہین۔ صورت اسکی یہ ہی
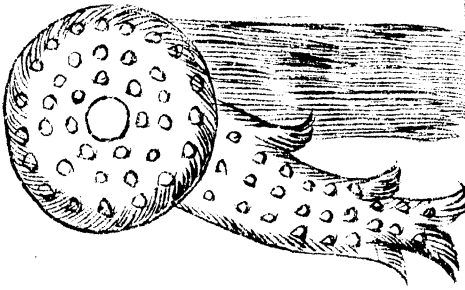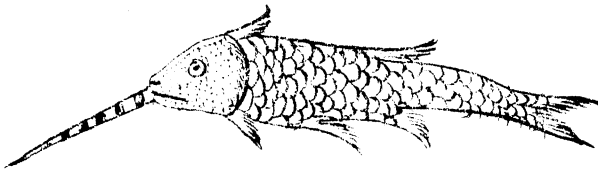
ازانجملہ ایک قسم کی مچھلی مار وند ڈھال
کی صورت پر ہوتی ہی دم اُسکی تین گز
سے زیادہ ہوتی ہی گویا اُسکی دم سانپ
کی صورت ہی اُسکی دم کے درمیان
مین ایک خار سرخ رنگ مثل عقیق کے
ہوتا ہی اور اس مچھلی کے تمام جسم پر
نقطہ ہاے سیاہ و سفید ہوتے ہین
اور اُسکی دو ناکین پشت پر ہوتی ہین
اور نیچے اُسکا ریشہ مثل اُسکے ہوتا ہی اور مانند عورت کے اس جانور کے فرج بھی ہوتی ہی صورت اُسکی یہ ہی

اب ہم اختتام عجائب اس دریا مین وہ قصہ بیان کرتے ہین جو مصنف تحفۃ الغرائب نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ مجھسے ایک مرد اصفہانی نے بیان کیا کہ مین قرضدار تھا اور عیال و اطفال کی خبرگیری کے سبب سے نہایت مین عاجز تھا آخرکار ترک وطن اختیار کیا اور دنیا مین گھومتے گھومتے دریا کے سفر مین پانون رکھا آخرکار ہماری کشتی ایک بڑے بھنور مین جا پھنسی جسکو دردورہ کہتے ہین اور یہ دردورہ دریاے فارس مین بہت مشہور ہی پس معلم نے کہا کہ یہ دردور بلاے عظیم ہی اس سے ناؤ کی خلاصی دشوار ہی آخر لوگون نے معلم سے کہا کہ ای ناخدا براے خدا اگر کوئی سبیل رہائی کی جانتا ہو تو بیان کر کہ ہم سب لوگ معرض ہلاکت مین اسیر ہین معلم نے کہا ہان اگر ایک شخص ایسا ذی ہمت ہو کہ اپنی جان اور لوگون کے واسطے فدا کرنے کو تیار ہو تو البتہ کوئی تدبیر نکالی جاوے پس مین نے اپنی رضامندی ظاہر کی اور معلم سے کہا کہ تیری کیا راے ہی معلم نے کہا کہ اس جزیرہ مین جو کہ اس دردور کے قریب ہی اور تین دن کی راہ کی مسافت رکھتا ہی وہان جاکر ڈھول بجانا شروع کر اور رات دن مین کبھی توقف نہ کرنا غرضکہ معلم نے مجکو

چند روز کے واسطے آب و دانہ عطا کیا اور مین نے اُس جزیرہ مین جاکر دہل زنی اختیار کی پس دیکھا مین نے کہ جہاز کو جنبش ہوئی اور چل نکلا یہان تک کہ جاتے جاتے ہماری نظر سے اوجھل ہوگیا پس اُسوقت مجھپر تردد غالب ہوگیا ناگاہ مجکو ایک بڑا درخت عظیم الشان نظر آیا کہ تمام عمر مین نے اتنا عظیم درخت نہ دیکھا تھا اُس درخت کی چوٹی مانند تخت کے چوڑی تھی جسوقت آفتاب غروب ہوا کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرغ قوی ہیکل سفید رنگ اُس درخت پر آبیٹھا اُسکی ہیبت سے مین نہایت خوفناک ہوا اور وہان سے دور تر جاکر بیٹھا اِسی تردد مین صبح ہوئی اور وہ مرغ گرم پرواز ہوا دوسرے روز شام کو جب وہ مرغ پھر آیا مین اپنی زندگی ہاتھ دھوکر سامنے اُسکے جا کھڑا ہوا مگر اُسنے کچھ توجہ نہ فرمائی اور صبح کو اُڑ گیا جب پھر تیسری شب کو وہ مرغ آیا مین پھر اُسکے پاس گیا اور دل کڑا کیے ہوے بیٹھا رہا جب دم سحر اُس مرغ نے پرواز کے واسطے بال پکھوڑے مین نے اُسکی ٹانگ پکڑ لی اور وہ مرغ اُڑا اور اسقدر بلند ہوا کہ مجکو تمام روے زمین ایک حوض آب کے برابر معلوم ہونے لگی اُسوقت مجھپر نہایت اضطراب طاری تھا اور مارے خوف کے اُسکی ٹانگ میرے ہاتھ سے چھوٹی جاتی تھی ناگاہ آبادی اور عمارات کے آثار نمودار ہوے اور وہ مرغ اُدھر کو مائل ہوا اور نزد زمین پہ پہونچا اور مجکو زمین پر اُتار کے پھر پرواز کر گیا لوگون نے مجکو دیکھ کر تعجب کیا اور مجھے اپنے بادشاہ کے روبرو لے گیے بادشاہ نے ایک شخص سے جو ہماری زبان سمجھتا تھا حکم دیا کہ اِسکا حال دریافت کرے جب اُسنے پوچھا تو مین نے اپنی سرگذشت بیان کردی وہ میرے حالات سُنکر خوش ہوا اور زر و مال عطا فرمایا اور حسب منشاء بادشاہ مذکور کے چندے وہان مقیم رہا تا آنکہ میرا جہاز مع یاران جدا شدہ کے آپہونچا اور مجھسے کیفیت پوچھی مین نے سارا ماجرا بیان کردیا - صورت مرغ کی یہ ہی
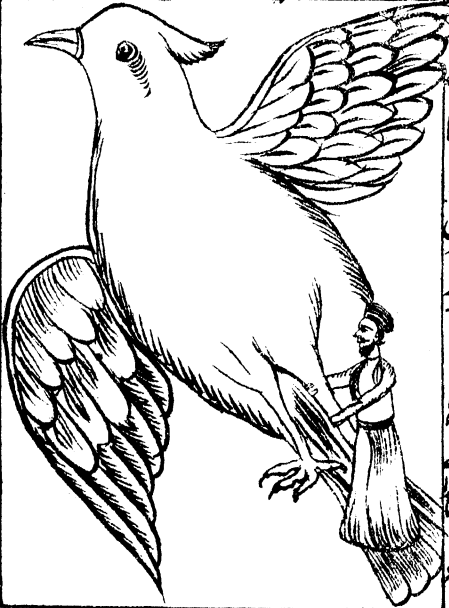
دریاے قلزم بھی دریاے ہند کا شعبہ ہی اسکے جنوبی کنارون کے شہر ولایت بربر
اور حبش ہی اور شرقی کنارہ پر اسکے عرب کے شہر ہین اور غربی کنارہ پر اسکے بلاد مصر ہی
قلزم ایک شہر کا نام ہی جو اس دریا کے کنارہ پہ واقع ہی اور یہی وجہ ہی کہ اس دریا کا
بھی نام قلزم رکھا گیا اور اسکا عجائبات اور مد و جزر مثل دریاے ہند کے ہی اسلیے دوبارہ
اسکا ذکر نہین کیا یہ وہی دریا ہی جسمین حضرت حق سبحانہ تعالی نے فرعون کو غرق فرمایا تھا
کہتے ہین کہ اس دریا اور یمن کے درمیان مین ایک پہاڑ ہی اور اسی پہاڑ کی وجہ سے اس دریا کی
طغیانی سے شہر یمن کو ضرر نہین پہونچتا ہی بعض بادشاہون نے اسکے پانی لیجانے کے واسطے
اس پہاڑ مین شگاف کراے تھے مگر پانی نے اسقدر زور کیا کہ اکثر لوگ یمن کے ہلاک ہو گئے
اور یہ دریا یمن اور جدہ و حجاز و تبع اور مدین مسکن شعیب علیہ السلام مین ہو کر گذرا ہی اور
درمیان دریاے ہند اور فارس اور زنگ کے واقع ہی **فصل بیان جزائر مین** اس
دریا کے جزیرے اکثر خراب ہین اور سوداگرون کی آمد و رفت ادھر کو نہین ہوتی ہی اور نہ دنیا مین
مشہور ہین ایک جزیرہ اسکا نزدیک آلہ کے ہی جہان کسی قدر آبادی ہی مگر وہان کے
باشندے بالکل مفلس اور کم بخت ہین چنانچہ اس قوم کا نام بنو حسد ہی خوراک ان لوگون
کی فقط مچھلی ہی اور زراعت کسی طرح کی نہین جانتے ہین اور آب شیرین اس جزیرہ مین
نہین ہی اور انکے گھر بود و باش کے ٹوٹی پھوٹی کشتیان اور ڈونگیان ہین جو کوئی ادھر
جا گذرا اس سے آب و طعام کے مستدعی ہوا کرتے ہین اس دریا مین اس جزیرہ کے نزدیک
دو پہاڑون کے درمیان مین ایک بڑے سخت مہلک بھنور کا مقام ہی اور جب ہوا چلتی ہی
تو بھنور دونون طرف منقسم ہو جاتا ہی اور جو کشتی اس درمیان مین پڑ جاتی ہی تو فوراً الٹ جاتی ہی
اور درازی اس جزیرہ کی چھ میل کی ہو گی کہتے ہین کہ خاص اسی مقام پر فرعون
مع لشکر غرق ہوا ہی از انجملہ ایک جزیرہ جساسہ ہی اور یہ جساسہ ایک حیوان ہی
جو دجال کو اخبار پہونچایا کرتا ہی کہتے ہین کہ دجال اسی جزیرہ [illegible] حضرت
فاطمہ بنت قیس کی زبانی بیان کیا ہی کہ بعد نماز عصر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
تشریف لاے اور خطبہ پڑھ کر فرمایا کہ ہم رغبت کے واسطے تم لوگون کو جمع نہین کرتے ہین اور نہ
واسطے خوف دلانے کے بلکہ اسوقت ہم تمکو ایک حدیث سنانے کے واسطے جمع کرتے ہین تمیم داری
نے مجھسے بیان کی ہی اسنے مجھسے کہا کہ ہماری قوم مین سے ایک گروہ بحر قلزم یعنے اس دریا پر پہونچا

ناگاہ ہواے تند آئی اور اُنکی کشتی کو جزیرہ مین ڈال دیا ناگاہ ایک دابہ کو دیکھا اور لوگون نے اُس سے استفسار کیا کہ تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ مین جساسہ ہون اُسوقت اُنھون نے کہا کہ خبر دے ہمین اِس جزیرہ کی اُسوقت اُسنے کہا کہ اگر خبر چاہتے ہو تو اِس جزیرہ مین جاؤ کہ ایک مرد تمھاری ملاقات کا مشتاق ہی آخر یہ لوگ اُسکے پاس گئے اُسنے کہا کہان سے آئے اُنھون نے سب حال اپنا کہا اُسنے کہا دریاے طبریہ کی کیفیت بیان کرو اُنھون نے کہا کہ وہ دریا اپنے جواہرات کے درمیان مین جوش کر رہا ہی اُسنے نخل عمان کی کیفیت دریافت کی اُنھون نے کہا کہ اُسکے پھل اہل عمان کہاتے ہین پھر اُسنے سوال کیا کہ دریاے عامرہ کا کیا حال ہی اُنھون نے جواب دیا کہ اُسکا پانی وہان کے باشندے تصرف مین لاتے ہین پس اُسنے جواب دیا کہ جسوقت دریا خشک ہوگا ہم کل اراضی عامرہ کو اپنے تحت تصرف مین لائینگے سواے مکہ اور مدینہ کے منجملہ پہاڑون کے ایک کوہ مقناطیس ہی اور یہ آہن کو اپنی طرف کھینچتا ہی اسی وجہ سے جو کشتیان اِدھر آتی ہین اُنمین لوہے کی کوئی کیل تک نہین ہوتی ہی

فصل حیوانات خاص اس دریا مین ہین اُنکا بیان کیا جاتا ہی کیونکہ حیوانات جو مشترک ہین اور دریاؤن مین بھی اُنکا ذکر ہوچکا ہی منجملہ اُنکے ایک اِس قسم کی مچھلی ہوتی ہی کہ اُسکی دم کے طمانچہ سے کشتیان غرق ہوجاتی ہین یہ مچھلی خوشبو گُند کی ہوا کرتی ہی اور اُسکے بدن پر نقش ونگار ہوتے ہین صورت اُسکی یہ ہی
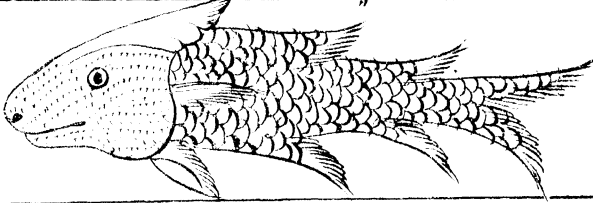
ازانجملہ ایک مچھلی ہی جسکا شکار کھیلتے ہین اور اُسکو سکھالا کر رکھ چھوڑتے ہین اور وہ مچھلی خشک ہوکر مانند روئی کے گالے کے ہوجاتی ہی اور اُس سے وہ دھاگا بنا کر کپڑا نہایت بیش بہا تیار کرتے ہین اور نام اس کپڑے کا ثوب سکی ہی صورت یہ ہی
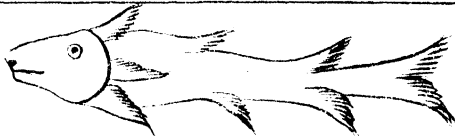
ازانجملہ ایک مچھلی گز بھر کی دراز ہوتی ہی اور اُسکا چہرہ مثل الو کے ہوتا ہی صورت یہ ہی

ایک مچھلی بیس گز کی طول ہوتی ہی اور اُسکے پیٹ مین ہزار بیضہ ہوتے ہین اور ایک مچھلی اور ہوتی ہی کہ صورت اُسکی مثل گاے کے ہوتی ہی اور بچہ دیتی ہی اور دودہ دیتی ہی۔

بحر زنگ یہ دریا بعینہ گویا دریاے ہند ہی اس دریا کی نسبت زنگ کا ملک جنوباً سہیل کے نیچے واقع ہی جو شخص اس دریا مین سوار ہوتا ہی وہ قطب جنوبی دیکھتا ہی اور سہیل کو بھی بخوبی مشاہدہ کرتا ہی اور قطب شمالی ہرگز نہین دکھلائی دیتا ہی اس دریا کے کنارے بربر کے شہر واقع ہین اور یہان حبشیون کی قوم رہتی ہی اس دریا کی نہایت دریاے محیط مین ملی ہوئی ہی اس دریا کی موجین بہت سخت اور بڑی مثل پہاڑ کے ہوتی ہین اور اسکی موجین خلاف دیگر دریاؤن کے کبھی کم نہین ہوتی ہین اور اس دریا مین کبھی کبھی پہاڑ اُٹھتا ہی موج اور شورش اسکی موج کا ایسا ہی کہ العظمۃ للّٰہ اس دریا مین اکثر جزیرہ بہت بڑے واقع ہین اور درخت بہت ہین مگر ثمردار کوئی درخت نہین ہوتا ہی اور آبنوس صندل وساج وقنا کے درخت بہت ہین اور اس دریا کے کنارہ سے عنبر حاصل ہوتا ہی

فصل اس دریا کے جزائر کے بیان مین منجملہ ان جزائر کے ایک جزیرہ محرقہ ہی اور یہ بہت بڑا جزیرہ ہی اور یہ جزیرہ ایسے مقام پر ہی کہ لوگ بہت کم اُدھر جاتے ہین بعض تاجرون کی زبانی سُنا ہی کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کشتی پر سوار ہوے اور ہماری کشتی تباہ ہوکے اس جزیرہ مین پہونچی اور یہان ہمنے خلق کی بہت کثرت دیکھی الغرض ہم اس جزیرہ مین اُترے اور چند زمانہ ہم وہان رہے اور وہان کے لوگون کی زبان سیکھی اور سب سے ملاقات حاصل کی ایک رات دیکھا کہ وہ لوگ تمام جمع ہوکر اس ستارہ کو دیکھ رہے ہین جو اُنکے جزیرہ مین طلوع کرتا ہی پس دیکھتے ہی اس ستارہ کے سبھون نے گریہ وزاری شروع کی ہمنے اُنسے دریافت کیا کہ یہ کیا باعث ہی کہا جب یہ ستارہ تیس برس بعد طلوع کرتا ہی تو اس جزیرہ مین جو کچھ اشیا ہوتی ہین

وہ سب جلکر راکھ ہو جاتی ہین یہ کہکر کشتیان تیار کین اور جو کچھ قابل لے چلنے کے سبک چیزین
تھین اور اُسکا بوجھ ناؤ پر بار ہو سکتا تھا لیکر کشتیون پر رکھا اور خود بھی سب لوگ سوار
ہوکر اور طرف دور چلے گئے بعد گذر جانے میعاد معینہ کے جب وہ لوگ واپس آئے
تو اُس جزیرہ مین جتنا مال و اسباب چھوڑ گئے تھے وہ سب راکھ کا ڈھیر تھا غرض کہ اُن لوگون نے
از سر نو تعمیر مکانات کی اور اپنے کاروبار مین مشغول ہوئے منجملہ اُنکے ایک جزیرہ صوصا ہی یہ
جزیرہ بلاد زنگ سے بہت ملا ہوا ہی اکثر تاجرون کی زبانی سُنا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک شہر
سفید پتھرون کا ہی اور اُس شہر سے آوازین سُنی جاتی ہین مثل آواز صوصا کے صوصا ایک جانور کا
نام ہی اور چونکہ مثل اُسکی آواز کے اُس جزیرہ سے آواز آتی ہی لہذا اس نام سے وہ جزیرہ موسوم
ہوا اور بڑے تعجب کی یہ بات ہی کہ وہان کوئی آدم زاد نہین ہی اکثر جہاز کے لوگ یہان پہونچ کر
آب شیرین نوش فرماتے ہین یہان کا پانی نہایت شیرین ہی اس جزیرہ کی انتہا کسی کو معلوم
نہین ہی مگر اسقدر معلوم ہوتا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک پہاڑ بہت بڑا ہی اور اُسمین سے آوازین
ہیبت ناک آتی ہین کہتے ہین کہ یہ آواز باشندگان اُس جزیرہ کی باعث موت ہوتی ہی
اُس پہاڑ کے اطراف مین ایک سانپ ہی کہ سال بھر مین ایک مرتبہ نکلتا ہی اور شاہان زنگ
بڑے حیلہ و تدبیر سے اُسکو گرفتار کرتے ہین اور سوائے اُنکے خزانہ کے کہین و نہین ملتا ہی
اس سانپ مین بڑی بڑی خاصیتین ہین اول تو یہ ہی کہ اسکی چربی کو جو کوئی بادشاہ اپنے بدن پر
مالش کرے تو اُس بادشاہ کی قوت اور ہیبت زیادہ ہو جاتی ہی اور اُسکا دل ہمیشہ خوش رہتا ہی
اور جو کوئی صاحب مرض سل اُسکے پوست پر بیٹھے سل اُسکی دفع ہو جاتی ہی ہندوستان مین اس سانپ کا
پوست بہت کم شاذ و نادر ہوتا ہی اور گران قیمت سے ہاتھ آتا ہی زنگ کے بادشاہ لوگ بہت سی
تدبیرین اسکے شکار کھیلنے کی کیا کرتے ہین مگر شاذ و نادر کہین ہاتھ آجاتا ہی ایک جزیرہ ایسا ہی جسکے
بارہ مین یعقوب ابن اسحق سراج نے لکھا ہی کہ ایک شخص کو ساکنان روم سے مین نے دیکھا کہ اُسکے
چہرہ پر ناخونون سے نوچنے کے نشان ہین تو مین نے اُس سے دریافت کیا تو اُسنے مجھسے بیان کیا کہ مین کشتی پر
سوار تھا ناگاہ کشتی طوفان مین آئی اور شکست ہوگئی میرا ایک تختہ پر اُسکے رہگیا آخر وہ تختہ موجون کی
تلاطم مین ڈگمگاتا ہوا ایک جزیرہ مین پہونچا وہان ایسے لوگ نظر آئے جنکا قد و قامت ایک گز کا تھا
اور برہنہ تھے پس مجھکو پکڑ کے اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے اشارہ کیا کہ مجھے قید کرین
پس اُن لوگون نے مجھے ایک پنجرہ مین بند کیا مین نے اُس قفس کو توڑ ڈالا اور باہر نکل آیا آخر

اُن لوگون نے پھر مجکو نہین ستایا اور خود مختار کر دیا اور مجھسے اور اُن لوگون سے باہم بہت
خلط ملط ہو گیا ایک روز دیکھا مین نے کہ وہ قوم لڑائی کے واسطے آمادہ ہو رہی ہی پس مین نے
اسکا سبب دریافت کیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارا ایک دشمن آتا ہی اُس سے لڑنے کو
تیاری کرتے ہین پس کچھ دیر نہوئی تھی کہ ایک جماعت غرانیق کی آپہونچی غرانیق ایک قسم کے جنگی
مرغ ہوتے ہین کہ وہ مرغ آکر ان لوگون کو کانا کر دیتے تھے پس جب مین نے ان لوگون کا اضطراب
زیادہ دیکھا تو ایک لاٹھی مین نے اُٹھا کر اُنکو مارنا شروع کیا اور اُنھون نے بھی اپنے پنجون سے مجکو مجروح
کیا یہ نشان میرے منھ پر اکثر وہی ہین آخر مین غالب آیا اور وہ طائر پرواز کر گئے اور اُن لوگون نے میرا احسان
بہت مانا بعد ازان مین نے دو تختہ حاصل کیے اور اُنکو درخت کی شاخون سے مضبوط کر کے بطور
کشتی کے بنایا اور کچھ آب و طعام مثل زاد راہ مہیا کر کے اُسپر سوار ہوا اور روم مین خدا نے مجھے پہونچا دیا
اس حکایت کی تصدیق ارسطاطالیس نے کی ہی اور اپنی کتاب حیوان مین تحریر فرمایا ہی کہ جسوقت آب دریا ے
نیل طغیانی کرتا ہی اُسوقت مرغان غرانیق خراسان سے مصر کے اطراف مین پہونچ کر ان لوگون سے
مقابلہ کرتے ہین جنکا قد ایک گز کا ہوتا ہی ایک جزیرہ سکسار ہی اور اُسکے حالات مین یعقوب بن اسحق سراج
نے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے مجھسے بیان کیا کہ مین ایک کشتی مین سوار ہو کر روانہ ہوا اور
ہوا نے ایسے جزیرہ مین پہونچایا جہان کسی کو رسائی نہ تھی آخر میرے روبرو ایک ایسی جماعت
آدمی جنکے سر مانند کتون کے تھے اور سارا بدن مانند انسان کے تھا تصویر اُنکی یہ ہی
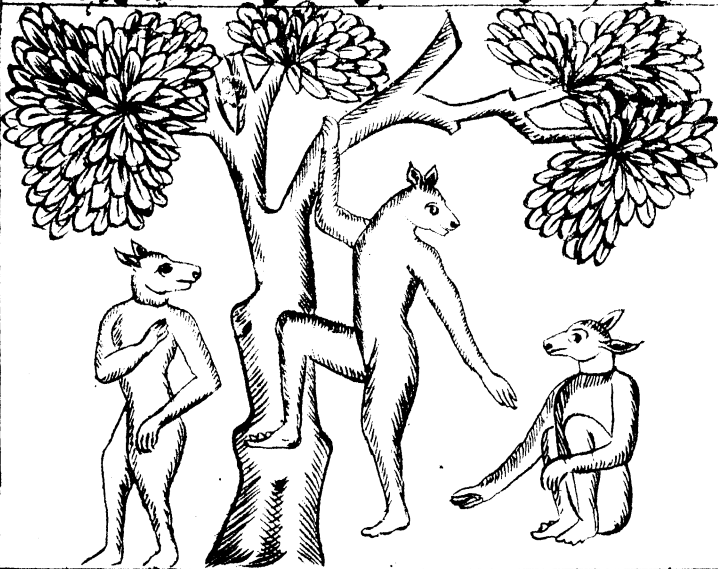
پس یہ جماعت آکر میرے روبرو کھڑی ہوئی اور انہین سے ایک نے نکل کر میرے نزدیک
پہونچ کر بکریون کی طرح ایک لکڑی سے مجھے ہنکایا اور ایک ایسے مکان مین لے گئے جہان
بہت سے انسان قید تھے اور مانند انکے مین بھی جاکر مقید ہوا اب یہ معمول بنا رہا کہ روزمرہ ہمکو جنگلی میوہ
لاکر کھلاتے ہین دوسرے شخص نے جو ہمارے ساتھ قید تھا کہا کہ یہ خورش اسواسطے کھلاتے ہین تاکہ ہم
لوگون مین فربہی آجاوے اور اسوقت باری باری وہ وحشی ہمکو کباب بناکر کھاوین یہ ماجرا سنکر مین نے
کم کھانا شروع کردیا اور میرے دیگر رفقا جو کھا کھا کر فربہ ہوگئے تھے وہ انکی خورش ہوگئے
مین نے چونکہ خورش چھوڑ دی تھی اور اس سبب سے ضعیف ہوگیا تھا مجھے آزادانہ طور پر کھانے
پینے کے واسطے رہا کردیا اور دوسرا شخص جسنے کہ اول مجھے بتلایا تھا وہ بھی انکی خوراک سے بچ رہا
کیونکہ وہ نہایت بیمار ہوگیا تھا ایک دن اس شخص نے مجھسے کہا کہ اس قوم کی ایک روز عید ہوتی ہے
اسوقت یہ لوگ باہر جاتے ہین اور وہان تین روز تک رہتے ہین پس اگر اپنی خلاصی چاہتا ہے
تو ضرور تدبیر کر اور مین بسبب بیماری کے کہین جا نہین سکتا ہون لیکن تجھے معلوم ہو کہ یہ قوم
دوڑنے مین بڑا تیز رو ہوتا ہے اور بو انسان کی یہ لوگ کوسون سے سونگھ لیتے ہین لیکن جو کوئی
درخت کدا کے نیچے پہونچ جاتا ہے وہ پھر امن مین رہتا ہے مگر وہ درخت یہان سے بہت دور ہے
اسی روز مین نے راہ لی اور ایک رات دن برابر دوڑتا رہا اور ان وحشیون نے پیچھا کیا مگر
مجھے درخت کدا کے نیچے دیکھکر اپنا منھ لیکر واپس ہوے سبب مجھے اُنسے نجات ملگئی تو مین اس
جزیرہ مین ادھر ادھر سیر کرنے لگا ناگاہ ایک درخت کو دیکھا مین نے کہ اسپر میوہ جات
بکثرت تھے اور اسکے نیچے خوبصورت بہت لوگ جمع تھے پس مین انکے پاس جا بیٹھا مگر ان
لوگون کی باتین نہ میری سمجھ مین آتی تھین اور نہ میری باتین انکے فہم مین آتی تھین پس اسی حال مین
انہین سے ایک نے اپنا ہاتھ میری گردن پر رکھا اور مجھپر سوار ہوگیا اور اپنے پیرون کو میرے گلے
مین لپیٹ کر اشارہ روانگی کا کیا مین نے چاہا کہ کسی حیلہ سے اسکو گرادون مگر اسنے سخت طمانچہ مارا گویہ
لوگ بصورت انسانی تھے مگر انکی ٹانگون مین ہڈی نہ تھی اس سبب سے وہ چل پھر نہین کرسکتے تھے
پس مجھے اسنے سواری مین پاکر درختون کے تلے سیر کرنا شروع کی اور درختون کے پھل توڑ کر اپنے
یارون کو دیتا تھا اور وہ کھاتے تھے اور ہنستے تھے ناگاہ چند شاخ ہاے درخت اسکی آنکھون مین
لگین جسکے صدمہ سے اسکی دونون آنکھین کور ہوگئین پس مین نے خوشہ انگور کو نچوڑ کر اسے اشارہ
کیا کہ نوش کر پس جسوقت اسنے اس شراب کو پیا مست ہوگیا اور اسکے پیر ڈھیلے ہوے اور مین نے

اسکو گرا دیا اور یہ نشان جو میرے چہرہ پر ہین اسکے ناخونون سے کے ہین کہ اسنے مجھکو طمانچہ مارا تھا صورت یہ ہی

فصل اس دریا کے حیوانات کے بیان مین ایک قسم کی مچھلی منشار نام ہوتی ہی بعض تجار سے سنا ہی کہ ہمنے اسکو مانند ایک پہاڑ کے دیکھا سر سے اور دم تک پشت پر اس مچھلی کے مانند ارہ کے ہوتا ہی سیاہ رنگ مثل آبنوس کے اور ہر ایک خار اسکا دو گز کا معلوم ہوتا ہی اور سر پر اسکے دو ہڈیان ٹھینگا دس گز کی پائی جاتی ہین جنکے وسیلہ سے راست و چپ دریا مین حیوانون کو ایذا رسانی کرتی ہی اور اسکے آنے کی صدا باہر والون کے کان تک پہونچتی ہی اس مچھلی کی ناک سے پانی نکلتا تھا جسکی چھینٹین ہم تک پہونچتی تھین اور جب کوئی جہاز اسکی پشت پر آجاتا ہی فورًا دو ٹکڑے ہوجاتا ہی صورت اسکی یہ ہی
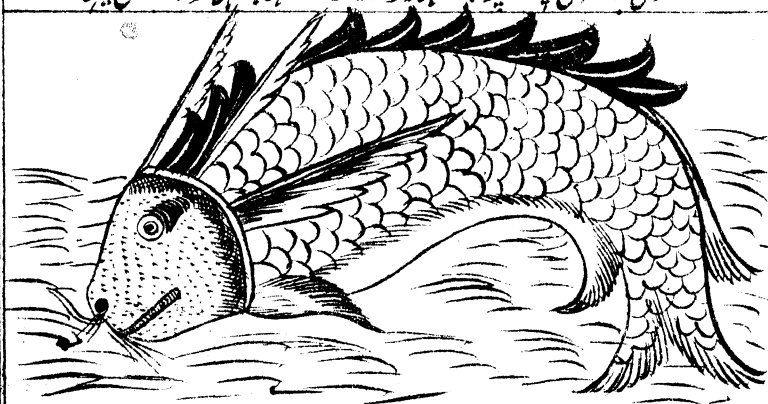
منجملہ اُنکے ایک قسم کی مچھلی بال نام ہو اسکاطول قامت چار سو گز سے پانچ سو گز تک ہوتا ہی اُسکے دونون پر مانند بڑے بڑے بادبان جہاز کے ہوتے ہین اور کبھی اپنا مُنہ پانی سے نکال کر پھونک مارتی ہو اور وہ پانی مسافت تیر کی بلندی تک اُڑتا ہی کشتی جب اُدھر سے نکلتی ہو تو ناؤ والے لوگ نقارہ اور ڈھول بڑے زور شور سے بجاتے ہین تا یہ مچھلی بھاگ جاے اُسکی خورش دیگر اقسام کی مچھلی ہو اور یہ دیگر حیوانات دریائی کے واسطے آفت عظیم ہو جسوقت اس مچھلی کا ظلم حد سے زیادہ جانورون پر ہوتا ہو اُسوقت حق تعالیٰ ایک دوسری قسم کی مچھلی لشک نام کہ جو ایک گز کی ہوتی ہو اسپر مسلط کرتا ہو پس وہ آنکر اس لمبی چوڑی مچھلی کے کان مین جاکر قرار پکڑتی ہو اور وہان اسکا مغز سر کھاتی ہو یہان تک کہ یہ مچھلی خشکی پر آکے اپنا سر زمین پر ٹپک ٹپک کے مرجاتی ہو اور مثل پہاڑ کے معلوم ہوتی ہو صورت اسکی یہ ہو
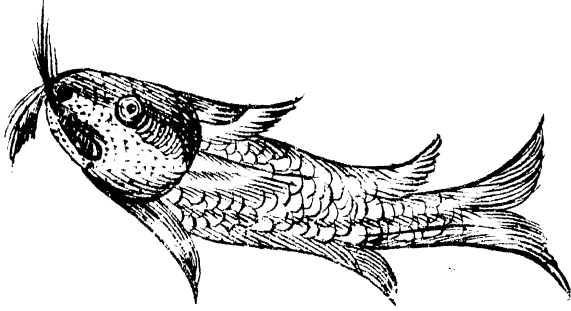
دریائی لوگ ذکر کرتے ہین کہ جسوقت یہ دریا زورون پر آتا ہو اپنے اندر سے عنبر کے ٹکڑے مانند سنگ پارون کے باہر نکالتا ہو پس یہ بال مچھلی اُنکو کھا لیتی ہو اور فوراً مرجاتی ہو بعد مرجانے کے دریا پر پھر آتی ہو اُس گرد نواح کے لوگ جو اسی انتظار مین رہا کرتے ہین جھٹ پٹ دریا مین قلابے اور رسے ڈال کر اُسے نکا لیتے ہین اور اُسکا شکم چاک کرکے عنبر حاصل کرتے ہین اس قسم کے عنبر کو سمکی کہتے ہین الغرض اُسکو ہند اور فارس اور عراق مین لے جاتے ہین

دریاے مغرب یہ دریا بالکل دریاے شام سے متشابہ ہی اور دریاے محیط سے گھوم کر اُترطرف گیا ہی بلاد اندلس تک وہان سے بلاد فرنگ اور قسطنطنیہ ہوکر دکھن کی طرف نکل کر بلاد سلانیک و شبیہ و طنجہ مین پہونچا ہی پھر وہان سے طرابلس و اسکندریہ ہو اطراف ملک شام مین ہوتا ہوا انطاکیہ تک پہونچا ہو اس دریا مین جزیرے بکثرت ہین مانند اندلس و میورقہ و صقلبیہ و اقویطس و قبرس

اور روس کے اخبار مصر کی کتاب مین لکھا ہی کہ بعد ہلاک ہونے فرعون اور اسکے لشکر کے
مصر کی بادشاہت بنی دلوکہ کے بادشاہون کے زیر حکومت آئی یہ لوگ بڑے دغاباز اور مکار تھے
روم نے چاہا کہ اوپر غالب ہوئیں ان لوگون نے حیلہ تیار کیا یعنی دریاے ظلمات سے ایک بڑی نہر
کھودی اور اس نہر نے بسبب طغیانی کی تا اینکہ بڑے بڑے ملک دریا برد ہو گئے پس یہ دریا ہو گیا
اور شام و روم مین آگیا اور درمیان مصر اور روم کے آکر حائل ہوا اور یہ دریا تو بیشک اوپر ہم ذکر
کر چکے ہین پس اس قاعدہ سے دریاے مغرب اور دریاے اسکندریہ اور دریاے شام اور دریاے
روم اور دریاے نیخ اور دریاے قسطنطنیہ جملہ ایک ہو گئے اور مجمع البحرین روم اور مغرب ہی
اسکا عرض تین فرسخ اور طول پچیس فرسخ ہی اور بحر روم قبل اندلس کے ہی اور شرقی بھی اسکے اندلس ہی
رنگ اسکا سبز ہی اور مغربی دریا کا رنگ سیاہ ہی مانند روشنائی کے حتیٰ کہ اگر کوئی اسکا
پانی کسی برتن مین یا ہاتھ مین رکھے تو اسکا رنگ سیاہ معلوم ہوتا ہی باوصفیکہ اسکا
رنگ صاف ہی اور اسکا رنگ مجمع البحرین مین ظاہر ہو جاتا ہی اور ہر روز چار مرتبہ مد و جزر ہوتا ہی
اور دریاے سیاہ وقت طلوع آفتاب کے بڑھتا ہی اور دریاے سبز رو بکمی لاتا ہی اور دریاے
روم مین کہ سبز ہی داخل ہوتا ہی یہ صورت تا زوال آفتاب رہتی ہی بعد زوال کے دریاے
سیاہ مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز سے پانی اسمین آتا ہی یہ صورت غروب آفتاب تک
رہتی ہی پھر دوسری مرتبہ دریاے سیاہ مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز مین مد رہتا ہی نصف
شب تک بعد ازان دریاے سبز مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سیاہ مین مد ہوتا ہی طلوع آفتاب تک

فصل جزائر اس دریا مین ابو حامد اندلسی اپنی اس کتاب مین جو واسطے وزیر ابن ہبیرہ کے
تالیف کی ہی اس جزیرہ کے حالات لکھتا ہی منجملہ اکثر جزیرون کے ایک جزیرہ مجمع البحرین ہی
اس جزیرہ مین ایک پتھر کا منارہ ہی سو گز کا بلند اور اس منارہ پر انسان کی صورت ہی
اس ہیئت پر کہ ایک چادر دست راست سے اوڑھے ہی اور اسکا سیدھا ہاتھ دریاے
سیاہ کی طرف کشیدہ ہی گویا کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہا ہی اور اس بارہ مین بہت کچھ تاویل
اور قول لکھے ہین واللہ اعلم بالصواب اور یہ بھی لکھا ہی کہ دریاے سیاہ مین اطراف اندلس کے ایک
پہاڑ ہی اس پہاڑ پر ایک کنیسہ ہی اور اسپر ایک سنگ خارا کا محل ہی اور وہان پر ایک بڑا قبہ ہی
جسپر ایک زاغ تنہا رہا کرتا ہی اور اس کنیسہ کے مقابل پر ایک مسجد ہی جسکی زیارت کو خلق
دور دور سے آتی ہی اور کہتے ہین کہ اس سرزمین مین جو دعا کیجیے مستجاب ہو اور جو لوگ نصاری

اُس کنیسہ کی زیارت کو آتے ہین یا جو مسلمان کہ اس مسجد کی زیارت کا قصد کرتے ہین پس وہ زاغ
اپنا سر قبہ سے باہر نکالتا ہی اور موافق عدد مسافرون کے آواز کرتا ہی پس مجاوران کنیسہ عدد
مسافرون سے آگاہ ہو جاتے ہین اور اُس کنیسہ سے نکل کر مسافرون کے واسطے طعام خورش
لاتے ہین اور مسافرون کو کھلاتے ہین اور یہ مقام کنیسہ کلاغ کے نام سے مشہور ہی قیسیسون کے
نزدیک ثابت نہین ہی کہ یہ کلاغ کہان سے دانہ کھاتا ہی کیونکہ ہمیشہ اُسی قبہ پر رہتا ہی اور کہین
نہین جاتا ہی ازانجملہ جزیرۂ تونس ہی اور اسکو تنیس بھی کہتے ہین اور یہ جزیرہ بہت بڑا ہی
اور دریاے روم مین واقع ہی اور صحیح یہ ہی کہ دریاے مغرب مین واقع ہی ابو حامد کہتا ہی
کہ اس جزیرہ مین ہر قسم کی مچھلی پیدا ہوتی ہی اور ہر ایک قسم کی مچھلی ایام مقررہ تک رہکر
جب وہ چلی جاتی ہی تو دوسری قسم کی آتی ہی اور یہ اقسام مچھلیون کے ایک سو تیس تک ہین
صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ دریاے روم مین ایک جزیرہ ہی اسمین مختلف اقسام کے
شگوفہ و زنار اور درخت ہین ابو حامد اندلسی نے اپنی سرگذشت مین لکھا ہی کہ دریاے روم مین
ایک جزیرہ خاطرنام دیکھا جہان ایک پہاڑ پر چڑیون کی اسقدر کثرت تھی کہ جسطرح ٹڈی کی ہوتی ہی
اور کثرت فضلہ سے رو دہاں نہین سکتی ہین پس جسوقت وہان کشتی وغیرہ پہونچتی ہین تو لوگ
انکو سنگ و ان کو بے حد و شمار لیجاتے ہین انمین اکثر کو سفید فرہاد رحاملہ ہوتی ہین اور بعض
کو چیک اور بعض متوسط الغرض کہ اس جزیرہ مین بجز چڑیون کے اور کوئی جانور نہین ہی البتہ
اس جزیرہ مین درخت اور سبزہ اور چراگاہ بکثرت ہی میرے نزدیک اگر کل کشتیان جو اس
دریا مین ہون وہان کی چڑیون سے بھر لیجاوین تو بھی چڑیون کی قلت نہو دریائی لوگون نے
کہا ہی کہ قسطنطنیہ کے نزدیک درمیان دریا کے ایک معبد ہی جو پانی سے ہمیشہ بھرا رہتا ہی اور سال
مین ایک روز اسکی زمین پانی سے ظاہر ہوتی ہی اُسطرف کے لوگ آتے ہین اور تحفہ تحائف
اس معبد مین چڑھاتے ہین اور طواف اسکا کرتے ہین عصر کے وقت سے پانی بڑھنا شروع
ہوتا ہی اور خلق خدا اپنی راہ لیتی ہی پس وہ معبد زیر دریا چھپ جاتا ہی اور اُسی روز دوسرے
سال پھر ظاہر ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب **فصل حیوانات عجیبہ اس دریا کے**
بیان مین عبد الرحمن بن ہارون مغربی نے ایک حاکم کی مجلس مین بیان کیا کہ ایک مرتبہ مین نے
کشتی پر سوار ہوکر مغرب کا ارادہ کیا پس جاتے جاتے موضع رطوان نام پر مین پہونچا اور میرے
ہمراہ ایک غلام سقلبی تھا اسکے پاس شست تھی پس اسنے شست کو دریا مین چھوڑا اور اسکے

ذریعہ سے ایک بالشت بھر کی لمبی مچھلی شکار کی اس مچھلی کے داہنے کان مین لا الہ الا اللہ
اور اسکی پشت پر محمد اور گوش چپ مین رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ
مین نے اسوقت جبکہ دریا کا اتار تھا مشاہدہ کیا کہ نشیب دریا مین ایک پہاڑ ہی اسپر نارنج سرخ
اسیار لکھا ہی کہ گویا اسی وقت درخت سے توڑکر لائے ہین پس گمان ہوا مجھکو کہ کسی اہل کشتی کا
گر گیا ہی پس مین نے وہان پہونچکر چاہا کہ اسکو اٹھا لون اسوقت نظر آیا کہ وہ نارنج نہین بلکہ ایک
جانور ہی سخت پتھر سے چمٹا ہوا ہر چند مین نے زور کیا مگر وہ جانور پتھر سے علیحدہ نہوا اسوقت
مین نے چھری سے اسکو کاٹنا چاہا مگر چھری بھی کارگر نہوئی اس جانور کے نہ تو آنکھین تھین سر منھ
اسکا درمیان عروق کے ہی (عروق کے معنے بعض کے نزدیک شاخ ہین) پس راوی نے اسپر
کپڑا لپیٹ کر کھینچا اسوقت اسکے اندر سے ایک لعاب سرخ رنگ لازم برآمد ہوا اور کسی طرح
اپنی جگہ سے اسمین فرق نہ تھا آخر مین نے اسے چھوڑ دیا پس اسنے اپنا منھ کھولا اور سانس لینا
شروع کیا۔ ابو حامد اندلسی نے بیان کیا ہی کہ مین ایکمرتبہ دریاے روم کے کنارے پتھر پر
بیٹھا ہوا شکر کر رہا تھا ناگاہ اس پتھر کے نیچے سے ایک سانپ زرد رنگ نقطہ دار سفید سر
اٹھایا دیکھا مین نے کہ سر اسکا مثل سر خرگوش کے تھا اور دونون آنکھین کشادہ اور فراخ تھین
پس مین نے ایک پتھر مارا مگر موثر نہوا پس وہ سانپ پتھر کے نیچے سے نکل کر دریا مین تیرنے لگا
اور اس سانپ کا سر ایک تھا اور دھڑ پانچ تھے تین گز کا لمبا پس میرے ہمراہیون نے
اسی قسم کے سانپ شکار کیے اور انکا پوست نکالا پیاز سے بھی بڑھکر نہایت لطیف و نازک تھا
اور اسکا گوشت مانند دنبہ بڑہ کے نرم تھا اور کہین خار نہ تھے اور تمام بدن مین ہڈی نہ تھی باوجود
اسکے کسی قسم کا سلاح آہن اسپر اثر نہ کرتا تھا۔ بحریون نے لکھا ہی کہ جسوقت یہ سانپ کسی کشتی پر
آجاتا ہی ناوکے کیتون کو خورش کرتا ہی اس جانور کو خرگوش دریا بھی کہتے ہین اسکی شکل
اور خاصیت حیوانات آبی کے ذیل مین لکھی جاویگی صورت اسکی یہہ ہی

از انجملہ ایک قسم کی مچھلی مسمی بہ شیخ یہودی ہی ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ اسکا چہرہ آدمی کے مانند ہوتا ہی اور ڈاڑھی بھی رکھتی ہی اُسکے بدن مین گوسالہ کے برابر طاقت ہوتی ہی یہ جانور مانند مینڈھک کے ہوتا ہی اس مچھلی کو شیخ یہودی کہتے ہین کہ یہ جانور شب شنبہ کو دریا سے باہر خشکی مین آتا ہی اور جبتک کہ اتوار کی رات کو آفتاب غروب نہین ہوجاتا ہی یہ برابر جنگل مین بے خور و نوش رہتا ہی اگر اس روز اس جانور کو ماریں پاکاٹین کسی طرح مرتا نہین ہی پس جسوقت کہ اتوار کی رات کو آفتاب نے غروب کیا یہ جانور مانند مینڈھک کے کود کر دریا مین جا رہتا ہی کہتے ہین کہ اسکا پوست نقرس پر باندھنا مفید ہی اور اسکا درد اُسی وقت دفع ہوتا ہی صورت اُسکی یہ ہی
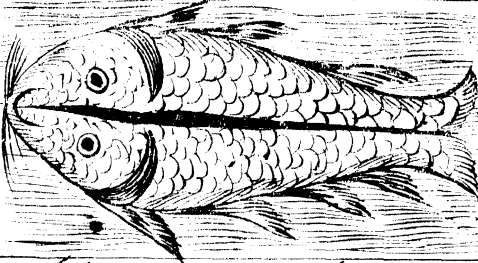
ابو حامد اندلسی کی روایت ہی کہ مین نے ایک قسم کی مچھلی دوگز کی دیکھی جسکا بدن مربع تھا اور دونون انکھین ظاہر العقد تھین مگر اُسکے سر اور دہن کا پتا نہ ملا اور نہ یہ جانا گیا کہ غذا کس طرف سے کھاتی ہی ایک قسم کی مچھلی استر نام ہی ابو حامد نے کہا ہی کہ مین نے مجمع البحرین مین ایک قسم کی مچھلی دیکھی جو مانند پہاڑ کے تھی اور چلا چلا کے روتی تھی اور اسکے مانند آواز پریشان اور ہولناک رونے کی مدۃ العمر مین نے نہین سُنی تھی اور اُسکے سننے سے ایسا ہول آتا تھا کہ کلیجہ شق ہوا جاتا تھا پس اُسکی حرکت سے دریا جوش مین آیا اور متموج ہونے لگا مجھے خوف آیا کہ مبادا ڈوب نہ جاؤن دریائیون نے کہا ہی کہ یہ وہ مچھلی ہی جسکو استر کہتے ہین ایک کلان قسم کی اور مچھلی ہوتی ہی جو اس مچھلی کے کھانے کے لیے اسکے پیچھے دوڑتی ہی اور یہ اُسکے ڈر سے بھاگتی ہی اور چلا چلا کے روتی ہی پس یہ بھاگ کے دریاے مجمع البحرین مین آکر پناہ لیتی ہی اور وہ مچھلی بوجہ اپنی کلانی کے دریاے مجمع البحرین مین نہین سما سکتی ہی اور واپس ہوجاتی ہی صورت اُسکی یہ ہی
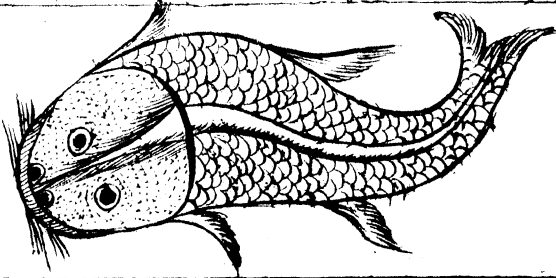
ازانجملہ ایک قسم کی مچھلی کا نام موسیٰ اور یوشع ہی ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ مین نے ایک مچھلی نزدیک
شہر سبا کے دیکھی اس مچھلی کی نسل اُس ماہی بریان سے ہی جسکو موسیٰ و یوشع علیہما السلام نے نصف
کھایا تھا اور حق تعالیٰ نے نصف باقیماندہ کو زندہ کیا تھا اور اسی کی طرف قرآن مین اشارہ ہی فاتخذ
سبیلہ فی البحر سربا اور اسکی نسل اب تک اس مقام پر ہی اس مچھلی کی درازی ایک گز اور چوڑائی ایک
بالشت کی ہی ایک طرف اسکے کانٹے اور ہڈیان ہوتی ہین اور اُسپر باریک پوست ہی کہ ہڈیان
اُسکی منتشر نہو جائین اور ایک
آنکھ اور آدھا سر ہی جو شخص دوسری
طرف سے دیکھے تو ایک لوتھڑا
گوشت کا سمجھے اور معلوم ہوتا ہی
کہ نصف کھائی ہوئی ہی لوگ اسکو
مبارک فال سمجھتے ہین دولتمندون کی محفل مین بطور تحفہ کے لیجاتے ہین یہودی لوگ اسکو نہین کھاتے
ہین اور اسکو دور دور لیجاتے ہین صورت یہ ہی ایک قسم کی مچھلی کالہ نمر کے مانند ہوتی ہی جسکو ترک لوگ
[illegible] ہین اور اس مچھلی کے سر اور دُم نہین ہوتا ہی اور اسکے شکم مین آنتین وغیرہ کچھ نہین ہوتی ہین
بلکہ مثل گائے کے پتہ کے ہوتی ہی پس جسوقت کسی نے شکار کیا وہ جنبش مین آتی ہی اور اس
جنبش کی وجہ سے اُسکا پانی روشنائی کے مانند سیاہ ہو جاتا ہی گمان ہی کہ وہ سیاہی اُسکے
پتہ کی ہوتی ہی جسوقت یہ مچھلی جال مین آتی ہی دام کے حلقہ تک سیاہ ہو جاتے ہین اور اُس پانی سے
بطور روشنائی کے لکھتے ہین اور وہ بہت عمدہ ہوتا ہی اور کبھی اُسکی کتابت محو نہین ہوتی ہی
صورت اُسکی یہ ہی
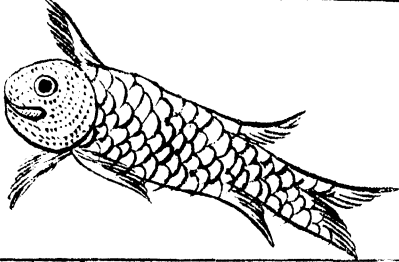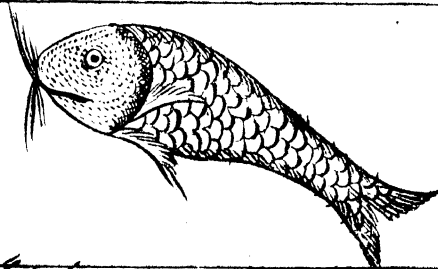
ازانجملہ ایک اور مچھلی اس دریا مین پائی جاتی ہی ابو حامد اندلسی نے کہا ہی کہ اگرچہ اسکو ریزہ ریزہ
کیجیے تو بھی اُسکے پارچہ حرکت کیا کرتے ہین اور نیز اگر اسکو بطور قلیہ کے پکا دین تو آگ پر
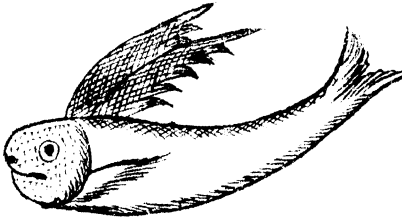
اُن ٹکڑون کو ایسی حرکت ہوتی ہی کہ دیگ اُلٹ جاتی ہی حتی اکہ پختہ ہوتے تک یہی تڑپ ہوا کرتی ہی اس مچھلی کا گوشت مزہ دار ہوتا ہی اور ایک قسم خطاف نام مچھلی ہوتی ہی اسکے سیاہ رنگ دو بازو ہوتے ہین یہ مچھلی دریا سے نکل کر مانند مرغ کے پران ہوا کرتی ہی صورت یہ ہی

ایک قسم مچھلی منارہ نام ہی ابو حامد اندلسی لکھتا ہی کہ یہ مچھلی مانند بڑے لمبے منارہ کے نکلتی ہی اور یہ قصد رکھتی ہی کہ کود کر ناؤ پر آ جاوے اور جہاز کو توڑ ڈالے پس جسوقت اس مچھلی کو دیکھتے ہین جہاز والے بڑے زور سے باجہ بجاتے ہین اور غل مچاتے ہین تاکہ یہ مچھلی بھاگ جاوے صورت اسکی یہ ہی
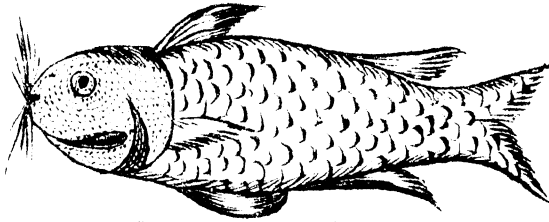
اور ایک قسم کی مچھلی ہی جسکے حق مین ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ جب پانی گھٹ جاتا ہی کیچڑ مین یہ مچھلی تپ و تاب کرتی ہی اور چھ گھڑی تک مضطرب رہا کرتی ہی اور اسکا پوست علحدہ ہو جاتا ہی اور اُسکے پوست کے نیچے سے دو بازو نکلتے ہین جنکے ذریعہ سے وہ پرواز کرتی ہی اور پھر دریا مین چلی جاتی ہی اس دریا مین سانپ بھی بکثرت ہین ترابلیس کے نزدیک اکثر عجیب غریب سانپ ظاہر ہوتے ہین اور اکثر قریب اللاذقیہ اور کوہ اقرع کے بھی ہوتے ہین جسوقت کہ یہ موذی دریا سے نکلتے ہین اکثر حیوانات بری تلف اور ضائع ہو جاتے ہین دریاے خزر یہ دریا طبرستان اور جرجان کا ہی اور یہ دونون ولایت اس دریا کے شرقی اور شمالی جانب واقع ہین اور اسکے شمال مین خزر کی ولایت اور غرب مین شروان اور فتق اور جنوب مین گیلان نام ایک دریا کلان ہی جو کسی دریا سے اتصال نہین رکھتا ہی پس اگر کوئی شخص اس دریا کا طواف کرنا چاہے تو ممکن ہی کہ جس مقام سے ابتدا کرے

اسی جگہ اپہونچے اس دریا مین سیاحت کرنا بہت سخت ہی بہ نسبت دوسرے دریاؤن کے اس
دریامین موج بکثرت ہی اور بڑا زور ہی جوار بہاٹا کبھی نہین آتا ہی اور مروارید وغیرہ جواہرات کچھ بھی
نہین پیدا ہوتا اسکے ٹاپو بالکل خراب ہین کوئی آدمی وہان نہین رہتا الا جزیرون مین جنگل اور پانی
موجود ہی لکھا ہی کہ اس دریا کا دور پانچ سو فرسخ اور درازی آٹھ سو میل اور چوڑائی چھ سو میل اور حیثیت
اسکی مدور ہی اب اس دریا کے جزائر اور حیوانات کا بیان کیا جاتا ہی

فصل جزائر مین

ابو حامد اندلسی نے اپنی سرگذشت لکھی ہی کہ مین نے اس دریا مین ایک پہاڑ کالی مٹی کا دیکھا مثل قبہ کے
اور یہ دریا اس پہاڑ کے گرداگرد ہی اور اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک بڑا شگاف ہی جس سے پانی نکلا کرتا ہی
اور اس پانی کے ساتھ چھوٹے چھوٹے پہل مثل چنے کے بہتے ہین اور اسکو لوگ بطور تحفہ کے دور دور
لیجاتے ہین اور اس جزیرہ مین عجیب وغریب جزیرہ ماران ہی اور یہ جزیرہ اسی کالے پہاڑ کی نواح مین
واقع ہی یہ جزیرہ تمام سانپون سے بھرا ہوا ہی اور اس مقام پر چراگاہ بہت عمدہ ہی مگر تاب نہین کہ کوئی
ادھر قدم رکھ سکے بسبب زیادتی سانپون کے مرغ دریائی کے انڈون کو یہ موذی ضائع کرتے ہین
مین نے اکثر دیکھا کہ لوگ لکڑیان لیکر سانپون کو اپنے راستہ سے ہٹاتے ہین اور بیچارے مرغ دریائی کے
انڈون بچون کو بچاتے ہین لیکن وہ موذی آدمی کو کچھ ایذا نہین پہونچاتے ہین منجملہ انکے ایک جزیرہ جن کا
ابو حامد اندلسی لکھتا ہی کہ اس جزیرہ مین انسان اور نیز وحشی نہین ہین کہتے ہین کہ جنات نے اس جزیرہ مین
غلبہ کیا ہی جنکی آوازین سنی جاتی ہین ایک جزیرہ غنم ہی سلام ترجمان نے کہا ہی کہ مین الحی الواثق باللہ
امیر المومنین کا تھا مین نے دیکھا کہ اس جزیرہ مین کوہی گوسفند بکثرت ہین اور کثرت کی وجہ سے بھاگ نہین
سکتی ہین پس جسوقت اس جزیرہ مین کشتی پہونچی انکا شکار کھیلا گیا یہ بکریان حاملہ اور فربہ اور جوان ہین بجز گوسفندون کے
اور کوئی اس جزیرہ مین نہین دیکھا گیا اس جزیرہ مین چشمہ زار اور چراگاہ بکثرت ہین بیان کرتے ہین کہ الواثق باللہ
امیر المومنین نے اپنی بادشاہی کے عہد مین بمقام بغداد ایک رات کو خواب دیکھا کہ گویا سد ذوالقرنین گر پڑی پس
اس خواب سے خلیفہ کو بڑا درد وغم حاصل ہوا پس سلام ترجمان کو روانہ کیا تا کہ اس امر کی تحقیقات کرے کہتے ہین کہ
اس شخص نے مقام جزیرہ مین پانچ روز قیام کیا اور وہان ایک عجیب چیز دیکھنے مین آئی یعنی ایک بڑی مچھلی شکار
کی اور اسکے کان مین سوراخ کر کے رسی پہنائی اور اس رسی کے ذریعہ سے اس مچھلی کو گھسیٹا پس اس
مچھلی کے کان پر یکایک ورم آگیا اور اسکے اندر سے ایک عورت سفید وسرخ دراز موخوب صورت ظاہر ہوئی
پس اسکو وہان سے لے گئے وہ بیچاری عورت گریہ وزاری کرتی تھی اور بال نوچتی تھی اور فریاد کرتی تھی
قدرت باری سے اس جاریہ کے بدن مین ناف سے زانو تک ایک سفید وسیاہ چیز لپٹی تھی اور مثل پاجامہ کے

معلوم ہوتی تھی غرض کہ وہ جاریہ ان لوگون کے پاس مرگئی القصہ اس حکایت کو اکثر کتب مین مین نے دیکھا علی الخصوص جو کتاب کہ ابو حامد اندلسی نے وزیر ابن ہبیرہ کے واسطے تالیف فرمائی ہی اسمین یہ حال مفصل لکھا تھا اور اسی طرح بحر دریاے شام مین ایک قسم کا سانپ ہی جو حیوانات دریائی کو ایذا پہونچایا کرتا ہی پس جسوقت اسکا زور و ظلم حد سے زیادہ گذر جاتا ہی پس حق تعالی ایک ایسا ابر پیدا کرتا ہی جو اس موذی کو اس دریا سے نکال دیتا ہی اور وہ سانپ ایک کالا اژدہا ہو جاتا ہی اسکی صورت ایک عمارت بزرگ یا درخت عظیم کے مانند ہوتی ہی اسکے تنفس سے گرداگرد کے درخت اور جانور جل جاتے ہین پس ابر اس موذی کو یاجوج ماجوج کی طرف پھینکتا ہی پس یاجوج ماجوج پہونچ کر اسکو پارہ پارہ کر ڈالتے ہین اور ایک برس تک اس سانپ کے گوشت سے اُنکی غذا ہوتی ہی اور اسی طور پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کی ہی تصویر یہ ہی
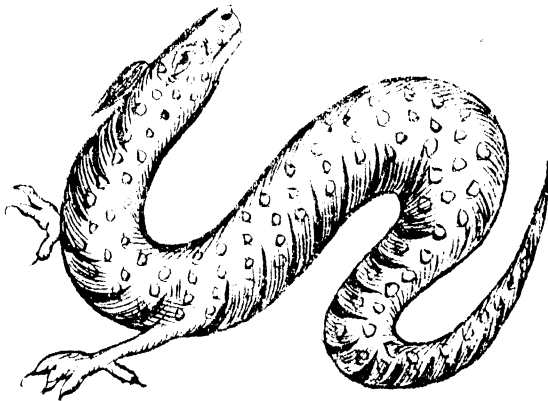
ایک حکایت نوشیروان کسریٰ کی ہی کہ جب بادشاہ مذکور سد ملتحر کے بنانے سے فارغ ہوا تو نہایت خورسند ہوکر حکم دیا کہ اُس سد پر ایک تخت رکھا جاوے اور خود اُسپر بیٹھ کر سجدہ شکر خداے حقیقی بجالایا اور یہ چند کلمہ زبان پر لایا کہ اے بادشاہ حقیقی تیرے حکم سے یہ کار ثواب بندہ نے انجام کیا اب اسکے صلہ مین مجھے میرے وطن پہونچا اور تکلیف غربت سے رہائی دے یہ کہکر بڑی دیر تک سر بسجدہ رہا اور جب سر اُٹھایا تب فرمایا کہ اسوقت مجھے سطوت لشکر خزر اور ترکون کی لڑائی سے دغدغہ نہ رہا پس خلق خدا کو انعام بہت سا دیا اس سبب سے کہ انھون نے اسکے ساتھ بڑی محنت کی تھی ناگاہ دریا سے ایک عظیم جانور پدیدار ہوا اور اُسکے ہمراہ جو ایک ابر تھا اُسنے خورشید انور کو تیرہ کر دیا پس اعیان دولت اور ارکان سلطنت نے کمان کی طرف ہاتھ بڑھایا کسریٰ نے یہ حال دیکھ کر لشکر سے فرمایا کیا تدبیر سوچی ہی تابعدارون نے عرض کی کہ تیر و کمان سے اس بلا کو دفع کرینگے نوشیروان نے فرمایا کہ ٹھہرو

خدا تعالی نے مجھکو بارہ برس یہان بحفاظت نگاہ رکھا ہی پس اسوقت اس جانور کو کیونکر مجھپر مسلط کریگا اس کلام سے اعیان دولت کو تسلی ہوئی اور وہ جانور بالکل ظاہر ہوا جسکی صورت یہ ہی
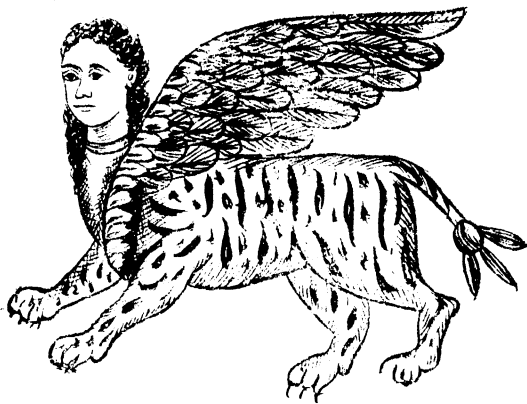
الغرض اس جانور نے پاس آکے شاہ سے عرض کیا کہ مین اس دریا کے رہنے والون مین سے ہون مین نے اسطرح کی سات مرتبہ دیوار تیار ہوتے اور خراب ہوتے دیکھی ہی اکثر یہ دیوارین دریا کنارے بنا کی ہین مانند بندر دیو وعدن واسکندر وغیرہ کے پس حق تعالی نے مجھپر وحی نازل فرمائی کہ تیرے زمانہ مین ایک بادشاہ تیری ہمصورت پیدا ہوگا اور وہ اس سد کو قائم اور مستحکم تیار کریگا جسکا استحکام تا روز محشر قائم رہیگا پس مجھے آج معلوم ہوا کہ آپ وہی بادشاہ ہین پس یہ کہکر نظرون سے پنہان ہوگیا خدا جانے کہ وہ آسمان پر اڑ گیا یا دریا مین چلا گیا **القول فی حیوانات الماء** اقسام جانوران دریائی کی بجز حق تعالی کے کسی کو معلوم نہین ہین الا جو بعض اقسام مشہور ہین انکا بیان کیا جاتا ہی یہ دو قسم ہین ایک ایسی ہی کہ مانند دوسری مچھلیون کے انکے پھیپھڑہ نہین ہوتا پس یہ قسم بجز پانی کے اور کہین زندہ نہین رہ سکتی ہی اور ایک قسم ایسی ہی جو مانند مینڈک کے پھیپھڑہ رکھتی ہی اور یہ قسم آبی و ہوائی ہوتی ہی پس مچھلی کو حاجت ہوا کی نہین ہوتی ہی کیونکہ اسکے دل مین پانی کی برودت حاصل ہی اور اسی سبب سے انکو پھیپھڑے کی حاجت نہین ہی یہ تقاضاے حکمت الہی ہی کہ جس جانور کو جس اعضا کی احتیاج ہوتی ہی اسکو ویسا ہی عضو عنایت ہوتا ہی پس جو حیوان کہ مکمل صورت ہی اور اسکے وجود کی بنا کامل ہی پس اسکو اعضاے کثیر کی احتیاج ہی اور جس حیوان کی صورت نقصان پذیر ہی وہ بہ نسبت دیگر حیوانات کے بحسب صورت ناقص تر ہی اسکو اعضاے کثیر کی بہت کم احتیاج ہی

پس حکمت الٰہی کی مشیت ہوئی کہ جس حیوان کو جس اعضا کی ضرورت ہوئی اسکو وہی دیا گیا خواہ اسمین مفاصل ہون یا پوست یا اور کوئی چیز جو کہ اسکے بدن کی حفاظت کرسکے اور اُنکے عوارض نقصانی کی مدافعت فرمائے قدرت ایزدی سے دریائی حیوانات کے بدن دو قسم کے ہوتے ہین اوّل صدفی دوم فلوسی اور حیوانات آبی کے واسطے بازو دیے گئے ہین تاکہ سطح آب پر شنا کرسکین جیسا کہ مرغ کو بازو عنایت ہوے تاکہ وہ ہوا مین پرواز کرے اور ان حیوانات مین بعض کو ایسا پیدا کیا کہ یہ اور حیوانون کا شکار کرکے کھائین اور بعض کو ایسا پیدا کیا کہ انکا شکار کرکے لوگ کھائین اور اسی وجہ سے حیوانات ماکول کی خلقت بہ نسبت اُن حیوانون کے زیادہ کی تاکہ نشان اُنکا نابود نہو جائے پس اب بعض حیوانات آبی کا تذکرہ حروف تہجی کی ترکیب سے لکھا جاتا ہی **ارنب البحر** اس جانور کا سر مانند خرگوش کے ہوتا ہی باقی بدن مچھلی کے طور پر ہوا کرتا ہی شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ اسکو جلاکر اگر منجن بنادین تو دانتون کی چمک زیادہ ہوگی صورت یہ ہی
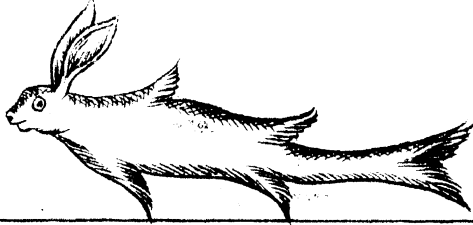
البس یہ مچھلی کی قسم سے ہی یہ بڑا ہولناک جانور ہوتا ہی باقی اور حیوانات آبی تو شکار بھی ہوتے ہین مگر یہ جانور مستثنیٰ ہی اور اسکی غذا دیگر حیوانات کی ہڈیان ہوتی ہین اس جانور کے خواص مین لکھا ہی کہ اگر اسکے گوشت کو بریان کرکے اُن دو شخصون کو کھلاوے جنکے آپس مین بغض و عناد ہو تو باہم صلح و محبت ہو جائیگی صورت یہ ہی

آدم آبی یہ جانور انسان سے بالکل مشابہ ہے لیکن فقط ایک دم اسکے زیادہ ہوتی ہے ایک شخص ایک آبی آدمی کو پکڑ لایا تھا اور آدمیون کو دکھلاتا تھا صورت یہ ہے

بعض نے لکھا ہے کہ دریاے شام مین دریا کے کنارے بعض وقت صورت آدمی کی ظاہر ہوتی ہے انکے تہیگاہ مین ایک سوراخ ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے براز دفع ہوتا ہے انکو شیخ البحر کہتے ہین پس جسوقت کہ کوئی ایک شخص اسکو دیکھتا ہے تو اورون کو بھی دکھلاتا ہے نقل ہے کہ کسی شخص نے دریائی آدمی کو کسی بادشاہ پاس بطور ہدیہ بھیجا تھا وہ وہان ایک مدت تک زندہ رہا پس بادشاہ نے چاہا کہ کچھ حال اسکا دریافت کرے مگر اسکی بات سمجھ مین نہین آتی تھی آخر اسکو ایک عورت سے جفت کرایا گیا اور اس سے اولاد پیدا ہوئی وہ لڑکا اپنے والدین کی گفتگو سمجھتا تھا بادشاہ نے اس سے دریافت کیا کہ تیرا باپ کیا کہتا ہے اسنے جواب دیا کہ یہ کہتا ہے کہ ہم لوگ حیوانات کی تو دم نیچے کی طرف ہوتی ہے اور انسانون کی دم انکے منہ پر ہوتی ہے یعنے ناک

بقر آبی یہ جانور دریا سے نکلا کرتا ہے واسطے چرنے غذا کے اور عنبر کی لید کرتا ہے پس وہ عنبر جو دریا کے کنارون پر ملا کرتا ہے اکثر لوگون کا اعتقاد ہے کہ عنبر دریا کی تہ مین اگتا ہے اور جسوقت دریا لہر لیتا ہے تو عنبر کو کنارے پر پھینک دیتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ چشمہ سے مانند قیر ورال کے پیدا ہوتا ہے غرض اس تقدیر پر کہ اسی گاو آبی کا سرگین ہو تو اسکی خاصیت یہ ہے کہ دماغ کو نافع ہے اور مقوی ہوش و حواس ہے اگر ایک دانگ اسکو روزمرہ تناول کرے تو جوہر روح کو زیادہ کرتا ہے صورت اسکی یہ ہے
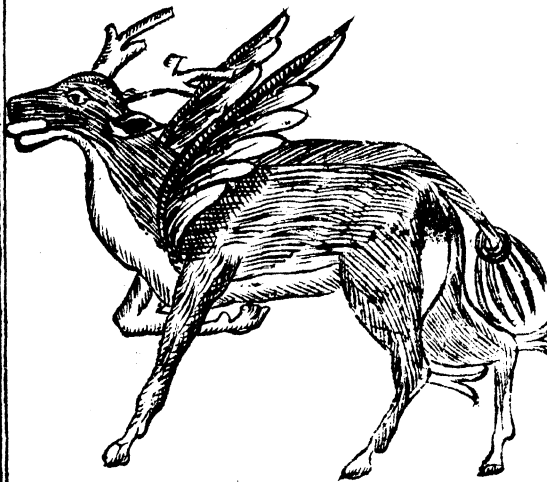
بال یہ ایک قسم کی مچھلی ہی جو پچاس گز کی لمبی ہوتی ہی اور جہازون کو نقصان پہونچاتی ہی اور
جو چیز پاتی ہی کھا جاتی ہی اور عنبر کی بھی خورش کرتی ہی پس اُسکے شکم سے عنبر کو نکال لیتے ہین اور
اِس عنبر کو مبلوع کہتے ہین اسمین خوشبو نہین ہوتی ہی بعض اوقات یہ مچھلی دریاے بصرہ مین مُردگی کی
حالت مین پائی جاتی ہی مگر وہان سے اُسکا اُٹھانا دشوار ہو جاتا ہی کیونکہ وہ دریا نہایت تنگ
واقع ہوا ہی پس شکاری لوگ اُسکو بذریعہ شست کے نکال لیتے ہین اور تیر سے اُسکو ہلاک
کر ڈالتے ہین اور اُسکے دماغ سے روغن نکال لیتے ہین اور چراغ جلاتے ہین اور جہازون کے پرزون مین
مالش کرتے ہین **تمساح** فارسی مین نہنگ کہتے ہین اسکا دہانہ کشادہ اور مُنھ مین ساٹھ دانت ہوتے ہین مثل اوپر
اور چالیس نیچے اور نیچے کے دو دو دانت کے درمیان کے مقابل اوپر کا ایک ایک دانت ہوتا ہی
کہ وقت مُنھ بند کرنے کے ایک دوسرے مین داخل ہو جاتا ہی اور اُسی وجہ سے قوت گرفت اُسکی
زیادہ ہی اور اُسکی زبان بہت بڑی ہوتی ہی اور اُسکی پشت مانند سنگ پشت کے ہوتی ہی جس سے کہ
لوہا بھی اُسپر موثر نہین ہوتا ہی اُسکے چار پانون اور لمبی سی دم بقدر چار گز کے ہوتی ہی اسکا سر دو گز کا لمبا ہوتا ہی
اور اُسکا قد و قامت آٹھ گز کا ہوتا ہی دستور ہی کہ بروقت خورش کے اس جانور کے اوپر کا کلہ جنبش کرتا ہی
اور یہ امر برخلاف دیگر حیوانات کے ہی اور اس جانور کو نہ تو یہ طاقت ہی کہ انگڑائی لیوے
نہ یہ ممکن ہی کہ گردن جھکاوے وجہ اسکی یہ ہی کہ اُسکے پشت مین کوئی مہرہ نہین ہی اور نہایت کریہ المنظر
ہوتا ہی آدمی کا دشمن ہی سیدھا نگل جاتا ہی بلکہ اونٹ اور خچر وغیرہ جمیع جانور اِس سے خوف کھاتے ہین
اور یہ جانور دریاے نیل اور دریاے سندھ مین پائے جاتے ہین یہ موذی جسوقت آدمی کو کنارہ پر
دیکھتا ہی تو دریا کے نیچے غوطہ لگا کر آدمی کے پاس آ پہونچتا ہی اور قریب پہونچ کر کود کر بیچارہ آدمی کو شکار
کر لیجاتا ہی یہ جانور مرغ کے مانند بیضہ دیتا ہی اُسکے بیضہ مین مشک کی بو آتی ہی اور اسکا فضلہ مُنھ کی راہ سے
نکلتا ہی کیونکہ بجز دہن کے اور کوئی سوراخ نہین رکھتا ہی اور جسوقت کوئی چیز کھاتا ہی تو ریشہ اُسکا
اُسکے دانتون مین رہ جاتا ہی اور اسمین کیڑا پڑ جاتا ہی پس اُسوقت یہ جانور پانی سے نکل کر آفتاب
کے مقابل مُنھ کھول کر بیٹھتا ہی اُسوقت ایک مرغ مانند طیطوے کے آتا ہی اور اُسکے دہن مین جا کر
اُسکے کیڑون کو چن چن کھاتا ہی غرض کہ یہ مرغ اُسکے کیڑون کی صفائی کرتے ہین گویا اُسکا حافظ ہی
جسوقت کسی صیاد کو دیکھتا ہی فریاد کرتا ہی اور نہنگ پانی مین جا گرتا ہی پس جسوقت نہنگ نے جانا کہ اب
میرے مُنھ کے کیڑے دفع ہو گئے تو اپنا مُنھ بند کر لیتا ہی اور چاہتا ہی کہ اس مرغ کو نگل جاوے مگر حق تعالیٰ نے
اُس مرغ کے سر پر ایک لمبی استخوان تیز کانٹے کے مانند پیدا کی ہی کہ جسوقت وہ مُنھ بند کرنے کا ارادہ کرتا ہی

تو اُسکے حلق میں وہ چبھتی ہی اور بیتاب ہو کر منہ کھول دیتا ہی تب اُس بیچارے مرغ کو رہائی ملجاتی ہی
اور اِسی سبب سے مشہور ہی کہ نہنگ کا بدلا ایسا ہوتا ہی اور جسوقت یہ جانور پلٹ جاوے حرکت
نہیں کرسکتا جب لوگ اِس جانور کا شکار کھیلنا چاہتے ہین تو اُسکو کسی حیلہ سے باہر لاتے ہین
اور اُلٹا کرکے اسکا دل نکال لیتے ہین اور اگر کوئی اُسپر سوار ہوجاوے تو بھی قابو مین آجاتا ہی
کیونکہ وہ پلٹ نہین سکتا ہی اسکے اعضا کا خواص یہ ہی کہ جسکو درد چشم کا عارضہ ہو اگر اسکی آنکھ
لیکر تعویذ بنا وسے تو صحت پاوے اور اگر اُسکے دانت جسکے پاس ہون تو اُسکو قوت باہ کثرت
عائد ہو اگر اُسکی دُم کے پوست کو مینڈھے کی پیشانی پر باندھین بروقت لڑائی کے تمام مینڈھون پر
غالب ہو اور اسکی چربی کا پاہا بنا کر گزیدہ شدہ کے زخم پر لگانا مفید ہی اسکے پتہ کا لگانا آنکھون کی
سفیدی زائل کرتا ہی اسکے جگر کی دھونی مرگی والے کو مفید ہی اگر اسکے سرگین کا سرمہ آنکھون مین
لگاوین تو سفیدی چشم زائل ہو صورت نہنگ کی یہ ہی
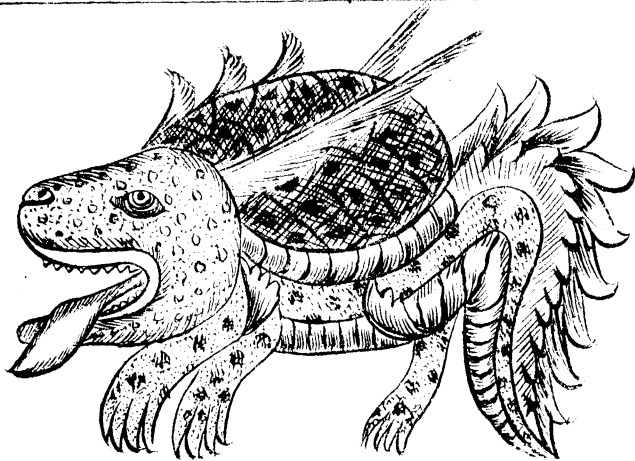
تنین یہ جانور بزرگ ہولناک چوڑا چکلا ہوتا ہی فارسی مین اسکو مار کہتے ہین اسکا سر بڑا
اور آنکھین براق ہوتی ہین منہ چوڑا کھلا ہوا پیٹ بہت بڑا دانت بڑے بڑے حیوانات آبی کو ایک
نگل جاتا ہی جسوقت یہ جانور متحرک ہو تو دریا تہ و بالا ہونے لگتا ہی اور جسوقت اس موذی کا پیٹ
حیوانات کی خورش سے سیر ہوجاتا ہی تب یہ جانور اپنے پیٹ کو خم کرکے اونچا کرتا ہی مانند کمان کے

اُسوقت جو کچھ اُسکے پیٹ مین ہوتا ہی سوخت ہو جاتا ہی آفتاب کی حرارت سے ۔ کہتے ہین کہ کسی شخص نے ایک مردہ تنین کو دریا کے کنارے دیکھا تھا اسکا طول قامت تخمیناً دو فرسخ کا تھا اور رنگ مانند چیتے کے اور مانند مچھلی کے اسکے بھی فلوس ہوتے ہین اور دو بڑے بڑے بازو ہوتے ہین اور سر مانند ایک بڑے ٹیلہ کے ہمصورت انسان کے اور دو کان مگر چھوٹے اور آنکھین مدور اور بڑی بڑی اور اُسکی گردن سے چھہ گردنین نمودار ہین اور ہر ایک بیس گز کی طویل اور ہر گردن پر مانند سانپ کے سر نمودار صورت یہ ہی
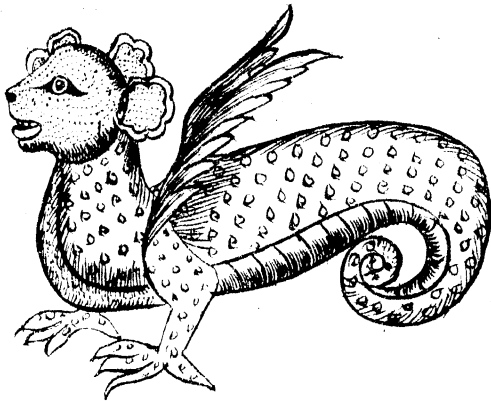
سداد بن افلج مغربی سے روایت ہی کہ ناصر دو عمر البکالی کی مجلس مین حاضر تھا اس محفل مین تنین کا ذکر درپیش ہوا کہا کہ تم تنین کو جانتے ہو کہ کہان سے یہ آتا ہی ناصر دو نے انکار کیا کہ ہم واقف نہین ہین اُسنے بیان کیا کہ یہ سانپ صحرا مین ہوتا ہی اور جانوران بری کو کھایا کرتا ہی جسوقت اسکے ظلم اور فساد کی انتہا ہو جاتی ہی پس حق تعالی کے حکم سے فرشتے اسکو اُٹھا کر دریا مین پھینک دیتے ہین اور جب یہ موذی دریائی جانورون کے ساتھ بھی ایسی سلوک سے پیش آتا ہی تب حق تعالی دوسرے فرشتون کو بھیجکر اس ظالم کو دریا کے باہر ڈلوا دیتا ہی اور ایک ابر کو اسپر مسلط کرتا ہی کہ وہ یاجوج ماجوج کی جانب پھینک دیتا ہی اور ایک مرتبہ اس سانپ کو ابر نے دریاے انطاکیہ سے اٹھا کر جو پھینکا تو یہ سانپ ایک حصار مملکت پر سے ہو کر گذرا پس اسکی دم اُس حصار کو لگی اور اسکے صدمہ ضرب سے اُنیس ۱۹ برج اُس قلعہ کے گر پڑے اور کہتے ہین کہ وہ ابر اس سانپ سے یہ خصوصیت رکھتا ہی جیسا کہ مقناطیس لوہے سے لاگ رکھتا ہی اور جب وہ ابر اس جانور کو دیکھتا

فوراً اٹھا کر پھینکتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ اُس ابر کے خوف سے یہ جانور اپنا سر نہین نکالتا البتہ
جب کہ ابر صاف ہو آسکے اجزا کی خاصیت مین لکھا ہی کہ اسکے گوشت کا کھانا طاقت زیادہ کرتا ہی
جالینوس کے نزدیک اسکے گوشت کو پارہ پارہ کر کے کاٹے ہوے زخم پر رکھنا سودمند ہی ایک
لحظہ مین شفا ہوتی ہی جری فارسی مین اس جانور کو مارماہی کہتے ہین ہر ایک دریا سے ظاہر
ہوتا ہی اور یہ جانور مچھلی اور سانپ سے پیدا ہوتا ہی جاحظ نے لکھا ہی کہ یہ جانور موش صحرائی کو کھاتا ہی
ارباب جہاز نے کہا ہی کہ رات کو یہ موش پانی پینے دریا پر آتے ہین اور یہ جانور کمین گاہ مین
بیٹھا رہتا ہی اور منہ کھولے ہوے منتظر رہتا ہی پس جسوقت کہ وہ موش نزدیک آپہونچے
فوراً نگلجاتا ہی تصویر یہ ہی

اسکی خاصیت یہ ہی کہ اسکے گوشت کھانے سے آواز صاف ہوتی ہی اور پھیپھڑہ کے عارضون کو
دفع کرتا ہی اور اسکے گوشت سائیدہ کے ضماد سے برص جو آدمی کے بدن پر ہوتا ہی وہ بھی
دفع ہوتا ہی اور اسکے پتہ کا پانی اگر دیوانہ گھوڑے کی ناک مین ٹپکائے تو فوراً اسکی دیوانگی
مبدل بصحت ہو جاتی ہی حلکا یہ بھی ایک قسم کی مچھلی ہی جو مارماہی سے کسی قدر مشابہ ہی
ریگ کے نیچے رہا کرتی ہی اور صبح شام غذا حاصل کرنے کے واسطے نکلا کرتی ہی اس مچھلی کی
ہڈیان نہایت ملائم ہوتی ہین اور عورتین اسکے گوشت کھانے سے نہایت فربہ ہوتی ہین صورت یہ ہی
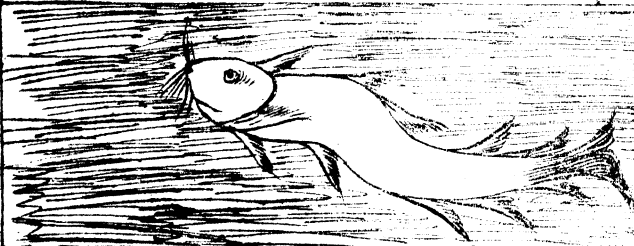
دلفین یہ جانور مبارک دیدار ہوتا ہی جہاز والے اسکو دیکھکر خوش ہوتے ہین
اور یہ جانور جب کسی ڈوبتے ہوے کو دیکھتا ہی تو فوراً اسکو کھینچکر کنارہ پہونچا دیتا ہی فی الجملہ
عمدہ اسکی خاصیت یہی ہو کہ غرق ہونے سے بچاتا ہی کہتے ہین کہ اسکے دو بازو ہوتے ہین
اور جسوقت یہ جانور کشتی کو دیکھتا ہی اپنے بازو کو کھول کر کشتی کے ہمراہ روانہ ہوتا ہی اور جب
تھک جاتا ہی تو بازو سمیٹ کر پانی کے اندر ہوجاتا ہی صورت یہ ہی

ذوبیان یہ بھی ایک قسم کی مچھلی ہی جس جگہ تیر کی گانسی لگی ہو یا کانٹا ٹوٹ کے رہگیا ہو
اُس مقام پر اسکا گوشت باندھنا بہت مفید ہی کیونکہ فوراً باہر نکال دیتا ہی اسکے گوشت کو
نخود سیاہ کے ساتھ پکا کر کھانا حب القرع کو مفید ہی اور قوت باہ زیادہ کرتا ہی تصویر یہ ہی
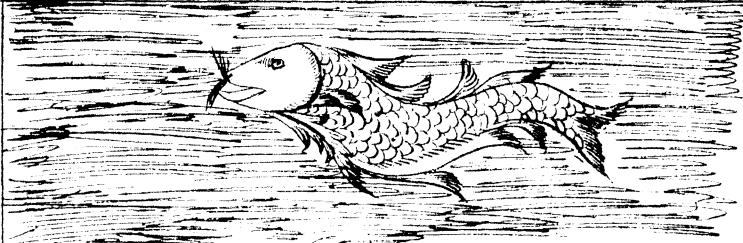
رعادہ یہ چھوٹی سی مچھلی ہی اس جانور مین مستی کی کیفیت بکثرت ہی اسکے خواص مین
یہ لکھا ہو کہ جسوقت صیاد کے جال مین پھنستی ہی اور صیاد چاہتا ہی کہ دام کو کھینچے تو اس مچھلی کی
سردی اسقدر ہوتی ہو کہ صیاد کے ہاتھون مین لرزہ سا ہوجاتا ہی اور شست کی ڈوری ہاتھ سے
نہین تھم سکتی ہی اگرچہ شست طویل ہو اور اگر صیاد اُس شست کو ہاتھ سے چھوڑ نہ دے
تو حرارت غریزی اسکی بالکل جاتی رہے پس جب صیادون کو اس مچھلی کے آثار معلوم ہوجاتے ہین
تو جال کی رسیان کسی درخت یا پتھر مین اٹکا دیتے ہین جب وہ مرجاتی ہی تو باہر نکال لیتے ہین کیونکہ

مرنے پر اسکے یہ تیزی برودت نہین رہتی ہی ہندوستانی طبیب ان مچھلیون کا استعمال ایسے مراض مین کرتے ہین جو حرارت کے غلبہ سے ہون اس مچھلی کی خورش اقلیم ششم مین ممکن نہین ہی۔
شیخ الرئیس بوعلی سینا نے لکھا ہی کہ اگر مادہ مچھلی کے قریب صاحب صرع آجاے تو فوراً اسکا عارضہ دفع ہوجاے اور اسکے علاوہ یہ بھی لکھا ہی کہ اگر کوئی عورت ذرا سا گوشت اسکا بطور تعویذ بناکے اپنے پاس رکھے تو اسکا شوہر اس سے کبھی جدا نہو اور اسکا عاشق ہوجاے اور اسی طرح اگر مرد یہ امر کرے تو عورت اسکی عاشق زار اور مطیع و فرمانبردار ہوجاے صورت یہ ہی
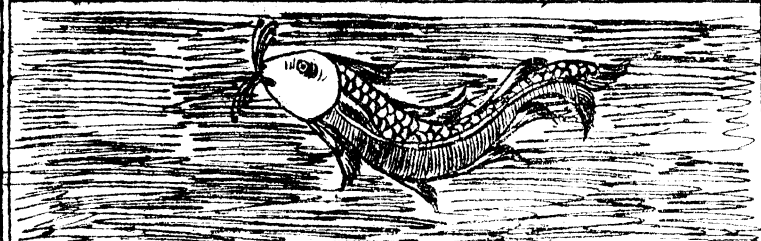
زامور دریائی لوگ اس مچھلی کو نہایت عمدہ فال سمجھتے ہین اور شکاری لوگ جسوقت اسکو دیکھتے ہین اسکو اپنے جال مین پھنساتے ہین باقی اور مچھلیون کو چھوڑ دیتے ہین جسوقت یہ مچھلی جہاز کو دیکھتی ہی اسکے آگے آگے روان ہوتی ہی اور جسوقت کوئی بڑی مچھلی کشتی کا قصد کرتی ہی تو یہ مچھلی اسکے کان مین پہونچ کے اسکو ایذا پہنچاتی ہی تاآنکہ وہ بڑی مچھلی گھبراکر اپنے سر کو پتھر پر دے مارتی ہی یہان تک کہ مرجاتی ہی پس جب وہ مرجاتی ہی تب یہ چھوٹی مچھلی اسکے کان سے باہر نکلتی ہی اور اہل کشتی کو اس موذی کے صدمہ سے بچاتی ہی اکثر یہ مچھلی بیت المقدس کے اطراف مین ہوتی ہی شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اسکا پوست جلاکر مویشی کی آنکھون مین لگانا سفیدی چشم کو دور کرتا ہی تصویر یہ ہی
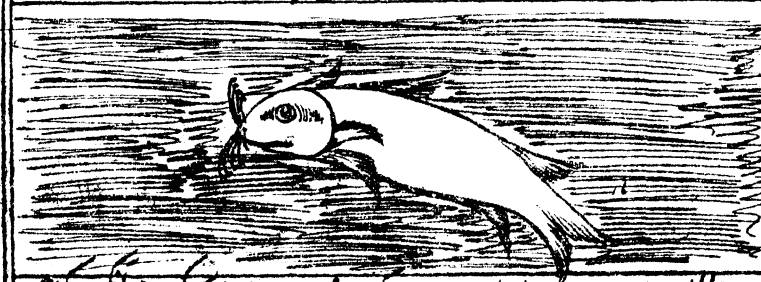
سرطان بحری یہ ایسا جانور ہی جسکے سر نہین ہوتا اور اسکی دونون آنکھین کندھے پر

ہوتی ہین اور منہ چھاتی پر اور آٹھ پیر ہوتے ہین یہ جانور ایک پہلو پر قطع راہ کرتا ہی اور سال مین سات
مرتبہ کیچلی چھوڑا کرتا ہی اسکے رہنے کے مکان مین دو دروازہ ہوتے ہین ایک پانی کی طرف اور دوسرا
خشکی کی طرف جب یہ جانور پوست چھوڑتا ہی دریائی دروازہ کو مسدود کرتا ہی تاکہ کوئی دشمن اسپر
حملہ نہ کرسکے اور خشکی کا دروازہ کھلا رہتا ہی تاکہ ہوا کی آمد و رفت رہے اور جلد تازہ پوست
نکل آوے اور جب کثرت سے ہوا اسکے بدن کو لگتی ہی تو پوست اسکا مضبوط ہو جاتا ہی اسوقت
دریائی دروازہ کو کھولتا ہی اور جانب دریا بنا بر حصول معاش آتا جاتا ہی نصف دھڑ اوپر کا
آدمی کے رنگ پر ہوتا ہی اور آدھا نیچے کی طرف سے سرطان جسوقت یہ جانور کسی درخت
بے ثمر پر چڑھتا ہی تو بحکم خدا وہ درخت ثمردار ہو جاتا ہی اور آفات سے سالم رہتا ہی اگر اسکا
گوشت پوست سے دور کرکے تیر وغیرہ کی جراحت پر لگا دین مفید ہی اور زہر زنبور گزدم کو نافع ہی
اگر اسکی خاکستر کا شربت نوش کرین کتے کے کاٹے ہوے کو سودمند ہوگا اور اس خاکستر کا
سرمہ لگانا آنکھون کی سفیدی زائل کرتا ہی اگر منجن بناوین تو دانتون مین جلا پیدا ہو شیخ الرئیس ابو علی
بن سینا نے لکھا ہی کہ جس شخص کو سل کا عارضہ ہو اسکے واسطے اس جانور کا گوشت بہت مفید ہی
اعضا کی خشونت کو ملائم کرتا ہی اگر اس سرطان کی آنکھ کو حب الفار کی ہمراہ کسی سوتے ہوے
آدمی کے باندھین تو وہ شخص اچھے اچھے خواب ملاحظہ کریگا اور اگر اسکی آنکھ کو حب الفار کے ہمراہ
کپڑے مین باندھکر جو لڑکا کہ بہت روتا ہو اسپر باندھین تو اسکی گریہ وزاری اور ضد دفع ہو جاینگی
اور اگر اسکا پانی آنکھ مین ٹپکا دین تو ڈھلکا اور درد چشم کو نافع ہی اگر سرطان کو
ایسے درخت پر ڈال دین جسکے پھل گر جاتے ہون تو پھر اسکے پھل کبھی نہ گرینگے اسکے پیرون کی
دھونی لینا تپ ربع کو جو چوتھے روز آتی ہی بہت مفید ہی اور جسکے علت خنازیر ہو یعنے جسکے
گلے مین گنٹھ مالا ہو اگر اسکے پیرون کو کافور اور عنبر کے ساتھ گلے مین آویزان کرین جلد عارضہ دفع
ہو جاییگا اور جب تک وہ تعویذ ہمراہ رکھیگا ہرگز خنازیر کا عارضہ پیدا نہوگا اور اگر انڈے اس سرطان کے

جو آب شیرین مین رہتا ہی
دستیاب ہو جائین اور
ان انڈون کو جو مقشر کے ہمراہ
خورش کرین تو تپ دق
جاتی رہیگی صورت یہ ہی

سرطان

سرطان آبی یہ دریائی جانور عجیب شکل کا ہوتا ہی گویا پانچ سانپ کا مجموعہ ہی اور ایک سر رکھتا ہی دیسقوریدوس نام حکیم لکھتا ہی کہ اگر اسکی ہڈی اور پوست کو جلا کر چھائیں اور بہق پر طلا کرین تو مفید ہوگا اور نیز دندان پر ملنے سے جلا کرتا ہی اور اگر نمک کے ہمراہ اسکا سرمہ بنا کر لگا دین تو عارضہ ناخونہ کا دفع ہو جائیگا اور نیز جراحت اسکے چھڑکنے سے خشک ہو جاتی ہی اور نیز خارشت کو بہت مفید ہی صورت یہ ہی
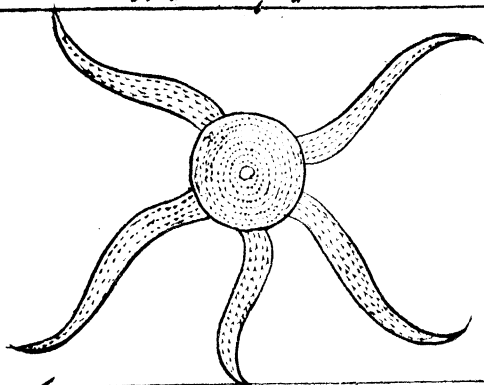
سقنقور شیخ الرئیس نے فرمایا ہی کہ یہ آبی جانور دریاے نیل مین شکار کیا جاتا ہی اکثر لوگ اسکو نہنگ کی نسل سے تبلاتے ہین اور اکثر لوگ اس جانور کو تمساح کہتے ہین اور صحیح یہ ہی کہ اگر یہ جانور بیضہ سے نکل کر خشکی مین رہتا ہی تو اسکو سقنقور کہتے ہین اور اگر دریا مین بود و باش کرتا ہی تو تمساح کہتے ہین اس سقنقور مین عمدہ قسم وہ ہی کہ جو موسم ربیع مین شکار کیا جاوے خصوص ہیجان ربیع کے وقت مین اگر سقنقور آدمی کو کاٹے اور وہ آدمی اپنے لعاب دہن سے اُس زخم کو دھو ڈالے قبل اسکے کہ وہ جانور دریا مین جاے تو سقنقور فورًا مر جاتی ہی اور اگر اُس زخم کو نہ دھویگا اور سقنقور دریا مین چلی جائیگی تو وہ آدمی مرجائیگا کہتے ہین کہ اسکے دو قضیب ہوتے ہین جیسے کہ سوسمار کے ہوتے ہین اسکا گوشت میٹھی ہی اور جسقدر اسکا جسم بڑا ہو اسکی خاصیت بھی بہت زیادہ ہی شیخ الرئیس ابی علی سینا کہتا ہی کہ اسکے ناف کا گوشت اور اسکی چربی نہایت درجہ باہ کو زیادہ کرتی ہی کہ آدمی بیتاب ہو جاتا ہی اور جب تک کہ نیمرود مسور نہ کھاوے ہرگز بیتابی دور نہو گی اور اسکے پشت کے درمیانی مہرہ کو اگر مرد اپنی پشت مین آویزان کرے تو قوت جماع بکثرت متحرک ہو گی اگر اسکا گوشت ایسے لڑکے کے بدن مین باندھ دین کہ جو سوتے مین چونک پڑتا ہی تو فورًا بیماری جاتی رہیگی صورت یہ ہی
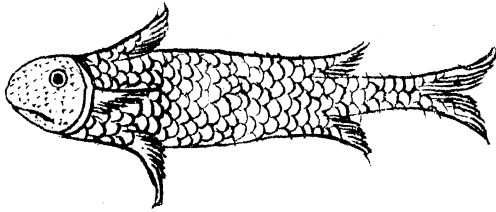
سلحفات فارسی مین اسکو سنگ پشت کہتے ہین یہ جانور خشکی اور تری مین دونون جگہ رہتا ہی
مصنف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ مین ایک مرتبہ جہاز پر سوار ہوا ناگاہ راستہ مین ایک ایسا
جزیرہ ملا جہان کہ پانی کے اندر سے ایک سبز قسم کی گھاس دکھائی دیتی تھی پس ہم لوگ ناو سے اُترکر
جزیرہ مین بنابر پخت طعام قیام پذیر ہوے اور دیگدان کھود کھودکر روٹی پکانے لگے دفعتہً
جزیرہ کی زمین متحرک ہوئی فوراً ملاحون نے پکارا کہ جلدی جہاز پر آجاؤ یہ جزیرہ نہین ہی
بلکہ سنگ پشت یعنے کچھوا ہی جو آگ کی حرارت سے جنبش کرنا چاہتا ہی غرض کہ اُسکے
قد و قامت سے جزیرہ کی صورت آشکار تھی اور چونکہ مدت سے اُسی جگہ وہ پڑا ہوا تھا
ایسا معلوم ہوا کہ اُسکی پشت پر خاک انبار ہوگئی تھی اور اُس خاک پر وہ سبزہ نمود ہوا تھا
کہتے ہین کہ یہ جانور دریا سے نکل کر چرا کرتا ہی اور بیضہ دیتا ہی اور یہ جانور نہایت حفاظت
اُس بیضہ کی کرتا ہی اور اُسکو اپنی آنکھون کے نیچے رکھتا ہی اسوجہ سے کہ اور سارا جسم
اُسکا بطور پتھر کے ہی اور حرارت نہین رکھتا ہی جسوقت کہ سنگ پشت نر اپنی مادہ سے
جفت ہونا چاہتا ہی اور مادہ زیر حکم نہین آتی یہ جانور ایک قسم کی گھاس اپنے منھ مین
رکھ لیتا ہی اور اُس گھاس کی یہ تاثیر ہی کہ جب کوئی اُسکو اپنے منھ مین رکھتا ہی کل مخلوقات اُسکی
مطیع ہوجاتی ہی پس اُسی کی وجہ سے وہ مادہ بھی اُسکی جماع قبول کرتی ہی اور اِس گھاس کو
اہل عجم مہر گیاہ کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اِس جانور کی عادت ہی کہ سانپ کی دم اپنے منھ مین رکھتا ہی
اُسوقت سانپ بیچارہ اپنے باقی اعضا کو سنگ پشت پر پٹکتا ہی اور اسی صدمہ سے مرجاتا ہی
کہتے ہین کہ جسوقت سنگ پشت اِس موذی کو خورش کرتا ہی تو سنگ پشت کی بغل مین کوئی
چھوٹی ملائم سی چیز ہی جسکو وہ کھاکر زہر سے بے اندیشہ ہوجاتا ہی حکیم بلیناس نے اپنی خواص کی

کتاب مین تحریر فرمایا ہی کہ جس جگہ سنگ پشت ہوگا وہان جاڑے کا نقصان نہ پہونچے گا جسکی آنکھ سے ڈھلکا جاری ہو اگر وہ اسکی آنکھ کا تعویذ بناوے مفید پڑیگا اگر کسی انسان کا جو عضو درد کرے وہی عضو سنگ پشت کا لیکر اُس جگہ پر باندھے فوراً درد زائل ہوگا اگر کسی کے پاؤن مین درد نقرس ہوتا ہو تو پاؤن سنگ پشت کا اسپر باندھ دے فوراً اچھا ہو جائیگا بشرطیکہ جس پاؤن مین درد ہو موافق اُسکے اُس سنگ پشت کا بھی پاؤن ہو اگر عانہ اور بغل کے بال صاف کرکے بعدہ سنگ پشت کا خون طلا کرین ہرگز بال نہ جمینگے مخصوص عورت کے حق مین نہایت مفید ہی اسکے پتہ کا پانی شہد مین ملاکر آنکھ مین لگانا ڈھلکا کے عارضہ مین نافع ہی اور پینا اُسکا خناق کو زائل کرتا ہی اور ناک مین ٹپکانے سے صرع زائل ہوتی ہی اگر سنگ پشت کی پشت کا سرپوش بناکر کسی دیگ کے منہ پر رکھین اور اسکے نیچے آگ روشن کرین ہرگز اُبال نہ آویگا اسکے بیضہ کی زردی بقدر تین مثقال کے شیر گاؤ مین ملاکر نوش کرے تو صاحب سعال کو مفید ہی تصویر یہ ہی
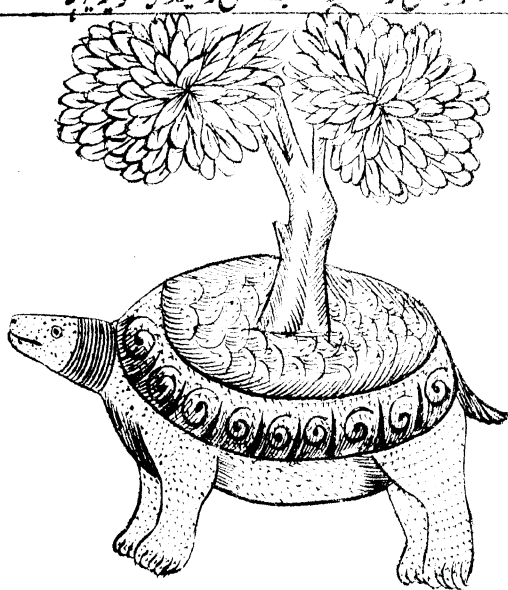
سماریس یہ ایک قسم کی مشہور مچھلی ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اسکا سر سوزندہ ہوتا ہی اور اسکے گوشت سے ریشہ بکثرت پیدا ہوتے ہین اور جراحتہاے رد اور گوشش کو نافع ہی اور داء الثعلب مسہ کو دور کرتا ہی اور داد ہر قسم کا اس سے دفع ہوجاتا ہی سمک یہ بھی مچھلی کی

قسم سے ہی اور بکثرت ہوتی ہی غرض کہ اسکی اقسام بکثرت ہین اور بعض چھوٹی ہوتی ہین
اور بعض بڑی اسقدر طویل ہوتی ہین جنکے اوّل و آخر کا پتا نہین ملتا بعض تاجرون کی زبانی
یہ حکایت سُنی گئی ہی کہ ہمارے جہاز کو ایک مچھلی نے آگے کو نہ بڑھنے دیا اور چار مہینے تک
ٹہنے یہ انتظار کیا کہ جب یہ نکلجاے تو ہم آگے کو بڑھین بعد اسقدر عرصہ کے دُم اس مچھلی کی
معلوم ہوئی اور بعض ایسی چھوٹی ہوتی ہین کہ جسکا دیکھنا دشوار ہی جو مچھلی کہ دریاے شیرین
مین رہتی ہی اسکا گوشت لطیف اور خوش مزہ ہوتا ہی جن لوگون نے اس مچھلی کو باہم مجامعت
کرتے دیکھا ہی انکا بیان ہی کہ جسوقت نر مادہ سے قربت کرنا چاہتا ہی تو اپنی دُم کو علم کرتا ہی
تاکہ ذکر ظاہر ہو جاوے اور مادہ بھی اپنی دُم اُٹھاکر فرج کو نمودار کرتی ہی پس اُسوقت
نر و مادہ باہم وصل ہو جاتے ہین جب انڈہ دینے کا وقت آتا ہی اُسوقت میدان مین آکر
گڑھا تیار کرتی ہی اور اُسمین انڈہ رکھکر خس پوش کرتی ہی اور اُس گڑھے مین بقدرت خدا
وہ انڈے مچھلی ہو جاتے ہین سبحان اللہ بلیناس نے لکھا ہی کہ جسوقت تازہ مچھلی کی بو
بیہوش کے دماغ مین پہونچے وہ اُسی وقت ہوشیار ہو جاتا ہی شیخ الرئیس ابو علی بن سینا نے
لکھا ہی کہ دُہلکا کے حق مین مچھلی کا گوشت مفید ہی اور شہد کے ہمراہ اُسکا استعمال کرنا آنکھون کی
روشنی زیادہ کرتا ہی علاوہ شیخ کے اور لوگ کہتے ہین کہ مہی بھی ہی اور اسکا زہرہ خناق کو
مفید ہی خواہ نوش کرین خواہ شکر کے ساتھ اُسکے حلق مین ڈال دین شبوط یہ مچھلی
ایک گز سے کچھ طویل ہی اور بالشت بھر کی چوڑی ہوتی ہی اور یہ جانور دریاے بصرہ مین
بکثرت ہی جاحظ نے لکھا ہی کہ مجھسے شکاریون نے یہ بیان کیا کہ جسوقت شبوط مچھلی دام مین آتی ہی
تو چاہتی ہی کہ نکل جاوے پس اُچھلتی ہی اور جست اُسکی دس گز اونچائی تک ہوتی ہی پس
اتنی بلند ہو کر جال کے پھندے کاٹ کر نکلجاتی ہی صورت یہ ہی
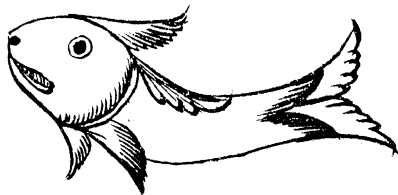
شفنین یہ ایک دریائی جانور ہی اور اسی نام سے مشہور ہی اسکے پانچ دُم منقلب ہوتی ہین برخلاف دیگر جانورون کے یعنے جس جگہ دُم ہوتی ہی اسکے برخلاف اسکی دُمین ہین اسکا پوست درد دندان کو مفید ہی اور یہ نسخہ تجربہ مین آچکا ہی صورت یہ ہی
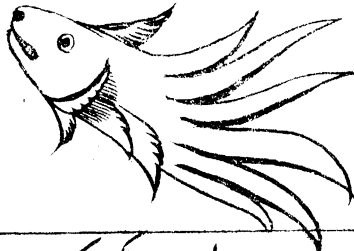
شنیخ یہودی ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ اس حیوان کا چہرہ مانند انسان کے اور باقی بدن مینڈھک کی قطع کا ہوتا ہی قد و قامت کسی قدر گوسالہ سے ملتا ہی اور پوست اسکا گائے کے رنگ پر ہی اسکو شنیخ یہودی کہتے ہین اسوجہ سے کہ یہ شب شنبہ کو پانی سے باہر نکلتا ہی صورت یہ ہی

صیرہ یہ مچھلی چھوٹی ہوتی ہی اور اسکا غرغرہ عارضہ قلاع یعنے مُنہ آنے کو فائدہ عظیم بخشتا ہی صورت یہ ہی
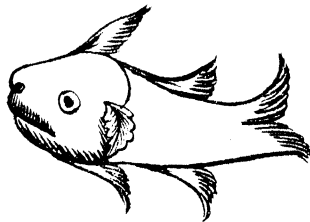
ضفدع یعنے مینڈھک یہ جانور بری اور بحری بھی ہوتا ہی اسکی دونون آنکھ نہایت بزرگی مین پدیدار ہین اور اسکی قوت سماعت گوش اور بینائی چشم نہایت حدت رکھتی ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ لا تقتلوا الضفدع فان نقیقھن تسبیح یعنے اس جانور کو قتل نہ کرو اسکا بق بق حق تعالی کی تسبیح ہی وما من شیء الا یسبح بحمدہ اور کوئی موجودات مین سے نہین ہی مگر یہ کہ وہ تسبیح خدا کرتا ہی اس جانور کی ابتدائی حالت یون لکھی ہی کہ اول ایک مہینہ تک دریا مین آنت سا معلوم ہوتا ہی اور اس مین کالے کالے دانے نظر آتے ہین اور بعد چند روز کے ہاتھ پیر نکلتے ہین جاحظ نے لکھا ہی کہ اس جانور کے استخوان نہین ہوتے اور اس جانور کی تولید بیشمار ہوتی ہی اور اس جانور کو برسات کی رغبت رہا کرتی ہی اور ایسے مقام مین بھی پیدا ہوتا ہی کہ جہان دریا وچشمہ وندی کچھ نہین ہوتا ہی بلکہ ایک لق ودق میدان ہوتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ جس سال اتفاقا اس جانور کی کثرت ہوتی ہی تو اس سال وبا کی شدت ہوتی ہی بعض نے لکھا ہی کہ یہ جانور اکثر رات کے وقت بق بق شروع کرتا ہی اور جسوقت آگ نظر آتی ہی خاموش ہو جاتا ہی لکھا ہی کہ یہ جانور شراب مین گر کر مردہ ہو جاتا ہی اور جب پانی مین آتا ہی تو از سر نو زندہ ہو جاتا ہی جاحظ لکھتا ہی کہ یہ جانور آواز نہین کر سکتا الا اسوقت کہ نیچے کا ہونٹھ پانی مین رکھے اور یہی وجہ ہی کہ اور دیگر گزندون کی آواز نہین سنائی دیتی اگر اسکا شکم چاک کر کے سانپ کے زخم پر لگا دین سودمند ہوتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ بری مینڈک سبز رنگ ہوتے ہین اور دریائی ضفدع کو جو شخص کھاوے اسکا رنگ تیرہ اور آنکھون مین دھند ہو جاتا ہی اور گندہ دہنی اور دوران سر اور کم عقلی اسکو ہو جاتی ہی اور اسکے کھانے سے منی بے اختیار اور بلا ارادت نکلا کرتی ہی اور اسکے گوشت چبانے سے دانت گر جاتے ہین جاحظ نے لکھا ہی کہ ضفدع کو شیر خورش کرتا ہی حکیم بلنیاس نے کتاب خواص مین لکھا ہی کہ ابلتی ہوئی دیگ پر اگر اس جانور کو رکھدین سارا جوش وخروش موقوف ہو جاوے اور صاحب تپ ربع کے گلے مین اس جانور کا لٹکانا نہایت مفید ہی مصنف عجائب المخلوقات نے اسکی خاصیت عجیبہ کی ذیل مین لکھا ہی کہ اسنے سُنا کہ موصل کے حاکم نے اپنے باغ مین ایک مکان بنوایا اور اس کوشک کے پاس ایک حوض بھی تھا جسمین ضفدع بکثرت رہتے تھے اور رات کے وقت بق بق کرنا انکا اس حاکم کو نہایت بے چین کرتا تھا ہرچند حاکم مذکور نے اہل مجلس کو انکی مذمت کا حکم دیا مگر کسی کی

تدبیر پیش رفت نہوئی تا آنکہ ایک شخص نے حاضر ہوکر کہا کہ ایک طشت لیکر حوض کے اوپر منقلب طور پر گردش دیوین پس اس حرکت کے ہوتے ہی انکا بق بق بند ہو گیا اس جانور کے خواص مین حکیم بلیناس نے تحریر کیا ہی کہ اگر اسکی زبان آٹے مین ملاکر روٹی پکاکر ایسلے دمی کو کھلاوین جسپر چوری کا گمان ہو تو وہ شخص فوڑا اقرار کر دیگا اور بحالت خواب مین اگر عورت کے سینہ پر رکھین جو حرکت اُسنے بیداری مین کی ہوگی فوڑا کہدے گی اگر اسکی زبان کو نیشکر کے چھلکون مین رکھ کر جلاوین اور پھر اُس خاکستر کو جس عضو پر لگاوین بال نہ نکلین گے اور اسکا خون لگانا بھی یہی خاصیت رکھتا ہی بلیناس لکھتا ہی کہ جو شخص اسکا خون اپنے چہرہ پر ملیگا اُسکا چہرہ تیرہ رنگ ہو جائیگا اور اسکی چربی بن دندان پر لگانے سے دانت گر جاتے ہین اور جو شخص اسکا خون اپنے اطراف بدن پر ملے اسکو جاڑا اثر نہ کریگا اور اسکا دل اور پتہ دونون زہر قاتل ہین صورت یہ ہی
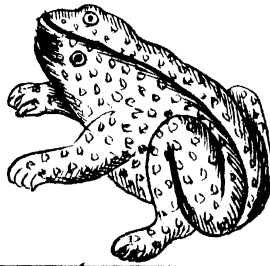
علق ہندی مین اسکو جونک کہتے ہین یہ جانور سیاہ رنگ ایک انگشت کے برابر پانی مین پیدا ہوتا ہی حکما اکثر استعمال اسکا امراض مین کیا کرتے ہین جب چاہتے ہین کہ خون اُس عضو ماؤف کا نکالین تو اسکو وہان لگاتے ہین اور جب چاہتے ہین کہ اس جانور کو موضع مخصوص سے چھوڑائین تو قدرے نمک کا پانی چھڑک دیتے ہین فوڑا اُس عضو کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتا ہی کبھی ایسا ہو جاتا ہی کہ جو جونک بہت چھوٹی ہوتی ہی تو جو شخص دریا مین پانی پیتا ہی اُسکے حلق مین چلی جاتی ہی قاعدہ ہی کہ شیشہ گر لوگ جب شیشہ بناتے ہین تو شیشہ کو بھٹی مین ڈال کر دھوان دیتے ہین تاکہ سختی پکڑ جاے اگر اُس حالت مین کوئی جونک اُس بھٹی مین گر جاے تو فوڑا سب شیشہ شکست ہو جائین اور اسی طرح اگر تنور مین کوئی جونک گر پڑے تو سب روٹیان تنور سے چھوٹ کر آگ مین گر پڑین جسوقت کہ یہ جانور کسی کے حلق مین چسپان ہو جاے تو علاج یہ ہی کہ لومڑی کے بال جلاکر اُسکا دھوان اُسکے حلق مین پہونچاوین فوڑا جونک چھوٹ جائیگی اگر اس جانور کی

دھونی مکان مین کرین تو مکھی مچھر وغیرہ دفعہ ہو جاوینگے اگر علق کو شیشہ مین بند کر دین جب وہ مر جاوے تو اُسکو پیس کر خاک اُسکی جس عضو پر بعد وہان کے بال اُکھاڑنے کے لگا دین تو پھر اُس مقام پر ہرگز بال نہ نکلینگے صورت یہ ہی
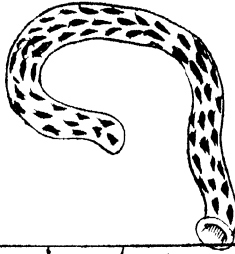
عطا یہ جانور صدفی ہی اکثر ہندوستان مین بستہ پانی مین پایا جاتا ہی خصوص وہان جہان کنار دین اُگا کرتا ہی اور نیز دریاے نیل مین بھی پیدا ہوتا ہی اور یہ جانور بہت عجیب ہی اور اسکا بطور صدف کے گھر بنا ہوتا ہی اور نہایت نازک ہی اور اسکے سر اور دُم اور دو آنکھین اور منھ ہین جسوقت یہ جانور اپنے گھر مین جاتا ہی تو انسان سمجھتا ہو کہ گویا صدف ہی اور جسوقت کہ گھر سے باہر نکلتا ہی نظر آتا ہی اور اپنے مکان کو اپنے ہمراہ کھینچتا ہی اِسکی بو معطر ہوتی ہی اگر اِس جانور کی دھونی دیوین تو مصروع کو مفید ہی اور اِس جانور کو جلا کر اسکی خاکستر کا منجن لگانا دانتون کو جلا دیتا ہی اگر عضو سوختہ آتش پر طلا کرین تو بھی نافع ہی صورت یہ ہی

فرس آبی کہتے ہین کہ یہ جانور مانند اسپ بری کے ہوتا ہی اسکی دُم لمبی ہوتی ہی اور خوب صورت ہوتا ہی اور سُم اسکے شگافتہ ہوتے ہین اور خرگوش کی نسبت زیادہ تر دوندہ ہوتا ہی جاحظ نے کہا ہی کہ یہ گھوڑا دریاے نیل مین پایا جاتا ہی اسکی خورش نہنگ ہی صورت اسکی یہ ہی
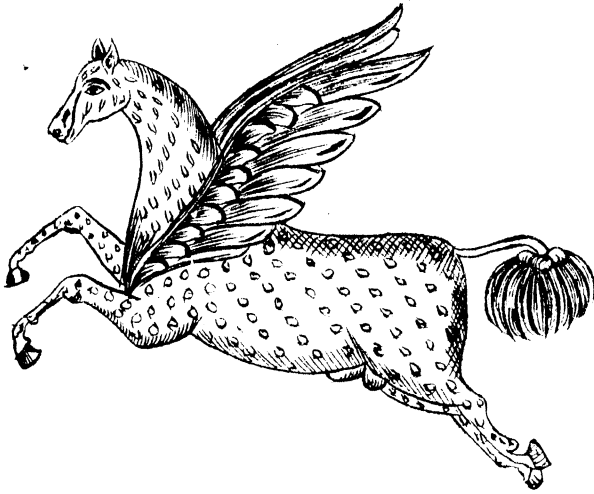
اکثر یہ جانور دریا سے نکل کر بری گھوڑیون سے جفتی کھاتا ہی اسکے مجامعت سے جو نسل پیدا ہوتی ہی
وہ نہایت خوب صورت ہوتی ہی ایک حکایت لکھی ہی کہ شیخ ابو القاسم معروف بہ گرگان رحمۃ اللہ علیہ
جو خراسان کے مشائخ مین سے ہی وہ دریا کنارے اُترے انکے ہمراہ ایک مادیان لطیف تھی
پس دریا سے ایک ادہم گھوڑا برآمد ہوا جسکے بدن پر مانند درہم کے سفید نقطے تھے پس
اسکی مقاربت سے وہ مادیان حاملہ ہوکر ایک بچہ جنی وہ نہایت خوب صورت پیدا ہوا شیخ کو طمع آئی
کہ پھر اور بچہ حاصل کرے غرض کہ مراجعت کے وقت پھر وہان آئے اور مادیان ہمراہ لائے اور وہ
بچہ بھی ہمراہ لائے پس دریائی گھوڑا نکلا اور اُس بچہ کو تھوڑی دیر سونگھا اور آپ دریا مین چلا گیا
اور وہ بچہ بھی اُسکے ساتھ دریا مین چلا گیا آخر انھون نے یہ ترکیب کی کہ گھوڑیان ہر سال
لاتے تھے اور بچہ نہ لاتے تھے اور وہ گھوڑیان اُسی طرح گابھن ہوتی تھین پس ہر سال
انھون نے یہ التزام کیا اور اس سبب سے انکو ابو القاسم گرگان کہتے ہین عمرو بن سعد نے لکھا ہی
کہ دریائی گھوڑا مصر کے دریاے نیل مین ظاہر ہوتا ہی اور اُس ملک والے دریاے مذکور کے
چڑھاو سے سمجھ جاتے ہین کہ وہ گھوڑا اب آپہونچا۔ اِس گھوڑے کے خواص مین لکھا ہی کہ
جس شخص کے درد شکم ہو اگر اس گھوڑے کے دانت اسپر باندھ دین تو درد فوراً زائل ہو جاے چنانچہ

ایک جماعت سواران مصر کی کہ آب و غذاے کثیف کھاتے ہین اور جب درد شکم ہوتا ہی تو اسکا دانت باندھ لیتے ہین اور اچھے ہوجاتے ہین اسکے استخوان جلاکر اور چربی مین ملاکر مرہم بناکر مرض سرطان مین لگانا مفید ہی اسکے خصیہ کو سحق کرکے نوش کرنا واسطے دفع زہر گزدم اور مار وغیرہ کے نہایت مفید ہی اگر اسکی کھال کو کسی قریہ مین مدفون کرین تو اس قریہ پر کوئی آفت نہ آویگی اور نیز اسکا پوست ورم پر باندھنا مفید ہی **فاطوس** یہ ایک بڑی مچھلی ہی جو جہاز کو شکست کردیتی ہی اکثر جہاز والے حیض کے کپڑے لیکر کشتی پر آویزان کرتے ہین اور اس ٹوٹکہ سے وہ مچھلی جہاز کی طرف رخ نہین کرتی ہی صورت یہ ہی

قسطا یہ مچھلی اتنی بڑی ہی کہ اسکے استخوان کا پل بناتے ہین جسپر ہوکر عوام الناس گذر سکتے ہین اسکی چربی عارضہ برص پر لگانا نہایت مفید ہی صورت یہ ہی
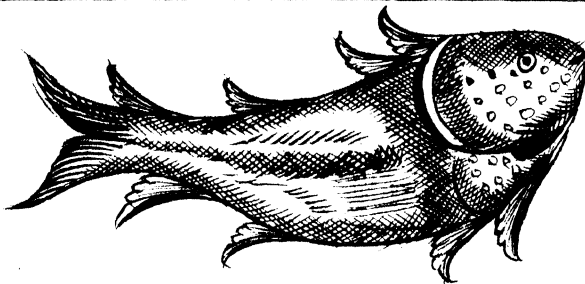
قندس یہ ایک بری جانور ہی جو شہر ایشو کی بڑی بڑی ندیون مین رہا کرتا ہی اس جانور کے گھر کے دو دروازہ ہوتے ہین ایک خشکی کی طرف اور ایک دریا کی طرف اور اسکا مکان کئی درجہ کا ہوتا ہی ایک درجہ اپنے واسطے تیار کرتا ہی نہایت صاف و مصفا اور دوسرا درجہ نیچے کی طرف اپنی بی بی کے لیے اور گھر کے اتر طرف اپنے بچون کے لیے ایک مکان بناتا ہی اور سب کے نیچے

اسکے خادمون کا مکان ہوتا ہی جسوقت کوئی دشمن آجاوے فورًا بڑی دروازہ سے نکل جاتا ہی یا دریائی سے جیساکہ موقع ہوا مچھلی اور بیر کی لکڑی اسکی خورش ہی اور اسکے خادم لکڑی بیر کی اسکے واسطے لاتے ہین سوداگر لوگ اس جانور کا اور اسکے خادم کا پوست خوب پہچانتے ہین کیونکہ جو جانور اسکے خادم ہوتے ہین اُنکے کندھے چھلے ہوے بلا بالون کے ہوتے ہین بوجہ کھینچنے لکڑی کے اور اسی پہچان سے سوداگر لوگ پہچان جاتے ہین اور مخدوم کا پوست نہایت عمدہ ہوتا ہی اسکے خصیہ کو جند بیدستر کہتے ہین اور یہ واسطے عارضہ ریح الصبیان اور صرع کے نہایت مفید ہی اور نیز فالج اور لقوہ اور فراموشی وغیرہ عوارض کو نافع ہی اور ترکیب اسکے کھانے کی یہ ہی کہ ایک رتی بھر جند بیدستر کو جلاب مین گھول کر دیتے ہین شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ جند بیدستر بہت سی بیماریون کو مفید ہی مثل رعشہ اور تشنج اور فالج و نسیان و جملہ عوارض باردہ کے اسکی خاصیت مین یہ بھی لکھا ہی کہ بچہ کو بچہ دان سے باہر لاتا ہی اور ہوام کے کاٹنے کو بھی نہایت سودمند ہی صورت یہ ہی
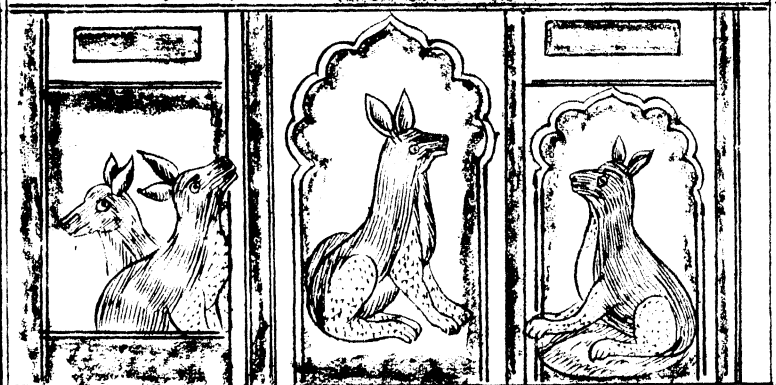
قنفذ الماء یعنے خارپشت آبی۔ یہ جانور عجیب ہیئت کا ہوتا ہی اوپر کا دھڑ یعنے سر اور کندھا اور دونون ہاتھ اور شکم مانند خارپشت جنگلی کے ہوتے ہین اور نیچے کا دھڑ مانند مچھلی کے اور گوشت اسکا نہایت لذیذ ہوتا ہی اس جانور مین بڑے بڑے فائدہ ہین مخصوص بول کو جاری کرنا اور ریگ مثانہ کی مدافعت مین اکسیر ہی اسکا پوست کری کو یعنے بہرہ پن کو زائل کرتا ہی اگر اسکے پوست سے طبل تیار کرین اور اسکو بجاوین اسکی آواز سے جتنے گزندہ ہین بھاگ جاوینگے کہتے ہین کہ

یہ خارپشت جسامت مین مانند گاؤ کے ہوتا ہی اور رنگ سیاہ اور اسکے بدن مین بال نہین ہوتے ہین اور اطراف کرمان مین پیدا ہوتا ہی مجوسی اسکو کہاتے ہین اور صورت یہ ہی
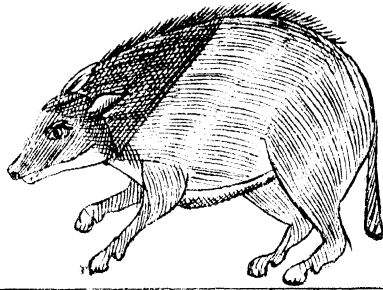
قوقی ایک قسم کی مچھلی ہی اسکے سر پر ایک شاخ ہوتی ہی جسکے ذریعہ سے یہ جانور اپنے اعدا کو دفع کرتا ہی کہتے ہین کہ جسوقت یہ مچھلی گرسنہ ہوتی ہی اور کوئی شکار خود اسکو نہین ملتا ہی اسوقت یہ اپنے تئین کسی بڑی مچھلی کے سامنے لیجاتی ہی اور جب وہ اسکو نگل لیتی ہی اسوقت اسکی شکم کو اپنے خار سے پھاڑ ڈالتی ہی اور اسکو کہاتی ہی اور اگر کوئی جانور اسپر حملہ کرے تو یہ مچھلی اپنے سر کی شاخ سے اسکو دفع کرتی ہی اور اسی شاخ سے جہاز مین سوراخ کرکے اہل جہاز کو کہا لیتی ہی اور ملاح لوگ اسکے پوست کے کپڑے بناکر پہنتے ہین اسواسطے کہ اسکا خار اسکے پوست پر اثر نہین کرتا ہی صورت یہ ہی
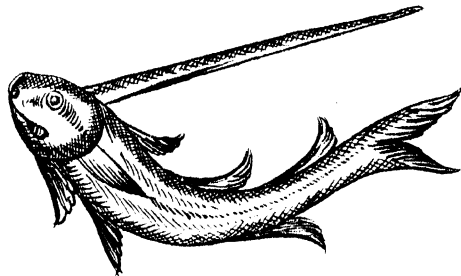
کلب آبی یہ چھوٹا جانور ہی اور مشہور ہی اسکے پیر بنسبت ہاتھ کے طویل اور دراز ہین لکھا ہی کہ یہ جانور اپنے بدن کو اسقدر مٹی مین ملاتا ہی تاکہ تمساح (گھڑیال) یہ خیال کرے کہ مٹی کا ڈھیلہ ہی جب تمساح اس خیال سے اسکو کہا لیتا ہی تو اسوقت

یہ اُسکے پیٹ مین جاکر اُسکے دل و جگر کو خورش کرتا ہی اور پھر شکم چاک کرکے باہر نکلتا ہی بعض کے نزدیک جند بیدستر اسی جانور کا خایہ ہی اور اِنکے آپسمین محبت بڑی ہی یہان تک کہ اگر ایک بھی جال مین پھنستا ہی تو گروہ کا گروہ جمع ہو جاتا ہی پس اگر مادہ گرفتار ہو جاتی ہی تو اُسکا نر دوسری مادہ سے جوڑا نہین کھاتا ہی اور اگر نر گرفتار ہو جاتا ہی تو اسکی مادہ دوسرے نر سے جوڑا نہین کھاتی ہی کہتے ہین کہ جسوقت نر صیاد کے جال مین پھنسا اور اُسکو تحقیق معلوم ہو گیا کہ اُسکی رہائی نہین ہو سکتی تو اپنے خصیہ کو دانتون سے کاٹ کر صیاد کے روبرو پھینک دیتا ہی مگر مادہ بوجہ پوست کے کوئی تدبیر اپنے رہائی کی نہین کر سکتی ہی کیونکہ اُسکا پوست نہایت مفید و عمدہ ہی اور نر کا خایہ جند بیدستر ہونے کی وجہ سے نہایت عزیز ہی جسوقت کہ ایک مرتبہ خصیہ نکالا گیا اور وہی سگ دوبارہ پھر جال مین آیا تو وہ حیوان اپنے پاؤن اُٹھا کر دکھاتا ہی کہ میرے خصیہ نکل گئے ہین اور صیاد اُسکو رہا کر دیتے ہین اُسکی خورش ماہی اور سرطان ہی خاصیت اُسکی یہ ہی کہ اسکا دماغ کھانا تاریکی چشم کو نہایت مفید ہی شیخ الرئیس نے فرمایا ہی کہ اگر کوئی اسکا پتہ بقدر ایک دانہ موٹھ کے خورش کرے تو ایک ہفتہ مین مرجاتا ہی اسکا خایہ واسطے دفع زہر مار و کژدم و ریح الصبیان وغیرہ کے سودمند و مجرب ہی اگر اسکے پوست کو کسی قسم کے پوست مین ملا کر فروخت کرین اور اُسکا پیراہن نقرس والے کو پہناوین نہایت مفید ہی صورت یہ ہی

کوسج یہ مچھلی بصرہ کے قرب و جوار مین ہوتی ہی مانند انسان کے اسکے بھی دانت ہوتے ہین اور حیوانات کو پارہ پارہ کر ڈالتی ہی اگر اس مچھلی کو بوقت شب شکار کرین تو اُسکی چربی بکثرت نکلے گی اور اگر دِن مین گرفتار ہوئی تو کچھ بھی ظاہر نہو گی صورت اُسکی یہ ہی
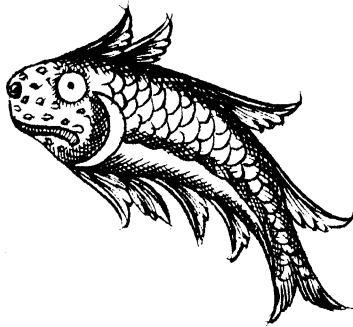
نظر پانچوین بیان کرہ زمین مین

زمین ایک جسم بسیط ہی اسکی طبیعت سرد و خشک اور اسفل کی طرف مائل ہی اسکی شکل مانند کرہ کے ہی اور پانی سے اوپر ہی بدین دلیل کہ حکما نے اعتبار کیا ہی ایک خسوف کو عالم مین اور وہ خسوف بلاد شرقیہ اور غربیہ مین مختلف وقتون پر پایا گیا ہی پس اگر اسکا طلوع و غروب شہرہاے مغرب اور مشرق مین ایک ہی وقت پر واقع ہوتا تو ہرگز اختلاف نہ پایا جاتا زمین بارد مخلوق ہوئی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ اگر بارد نہوتی تو سنگینی اور چسپیدگی نہ رکھتی اور اگر یہ دونون صفات نہوتے تو کب ممکن تھا کہ حیوانات اسکی پشت پر ٹھہر سکتے اور اسکے شکم سے معدنیات پیدا ہوتے غرض کہ حکما کے نزدیک زمین کے تین طبق ہین جو مرکز سے نزدیک ہی وہ صرف زمین ہی اور وہ طبقہ گلی ہی اور ایک ایسا طبقہ ہی کہ بعض بعض اسکا ظاہر ہی اور بعض بعض پر اسکے دریا محیط ہی اور وہی افلاک کا مرکز ہی اور درمیان عالم کے استادہ بحکم خدا ہی اور ہوا اور پانی دونون محیط ہین اسکے ساتھ ہر طرف سے اور انسان جس جگہ زمین پر استادہ ہو اسکا سر آسمان کے مقابل رہیگا اور زمین قدم کے نیچے رہیگی اور انسان آسمان کے نصفی کو دیکھتا ہی اور جب دوسرے مقام کو کوچ کر جاوے تو وہان جاکر اسکو دوسرا حصہ نظر آنے لگتا ہی پس دریاے محیط نے اکثر روے زمین کو احاطہ کر لیا ہی زمین مکشوف بہت کم ہی جو کہ دریا سے دکھلائی دیتی ہی اور مثال اسکی مانند ایک بیضہ کے ہی جو دریا مین پڑا ہو اور صرف اسکی چوٹی دریا سے باہر کھلی ہوئی ہو پس زمین کی مثال نہ تو مدور بیضہ سے ہی نہ طویل سے بلکہ ایسے بیضہ سے جو دریا مین پڑا ہو اور اسکی چوٹی کسی قدر پانی سے اوپر نمودار ہو۔ زمین کے اندر بکثرت جنگل اور

غار اور بڑے بڑے سوراخ اور خلیجین یعنے نہرین ہین اور یہ سب پانی اور بخارات اور رطوبتون سے پر ہین اور یہ سب رطوبتہاے روغنی رکھتے ہین جسکی چربی سے جوہرہاے معدنی بستہ ہوجاتے ہین اور یہ بخور اور رطوبت ہمیشہ استحالہ و تغیر مین رہتے ہین بعض وقت توموجود اور بعض مرتبہ معدوم ہوجاتے ہین باذن اللہ تعالیٰ اور ظاہر زمین مین پہاڑ اور جنگل اور بلندی اور پستی اور ریگستان اور سبزہ اور ندیان اور خلیجین وغیرہ بکثرت ہین جنمین سے اکثر ہمیشہ جاری اور بعض کبھی کبھی مسدود ہوجاتی ہین اور ہوا اور ابر اور باران کسی وقت جدا نہین ہوتا ہان مواضع مختلف مین مثلاً سرما کے موسم مین عراق اور فارس وغیرہا مین بارش ہوتی ہی اور گرما کے موسم مین ہندوستان مین پس ثابت ہوا کہ ہرگز ابر کا فیض عالم سے منقطع نہین ہوتا کسی نہ کسی وقت ہر ایک طرف کو طرفہاے مغرب و مشرق و شمال و جنوب سے پہونچتا ہی احوال عالم کے بیان مین اختلاف ہی مانند رات دن اور گرمی اور سردی اور خزان اور بہار کے اور عالم مین بہت سے شہر مختلف الوضع والطبع اور معادن اور حیوانات اور نباتات ہین کہ یہ ہمیشہ کون و فساد مین ہین کہ کبھی ہست ہوجاتے ہین اور کبھی نیست اور زمین مین کوئی موضع ایسا نہین ہی کہ جہان یہ سب چیزین نہون البتہ اختلاف صورت اور مزاج اور جنس اور نوع مین ضرور ہوتا ہی اور اسکی تفصیل غیر خدا کے کوئی نہین جانتا ہی چنانچہ حق تعالیٰ خود فرماتا ہی وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین واللہ الموفق للصواب یعنے کوئی پتا اور دانہ یہان تک کہ اگر ظلمات ارض مین بھی ہو اور کوئی خشک و تر ایسا نہین ہی جسکا بیان لوح محفوظ مین نہو

فصل اختلاف راے حکما و علما کے بیان مین

زمین کی صورت اور اسکی وضع کے بارہ مین بڑا اختلاف ہی مگر جسپر اکثر کا اعتماد ہی وہ یہ ہی کہ زمین کی شکل گوے کے مانند مدور ہی اور فلک کے اندر یہی ہی جسطور سے کہ بیضہ کے اندر زردی ہوتی ہی زمین کا دور ہر طرف برابر ہی یعنے فوق و تحت و شمال و جنوب و مغرب و مشرق مین ہشام بن حکم متکلم کا اعتقاد ہی کہ شیب زمین ایک جسم ہی اور اسکی شان سے بلند ہونا ہی لیکن زمین سے مانع ہی نیچے جانے کو اور اسوجہ سے تعمد کی محتاج نہین ہی کیونکہ خواہش انحدار کی نہین کرتی ہی بلکہ ارتفاع کی طالب ہی تعمد سے یہ مراد ہی کہ عمود اور ستون کی محتاج نہین ہی کہ اس سے قائم ہو بلکہ بلند ہونے کی آرزو رکھتی ہی ابوالہذیل لکھتا ہی کہ حق تعالیٰ نے اپنی حکمت ازلی سے زمین کو بے ستون اور بے کسی علاقہ کے برپا کیا ہی اور دیمقراطیس معتقد ہی کہ زمین ہوا پر قائم ہی اور ہوا بھری ہوئی ہی اُسکے تحت مین اور کوئی نکلنے کا مخرج نہین پاتی ہی اس سبب سے مضطرب ہوکر آخر ساکن اور مستقل ہوگئی اور یہی راے ہشام بن حکم متکلم کی راے سے اتفاق کرتی ہی اور بعض حکما کا مذہب ہی

کہ زمین استادہ ہی درمیانہ فلک ایک مقدار پر اور فلک ہر طرف سے اُسکا جذب کیے ہوے ہی
پس اسی وجہ سے مائل ہوتی ہی ایک طرف فلک سے بغیر اسکے کہ مائل ہو دوسری طرف
فلک سے بقدر اُسکے بے کم و بیش کے کیونکہ قوت اجزا کی برابر ہی مانند سنگ مقناطیس کے جو
لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہی اور فلک بمقتضاے اپنی طبیعت کے زمین کو ہر طرف سے کشش و
جذب کرتا ہی بعض حکما کہتے ہین کہ زمین درمیان مین استادہ ہی اور زمین کی ایستادگی کا سبب
دور فلک کی شتابی ہی اور دفع کرنا آسمان کا زمین کو ہر طرف سے تاکہ زمین اپنے میانہ پر قائم رہے
جیساکہ دیکھنے مین آتا ہی کہ اگر خاک اور پتھر کسی شیشہ مین رکھ کر ہلاوین تو قوت حرکت کے سبب سے
وہ خاک اور پتھر سیدھا قائم ہو جائیگا محمد خوارزمی نے لکھا ہی کہ زمین درمیان آسمان کے ہی
اور نشیب کے اندر ہی اور زمین مدور اور گرد ہی مانند گوے کے اور دندانہ رکھتی ہی
مانند پہاڑون اور ٹیلون اور گڈھون کے اور یہ حال بجگردی کے نہین ہوسکتا ہی سواسطے کہ
مقدار کوہستان کی اگر مساحت کیجاوے ممکن ہی کہ یہ قیاس گروی ہونے کا صادق آجاوے
اسواسطے کہ جیسے کرہ کا قطر ایک یا دو گز کا ہی جسوقت کہ آگے اُس سے کوئی چیز مانند دانہ ہاے
ارزن وغیرہ کے یاکہ فرو ہو جاے ہر حال مین گروی ہونے سے باہر نہین نکل سکتا ہی
اور اگر یہ کوہستان نہوتے تو البتہ جو کہ پانی چارون طرف سے محیط ہی اسے خراب کر دیتا
اِسطرح سے کہ اسکے آثار بھی قائم نہ رہتے پس حکمت الٰہی جو کہ نباتات و حیوانات و معدنیات کے
پیدا کرنے مین ہی وہ بالکل باطل ہو جاتی فسبحان من لا یعلم اسرار حکمتہ الا ہو یعنے وہ خدا پاک ہی
کہ جسکے اسرار حکمت کو سواے اسکے دوسرا نہین جانتا ہی اور وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ زمین اپنے پہلو بہ پہلو غلطک کھاتی تھی اور حرکت کرتی تھی اور کشتی کے مانند آمد و رفت کرتی تھی
پس اسکے ثبات کے واسطے پیدا کیا حق تعالیٰ نے ایک ملک کو نہایت بزرگی اور قوت مین اور
حکم دیا کہ اُسکے نیچے آوے اور رکھے زمین کو اپنے دونون کندھے پر پس اُس فرشتے نے باہر
نکالا ایک ہاتھ مشرق سے اور ایک ہاتھ مغرب سے اور اطراف زمین کی حفاظت کی بعد
ازان اُس فرشتے کو قرار نہ تھا کیونکہ اُسکے قدم قائم نہ تھے کسی چیز پر پس حق تعالیٰ نے ایک
مربع پتھر یاقوت سبز سے پیدا کیا اور اُس پتھر کے درمیان مین سات ہزار سوراخ کیے اور ہر
سوراخ مین یک دریا پیدا کیا کہ صفت اُسکی نہین جانتا کوئی سواے حق تعالیٰ کے پس حکم دیا اُس سنگ
یاقوت سبز کو کہ اُس فرشتہ کے دونون قدم کے نیچے جاوے پس ویسے ہی بموجب حکم کے جاکے ٹھہر

قیام کیا بعد ازان اُس پتھر کو بھی قیام نہ تھا پس اللہ تعالیٰ نے ایک مادہ گاؤ پیدا فرمائی جسکے چالیس ہزار آنکھ اور چالیس ہزار کان اور چالیس ہزار ناک اور چالیس ہزار منھ اور چالیس ہزار زبان اور چالیس ہزار ہاتھ پیر ہین اور اس مادہ گاؤ کے دونون ہاتھ اور دونون پیر کے مابین فاصلہ پانچ پانچ سو برس کی راہ کا واقع ہو پس حکم دیا حق جل جلالہ نے اُس گاؤ کو کہ اُس پتھر کے نیچے جاوے پس وہ گاو سنگ یاقوت کے نیچے حاضر ہوئی اور اُس سنگ کو اپنے سر پر اٹھالیا اور نام اُس گاؤ کا کشوبان ہو پس اُس گاؤ کو بھی قرار نہ آیا پس پیدا کیا حق تعالیٰ نے ایک مچھلی کو اسقدر عظیم کہ آنکھ کسی کی اُسپر قائم نہو سکتی تھی بسبب عظمت اور براقی چشم اور بزرگی جسم اور ہیبت اسکی کے اور یہان تک اسکی کلانی ہو کہ اگر کل دریا اسکی ایک ناک مین چھوڑے جاوین تو ایسا معلوم ہو جیسا جنگل مین ایک رائی کا دانہ گر گیا پس اللہ تعالیٰ نے اُس مچھلی کو حکم دیا کہ گاؤ کے نیچے جاکر ٹھہرے اور اسکا نام یوت بہموت ہو بعد ازان اُس مچھلی کے نیچے پانی اور پانی کے نیچے ہوا کو قرار دیا اور اُسکے نیچے ظلمات یعنے تاریکی قرار دی بعد ازان کسی نے خلایق مین سے نہین جانا اور نجانے گا کہ اس ظلمات کے نیچے کیا ہو الا حق تعالیٰ دانا ہو

فصل مقدار اجرام زمین مین آباد و غیر آباد سے

ابو الریحان لکھتا ہو کہ قطر زمین کی درازی دو لاکھ ایک سو تریسٹھ فرسنگ ثلث فرسنگ اور پر ہی اور دور زمین کا چھ ہزار آٹھ سو فرسنگ ہو پس اس قاعدہ پر جو زمین کہ پانی سے نکلی ہوئی ہو چودہ ہزار سات سو چالیس فرسنگ طولاً اور چار ہزار دو سو بیالیس اور پانچوان حصہ فرسنگ کا اوپر عرضاً ہو اور مہندسین ازروے دلائل ہندسہ کے اسی پر اعتماد رکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص گڈھا زمین مین کھودے تو البتہ نہایت پر اسکے دوسرا سوراخ ہوگا دوسری طرف زمین کے پس اگر شہر شاہ سوراخ کرین زمین نوسیع مین البتہ وہ سوراخ منتہی ہوگا زمین چین مین اور حکماے مہندسین دلائل بناپر اعتماد کرتے ہین۔ ایام اسلام مین مساحت زمین کی مامون خلیفہ کے عہد مین باعتبار ارتفاع قطب معدل النہار کے ہوئی تھی حکما کے اعتبار سے ہر درجہ آسمان کا چھپن میل اور دو ثلث میل ہو اور بطلیموس حکیم نے چاہا تھا کہ بزرگی مقدار زمین کی دریافت کرے کہ معمورہ اور ویرانی کسقدر ہو پس طلوع اور غروب آفتاب سے قرار دیا اور وہ ایک دن رات سے مراد ہو بعد ازان اسکو چوبیس سے قسمت کیا اور ہر قسمت کو ساعت مقرر کیا اور اُس ساعت مستوی کو پندرہ جزو پر قرار دیا پس تین سو ساٹھ جزو قرار دیے مقابلہ تین سو ساٹھ درجہ فلک کے

پس چاہا کہ اس بات کو بھی دریافت کرے کہ ہر جزو اجزاے فلک کا زمین کے کتنے میل کے
مقابل مین ہو پس اسکو کسوف آفتاب سے دریافت کیا ہی کہ کسقدر دوری ہی درمیان
ایک شہر کے دوسرے شہر سے بحساب میل کے اور کسقدر ان دونون شہرون کے درمیان
مین بُعد ہی بحساب ساعت کے یعنے کتنی دیر مین یہ سفر تمام ہوگا مثلاً ایک شہر سے دوسرے
شہر کے پہونچنے مین ایک دن کی راہ ہوگی تو بارہ ساعت ہونگی کہ بالکلیہ راستہ مین گذرینگی اور
شرط یہ ہی کہ اُس شخص نے سفر بھی کیا ہو اور ساعت کو ساعت مستوی جانتا ہو نہ ساعت
معوج کیونکہ ساعت مستوی پندرہ درجہ سے کم و زیادہ نہین ہوتی ہی بخلاف ساعت معوج کے
کہ اگر کسی روز ایام زمستان مین دس ساعت مستوی جان سکے کہ اول آفتاب جدی مین ہی
جو دوسو دس درجہ سے مراد ہی اور یہ نہایت دن کی کمی ہی اور رات چودہ ساعت مستوی
یہ بھی دوسو دس درجہ کی ہوئی لیکن ساعات معوجہ وہ ہین کہ انھین ڈیڑہ سو کو ساڑھے
بارہ درجہ پر رکھے اور اگر برعکس ہو یعنے دن چودہ ساعت کا مانند اول آفتاب کے
سرطان مین اور رات ڈیڑہ سو درجہ یعنے دس ساعت مستوی ہو تو شب و روز دونون مستوی
ہون پس اُن دوسو دس درجون کو بارہ پر قسمت کرتے ہین اور ہر ایک حصہ کو ساڑھے سترہ ساعت
معوجہ کہتے ہین پس بطلیموس نے قسمت کیا ہی میل ہاے زمین کو اجزاے ساعت پر پس
دریافت کیا ہی کہ ہر ایک جزو فلکی کو پچھتر میل زمین برابر ہی پس ضرب دی ہی پچھتر کو اجزاے
بروج مین جو کہ تین سو ساٹھ ہین پس حاصل ضرب ستائیس ہزار میل زمین ہوئی بطلیموس
کے نزدیک زمین مدوّر ہی اور ہوا سے معلق ہی اور فلک کہ دور زمین سے مراد ہی ستائیس ہزار میل ہی بعد
ازان اسکی آبادی اور ویرانی کا تخمینہ کیا ہی پس جو کچھ کہ دریافت کیا ہی معمورات سے
وہ جزائر عامرہ ہین جو مغرب مین واقع ہین اور وہ جزیرہ خالدات کا ہی نہایت چین تک
پس جسوقت آفتاب اس جزیرہ مین طلوع کرتا ہی چین مین غروب کا وقت آتا ہی اور
جب یہان غروب ہو تو چین مین طلوع ہوتا ہی پس یہ نصف دائرہ زمین کا ہی اور یہ
تیرہ ہزار میل ہی اور یہ درازی سب آباد ہی پس معمورہ زمین حساب کیا تو معلوم ہوا کہ
معمورہ زمین کنارہ جنوب سے کنارہ شمال تک یعنے جس جگہ سے کہ روز و شب برابر ہی
وہان سے دور زمین کا وہان تک ہی کہ جہان موسم گرما مین دن بیس گھڑی اور رات
چودہ گھڑی کی ہوتی ہی اور موسم زمستان مین اسکے برخلاف اسکی رات بیس گھڑی کی

اور دن چودہ گھڑی کا پس لکھا ہی کہ رات دن کا استواد رمیان جزیرہ ہند و حبش کے کنارہ جنوب سے ہی اور جس موضع مین کہ دن ساڑھے بیس گھڑی کا ہوتا ہی وہ کنارہ شمال کے نہایت پر ہی اور درمیان ان موضعون کے ساٹھ فرسخ ہین پس کل چار ہزار پانچ سو میل ہوا اور وہ چھٹا حصہ زمین کا ہی

فصل ربع ہاے زمین کے بیان مین

ابو الریحان خوارزمی نے لکھا ہی کہ سطح معدل النہار جو زمین کے دو حصہ پر منقسم ہی خط استوا پر پس ان دو مین سے ایک شمالی ہی اور دوسرا جنوبی پس جسوقت توہم کیا جاوے دائرہ عظیمہ زمین پر جو کہ گذرتا ہی دونون قطب خط استوا پر قسمت ہو جاتی ہی زمین آدھون آدھ پر پس قسمت کی گئی زمین چار طور پر دو قسم جنوبی اور دو قسم شمالی جو کہ ظاہر ہی یعنے وہان پر پانی نہین ہی پس اسکو ربع معمور کہتے ہین اور ربع مسکون بھی اسی کو کہتے ہین اور یہ ربع شمالی ہی ان مجموعہ پر جو بیچانے گئے ہین مانند دریا و جزیرہ و کوہستان و معدنیات و شہر و دیہات وغیرہ کے چونکہ یہ حصہ زمین کا قطب شمالی کے نیچے واقع ہی اور اسمین سردی اور برف انتہا سے ہی پس اسوجہ سے یہ آباد نہین ہی ابو الریحان نے لکھا ہی کہ معدل النہار جدا کرتا ہی زمین کو دو نصف پر ہر ربع سے دو نصف شمالی اور دو نصف جنوبی پس دو ربع شمالی آباد ہین اور یہ آبادی عراق سے لیکر جزیرہ شام اور مصر و روم و فرنجہ و رومیہ و سوس و جزائر سعادات تک ہی بعض نہین جزیرون کو جزائر خالدات کہتے ہین پس یہ ربع غربی شمالی ہی اور عراق سے اہواز تک و کوہستان و خراسان و تبت سے چین تک اور چین سے قوام تک یہ ربع شرقی شمالی ہی اور اسی طرح نصف جنوبی دو ربع ہی شرقی جنوبی مین حبش اور زنگ اور نوبہ ہی اور ربع غربی مین کوئی نہین گیا ہی اور وہ سرنگون پانی مین غرق ہی ایک حکایت ہی کہ بطلیموس یونان کا بادشاہ تھا اُسنے چاہا کہ اس ربع مسکون کی کیفیت کو دریافت کرے پس لوگون کو اُدھر روانہ کیا اور انھون نے جاکر وہان کے علما سے اس بارہ مین مباحثہ کیا اور بعد دریافت حال اوّل لوگون نے واپس آکر یہ خبر دی کہ اُدھر بالکل خراب ہی اور کچھ آبادی نہین ہی پس اسی واسطے اس ربع کو خراب کہتے ہین اور اسکو ربع مغرق بھی کہتے ہین

فصل اقالیم کے بیان مین

واضح رہے کہ ربع مسکون سات طور پر تقسیم کیا ہی اور ہر ایک تقسیم کو ایک ملک بنایا ہی گویا ایک فرش دراز بچھایا گیا ہی مشرق سے مغرب تک اور چوڑائی اُسکی جنوب سے شمال تک ہی اور طول و عرض مین مختلف واقع ہی اور صورت یہ ہی
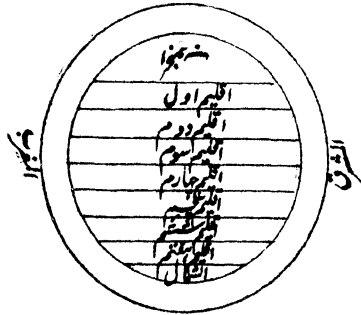
پس سب سے طویل اور عمدہ اقلیم اول ہی اسکی درازی مشرق سے مغرب تک تین ہزار
فرسخ ہی اور چوڑائی جنوب سے شمال تک ڈیڑھ سو فرسخ ہی اور سب سے چھوٹا اقلیم ہفتم ہی
کیونکہ اسکا طول مشرق سے مغرب تک ڈیڑھ ہزار فرسخ اور چوڑائی جنوب سے شمال تک ستر ہزار
فرسخ ہی اور باقی اقالیم جو اول اور ہفتم کے درمیان مین واقع ہین پس مختلف ہی طول و عرض انکا
پس واضح رہے کہ یہ اقسام جو مذکور ہوے اقسام طبیعی نہین ہین بلکہ چند خطوط وہمی ہین
جنھین بادشاہان عالیشان نے وضع کیا ہی اول وقت مین جب کہ انھون نے طواف کیا ہی ربع
مسکون مین واسطے دریافت احوال طول وعرض زمین کے اور وہ بادشاہ یہ ہین فریدون ہندی
اور سکندر رومی اور اردشیر بابک فارسی لیکن احوال باقی زمین کا انھین بھی نہین معلوم ہوا اسواسطے
کہ مانع تھے سیر سے اُس زمین مین کوہستان بلند اور راہ دشوار گذار اور دریاہاے پرخطر اور پرموج اور
اور گرمی اور سردی کا اختلاف اور تاریکی بسیار اور اطراف شمالی مین بنات النعش کے نیچے سردی
بدرجہ انتہا ہی اسوجہ سے کہ وہان چھ مہینے تک جاڑا رہا کرتا ہی اور یہ چھ مہینے برابر وہان آفتاب کی
شکل نہین دکھلائی دیتی ہی پس تاریک ہوتی ہی ہوا نہایت سخت اور شدت سرما سے پانی بستہ رہتا ہی اور
بسبب تاریکی اور سردی کے نباتات اور حیوانات تلف ہوجاتے ہین اور اس موضع کے برعکس کنارہ
جنوب سے سہیل کے نیچے چھ مہینے تک گرمی کا موسم رہتا ہی پس گرم ہوتی ہی ہوا مانند آگ کے پس جلاتی ہی
نباتات اور حیوانات کو اور یہ چھ مہینے تمام دن رہتا ہی اور کوئی شب درمیان مین نہین ہوتی ہی پس ممکن نہین ہی
وجود حیوانات اور نباتات اور سکون انسان کا ان دو طرفون مین لیکن ناحیہ مغرب پس مانع ہوتا ہی
دریاے محیط لوگون کو اُدھر کے جانے سے بسبب تلاطم امواج اور تاریکی اپنی کے اور ناحیہ مشرقی کی

جانب کوہستان سخت دشوار گذار حائل ہین جنکے سبب سے لوگ اُدھر نہین جا سکتے اگر ایسی
کیفیتون پر نظر غور کیجیے تو صاف ظاہر ہوتا ہی کہ گویا تمام مخلوق مقید ہی اقالیم سبعہ مین اور
کچھ اِن لوگون کو باقی سرزمین سے آگاہی نہین ہی **فصل زلزلہ کے بیان مین**
حکما معتقد ہین کہ جسوقت بخارات زمین کے نیچے جمع ہوجاتے ہین اور انمین سردی کسی طرح
نہین پہونچ سکتی ہی تاکہ بسبب سردی کے وہ بخارات مثل پانی کے ہوجائین پس ہرگاہ کہ ان بخارات کا
مادہ بکثرت ہوجاتا ہی یہان تک کہ اُنکا تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہی اور زمین سخت ہوتی ہی بحدیکہ کوئی
مسامات اور منفذ نہین ہوتا ہی تاکہ وہ بخارات سہولیت سے نکلجائین پس اسوجہ سے جسوقت وہ بخارات
اوپر کو نکلنے کا ارادہ کرتے ہین اور راہ نہین پاتے ہین پس محبوس رہتے ہین اور اُنکی شدت سے
جسم زمین مین لرزہ آجاتا ہی اور وہ بخارات بھی بسبب رطوبت ہاے متعفنہ کے مضطرب ہوتے ہین
اسطرح پر جیسے کسی تپ لرزہ والے کو شدت سے کپکپی پیدا ہوتی ہی پس بسبب حرارت غریزی کے
اُن رطوبت ہاے متعفنہ مین شعلہ سا بھڑک اُٹھتا ہی اور اُن عفونات کو جلاکر تحلیل کرتا ہی اور اُنکو بخارات اور
دھوان بنا دیتا ہی پس وہ بخارات اور دخانات مسام زمین سے باہر نکلتے ہین پس جب تک کہ وہ
بخارات باہر نہین نکلتے ہین لرزہ اور جنبش بدستور رہتی ہی اور بعد نکلجانے کے سکون ہوتا ہی پس کبھی ایسا ہوتا ہی
کہ اس تپ ولرزہ اور اخراجات دخانات کے سبب سے زمین شق ہوجاتی ہی اور اُسی شق کی راہ سے وہ
بخارات نکلتے ہین اور کبھی جب وہ بخارات زمین کو شق کرکے باہر نکلتے ہین تو زمین دھس جاتی ہی اور یہحال
اُسوقت ہوتا ہی جب کہ اُسکے نیچے زمین مجوف ہوتی ہی پس جسوقت وہ زمین شق ہوئی تو اسکے اوپر جو کچھ مثل
شہر یا پہاڑ کے ہو وہ بھی اُسمین دھس جاتے ہین واللہ اعلم بالصواب **فصل بیان مین سیلاب وغیرہ کے**
حکما کا قول ہی کہ جسوقت مٹی اور پانی باہم ممزوج ہوا تو ایک طرح کی لزوجت پیدا ہوتی ہی اور پھر اُس امتزاج
اور لزوجت مین مدت دراز تک آفتاب کی تاثیرات پہونچا کرتی ہین اور اسوجہ سے وہ مٹی پتھر ہوجاتی ہی جیسا
دیکھنے مین آتا ہی کہ جب آگ مٹی پر برابر رہتی ہی وہ مٹی مثل پتھر کے ہوجاتی ہی جیسے کہ خشت زیادہ آنچ کے
تاؤ کھانے سے پتھر کے مانند سخت تر ہوجاتی ہی اور جسقدر زیادہ آگ کا زور ہوا اُسی قدر
وہ مٹی سخت اور مستحکم ہوتی ہی اور دھس جانا بھی بروقت شق ہونے کے ممکن ہی پس جو زمین کہ
اوپر کو نکل آتی ہی وہ پتھر ہوجاتی ہی اور یہ جائز ہی کہ بسبب ہوا کے یہ امر ظاہر ہوتا ہی کیونکہ ہوا
خاک کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل کرتی ہی پس اُس خاک سے ٹیلے اور انبار ظاہر
ہوتے ہین اور پھر وہ پتھر ہوجاتے ہین صاحب مجسطی کا اعتقاد ہی کہ چھتیس ہزار برس کے بعد منتقل ہوتا ہین

ستارون کے اوج اور تغیر دورہ بروج دوازدہ گانہ مین ایک دور پس جسوقت منقلب ہوتے ہین بروج
کواکب کے شمال سے جنوب کو مختلف ہوتے ہین اُسمین شب و روز اور سرما اور گرما اور گرمی و سردی اور متغیر ہوتے ہین
ربع ہاے زمین کے پس عمارتین خراب ہوتی ہین اور خرابہ معمور ہوتے ہین اور خشکی دریا اور دریا خشکی ہوجاتے ہین
پہاڑ سیلاب اور سیلاب پہاڑ بنجاتے ہین اور کیفیت پہاڑون کی سہل ہوتی ہی یعنے پہاڑون سے سختی
دور ہوجاتی ہی اور سہل ہوتے ہین رطوبات اسکے اور زیادہ ہوتی ہی خشکی اور شکستہ ہوجاتے ہین
پہاڑ بروقت بجلی گرنے کے پس ہوتے ہین سنگ ریزہ سے بڑے بڑے تیہر بعد ازان انکو سیلاب اُٹھاکر
جنگلون مین پہونچاتا ہی اور کبھی جب سیلاب زیادہ ہوتا ہی تو بوجہ اپنے زور و شور کے دریا مین پہونچاتا ہی
پس قعر دریا مین ایک دوسرے پر گرتے ہین اور اسی طرح سال ہا سال مین جمع ہوتے ہوتے دریا کے
اندر کوہستان بنجاتے ہین جیسا کہ خشکی مین ریت کے پہاڑ بنجاتے ہین بسبب ہواے تند کے اور اسی
وجہ سے اکثر تیہرون کے اندر ریگ پائی جاتی ہی اور اکثر اسی وجہ سے تیہر کے اندر صدف اور ہڈیان بہی
پائی جاتی ہین کہ ایک دوسرے پر تہ دار ہین اور اُسکا سبب صرف سیل کا پہونچنا ہی اس نظر سے کہ
سیل جب منتقل ہوتا ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ کو تو اپنے ہمراہ اُس پہلے مقام کی مٹی اُٹھا لیجاتا ہی
اور دریا مین جاکر گراتا ہی پس ہر طبقہ اُسکا تہوڑا زمانہ گذرنے کے بعد تیہر ہوجاتا ہی اور پہر سیل ان پہاڑون
کو لیکر دریا مین گراتا ہی تا آنکہ نکلتے ہین دریا سے چہوٹے چہوٹے پہاڑ واللہ اعلم بالصواب اور کبھی دریا خشک
ہوجاتا ہی اور کبھی خشکی دریا ہوجاتی ہی اسکا ماجرا یہ ہی کہ جب گرتا ہی اضطراب سے دریا جسطرح سے کہ ہم اوپر
لکھ چکے ہین پس پانی نکلتا ہی اور بلند ہوتا ہی اور فراوانی کرتا ہی اپنے کنارون پر تا آنکہ چہپا دیتا ہی بعض
خشکی کو پانی سے اور ہمیشہ چند ایام کے گذرنے پر ایسا ہی ہوا کرتا ہی تا آنکہ دریا پر مواضع ظاہر
ہوتے ہین اور اسی طرح ہمیشہ کہینچتا ہی پہاڑ اور سنگریزہ اور ریگ کو اور اُٹھاتا ہی انہین سیل
اور لیجاتا ہی قعر دریا مین وہان تک کہ جہان اُس دریا مین مٹی پائی جاتی ہی آخر کو جمع ہوتے ہوتے
پٹ جاتی ہی مٹی قعر دریا مین اور ہر مرتبہ اُسپر اور زیادہ جمع ہوتی جاتی ہی تا آنکہ زمین کے برابر
ہوجاتے ہین پس خشک ہوکر جزیرہ کے طور پر ظاہر ہوجاتا ہی اور اُس زمین پر سبزہ زار لہلہاتا
نظر آتا ہی پس وہان پر وحشی و طیور و حیوانات اپنا اپنا مسکن بناتے ہین اور انسان بہی صید و شکار کو
اُسطرف جا نکلتے ہین پس رفتہ رفتہ آبادی کی صورت ہوجاتی ہی اور زراعت و کاشتکاری
ہوتی ہی فسبحان من لا یغیرہ التغییر والزوال وکل ما سواہ یتغیر من حال الی حال واللہ الموفق
للصواب ترجمہ ظاہری الفاظ اسکا یہ ہی کہ پاک ہی وہ خدا جسکو کبھی تغیر اور زوال نہین ہی

اور سوائے اُسکی ذات کے ہر شخص ایک حال سے دوسرے حال پر تغیر کرتا ہی اور وہی
ہر شخص کو راہ صواب پر لگا دیتا ہی

فصل بیان مین فائدہ کوہستان کے

پہاڑون کا عظیم فائدہ یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم اگر پہاڑ
نہوتے البتہ زمین متحرک ہوتی بعض نے لکھا ہی کہ اگر پہاڑ نہوتے تو پانی زمین پر بوجہ اُسکی
استدارت کے آجاتا اور دریا کا پانی تمام روے زمین کو پوشیدہ کرلیتا اور حکمت ایزدی باطل
ہوجاتی جو کہ بنا بر معدنیات و نباتات وحیوانات کے رکھی گئی ہی پس حکمت تقدیر نے یہ امر کیا
کہ پہاڑون کا وجود بنایا بعض کہتے ہین کہ پہاڑون کی وجہ سے نہرین جاری ہین اور یہی نہرین
باعث حیات مادہ حیوانات و نباتات کی ہین اسکا سبب یہ ہی کہ منعقد ہوتا ہی دریا ندیون اور بلند
پہاڑون پر مشرق و مغرب وجنوب وشمال سے اور پہاڑ روکتے ہین ہوا کو کہ نہ بہاوین دریاؤن کو
اور طرف بلکہ منحصر کردے دریاؤن کو درمیان پہاڑون کے تاکہ ملحق ہو اُس سے جاڑا اور پیدا ہو
اُس سے مینھ اور برف اگر پہاڑ مرتفع روے زمین پر نہوتے اور اُن پہاڑون مین جوف نہوتے
تو پھر پانی کاہے مین جمع ہوتا اور گرمیون مین کیونکر ملتا بلکہ جاری ہوتا پانی روے زمین پر اور
بہ جاتا اور قائم نہوتا اور اسوجہ سے خشکی ظاہر ہوجاتی جو موجب ہلاکت نباتات وحیوانات کا
ہوتی گرمیون مین پس اللہ تعالیٰ نے واسطے محصور کرنے بخارات مرتفع کے پہاڑون کو بنایا اور
نیز اسواسطے تاکہ مانع ہو بخار محصورہ کو سیلان سے اور مانع رہین ہوا کو ان بخارات کے پراگندہ
کرنے سے پس رہتا ہی وہ پانی اسمین محفوظ جب تک کہ زمستان کی سردی نہ آئے اور اسوقت
اُن بخارات کو جماتا ہی اور نچوڑ کر اُنکو پانی بناتا ہی تب بارش ہوتی ہی اور پہاڑون کے اجرام مین
ہوا اور گڑھے اور سیل اور غار بکثرت ہین پس جو پہاڑون کی چوٹیون پر باران و برف گرتا ہی وہ
انھین غار و گڑھے مین جمع ہوتا ہی اور پھر پہاڑون کے باریک باریک درزون سے پانی
روانی پاتا ہی اور وہی چشمہ ہوجاتے ہین اور انھین چشمون سے روے زمین پر پانی پہونچتا ہی
اور بندگان خدا کی حیات کا ذریعہ ہوتا ہی اور جو کچھ بندگان الٰہی کے تصرف سے باقی رہا وہ
دریا مین جا رہتا ہی پس جب یہ چشمے خشک ہوجاتے ہین تو پھر زمستان آجاتا ہی اور پھر چشمے
جاری ہوتے ہین اور جب تک دنیا قائم ہی یہی حال رہیگا اب بعض پہاڑون کے عجائبات
لکھے جاتے ہین کوہ **اولستان** روم کی سرزمین پر واقع ہی اس پہاڑ مین ایک راہ ہی جو شخص خوردونی
اور پنیر کھاتے ہوئے ایک سرے سے دوسرے سرے کو نکلجاوے تو اُسکو کتے کے کاٹنے کا اثر

اثر نہ کریگا اور اگر کسی کو کتے نے کاٹا ہو اور وہ دیان کے گئے ہوے آدمی کے دونون پیرون کے
درمیان سے نکلجاوے تو فوراً آرام ہو جاوے اور یہ بات اہل روم مین بہت مشہور ہے۔
کوہ ابی قبیس یہ پہاڑ متصل کعبہ شریف ہے جو کوئی اِس پہاڑ کی چوٹی پر کلہ بریان
کرکے نوش کرے وہ تمام عمر دردِ سر کے عارضہ سے محفوظ رہیگا اکثر لوگ اسپر عمل کرتے ہین ظاہرا
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کے کلہ فروشون نے یہ بات از پیش خود ایجاد کی ہے **کوہ اجا و سلمی**
یہ دونون پہاڑ مقام بنی طے مین ہین کہتے ہین کہ اہل قبیلہ مذکور یہان آنکر ٹھہرے کیونکہ یہان
چشمہ ہاے شیرین اور درخت ہاے انگور بہت ہین اور جگہ بہت خوشنما ہے اسی وجہ سے اُن لوگون نے
یہان بود و باش اپنی اختیار کی **کوہ اروند** یہ سبز پہاڑ ہمدان مین ہے اکثر ہمدانی لوگون نے
اپنے اشعار مین اسکا ذکر کیا ہے اور ایک قصہ یہ ہے کہ کچھ لوگ حضرت امام عالم محمد جعفر صادق
علیہ السلام کے پاس گئے انھون نے کہا کہان سے آتے ہو جواب دیا کوہستان سے انھون نے
کہا کون شہر سے عرض کیا کہ ہمدان سے حضرت نے فرمایا کہ اُس پہاڑ کو پہچانتے ہو جسکو اروند کہتے ہین
جواب دیا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ اُس پہاڑ مین ایک بہشتی چشمہ ہے ہمدانی اُس چشمہ کو دیکھتے ہین
جو پہاڑ کی چوٹی سے سال مین ایک وقت نکلتا ہے اور یہ پانی سنگ خارا سے نکلتا ہے اور نہایت
شیرین اور سرد ہے اور اسقدر سبک ہے کہ اگر انسان شب و روز مین ایک سو رطل بھی نوش کر جاوے
تو بھی کچھ گرانی نہ معلوم ہو اکثر اطراف کے بیمار لوگ اِس چشمہ کے پانی سے غسل کرنے سے تندرست
ہو جاتے ہین اور جسقدر بیمار آتے ہین اُسی قدر اِس چشمہ سے پانی بھی نکلتا ہے **کوہ اسیرہ**
یہ پہاڑ ماوراء النہر ملک شام کے نواح مین ہے اصطخری کا کلام ہے کہ اِس پہاڑ مین نفط اور
فیروزہ اور لوہے اور جستہ اور سیسا اور طلا وغیرہ کی کانین ہین اِس پہاڑ پر ایسے سیاہ پتھر ہین جو مثل
کوئلہ کے سوختہ ہین اور بعضے جل کر راکھ ہو جاتے ہین اُنکی خاکستر کپڑون کے سفید کرنے مین اچھی ہوتی ہے
اور وہ لوگ اسکا بیوپار کرتے ہین **کوہ الشر** یہ پہاڑ قزوین سے تین فرسخ پر ہے نہایت بلند اور
کبھی اسکی برف کم نہین ہوتی ہے نہ جاڑے مین نہ گرمی مین اسپر ایک مسجد ہے جہان آج تک اکثر
لوگ عبادت کے واسطے جاتے ہین اِس پہاڑ کی برف سے ایک کیڑا اسفید رنگ کا پیدا ہوتا ہے اگر
چھوٹی سی کیل بھی کوئی اسکے جسم مین چبھو دے تو اسقدر پانی خوشگوار نکلتا ہے کہ ایک چارپایہ
بزرگ کی تشنگی کو کافی ہوتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ یہ حیوان نہین ہے **کوہ اندلس**
تحفۃ الغرائب کا مصنف بیان کرتا ہے کہ اِس پہاڑ مین دو چشمہ ہین ایک سے سرد اور دوسرے سے

گرم پانی نکلتا ہی اور ایک بالشت کا اِن دونون چشمون مین فاصلہ ہی گرم پانی اسقدر گرم ہی کہ گوشت اُسمین بغیر آگ کے پختہ ہو جاتا ہی اور سرد پانی اسقدر سرد ہی کہ پیتے کے ساتھی آدمی بیحال ہو جاتا ہی کوہ بجنہ اسکی چوٹی پر ایک تصویر خرگاہ کی سنگی ہی اور درمیان اُس خرگاہ کے ایک پانی کا چشمہ ہی اور پشت خرگاہ پر ایک روزن ہی کہ پانی چشمہ کا جوش مارکر اُس روزن سے پہاڑ آتا ہی اور وہان سے زمین پر گرتا ہی **کوہ برانس** یہ پہاڑ سرزمین اندلس پر ہی اِس پہاڑ مین سرخ و زرد گندھک اور پارہ کی کان ہی اور تمام ملکون مین یہان سے جاتی ہی اور یہان زنجفر کی بھی کان ہی اور سواسے اِس پہاڑ کے اورکہین تمام دنیا مین زنجفر کی کان نہین ہی **کوہ تحمید** صاحب تحفۃ الغرائب کا قول ہی کہ اِس پہاڑ پر جانے کی راہ نہایت تنگ ہی اور وہان ایک چشمہ پانی کا ہی اور ہوا وہان اِسقدر تیز ہی کہ آدمی کا وہان ٹھہرنا دشوار ہی **کوہ بےستون** یہ پہاڑ حلوان اور ہمدان کے درمیان مین ہی اور نہایت اونچا ہی اور اوپر سے نیچے تک یکسان ہی اور پتھر اسکا بہت سخت ہی اور اِسکی چوڑائی تین دن کی راہ ہی اِس پہاڑ کی حکایت عجم کی تاریخون مین اسطرح لکھی ہی کہ کسریٰ پرویز کے عہد مین شیرین کے واسطے قصر بنایا گیا جو اب تک موجود ہی اسکا قصہ یہ ہی کہ شیرین کے واسطے غذا شیر کی تھی اور گلہ گوسفندون کا دور رہتا تھا وقت بیوقت دودھ نہ پہونچتا تھا لاجرم یہ راے ہوئی کہ چراگاہ سے قصر تک ایک نہر بنائی جاے اور اِسی راہ سے دودھ پہونچا کرے پس اِس کام کے واسطے ایک مہندس چابک دست کو طلب کیا اور شیرین نے اُس سے فرمایا کہ اِس خدمت کو انصرام کرنا چاہیے اور وعدہ انعام کا بھی کیا اُس سنگ تراش کا نام فرہاد تھا اُس شخص نے شیرین کو دیکھ کر جان شیرین سے ہاتھ اُٹھایا اور اپنے جذبۂ عشق کے زور سے کوہ کنی کرکے جوے شیر روان کی جسوقت اِس خدمت کو سرانجام کر چکا شیرین نے موافق حوصلہ بادشاہی کے بہت ساز رو جواہر انعام فرمایا فرہاد نے وہ سب زر و مال لیکر شیرین پر سے نثار کر دیا اور آپ جنگلون مین پھرتا تھا آخر کو اسکے عشق کا شہرہ تمام عالم مین ہوا اور رفتہ رفتہ طشت از بام ہو کر یہ خبر بادشاہ کے کان مین پہونچی جسکا نام کسریٰ پرویز بن ہرمز بن نوشیروان تھا بادشاہ اِس ماجرے کو سُنکر سخت متحیر ہوا اور وزیران نیک اندیش سے اِس مفسدہ کے دفعیہ کی تدبیر دریافت کی اور کہا کہ اِسکے قتل کرنے مین موجب مواخذہ محشر ہی اور مطلق العنانی اسکی موجب ننگ و ہتک ہی

ایک مشیر خوش تدبیر نے عرض کی کہ اس شخص کو کوہ بے ستون کے کھودنے مین مصروف فرمائیے
آخر کو اسی کام مین ناکام اسکی عمر کا انجام ہو جائیگا اگر نہ مرا اور سخت جانی سے زندہ رہا
بڑھاپے کے زور سے جوانی کا شور دور ہو جائیگا یہ ولولہ تعشق نکلجائیگا یہ راے بادشاہ نے
قبول فرما کر فرہاد کی حاضری کا حکم فرمایا لوگ اسکو لے آئے اُسوقت اول بادشاہ نے تکریم
و تعظیم کی بعد اسکے انعام اور دولت بیشمار اسکو عطا کرنے لگا مگر اسکی نظرون مین کچھ قدر
نہوئی تب کسری نے فرمایا کہ ہمارے اثناے راہ مین ایک پہاڑ بے ستون گذرگاہ کا
سد راہ ہے اگر اسکے درمیان مین راستہ فراخ ہمارے گذر کے موافق بنا دو تو ہم تمھارے
احسان مند ہونگے اور ہم خوب جانتے ہین کہ یہ کام سواے تمھارے اور کسی سے نہوگا
فرہاد نے کہا بشرطیکہ حضور وعدہ فرماوین کہ اسکے صلہ مین شیرین کو مین تجھے دیڈالون گا
اس جواب سے بادشاہ نہایت مکدر ہوا چاہا کہ اسکے قتل کا اشارہ کرے مگر عقل نے
سمجھایا کہ اگر اس پہاڑ کے برابر مٹی ہوتی تو بھی جدا نہوسکتی نہ کہ یہ اتنا بڑا پہاڑ سخت ہے اسکی زندگی
مین تو ہرگز یہ کٹ نہ سکیگا یہ خیال کر کے حکم دیا کہ بہتر ہے شرط مجھے منظور ہے پس فرہاد نے کوہکنی
شروع کی اور ایک شاہراہ اسقدر چوڑی بنائی جسکے اندر سے بیس سوار بلا تکلف نکلجاوین
اور بلندی مین اسکو اسقدر کاٹا کہ بادشاہی محلات سے بھی بلند کر دیا تمام روز تو سنگ کنی کرتا
اور رات کو اسکے ٹکڑے علحدہ لیجا کر جمع کرتا اور پارہ ہاے سنگ کی عجب عجب خوش قطع اور
دلفریب صورتین بناتا تھا اور یہ قاعدہ رکھتا تھا کہ جو لوگ اُن تصویرون کو لینا چاہتے تھے
اُنسے یہ شرط کرتا تھا کہ جو سنگریزہ وغیرہ راستہ مین حائل ہین اُنکو علحدہ پھینک دین
تب اُن تصویرون کو ہاتھ لگاوین غرض کہ جم غفیر ہر روز آتا تھا اور بہ شوق تمام اسکی شرط کو
پورا کر کے تصویرین لیجاتا تھا اکثر منارہ سنگین اور اونٹون کی عماریان فرہاد کی بنائی ہوئین
مولف کی نگاہ سے بھی گذری ہین غرض کہ اسطرح پر کارروائی ہوتی رہی جب وہ وقت
نزدیک آیا کہ فرہاد اپنے کام کو انجام کو پہونچاوے لوگون نے یہ ماجرا پرویز کے گوش گذار کیا
اس اخبار سے شہریار کو رنج کمال ہوا اور اپنے اعیان دولت سے مصلحت جوئی کی لوگون نے
کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کیجیے کہ بادشاہ کا ملال دفع ہو پس یہ صلاح ٹھہری کہ کسی شخص کو بے ستون
پہاڑ پر فرہاد کے نزدیک بھیجیے اور وہ اپنے تئین مغموم ظاہر کرے اور فرہاد سے جھوٹی خبر
شیرین کے فوت ہونے کی پہونچا دے آخر کو ایسا ہی ہوا کہ اس حادثہ دروغ مصلحت آمیز کے

سُننے سے فرہاد نے تیشہ سر پر مارلیا اور سنگ حسرت سینۂ آرزو پر رکھ کر عدم کو سدھارا اس شخص نے کوہ بے ستون مین ایک قصر بنایا تھا اور مقام صدر پر صورت شیرین اور اسکے پرستاران حرم کی بنائی تھی اور ایک طرف کو تصویر پرویز کی بنائی تھی کہ وہ گھوڑے پر سوار ہی اور شیرین کی تصویر بنانے مین تو اسقدر مبالغہ کیا تھا کہ ہر ہر دیوار اور دروازۂ قصر پر ہزارون تصویرین شیرین کی بنائی تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب یہ تصویر حرکت کیا چاہتی ہی اور مُنھ سے بولا چاہتی ہی تصویر یہ ہی

بعض بادشاہ اس ایوان مین تشریف لائے ہین اور زعفران سے صورت شیرین دیر دیر کو رنگا رنگ بنایا ہی کوہ منا منا کے نزدیک ایک پہاڑ ہی جسکو لوگ مبارک سمجھتے ہین اور وجہ یہ ہی کہ حق تعالی نے ایک دنبہ واسطے حضرت اسمٰعیل کے اسی پہاڑ پر بھیجا تھا اور بطور تبرک لوگون نے اُسکے سینگ کعبہ کے دروازہ پر آویزان کیے تھے کوہ ثورالطحل مکہ شریف کے قریب یہ مبارک پہاڑ ہی اور اسپر ایک غار ہی جسمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مع ابوبکر صدیقؓ کے جسوقت کہ مکہ سے ہجرت فرمائی تھی بحکم خدا پوشیدہ ہوے تھے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اکثر لوگ اس غار کی زیارت کو آتے ہین کوہ جشن ارم یہ پہاڑ اجا سیر کے قریب ہی اسمین چراگاہ سرسبز ہی اور پہاڑ کی چوٹی پر مکان قوم عاد کے بنے ہوے ہین اور یہان اکثر پتھر کی تصویرین بنی ہوئی ہین

مگر زمانہ دراز گذر جانے کے باعث اُنکا حال کچھ معلوم نہین ہو **کوہ جودی** یہ پہاڑ بہت بلند ہی
ابن عمر کے جزیرہ مین شرق رو یہ واقع ہو اور یہان پر حضرت نوحؑ کی کشتی کا لنگر ہوا تھا
جیساکہ کلام ربانی ہو واستوت علی الجودی پس جسوقت حضرت نوحؑ کشتی سے باہر آئے
یہان پر ایک مسجد طیار کی جو کہ اب تک موجود ہی اور اُس مسجد پر عہد بنی عباس تک ناؤ کے
تختے موجود تھے **کوہ جوشن** یہ پہاڑ حلب مین ہی اور اُسمین رانگہ کی کان ہی اِس
پہاڑ سے بڑا فائدہ ہوتا تھا تا آنکہ بعد شہادت حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام کے اہل حرم کا
اِسپر گذر ہوا اور آپ کی زوجہ حاملہ تھین اُنھون نے اس پہاڑ کے رہنے والون سے پانی طلب کیا اُنھون نے
برخلاف پانی دینے کے گالیان دین پس آپ نے بددعا دی جسکی برکت سے وہ کان
غائب ہو گئی اور اب تک جو کوئی وہان یہ عمل کرنا چاہے درست نہین ہوتا **کوہ حرث
و حویرث** ارمنیہ مین دو پہاڑ ہین انسان کی مجال نہین کہ اُنپر چڑھ جائے کیونکہ نہایت
بلند ہین لکھا ہی کہ بادشاہان ارمینہ کا گورستان اسی جگہ پر ہی اور اُنکے خزانے بھی اسی مقام پر
مدفون ہین اور بلیناس نے گنج پر ایسا طلسم بنایا ہی کہ کوئی شخص اُسپر قادر نہین ہو سکتا
روایت ہی کہ ارمینہ مین رود اس ندی کے کنارے پر ہزار شہر آباد ہین حق تعالی نے
موسیٰ ابن عمران کو مبعوث کیا اور اُنکو یہان بھیجا مگر یہان کے باشندے اُنکے معتقد نہوے
پس حق تعالی نے اُنھین دونون پہاڑون کو زمین طائف سے اُکھاڑ کر ارمینہ پر ڈھادیا
چنانچہ تمام ساکنان شہر اُنکے نیچے دب گئے **کوہ حرا** یہ پہاڑ مکہ شریف سے تین میل پر ہی اور
اُسمین ایک غار ہی جسمین اول اول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے خلوت کے تشریف
لیجاتے تھے اور جبرئیل وحی لاتے تھے یہ بھی روایت ہی کہ حضرت مع اصحاب کبار کے اِس
پہاڑ پر جب چڑھے تب پہاڑ جنبش مین آیا اُسوقت حضرتؐ نے پہاڑ کو حکم دیا کہ اسکن یا حرا
فما علیک الا نبی او صدیق او شہید فسکن یعنے ٹھہر جا ای پہاڑ کہ نہین ہی اوپر تیرے مگر پیغمبر
یا صدیق یا شہید پس پہاڑ ساکن ہو گیا **کوہ حیات** یہ پہاڑ ترکستان مین ہی اور قوم راجستان
سے متعلق ہی کہتے ہین کہ اس پہاڑ مین سانپ کی کثرت ہی **کوہ دامغان** یہان ایک
چشمہ ہی کہ بروقت گر پڑنے کسی نجاست کے اِسقدر ہوائے تند وحہیب چلتی ہی کہ لوگون کو
خوف معلوم ہوتا ہی **کوہ دیاوند** یہ پہاڑ شہر ری کے نواح مین ہی بلندی مین گویا
سر بفلک ہی مشعر بن مہلل نے کہا ہی کہ بارھون مہینے اس پہاڑ پر برف رہتی ہی اور اُسکا قول ہی

کہ مین خود اس پہاڑ پر گیا اور نہایت مشقت عائد حال ہوئی اور ہرگز خیال مین نہین آتا تھا
کہ وہان تک اور دوسرے فرد بشر کی رسائی ہوئی ہوگی وہان پر ایک چشمہ گندھک کا
مانند سنگپارہ کلان کے ہی جسوقت آفتاب پدیدار ہوتا ہی اُن ٹکڑون سے آگ نکلتی ہی اور
اسقدر پھیلتی ہی کہ پہاڑ کے نیچے جو کچھ ہوتا ہی وہ جل جاتا ہی اور اکثر عجب عجب طور کی
آندھیان اُٹھتی ہین اور اُنسے آوازین صادر ہوتی ہین کبھی گھوڑے اور کبھی گدھے کے مانند
اور کبھی آدمیون کی سی آوازین اُس آندھی مین پیدا ہوتی ہین مگر وہ آوازین سمجھ مین نہین آتی ہین
اور اُس چشمۂ گندھک سے ایسا دھوان اُٹھتا ہی کہ تمام کوہ تیرہ و تاریک ہو جاتا ہی اور عجایبات
مین سے ایک یہ بھی ہی کہ اِس پہاڑ کے رہنے والے جب مورچہ کو ذخیرہ کرتے ہوے
دیکھتے ہین تو قحط سالی کا شگون سمجھتے ہین اور جب بارش باران کی کثرت سے یہ لوگ تنگ آکر
زیان اور نقصان اُٹھاتے ہین تو بکریون کا دودھ آگ پر جلاتے ہین اس ٹوٹکہ سے پانی
برسنا بند ہو جاتا ہی صاحب تحفۃ الغرائب لکھتا ہی کہ یہ شگون مکرر امتحان مین راست نکلا ہی
اور اُسکا کلام ہی کہ جس سمت کو اِس پہاڑ کی چوٹی برف سے خالی ہو جاتی ہی تو علامت
اِس امر کی ہی کہ اس سال اِس جانب درمیان خلق اللہ کے فتنہ عظیم اور خونریزی واقع
ہوگی اور اِس پہاڑ کے نزدیک سُرمہ کی کان ہی اور نیز جستہ اور پھٹکری کی معدنیات ہین محمد بن
ابراہیم ضراب لکھتا ہی کہ جب میرے والد نے یہ خبر پائی کہ کوہ دماوند کے سوراخ مین گبریت
سرخ کی کان ہی تب اُسنے ایک کفچہ آہنی لیکر اُس سوراخ کے اندر پہونچایا مگر ہنوز وہ کفچہ قریب
گوگرد کے نہ پہونچا تھا کہ گوگرد سرخ نے اُس کفچہ کو گلا دیا اہل دماوند کا قول ہی کہ ایک شخص
خراسانی یہان آیا اور اُسنے کفچہ ہاے آہنی مین کچھ دوا لگا کے اُس سوراخ مین ڈالا اور وہان سے
گوگرد سُرخ نکالی اور اُس دوا کے اثر سے وہ آلہ آہنی محفوظ رہا اور علی ابن زرین نے لکھا ہی
کہ مجھے طبرستانیون نے کوہ دماوند کی خبر دی کہ یہ پہاڑ نہایت بلندی پر ہی اُسکی چوٹی سو فرسنگ
سے دکھائی دیتی ہی اور اُسپر ابر کے مانند ایک ایسی چیز ہی جو گرمی اور سردی مین
دور نہین ہوتی اور پہاڑ کو چھپائے رہتی ہی اور اِسکی چوٹی سے ایک چشمہ جاری ہی کہ اسکا پانی
زرد رنگ مثل گندھک کے ہی بعض سیاح جو اس پہاڑ پر گئے ہین اُنکا قول ہی کہ پانچ شبانہ روز
مین اِسکی چوٹی پر پہونچتے ہین اور اُسکی چوٹی کو جو پیمایش کیا تو سو جریب کے موافق عرض تھی
باوجود دیکہ دور سے مخروطی شکل دکھائی دیتی ہی اور ایک قسم کی ریگ اس پہاڑ پر ہی کہ چلنے والون کی

پیر اُسمین دھس جاتے ہین اور اِس پہاڑ کے اوپر کسی حیوانات کے نشان قدم وغیرہ نہین پاے گئے اور نیز حملہ پرندہ اُس پہاڑ کی چوٹی تک نہین پہونچ سکتے اور موسم سرما اِس پہاڑ مین نہایت سخت ہوتا ہی اور اکثر تند تند ہوائین یہان پر چلا کرتی ہین اور شش طاقچہ اُس پہاڑ مین ہین جنسے گندھک کا دھوان نکلتا ہی اور ہر طاقچہ کے پاس کبریت زرد رنگ مانند پتھر کے منجمد دیکھا گیا ہی اور ہر ٹکڑا اُسکا رونق مین مانند روز روشن کے چمکتا ہوا ہوتا ہی اکثر اُن ٹکڑون کو لوگ اُٹھا بھی لاتے ہین کہتے ہین کہ اِس پہاڑ کی نواح کے پہاڑ وغیرہ اُسکے مقابلہ مین ٹیکڑون کے طور پر دکھلائی دیتے ہین اور اُس پہاڑ پر سے دریاے خزر کہ بہت بڑا دریا ہی مانند نہر صغیر کے معلوم ہوتا ہی اور اِس دریا سے اُس پہاڑ تک بیس فرسخ کی مسافت ہی

کوہ ربوہ یہ پہاڑ دمشق یعنے شام سے ایک کوس پر واقع ہی بعض مفسرین کا کلام ہی کہ حق تعالیٰ نے جو واوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین فرمایا ہی یہی پہاڑ ہی غرض یہ پہاڑ بلند ہی اور اُسپر ایک بہت عمدہ مسجد ہی اور وہ مسجد درمیان باغ کے ہی جسکے ہر طرف سبزہ کھلا ہوا ہی اور آبشار پر بہار جاری ہین اور مسجد مین حجرے معقول بنے ہین جنسے اُس بہارستان کی سیر بخوبی ہو سکتی ہی اور اِس پہاڑ کے نیچے ایک دریا جاری ہی اور حکما ایک نہر اِسی دریا سے بالاے کوہ لے گئے ہین کہ وہ نہر کوہ پر ہر طرف جاری ہی نہین معلوم کیا طلسم کیا ہی کہ اسفل سے پانی اوپر گیا اور اُسی مسجد مین ایک چھوٹا سا مکان ہی کہ تمام پتھر کا ہی اور ایک گول پتھر مثل صندوق کے اُسمین رکھا ہی اسمین طرح طرح کے رنگ ہین اور وہ پتھر بیچ سے بقدر ایک گز کے شق ہی لیکن دو ٹکڑے نہین ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی امارہ شق کرے لیکن جدا نکرے اہل دمشق اِس پہاڑ کے حق مین بہت کچھ کہتے ہین مگر واللہ اعلم بالصواب

کوہ رضوی غرام الاصبع نے لکھا ہی کہ یہ پہاڑ مدینہ سے سات منزل پر ہی اِس پہاڑ سے خوشبو آتی ہی اور اکثر شعبہ اور سر سبزی ہی جنگل بھی بہت ہی دور سے بالکل سبز رنگ معلوم ہوتا ہی اس پہاڑ مین درختون کی قطار اور جوئبار کی روانی بکثرت ہی کیسانیون کا قول ہی کہ اس پہاڑ پر محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ مقیم ہین اور زندہ ہین اور شیر و پلنگ اُنکی نگہبانی کرتے ہین اور اُنکے پاس دو چشمے جاری ہین ایک پانی کا اور ایک شہد کا اور وہ اس پہاڑ پر خدا کی طرف سے قید ہین اس جرم پر کہ وہ عبدالملک بن مروان اور یزید بن معویہ کے پاس گئے تھے اور جب حضرت امام مہدی علیہ السلام خروج کرینگے اور دنیا کو پر از عدل و داد فرمائینگے تب وہ بھی اِس قید سے نجات پائینگے سید حمیری کا بھی

یہی مذہب ہی اور اسی پہاڑ سے سنگ بس تمام شہرون مین لیجاتے ہین **کوہ رقیم** قرآن مین
آیا ہی کہ ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم بعضون کے نزدیک رقیم اُس گاؤن کا نام ہی
جسمین اصحاب کہف رہتے تھے اور کہتے ہین کہ یہ پہاڑ زمین روم مین درمیان عمودیہ او تنقیہ کے
واقع ہی عبادہ بن صامت سے نقل کرتے ہین کہ اُسنے کہا تھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
مجکو شاہ روم کے پاس بدین مراد بیجا کہ اُسکو دین اسلام کی جانب رجوع کرون یا کہ
جہاد کرون آخر جب ولایت روم مین پہونچا اسوقت ایک سرخ پہاڑ ظاہر ہوا جسکو لوگ
کوہ اصحاب کہف اور رقیم کا بتلاتے تھے پس ایک دیر کے قریب ہم پہونچے اور وہان کے
لوگون سے حال اصحاب کہف کا دریافت کیا اور اُنسے کہا کہ ہم اُنکو دیکھا چاہتے ہین اور بہت سا انعام
اُنکو دیا پس اُنکے ہمراہ غار مین ہوکر ایک مکان مین پہونچے اور تیرہ آدمیون کو سوتا ہوا پایا اسطرح سے
کہ سب کے سب چادرہا ے پشمینہ خاک آمودہ سر سے پیر تک اوڑھے ہوے لیٹے تھے مگر یہ معلوم نہوا
کہ وہ چادرین صوف کی تھین یا پشم کی یا وبر کی اتنا معلوم ہوا کہ پارچہ دیباج سے گندہ ہین اور
اکثر وہ لوگ آدھی ٹانگ تک موزہ اور موزہ پر جفت کفش پہنے ہوے تھے جنکی پوستین نہایت
نرم اور ابریشمی تھی مین نے سب کے چہرون پر سے چادر ہٹا کے دیکھا تو چہرے بہت خوش رنگ مانند
زندہ لوگون کے تھے بعضے بڈھے کسی قدر سفید بال کے تھے باقی جوان سیہ موادر اُنکی وضع مسلمانون کے
طور پر تھی جب شخص آخر پر مین پہونچا اور اُسکا چہرہ کھولا تو دیکھا کہ اُسکا منہ شمشیر سے زخمی ہو یہ
معلوم ہوتا ہی کہ ابھی کسی نے اُسکو زخمی کیا ہی مین نے اُن لوگون سے اُنکا ماجرا دریافت کیا
اُنھون نے جواب دیا کہ ہر سال ایک عید کا دن ہوتا ہی اُس روز لوگ اِس اطراف کے جمع ہوکر
اِن لاشون کو اُٹھا کر بٹھا تے ہین اور اُنکے ہاتھ منھ دھلاتے ہین اور ناخون کاٹتے ہین اور سر کے
بال کاٹتے ہین اور کپڑے نئے پہناتے ہین اور پھر بطور اول درست کرکے لٹا دیتے ہین کتابون
مین ہمارے مذہب کے لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم سے پیشتر چار سو سال یہ لوگ پیغمبر
ہوے تھے اور ایک ہی وقت آئے تھے اِسکے سوا اور کچھ معلوم نہین ہی اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اصحاب رقیم سات شخص ہین مکسلینا یملیخا مرطونس نبونس
دردانوانس کفشطیطونس اور اُنکے کتے کا نام قطمیر اور اُنکے عہد کے بادشاہ کا نام دقیانوس تھا
کوہ نزانک تحفۃ الغرائب والا لکھتا ہی کہ یہ پہاڑ ترکستان مین ہی اور وہان ایک گروہ
قوم ازانک کا رہتا ہی اور اُنکے پاس نہ تو زراعت ہی نہ شیر وار چارپایہ اِس پہاڑ مین چاندی

سونے کا انبار ہی اکثر کبھی بکریون کے گلہ کی طرح ایک شی ظاہر ہو جاتی ہی کچھ چھوٹی اور کچھ
بڑی اگر کوئی چھوٹا گلہ اٹھاتا ہی تو وہ فائدہ مند ہوتا ہی اور اگر بڑا گلہ اٹھا لیا تو سب گھر والے
اسکے ایک بعد دوسرے کے مرجاتے ہین جب تک کہ اُسی جگہہ نہ چھوڑ آئے الا مسافر
کسی طرح کا گلہ اٹھائے اسکو ضرر نہین پہونچتا **کوہ زعوان** شہر نوس کے نزدیک سرزمین
مغرب مین ہی یہ پہاڑ آراستہ اور اسقدر بلند ہی کہ تین دن کی راہ سے دکھلائی دیتا ہی اہل
افریقیہ سخت مزاج آدمی کے حق مین کہتے ہین کہ یہ شخص کوہ زعوان کی طرح دل سخت ہی اس پہاڑ مین
بڑی آبادی اور بارش بکثرت ہوتی ہی اکثر میوہ کی افراط ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پہاڑ کے دامن مین
بارش ہوتی ہی اور پہاڑ کے اوپر کہین نشان نہین ملتا ہی پس نیچے والے کثرت باران کے
شاکی ہین اور اوپر والے خشک سالی کے **کوہ ساوہ** اس پہاڑ کو مصنف نے دیکھا ہی
نہایت بلند اور ایوان کی وضع پر منقش ہی اور اس ایوان کی چھت پر چار پتھر مثل پستان ہای
عورتون کے رکھے ہین ان چارون مین تین سے پانی ٹپکتا ہی اور چوتھا خشک ہی کہتے ہین
کہ چوتھے پتھر کو کسی کافر نے چوم لیا ہی اسوجہ سے خشک ہی اور ان چار پتھرون کے نیچے
ایک حوض ہی جہان یہ چکیدگی جمع ہوتی ہی **کوہ سیلان** زمین آذربائجان پر واقع ہی
جو کہ مدینہ اردبیل کے قریب ہی کہتے ہین کہ تمام دنیا کے پہاڑون سے بلند ہی حضرت رسول اللہ صلعم نے
فرمایا ہی کہ جو شخص کہیگا فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض
وعشیا وحین تظہرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتها وکذلک
تخرجون حق تعالی اسکے نامہ اعمال مین اس شمار سے نیک نامیان درج فرمائیگا کہ جسقدر درخت
اور برگ کوہ سیلان مین ہوگا۔ لوگون نے حضرت سے دریافت کیا کہ سیلان کی کیا کیفیت ہی
آپ نے فرمایا کہ اس پہاڑ پر بہشت کا چشمہ ہی اور نیز کسی پیغمبر خدا کی قبر ہی۔ ابو حامد اندلسی کا
قول ہی کہ اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی جسکا پانی سردی سے بستہ ہی اور اس پہاڑ کے درمیان مین
چشمہ گرم ہی اکثر بیمار یہان غسل کر کے تندرست ہو جاتے ہین اس پہاڑ کے نیچے ایک درخت
عظیم ہی جسکے درمیان مین سبزہ بکثرت ہی مگر کسی جانور کی مجال نہین کہ اسکو کھاوے جو کوئی
اس درخت کی سبزی کو کھائے فوراً مرجائے اور نیز اُسی کا قول ہی کہ مین نے اپنی آنکھون سے
دیکھا کہ گھوڑا اور دراز گوش اور گائی اور گوسفند وغیرہ اس درخت کے پاس جاتے ہین اور فریاد
کرتے ہین یہان تک کہ اس درخت سے گنجشک بھی نفرت کرتے ہین اس پہاڑ کے قریب ایک گانون مین

جہان کے قاضی مسمی ابی الفرج عبد الرحمن الاسدی سبکی تھے مین نے اُنسے سوال کیا کہ جانورون
کی نفرت کا موجب کیا ہی اُنسے جواب دیا کہ یہ نفرت جانورون کی کچھ اس درخت سے نہین ہی
بلکہ چینیون نے اس پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک ختن سے تبت تک باریک ایسا پل باندھا ہی
کہ جو کوئی اُسپر گذر کرے اُسکی آواز سنگین ہو جاتی ہی اور وہ مرجاتا ہی اور اہل تبت نے
اسکا نام زہر کا پہاڑ رکھا ہی **کوہ شب** یعنے پھٹکری کا پہاڑ سرزمین یمن مین ہی اُس
پہاڑ کی چوٹی سے ایک طرح کے رنگ کا پانی جاری ہی جو ہر طرف سے زمین مین
پہونچ کر جم جاتا ہی اور شب یمانی اُسی کا نام ہی **کوہ شام** اسحاق بن احمد ہمدانی کا
قول ہی کہ یہ بڑا عظیم الشان پہاڑ صنعا کے نزدیک ایک روزہ راہ پر ہی اس پہاڑ پر چلنا
نہایت دشوار ہی اور سوا ایک راہ کے اور دوسری راہ نہین ہی اور اوپر اس پہاڑ کے
بڑے بڑے میدان ہین جنمین دیہات آباد ہین اور کھیتی ہوتی ہی اور انگور و خرما وغیرہ
کا جنگل ہی اور وہان کا راستہ بجز دولتخانہ سلطانی کے اور طرف سے نہین ہی جسکی کنجی
بادشاہ کے پاس رہتی ہی پس جسکو وہان سے اُترنا یا جانا منظور ہوتا ہی وہ بادشاہ سے
اجازت حاصل کرتا ہی اور اس پہاڑ سے اکثر مجاری آب ہین جہان سے پانی صفا وغیرہ
دیگر ولایات مین پہونچتا ہی **کوہ شرف البغل** شام کے راستہ مین ہی اس
پہاڑ مین دو بڑے مکان ہین جہان بڑے بڑے تہخانے ہین اور عجیب و غریب منقش صورتین ہین
جو اُسکے دیکھنے کو جاتا ہی وہان سے آنے کو اُسکا دل نہین چاہتا ہی **کوہ شقان** شقان ایک
موضع کا نام ہی بعض خراسانیون سے سُنا گیا کہ اس پہاڑ مین ایک ایسا غار ہی کہ جہان کے
جانے سے ہر طرح کا بیمار تندرست ہو جاتا ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ اُسی جگہ ایک اور پہاڑ ہی جو
کوئی وہان جائے بے حس و حرکت ہو جائے اور جب دو گز کا فاصلہ رہجاتا ہی تو یکبارگی ہوا کا ایسا
جھونکا آتا ہی کہ آدمی گر جاتا ہی **کوہ شکران** تحفۃ الغرائب والے کا قول ہی کہ یہ پہاڑ شکران کی سرزمین پر
واقع ہی لیکن یہ نہین معلوم کہ یہ شکران یمن کی زمین ہی یا اندلس کی یہ پہاڑ نہایت اونچا ہی اور
اُسپر بطور چراغدان کے ایک مکان بنایا ہی جہان تین رات ہر سال مین روشنی ہوتی ہی مگر
انسان کی طاقت نہین کہ اُسپر چڑھ جاسے کیونکہ ہوا کے جھونکے سے چڑھنے والا نیچے گر پڑتا ہی
اور وہ چراغ دن کو نہین دکھلائی دیتا ہی مگر ایک طاؤس کے طور پر کوئی چیز اُس چراغ کی جگہ پر
دکھائی دیتی ہی اصل حقیقت کسی کی فہم مین نہین آتی ہی **کوہ شیلیر** اندلس کی سرزمین پر ہی

اس پہاڑ پر گرمی اور جاڑہ ہر دو موسم مین کبھی برف کم نہین ہوتی ہی یہ پہاڑ اکثر شہر ہاے
اندلس سے دکھائی دیتا ہی اور اسپر سردی کا موسم نہایت زور سے ہوتا ہی اور اکثر میوہ جات
مانند سیب و انگور و اخروٹ و پستہ وغیرہ کے یہان پر ہین **کوہ صور** مصنف تحفۃ الغرائب
کی تحریر ہی کہ یہ پہاڑ کرمان کے ملک مین ہی اس پہاڑ کے سنگپارہ کو جو کوئی اٹھاکر توڑے
تو اسکے اندر آدمی کی صورت بیٹھی ہوئی یا کھڑی ہوئی یا سوتی ہوئی نظر آتی ہی اس پتھر کو کھس کر
اگر اسکا برادہ پانی مین چھوڑین تو جب وہ برادہ تہ کو جا لگے اُس سے بھی آدمی کی صورت ظاہر ہوتی ہی
کوہ صفا و مروہ یہ سرزمین مکہ معظمہ مین واقع ہی کہتے ہین کہ صفا اور مروہ ایک عورت
و مرد کا نام ہی جنھون نے کعبہ مین زنا کاری کی تھی اور حق تعالی نے اسکے پاداش
مین انکو پتھر کر ڈالا پس انکا نام ہنوز بنا بر عبرت خلائق نامزد ہی حدیث مین آیا ہی کہ ان
الدابۃ التی ہی من شرائط الساعۃ یخرج من الصفا یعنے وہ دابۃ الارض جسکا ظہور قیامت کی
علامت ہی صفا سے باہر نکلے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے عصا کو کوہ صفا پر مارکر
فرماتے تھے کہ بتحقیق دابۃ الارض میری آواز ضرب کو سنتا ہی **کوہ صلقیہ** یہ پہاڑ منجملہ اسکے ہی
جسکا ذکر ابو علی الحسن بن یحیی نے تاریخ صقلیہ مین لکھا ہی کہ یہ پہاڑ دریا کی جانب واقع ہی اور
سہ روزہ مسافت کا دور رکھتا ہی اس پہاڑ پر اکثر اقسام کے درخت اور میوہ جات ہین سکی
چوٹی پر گوگرد کا معدن ہی جس سے آگ کا دھوان اُٹھا کرتا ہی اور کبھی آگ بھی لگ جاتی ہی
جس سے بعض اطراف جل جاتے ہین اور اسکا سوختہ مانند میل لوہے کے ہو جاتا ہی اور اس
سرزمین پر پھر کوئی چیز نہین اُگتی اور نہ کوئی حیوانات کی قسم سے اس سرزمین پر جاتا ہی اور یہ مقام
ہنوز ظاہر ہی جسکو اکثر لوگ اخباث سے نامزد کرتے ہین اور اس پہاڑ کے اوپر برف و باران
ہمیشہ برسا کرتا ہی اور کسی موسم مین بند نہین ہوتا ہی اکثر پرانے زمانے کے حکیم لوگ اس
پہاڑ کے عجائبات اور آتش زدگی وغیرہ کے دیکھنے کو جزیرہ صلقیہ مین آیا کیے ہین اور اس
پہاڑ مین طلا کی بھی کان ہی روم والے اس پہاڑ کا نام کوہ زرتاب تے ہین **کوہ ضلعین** یہ پہاڑ
مکہ کی راہ مین ہی اور اسکے دو ضلع ہین ایک کو بنی مالک کہتے ہین اور یہ لوگ جنکی نسل مین
مسلمان ہین اور دوسرے ضلع کا نام بنی شیصان ہی اور اسکے رہنے والے کافر جنی ہین
ضلع بنی مالک کی سرزمین پر اکثر خلق خدا اترتی ہی اور اپنے چارپایون کو اسکی چراگاہ مین چھوڑتی ہی
بخلاف اسکے بنی شیصان کے ضلع مین کوئی نہین اترتا اور نہ اپنے چارپایون کو چراتا ہی اور

اگر کوئی نادانستہ ایسا کرتا ہی تو اسکے جان و مال پر آفت آتی ہی اور وہان کے لوگون مین ان دونون
معلمون کا حال بہت مشہور ہی **کوہ طاق** طبرستان مین واقع ہی ابو الریحان خوارزمی نے
کتاب آثار الباقیہ مین لکھا ہی کہ یہ پہاڑ گرم ہی اور اس پہاڑ مین ایک غار ہی کہ اسکی نسبت حضرت
سلیمان علیہ السلام سے ہی اگر کوئی اس غار مین نجاست ڈال دیتا ہی تو پانی بکثرت برسنا شروع
ہوتا ہی اور جب تک وہ نجاست وہان سے نکالی نہ جائے پانی برسنا موقوف نہین ہوتا
کوہ طاہرہ مصنف تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ یہ پہاڑ سرزمین مصر مین ہی اور اسپر ایک
کنیسہ ہی اور اسمین ایک حوض ہی جب پہاڑ سے آب شیرین جاری ہوتا ہی اس حوض مین
گرتا ہی اور اس پانی کا نام طاہرہ ہی اور جب حوض لبریز ہو جاتا ہی ادھر ادھر پانی نکلتا ہی
اگر اس حوض مین کوئی حائضہ یا جنب نہاوے تو پانی آنا موقوف ہو جاتا ہی جب تک کہ اسکا
سب پانی باہر نکالا نہ جاوے **کوہ طبرستان** تحفۃ الغرائب کے مصنف نے اپنی
کتاب مین درج کیا ہی کہ اس پہاڑ پر ایک اس قسم کی گھاس ہی جسکو جو زماثل کہتے مین اگر
کوئی اسکو ہنستے ہوئے کھائے تو بے اختیار ہنسی آوے اور روتے ہوئے کھائے تو رونے کا
زور ہو اسی طور پر جس حالت مین اسکا کھانے والا اول سے ہو اسی حالت کا زور ہو جاوے
کوہ طور زیتا یہ پہاڑ سرزمین بیت المقدس مین واقع ہی یہ پہاڑ جائے برآمد حاجات
خلق ہی اکثر لوگ اسکی زیارت کرتے ہین کہتے ہین کہ اس پہاڑ مین ایک غار ہی
جہان ستر پیغمبر بھوک کے مارے بہشت نصیب ہوے ہین اور اس پہاڑ کے قریب ایک مسجد ہی
جہان سے حضرت عیسی آسمان کو تشریف لے گئے تھے اور اس مسجد اور پہاڑ کے درمیان مین
وادی جہنم ہی اور اس مسجد مین عمر ابن الخطاب کی نماز گاہ ہی **کوہ طور سینا** یہ پہاڑ شام
اور وادی قری کے درمیان ہی بعضون نے کہا ہی کہ ایلہ کے نزدیک واقع ہی حضرت
موسی علی نبینا و علیہ السلام جسوقت اس پہاڑ پر جاتے تھے تو پہاڑ پر ابر آتا تھا اور حضرت اس
ابر کے اندر جاکر حضرت حق سبحانہ تعالی سے متکلم ہوتے تھے اور یہ وہی پہاڑ ہی جسکے
حق مین خداوند تعالی نے فرمایا ہی کہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا اور یہ پہاڑ
مسکن صلحا ہی اور جو پہاڑ کہ مدین کے نزدیک ہی اسکا پتھر جب کوئی توڑتا ہی تو اسمین سے علیق کے درخت
کی صورت ظاہر ہوتی ہی **کوہ طور ہارون** یہ پہاڑ بیت المقدس مین ہی اور اسکا نام
جبل طور ہارون اسوجہ سے ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بعد قتل کرنے گوسالہ پرستون کے

چاہا کہ حضرت حق تعالیٰ کی مناجات کو جاوین اُسوقت حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا
کہ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیے کیونکہ مجھے یہ خوف آتا ہی کہ مبادا بعد تشریف بری آپ کے کوئی
تازہ حادثہ بنی اسرائیل پر نازل ہو اور اُسوقت آپ مجھپر خشم و غضب فرمائین پس حضرت موسیٰ نے
آپ کو ہمراہ لیا ہنوز راہ مین تھے کہ دو آدمی گورکن سے دوچار ہوے پس آپ نے کھڑے ہوکر
اُنسے استفسار کیا کہ یہ گور کسکے واسطے تیار کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ اُس شخص کے
واسطے جو کہ شبیہ ترین خلق خدا ہی ساتھ اس مرد کے اور اشارہ حضرت ہارون کی جانب کیا
بعد ازان اُنھین دونون نے حضرت ہارون سے کہا کہ اس گور مین اگر اندازہ کیجیے کہ آیا موافق ہی
یا نہین پس حضرت ہارون اپنے کپڑے حضرت موسیٰ کو دے کر قبر مین اترے پس اُسی وقت
حضرت کی روح قبض کی گئی اور قبر بند ہو گئی پس حضرت موسیٰ گریان اور غمناک وہان سے
بنی اسرائیل کی طرف آئے اور بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کے خون کا دعویٰ حضرت
موسیٰ پر کیا پس حضرت موسیٰ نے حق تعالیٰ سے دعا کی کہ میری برائت پر کوئی دلیل ظاہر فرما
پس حق تعالیٰ نے اُس جماعت کو ایک تابوت مصفا اور روشن اس پہاڑ پر دکھلا کر غائب
کر دیا اسوجہ سے اس پہاڑ کا نام طور ہارون ہوا **کوہ طیر** سرزمین مصر پر رود نیل کے
پورب طرف واقع ہی اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس پہاڑ پر سال مین ایک مرتبہ ایک مرغ سفید
آیا کرتا ہی جسکو بوقیر کہتے ہین پس وہ اگر اس پہاڑ پر معتکف ہوتا ہی اور اس پہاڑ پر ایک
روزن ہی اسی راہ سے ہر ایک مرغ نکل کر دریاے نیل مین تیر کر اپنی راہ لیتا ہی
آخر کو ایک مرغ نہایت اضطراب سے اُس روزن مین پھڑک پھڑک کر مر جاتا ہی اور
پھر وہان سے سب مرغ اڑ کر جاتے ہین ابو بکر موصلی کی روایت ہی کہ مجھسے اُس مکان کے
اکابرون نے بیان کیا کہ اگر اُس سال قحط ہونے کو ہوتا ہی تو سب جانور اُن روزنون مین
پھنس کر مر جاتے ہین اور اگر وہ سال میانہ ہوگا تو ایک جانور پھنس کر مرتا ہی اور اگر ارزانی کا
سال ہوتا ہی تو سب جانور بہ فراغت نکل جاتے ہین **کوہ عرج** یہ پہاڑ تمام دنیا مین عجائبات
سے ہی اور اسکے نام ہر جگہ پر طرح طرح کے ہین مکہ اور مدینہ مین اسکو عرج کہتے ہین اور
ولایت شام مین فلسطین اور اسکے پشت پر کوہ حلکم ہی اور دمشق مین اسکے پشت پر کوہ
شبلیز ہی اور حلب اور حمص اور حما مین اسکے پشت پر کوہ لبنان ہی اور انطاکیہ
اور مصیصہ مین اسکو لکام کہتے ہین یہ پہاڑ ملاطیہ و رفالیقلا مین ہوتا ہوا دریاے خزر تک پہونچا ہی

اور وہان پر اسکا نام فتق ہو- ابن الفقیہ کا قول ہو کہ اس پہاڑ مین بہتر زبان کے بولنے والے آباد ہین
کہ ہر ایک صاحب زبان دوسری کو بغیر ترجمہ کے نہین جان سکتا ہو **کوہ غروان** یہ پہاڑ طائف
مین ہو اور اسپر قبائل ہذیل رہتے ہین اور سوا اس پہاڑ کے سرزمین حجاز مین کوئی معدن آب
نہین ہو اور باعث اعتدال ہواے طائف یہی پہاڑ ہو **کوہ عمایۃ البحرین** یہ پہاڑ مشہور ہو
ابن زیاد الکلابی کی تحریر یہ ہو کہ اسکے تسمیہ کی وجہ یہ ہو کہ اس پہاڑ پر کوئی نہین جاتا اگر کوئی جاتا ہو تو
اندھا ہو جاتا ہو اس پہاڑ مین اکثر غار اور گڑھے اور سرداب ہین اس پہاڑ مین اکثر درندہ جانور اور
درخت بان کے کثرت سے ہین سکری کا قول ہو کہ قتال کلابی نے ایک شخص کو مار ڈالا اور خوف
قصاص سے اس پہاڑ پر دس برس تک چھپا رہا وہان اس سے ایک پلنگ سے موانست ہو گئی
یہان تک کہ وہ پلنگ جو شکار کرتا تھا اسکو بھی اسمین سے کھلاتا تھا آخر کار بادشاہ نے اسکا
قصور معاف فرمایا اسوقت اسنے چاہا کہ اپنے لڑکے بالون مین جاوے مگر پلنگ مانع ہوتا تھا آخر
قتال نے پلنگ کی طرف سے خوفناک ہوکر تیر سے اسکو مار ڈالا **کوہ عویر و کسیر** یہ دونون پہاڑ
درمیان بصرہ اور عمان کے بڑے عظیم واقع ہین یہان پر جہاز جب آتا ہو اسکے ٹکرانے کا بڑا خوف ہوتا ہو
کوہ فرغانہ مصنف تحفۃ الغرائب کا قول ہو کہ سرزمین فرغانہ مین ایک پہاڑ ہو جہان ایک گھاس مرد و
عورت کی صورت پر اگتی ہو ایک طرف سے مرد کی صورت نمایان ہو اور دوسری طرف سے
عورت کی حکما کے نزدیک اس گھاس کا کھانا بہی ہو حتی کہ کھاتے ہی ایسا باہ کا زور ہوتا ہو کہ آدمی سے
ضبط نہین ہو سکتا ہو اس نبات کا نام بیر درج بھی ہو جو اکثر سرزمین خراسان مین پیدا
ہوتی ہو **کوہ فیلوان** ابو الریحان خوارزمی کا قول ہو کہ مہرجان کے نزدیک ایک پہاڑ ہو جسکو فیلوان
کہتے ہین اور اسمین ایک غلہ ہو کہ پہاڑ کی چوٹی پر سے پانی آکر اسمین جمع ہوتا ہو اور جب ہوا
سرد چلتی ہو تو وہ پانی جم کے مثل پتھر کے ہو جاتا ہو **کوہ قاسیون** سرزمین دمشق
مین یہ پہاڑ ہو اور اس پہاڑ پر ایک غار ہو جسکا نام مغارۂ ہابیل کر کے مشہور کرتے ہین اور علاوہ
دیگر بہت سے غارون کے ایک پتھر وہ ہو کہ جسپر قابیل نے ہابیل کو پٹک کر مار ڈالا تھا اور
اسی پہاڑ پر ایک غار عوج نامے ہو علما کے نزدیک اس پہاڑ پر ایک ایسا غار ہو جہان گرسنگی کی شدت سے
چالیس پیغمبران حضرات بحق تسلیم ہوئے ہین **کوہ قاف** یہ پہاڑ کل دنیا پر محیط ہو
اور مفسرین یہ بھی اعتقاد رکھتے ہین کہ یہ پہاڑ سبز زمرد کا ہو جسکے عکس پڑنے سے آسمان سبز نظر آتا ہو
اور اس پہاڑ کے دوسری طرف اکثر خلق اللہ ہو مگر کوئی انکا حال نہین جانتا ہو بعض مفسرین کا

تمام ہی کہ کوئی پہاڑ نہین ہی مگر ایک ایک رگ ان سب کوہستان کی کوہ قاف مین ملحق ہی پس
جسوقت حق تعالی کسی قوم پر قہر کرتا ہی تو اُس پہاڑ کے موکل کو حکم دیتا ہی اور وہ موکل اُس
پہاڑ کو متحرک کرتا ہی جسکے صدمہ سے وہان کی زمین پھٹ جاتی اور وہ قوم اُسمین سما جاتی ہی
کوہ قبق یہ پہاڑ سرزمین ملان پر واقع ہی اور ایک شاخ اُسکی روم تک گئی ہی اور اِس
پہاڑ مین ایک راہ ہی جسکے ذریعہ سے لشکر قوم خزر ایران مین داخل ہوتا تھا اور وہان پہنچ کر
آذربائیجان سے ہمدان تک لوٹتا تھا جسوقت کسریٰ یعنے نوشیروان ملک فارس کا مالک
ہوا اُسنے والی خزر کی لڑکی سے شادی کر کے بحیلہ و فریب اُس راہ کا انسداد فرمایا اور ایسا
مستحکم مسدود کیا کہ اب کوئی حیلہ مفسدین کا کارگر نہین ہو سکتا اور سات فرسخ تک یہ دیوار تیار ہی
اور اسمین ہر ایک ایسے بھاری پتھر کے کرسے لگے ہین جنکو پچاس آدمی بھی نہین اٹھا سکتے تھے
اور ان ہاتھ فرسخ کے فاصلہ پر سات شہر آباد کیے اور سات آہنی دروازے اس دیوار مین نصب کیے
اور ہر دروازہ پر سو سو مجاہدون کا پہرا قرار دیا بعد ازان نوشیروان اپنے تخت پر بیٹھا اور سجدہ شکر
درگاہ الہی مین ادا کیا کہ یا الہی دیوار کی انکے ہاتھ سے ہولی اور لوگون کا شر مجھ سے دفع ہوا **کوہ قرقیہ**
نزدیک سرزمین کرکسکے ہی اور یہ پہاڑ ایسے پہاڑون مین ہی جسکے چوٹی پر پہنچنا ممکن نہین اور اس پہاڑ مین
الٰہ عجائبات کی کان ہی **کوہ قصران** قصران ایک شہر ہی ملک سندھ مین اس پہاڑ پر شہد مثل شبنم کے گرتا ہی
مگر جو ظاہر ہوا وہ انسان جمع کر لیتے ہین اور جو نظر سے چھپ رہا وہ شہد کی مکھی ذخیرہ کرتی ہی اور موسم
زمستان کے واسطے رکھتی ہی **کوہ قنا** یہ پہاڑ بڑا اونچا ہی اسکے رہنے والے بنو عرو ہین کہتے ہین کہ جب
نصت شاعر کا گذر یہان ہوا تو ایک دروازہ پر کھڑے ہو کر اُسنے پانی طلب کیا اُسوقت ایک عورت نے
نکل کر دودھ یا پانی اُسکو پلا کر کہا کہ میری تعریف نظم کر پس شاعر نے اُسکا نام دریافت کیا اُسنے کہا کہ میرا نام ہند ہی
شاعر نے چند ابیات بزبان عرب تصنیف کر کے سنائے اور وہ مشہور ہوے بعد اُسکے اس شاعر نے اُسکے ساتھ اپنی
شادی کی اور وہ اشعار یہ ہین ؎ احب قنا من قرب ہند ولم اکن ؛ اقربا زادہ اللہ بعدا ؛
ارٰی قنا انظر الیہ فاننی ؛ احب قنا الی رایت بہا ہندا ؛ الا ان بالقیعان من بطن
ذی قنا ؛ لنا حاجۃ مالت الیہ بنا عمدا ؛ **کوہ کافور** یہ پہاڑ سرزمین ہند پر واقع ہی نزدیک دریا کے یہان اکثر شہر
آباد ہین منجملہ انکے شہر قامرون ہی جہان کا عود قامرونی مشہور ہی اور ایک شہر قماری ہی جہان کا عود قماری معروف ہی
اور اسی پہاڑ کے نیچے کافور کے درخت اُگتے ہین ترکیب یہ ہی کہ اس درخت کو چند جگہ پر تراش دیوین کافور عرق کے
طور پر جاری ہوگا پس اُسکو لے لیوے الا اس عمل کے بعد وہ درخت باطل ہو جائیگا **کوہ کحل** شہر بسطہ کے

نزدیک زمین اندلس پر ہے اِس پہاڑ سے ایک قسم کا سرمہ نکلتا ہی اول تاریخ سے شروع ہوتا ہی
اور روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہی نصف ماہ تک پھر کم ہونا شروع ہوتا ہی آخر ماہ تک **کوہ کرس**
یہ پہاڑ ری اور قم اور قاشان کی سرزمین پر واقع ہی اور اس پہاڑ کے گرد جنگل محیط ہی اسمین گرگس رہتے ہین
اسی سبب سے اس پہاڑ کو گرگس کوہ کہتے ہین اس پہاڑ کی راہ بہت دشوار گزار ہی اور اکثر جا پانی خطرناک
بھرا ہوا ہی اور اس پہاڑ پر کوئی آباد نہین کیونکہ معمورات سے دور فاصلہ پر ہی **کوہ کرمان** بیابان کرمان
مین بہت سے پہاڑ اور بھی ہین اور کل پہاڑون کے پتھرون کی خاصیت یہ ہی کہ مثل لکڑی کے
جلائے جاتے ہین گویا وہان کی لکڑیان یہی پتھر ہین **کوہ گلستان** طوس کے نزدیک سرزمین
خراسان پر ہی گلستان نام ایک موضع طوس کا ہی بعض خراسانی فقیہون کا قول ہی کہ اس پہاڑ پر ایک عمارت
مانند ایوان کے ہی جسوقت کوئی ادھر جائے اور دہلیز سے آگے بڑھے تو کچھ روشنی سی ظاہر ہوتی ہی اور وہان
ایک چشمہ ہی جہان سے پانی نکل کر مانند پتھر کے بستہ ہو جاتا ہی اور اس ایوان مین ایک ایسا سوراخ ہی
جہان سے سخت زور شور سے ہوا نکلتی ہی جسکے صدمہ سے وہان پہ داخل ہونا دشوار ہی **کوہ**
کوکبان یہ پہاڑ صفا کے نزدیک ہی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس پہاڑ پر دو قصر ہین کہ دونون کی بنیاد
جواہرات درخشندہ سے ہی اور ان جواہرات کو انکی ضیا مانند دو ستارے کے روشن ہوتی ہی کہتے ہین کہ بنا اُسکی
کسی جن نے کی تھی اور وہان پر پہونچنا ممکن نہین ہی **کوہ ارخان** سرزمین طبرستان مین ہی اسکی
ایک طرف سے پانی ریزش کرتا ہی اور ہر قطرہ اُسکا مثمن یا مسدس طور پر پتھر ہو جاتا ہی لوگ اُسکو
حاصل کرتے ہین اور مہرہ بناتے ہین **کوہ لبنان** شام کی زمین مین ہی اس پہاڑ پر کل
قسم کی میوہ اور کھیتیان خودرو ہین اور یہان ابدال لوگ رہتے ہین اور گڑھے کھود کر مسکن
بناتے ہین بدین وجہ کہ اس پہاڑ پر قوت حلال حاصل ہوتا ہی اور اس پہاڑ کے نیچے ایک عجائب سیب ہی
جو کہ ہر وقت لیجانے کے بو نہین دیتا مگر جب برف کے دریا مین پہونچا اُسوقت خوشبو اسکی پھیلتی ہی **کوہ مدیحرہ**
نزدیک صفا کے ہی اصطخری کا قول ہی کہ اس پہاڑ کی بلندی بتیس فرسخ کی ہی اور یہان پر اکثر
مزارع اور آبادیان اور چشمہ زار ہین اور اس پہاڑ پر جانے کی بجز ایک راہ کے دوسری نہین ہی
کوہ مقناطیس جہلی کا قول ہی کہ یہ پہاڑ دریائے قلزم کے پہاڑون سے
ملحق ہی اس پہاڑ پر مقناطیس پایا جاتا ہی بالفعل وہان پانی آگیا ہی اس جہت سے
یہان پر بخوف مقناطیس کے ناؤن مین میخ آہنی نہین لگاتے ہین **کوہ مقطم** سرزمین مصر
مین ہی اور قرافہ ہوتے ہوئے بلاد حبشہ سے نکل کر دریائے نیل تک پہونچا ہی اور ہر جگہ پر اُسکا نام علیحدہ ہی

اس پہاڑ پر اکثر مسجد اور خانقاہ تعمیر ہین اس پہاڑ پر کسی قسم کی زراعت نہین ہوتی کیونکہ یہان پر
پانی کا اثر نہین ہی سواے ایک چشمۂ کوچک کے جو ایک معبد نصاریٰ کے پاس ہی اور راہب کے
راہب کا نام پیر صعید ہی اور مقوس نے عمرو بن العاص سے سوال کیا کہ ستر ہزار اشرفی کے عوض
مین اس پہاڑ کو مین مول لیتا ہون اگر آپ میرے ہاتھ بیچے عمرو بن العاص نے متعجب ہوکر اس
حال کی عرضی عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین بھیجی وہان سے جواب صادر ہوا کہ
اس سے دریافت کرو کہ کس واسطے ستر ہزار اشرفی زر سرخ کی دیتا ہی کیونکہ اس سرزمین مین نہ چشمہ ہی
نہ زراعت گاہ پس عمرو نے سائل سے یہ امر دریافت کیا اسوقت اسنے جواب دیا کہ اس نظر سے اسقدر
سکہ طلائی دیتا ہون کہ مین نے اکثر کتابون مین دیکھا ہی کہ یہ پہاڑ بہشت ہی اس جواب کو عمرو بن العاص نے
حضرت کی خدمت مین لکھ بھیجا حضرت نے درجواب تحریر فرمایا کہ درحقیقت بہشت مومنون کے
واسطے ہی پس جو لوگ وہان اوّل سے دفن ہین وہ سب مومن تھے بعض حکما اور علما متفق ہین کہ یہ
زمرد کا پہاڑ ہی اور مقوس کا خریدار ہونا صرف اپنے مقبرہ کے واسطے تھا **کوہ مورخان** یہ پہاڑ
فارس مین ہی یہان ایک غار ہی جسکی چھت سے پانی ٹپکتا ہی اور یہ بھی لوگ کہتے ہین کہ اس پہاڑ مین
ایک ایسا طلسم ہی کہ ایک سے لیکر ہزار تک آدمی کو جو اسطرف جاوین اسکا پانی کافی ہو **کوہ نار**
اس قسم کے پہاڑ بکثرت ہین مگر منجملہ اسکے ایک پہاڑ ترکستان مین ہی جسمین ایک غار گھر کے مانند ہی
اگر کوئی جانور اس غار مین جاے تو فوراً فوت ہو اور ازانجملہ **کوہ گلستان** ہی جسمین ایک ایسی جگہ ہی
کہ جو کوئی طائر اسکے مقابلہ پر پرواز کرے تو فوراً گرکر مر جاے اسی نظر سے اس کوہستان کے
گرد و نواح مین اکثر طائر مردہ پڑے ہوے نظر آتے ہین دماوند کے نزدیک ایک پہاڑ ہی
جہان سے آگ کا شعلہ رات دن بلند رہتا ہی باقی بیان اسکا پیشتر ہو چکا ہی **کوہ نہاوند**
ابن الفقیہ کا قول ہی کہ اس پہاڑ مین دو طلسم ہین ایک کی صورت مچھلی کے طور پر ہی اور ایک
گاو کی شکل پر اور یہ دونون صورتین برف کی بنی ہوئی ہین جو گرمی سردی کسی موسم مین گداختہ
نہین ہوتین کہتے ہین کہ اس طلسم کو اسواسطے بنایا ہی تاکہ چشمہ کا پانی کم نہو اور اس چشمہ کا پانی
دو طرف جاتا ہی یعنے نہاوند اور دینور مین **کوہ ہرمز** مصنف تحفۃ الغرائب کا قول ہی
کہ سرزمین طبرستان مین جو پہاڑ ہی اسکا نام ہرمز ہی اس پہاڑ سے پانی گرتا ہی عجائب یہ ہی
کہ جسوقت کوئی انسان فریاد کرے پانی کا گرنا بند ہو جاتا ہی پھر جب وہی شخص دوسری آواز
کرے تب جاری ہو **کوہ ہند** اسی مصنف کا قول ہی کہ سرزمین ہند مین ایک پہاڑ ہی جسپر دو صورتین

شیر کی بنی ہوئی ہین جنکے دہن سے پانی کی ریزش ہوتی ہی اور ان دونون صورتون کے دہانہ پر
ایک ایک گانون آباد تھے جنکے باہمدگر مخالفت تھی اور آپس کی لڑائی مین ایک شیر کے دہانہ پر
ضرب پہونچی اور وہ ٹوٹ گیا بعد ازان ہر چند اُسکا ٹکڑا ملا کر درست کیا مگر وہ درست نہوا اس سبب سے
اُس شیر کے دہن سے پانی کی ریزش بند ہوگئی جسکے طفیل سے ایک طرف کی آبادی ویران ہوگئی بعض
لوگ کہتے ہین کہ لڑائی کی وجہ سے اُسکا مُنھ نہین ٹوٹا بلکہ اسواسطے توڑا تھا کہ پانی زیادہ ہوگا مگر معقدمہ
بالعکس ہوگیا کہ اُتنا بھی نہ رہا **کوہ واسط** مدینہ کے قریب اندلس کی زمین پر ہی اور اسکے غار مین ایک
شگاف ہی اور ایک تیر آہنی معلق ہی جسپر لوگ آنکھین ملتے ہین مگر اُسکو نکال نہین سکتے ہین اور
جب کوئی نکالنے کا قصد کرتا ہی تو وہ شگاف مین غائب ہوجاتا ہی پھر اپنی حالت پر آجاتا ہی اکثر
لوگون نے بڑی بڑی تدبیرین کین کہ تیر کو نکالین مگر کچھ نہوا **کوہ ودقان** یہ بڑا پہاڑ ہی اسمین
اکثر چشمۂ آب شیرین کے ہین اور یہان پر درخت حرم ہی جو کہین نہین ہوتا مگر مرضی خدا جس جگہ پر ہو
اور اس درخت کے پتے مشابہ چادر کے ہوتے ہین اور جڑ اسکی مانند درخت کھجور کے ہوتی ہی
اور اس پہاڑ پر آبادی بھی ہی اور رہنے والے اس پہاڑ کے بنی اوس کہلاتے ہین **کوہ ونسل**
سرزمین تہامہ مین عظیم الشان پہاڑ ہی کل دنیا کے پہاڑون مین اس پہاڑ کی آب وہوا نہایت
خوشگوار ہی **کوہ یسوم** مکہ کے قریب بلاد ہذیل سے ہی اسپر کوئی انسان نہین جاسکتا
بندرون کی کثرت ہی اور سرات کے پہاڑون پر جو لوگ نیشکر کی زراعت کرتے ہین اُسکو بھی
یہ آنکر ویران کرتے ہین اور بیچارے کاشتکار لوگ بے قابو ہین دفع کرنا اُنکا نہین جانتے ہین
کیونکہ اُنکا مسکن دور و دراز ہی اور وہان کوئی جا نہین سکتا **کوہ ملہ** قشیم شہر قزدین کے نزدیک ہی
اسکی آبادیون مین سے ایک موضع وِل نام ہی مصنف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ ایک شخص نے
جو اس پہاڑ پر گیا تھا مجھسے ظاہر کیا کہ اُس پہاڑ پر سنگی آدمیون کی صورتین بکثرت ہین جنکو
حق تعالیٰ نے اپنے غضب سے پتھر بنا ڈالا ہی منجملہ ان سب صورتون کے ایک چرواہے کی
تصویر ہی جو اپنی لکڑی ٹیکے ہوے بکریون کو چرا رہا ہی اور ایک چرواہا اپنی مادہ گاؤ کا دودھ
دوہتا ہی **فصل در تولد انہار** جسوقت کہ برف و باران پہاڑون پر گرتا ہی اور
اُنکی بلندی سے نیچے کی طرف رجوع لاتا ہی تو ہر ایک غار سے نکل کر کوسون جنگل مین پھیل
جاتا ہی اور اکثر جگہ غارون مین پانی بھرا رہتا ہی جسکو عربی مین ادشال کہتے ہین
پس جب کہ اُن پہاڑون مین راستہ نکلنے پانی کا تنگ ہوا تو دہانہ کشادہ کرکے ندی کی صورت

ہو جاتی ہی اور وہ پانی جا بجا اُنھین گڈھون مین ٹھہر جاتا ہی اور ہمیشہ اُنکا جاری ہونا پہاڑ دن کے
نیچے کی طرف ہوتا ہی اور کبھی بند نہین ہوتا کیونکہ ہمیشہ برف و بارش سے اُنکو مدد ملی جاتی ہی البتہ
جب یہ مدد قطع ہوتی ہی قحط سالی مین تو وہ جاری ہونا بھی مسدود ہو جاتا ہی بطلیموس حکیم جسنے
کتاب جغرافیہ مسمی بہ کتاب السمار والعالم لکھی ہی لکھتا ہی کہ اس ربع مسکون مین تخمیناً دو سو چالیس
نہرین طول طویل ہین انمین سے بعض نہرین ایسی ہین جنکا طول پچاس فرسنخ سے لیکر ہزار فرسنخ تک ہی
اور بعض ایسی ہین جو شرق سے مغرب تک جاری ہین اور مغرب سے مشرق تک اور بعض دکن سے
اُتر اور اُتر سے دکن تک ابتدا مین یہ سب ندیان پہاڑون سے نکلتی ہین اور انتہا مین دریا سے
ملتی ہین یا کسی ریگستان یا کوہستان کے نیچے غائب ہو جاتی ہین اور اُنکے کنارون پر بڑے بڑے
شہر اور بستیان آباد ہین اور اُن نہرون کا پانی خلائق اپنی زراعت و باغستان مین صرف کرتے ہین
اور باقیماندہ اُنکا دریاے شور مین جا گرتا ہی وہان جاکر یہ پانی لطیف اور رقیق ہوکر ہوا مین صعود
کرتا ہی اور بخارات اُسکے مجتمع ہوکر ابر و باد بنجاتے ہین اور پھر مترشح ہوتے ہین اور پھر وہی ترشح
پہاڑون پر برف و باران کے آثار پیدا کرتا ہی غرضکہ یہی رنگ ہمیشہ سے چلا آتا ہی فی الحال
تھوڑا سا بیان بعض ندیون اور اُنکے خواص عجائبات کا کرتا ہون **نہر آتل** یہ بڑی نہر سرزمین
خزر مین نزدیک دجلہ کے واقع ہی روس و بلغار سے ہوتی ہوئی دریاے خزر مین جا ملی ہی
کہتے ہین کہ اس نہر سے کچھ اوپر ستر شاخین نکلی ہین مگر اُسکی گہرائی اپنی اصلی حالت مین رہکر دریا سے
ملجاتی ہی اُسکے عجائبات مین یہ بیان ہی کہ اُسکا پانی باوجودیکہ دریا مین ملجاتا ہی مگر دو روز کی راہ تک
اپنا رنگ علیحدہ ظاہر رکھتا ہی اور موسم زمستان مین اُسکا پانی کثرت خوشگواری اور
شیرینی سے بستہ ہو جاتا ہی اس دریا مین اسقدر عجائب جانور رہین جنکا بیان ممکن نہین ہی
احمد بن فضلان کو جو مقتدر باللہ نے بادشاہ بلغار کے پاس بطریق رسالت بھیجا تھا اُسکا بیان ہی
کہ مین نے پیشتر یہ سُنا تھا کہ والی بلغار کے پاس ایک بڑا قوی الجثہ انسان ہی پس اُسکے دیکھنے کے
واسطے مین نے سوال کیا بادشاہ مذکور نے بیان کیا کہ وہ شخص ہماری ولایت کا نہین ہی لیکن
اُس شخص کی کیفیت ہی کہ ایک روز دریاے آتل کی طغیانی ہوئی لوگون نے خبر پہونچائی کہ ایک
شخص نہایت طویل القامت اور قوی ہیکل دریا پر نظر آتا ہی اس خبر کو سُنکر ہم بھی اُسکے دیکھنے کو
سوار ہوے ناگاہ ایسا ایک شخص نظر آیا جو طول مین بارہ گز تھا اور جسکا سر ایک بڑی دیگ کا نمونہ تھا
اور ناک اُسکی ایک بالشت کی اور آنکھین بڑی بڑی اور ہر ایک انگلی ایک ایک بالشت کی تھی

پس ہمنے اُسکے مقابل ہوکر گفتگو شروع کی مگر وہ متوجہ نہوتا تھا آخر مین اُسکو اپنے ہمراہ لایا اور
درمیان ہمارے اور اُسکے ملک کے تین مہینے کی راہ کا فاصلہ تھا مین نے لوگون سے دریافت کیا
اُنھون نے کہا کہ یہ شخص یاجوج وماجوج کے گروہ مین سے ہو اور یہ فرقہ ہم لوگون سے تین
مہینے کی راہ پر ہو اور درمیان مین ایک دریا حائل ہو اور یہ قوم مانند جانورون کے برہنہ رہتی ہو اور
مچھلی کھاتی ہو حق تعالیٰ کی حکمت ہو کہ ہر روز دریا سے مچھلیان نکلتی ہین اور یہ لوگ اُنکو بقدر
اپنے اور اپنے عیال واطفال کی خورش کے لیجاتے ہین اگر زیادہ حرص کرین تو اُسکے خوردنے کو
درد شکم لاحق ہو پس بادشاہ بلغار نے کہا کہ ایک مدت تک وہ شخص ہمارے پاس رہا آخر کو اُسکے
حلق مین ایسا عارضہ ہوا کہ وہ مرگیا اور اُسکی ہڈیان وغیرہ ایک سخت ہیبت ناک ہوگئین **نہر آذربیجان**
ابوالقاسم جہانی نے لکھا ہو کہ یہ نہر وہ ہو جسکا پانی جاری ہوکر پتھر ہو جاتا ہو اور تحفۃ الغرائب کے
مصنف نے لکھا ہو کہ آذربیجان ایک نہر ہو جسکا پانی سخت پتھر کی طرح پر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہو
نہر آشرہ عذری کا قول ہو کہ نہر آشرہ ایسی سرزمین پر جاری ہو جسکا نام قوت اشیرو ہی ہو
اور دریاے شام سے نکل کر طرطوس کے گرد نواح مین آکر گرتی ہو اُسکے طول کو دوسو دس
میل لکھا ہو اور اس دریا مین ایک عجب قسم کی بیجار مچھلی ہو جسکا نام برخنہ ہو اور سوا
اس دریا کے اور کسی جگہہ پیدا نہین ہوتی ہو **نہر الایلہ** واقع بصرہ چار کوس کی چوڑی اور
اُسکے کنارون پر اکثر بڑی بڑی عمارات اور درخت اور شگوفہ زار ہین خصوص لیموں وغیرہ
میوہ جات بکثرت ہین کہتے ہین کہ بہشت کی نہرین دنیا مین چار ہین ایک نہر ایلہ بصرہ
دوسری نہر شعب بوان جو زمین فارس مین ہو تیسری نہر غوطہ جو دمشق مین ہو چوتھی نہر
صغد جو سرزمین سمرقند مین جاری ہو اور ان چارون کو ایک دوسرے پر تفضیلت
دینا ممکن نہین ہر ایک اپنی اپنی لطافت مین یکتا ہو **نہر اسفار** مصنف تحفۃ الغرائب کا
قول ہو کہ سرزمین اسفار مین ایک ایسی نہر ہو جو ایک برس جاری ہوکر آٹھ برس تک
منقطع ہو جاتی ہو اور نوین برس پھر جاری ہوتی ہو **نہر آنہ** سرزمین اندلس مین ہو
اُسکا مخرج موضع فتح مین ہو بعد ازان زمین مین ایسی ناپدید ہوتی ہو کہ اُسکا سراغ
نہین ملتا پھر قلعہ ریاح کے نزدیک جسکو آنہ کہتے ہین ظاہر ہوتی ہو اور پھر اسی طور پر
گم ہوکر ظاہر ہوتی ہو اسی طور پر اکثر جگہہ ظاہر اور پوشیدہ ہوکر بارہ اور طلیوس تک اُسکا
نشان ملتا جاتا ہو اور پھر دریاے محیط مین جاکر گرتی ہو طول اُسکا تین سو میل ہو **نہر جیحون**

اصطخری نے کہا ہی کہ اس نہر کی گہرائی اُسکی روانی سے معلوم ہو جاتی ہی یہ نہر حدود بدخشان سے نکلتی ہی اکثر اور ندیان اس نہر مین نواح کوہ وحش مین ملجاتی ہین پس نیاتن یہ ایک بڑی عظیم الشان نہر ہو جاتی ہی اور وہان سے نہرہاے صنعان مین گذر کر نہر بدخشان مین آتی ہی جو ترکستان سے نکلی ہی اور پہاڑون سے گذر کر خوارزم مین آگرتی ہی اور کہین کے باشندون کو اس نہر سے نفع نہین ملتا ہی سواے اہل خوارزم کے کیونکہ یہان اسکا پانی مستقل ہوتا ہی اور چھ دن کی راہ تک خوارزم کی سرحد مین پھیلتی ہی اور زمستان مین جیحون کا پانی بند ہوتا ہی اگر جاڑے کی شدت ہوئی تو اُسکا پانی سخت پتھر ہو جاتا ہی بحدے کہ اُسپر سے گاڑی اور چھکڑہ کی گذرگاہ ہو جاتی ہی مگر دبازت اُس یخ بستہ کی پانچ بالشت عمق کی ہوتی ہی اور نیچے پانی بھرا رہتا ہی اہل خوارزم اکثر اُسمین مثل کنوین کے کھود کر پانی نکالا کرتے ہین اور گدھون پر لاد کر شہر مین لیجاتے ہین جسوقت کہ بستہ ہو جاتی ہی ہرگز یہ تمیز نہین ہوتی کہ آیا یہ زمین ہی یا دریا غبار بھی اُسپر آڑا کرتا ہی اور یہ نقشہ دو مہینے تک برابر رہا کرتا ہی پس جب سردی کم ہو جاتی ہی یخ پگھلنا شروع ہوتی ہی اور اکثر لوگ اسپر چلنے مین دھوکا کھاتے ہین کیونکہ وہ یخ ٹوٹ جاتی ہی اور وہ لوگ مع بار برداری وغیرہ غرق ہو جاتے ہین اسی سبب سے اِس نہر کا نام قتال وہان مشہور ہی **نہر حصن مہدی** تحفۃ الغرائب والا لکھتا ہی کہ یہ نہر درمیان بصرہ اور اہواز کے ہی بعض ایام مین یہ نہر مانند منار کے بلند ہوتی ہی اور اسوقت اُسمین سے طبل اور بوق کے مانند آواز ہوا کرتی ہی **نہر خرتج** ترکستان مین ہی اس نہر مین سانپون کی کثرت ہی اِن موذیون کی ایسی کچھ تاثیر ہی کہ جو کوئی انکو دیکھے بیہوش ہو جاے **نہر دجلہ** بغداد مین ہی اور یہ نہر اُس پہاڑ کے نزدیک ہی جو کہ حصن مشہور ہی اس حصن کا نام حصن ذوالقرنین ہی اس نہر کا پانی دیگر کوہستان کے دریاؤن سے مل کر جاری ہوتا ہی اور وہان سے یہ نہر بکردیہ پہاڑ سے ہوتی ہوئی میافارقین سے نکل کر حصار کیفا مین پہونچتی ہی وہان سے جزیرہ ابن عمرو سے گذر کر نہر موصل مین ملتی ہی وہان سے تکریت مین مل کر بغداد مین جاگرتی ہی وہان سے واسط اور بصرہ اور عباد ہو کر دریاے فارس مین گرتی ہی اور جب واسط سے جدا ہوتی ہی تو سات نہرین ہو جاتی ہین اُنکے نام یہ ہین - نہر ساسی نہر عراق - نہر دقلہ - نہر ہرقوی - نہر ہما میہ - نہر جعفر - نہر میسان - بعد ازان یہ ساتون شاخین

ایک ہو کر نہر فرات سے مضاعف ہوتی ہین اور موضع مطارا کے قریب اسکا پاٹ بڑا
لمبا چوڑا ہو جاتا ہی - یہ موضع بصرہ اور دجلہ کے مابین مین یک روزہ مسافت پر واقع ہی
دجلہ کا پانی شیرین خوشگوار اور سبک ہی گرما کے موسم مین اسکا پانی واسطہ اور بصرہ مین
استعمال کیا جاتا ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہی کہ حق تعالیٰ عز شانہ نے حضرت
دانیال پر وحی بھیجی تھی کہ اپنے بندون کے واسطے دو نہرین جاری کرتا ہون اور ان دونون
نہرون کو دریا سے منتہی کرتا ہون پس حکم کیا خدا نے زمین کو کہ مطیع ہو دانیال علیہ السلام کی
پس حضرت دانیال نے ایک لکڑی ہاتھ مین لیکر زمین پر خط کھینچنا شروع کیا اور پانی جاری
ہونے لگا اور جہان زمین بیوہ عورت یا یتیم کی ہوتی تھی اُس زمین پر زیادہ پانی جاری ہوتا تھا
تا انکو نفع زیادہ پہونچے - قاضی علی بن محمد ابیوخی نے لکھا ہی کہ فراط سے دجلہ کی نہر دونی ہی
اور اسکے مغرب رو یہ فراط جاری ہی اور اس نہر کی زمین کا عکس پانی پر سے معلوم ہوتا ہی
نہر الذہب یہ نہر سرزمین شام مین واقع ہی اہل حلب کا کلام ہی کہ یہ نہر وادی
بطنان مین ہی لکھا ہی کہ اس نہر کا پانی ذرا بیکار نہین جاتا ہی اور اسقدر عزیز الوجود ہی کہ
اوّل تُل کے بکتا ہی اور جب کم ہو جاتا ہی تو ناپ کر بکتا ہی اور اوّل درجہ کپاس کے
واسطے مفید ہی اور دوم درجہ درختون کو اور اس نہر کا پانی دو فرسنگ تک ایک
ریگستان مین جا کر نمک ہو جاتا ہی اکثر شام کے گرد و نواح مین خرچ ہوتا ہی **نہر الزریق**
یہ نہر ہمیشہ جاری رہتی اور اکثر باغستان وغیرہ کو سیراب کرتی ہی جس زمانہ مین کہ درمیان
اہل اسلام اور فارسیون کے لڑائی واقع ہوئی تھی اور اُس معرکہ مین یزدجرد مارا گیا تھا
اُسوقت مین اُس نہر زریق نے بہت کچھ مدد لشکر اسلام کو دی تھی یعنے جسوقت لشکر عجم
مفرور رہوا تو یہ دریا حائل تھا پس اکثر لوگ انکے اسمین ڈوب کر مر گئے اور کچھ اہل اسلام کی قید مین آگئے
نہر الراس واقع آذربایجان مین نہایت تند و تیز ہی اسکے اطراف مین کنکریلی
اور پتھریلی زمین واقع ہی اور دریا کی تہ مین پتھرون کا مخزن ہی ادھر ناؤ نہین جا سکتی اکثر
پتھر یہان پر ایسے ہین جنکا توڑنا ممکن نہین ہی اکثر حکما کا اعتقاد ہی کہ جو شخص برہنہ پا
اس نہر سے گذرا اسکے پاؤن کی یہ تاثیر ہو جاتی ہی کہ جو عورت دردزہ مین گرفتار ہو اگر وہ
شخص اپنے تلوے اُس عورت کی پیٹھ پر رکھ دے تو فوراً وضع حمل ہو جاوے کہتے ہین کہ ہرچند
یہ نہر بکثرت پتھریلی ہی مگر کسی کو غرق نہین کرتی ہی اکثر حیوانات اسمین ڈوب کر خلاص ہو جاتے ہین

عجائب تر یہ ہی کہ وسیم بن ابراہیم حاکم آذر بائجان کہتا ہی کہ ایک مرتبہ مین اِس دریا کے
پُل پر مع لشکر پہونچا اُسوقت مین نے دیکھا کہ ایک عورت ایک لڑکے کو اپنے کندھے پر ڈالے ہو
جاتی ہی ناگاہ بھاری باربرداری کا اونٹ جو اُدھر سے نکلا تو اُس عورت کے دھکا لگا جسکے
صدمہ سے وہ تو پُل پر گر پڑی اور بچہ دریا مین جا گرا اور غوطہ کھا کے اُبھر آیا اور اُس دریا کے
ذخار اور اُسکے سنگسار سے اُسکو کسی طرح کا صدمہ نہین پہونچا یہ عجیب معرکہ دیکھنے مین آیا
کہ دریا کے تموج نے لڑکے کو خشکی پر پہونچا دیا جب وہ بچہ کنارے لگا وہان پر ایک عقاب
رہتا تھا اُسنے جھپٹ کر اُس معصوم کو اُٹھا کر جنگل کی راہ لی اُسوقت مین نے مع اپنے ہمراہیون کے
عقاب کے پیچھے گھوڑے اُٹھائے کہ ناگاہ عقاب نے ہوا سے اُتر کر لڑکے کو زمین پر
ڈال دیا اور اُسکے کپڑے پھاڑنے کا قصد کیا یکایک لشکریون نے پہونچ کر شور و غل جو کیا
تو عقاب بچہ کو چھوڑ کر اُڑ گیا اُسوقت مین نے اُسکے سلامت احوال پر شکر خدا کیا اور
اُسکو اُسکی مان کے سپرد کیا **نہر الزاب** یہ مشہور نہر ہی واضح ہو کہ بڑی نہر کو رود خانہ
کہتے ہین اور چھوٹی نہر کو جو ہمیشہ جاری رہے جو کہتے ہین غرض کہ یہ رود خانہ مابین آردبیل
اور موصل کے واقع ہی اور یہ نہر آذر بائجان سے شروع ہو کر عراق کے نزدیک دجلہ مین
گرتی ہی عرب کے لوگ اِسکا نام آب مجنون بتاتے ہین بدین وجہ کہ اُسکے روانی مین
بڑی تندی اور تیزی ہی مصنف کتاب کی تحریر ہی کہ موسم گرما مین مین نے مکرر اِس نہر کا
پانی نوش کیا نہایت سرد اور شیرین پایا اِسکے مخرج کے نزدیک مغرب مین اکثر آبادی ہی
اور وہان کے لوگ بسبب اِس پانی کی عمدگی کے ایک فصل مین دو مرتبہ زراعت کرتے ہین
نہر زندہ رود اصفہان مین ہی اور شیرینی مین بہت مشہور ہی اُسکا مخرج موضع کاشان ہی
اور تمام اصفہان اِس سے سیراب ہوتا ہی وہان سے نکل کر ریگستان مین نامعلوم
ہو کر سرزمین کرمان پر ظاہر ہوتی ہی اور وہان نیچے اُتر کر دریا ہاے ہند مین گرتی ہی
نہر زکویر مرید کے قریب سرزمین آذر بائجان پر واقع ہی اِس نہر کے اندر
کوئی انسان قدم نہین رکھ سکتا جب تک کہ اُسکا عمق دریافت نہو جاے خصوص
ایام بہار مین پس مرید کے نزدیک پہونچ کر اِس نہر کا نشان بالکل ناپدید ہو جاتا ہی
اور چار فرسخ تک چھپی چھپی جاری رہکر ظاہر ہوتی ہی اور اِسکی خبر دی ہی شریف محمد ذو الفقار
علوی مریدی نے **نہر السبت** مصنف تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ یہ نہر سرزمین اندلس کے

جاری

جاری ہی اس دریا سے کوئی سوار یا پیادہ گذر نہین کرسکتا البتہ شنبہ کے دن اسکا بڑھنا توقوف
ہوجاتا ہی اور بعد غروب آفتاب کے پھروہی پہلا زور شور آجاتا ہی اور اس نہر کے کنارے
ایک طلائی بت ہی جسکے سینہ پر یہ لکھا ہی کہ اس دریا سے پار مت نکل ورنہ پھر ادھر آنا دشوار ہوگا
نہر سردرود آذربایجان مین ہی مصنف عجائب المخلوقات کی تحریر ہی کہ بعض فقہا سے
آذربایجان نے اُس سے کہا کہ اس نہر مین ایک تپھر پچیس گز کا لمبا اور آدھ گز کا چوڑا اور
ڈیڑھ گز کا موٹا ہی اور اس تپھر کے جوفون مین چیونٹیان بکثرت رہتی ہین پس جسوقت دریا چڑھتا ہی
اُسوقت اس تپھر کے جتنے سوراخ ہین لبریز ہوجاتے ہین مگر اُسکا سر پانی سے نہین چھپتا ہی
اور پانی اُسپر نہین پہونچتا اور اسی وجہ سے مورچہ وغیرہ جو اسمین رہتی ہین انکو کسی طرح کا آزار
نہین پہونچتا ہی پس جب یہ وقت آتا ہی تو لوگ اس تپھر کے تماشا کو آتے ہین اور تعجب
کرتے ہین اکثر لوگ اُن مورچون کے کھلانے کو خورش بھی لیجاتے ہین **نہر سنجہ**
ادیبی کی تحریر ہی کہ یہ دریا نہایت عظیم ہی اور حصار منظور اور کیسوم سے جاری ہوتا ہی جو کہ
ولایت مصر مین ہی اس دریا مین کوئی رہگذر نہین کرسکتا کیونکہ زمین اسکی ریگستانی ہی اس نہر پر
ایک عجیب پل ہی بصورت ایک طاق کے جسکے نیچے سے دریا جاری ہی اس طاق کی تیاری
مین ایسے تپھر لگائے گئے ہین جسکے ہر ٹکڑہ کا دس گز طول لکھا ہی اور پانچ گز کی اونچائی ہی
اس پل کی کیفیت یون لکھی ہی کہ وہان کے لوگون کے پاس ایک لوح ہی اور اُسپر ایسا کچھ
طلسم بنایا گیا ہی کہ جب وہ پل کہین سے شکست ہوجاتا ہی تو وہ لوگ اُس لوح کو پانی مین
ڈال دیتے ہین پس فوراً پانی وہان سے ہٹ جاتا ہی جب وہ لوگ اُس پل کی مرمت کرچکتے ہین
تب لوح کو نکال لیتے ہین تپھر بدستور پانی وہان آجاتا ہی جیسا کہ تھا **نہر سیحون**
یہ نہر ماوراء النہر مین مشہور ہی سرزمین خجند پر جو سمرقند سے دوسری طرف واقع ہی
جاڑے مین اسکا پانی تپھر کے مانند سخت تر ہوجاتا ہی حتیٰ کہ اکثر قافلے کے قافلے اُسکے
اوپر سے گذر جاتے ہین **نہر شاہ رود و اسفند رود** یہ نہرین آذربایجان کے کوہستان سے
نکلی ہین شاہ رود بڑے زور شور کا دریا ہی اسکی روانی مین بڑے زور کی آواز ہوتی ہی اور بہ نسبت اسکے
اسفندرود مین آواز نہین ہی اور ملائم زمین پر آہستہ آہستہ بہتی ہی اکثرون کا مقولہ ہی
کہ شاہ رود باوجود سختی اور زور روانی کے آفات سے سلامت اور محفوظ ہی اور اسفندرود
باوجود سلامت روی کے آفات سے بری نہین ہی یعنے قاتل دریا ہی غرضکہ یہ دونون نہرین

یہان سے نکل کر گیلان مین ملجاتی ہین گیلانی لوگ اسکا پانی پیتے ہین اور کاشتکاری مین صرف
کرتے ہین اور یہ نہر وہان سے نکل کر دریاے خزر مین گرتی ہی **نہر شلف** از یقین ہی
مصنف عجائب المخلوقات سے فقیہ سلیمان ملتانی نے بیان کیا کہ موسم بہار مین ہر سال
اس دریا مین ایک مچھلی جسکا نام شبوق ہی ظاہر ہوتی ہی یہ مچھلی ایک گز کی لمبی اور اسکا
گوشت خوش مزہ ہوتا ہی لیکن کانٹے بہت ہوتے ہین اس مچھلی کا شکار صرف
دو مہینے ہوا کرتا ہی **نہر صراط** بغداد مین جاری ہی خاندان ساسان کے بادشاہون نے
اسکو کھدوایا ہی اس نہر سے اکثر دیہات اور باغات وغیرہ سرسبز ہوتے ہین اکثر
اسکے کنارے والی معمورون مین کھیتی ہوتی ہی اور اسی نہر سے انکی آبپاشی کیجاتی ہی
نہر صقلاب تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ یہ نہر سرزمین صقلاب پر جاری ہی اور
ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ جاری ہوتی ہی **نہر طبریہ** تحفۃ الغرائب مین مرقوم ہی کہ یہ نہر
سرزمین طبریہ مین ہی اسکا نصف پانی گرم اور نصف سرد ہی اور عجب تک کہ اس
نہر مین ہی باہم مختلط نہین ہوتا اور اگر نہر سے باہر کسی برتن مین رکھو تو دونون قسم کے
پانی سرد ہوجاتے ہین **نہر العاصی** یہ نہر ملک شام مین قریب حمص و حماۃ کے ہی
اور اس نہر کا مخرج بحیرۂ قدس ہی جب یہ نہر چڑھتی ہی تو اسکا پانی بحر انطاکیہ مین گرتا ہی اس نہر کو
جو عاصی کہتے ہین تو اسکی وجہ یہ ہی کہ اکثر نہرین جنوب رو بہتی ہین اور یہ برخلاف انکے
شمال رو بہتی ہی اس نہر مین ایک قسم کی مچھلی ملتی ہی جسکی مقدار ایک ذرع سے کچھ بڑھ کر ہی
نہر عیسیٰ یہ نہر دریاے فرات سے بہرہ یاب ہی اور بغداد اور مدینۃ السلام مین جاری ہی
اسمین شہد کی مکھیون کے بہت مکان ہین اور اسکے کنارہ پر اکثر دیہات ہین جو کہ اسکی
آبپاشی سے سرسبز رہتے ہین اگلے زمانہ مین اسپر جابجا پل بندھے ہوئے تھے مگر اسوقت بجز
ایک پل کے اور کسی کا آثار نہین ہی اسکے دونون کنارون پر اکثر باغات وغیرہ سرسبز
کھڑے ہین اسکے اطراف کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہی گویا کہ نمونہ بہشت ہی **نہر القورج**
نہر فاطول اور بغداد کے مابین مین ہی جب یہ نہر طغیانی کرتی ہی تو بغداد مین پانی آجاتا ہی
اور شہر کو خراب کرتا ہی اس نہر کے کھدوانے کی کیفیت یہ ہی کہ جسوقت نوشیروان کسریٰ نے
فاطول کی نہر طیار کرائی اور اسمین پانی جاری ہوا اسکی وجہ سے نشیب کے رہنے والون کا
بہت کچھ نقصان ہوا اور نیز ان لوگون کو پانی نہ ملنے کی بھی شکایت ہوئی آخر کار مظلومون نے

بادشاہ سے

نوشیروان سے سر سواری ملاقات کی اور اپنے ظلم کا حال بیان کیا کہ ہم بادشاہ کے ظلم سے
مظلوم ہین یہ سنکر نوشیروان گھوڑے سے اُتر کر زمین پر بیٹھ گیا لوگون سنے کچھ فرش وغیرہ
لاکر بچھادیا کہ اسپر تشریف رکھیے مگر اُسنے قبول نہ کیا اور کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہی
کہ داد خواہ روبرو کھڑا ہو اور ہم فرش قبول کرین اکثر اِس بادشاہِ عادل کا یہ قاعدہ تھا
کہ انصاف کے وقت خاک نشینی اختیار کرتا تھا آخر کیفیت مفصل دریافت کی اُن بیچارون نے
عرض کیا کہ حضور سنے نہر فاطول کھدوائی اُسکے سبب سے ہملوگ خراب ہوے دانہ
پانی دونون بند ہوا نوشیروان سنے فرمایا بہت بہتر ہم اس نہر کو مسدود کرادین تاکہ آپ
لوگون کو نقصان نہ پہونچے رعایاے ستم رسیدہ سنے جواب دیا کہ ہم اِسقدر تکلیف دہ
نہین ہوسکتے البتہ یہ چاہتے ہین کہ اِس نہر کے علاوہ ایک اور نہر کھدوائی جاوے پس نوشیروان نے
بموجب اُنکی استدعا کے نہر قورح تیار کرائی اور اِس نہر سے اُن لوگون کو انتفاع کامل ہوا
مگر زمانہ حال مین موجب نقصان کمال ہی جسوقت پانی اِسکا چڑھتا ہی تو شہر مین پہونچکر
اکثر معمورات کو خراب کیا کرتا ہی **نہر فرات** اسکا مخرج ارمینیہ اور قالیقا سے ہی
اور یہ نہر پہاڑون مین ہوتی ہوئی سرزمین روم مین آئی ہی وہان سے ملاطیہ ہوکر سمیساط
ہوتی ہوئی قلعہ نجم اور دیگر مقامات سے نکل کر عانہ مین پہونچی ہی اور یہان پہونچکر اُسکی
شاخین بطور ندیون کے ہوجاتی ہین اِس دریا سے اکثر باغ اور زراعت کی آبپاشی ہوتی ہی
آخر کو یہ دریا دجلہ سے جا ملا ہی بعض شاخین تو درمیان واسط کے ملحق ہوئی ہین اور بعض
واسط کے بالائی اطراف مین اور بعض بصرہ مین اور وہان پر فرات اور دجلہ ایک ہوکر
دریاے عظیم کی حیثیت سے روان ہوکر دریاے فارس مین جاگرتا ہی اِس دریا کے اکثر
فضائل مین روایت ہی کہ بہشت سے چار نہرین نکلی ہین نیل۔ فرات۔ سیحون اور
جیحون جناب امیر المومنین حضرت مشکل کشا علیہ السلام سنے اس دریاے فرات کے
حق مین اہل کوفہ سے فرمایا کہ یا اھل الکوفۃ ان نھرکم ھذا یصب اللہ میزابان من الجنۃ یعنے اے اہل کوفہ
یہ نہر فرات جو تم مین ہی اسمین دو نالیان بہشت سے ملی ہین اور وہان سے پانی اِسمین آتا ہی
اور عبدالملک بن عمر و سے روایت ہی کہ فرات دریاے بہشت مین سے ہی ورنہ لازم تھا کہ
اسکا پانی خراب و مضر ہوتا حالانکہ جو مریض اسکا پانی پیتا ہی اُسکو صحت ہوتی ہی حضرت
خداوند تعالی سنے اِس نہر پر فرشتون کو موکل فرمایا ہی تاکہ اسباب مضرات کو اس سے

دور کرتے ہین اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ اگر آب فرات نوش کرکے
حمد خدا کرے تو البتہ شفا ہوگی اور نیز امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آب فرات کی بڑی
برکت ہے اگر لوگ اسکے فیض کو جان جاتے ہرگز اس دریا کے کنارہ سے جدا نہوتے اور
اسی مین غسل کرتے اور آلام بدنی سے شفا حاصل کرتے سدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ
ایام خلافت مشکل کشا مین دریاے فرات کسی قدر بڑھا تھا اسکے درمیان سے ایک انار
کلان برآمد ہوا اور حضرت کو دستیاب ہوا جسوقت اسکو توڑا تو اسکے دانے بہت بڑے بڑے تھے
اور بکثرت تھے حتی کہ درمیان اہل اسلام کے تقسیم ہوے اکثر علما کے نزدیک یہ روایت
ثابت ہے کہ یہ انار بہشت کا تھا **نہر کر** درمیان ارمینہ اور اران کے ہے اور بلاد ابخاز سے نکل کر
مدینہ تفلیس اور جبرہ اور شمکور ہوتی ہوئی بردعہ تک پہونچی ہے اور وہان سے نہر رس
مین ملتی ہے اور نہر رس چھوٹی ہے نہر کر سے اور وہان سے دریاے خزر مین ملحق ہوکر
بردعہ سے تین فرسخ پر موضع سورما کو جاتی ہے اکثر متفق ہین کہ یہ نہر نہایت سلیم ہے جو
کوئی جانور یا انسان اسمین گرتا ہے صحیح وسلامت نکل آتا ہے بعض فقہا نے مصنف
عجائب المخلوقات سے بیان کیا کہ ہمنے نہر کر مین سے ایک ڈوبتے ہوے انسان کو
باہر نکالا اسمین قدرے جان باقی تھی جسوقت اسنے خشکی کی ہوا کھائی آنکھ کھولکر ہمسے
دریافت کیا کہ یہ کون مقام ہے ہمنے جواب دیا کہ بقول اسنے جواب دیا کہ مین سرزمین کذا مین
ڈوبا تھا جو کہ اس جگہ سے پنجروزہ راہ پر واقع ہے آخر اسنے گرسنگی کے سبب سے کھانا
طلب کیا لوگ اسکے واسطے کھانا لائے کہ یکایک جس دیوار کے نیچے وہ بیٹھا تھا وہ
منہدم ہوئی اور اسکے سبب سے اس بیچارہ کی جان تلف ہوئی **نہر گنگ** یہ نہر سرزمین
ہند مین نہایت بزرگ ہے اور اہل ہند کے نزدیک بہت متبرک ہے ہندوون کے بزرگ و
خویش و بیگانہ جو فوت ہوتے ہین انکی ہڈیان اس دریا مین چھوڑتے ہین اور ان
لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ اس عمل سے مردہ بہشت کو جاتا ہے اور اس نہر سے اور
سومنات سے دوسو فرسخ کا فاصلہ ہے اور اس دریا کے پانی سے اپنے بتخانون کو دھوتے ہین
نہر الملک یہ بہت پرانی نہر بغداد مین ہے کہتے ہین کہ اول اول اس نہر کو حضرت
سلیمان بن داؤدؑ نے کھودوایا تھا اور بعض کہتے ہین کہ سکندر نے اسکی بناڈالی کہتے ہین
کہ یہ نہر تین سو ساٹھ دیہات پر حاوی ہے موافق عدد ایام سال کے اور اسواسطے اسطرح کی

نہر بنوائی کہ اگر ملک مین قحط پڑے تو ہر گاؤن کی آمدنی ایک روز کے خرچ کو کفایت کرے
جیسا کہ حضرت یوسف صدیق نے مصر مین بند و بست کیا تھا **نہر مہران** یہ سندھ مین ہی
اسکی چوڑائی دجلہ کے برابر ہی مشرق سے دکن کا کو بہتی ہوئی آتی ہی اور مغرب روپہ
بہکر دریاے فارس مین جا ملی ہی اصطخری نے لکھا ہی کہ یہ نہر اُس پہاڑ سے نکلی ہی جہان سے
بعض بعض شاخ نہر جیحون کی برآمد ہوئی ہی یہ نہر سرحد ملتان پر ظاہر ہوئی ہی اور
منصورہ ہو پہونچ کر دریاے شرقی مدینۃ الدبیل مین گرتی ہی مدینۃ الدبیل بڑی نہر خوشگوار
اور شیرین بادہر دجلہ کے ہی کہتے ہین کہ اس دریا مین گھڑیال بکثرت ہین مگر کلانی قامت
مین دریاے نیل کے نہنگون سے کسی قدر کم ہین اور جب اس نہر مین جوش آتا ہی پانی
اُسکا اطراف مین پھیل جاتا ہی بعد ازان جب وہ پانی کم ہو جاتا ہی تو لوگ وہان زراعت
کرتے ہین **نہر مکران** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ زمین مکران مین ایک
بہت بڑی ندی ہی اور اُسپر ایک پل سنگی بنا ہی اور وہ پل ایک پارچہ سنگ کا ترشا ہوا ہی
اور اس پل کے عجائبات سے یہ ہی کہ اگر ایک آدمی سے دس ہزار آدمی تک اُسپر گذرین
سب کو نظر آتی ہی اور جب تک اسپر سے عبور نہ کرلین ڈاک موقوف نہین ہوتی ہی **نہر نیل**
کہتے ہین کہ اس نہر سے بڑھ کر دوسری کوئی نہر دنیا مین نہین ہی یہ نہر ایک مہینے کی راہ تک
بلاد اسلام مین جاری ہی اور دو مہینے کی راہ تک بلاد نوبہ مین اور چار مہینے کی راہ تک
صحرا مین جاری ہی اور وہان سے بلاد قسم خارج خط استوا پر ظاہر ہوتی ہی اور بجز اس نہر کے
اور کوئی نہر ایسی نہین ہی کہ جنوب سے شمال کو آتی ہو اور اسی طرح یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ
بجز اسکے اور کوئی ایسی نہر نہین ہی کہ عین تابستان مین زیادہ طغیانی کرے قضاعی نے
کہا ہی کہ اسکے عجائبات سے یہ ہی کہ اس دریا کے کنارے والون کو کبھی بارش کی ضرورت نہین
ہوتی ہی امساک باران کی حالت مین بھی اس دریا کی سرزمین سیراب رہا کرتی ہی اور اسکے طغیانی
کی گھڑیون مین وجہ یہ ہی کہ بحکم خدا شمالی ہوا چلا کرتی ہی اور اسکے سبب سے دریاے شور
اسکی طرف رجوع کرتا ہی اور اسمین آکے مثل شکر کے شیرین ہو جاتا ہی پس اسوجہ سے
اسمین طغیانی ہو جاتی ہی پس جسوقت زراعت کا موسم آتا ہی اور دریاے نیل کل
مخلوقات پر سیرابی کر چکتا ہی تو بحکم خدا جنوبی ہوا بہتی ہی اور وہ ہوا اس دریا کے
پانی کو پھیر دریاے شور مین بہا دیتی ہی ادھر کے لوگون نے ایک آلہ تیار کیا ہی

جسکے ذریعہ سے دریاے نیل کی افراط وتفریط دریافت کر لیتے ہین اور اُسی کے حساب سے
زراعت کرتے ہین اور یہ آلہ ایک عمود ہی جو ایک حوض مین دریاے نیل کے کنارہ نصب ہی
اور اس آلہ مین ایک مجوف نل لگی ہی جسکے ذریعہ سے دریاے نیل کا پانی اُسمین پہونچا کرتا ہی
اور خطوط ہر ایک درجہ کمی اور زیادتی کے اس آلہ مین لگے ہین جس خط تک پانی پہونچا اُسی
حساب سے دریا کا نقص وکمال دریافت کر لیتے ہین پس اگر چودہ ذراع پر اُسکا پانی پہونچا
تو علامت ہی کہ اس سال پانی متوسط ہی اور زراعت بھی متوسط ہوگی اور اگر سولہ ذراع تک
پہونچا تو زیادتی زراعت متصور ہی اور اگر اٹھارہ ذراع تک پہونچا تو معلوم ہوا کہ بہت
فراوانی ہوگی بحدسے کہ ایک سال کا آذوقہ پس انداز ہوگا اور واضح ہو کہ ذراع چوبیس
انگل کا ہوتا ہی قضاعی نے لکھا ہی کہ اول اول حضرت یوسف نے یہ آلہ تیار کرایا اور عبدالرحمن
بن عبداللہ بن عبدالحکم نے لکھا ہی کہ جسوقت مسلمانون نے مصر کو فتح کیا اہل مصر
عمرو بن العاص کے حضور مین حاضر ہوے اور یہ عرض کیا کہ ہمارے ملک مین یہ رسم ہی
کہ جب قبطی کے مہینون مین سے بونہ کا مہینا آتا ہی تو اُسکی شب دوازدہم کو کسی کی لڑکی
باکرہ کو اُسکے ولی سے لیتے ہین اور زیور ولباس بوقلمون سے اُسکی آرایش وزیبایش
کرکے دریاے نیل مین ڈبو دیتے ہین اُسوقت دریاے نیل موج زن ہوتا ہی اگر یہ رسم
ادا نہو تو دریاے نیل روان نہین ہوتا عمرو بن عاص نے جواب دیا کہ عملداری اسلام مین
یہ امر ہرگز نہین ہوسکتا ہی بلکہ مقتضاے اسلام یہ ہی کہ رسوم دیرینہ کو مانند تقویم پارینہ کے
منہدم کردین اس حکم سے مصر والے خاموش ہو رہے یہان تک کہ ماہ بونہ اور اُسکے بعد
ماہ ابیب اور ماہ مسیری یہ تین مہینے گذر گئے اور رود نیل مین طغیانی نہوئی آخر رعایا نے
ترک وطن کا ارادہ کیا جسوقت عمرو کو یہ کیفیت ظاہر ہوئی اُسنے عمر بن خطاب کے نام
عرضداشت کی وہان سے جواب آیا کہ یہ جو تمنے لکھا کہ اسلام کو پُرانے کام سے غرض نہین
فی الحقیقت درست ہی اب ہم ایک رقعہ دریاے نیل کو لکھتے ہین تم یہ رقعہ ہمارا دریا مین ڈال دینا
انشاء اللہ تعالیٰ دریاے نیل طغیانی کریگا اُسمین لکھا تھا کہ امیر المومنین عمر کی جانب سے
دریاے نیل کو بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ اگر تو اپنی طرف سے خود بخود جاری ہوا ہی تو
اب ہرگز نہ جاری ہونا اور اگر تجکو اللہ نے جاری کیا ہی تو تو اللہ سے عرض کر کہ تجکو جاری کرے
آخر کو عمرو بن العاص نے بمجرد پہونچنے کے اُس رقعہ کو دریاے نیل مین چھوڑا اور اُس روز

اہل مصر نے اپنے کوچ کا دن مقرر کیا تھا پس اُسی دن بموجب حکم خداوند تعالیٰ لوگون نے
دریاے نیل کو طغیانی پر ملاحظہ کیا اور سولہ گز تک طغیانی ہوگئی اس دریا کے سات خلیج ہین
خلیج اسکندریہ خلیج دمیاط خلیج منف خلیج ہمین خلیج الفیوم خلیج شردوس یہ خلیج ہر وقت
جاری رہتے ہین تمام اطراف مصر کی زراعت ان خلیجون سے سیراب ہوتی ہی جسوقت کہ
طغیانی دریاے نیل کی آلہ مذکور تک پہونچتی ہی ان خلیجون کو توڑ دیتے ہی اور پانی روان ہوجاتا ہی
تاکہ تمام روے زمین مصر دریاے نیل سے سیراب ہوجاتی ہی اور جب وہ
طغیانی نقص پذیر یعنے گھٹ جاتی ہی تخم ریزی کرتے ہین اور زنگار رنگ جانورون کے ذریعہ سے
سامان کشتکاری کا شروع ہوتا ہی اصل مخرج دریاے نیل کا زنج مین ہی وہان سے
نکل کر سرزمین حبشہ اور نوبہ ہوتے ہوئے دو پہاڑون کے درمیان سے نکلا ہی ان
پہاڑون کے مابین مین اکثر دیہات واقع ہین اس دریا کی موسم گرما مین طغیانی کرنے کا
سبب یہ لکھا ہی کہ اسی فصل مین سرزمین زنگبار مین بارش بکثرت ہوتی ہی اور اکثر
وہان کے شہرون مین سیلاب کا زور ہوا کرتا ہی پس مختلف راہون سے وہ پانی
دریاے نیل مین آجاتا ہی پس جسوقت اسکی طغیانی سولہ ذراع پر پہونچے تو عام لوگ
خلیجون کے دہانہ کھول دیتے ہین اور انمین پانی جاری ہوجاتا ہی آخر کو ملک کی سیرابی
جب مقدار معینہ پر پہونچ جاتی ہی تو پھر وہ پانی سمٹ کر دریاے نیل مین چلا جاتا ہی اسوقت
مصر کی سرزمین نہایت شاداب نظر آتی ہی اس دریا کے عجائبات مین سے رعادہ نام
ایک قسم کی مچھلی ہی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہی اور جسکے چھونے سے انسان کے بدن مین
رعشہ پڑجاتا ہی پس اس سرزمین مین ایک قسم کا ایسا ساگ ہوتا ہی کہ اگر اسکو ہاتھ سے
مل کر رعادہ کو مس کرے تو پھر رعشہ نہو اور نیز رود نیل کے عجائبات مین سے نہنگ ہی
جسوقت کوئی شخص وضو وغیرہ کی ضرورت سے دریاے نیل کے کنارے پرجاتا ہی تو یہ
خونخوار جانور پانی کے نیچے نیچے قریب تر آجاتا ہی اور دفعتاً کود کر اس شخص کو شکار کرلیتا ہی
کسی شاعر نے دریاے نیل سے احتراز کرنے مین کہا ہی ؎ اضمرت للنیل ہجرانا و مقلیۃ مذ قیل لی
انما التمساح فی النیل ٭ فمن رای العین من کتب ٭ فما ادی النیل الا فی البواقیل ٭ انکا حاصل یہ ہی کہ انسان کو
چاہیے کہ بسبب خوف نہنگ کے پانی نیل کا کبھی آنکھ سے نہ دیکھے یعنے کنارے پرجاکے نہ دیکھے سواے
اسکے کہ اپنے گھر مین کوزون مین دیکھے اس دریاے نیل مین ایک مقام ہی جہان مچھلیان

خود بخود جمع ہوتی ہین اور اس روز جو شخص چاہے اپنے ہاتھ سے جسقدر منظور ہو انکو
گرفتار کر سکتا ہی مگر یہ کیفیت سال بھر مین ایک روز معہود مین ہوتی ہو نہر ہیر مند
یہ نہر سجستان کی ولایت مین ہو کہتے ہین کہ بڑے تعجب کی بات ہو کہ اس نہر مین ہزار
نہرین اور آکر ملی ہین اور ہزار نہرین اس سے نکلی ہین لیکن اس نہر مین کچھ کمی بیشی معلوم
نہین ہوتی نہ ان نہرون کے ملنے سے کچھ زیادہ ہوتی ہو اور نہ ان نہرون کے نکلنے سے
کچھ کم ہوتی ہو ہر حال مین ہموار رہتی ہو

فصل بیان مین چشمہ اور چاہات کے

حکما کے نزدیک زمین کے اندر منافذ اور مسام بکثرت ہین اور ان مین ہوا اور پانی ہوتا ہو
پس جب ہوا پر برودت غالب ہوتی ہو تو وہ پانی ہوجاتی ہو پس اکثر ایسا ہوتا ہو کہ کسی
دوسری طرف سے جو اول کے ذخیرہ مین کچھ افراط ہوگی اور اسطرف اس سے مدد
ملی اور ان اگلے مسامات اور منافذ مین گنجایش کی صورت نہین رہی پس اگر زمین نرم ہی
تو خود بخود زمین شق ہوکر باہر کیجانب پانی کا ظہور ہوتا ہو اور اگر سخت ہو تو مثل کنوین کے
کھودنے کی ضرورت ہوتی ہو ابو الریحان خوارزمی نے اپنی کتاب آثار باقیہ مین لکھا ہو کہ
سرزمین مین مین ایسا موضع ہو جہان پر لوگ کنوین کھودتے ہین اور ایک ایسا پتھر
حائل پاتے ہین جسکے نیچے سے پانی جاری ہوسکتا ہو پس اسمین لوہے کے آلات سے
سوراخ کرتے ہین اور ضرب آہن کی صدا سے معلوم کرتے ہین کہ اس پتھر کے نیچے پانی ہو
یا نہین پس اسمین بموجب مقدار دریافت کے سوراخ کرتے ہین مگر اول چھوٹا سا سوراخ
کرکے امتحان کرتے ہین کہ اگر وہ سلیم ہو تو خیر کھود کر بنا لیا اور اگر دیکھا کہ خوف ہو تو کچھ
اور چونے سے مسدود کر دیتے ہین کیونکہ ایسے موقع پر اکثر چشمہ سار ہوجاتا ہو اور انکے
درمیان سے بڑے زور شور کے سیلاب ظاہر ہوتے ہین اور اگر قوت خروج نہین ہو یعنے
انکے منافذ اور مسامات مین کوئی دوسری مدد نہین پہونچتی ہو تو اسکا علاج کرتے ہین
یعنے اسکو اگار کر درست کر لیتے ہین چشمہاے زیر زمین اور غارہاے کوہی کے
اختلاف کی وجہ جسمین نمک پھٹکری گوگرد وارد ہوتی ہو یہ ہو کہ موسم سرما مین زیر زمین
پانی گرم ہوجاتا ہی اور گرما مین سرد بدینوجہ کہ گرمی اور سردی باہم ضد ہین اور ایک
وقت مین ایک جگہ جمع نہین ہوتی ہین پس موسم زمستان مین سرد ہوتا ہی بالاے زمین
اور قرار لیتی ہی حرارت اندرون زمین پس جس جگہ کبریت کا مخزن ہوا تو اسکے حدت سے

زمین کی رطوبت جل جاتی ہو اور پانی بھی اُسکے سبب سے جوش کھایا کرتا ہی اور اگر ایسا نہین ہو
اور ہواے سرد پانی کو پہونچے پس کبھی بسبب زیادتی برودت کے پانی غلیظ ہوجاتا ہی اور
پارہ یا قیر یا نفط ہو جاتا ہی اور یہ قسمین بوجہ اختلاف خاک اور تغیر ہواے اماکن کے ہوجاتی ہین
بالفعل چند چاہات اور چشمہ ساے عجیبہ کا بیان بہ ترتیب حروف تہجی کے لکھا جاتا ہی **عین آذربایجان**
تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ آذربایجان مین ایک ایسا چشمہ ہی جسکا پانی نکل کر پتھر سا سخت
ہوتا ہی لوگ مٹی کے ظروف بطور قالب کے بناکے اسمین پانی بھرتے ہین پس اس حکمت سے
سنگی ظروف بہت جلد تیار ہو جاتے ہین **عین اُردے بہشتک** اُردے بہشتک
ایک موضع ہی مضافات قزوین سے تین فرسخ دور وہان ایک چشمہ ہی اسکا پانی جو کوئی نوش کرے
فی الفور اُسکو اسہال شدید ہو جاوے فصل بہار مین قزوین وغیرہ شہرون کے لوگ مسہل کے
واسطے یہان پر جمع ہوتے ہین اور ایک رطل پانی پی کر مواد شکم کو دفع کرتے ہین طرفہ تر یہ ہی کہ
اگر اس پانی کو قزوین وغیرہ مین لیجاوین تو اُسکی خاصیت جاتی رہیگی مؤلف عجائب المخلوقات
لکھتا ہی کہ مین نے اکثر اہل قزوین سے سنا ہی کہ درمیان اس چشمہ اور قزوین کے ایک نہر ہی
جسوقت آدمی اس چشمہ کے پانی کو لیکر اُس نہر کے پل پر سے گذرتے ہین خاصیت اس پانی کی
جاتی رہتی ہی **عین راونار** یہ چشمہ سرزمین سیستان مین ہی اسمین نرکل پیدا ہوتا ہی طرفہ یہ ہی
کہ جسقدر نرکل پانی کے اندر رہتا ہی پتھر کا ہوتا ہی اور جسقدر پانی سے نکلا ہوتا ہی وہ
نرکل رہتا ہی **عین اسکندریہ** یہ چشمہ مشہور ہی اسمین ایک قسم کی سیپ ہوتی ہی
جسکا گوشت پکاکر کھانے اور شوربا پینے سے جذام کا مرض جاتا رہتا ہی **عین ایلابستان**
مصنف تحفۃ الغرائب لکھتا ہی کہ اسفرائین اور جرجان کے مابین مین ایک موضع ایلابستان
نام ہی اس مقام پر ایک غار ہی وہین سے یہ چشمہ نکلا ہی اور اسقدر بڑا چشمہ ہی کہ جسمین پن چکی
چلتی ہی لیکن اکثر ایسی صورت ہوتی ہی کہ دوسرے تیسرے چوتھے یا پانچوین مہینے مین
اسکی روانی دور ہو جاتی ہی پس اُسوقت وہان کے لوگ گاتے بجاتے وہان جمع ہوتے ہین
اور بہت ناچ ورنگ اِس چشمہ کے روبرو کرتے ہین تب نئے سر سے پانی کی روانی شروع ہوجاتی ہی
عین بادخانی صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ چشمہ حدود دامغان مین ہی یعنے
اُس اطراف مین ایک دیہہ ہی کہن نام اور وہان ایک چشمہ ہی اُسی کا نام عین بادخانی ہی
پس اُدھر والے لوگ جب یہ چاہتے ہین کہ ہوا کا تموج ہو پس اس چشمہ مین دس عدد حیض کے کپڑے

چھوڑتے ہین پس ہوا متحرک ہوجاتی ہی اور اُس پانی کو اگر کوئی شخص نوش کرے تو تشنج کا عارضہ ہوجاتا ہی اور ایک خاصیت یہ بھی ہی کہ اگر چشمہ سے باہر پانی لیجانا چاہا ہین تو تھوڑی ہی دور چل کر وہ پانی پتھر کے مانند منجمد ہوجاتا ہی **عین بامیان** صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ سرزمین بامیان مین ایک چشمہ ہی جسکے دہانہ سے پانی بکثرت نکلتا ہی اور اُسمین گندھک کی بو ہوتی ہی اور دہانہ کے قریب رعد کے مانند گڑگڑاہٹ ہوتی ہی اسکے پانی مین غسل کرنا چرک جسمانی کو زائل کرتا ہی اگر کسی برتن مین اسکا پانی اُٹھا رکھین اور منھ اسکا باندھ دین تو ایک رات دن مین تلخ اور ترش مانند شراب کے ہوجاتا ہی اُسوقت اگر آگ دکھاوین تو فوراً شراب کے مانند بھاپ سے اُڑجاتا ہی **عین البقر** عکہ کے قریب ہی مسلمان اور نصرانی اور یہودی لوگ اسکی زیارت کرتے ہین کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جس گاؤ سے زراعت کی تھی وہ گاؤ اسی چشمہ سے نکلی تھی اور اس چشمہ پر ایک مشہد ہی جسے لوگ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے منسوب کرتے ہین **عین الاتراک** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ سرچشمہ بامیان مین ہی جسوقت کوئی حیوان چاہے کہ اُسکے پانی سے اپنی تشنگی بجھائے تو اُسکا پانی مائل بنشیب ہوجاتا ہی جب وہ حیوان نیچے کو جاتا ہی تب اُسکا پانی فوراً اونچا ہوجاتا ہی اور تھوڑی دیر کے بعد اُس حیوان کی ہڈیان پانی کے اوپر تیرتی نظر آتی ہین اور مطلق گوشت کا نام نہین رہتا ہی **عین جاجرم** یہ چشمہ مابین جاجرم اور اسفراس کے واقع ہی بعض فقہائے خراسان کے نزدیک اس چشمہ مین خارشت والون کو غسل کرنا نہایت مفید ہی **عین جاج** صاحب تحفۃ الغرائب کا کلام ہی جسوقت آسمان پر ابر نہو تو اُس چشمہ مین بھی ایک بوند پانی کی نہین ہوتی ہی اور اگر آسمان پر ابر ہوگا تو وہ چشمہ پانی سے لبریز ہوتا ہی اکثر لوگون نے بچشم خود بارہا اسکا امتحان کیا ہی **عین جبل الدیلم** صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ سرزمین شیراز مین کسی پہاڑ کے نواح مین یہ چشمہ واقع ہی اسکا پانی گرمی کی فصل مین برف کے مانند ٹھنڈا رہتا ہی اور زمستان مین مانند کھولتے ہوئے پانی کے گرم ہوتا ہی **عین جبل سمرقند** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ زمین سمرقند مین ایک پہاڑ ہی اور اُسمین ایک غار ہی کہ ہمیشہ اُسمین پانی بھرا رہتا ہی مثل چشمہ کے گرمیون مین اُسکا پانی مثل برف کے سرد ہوتا ہی اور جاڑہ مین ایسا گرم ہوتا ہی کہ اگر ہاتھ اُسمین ڈالے تو جلجائے **عین جبل ملاطیہ** مصنف عجائب المخلوقات سے اکثر بزرگون نے فرمایا کہ ملاطیہ

نزدیک ایک پہاڑ ہی جہان سے یہ چشمہ نکلا ہی اُسکا پانی نہایت شیرین وخوشگوار اور اُسکا رنگ سفید ہی جوکوئی اُسکو پیتا ہی کچھ ضرر نہین کرتا ہی مگر اُسے اگر علحدہ لیجا دین تو پتھر ہوجاتا ہی **عین داداب** اس چشمہ مین ایک ایسی قسم کی نباتات ہی کہ جو کوئی شخص چشمہ کے اندر جاوے تو وہ گھاس اُسکو سخت پیچیدہ ہوکر بازگشت سے باز رکھتی ہی اور جون جون اضطراب سے ہاتھ پیر مارے اُتنا ہی اور قید بند کی سختی ازدیاد ہو ہان جب صبر کرے اور کچھ دیر دم راست کرے خود بخود مخلصی ہوجاتی ہی **عیون دوراق** مصنف عجائب المخلوقات نے شیخ عمرو السلمی نے فرمایا کہ یہ چند چشمہ ایک ہی پہاڑ سے نکلے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اُس پہاڑ سے آتشین شعلہ نکلتے ہین اور اُنکی رنگت سرخ زرد سبز وسفید ہوتی ہی اور وہ پانی دو حوضون مین جمع ہوتا ہی ایک حوض ہین واسطے مردون کے اور دوسرے حوض ہین واسطے عورتون کے ان چشمون مین بلغمی مزاج والون کا نہانا بہتر ہی لیکن جو شخص بہ تدریج اُسمین داخل ہوتا ہی اُسکو سود مند ہوتا ہی اور جو شخص فوراً کود پڑتا ہی اُسکا بدن جلجاتا ہی **عین راس الناعور** اسکے نزدیک ایک موضع زراعہ نام ہی موصل کے شرقی جانب وہین پر ایک چشمہ مثل فوارہ کے ہی جسکا پانی نہایت لطیف ہی اُسمین نیلوفر پیدا ہوتا ہی اس موضع کے کثیر غلات شمال مین فروخت ہونے کو آتے ہین **عین زراوند** یہ چشمہ ملک ارمینیہ مین قریب بحیرہ کے ہی اور یہ چشمہ بکثرت نافع ہی جو کوئی شخص یا جانور مجروح اس آبشار مین گذر کرے صحیح اور تندرست ہوجاتا ہی کسی طرح زخم وغیرہ کا آزار نہین رہتا ہی اکثر لوگ اس مجرب چشمہ پر دور دور سے آتے ہین **عین زعر** یہ چشمہ قریب بحر مینہ کے ہی مینہ اور بیت المقدس کے درمیان تین دن کی راہ ہی زعر حضرت لوط کی دختر کا نام تھا انھون نے اُسی مقام پر وفات پائی لہذا اُنکے نام سے مشہور ہوا **عین سلوان** یہ چشمہ بیت المقدس مین ہی اکثر لوگ اسکے کنارون پر فروکش ہوتے ہین ابن بشار نے لکھا ہی کہ سلوان نام ایک محلہ بیت المقدس مین واقع ہی یہان باغات بکثرت ہین جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وقف فرمائے تھے کہتے ہین کہ اگر اس چشمہ کا پانی کسی مغموم وحزین کو پلا دین فوراً اُسکا غم وہم مبدل بخوشی وفرحت ہوجاے **عین سمیرم** سمیرم درمیان شیراز اور اصفہان کے ایک قصبہ ہی جہان کے آبشارون کی کثرت مشہور ہی عجائبات مین یہ ہی کہ جس مقام کی ٹڈی زراعت پر گرتی ہی لوگ اس چشمہ کا پانی لاتے ہین اسطور پر کہ ظرف آب کو زمین پر نہ رکھین او

لاتے وقت پشت پھیر کر نہ دیکھیں پس اُس طرف آب کو قریب اُن ٹڈیون کی جاے بلند پر لٹکا دیتے ہین فوراً ایک جانور جسکا نام سودائی ہو نہرار در ہزار آتے ہین اور ان ٹڈیون کو کھا جاتے ہین اور یہ امر کچھ دروغ نہین خود مصنف عجائب المخلوقات کا قول ہی کہ مین نے خود اسکو لیکر سرزمین قزوین سے ٹڈیون کی مدافعت کی **عین سیاہ سنگ** صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ جرجان مین ایک موضع ہی جسکا نام سنگ سیاہ ہی اور یہان پر ایک ٹیلہ پر چشمہ ہی جسکا پانی لوگون کے مصرف مین آتا ہی اور جس راہ سے کہ اس چشمہ کی طرف جاتے ہین دہان پر کیڑے بہت ہین پس جو شخص وہان سے چلا اور اتفاقاً پاؤن اُسکا کسی کیڑہ پر پڑ گیا تو اُسکا پانی تلخ ہو جاتا ہی عجیب تر حکایت یہ سُننے مین آئی ہی کہ اُس گرد نواح کی عورات جب اُس سرچشمہ کا پانی لانا چاہتی ہین تو تیس چالیس عورتین جمع ہوکر ایک شخص کو پیشتر سے بھیجدیتی ہین کہ وہ جھاڑو سے راستہ صاف کر دے اور بعد ازان خود وہ عورتین قطار باندھکر یعنے آگے پیچھے ہوکر چشمہ پر جاکر ظروف مین پانی بھر کر اُسی طور سے واپس ہوتی ہین اگر اتفاقاً ایک عورت کا بھی پیر کسی کیڑے پر جا پڑا تو کل عورات کا پانی تلخ ہو جاتا ہی اور پھر وہ پانی پھینک کر دوبارہ لانا پڑتا ہی **عین شیر گیران** شیر گیران نام ایک موضع ہی دوراہہ کے نزدیک مراغہ کے مضافات مین اُس موضع مین دو چشمہ ہین جنسے پانی نکل کر جوش کھاتا ہی اور ان دونون چشمون کے درمیان مین بمقدار ایک گز کے دوری ہی اور منجملہ اُن دونون چشمون کے ایک کا پانی نہایت سرد اور دوسرے کا گرم ہی اور یہ حال حسن مراغی کے زبانی معلوم ہوا **عین صقلیہ** صقلیہ ایک جزیرہ ہی دریاے مغرب مین نہایت عظمت کے ساتھ اور یہان کبریتی چشمے بہت ہین جنسے آگ بھڑکا کرتی ہی اور رات کو اور زیادہ ہوتی ہی بلکہ لوگ اُسکی روشنی مین دور دور تک راہ چلتے ہین اگر کوئی اُس آگ کو اُٹھا کر وہان سے لے چلے تو فوراً ٹھنڈی ہو جاے **عین صبارج** یہ چشمہ ایک غار مین درمیان حجاز و یمن کے ایک صحراے ہولناک مین واقع ہی جہان کوئی پانی لینے کی طمع نہین کرتا ہی ابراہیم بن اسحاق کی تقریر ہی کہ ایک مرتبہ یمن والے حضرت رسالت مآب کی قدمبوسی کو چلے اتفاقاً راہ بھول گئے اور تین روز تک اس سرگردانی مین بے آب رہے آخر کو فرط تشنگی نے زندگانی سے ناامید کر دیا قافلہ والون سے ایک شخص نے دو بیتین امرالقیس کی کہ چشمہ صبارج کی پوشیدگی کے بیان مین تھین زبان پر جاری کین ناگاہ ایک شتر سوار نظر آیا

اور اُس سوار نے اِن لوگون سے دریافت کیا کہ یہ اشعار کسکے ہین انھون نے کہا امرء القیس کے
اُسنے یہ سنکر صداقت کی گواہی دی اور چشمہ کا نشان بتایا پس وہ لوگ ایک خوشگوار آبشار پر پہونچے
اور سب نے پانی پیا اور بہت سا اپنے ہمراہ لے لیا وہان سے حضرت کی خدمت مین جب پہونچے
سارا ماجرا بیان کیا اور کہا کہ امرء القیس کے دو شعرون کے سبب سے ہماری سب کی جان بچی
آپ نے فرمایا کہ امرء القیس دنیا مین تو بہت بڑا شریف و نامدار تھا اور عاقبت مین گمنام ہوگا
جب محشر مین آویگا تو ایک لواے شعرا اُسکے ہمراہ ہوگا آگ سے جلتا ہوا اور وہ دونون شعر یہ ہین

ولما رات ان الشریعة همها ٭ وان البیاض من مساحها دامی ٭ تیممت العین التی عند ضارج ٭ یفی
علیها الظل غیر مضها طامی حاصل انکا یہ ہی کہ یہ چشمہ اگرچہ پانی سفید اور خوشگوار رکھتا ہی لیکن راہ اُسکی ایسی
تاریک اور دشوار گذار ہی کہ اُس تک پہونچنا مشکل ہی **عین طبریہ** سرزمین طبریہ مین ایک گانون ہی اُسمین
سات عدد چشمے بہم موجود ہین یہ چشمہ جات سات برس تک جاری رہتے ہین اور سات برس خشک
ہوجاتے ہین اسی مقدار سے ہمیشہ معمول ہی **عین عبداللہ آباد** ہمدان اور قزوین کے مابین
عبداللہ آباد نام موضع ہی اور وہان ایک خم ہی وہی چشمہ ہی جسکے پانی نکلنے مین بڑا جوش ہوتا ہی اور قد کے
برابر اونچا ہوکر نمود ہوتا ہی جسوقت تخم مرغ کو اُس پانی پر رکھتے ہین تو وہ انڈا قائم رہتا ہی اور پانی کی گرمی سے
پک جاتا ہی اور ایک حوض قریب اُس چشمے کے ہی اُسمین پانی آکر جمع ہوتا ہی پس وہان کل مذہب کے
مریض لوگ جاتے ہین اس چشمے کے غسل کرنے سے شفا پاتے ہین **عین العقاب** یہ پہاڑ سرزمین
ہند مین ہی تحفۃ الغرائب کا مصنف لکھتا ہی کہ جسوقت عقاب پیر وضعیف ہوتا ہی اُسکے بچے اُس پہ کو اُٹھاکر
اس چشمے پر لاتے ہین اور اُسکو دھو دھلاکر دھوپ مین رکھتے ہین اس عمل سے اُس ضعیف عقاب کے بال و
پر گر جاتے ہین اور نئے سر سے جوانی کی نشو ونما اور طاقت آجاتی ہی اور بال و پر دوسرے نکل آتے ہین
عین غرناطہ غرناطہ ایک شہر ہی ممالک اندلس مین ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ غرناطہ مین ایک کنیسہ ہی
جہان درخت زیتون نصب ہی اسکی زیارت کے واسطے اندلس کے باشندے آیا کرتے ہین اور
سال بھر مین جو روز کہ اسکی زیارت کے واسطے مقرر ہی اُس روز اس چشمہ مین پانی بکثرت ہوجاتا ہی
اور درخت زیتون مین شگوفہ ظاہر ہوتا ہی اور اُسی روز زیتون بزرگ اور سیاہ ہوتا ہی اور اُس روز
جو کوئی اس زیتون یا اِس چشمہ سے پانی یا زیتون لیجاوے تو جو بیماری رکھتا ہو اُس سے
صحت پائے مصنف سے فقیہ سعید بن عبدالرحمن اندلسی نے بیان کیا کہ یہ چشمہ شقورہ مین ہی
اور احمد بن عمر العذری نے کہا کہ یہ چشمہ لورقہ مین ہی اور ابو حامد کہتا ہی کہ یہ چشمہ غرناطہ مین ہی

لیکن یہ سب مقام اندلس مین ہین **عین غزنہ** غزنہ کے نزدیک ایسا چشمہ ہی کہ اگر اسمین کوئی ناپاک چیز چھوڑین تو فوراً تغیر کامل ظاہر ہو جاڑا برف پتھر اور مہوا کے جھونکے آنا شروع ہون اور جب تک کہ اُسکی ناپاکی دور نہو ہرگز اصلی ہیئت پر نآویگا برسبیل تذکرہ کے لکھا ہی کہ سلطان محمود سبکتگین نے غزنہ کو فتح کرنا چاہا پس جسوقت یہ بادشاہ غزنہ کی تسخیر کرنے کو عازم ہوتا تھا یہان والے اُس چشمہ مین نجاست ڈال دیتے تھے جسکے سبب سے باد و باران رعد و برق وغیرہ کا زور شور ہوتا تھا اور لشکر بادشاہی تحمل ان آفات کا نہو کر واپس چلا آتا تھا آخر یہ اسرار بادشاہ کو معلوم ہوگیا اُسوقت بادشاہ نے دریردہ پہلے لوگون کو روانہ کیا کہ غزنہ پر پہونچ کر اول اُس چشمہ کی نگہبانی کرین بعد اسکے خود چڑھائی کی پس اس ترکیب سے بادشاہ نے اسکو فتح کر لیا **عین الغراب** سرزمین روم مین واقع ہی اکثرون کا مقولہ ہی کہ اس چشمہ مین ایک مرتبہ غسل کرنے سے سال بھر بیماری نہین ہوتی اور تمام سال آرام وچین سے گذرتا ہی **عین فراور** خراسان مین ایک موضع فراور نام ہی اکثرون کا مقولہ ہی کہ اس چشمہ کے غسل سے جمیع قسم کی بیماریان زائل ہوتی ہین **عین قوطور** یہ قلعہ آذربایجان مین ہی شریف محمد بن ذوالفقار علوی نے مصنف عجائب المخلوقات سے کہا کہ اس قلعہ کے قریب مین چند چشمے ہین جنکا پانی نہایت گرم ہی جو لوگ کسی سخت اندوہناک مرض مین مبتلا ہوتے ہین انکو اس چشمے مین غسل کرنا مفید ہی **عین کنکہ** آذربایجان مین ہی محمد بن ذوالفقار نے مولف عجائب المخلوقات سے فرمایا کہ یہ بڑا چشمہ مختلف التاثیر ہی یعنے گرما مین سرد اور سرما مین گرم پانی رہتا ہی **عین مشقق** مشقق نام حجاز مین ایک جنگل ہی ابن اسحاق کا قول ہی کہ مشقق اور حجاز مین ایک چشمہ قلیل ہی جس سے صرف اسقدر پانی نکلتا ہی کہ ایک یا دو یا تین سوار پانی پی سکتے ہین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنگ تبوک مین من سبقنا فلا یسقی منہ شیأً یعنے جو کوئی ہمارے لشکر سے اول اس چشمے پر جا پہونچے جب تک کہ ہم سب نہ پہونچین ہرگز پانی نہ پیے پس چند منافق لوگون نے اول پہونچ کر برخلاف حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانی تمام اُسکا پی لیا جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان وارد ہوے اور پانی نہ پایا تو آپنے فرمایا الم انھکم ان یسقوا منہ شیأً یعنے ہمنے منع نہ کیا تھا کہ کوئی شخص اسکا پانی نہ پیے بعد ازان نصیحت فرمائی اور دست مبارک اُسکے پانی پر مس فرما کر درگاہ ایزدی مین دعا کی پس زمین شق ہوئی

اُس کنوین کی اور ایک آواز مثل رعد کے پیدا ہوئی اور پانی جاری ہوا اور لشکر نے مع چارپایون کے خوب نوش کیا بعد اُسکے آپ نے فرمایا لئن بقیتم او بقی احد منکم لتسمعن بھذا الوادی وکلوا حضر مابین یدیہ وما خلفہ وکان کما قال صلی اللہ علیہ وآلہ یعنے اگر تم سب زندہ رہو یا کوئی تم مین سے زندہ رہے ہر آئینہ اس وادی کا حال سنے گا اور حال حضرت کے معجزہ کا یہ تھا کہ پیش چشم اور پس پشت کی کیفیت سب برابر تھی پس جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا **عین منکور** ابوالریحان خوارزمی نے اپنی تالیف کی ہوئی کتاب آثار باقیہ مین لکھا ہی کہ بلاد کیمال مین ایک پہاڑ ہی منکور نام اُس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی جسمین ایک بالشت بھر پانی ہی لیکن اگر ایک لشکر یہان آنکر نوش کرے تو شاید ایک انگشت کے برابر پانی کم ہو جاے اور اس چشمہ کے نزدیک ایک پتھر ہی جسپر کسی آدمی کے قدم کی علامت ہی بلکہ کف دست اور ہر دو زانو کے آثار ایسے پدیدار ہین جس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کوئی شخص سجدہ مین ہی اور نیز ایک گدھے کے سُم کے نشان بھی ہین جب عرب کے لوگ یہان آتے ہین تو ان نشانون پر سجدہ کرتے ہین **عین منیہ ہشام** منیہ ہشام نام سرزمین طبریہ مین ایک موضع ہی ثعلبی نے حکایت بیان کی ہی کہ اس گاؤن مین ایک چشمہ ہی جسمین سات برس تک پانی روان رہکر پھر سات برس تک منقطع اور مسدود ہو جاتا ہی **عین النار** اقھر اور انطاکیہ کے درمیان مین واقع ہی بچشم دیدہ ایک شخص نے مصنف عجائب المخلوقات سے بیان کیا ہی کہ اس چشمہ مین اگر کوئی نرکل کو ڈالے تو فوراً سوختہ ہو جاے اور سلطان علماء الدین کیخسرو جب اس سرچشمہ پر آیا اور لوگون سے یہان کا ماجرا دریافت کیا اُسنے متعجب ہو کر تجربہ جو کیا تو درست پایا **عین ناطول** اس نام کا ایک موضع سرزمین مصر مین واقع ہی اور وہان ایک غار ہی جسکے اندر سے پانی نکلتا ہی پس جو اس پانی کی چھینٹین اُڑ کے اطراف زمین پر گرتی ہین اُس سے چوہے پیدا ہوتے ہین بعضے یہ بات بچشم دیدہ بیان کرتے ہین کہ یہان کی خاک کی عجب تاثیر ہی کہ ایک طرف مخصوص مین جو چھینٹین اُڑ کے پڑتی ہین وہان تو فوراً چوہے بنجاتے ہین اور دوسری طرف خاک کی خاک ہی رہتی ہی **عین نہاوند** مصنف تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ دماوند کے نزدیک کوہستان مین دریاے کوہی سے ایک چشمہ نکلتا ہی جس کسی شخص کو آبپاشی کی احتیاج ہوتی ہی تو وہ شخص نزدیک اُس چشمے کے پہونچکر بالحاح تمام کہتا ہی کہ مین پانی کا محتاج ہون بعد ازان اپنی زراعت گاہ کی جانب جاتا ہی اور پانی اُسکے ساتھ ساتھ دوڑتا ہی جب اُسکی زراعت سیراب ہو جاتی ہی تب وہ شخص باواز بلند کہتا ہی کہ بس بس اب میری مراد پوری ہوئی اُسوقت پانی خودبخود مسدود ہو جاتا ہی مصنف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ مجھسے ایک پیر مرد صوفی ساکن ہمدان نے کہ صداقت مین ضرب المثل تھا فرمایا

کہ زمانہ ماضی مین سلطان سیف الدین التمش بلاد وجبال کا حاکم تھا اور یہ گرد و نواح زیر حکومت رکھتا تھا ایک مرتبہ مع لشکر ادھر گذرا راوی بھی ہمراہ تھا تا آنکہ اس پہاڑ کے قریب آپہونچے اسوقت ایک دہقان سے ملاقی ہوے جسنے باواز بلند پکارا کہ یہان تمام دنیا سے عجب تر ایک چیز ہی ادھر آؤ تماشا دیکھو آخر بادشاہ نے اسکے عقب گھوڑا پھیکا ہم لوگ بھی ہمرکاب تھے آخر اس مرد دہقان نے دراے کو وہ یہ پہونچ کر زبان فارسی مین پکارنا شروع کیا کہ جو وگندم کو ہمارے پانی درکار ہی پس اس صدا کے ہوتے ہی پانی بڑے زور شور سے روان ہوا اور بعدہ جب کشت سیراب ہوچکی تو پکارا کہ بس کر اب حاجت ہماری برآئی فوراً وہ پانی پلٹ گیا بادشاہ کو نہایت تعجب ہوا اور وہ سمجھا کہ یہ بات فقط اسی شخص کی زبان کی تاثیر سے ہوئی لیکن جب خوب تجربہ کیا تو دیکھا کہ تمام وہان کے خلائق کی اسی طرح سے حاجت روائی ہوتی ہی جب ہمنے سنا تو ہمکو یقین نہ آیا اس شیخ نے قسم کھاکے کہا کہ یہ ماجرا مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہی **عین ہرماس** چشمہ نصیبین سے ایک منزل کے فاصلہ پر واقع ہی اور یہ سرچشمہ پتھر اور رانگہ سے مسدود ہی تاکہ اسکے زور شور سے شہر غرق نہوجاے ایک مرتبہ متوکل علی اللہ نے اپنی بادشاہت کے عہد مین اسکا منہ کھلوایا تھا مگر اسکے زور اور تیزی سے گھبرا کر مسدود کرادیا کیونکہ اسکی شورش سے غرقابی کا بڑا خوف ہوا تھا اس چشمہ سے نہر ہرماس اور نصیبین کی جاری ہوئی ہی اسی سے زراعت وغیرہ کی آبپاشی کیجاتی ہی اور جو اس سے بچتا ہی وہ جابور مین گرکر دجلہ مین جا پہونچتا ہی **عین الہیم** تحفۃ الغرائب کے مصنف نے لکھا ہی کہ جسوقت جیلنہ ہوکر جرجان کی طرف متوجہ ہوجیے تو ایک پہاڑ دکھائی دیتا ہی اور اسمین ایک چشمہ ہی جسکا پانی ایک تالاب مین جمع ہوتا ہی اور اس تالاب مین ایک درخت ہی جسمین ڈالیان نہین ہین اور رات کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ درخت اس تالاب مین گھومتا ہی اور کبھی چار چار مہینے تک پوشیدہ ہوجاتا ہی اور کسی آدمی کو اس درخت کا حال معلوم نہین ہو کہ کہان سے ظاہر ہوتا ہی اور کہان غائب ہوجاتا ہی اکثر جب بارش زیادہ ہوتی ہی تو یہ درخت جلد تر ظاہر ہوجاتا ہی اکثر لوگ اس درخت کو کیفیت دریافت کرنے کے واسطے پہاڑ سے مضبوط اور استوار کرکے باندھ دیتے ہین مگر جب اسکے غائب ہونے کا وقت نزدیک آجاتا ہی تو صبح کو دیکھا جاتا ہی کہ رسیان ٹوٹ کر وہ درخت غائب ہوگیا آخر اس معرکہ کی خبر

واقع ہین خبر یہ بادشاہ کی خدمت مین گذارش کی گئی جو اُس وقت مین حاکم جرجان اور خراسان تھا
اُسنے چند لوگون کو موکل کیا کہ اس درخت کے غائب ہونے کے وقت اور صورت حال سے
اطلاع دین اور اس نگہبانی اور حفاظت کے واسطے چار آدمی مقرر کیے کہ رات دن پہرہ دیوین
لیکن کارخانہ ازلی مین کسے دخل ہے جسوقت کہ درخت کے غائب ہونے کا وقت قریب آیا
موکلون کو کہین جانے کی ضرورت عائد حال ہوئی انکا ادھر جانا تھا کہ ادھر درخت غائب ہوگیا
جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی اُسکے لشکر مین ایک غوطہ خور کوفہ کا رہنے والا تھا بادشاہ نے اُسکو
حکم دیا کہ وہان غوطہ لگا کر جو مراد ہے نکالے اور اُسکا پتا لگا دے کہ یہ درخت کدھر گیا اُسنے بہت سے
غوطے لگائے تہ کی مٹی نکال کر دکھائی مگر اُس درخت کی پتی ہاتھ نہ آئی باہر نکل کر امیر سے
التماس کیا کہ حضرت ستر ہزار گز تک کی تھاہ لگائی مگر درخت کی خبر نہ پائی اس چشمہ کا نام چشمۂ سہم
بھی کہتے ہین اور یہ چشمہ شہر کی طرف ہے اور درمیان ان دونون شہرون کے ایک دن کی مسافت ہے
عین واشلیم واشلیم نام ایک موضع ہے متعلقات مدینہ سے آذربائیجان کے نزدیک اور یہان ایک
چشمہ ہے جسکا پانی جو کوئی نوش کرے فی الفور اسہال مین گرفتار ہو بلکہ اگر کسی قسم کے دانے کھا کر
اس چشمہ کا پانی پیے تو وہ دانے فوراً پاخانہ کی راہ سے باہر نکلینگے **عین باسی جمن** ارزن روم
اور اخلاط کے مابین مین ایک موضع ہے باسی جمن نام اُس مقام پر یہ چشمہ ہے جہان سے
بڑی شدت کے ساتھ پانی کی روانی ہوتی ہے اور اس روانی کی شدت ایسی ہے کہ دور سے
اسکے شور وغل سنائی دیتے ہین اگر کوئی جانور اسکے نزدیک پہونچے تو فوراً گر جاے اور
اسوجہ سے اکثر اسکے گرد و نواح مین وحش و طیور کی ہڈیان نظر آتی ہین اور اسوجہ سے
اکثر موکل تعینات رہتے ہین کہ بندگان خدا کو ادھر جانے سے مانع ہون **عین بل** یہ موضع
منجملہ دیہات قزوین کے ہے اور یہان ایک پہاڑ ہے جسکے درہ سے چشمہ نکلا ہے جسکا پانی
نہایت گرم ہے اور وہان سے نکل کر ایک حوض مین جمع ہوتا ہے جو قریب تر اس سے واقع ہے اسکی
خاصیت ہے کہ کوڑھیون اور لنگڑون اور لنجون اور نقرس والون اور خارشتیون کو غسل اور نوش
کرنے سے صحت بخش ہے اسکا نام چشمۂ بل کرمان کہتے ہین بفضلہ تعالیٰ بیان چشمون کا ختم ہوا
اب کنوون کا بیان بھی بترتیب حروف تہجی کے ہوتا ہے و باللہ التوفیق **بیان چاہات**
چاہ انود اس کنوین کے حق مین قدما کا کلام ہے کہ اسکا پانی جو نوش کرے احمق ہوجاے
اگر کوئی شخص اُس سرزمین مین کوئی امر قبیح کرے تو لوگ اُسکو ملامت کرتے ہین اور

اکثر عوام لوگ اُسکو کہتے ہین کہ ہم تیری غیبت نہین کرتے کیونکہ تو نے چاہ انود کا پانی پیا ہی

چاہ اریس یہ کنوان مدینہ مین ہی ایک مرتبہ عثمان رضی خلیفہ سوم کے ہاتھ سے انگوٹھی جناب رسالت مآب کی دی ہوئی اُسمین گر پڑی اور پھر ہر چند جستجو کی انگوٹھی نہ نکلی پس لوگون نے کہا کہ اُنکے ہاتھ سے انگوٹھی اس کنوین مین گر گئی اسوجہ سے دستیاب نہوئی کہ یہ بخلاف طریقہ شیخین کے اپنی معاش رکھتے تھے **چاہ بابل** اعمش نے لکھا ہی کہ ایک شخص مجاہد نام تھا جسکو یہ عادت ہوگئی تھی کہ جس عجائب چیز کا نام سُنتا جب تک دیکھ نہ لیتا صبر نہ کرتا الغرض بمقتضائے اسی عادت معہودہ کے مجاہد کا بابل مین گذر ہوا حجاج سے ملاقات کی اُسنے تمنائے دل دریافت کی مجاہد نے جواب دیا کہ ہاروت و ماروت کے دیکھنے کا مشتاق ہون پس حجاج نے پسر جالوت سے فرمایا اور جالوت نے کسی مرد یہود کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہاروت و ماروت کے پاس لیجا آخر اُسنے مجاہد کو ہمراہ لیکر لب چاہ پر پہونچا دیا اور کنوین سے پتھر کی سل اُٹھا کر مجاہد سے کہا کہ اب اندر تشریف لیجاؤ اور اُنکو دیکھ آؤ مگر اس درمیان مین خدا کا نام زبان پر نہ لانا آخر کار مجاہد اور وہ یہودی دونون کنوین مین اُترے اور جاتے جاتے ہاروت و ماروت سے دو چار ہوے کیا دیکھتے ہین کہ گویا دو پہاڑ معکوس آویزان ہین اور ایڑی سے زانو تک سلاسل زنجیر آہنی سے جکڑے ہوے ہین مجاہد نے یہ تماشا دیکھ کر بے اختیار اللہ جل شانہ کا نام لیا اس نام کے سنتے ہی ہاروت و ماروت نے چاہا کہ زور کرکے زنجیر توڑ ڈالین اُسوقت یہودی اور مجاہد وہان سے بھاگے جب اُن دونون کا اضطراب کم ہوا اُسوقت یہودی نے مجاہد سے کہا کہ کیون تم ہماری نصیحت بھول گئے دیکھا کہ اس نام کے لیتے ہی اُنکو کیا اضطراب ہوا اور قریب تھا کہ ہم اور تم دونون ہلاک ہوجاتے آخر کار دونون آدمی وہان سے باہر نکلے تصویر یہ ہی

چاہ بدر یہ کنوان مکہ اور مدینہ کے درمیان اُس جگہ پر واقع ہی جہان حضرت رسالت پناہ
کافران قریش سے لڑائی کی تھی اور اُن مشرکون کو مار کر اُسی کنوین مین گرا دیا تھا پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کنوین کی جگت پر آکر فرمایا عتبتہ ویا شیبتہ وجدتم
ما وعد ربکم حقا یعنے اے گروہ مشرکین آیا تمکو یقین آیا اُس چیز کا جسکا وعدہ تمھارے رب نے
تمسے کیا تھا صحابہ نے کہا اے حضرت کیا یہ لوگ ہماری بات سُنتے ہونگے حضرت نے فرمایا کہ تمسے
زیادہ تر اُنکو شنوائی کی طاقت ہی ایک حکایت یہ بھی لکھی ہوئی ہو کہ صحابہ رضی سے کوئی صاحب اُس کنوین
کی طرف گذرے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کنوین سے نکل کر بھاگا یکایک دوسرا شخص
کوڑا لیے اُسکے بعد کنوین سے نکلا اور شخص اوّل کو مارتا ہوا پھر کنوین مین لے گیا **چاہ برہوت**
حضر موت کے نزدیک واقع ہی یہ وہ کنوان ہی جسکے حق مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا تھا کہ اس کنوین مین منافقون اور کافرون کی ارواح جمع ہین اور یہ کنوان درمیان جنگل کے
واقع ہی جناب امیر المومنین رض سے روایت ہی کہ آپ نے فرمایا ابغض البقاع الی اللہ تعالیٰ
وادی برهوت فیہ ارواح الکفار والمنافقین و فیہ بیر ماءہ اسود منتن یاوی الیہ ارواح الکفار
یعنے دشمن ترین جگھون کا حق تعالیٰ کے نزدیک وادی برہوت ہی اور اس جنگل مین ایک
کنوان کالے پانی کا ہی نہایت گندہ بو اور یہان کافرون کا مسکن ہی اصمعی کا بیان ہو کہ مشار الیہ سے
ایک شخص حضرموتی نام نے بیان کیا کہ جب اس کنوین سے بوے بد بشدت آتی ہو تو علامت ہی کہ
کوئی شخص رئیس کفار سے مرنے والا ہی اور نقل کرتے ہین کہ کوئی شخص رات کو اس جنگل مین
آیا اُسنے تمام رات اس کنوین سے (یا دومہ) کی آواز سُنی پس اُسنے یہ بات کسی اہل علم سے
بیان کی عالم مذکور نے جواب دیا کہ یہان جو ارواح کفار رہتی ہین اُنکے موکل کا نام دومہ ہی
ایک اور شخص کا بیان ہو کہ راوی ایک مرتبہ برہوت کے جنگل مین جا نکلا اُسوقت اُسکے
ہمراہ ایک حاملہ عورت بھی تھی ناگاہ طلوع آفتاب کے وقت ایک ایسی سخت اور مہیب آواز اُس
جنگل سے پیدا ہوئی جسکو سُنکر اُسکا اسقاط حمل ہو گیا **چاہ بضاعۃ** مدینہ مین ہی حدیث مین آیا ہی کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اس کنوین پر وارد ہوے اور ڈول سے پانی
نکال کر وضو کیا اور باقیماندہ پانی اُسی کنوین مین گرا دیا اور نیز لعاب دہن بھی اُس کنوین مین چھوڑا
بعد ازان اُسکا پانی نوش فرمایا اُسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ جو شخص بیمار ہوتا تو حضرت اس کنوین مین غسل
کرنے کو ہدایت فرماتے اور بفضلہ اُسکو شفاے کامل حاصل ہوتی اور نیز اسماء بنت حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہی کہ ہم بیمار دن کو تین دن تک چاہ بضاعہ مین نہلایا کرتے ہین
اور وہ آرام پاتے ہین **چاہ بوتہر** عجائب المخلوقات کے مصنف نے لکھا ہی کہ مشار الیہ سے بعض فقہا
اندلس نے فرمایا کہ اس کنوین سے ایسی سخت اور تند ہوا نکلا کرتی ہی کہ اگر کوئی شخص کپڑا
وغیرہ کوئی چیز اس کنوین مین ڈال دے تو ہوا کے زور سے وہ باہر نکل آتا ہی اور اندر
نہین رہتا ہی **چاہ بیژن** دربند کے نزدیک واقع ہی یہ وہی کنوان ہی جسمین افراسیاب نے
بیژن بن گودرز کو محبوس کیا تھا اور اسکے دہانہ پر بڑا بھاری پتھر رکھ دیا تھا آخر رستم نے
رات کے وقت پہونچ کر وہان کے نگہبانون کو مار ڈالا اور بیژن کو رہا کیا اور ایران لے گیا اور یہ
قصہ بہت مشہور ہی **چاہ قیصور** دیار ہند کے ایک جزیرہ مین واقع ہی جہان کافور پیدا ہوتا ہی اور
جسکو کافور قیصوری کہتے ہین اس کنوین مین ایک قسم کی مچھلی ہی کہ جس وقت اسکو باہر نکالو تو سنگ خارا
ہو جاتی ہی **چاہ خندق** خندق نام ایک موضع مضافات ملک مراغہ مین واقع ہی
اس کنوین سے کبوتر بکثرت نکلا کرتے ہین اسوجہ سے لوگ اس کنوین کے منہ پر جال
پھیلا کر کبوترون کو گرفتار کر لیتے ہین اس کنوین کی گہرائی کی انتہا آج تک کسی کو
معلوم نہین ہوئی بعض عمدہ لوگون ساکنان مراغہ کی زبانی مصنف عجائب المخلوقات کو
معلوم ہوا کہ ان لوگون نے بعض اشخاص کو اس کنوین کی تھاہ لانے کے واسطے نیچے
اتارا تھا اسوقت غوطہ خور پانچ سو گز تک نیچے چلے گئے اور وہان سے نکل کر بیان کیا
کہ وہان کوئی کبوتر نہین نظر پڑا البتہ اثناے چاہ مین بڑی سخت ہوا ہی اور اسکے بعد
روشنی سی ظاہر ہوتی ہی جہان پر اکثر حیوانات مردہ پڑے ہوئے ہین **چاہ دماوند**
کوہستان دماوند پر یہ کنوان بہت گہرا ہی دن کے وقت یہان سے دھوان نکلا کرتا ہی
اور رات کو آگ بھڑکتی ہی اس کنوین کی یہ عجائب خاصیت ہی کہ جو چیز اسکے اندر
چھوڑی جاے گھڑی بھر تک اندر رہکر باہر نکل آتی ہی **چاہ دروان** اسکا نام چاہ ملکی بھی ہی
ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہی کہ ایک وقت حضرت رسالت مآب پر جادو کیا گیا اور آپ
سخت بیمار پڑے اسی حالت بیماری مین آپ پر غنودگی سی آئی اور آپ نے دو فرشتون کو دیکھا کہ
ایک سر بالین اور دوسرا زیر پائین استادہ ہی پس پائین والے نے سرہانے والے سے کہا کہ کون سی
علت واقع ہوئی اسنے جواب دیا کہ آپ پر جادو ہوا ہی اسنے کہا کہ کسنے جادو کیا اسنے جواب دیا کہ
لبید بن عاصم یہودی نے یہ فعل کیا ہی اسنے کہا کہ کس مقام پر یہ عمل کیا گیا ہی مخاطب نے

جواب دیا کہ چاہ ملکی مین پتھر کے نیچے پس جسوقت حضرت بیدار ہوئے وہ سب باتین یاد تھین
پس جناب امیر المومنین علی اور عمار بن یاسر اور نیز گروہ صحابہ اس چاہ پر آئے اور تمام پانی اسکا
نکال ڈالا اسوقت ایک پتھر نظر آیا جب اسے اٹھایا اسکے نیچے ایک بال تھا کہ جسمین
گیارہ گرہین لگی تھین پس ان لوگون نے اسکو نکال کر جلا دیا فورًا حضرت نے شفاے
کامل پائی پس حق تعالی نے گیارہ آیتین نازل فرمائین یعنے سورۂ قل اعوذ برب الفلق وقل
اعوذ برب الناس **چاہ زمزم** یہ کنوان مبارک مشہور ہی اس کنوین کا عمق لب چاہ سے نیچے کی
تہ تک چالیس گز کا ہی اور اس کنوین سے سر کوہ تک جہان کہ یہ چاہ کھودا گیا ہی گیارہ
گز ہی زمزم پر ایک قبہ ہی جو درمیان حرم کے تعمیر ہی نزدیک باب طواف برابر دروازہ
کعبہ کے حدیث مین لکھا ہی کہ ابراہیم خلیل اللہ جسوقت کہ حضرت اسمعیل اور انکی والدہ ہاجرہ کو
کعبہ مین تنہا چھوڑ کہ آپ خود چلنے لگے اسوقت ہاجرہ علیہا السلام نے کہا کہ مجھے اور میرے فرزند کو
یہان کسکے بھروسہ پر چھوڑے جاتے ہو حضرت ابراہیم نے جواب دیا کہ خدا کے توکل پر
پس ہاجرہ نے حسبنا اللہ کہکر اپنے پاس اسمعیل کو بٹھالیا اور جسقدر پانی پاس تھا اسکے پلانے سے
حضرت کی پیاس بجھائی جب پانی نہ رہا اور حضرت اسمعیل پر تشنگی نے غلبہ کیا بھر مادری سے
ناچار ہوکر ہاجرہ نے حضرت کو ایک گوشہ مین بٹھاکر پانی کی جستجو کے واسطے صفا کی طرف راہ لی
اور وہان جاکر بہت کچھ ڈھونڈھا مگر پانی نہ پایا اور نہ کوئی شخص نظر آیا وہان سے پھر مروہ کی طرف
تشریف لائین وہان بھی تلاش آب کر رہی تھین کہ ناگاہ حیوان درندہ کی آواز سنی اسوقت بچہ کی
محبت سے اس آواز سے خوفناک ہوکر فورًا حضرت اسمعیل کی طرف آئین یہان آکر کیا دیکھتی ہین
کہ انکے قریب ایک چشمہ پانی کا رواں ہی پس جھٹ پٹ ہاجرہ نے تھوڑی سی مٹی لیکر پانی کے
گرد مینڈیر باندھ دی تاکہ ادھر ادھر بہ نجائے کہتے ہین کہ یہ چشمہ حضرت اسمعیل کی گردن کے
نیچے سے جاری ہوا اور اگر ہاجرہ مٹی سے گرد کی راہ نہ مسدود کرتین تو یہ چاہ زمزم چشمہ کی طرح
جاری ہوتا۔ امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہی کہ عبد المطلب کسی حجرہ مین سوتے تھے ناگاہ انھین بشارت
ہوئی کہ چاہ زمزم کندہ کرو انھون نے کہا کہ زمزم کیا چیز ہی جواب ملا لا تنزف ولا تھدم تسقی الحجیج الاعظم
وھی بین الفرث والدم عند نقرۃ الغراب الاعصم یعنے نہ برباد کرو تم ایسے کام کو کیونکہ اس کنوین مین سے قافلہ ہاے
حجاج سیراب ہونگے اور وہ کنوان سرگین اور لہو وغیرہ سے پٹا پڑا ہوا ہی جہان پر کوا اپنی منقار سے کھود رہا ہی
پس عبد المطلب بیدار ہوکر مع اپنے فرزند کے حرب کے روانہ ہوئے کیا دیکھتے ہین کہ ایک کوا اپنی منقار سے

زمین کھود رہا ہی پس عبد المطلب نے اُسی مقام پر کھودنا شروع کر دیا پس کنوان ظاہر ہوا اور پانی
پیدا رہوا پس قریش نے دعوی شرکت کا کیا اور عبد المطلب سے کہا کہ یہ کنوان ہمارے والد
اسمعیل اور ہماری والدہ ہاجرہ کا ہی اور ہمارا استحقاق اسپر بخوبی ثابت ہی پس اس مقدمہ کے انفصال کے
واسطے ایک کاہن کو قبیلہ بنی سعد سے حکم کیا اور اُسکی طرف چلے اثناے راہ مین پانی جو ہمراہ تھا
خرچ ہوگیا اور تشنگی نے غلبہ کیا یہان تک کہ سب کی زبان نکل پڑی اسوقت عبد المطلب کے گھوڑے کے
نیچے سے چشمہ جاری ہوا اور اُسنے اُن لوگون کی تشنگی بجھائی پس لوگون نے اقرار کیا کہ درحقیقت
حق تعالی نے اُس کنوین کو آپ کے حصہ مین پیدا کیا ہی ہم لوگون کا کچھ حق نہین ہو سکتا تحقیق
جسکی طرف سے سمجھا اس جنگل مین پانی ملا اُسی نے چاہ زمزم بھی تیرے ہی حصے مین ظاہر
فرمایا ہی پس وہ لوگ قائل ہو کے چلے گئے اور عبد المطلب نے چاہ زمزم کھودنا شروع کیا
درمیان چاہ مذکور کے سونے کی ڈھالین اور قلعی کی تلوارین جوانکے دادا نے دفن کی تھین ہاتھ
لگین اور یہ ہتھیار اُسوقت دفن ہوے تھے جب کہ آپ نے مکہ سے کوچ کیا تھا
پس ان چیزون کے سبب سے باب کعبہ اور سقایہ حاج عبد المطلب نے تعمیر کیا
اُسکا پانی تشنہ کو سیراب کرتا ہی اور گرسنہ کو سیر **چاہ صابک** کوہ ارجان مین واقع ہی
اس ولایت والے کہا کرتے ہین کہ اس کنوین کی گہرائی کو امتحان کیا مگر اسکی تہ تک رسائی
نہوئی اور حسب مقدار اہل قصبہ کے یہان سے پانی جاری رہتا ہی **چاہ عروہ** عقیق مدینہ
مین واقع ہی اور عروہ بن زبیر سے منسوب ہی ابن الزبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی مدینہ وغیرہ سے
نکل کر عقیق زوادہ کی طرف جاتا ہی عروہ کے پانی کو ہمراہ لاتا ہی اکثر لوگ اُسکے پانی کو
بطور تبرک کے لیجایا کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ ہمنے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسنے
یہان سے شیشہ مین پانی بھر لیا اور ہارون رشید کی خدمت مین بطور ہدیہ کے لے گیا
اور اسکے پانی مین یہ خاصیت ہی کہ موسم گرما مین سرد اور جاڑے مین گرم اور اندھیری رات
مین چراغ کی صورت ہو جاتا ہی **چاہ فرس** یہ مبارک کنوان مدینہ مین ہی حضرت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کنوین کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے اور اس کنوین کو
مبارک جانتے تھے حضرت نے لعاب دہن اپنا اسمین چھوڑا تھا روایت ہی کہ حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنوین کے حق مین فرمایا ہی کہ یہ کنوان منجملہ چشمہ ہاے بہشت کے ہی اور ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکایت بیان کی ہی کہ ایک مرتبہ آن حضرت

اِس کنوین کی جلت پر بیٹھے تھے فرمایا کہ مین نے ایک شب خواب مین دیکھا تھا کہ مین ایک چشمہ پر چشمہ ہاے بہشت سے بیٹھا ہون پس وہ چشمہ یہی کنوان ہی **چاہ قریۂ عبد الرحمن** سرزمین فارس مین ہی اسکا عرض قد آدم کے برابر ہی اور طول اسکا برس روز کی راہ ہی اور وہ بالکل خشک ہی اور سال بھر مین ایک مرتبہ ایسا وقت آتا ہی کہ اس چشمہ سے پانی اُبلتا ہی اور ایسی کثرت سے نکلتا ہی کہ اُسوقت اِس کنوین سے لوگ زراعت وغیرہ کو آبپاشی کرتے ہین **چاہ کلب** ممالک حلب مین سے ایک موضع پر ہی جس کسی کو باولے کتے نے کاٹا ہو اگر وہ شخص اِس کنوین کا پانی پیے تو شفا پاوے اور بعض اہل حلب نے کہا ہی کہ اگر بعد گذرنے چالیس روز کے پیے گا ہرگز شفا نہ پائیگا لوگ بیان کرتے ہین کہ تین آدمیون کو بوڑہے کتے نے کاٹا تھا دو آدمی تو قبل گذرنے چالیس روز کے اِس کنوین کے پانی پینے سے آرام پا گئے اور تیسرا شخص جسکو چالیس روز گذر گئے تھے وہ فوت ہوگیا **چاہ مطریہ** مطریہ ایک موضع ہی ملک مصر مین اور اُس گانون مین ایک مقام ہی جہان درخت بلسان ہی اِس کنوین سے پانی پیتے ہین کہتے ہین کہ حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام نے اِس کنوین پر غسل کیا ہی اور جس سرزمین پر درخت بلسان اُگتا ہی اُسکے گرداگرد چار دیواری بنائی گئی ہی اِس کنوین کا پانی نہایت شیرین ہی اور کسی قدر اُسمین دہنیت بھی ہی ایک مرتبہ ملک کامل نے اپنے والد ملک عادل سے اجازت حاصل کی کہ درخت بلسان کو اور زمین مین بوئین اُسنے اجازت دی اور مال بہت سا صرف کیا لیکن کچھ فائدہ نہوا پھر اجازت چاہی کہ پانی چاہ مطریہ سے لاکے اس درخت کو سینچین جب اُسنے اجازت دی اور اُسکے پانی سے سینچا تو درخت بلسان پیدا ہوا اور واضح ہو کہ سواے ملک مصر کے اور کہین درخت بلسان نہین ہین مگر جب کہ اِس پانی سے سینچین تو اور جگہ بھی پیدا ہو **چاہ ہاے نیشاپوران** کنوئن مین فیروزہ کی کانین بہت ہین لیکن اب اُن کنوئن مین بچھوؤن کی کثرت ہوگئی ہی اس خوف سے کسی کی ہمت نہین پڑتی کہ کوئی اُدھر رخ کرے **چاہ ہندبان** ہندبان ایک موضع ہی سرزمین فارس مین دو پہاڑون کے درمیان واقع ہی جہان سے دھوان نکلتا ہی اور پانی اُسکا اس قدر جوش کھاتا ہی کہ کسی کو قدرت اُس تک پہونچنے کی نہین ہی اگر پرندہ بھی اُسپر سے پرواز کرے تو فوراً جل کر گر پڑے **چاہ یوسف صدیق** یہ وہ کنوان ہی جہان حضرت یوسف کو اُنکے بھائیون نے گرایا تھا کہتے ہین کہ یہ چاہ

اردن کی زمین پر واقع ہی نابلس اور طبریہ سے چار فرسخ کے فاصلہ پر جانب دمشق کے ایک سنگ
عظیم پر واقع ہی۔ بعض کے نزدیک حضرت یعقوب علیہ السلام کا مکان بمقام نابلس تھا جو
سرزمین فلسطین پر واقع ہی اور جس کنوین مین کہ حضرت یوسف گرائے گئے تھے وہ درمیان
فلسطین اور نابلس کے ہی اور اُس مقام کا نام سنجل ہی اور یہ کنوان گذرگاہ عام ہی بفضلہ
بیان پہاڑون اور نہرون اور چشمون اور کنوؤن کا تمام ہوا واللہ الموفق للصواب

النظر فی الکائنات یہ چند جسم ہین جو امہات سے پیدا ہوتے ہین پس ہم کہتے ہین
کہ اجسام متولدہ یا نامی یعنے بڑھنے والے ہوتے ہین یا نہین پس جو نامی نہین ہین وہ
معدنیات ہین اور جو نامی ہین وہ دو حال سے خالی نہین یا وہ حس و حرکت رکھتے ہین یا نہین
اگر حس و حرکت نہین رکھتے ہین تو وہ نباتات ہین اور اگر وہ حس و حرکت رکھتے ہین تو وہ حیوانات
ہین کہتے ہین کہ متخیل ہوتے ہین اُسکی طرف اُسکے ارکان یعنے بخار اور گرد اور بخار وہ
چیز ہی جو کہ آب دریا اور کنوؤن اور ندیون کی لطافت سے اُٹھ کر اوپر کو چڑھتے ہین جب کہ
آفتاب کی حرارت اُن مین موثر ہوتی ہی اور وہ پانی اور گرد زمین کے اندر مستحیل ہوتا ہی اور وہ
جمع ہو کر اجزاے خاکی مین مل کر گاڑھا ہو جاتا ہی اور جو گرمی کہ حاصل ہوئی ہی عمق زمین
مین اُسے پختہ کرتا ہی پس وہ مادہ ہوتا ہی واسطے معدن اور نباتات اور حیوانات کے جسکی
ترتیب انشاء اللہ عنقریب بیان کرتا ہون اور یہ کانین اور نباتات اور حیوانات مین سے
بعض بعض کے ساتھ ملے ہوے ہین اول مرتبہ کائنات خاک تھی اور آخر مین نفس پاک
ملکی در حقیقت اُسکی اول کانین ملی ہوئی ہین کا نہایت آخر سے اور آخر اُسکا حیوان سے
اور حیوان کا اول متصل ہی نبات سے اور آخر اسکا آدمی سے اور آدمی کا اول حیوان سے
اور آخر فرشتون سے **اول معادن** وہ جس ہی جو خاک سے نزدیک ہی یا ملح ہی
جو پانی سے نزدیک [illegible] قسم کی [illegible] بارش سے تر ہو کر بند ہو جاتی ہی
اور سب [illegible] ایک قسم کا پانی [illegible] سے [illegible] مل کر اجزا سے خاکی مین ملتا ہی اور شکل
نمک کے بند ہو جاتا ہی اور آخر کان کا جو نزدیک نبات کے ہی اسکو کمات کہتے ہین اور
در حقیقت یہ قسم کائنات سے متکون ہوتی ہی خاک مین مانند کان کے اور تحقیق یہ موسم
ربیع مین باران اور رعد کی آواز سے رستیدگی ہوتی ہی جسطرح سے کہ نبات سبز ہوتی ہی
اور اسوجہ سے کہ اُن مین برگ و بار نہین ہی اور خاک سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ کل معدنیات

ظاہر ہوتے ہین پس کمات کانون کے مشابہ ہوا اور لیکن نبات پس اول اُسکا متصل معدنیات
سے ہی اور آخر حیوانات سے ہی اس جہت سے کہ اول اور آخر مرتبہ نبات کا جو خاک سے نزدیک ہی
اُسکو خضراء الدمن کہتے ہین اور شریف ترین نبات کا جو کہ نزدیک حیوان کے ہی وہ خرمے کا درخت ہی
اور خضراء الدمن ایک غبار ہی جو زمین سے نکلتا ہی پس بارش کے اثر سے سرسبز ہوکر مانند گیاہ کے
لہلہاتا ہی پس جسوقت اُسے آفتاب کی گرمی پہونچے خشک ہوتا ہی بعد ازان پھر شبنم اور نسیم سحر کے
اثر سے شاداب ہوتا ہی اور کمات اور خضراء الدمن نہین اُگتا ہی مگر موسم ربیع مین اور ایک اُنمین سے
نبات کانی ہی اور دوسری کان نباتی اور آخر مرتبہ نبات کا جو نزدیک حیوان کے ہی اُسکی
مثال درخت خرما سے ہی کیونکہ درخت خرما کا حال کچھ نبات سے متعلق نہین ہی اگرچہ
اسکا جسم نباتی ہی کیونکہ اُسکے درمیان مین نر و مادہ ہین اور نیز درخت خرما کا اگر سر
تراش ڈالین تو خشک ہوجاے اور وہ نمو گم ہوجاے جسطرح کہ حیوان کی گردن مارنے سے
اُسکا عدم ہوجاتا ہی اور اسی اعتبار سے درخت خرما کا نبات حیوانی ہورہا حیوان پس
اول اُسکا مانند نبات کے ہوتا ہی اس سبب سے کہ حقیر ترین حیوانات وہ حیوان ہی جسکو
ایک قوت حاسہ ہو اور جس حیوان کا نام حلزون ہی وہ ایک کیڑا ہی جو پتھر کے جوف مین
ہوتا ہی کنارہ دریا کے اور وہ کیڑا اپنا آدھا بدن نکالتا ہی اُسمین سے اور رہتا ہی داہنے
اور بائین اور ڈھونڈھتا ہی خورش کو پس جسوقت تری یا نرمی ہوا کی پاتا ہی اپنے تئین
زیادہ تر پہن کرتا ہی اور اگر سخت زمین پاتا ہی تو اپنے تئین اُسی شکم مین قبض کرتا ہی اس
ڈر سے کہ ایسا نہو کوئی ایذا پہونچے اور اس جانور مین سننے اور دیکھنے اور چکھنے اور
سونگھنے کی حس نہین ہی مگر چھونے کی حس موجود رکھتا ہی اور اسی طرح اکثر کیڑے
ہوتے ہین جو خاک سے تولد پاتے ہین پس اس قسم کو حیوان نباتی کہتے ہین کہ
مانند نبات کے اُگا کرتے ہین اور جس حیوانات کا مرتبہ انسان سے قریب ہی اُنمین سے
گھوڑا ہی کیونکہ گھوڑے کو تیزی سمجھ کی اور ادب کی عمدگی اور اخلاق کی خوبی ہوتی ہی
اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سامنے بادشاہ کے یا جب تک بادشاہ سوار رہے لید نہین کرتا ہی
لڑائی مین انسان کا ساتھ دیتا ہی زخم کھانے سے منھ نہین موڑتا ہی اگر خطاب سخن کرو
سمجھ جاتا ہی اور حسب الحکم فرمان پذیر ہوتا ہی روکنے سے رُک جاتا ہی اور مرتبہ آدمی کا
جو نزدیک حیوان کے ہی یہ ادنیٰ مرتبہ اُن لوگون کا ہی کہ نہین جانتے ہین کوئی کام

سوا محسوسات کے اور کوئی رغبت نہین رکھتے مگر تحصیل دنیا مین اور اُسکے حصول لذات مین
مانند خورد و نوش کے اور جماع کرنے مین مانند سگ وخوک کے اور ذخیرہ کرتے ہین زیادہ تر
بہ نسبت احتیاج کے مانند مورچہ کے اور گرتے ہین نان خشک دنیا پر جیسا کتے مردار چیز پر گرتے ہین
پس اسطور کے لوگ اگرچہ ظاہر مین صورت انسانی رکھتے ہین مگر اُنکے نفوس کے افعال
حیوانی ہین اور جس انسان کا مرتبہ ملکی لکھا ہی یہ مرتبہ اُن لوگون کو نصیب ہی جنکے نفوس
خواب غفلت سے بیدار ہوے اور اُنکے دل کے دیدے کھلے ہین تاکہ علاوہ ظاہری کے
دلی روشنی سے بھی مشاہدہ کرین اور اُس عالم کی نعمت سے اپنے دل کو شاد فرمائین اور
اپنی صفائی باطن سے عالم ارواح کی سیر کرین اور دنیاے دنی کی نعمتون سے بے رغبت ہون
پس یہ لوگ فرشتون کی اقسام سے ہین واللہ اعلم بالصواب **نظر اول معدنیات مین** یہ
اجسام زمین کے بخارات اور غبار سے پیدا ہوتے ہین جو کہ زمین مین محتبس ہین جب کہ
ہر ایک بخارات مختلفہ سے مانند اختلاط کے مختلط ہون اور یہ مختلف ہین کمیت و کیفیت مین
پس یہ اجسام یا تو قویۃ التراکیب ہین یا ضعیفۃ التراکیب اور جو قوی ہین یا تو وہ منطرقہ ہین یعنے
ہتھوڑہ سے سندان پر کوٹ کے بڑھائے جاتے ہین یا منطرقہ نہین ہین پس اجسام
منطرقہ سات ہین جنکو فلزات کہتے ہین ایک سونا دوسرا چاندی تیسرا تانبا چوتھا سیسا
پانچوان لوہا چھٹا قلعی ساتوان خارصینی یہ پارہ اور گندھک سے پیدا ہوتی ہی اور جو منطرقہ
نہون کبھی مانند پارہ کے نہایت نرم اور کبھی مانند یاقوت کے نہایت سخت ہون بعض
جو مرطوب ہین وہ اجسام نمکی ہین مانند پھٹکری اور نوشادر کے اور بعض اسکے برخلاف
اجسام دہنی ہین مانند ہرتال اور گندھک کے اور یہ ساتون اقسام بھی پیدا ہوتے ہین پارہ
اور کبریت کے ملنے سے لیکن کیفیت اور وزن مین اختلاف رکھتے ہین زیبق ہوائی اور خاکی
اور آبی اجزا سے پیدا ہوتا ہی جس وقت اِن تینون کو حرارت قوی پختہ کرتی ہی اُسوقت روغن کے
مانند ہو جاتے ہین اور اجسام سخت اور شفاف اُس پانی سے پیدا ہوتے ہین جنکی جاے یافت
درمیان سخت پتھرون کے ہوتی ہی اور مدت مین گاڑھے اور صاف ہوتے اور گرمی سے
پکتے ہین اور اجسام غیر شفاف پانی اور مٹی کے ملنے سے پیدا ہوتے ہین جب کہ اُسمین مدتون تک
دھوپ کا اثر پہونچتا رہے اور جو اجسام کہ مائل ہوتے ہین رطوبات کی طرف وہ پانی سے پیدا
ہوتے ہین جب کہ پانی اجزاے خاکی سے مل کر خشک ہو جاتا ہی اور اجسام دہنی رطوبات سے ظاہر ہوتے ہین

جو زمین کے باطن مین پوشیدہ رہتے ہین جسوقت اُنکو گرمی پہونچتی ہی اُسوقت تحلیل اور نازک
ہو جاتے ہین اور اُسی زمین کی خاک سے ممزوج ہو جاتے ہین اور کانون کی حرارت
ہمیشہ اُنکو پکاتی اور گاڑھا کیا کرتی ہی انشاءاللہ تعالی عنقریب بہ کمال شرح و بسط انکا
حال بیان کیا جاویگا کہتے ہین کہ طلا بجز بیابان ریگ دار اور پہاڑون اور ملائم پتھرون کے
دوسری جگہ نہین پیدا ہوتا ہی اور مس و آہن وغیرہ بجز نمناک یا مرطوب زمین کے
اور جگہ نہین ظاہر ہوتا ہی اور نمک شور زار مین ہوتا ہی اور پھٹکری ایسی سرزمین مین
ہوتی ہی جسکی مٹی کا مزہ کھٹا ہو اور سفیدہ وہان پیدا ہوتا ہی جہان کی خاک مین گچ ملی ہو
اسی طرح ہر ایک جواہر ایک ایک سرزمین سے مخصوص ہی جو جہان سے پیدا ہو وہ
اُسی زمین کی خاصیت سمجھنا چاہیے اور یہ تین قسم ہی فلزات - احجار - اجسام الدہنیہ
انشاءاللہ تفصیل ہر ایک کی عنقریب معرض بیان مین لائی جائیگی **نوع پہلی فلزات کے
بیان مین** یہ سات ہوتے ہین کہتے ہین کہ اسکا تولد پارہ اور گندھک کے خلط سے
ہوتا ہی پس اگر کبریت اور زیبق دونون صاف اور سخت باہمدگر آمیز ہون اور کبریت تری کو
پی جاسے اور زمین تری آب کو اور کبریت مین رنگنے والی قوت ہو اور دونون کی مقدار مناسب ہو
اور کانی حرارت دونون کو برابر پکالے اور اُس کان کو سردی یا گرمی سے کوئی عارضہ نہو
جب تک کہ ان دونون کو پختہ نہ کرلے اُسوقت یہ کبریت اور پارہ بستہ ہوکے سونا ہوجاتا ہی
لیکن ایک مدت دراز مین اور اگر زیبق اور کبریت دونون صاف ہون اور تمام و کمال
پختہ ہو جاوین اور کبریت سفید ہو تو نقرہ ہو جاسے اور اگر قبل پختہ ہونے اسکے بسبب برودت
خارجی کے وہ اجسام مختلط ہو گئے تو وہ خارصینی ہی اور اگر زیبق صاف ہو اور کبریت صاف نہو
اور قوت احتراق کی قوی ہوئی اور اختلاط بھی تمام ہوا تو اُس سے تانبا پیدا ہوتا ہی اگر کبریت زیبق سے
متفق ہو اور اختلاط تام نہو تو ارزیز یعنے قلعی پیدا ہو اور اگر کبریت اور زیبق دونون
بُرے ہون اور پارہ خاک آلود ہو اور قوت احتراق کی زیادہ ہوئی تو آہن پیدا ہوگا
اگر دونون زشت اور ضعیف الترکیب ہون تو جستہ پیدا ہوگا پس یہ بسبب اختلافات آمیزش
اجناس کے جواہر معدنی بھی مختلف ہو گئے مگر اصل خلقت ان سب کی پارہ اور گندھک سے ہی
الا یہ سبب عوارض کمیت اور کیفیت پارہ اور گندھک کے صورت جداگانہ ہو جاتی ہی اور
یہ باتین تجربہ اہل صناعت سے صحیح ہوئی ہین اب یہان کسی قدر بیان اُن دھاتون کا لکھا جاتا ہی

الذہب یعنے سونا اسکی طبیعت گرم اور نازک واقع ہی چونکہ اسکے اجزاے آبی اجزا
خاکی سے سخت اختلاط رکھتے ہین آگ سے نہین جلتا ہی کیونکہ آگ کو اسکے اجزا کے جدا
کرنے مین قدرت نہین ہی اور خاک سے بوسیدہ نہین ہوتا اور مدت گذرنے پربھی
اسپر زنگ نہین لگتا نہایت نرم زرد رنگ براق شیرین فرحت بخش سنگین روشن ہوتا ہی اسکی
زردی بسبب آتشی اجزا کے ہی اور نرمی اجزاے روغنی کی وجہ سے اور براقی اجزاے
آبی کی صفائی سے اور سنگینی اجزاے خاکی کی وجہ سے ہی اور یہ نعمت ہاے بزرگ خدا
تعالی سے ہی کیونکہ اسی کے وسیلہ سے انتظام دیا ہی امورات عالم کو اور کل خلق اسی کی جانب
محتاج ہی ظاہر ہی کہ ہرشخص بنا بر قضاے حاجت انسانی کے خوردنی اور پوشیدنی اور مکانات
وغیرہ کا محتاج ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کے پاس کوئی چیز ہوتی ہی اور وہ آدمی
دوسری چیز کی طرف محتاج ہوتا ہی مثلاً کسی کے پاس کپڑا ہو اور وہ گیہون کا محتاج ہی
اور گیہون والا بسبب اپنی بے پروائی کے کپڑے سے مبادلہ نہین کرتا ہی پس اس
حالت مین ضرور ہوا کہ کوئی ایسی چیز پیدا کیجاوے کہ جو مرغوب الطرفین ہو پس
حق تعالی نے درم و دینار پیدا فرمائے جو ہر ایک کے درمیان مین متوسط ہین
اور ہر دو فریق اسکے عوض مین مبادلہ کرتے ہین اسی واسطے دفن اور خزانہ کرنے سے
اسکو خداے تعالی نے منع فرمایا ہی اسطرح پر والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا
فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یعنے جو لوگ کہ چاندی اور سونے کو جمع کرتے ہین اور اسے
راہ خدا مین صرف نہین کرتے ہین پس اے رسول ہمارے ان لوگون کو بشارت دو کہ تمھارے
واسطے عاقبت مین عذاب دردناک مہیا ہی اور خداے تعالی نے اس آیت فیض اشاعت سے
خزانہ جمع کرنے والون کی تہدید فرمائی ہی کیونکہ غرض تو زر و نقرہ کی پیدایش سے یہ تھی کہ
لوگون کی قضاے حاجت ہو پس جو شخص دفن کر رکھے گویا وہ شخص حکم حق تعالی کو باطل کرتا ہی
اور جاننا چاہیے کہ عزت سونے کی کچھ اسکی کمی کی وجہ سے نہین ہی کیونکہ زر ہمیشہ جن معدنیات سے
نکالا جاتا ہی وہان نقصان کسی طور پر نہین ہوتا جتنا چاہیے نکالے بدستور نکلتا رہیگا
برخلاف مس و آہن کے کہ یہ دونون تلف ہو جاتے ہین اور بہ نسبت سونے کے کم نکلتے ہین
لیکن سونے کی عزت بسبب اسکی حرمت کے ہی کہ یہ انتظام امورات عالم کے واسطے مقرر ہی
ارسطاطالیس نے خواص زر مین لکھا ہی کہ مقوی دل اور دافع صرع ہی اگر اسکا تعویذ بنا دین

آبلہ کو نافع ہی اگر اسکی سلائی بناکر سرمہ لگاوین روشنی چشم زیادہ ہوتی ہی اور مقوی بصارت ہی
جو کوئی بناگوش کو زر کی سوئی سے سوراخ کرے تو وہ سوراخ بند نہوگا جس شخص کو زر گرم
کرکے داغ دیوین بہت جلد اچھا ہو جائیگا اور کچھ زخم کی کیفیت پیدا نہ کریگا شیخ رئیس نے
لکھا ہی کہ زر کو منہ مین رکھنا گندہ دہنی دور کرتا ہی اور تیز دردِ دل اور خفقان کو نافع ہی **الفضہ**
یعنے نقرہ - یہ بھی زر کے قریب قریب ہی اگر اسکو سردی پہونچے قبل نضج یعنے پکنے کے تو غالب ہی
کہ طلا بجائے نقرہ آگ مین جل کے خاک ہو جاتا ہی اور خاک سے بوسیدہ ہو جاتا ہی مگر
ایک مدت دراز مین ارسطو نے لکھا ہی کہ چاندی مین میل ہوتا ہی اور سونے مین نہین ہوتا ہی
اگر چاندی کو پارہ یا رانگہ کی بو پہونچے تو شکست ہو جاتی ہی اور کبریت کی بو سے سیاہ
ہوتی ہی اسکے خواص مین لکھا ہی کہ اسکے کھانے سے رطوبات لزجہ دفع ہوتے ہین
اور گندہ دہنی زائل ہوتی ہی اور خارش اور عسر البول اور خفقان کو مفید ہی اور اگر پارہ کے
ساتھ ملاکے ملین تو دافع بواسیر ہی **النحاس** یعنے مس - یہ چاندی کے قریب قریب ہی
بجز سرخی اور خشکی کے دوسرا فرق نہین ہی اسکی سرخی کبریت کی حرارت کی وجہ سے ہی
اور اسکی خشکی اور کثرت چرک اور سطبری مادہ کی وجہ سے ہی پس جو کوئی اسکے نرم اور سفید
کرنے پر قادر ہو پس وہ اپنی حاجت پر فیروزمند ہوگا یعنے وہ چاندی ہو جاتا ہی ارسطو کے نزدیک
سرخ رنگ تانبا عمدہ ہوتا ہی اور جو سیاہی مائل ہی وہ برا ہی اور اگر اسکو ترشی مین چھوڑین
تو زنگار بنجاتا ہی جو کوئی اسی ظروف مین خورد و نوش کا استعمال کرے اسکو انواع امراض
پیدا ہونگے جیسے کہ (؟) ماننددا الفیل و سرطان اور درد جگر اور طحال اور فساد مزاج کے
مخصوص اگر اسکے برتن مین ترشی یا شراب یا شیرینی رکھ کر کھائین اور ایک رات دن اسکے
ظروف مین کوئی قسم کا کھانا رکھ کے کھائین تو وہ شخص مرجائیگا **الحدید** اسکا پیدا ہونا بھی
اسی طرح ہی جیسا کہ اور دھات مذکورۂ بالا پیدا ہوتی ہین لیکن یہ اعتدال سے دور ہی کیونکہ اسکا
مادہ کبریتی اور زیبقی مکدر ہی کبریت کی گرمی سے اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہی مگر اسکا فائدہ بکثرت ہی
اگرچہ قیمت مین ہر ایک دھات سے کمتر ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی انزلنا الحدید فیہ باس شدید
و منافع للناس پس باس یعنے سختی اسکی پیکان مین ہی اور اسکے نفع عام ہتھیار و سلاح مین ہین
کہتے ہین کہ کوئی ایسی صنعت نہین ہی جسمین کسی طور پر اس آہن کا دخل نہو آہن تین قسم کا ہی شابورقان
اور انیث اور ذکر - اسکی خاصیت ارسطو نے لکھی ہی کہ اسکے برادہ کا تعویذ بنانا

خواب مین جو شخص ڈراتا ہو اُسکے حق مین مفید ہی اسطرح کے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ اگر کسی قدر
لوہا جو شخص اپنے پاس رکھیگا اُسکا دل قوی و بیخوف و بے ہراس رہیگا بدخواب دیکھنا اُسکا
دفع ہو لوگون کے دل مین اسکی ہیبت ہو آنکھون کا میل اسکے سرمہ سے دور ہوجاتا ہی پلک کے
گرنے کو مفید ہی اور آشوب چشم کو نافع ہی شب کوری اور سل کا عارضہ بھی دور ہوتا ہی اسکا
زنگ بواسیر کو نافع ہی اور اسکا بجھایا ہوا پانی طحال و ضعف معدہ کو مفید ہی اگر لوہے کی میخ
گرم کرکے تلوار کو صیقل کرین تو اسمین کبھی زنگ نہ لگیگا **الرصاص** یعنے قلعی ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ چاندی کا بدل ہی لیکن اسکے مادہ مین تین آفتین ہین بو سے گندہ اور نرمی اور
ثقیل ... ان تین آفتون مین زمین کے اندر رہتا ہی جیسا کہ مشاہدہ ہین اگر کسی لڑکے کو یہ
آفت لاحق ہوتی ہی تو اُس لڑکے مین فساد لون اور ضعف اعضا ... ہوجاتا ہی ...
جو شخص اسکا طوق بناکے درخت کی جڑ مین بنادے تو اس درخت کے پھل
نہ جھڑینگے اور جو کوئی شخص اسکی تختی بناکر ... باندھے تو احتلام کا عارضہ دور ہوجائیگا اگر
ٹکڑا قلعی کا دیگچی مین چھوڑ دیوین تو کھانا خام رہیگا یہ دھات آفتاب کی گرمی سے بھی گلتا ہی
مگر جلنا صرف آگ کی حرارت سے ممکن ہی اگر اسکو نمک اور روغن ملاکر رگڑین اور جو سیاہی
اس سے نکلے تلوار وغیرہ جس قسم کے لوہے مین لگادین زنگ کا اثر نہوگا **الاسرب** یہ قسم
ارزیر سے رشتہ ہوتی ہی وجہ یہ ہی کہ اسمین حرک کا مادہ زیادہ ہوتا ہی اسکی خاصیت ہی کہ
سونے کو گلاتا ہی اور الماس کو توڑتا ہی یون تو الماس کو نہائی ہتوڑہ سے بھی لاکھ کوشش
کرین شکست نہوگا بلکہ ہتوڑہ یا نہائی مین گھس جائیگا اور اگر سرب پر رکھکر ذراسی ضرب دین
تو فوراً دو پارہ ہو جاے شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اسکی تختی بناکر باندھنا خنازیر اور غدود اور زخمہاے
مفاصل کو مفید ہی اور نیز مسکن زیادتی باہ اور دافع احتلام ہی **الخارصینی** یہ بھی مانند انہین
دھاتون کے پیدا ہوتا ہی اسکی کان سرزمین چین مین ہی رنگ اسکا سیاہ سرخی مائل ہی
اکثر اسکی پیکان بناتے ہین وہ نہایت مضر ہوتی ہی اسکے کانٹے سے بڑی بڑی مچھلیان
شکار ہوسکتی ہین کیونکہ اسکے قلابہ مین یہ تاثیر ہی کہ جس شی مین اٹکا دین پھر بڑی مشکل سے
جدا ہوتا ہی اسکا آئینہ بناکر اور جلا کرکے اندھیارے گھر مین اسکو رکھکر اسپر نگاہ کرنا لقوہ کو نہایت
مفید ہی اسکے موچنے سے تین مرتبہ جہان کے بال اُکھیڑین اور وہان پر روغن مل دین پھر
کبھی بال برآمد نہونگے **النوع الثانی فی الاحجار** یہ اجسام بارش و زمین کی تری کے

اثر سے پیدا ہوتے ہین آفتاب کی حرارت ایسے اجسام مین زیادہ تر موثر ہی یہ دو قسم ہین
اول یہ کہ جسوقت برسات کا پانی یا تری معدنیات یا گڈھون مین جمع ہو جاتا ہی اور زمین
کوئی جزو خاک کا امیزش کرتا ہی تو جسوقت کانی حرارت اسمین پہونچتی ہی اور وہ پانی مدت
دراز تک اُس جگہ پر ٹھہرتا ہی پس وہ پانی بطور جسم کے نہایت صفائی اور سنگینی اور سطبری مین
مائل ہو جاتا ہی اور اُس سے سخت سخت ایسے پتھر بن جاتے ہین جنمین آگ اور پانی موثر
نہین ہو سکتا مثلاً یاقوت وغیرہ اور اُنکے رنگون کا اختلاف بسبب حرارت کانی کے ہوتا ہی
درجی کی گرمی اور سردی مین اختلاف واقع ہو جاتا ہی بعض لوگون کا کلام ہی کہ اختلاف
رنگ کی وجہ یون ہی کہ ستارون کے عکس سے رنگ مختلف ہوتا ہی جیساکہ رنگ سیاہ
زحل کے عکس سے اور سبز مشتری سے اور سُرخ مریخ سے اور زرد آفتاب سے اور کبود
زہرہ سے اور زنگاری عطارد سے اور سفید ماہتاب سے **دوسری قسم** یون ہی
کہ زمین اور پانی کے اختلاط سے متولد ہون اسلئے کہ زمین مین ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہی اور
حرارت آفتاب نے اسمین مدت تک اثر پہونچایا جیساکہ آگ خشت خام مین اثر کر جاتی ہی یعنے
اُسکو پکا دیتی ہی اسی طور سے یہ سنگ مختلف ہوتے ہین اختلاف کی بھی مثال خشت سے دینا
کافی ہوگی جیسے سیوسی [illegible] ہوتی ہی کیونکہ مدار اسکا آنچ پہونچنے پر ہی اسی طور پر ان
پتھرون کا اختلاف حسب [illegible] مشہور ہی مثلاً شور زمین سے نمک اور بورہ ارمنی اور
پھٹکری پیدا ہوتی ہی اگر زمین کبھی ترسے کی ہو وہان پر فقط پھٹکری ہر قسم کی سُرخ و زرد
و سفید پیدا ہوتی ہی اگر کنکریلی یا پتھریلی زمین ہی تو وہان مطلق پتھر پیدا ہوگا بعض مقام
ایسے دیکھے گئے ہین جہان صرف اُس موضع کی خاصیت سے پانی پتھر ہو جاتا ہی بعض
موضع ایسے ہین کہ اُنکی بلندی سے پانی کے قطرات کا ترشح ہوا کرتا ہی اگر اُن قطرات کو قبل ازین
کہ زمین پر نہ پہونچین ہاتھ مین لے لیوین تو پانی کا پانی بنا رہیگا اور برخلاف اسکے اگر زمین پر گرا تو پتھر ہو جاتا ہی
حکایت لکھتے ہین کہ بعض مواضع مین حق تعالی نے حیوان اور نبات کو مسخ یعنے پتھر بنا دیا ہی
پس جائز ہی کہ ایسا ہوا ور بیان اسکا یون ہی کہ حق تعالی نے ان سرزمینون مین ایسی ہی قوت
رکھی ہی پس جب وہان کے لوگون پر غضبناک ہوا تو وہان کی زمین سے کچھ اسطور کے
بخارات اُٹھے جنکی تاثیر سے وہان کے جاندار پتھر ہو گئے شیخ الرئیس نے لکھا ہی
کہ راقم مذکور نے خود جاجرم مین تھا ایک مدور پتھر نظر پڑا جسکے کنارے ثابت تھے اور

درمیان اُسکا مقعر یعنے کچھ گہرا جیسا کہ روٹی کا گردہ ہوتا ہی اور اُسکی پشت پر خطوط کی علامتین
نمودار تھین جیسا کہ تنوری روٹیون پر ہوتی ہین پس ان نشانات کے ذریعہ سے یہ
گمان قوی ہوا کہ بےشک یہ گردہ نان ہوگا جو کہ یہان کی تاثیر سے پتھر ہو گیا۔ واضح رہے
کہ جو ہر معدنیات بیشمار ہین انہین سے کسی قدر کو انسان پہچانتے ہین پس بعض اقسام کا
بیان اس کتاب مین کیا جاتا ہی۔ بعض جواہر ایسے ہین جنکا خواص نہایت عجیب و غریب ہی
بعض ایسے سخت تر ہوتے ہین کہ نہ آگ سے سوختہ ہون نہ بوسیلۂ آہن کے کچھ ضرر اُنکو
پہونچتا ہی مانند اقسام یاقوت کے بعض ایسے نرم اور ملائم ہین کہ پانی سے گھل جاتے ہین
مانند نمک اور پھٹکری وغیرہ کے بعض مانند نبات کے ہوتے ہین مثل مرجان کے بعض حیوانات
سے حاصل ہوتے ہین مانند موتی کے بعض ہوا سے متولد ہوتے ہین مانند سنگ ہاے صواعق
یعنے اولی جو ابر اور برق کے ساتھ ظاہر ہوتے ہین بعض پانی یا خاک مین نمود پکڑتے ہین
بعض خود انسان کی صناعی سے پیدا ہوتے ہین مانند اقلیمیا یعنے میل طلا و نقرہ و زنگار کے
بعض ایسے دو پتھر ہوتے ہین کہ ہر دو باہم الفت رکھتے ہین مانند زر و الماس کے الماس کی
یہ تاثیر ہی کہ اگر سونے کے پاس لیجاوین تو فوراً ایک دوسرے سے چسپان ہوتے ہین بعضے
کہتے ہین کہ الماس غیر کان طلا کے اور جگہ پر نہین پاتے ہین بعض ایسے ہوتے ہین کہ جنکے
باہم نہایت درجہ کی جذب اور کشش ہوتی ہی مانند آہن اور مقناطیس کے اور ان دونون کے
درمیان مین سخت چسپیدگی ہی حتیٰ کہ جسوقت لوہے کو مقناطیس کی بو ملے فوراً اُسکو کھینچتا ہی
جس طرح سے کہ عاشق اپنے معشوق کو گود مین کھینچتا ہی بعض ایسے دو پتھر ہوتے ہین
جنکے باہم کر مخالفت ہی مانند کُرُند کے کہ وہ تمام پتھرون کو کاٹتا ہی اور درست کرتا ہی
جیسا کہ الماس جو کہ کل اقسام سنگ کو سفتہ کرتا ہی مگر سرب یعنے سیسے سے خود
زبون ہوتا ہی بعض ایسے ہین جنمین صفائی کی قدرت حاصل ہی مانند نوشادر کے
جو کل اقسام پتھرون کو پاک و چرک اور میل سے مصفا کرتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ اب اِس
مقام پر تھوڑا تھوڑا سا حال ہر ایک قسم کے پتھر کا لکھا جاتا ہی بطریق ترتیب حروف تہجی کے

اثمد سنگ سرمہ ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ مشہور پتھر ہی اسکی بکثرت معدنیات ہین
اسکے عمدہ اقسام مین اصفہانی ہی اور اس پتھر کی اصل خلقت مین رانگہ کی بھی شرکت ہی
اسکے سرمہ مین یہ تاثیر ہی کہ آنکھ کو ہر قسم کا فائدہ ہو جاتا ہی اور ڈھلکے کو مفید اور پلکون کو

قوی کرتا ہی اور درد چشم کو زائل کرتا ہی خصوص ضعیفون کی آنکھ کو نہایت مفید ہی جابر بن عبد اللہ نے لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیکم بالاثمد فانہ ینبت الشعر ویجلو البصر یعنے مداومت کرو اثمد پر کہ اثمد کے سرمہ لگانے سے پلکین زیادہ اگتی ہین اور مضبوط ہوتی ہین اور روشنی تیز ہوتی ہی اگر کسی قدر مشک بھی اُسکے ہمراہ اضافہ کر لیوین تو نہایت نافع ہوگا اگر اثمد کو چربی کے ساتھ مخلوط کر کے جلے ہوے موضع پر لگائین تو نہایت مفید ہی **ارمیون** یہ پتھر سرزمین روم مین پیدا ہوتا ہی اسکے پانچ گوشہ ہوتے ہین اگر اسکے ہزار ٹکڑے کرین تو بھی ہر ایک ٹکڑہ پانچ گوشے کا ہوگا جو شخص اسکا سرمہ لگاوے اُسکی آنکھ ہر آفت سے محفوظ رہیگی جو کوئی اِس پتھر کو اپنے پاس رکھے وہ حکام کی نگاہون مین عزیز ہوگا پہچان اِسکی یہ ہی کہ سفید رنگ اور کبودی مائل خطوط ہوتے ہین - **اسفیداج** یہ قلعی کی خاکستر ہی اور اِسی کو سفیدہ کاشغری بھی کہتے ہین اگر اِسکو دوا مین ملا کر لگاوین آشوب چشم کو مفید ہی اگر اسکو خوب طور پر سوختہ کرین تو سیرب یعنے جست ہو جاتا ہی سانپ کے کاٹے ہوے زخم پر اسکو لگانا نہایت مفید ہی جلانے کے وقت اِسکی بو سے پرہیز چاہیے کہ نہایت مضر ہی بلیناس نے خواص کی کتاب مین لکھا ہی کہ اگر اسفیداج کو چچھوندرے کے پانی مین جو کلمڑی کی قسم سے ہوتا ہی گھولین اور مکان مین اُسکی آبپاشی کرین اُس مکان سے مچھر دور ہو جاوینگے ارسطو نے لکھا ہی کہ اسفیداج سیسہ کو سرکہ مین ملا کر آنکھ مین لگانا سفیدی چشم کو نافع ہی بوسیدہ گوشت کو دور کرتا ہی اور تازہ نکالتا ہی اور نیز اِسکے مرہم مین یہ بھی تاثیر ہی کہ سوختگی کو نافع ہی اور زخم بہ شدہ کے داغ کو برنگ اصلی لاتا ہی **آفرنخش** ارسطو کے نزدیک یہ پتھر ہرتال کی معدنیات مین ملتا ہی اسکی تاثیر ہی کہ اگر اسکا کشتہ کر کے ایک مثقال کے برابر لیکر پچاس مثقال مس سرخ مین چھوڑ دین فوراً سفید کر دیگا اگر اسکو چونے مین ملا کر لگاوین بالون کو گرا دیگا یہ پتھر ہرتال سے زیادہ تر تیز ہی اسکو گھس کر آماس پر لگانا مفید ہی **اقلیمیاے زر** ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر طلا کا برادہ کسی پتھر کے برادہ مین ملجاے تو بقوت ادویہ اسکو آگ پر رکھ کے سونا علحدہ کرتے ہین اسوقت سونا نیچے بیٹھ جاتا ہی اور وہ برادہ پتھر کا اوپر آجاتا ہی مگر سیاہ رنگ اور مثل شیشے کے چمکتا ہوا اُسی کو اقلیمیاے زر کہتے ہین درد چشم اور سفیدی چشم کو زائل کرتا ہی اور نیز تری چشم کو نافع ہی اور لوگون کے نزدیک ڈھلکے اور آول اوّل کے واسطے خوب نافع ہی اور ناسور چشم کو بھی مفید ہی اور چرک سے صفا کرتا ہی اور بد گوشت کو دفع

اور بے سوزش کے زخم کو خشک کرتا ہی **اقلیمیاے نقرہ** ارسطو نے لکھا ہی کہ بموجب
عمل اقلیمیاے زر کے جسوقت اسکو بھی آگ پر رکھین اسی طور سے جسم برآمد ہوتا ہی جسکو
اقلیمیاے نقرہ کہتے ہین اسکا استعمال روغنون مین ملاکر واسطے زخم اور جراحات کے مفید ہی
علاوہ ارسطو کے اور حکیمون کے نزدیک درد چشم کو نافع ہی اور اسکا مرہم زخم کے
اندمال مین سریع التاثیر ہی **باہت** یہ سفید پتھر نہایت خوبی سے چمکتا ہی آدمی کی نظر
جب اسپر پڑے بے اختیار خندہ آتا ہی یہان تک ہنسی کی کثرت ہوتی ہو کہ جان نکلجاتی ہی
کہتے ہین کہ اس پتھر مین مقناطیسی تاثیر واسطے انسان کے ہی اسکا ایک قصہ ہی کہ کسی
شہر مین بلاد حبش سے اسکی دیوار ہی جو شخص اُدھر جاتا ہی اور اسکو دیکھتا ہی وہ
ہنستے ہنستے اسی مین جا ملتا ہی یہ بھی کہتے ہین کہ اسی شہر مین اسی پتھر کا ایک ستون ہی
وہ بھی اپنے مقابل کو کھینچ لیتا ہی اور جسکی نگاہ اسپر جا پڑے اسپر ہنسی غالب ہو جاتی ہی
کہتے ہین کہ ایک مرغ فرفیر نامے کنجشک سے کسی قدر چھوٹا سیاہ رنگ سرخ چشم اور سرخ طوق
اور سرخ پا ہوتا ہی جب یہ مرغ اس ستون پر آبیٹھتا ہی اسکا فعل باطل ہوجاتا ہی **بسد** یعنے بیخ
مرجان اس پتھر کا درخت دریا مین اُگتا ہی جس طرح کہ خشکی مین درخت اُگا کرتے ہین رنگ انکا
سفید و سرخ و زرد اور سیاہ ہوتا ہی خون کی چکیدگی کو نافع ہی اور اسکا سرمہ مقوی
چشم ہی اور آنکھ کے پانی بہنے کو دور کرتا ہی اور مقوی دل ہی اور پیشاب کے بند ہوجانے
مین مفید ہی مرگی والے کو نافع ہی لازم ہی کہ مرگی والے کے گلے مین تعویذ بنا کر ڈالین
بلور ارسطو نے اسکو آبگینہ کے اقسام مین لکھا ہی مگر یہ کہ بہ نسبت آبگینہ کے سخت تر ہوتا ہی
اور اسکا جسم برخلاف آبگینہ کے کانی ہوتا ہی بلور نہایت عمدہ قسم آبگینہ سے ہی نہایت
شفاف اور سخت اور یاقوت سے ہمرنگ ہی بادشاہون کے پاس اسکے برتن ہوتے ہین
کیونکہ نہایت مفید خاصیت رکھتے ہین اگر بلور کو آفتاب کے مقابلہ مین کرین اور کپڑا سیاہ
یا کہ روئی اسکے عقب مین لگا دین فوراً آگ نکل آویگی پس جو چیز چاہو اس سے روشن
کرلو بلور کے چھ اقسام ہین ایک ایسی قسم ہی جسکی صفائی کسی قدر کم ہوتی ہی اور بادی النظر مین
مانند نمک کے معلوم ہوتا ہی جسوقت اس پتھر کو بجھائے ہوئے لوہے مین رگڑین فوراً آگ
نکلیگی اکثر غلامان بادشاہی اسکو آگ نکالنے کے واسطے اپنے پاس رکھتے ہین ارسطو
علاوہ اور حکیمون نے لکھا ہی کہ سیاہ رنگ کا بلور درد دندان والے کے پاس موجود

رہنا نہایت مفید ہی **بورق** یہ شوریت اجزاے زمین کی ہی اور مانند نمک کے نکلا کرتا ہی
مگر نمک سے نہایت قوی تر ہی اور اسکے اقسام بکثرت ہوتے ہین مانند نطرون کے
اور اسکو صنعت کرکے مانند چونہ کے بناتے ہین جسکو تنکار کہتے ہین اُسے ہندوستان سے
لاتے ہین اور یہ مخصوص اُسی جگہ ہوتا ہی جہان مردون کو جلاتے ہین اور یہ قسم نہایت عزیز
ہوتی ہی اور بورق زراوندی سرخی مائل اور بورق حجازین اور بورق کرمانی اور بورق مغربی
کہتے ہین کہ قسم مغربی درخت سے حاصل ہوتا ہی اسکا خواص یون لکھا ہی کہ اگر حمام مین تھوڑی
دیر بیٹھ کر کلف یعنے جھائین پر اسکو لگادین تو فوراً داغ ہاے مذکور دفع ہوجائینگے اگر کسی کے
حلق مین جونک آویزان ہوئی ہو تو بورق کو سرکہ مین ملا کر غرغرہ کرین فوراً جونک نکل جائیگی
اگر بورق کو سرکہ مین گھول کے اُسکے اندر انڈا مرغ کا رکھین تو اُسکا پوست زائل ہوگا
ارسطو کے نزدیک بورق بہت طرح کا ہوتا ہی جنمین سے بعض دریاے روان مین
پیدا ہوتا ہی اور بعض پتھر کی کان مین ہوتا ہی بعض انہین سے سفید و سرخ اور خاکی
رنگ ہوتا ہی سواے انکے اور بہت سے رنگ کا ہوتا ہی پس جب اسکو کسی ظرف مین
رکھکر اُسپر سرکہ چھوڑین تو بلا آگ کے جوش کرتا ہی اور بورق تمام اجسام کو نرم کردیتا ہی اور
گلاتا ہی ارسطو کے سوا اور لوگون کا خیال ہی کہ بورق سے خارش اور کوڑھ اور برص کو نفع
پہونچتا ہی اور پھوڑون کو نکالدیتا ہی اور گرانی گوش کو مفید ہی اور مستسقی کے حق مین انجیر کے ہمراہ
نوش کرنا نہایت انسب ہی اور پرانی سفیدی آنکھ کی رفع کرسکتا ہی اور درد چشم کو
نافع ہی اگر مرہم بناکر لگادین گوشت زخمون کا مندمل کرتا ہی **بیجادق** ارسطو نے لکھا ہی
کہ اسکا رنگ سرخ ہوتا ہی اور بلاد مشرق مین اسکی کان ہی جسوقت اسکو کان سے
باہر نکالتے ہین تیرہ رنگ ہوجاتا ہی اور جب صناع لوگ اسکو صاف کرتے ہین اسکی
زیبایش دونی ہوجاتی ہی اس پتھر کے بیس جو وزن کی انگشتری بناکر جو شخص اپنے پاس
رکھے وہ خواب ہاے ہولناک سے محفوظ رہیگا اور جو کوئی بمقابلہ آفتاب کے بیجادق کو
رکھکے نگاہ لڑادے نور چشم کی افزایش ہو اور یہ پتھر خس و خاشاک کو مثل کہربا کے
اپنی طرف کھینچتا ہی بحدے کہ اگر کوئی شخص اپنے بالون مین لگاکر سو رہے تو جسقدر گھاس
پھوس اُسکے سر کے قریب ہوگا وہ سب اُسکے بالون مین لپٹ جائیگا **تدمر** ارسطو نے لکھا ہی
کہ یہ پتھر مغرب مین دریا کنارے پیدا ہوتا ہی اور سفید رنگ ہوتا ہی اور بجز یہان کے

اور جگہہ نہین دستیاب ہوتا خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر انسان اسکو سونگھے فورًا خون اسکا
خشک ہوکر مرجاسے **تنکار** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نمک کی قسم سے ہوتا ہی اور اسمین
بورق کا عنصر ملتا ہی دریا کنارے کے معدنیات مین پایا جاتا ہی اور طلا کے گلانے اور
نرم کرنے مین مددگار ہی اور دندان کرم خوردہ کو نافع ہی کرم کو مار کر درد دندان ساکن
کرتا ہی اور دانتون کو نہایت مجلّے رکھتا ہی دانتون کے ہر قسم کے درد کو مفید ہی **توتیا**
ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ کانی پتھر ہی رنگ اسکا سفید زرد و سبز ہوتا ہی اور کسی قدر سرخی
مائل ہوتا ہی اسکی کانین دریاے سندھ و ہند مین ہوتی ہین اسکی ہر قسم آنکھون کی
رطوبت کو مفید ہی بغل کی گندیدگی کو زائل کرتی ہی ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی
کہ توتیا ایک قسم کا رنگ ہی کہ مس خالص کرتے وقت برآمد ہوتا ہی سنگ اور ریگ کے
ذریعہ سے جو کہ اس سونے مین آمیختہ ہوتی ہی درد چشم کو بھی زائل کرتا ہی **جالب النوم**
ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بہت سرخ اور رنگ کا صاف ہوتا ہی دن مین اگر اسکو دیکھیے
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دھوان ایسا نکل رہا ہی اور رات کے وقت ایسی روشنی ہوتی ہی
کہ اسکے گردا گرد کی اشیا نظر آتی ہین اس پتھر کو دو درم بھی جس انسان کے بدن مین تعمیہ
کر دیوین فورًا وہ مست خواب ہوگا اگر سوتے ہوے انسان کے بالین پر رکھ دین جب تک
اسے علیحدہ نہ کرلیوین ہرگز وہ بیدار نہوگا اگر موضع جمرہ پر مالش کرین نافع ہی
جزع یہ کئی قسم کا ہوتا ہی شہر یمن یا چین سے لاتے ہین یمن کا سنگ نہایت عمدہ
ہوتا ہی اور اسکا رنگ نہایت سیاہ اور سفید ہوتا ہی اور اہل چین اس سے کراہیت
رکھتے ہین انمین ایک قوم ایسی مخصوص ہی جو اسکو معدنیات سے نکال کر سوا
شہر چین کے اور شہرون مین لیجا کر اسکو فروخت کرتے ہین اور معاش حاصل کرتے ہین
اور ملوک ان مین اسکو نہ تو اپنے خزانہ مین داخل کرتے ہین نہ گردن مین حمائل کرتے ہین
اگر سہوًا کوئی شخص اس اسم یا مسمی پتھر کو اٹھا کر اپنے پاس رکھے تو نہایت پریشان ہو
اور خواب ہاے ہولناک دیکھے اور قضاے حوائج کو محتاج ہو اگر لڑکون کو پہنا دین تو اسکی
رال کثرت سے جاری ہوگی اور رونا اور خوف اسکو لاحق حال ہوگا اگر اسکو گھس کر نوش
کرے تو نیند اسکی اڑ جائیگی اور ترسندہ اور بدخلق اور سنگین زبان ہوگا یاقوت کی جلا اسی کے
ذریعہ سے کرتے ہین بڑی روشنی اور براقی اسمین آجاتی ہی ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو

ہر وقت مد نظر رکھنا نہایت اندوہناک اور تنگدل کرتا ہی اگر اسکو کسی بے خبر قوم کے درمیان
مین رکھدین تو ضرور اُنکے درمیان مین عداوت ظاہر ہو گی اور جب تک کہ یہ فتنہ انگیز
درمیان مین رہیگا عداوت بنی رہیگی اگر حاملہ عورت اسکو تعویذ بناوے درد زہ سے
نجات پاوے اور نیز قریب رکھنے سے بھی وضع حمل ہوتا ہی **حامی** ارسطو نے لکھا ہی کہ
یہ سنگ شدید الحمرۃ نقطہ ہاے سیاہ رکھتا ہی اور بلاد ہند سے لاتے ہین جو شخص اسکو حاصل
کرے اور اُسکے سیاہ نقطون کی صفائی کر ڈالے تو وہ سُرخ ہو جائیگا اُسوقت اگر مس
گداختہ پر چھوڑین وہ بھی رنگ سُرخ مانند طلا کے حاصل کریگا اگر اِسکو ناک مین ٹپکادین
فالج کو مفید ہی حجر بلیناس نے اپنی کتاب خواص مین لکھا ہی کہ جسوقت شتر گرم فریاد ہو
اُسکے گلے مین اِسکو باندھ دین فورًا وہ خاموش ہو جائیگا اور صاحب فلاحہ نے لکھا ہی کہ
جس پتھر مین خلقی سوراخ ہو اگر اُسکو کسی درخت مین آویزان کرین تو اُسکا میوہ بکثرت ہوگا
اور کوئی آفت اُسکے میوہ پر عائد نہو گی **حجر الابیض** ارسطو نے کہا ہی کہ جو شخص اس پتھر کو
تراشے پس اگر تراشہ اُسکا زرد نکلے تو خاصیت اُسکی عجیب تر ہی کہ جس شخص کے
پاس ہو وہ خواہ راست کہے یا دروغ ہر دو طور پر لوگ اُسکا قبول کرینگے اور اگر تراشہ
سُرخ ہو تو اُسکا رکھنے والا جو عمل کرے بفضلہ تیر بہدف ہی اور اگر تراشہ کا رنگ کبودی
تو جس امر کے بارہ مین کسی کی وہ شفاعت کریگا فورًا قبول ہو گی اور اگر تراشہ کا رنگ آسمانی ہی
تو اُسکے پاس رکھنے سے ہمیشہ وہ شخص نیک حال رہیگا اور اگر تراشہ کا رنگ سبز ہو تو اُسکو
باغ مین لٹکانا نہایت مفید ہی فورًا تخم کاشتہ کو سرسبز کرتا ہی اگر کوئی شخص زہر قاتل
نوش کر گیا ہو یا سانپ بچھو نے اُسے کاٹا ہو تو اُسے لازم ہی کہ سنگ مذکور کا تعویذ
بناوے یا اُسکو دھوکر نوش کرے فورًا زوال سمیت ہوگا **حجر الاحمر** ارسطو نے لکھا ہی
کہ یہ سنگ سُرخ ہی اِسکو بھی تراشتے ہین اگر تراشہ اِسکا سفید رنگ ہو تو جو شخص اُسکو
اپنے پاس رکھے جو کام کرے فتحیاب ہو اور اگر اُسکا رنگ سیاہ ہو تو اُسکے رکھنے والے کا
جس چیز کو دل چاہے گا فورًا حاصل ہو گی زرد رنگ کا بازو پر باندھنا خلق خدا کی نگاہون مین عزیز
کرتا ہی اگر خاکی رنگ ہو تو اُسکی تاثیر یہ ہی کہ ہر ایک آغاز کو خوب ترین وجوہ سے انجام کو پہنچاوے
اگر رنگ سبز ہو تو جسکے پاس ہو اُسپر ہتھیار مؤثر نہو گا **حجر اخضر** ارسطو نے لکھا ہی
کہ جو پتھر سبز ہو چاہیے کہ اُسکو بھی تراشین پس اگر اُسکا تراشہ سفید برآمد ہوا اپنے پاس رکھے

اور جو درخت بووے یا زراعت کا شغل کرے اُسکے بیج مین اِس پتھر کو مس پوش کرے اِس عمل سے اسکی سرسبزی عمدہ طور سے ہوتی ہی اگر سیاہ رنگ ہو تو ہر طرف سے نیکیون کا ذخیرہ اسکے واسطے تیار رہوگا اور زرد رنگ مین یہ تاثیر ہی کہ جو شخص اسکو اپنے پاس رکھے اُسکو جو دوا دیجایگی مفید ہوگی اگر سرخ رنگ ہی تو بہت کچھ انعامات امراے وقت سے اسکو حاصل ہونگے اور لوگون کے درمیان مین عزیز اور محترم ہوگا اگر خاکی رنگ ہوگا تو کوئی ایسی بیماری نہوگی جو اسکی دوا سے آرام نہ پاوے **حجر ارمنی** اس پتھر مین کسی قدر لاجوردیت ہوتی ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ مصور لوگ بجاے لاجورد کے اسکا استعمال کرتے ہین اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ مسہل سودا ہی اور اسکا نقش دھونے سے فانی نہین ہوتا ہی **حجر آسمانجونی** ارسطو نے کہا ہی کہ جسوقت سنگ آسمانجونی کو تراشین اگر اسکا تراشہ سفید رنگ برآمد ہو جو کوئی اُسکو پاس رکھے اسکا مزاج کبھی کند نہوگا اور نہ اندوہ و پشیمانی پاس آویگی اور اگر سیاہ رنگ ظاہر ہو جو کوئی اُسکو اپنے ہمراہ رکھے گا اسکا کام جاری نہوگا اور اگر زرد رنگ ہو تو ہر ایک کام کو مصلح ہوگا اگر اسکو کسی نہری یا کنوین مین چھوڑدین تو اسکا پانی کم ہوجایگا بلکہ مجراے آب منقطع ہوجایگا اگر تراشہ کا رنگ سرخ ہو تو اسکا رکھنے والا ہر ایک سے نیکی پاویگا اگر سبز رنگ ہو تو اسکا رکھنے والا جس مقام مین کچھ بووے وہان کی نباتات بہت بہتری کے ساتھ ظاہر ہون اگر زرد رنگ ہی تو اسکا کام ہمیشہ جاری رہیگا **حجر الاسفنج** شیخ الرئیس نے کہا کہ یہ ایک جسم متخلخل ہی مانند غدہ کے کہتے ہین کہ یہ ایک حیوان ہی پانی مین رہتا ہی اور جس چیز کو پاتا ہی لپٹ جاتا ہی اسکے پیٹ مین ایک پتھر ہوتا ہی کہ وہ نہایت [illegible] اور اسکی خاصیت یہ ہی کہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کردیتا ہی **حجر الاسود** ارسطو لکھتا ہی کہ یہ سیاہ پتھر ہی جسوقت اسکو تراشین پس اگر تراشہ سفید ہو تو زہر مار و کژدم کو نہایت نافع ہی اور زرد رنگ جسکے پاس ہو وہ درماندہ نہین ہوتا ہی یا جس مکان مین ہو وہان کے زن و مرد علت ہاے بیماری سے صحت پاتے ہین اور کبھی علیل نہین ہوتے ہین سیاہ رنگ کی خاصیت یہ ہی کہ جسکے پاس ہو اسکے کل حوائج برآوین اور نیز عقل مین افزایش ظاہر ہو اگر سبز رنگ ہی تو اسکو نیش زن جانور کبھی آزار نہ پہونچاوینگے **حجر اصفر** ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر سنگ زرد ہی پس اسکو تراشین اگر تراشہ اسکا سفید رہو تو اسکا پاس رکھنے والا جو کچھ جس سے طلب کرے وہ حاصل ہو اگر سبز رنگ نکلے تو جس کام کے واسطے وہ کوشش کریگا وہ بہت جلد حاصل ہوگا اگر سرخ ہو

تو اُسکی بھی یہی خاصیت ہی اگر سیاہ رنگ ہو تو مطلوب اُسکا تابع ہو جائیگا اور جب تک وہ
پتھر ہمراہ رہیگا کبھی اُسکا معشوق اُس سے جدا نہوگا **حجر اغبر** ارسطو نے کہا ہی کہ جو پتھر خاکی
رنگ ہووے اگر اُسکا تراشہ سفید ہو تو جس آدمی کے نام سے اسکو پیسکر اپنی آنکھون مین سرمہ
لگا دین وہ شخص اُسپر مہربان ہوگا اگر تراشہ سیاہ برآمد ہو تو جو شخص اُسکو آنکھون مین لگاوے
اُسکو لوگ معزز رکھینگے اگر عورتین اُسکو سرمہ بنا کر لگا دین تو اپنے شوہرون کی نگاہ مین معشوق
ہونگی اگر زرد رنگ ہو تو جسکے پاس ہوگا وہ ہورد آفرین ہوگا اگر سرخ رنگ ہو تو جسکے
پاس ہو اُسکو فراخی رزق اور معیشت ہو جاے اگر سبز رنگ ہو تو جسکے پاس ہو وہ شخص جس
قوم مین نشست و برخاست کریگا گرامی رہیگا اور اُسکو لوگ حکیم سمجھین گے اگرچہ وہ حکیم نہو **حجر الباہ**
ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکندر رومی نے ملک افریقیہ کی کان مین اس پتھر کو پایا اسکے خواص مین لکھا ہی
کہ اگر اسکو لیکر کسی انسان اور حیوان کے باندہ دین تو فوراً اُسکو قوت باہ بشدت ہوگی پس
سکندر نے حکم دیا کہ اس پتھر کو ہمارے لشکر مین نہ لیجاوین تاکہ عورات فضیحت سے بچین اور
بعض اس قسم کے بڑے پتھر کو جو توڑا تو اُسکے اندر سے ایک صورت حوض کی سی نمودار ہوئی
کہ جہان اونٹ کھڑا ہوکر پانی پی سکے غرض کہ جو شخص اس پتھر کے ریزہ کو زیر زبان اپنے رکھے
وہ تشنگی سے نجات پاوے سرزمین مصر مین ایک پتھر ہوتا ہی جو شخص اسکو اپنی کمر مین رکھے
قوت جماع زیادہ ہو اور جب تک وہ پاس رہے ہرگز قوت مذکور کا تنزل نہو **حجر البحر** ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر دریا کے کنارے ہوتا ہی اور لطیف لطیف اجزاے زمین اور اُسکے بخارات
سے پیدا ہوتا ہی رنگ اسکا سیاہ اور صورت مانند اسپاکے ہوتا ہی مگر ہلکا اِسقدر ہوتا ہی کہ
غرق آب نہین ہوتا ہی خاصیت اُسکی یون لکھی ہی کہ جو شخص اس پتھر کو اپنے پاس رکھے
دریا مین غرق ہونے سے بےخوف رہے اگر اس پتھر کو مرغان جباری کے علف زار مین
رکھ دین پھر وہان سے اُٹھا کر آدمی کی کمر پر باندہین تو اُسکا عارضہ احتلام دور ہوجائیگا اور نیز
اسہال کو نافع ہی **حجر الحبش** یہ پتھر بلاد حبش مین پایا جاتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ شب کوری
اور آنکھون کا ورم اور نیز درد چشم کو نافع ہی اور علامات جراحت کے دور کرکے موافق رنگ بدن کے
کر دیتا ہی **حجر الحصاة** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر مین نرمی بہت ہوتی ہی اور دریاے مغرب سے
برآمد ہوتا ہی صورت اُسکی مانند چرخہ کے تکلے کے ہوتی ہی اس پتھر کو بقدر دس جو کے
جو شخص نوش کرے فوراً سنگ مثانہ شکست ہو جاے **حجر الحیۃ** اسکو پارسی مین مارمُہرہ کہتے ہین

اسکی صورت مانند ریشہ کے ہوتی اور اکثر سانپون کے سر پر نمودار ہوتا ہی اسکی خاصیت
یون لکھی ہی کہ جسے سانپ نے کاٹا ہو وہ شخص اگر اس پتھر کو پانی یا دودھ مین گھس کر جراحت پر رکھے
فوراً چسپان ہوگا اور سارے زہر کو جذب کرلیگا شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ یہ پتھر گزندگی مار کو
دفع کرتا ہی جالینوس نے کہا ہی کہ یہ تاثیر ایک مرد ثقہ سے مین نے سنی ہی اسکے علاوہ
اور لوگ راوی ہین کہ اس پتھر مین خود زہر ہوتا ہی بعض سیاہ رنگ اور بعض خاکستری رنگ جس
پتھر مین خطوط ہوتے ہین وہ فراموشی کی دوا ہی باقی ہر ایک قسم اس مہرۂ مار کی سنگ مثانہ کے
حق مین مفید ہی **حجر الخطاب** یعنے سنگ ابابیل یہ دو پتھر ہین جو اسکے آشیانہ مین پائے جاتے ہین
سرخ اور سفید رنگ پس جو شخص ہنگام خواب مین ترسناک اور خوفناک ہو اسکو سنگ سرخ کا
پاس رکھنا نہایت مفید ہوگا اور مصروع یعنے مرگی والے کو سفید رنگ مفید ہی اور نیز یرقان کو بھی
مفید ہی **حجر الدجاج** اس پتھر کو مرغ خانگی کے سنگدانہ مین پاتے ہین اسکو اگر مرگی والے
باندھین تو فوراً بیماری سے صحت پاوے اور قوت باہ کی افزایش مین بے نظیر ہی چشم بد کے
حق مین سریع التاثیر ہی جو لڑکے ہنگام خواب ڈرتے ہون اگر انکے بالین پر اسکو رکھین خوف جاتا رہیگا
حجر الرحی فارسی مین اسکو سنگ آسیا کہتے ہین اگر اسکا نیچے کا ٹکڑا کسی حاملہ کے باندھین
ہرگز اسقاط حمل نہو اور بروقت دردزہ کے اگر باندھین تو وضع حمل کی آسانی ہو اگر اسکو گرم
کرکے سرکہ چھڑکین اور پھر جس شخص کے خون جاری ہو وہ اسپر بیٹھ جائے فوراً خون بند ہوجائے
اور ورم حارہ کا محلل بھی ہی **حجر السامور** یہ اس قسم کا پتھر ہی جو ہر ایک پتھر کو تراشتا ہی
لکھا ہی کہ جسوقت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنیاد ڈالنی چاہی شیاطین کو
حکم تراشنے پتھر کا صادر فرمایا لوگون نے اسوقت پتھرون کے تراشنے کی آواز سے گھبرا کر
فریاد کی پس سلیمان نے علماے بنی اسرائیل کو مع جنات کے جمع کیا اور فرمایا کہ تم مین سے کسی کو
ایسی ترکیب یاد ہی کہ بغیر ہونے آواز کے پتھر تراشا جاوے انھون نے عدم آگاہی کا عذر
بیان کیا اور یہ کہا کہ البتہ ایک جن ہی صخر نام جو حضور مین حاضر نہین ہی وہ البتہ ایسے علوم سے
آگاہ ہی یہ سنکر سلیمان نے حکم احضار فرمایا اور اسنے حاضر ہوکر عرض کیا کہ البتہ اسطرح
پتھر تراشنے کے واسطے ایک قسم کا پتھر ہی جسکو مین جانتا ہون مگر اسکے مقام موجودگی سے
واقف نہین ہون ہان ایک تدبیر مجکو یاد ہی پس کہا کہ ایک عقاب کا آشیانہ اور اسکا
انڈا تلاش کرکے حاضر کرو پس جنیون نے فوراً سامان مذکور فراہم کردیا پس ایک پیالہ آبگینہ سخت کا

نہایت صاف منگواکر عقاب کا آشیانہ اسمین رکھ دیا اور آپ علیحدہ ہو رہا پس عقاب جب اپنے
آشیانہ کے پاس آیا اور آشیانہ کو فانوس سنگ کے اندر دیکھا پس آبگینہ مین چنگل مارا مگر کچھ اثر
نہوا اسوقت اسنے کسی طرف کی راہ لی دوسرے روز آیا اسکی منقار مین ایک پتھر تھا پس اُسنے
اس پتھر کو آبگینہ پر رکھا جسکے رکھتے ہی آبگینہ دو پارہ ہوگیا اور کسی طرح کی آواز نہ آئی پس حضرت سلیمانؑ نے
عقاب سے دریافت کیا کہ یہ پتھر کہان سے لایا اُسنے عرض کیا کہ یا نبی اللہ یہ سنگ پارہ مغرب زمین کے
پہاڑ سے لایا ہون جسکا نام سامور ہی پس حضرت سلیمان نے لشکر جنات ادھر بھیجکر حسب ضرورت
سنگ سامور انسے منگوایا اور تراشنا پتھر کا بلا آواز کے شروع ہوگیا حجر السم یہ پتھر مثل جزع کے ہوتا ہی
اور خزانہ ہاے شاہی کے اور جگہ نہین ملتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ جس شخص کے پاس زہر ہو اور
وہ شخص اس پتھر کے قریب ہو تو اس پتھر کو حرکت ہوتی ہی وزیر نظام الملک حسن بن علی نے
سیر الملوک مین لکھا ہی کہ سلیمان بن عبد الملک نے ایک روز کہا کہ میری سلطنت سلیمان بن
داود کی سلطنت سے کچھ کم نہین ہی مگر یہی کہ سلیمان کو حق تعالی نے جن و انس باد و مرغ پر
حاکم بنایا تھا لیکن میرے پاس جسقدر مال اور خزانہ ہی وہ کسی بادشاہ کو نصیب نہین ہی
اسوقت حاضرین دربار مین سے ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک ایسی چیز ہی جسکے محتاج کل فرمانروا ہین
اور وہ چیز حضرت کے پاس نہین ہی پس سلیمان بن عبد الملک نے اس چیز کا استفسار
کیا اسنے عرض کیا کہ وزیران وزیر جیسا کہ تو خلیفہ بن خلیفہ ہی پس سلیمان نے کہا کہ تو ایسے
وزیر کو جانتا ہی اسنے کہا البتہ جعفر بن برمک نے عہدہ وزارت کو ارث مین حاصل کیا اور
زمانہ اردشیر سے اسکے خاندان مین سلسلہ وزارت چلا آتا ہی چنانچہ اکثر کتب وزارت اُسکے
اجداد کے تصنیف اسکے پاس موجود ہین بجز اسکے اور کوئی تیری وزارت کو شایان اور سزاوار نہین ہی
پس سلیمان نے والی بلخ کے نام تحریر فرمائی کہ جعفر کو دمشق کی جانب باعزاز تمام روانہ کرو
اگرچہ لاکھ اشرفی بھی صرف زاد راہ ہو پس جسوقت جعفر دمشق مین آیا اور سلیمان کی حضور مین پہونچ کر
شرفیاب قدمبوس ہوا سلیمان نے اسکی صورت کو بہت خوب پایا اور نہایت اعزاز سے
اپنے پاس بیٹھنے کا حکم صادر فرمایا مگر تھوڑی دیر مین سلیمان نے ترش رو ہو کر فرمایا کہ لاحول ولا قوة
الا باللہ العلی العظیم میرے پاس سے دور ہو اور دربانون نے جعفر کو حسب الایما وہان سے باہر
نکال دیا لوگ متحیر ہوے کہ اسکا باعث نامعلوم رہا آخر سلیمان بادشاہ نے خلوت فرمائی
اسوقت ایک ندیم نے عرض کیا کہ اے حضرت جعفر کو خراسان سے طلب کرنا اتنے اعزاز سے

مصاحب بنانا اور گھڑی بھر مین مردود النظر فرمانا اسکا کیا باعث ہی سلیمان نے فرمایا کہ اگر شاہ الٰہ
راہ دور سے نہ آیا ہوتا تو واللہ اسکو ہلاک کر ڈالتا کیونکہ جسوقت نامبردہ میری حضور مین آیا
زہر قاتل اپنے ہمراہ رکھتا تھا تو کیا خوب اول تحفہ جو میرے واسطے وہ لایا وہ زہر قاتل تھا پس
اُس ندیم نے کہا کہ اگر اجازت فرمائیے تو اس ماجرے سے جعفر کو بھی متنبہ کرون حکم ہوا تب
پس وہ شخص جعفر کے پاس آیا اور ماجراے گذشتہ زبان پر لایا جعفر نے کہا درحقیقت میرے پاس
زہر تھا اور اس انگشتری کے زیر نگین ہنوز موجود ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ ہمارے باپ دادے
اکثر سلاطین کی حضور مین مورد عتاب و سرزنش ہوئے اور بہت سے سختی و صعوبت جان پر
اُٹھایا کیے پس مجھے یہ خوف رہا کرتا ہی کہ مبادا جیسا کہ ہمارے بزرگون کے ہمراہ سلوک ہوا ہی ہمارے
ساتھ بھی وہی سلوک ہو پس ہر وقت یہ زہر موجود ہی کہ جسوقت نصیب اعدا ایسے عذاب عتاب مین
مبتلا ہون تو فوراً اس انگوٹھی کو چوس کر قید ہستی سے رہائی پاؤن اس ماجرے کو سنکر وہ ندیم
فوراً واپس ہوا اور سارا احوال سلیمان کے گوش گذار کیا سلیمان اس انجام بینی
اور دور اندیشی کا حال سنکر نہایت راضی ہوے اور مکرر اسکے احضار کا حکم صادر فرمایا اور باعزاز تمام
اپنے نزدیک جگہ دی اور خلعت وزارت عطا فرمایا اور حکم دیا کہ چند توقیعات تحریر فرمائے
(توقیع اُس خط بادشاہی کو کہتے ہین جو کہ حالت قہر مین تحریر کیا جاوے) اور منشور خلاف اسکے
ہوتا ہی پس جسوقت ایک مدت گذری اور جعفر سلیمان کی خدمت مین گستاخ ہو گیا اُسنے بادشاہ سے
عرض کیا کہ آپ کو کس طرح سے خبر ہوئی کہ میرے پاس زہر ہی سلیمان نے کہا کہ میرے پاس
دو مہرہ مین کے مانند رہین انکی خاصیت ہی کہ اگر کوئی زہر لیکر کسی طور پر حضوری مین آئے
تو مہرہ مذکور جنبش کرینگے پس جسوقت تم دربار مین آئے مہرہ مذکور متحرک ہوے اسی علامت سے
ہمنے تجھے زہر بردار سمجھا اور جب تیرے اُٹھ جانے سے مہرون کو آرام و تسکین ہوا زیادہ تر
یقین آگیا کہ بیشک تیرے پاس زہر تھا اور سلیمان نے دونون مہرے بازو سے کھول کر جعفر کو دکھائے

حجر الشیاطین ارسطو نے کہا کہ یہ پتھر ہمیشہ احمر اللون ہی اسکا رنگ یاقوت کے
مانند ہوتا ہی اور جب اسکو توڑین تو اندر سے بھی بر رنگ یاقوت ہوتا ہی ہان اسمین شفافی
نہین ہوتی جسوقت پانی مین چھوڑین مانند ہرتال کے زرد ہو جاتا ہی اگر تین مرتبہ اسکو
گداختہ کرین تو مانند شنگرف کے سرخ ہو جاے اگر ایک جزو اسکا چار جز فضہ یعنے
چاندی مین چھوڑین تو زر احمر تیار ہو **حجر الصرف** یہ سرخ رنگ پتھر کسی قدر سیاہی مائل ہوتا ہی سنرہ مین

کرمان مین پایا جاتا ہی اسکو حجر الحمار بھی کہتے ہین جسے شراب کا نشا زیادہ ہو یا کہ درد سر ہو
پس حل کرکے اسکو نوش کرے فوراً صحیح و تن درست ہو جائیگا اکثر اسکو حل کرکے شنجرف کے
ہمراہ لکھتے ہین سرخ روشنائی تیار ہو جاتی ہی مگر کچھ سیاہی مائل **حجر الصنوبر** ارسطو نے
حجر الصنوبر کو یرقان کے حق مین نہایت نیک لکھا ہی اور اس تپھر کو آشیانہ ابابیل مین پاتے ہین
ارسطو کے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ اس تپھر کے حاصل کرنے کے واسطے حیلہ یہ ہی کہ
بچہ ہاے ابابیل کو دام مین لاوین اور اُنکے بدن کو زعفران سے رنگین کردیوین اور اُنکے
آشیانہ مین رہا کردیوین تو وہ معلوم کرتی ہی کہ میرے بچون کو یرقان ہوگیا پس وہ اپنے بچون کے
علاج کے واسطے یہ تپھر لاکے اپنے آشیانہ مین رکھتی ہی واللہ اعلم بالصواب **حجر عساجی**
شیخ رئیس کے نزدیک یہ تپھر دندان فیل کے مانند ہوتا ہی جس جگہ سے خون جاری ہو اگر
اسکو سودہ کرکے اُس مقام پر ضماد کرین تو فوراً بند ہو جائیگا اِسے پارسی زبان مین شکر سنگ
کہتے ہین اور شیرازی مین سنگ زخم کہتے ہین **حجر عسلی** شیخ رئیس کی تحریر ہی کہ یہ تپھر
حکاکہ کی قسم سے ہی جب اسکو سودہ کرین تو اسکی تری نہایت شیرین ہوتی ہی جسوقت اسکو
کسی بہت موٹے آدمی کے بدن پر رکھین لاغر ہو جائیگا اور آنکھ کے زخم کو مفید ہی خاص کر
سفیدی بیضہ کے ہمراہ اور صحت چشم کو نافع ہی **حجر العقاب** یہ تپھر مانند گٹھلی چھوہارے کے
ہوتا ہی جسوقت اسکو تحرک کرین تو اندر سے آواز کھٹ کھٹاہٹ کی پائی جاتی ہی اور اگر
اسکو شکستہ کرین تو اسکے اندر سے کچھ بھی نہین برآمد ہوتا اکثر عقاب کے آشیانہ مین ملتا ہی
اور وہ ہند کی سرزمین مین ہوتا ہی جب کوئی آشیانہ عقاب کی جانب رخ کرتا ہی تو
عقاب اُنھین اقسام کے سنگریزون کو لوگون کی طرف پھیکنا شروع کرتا ہی تاکہ لوگ اسکو
لیکر اپنی راہ لیوین گویا کہ عقاب کو یہ امر یقین ہوگیا ہی کہ جو لوگ اُسکے آشیانہ کی طرف توجہ
کرتے ہین وہ صرف انھین تپھرون کی تلاش مین آتے ہین اس تپھر کی خاصیت مین لکھا ہی
کہ حاملہ عورتون کے باندھنا درد زہ مین نافع ہی جو کوئی اس سنگریزہ کو زیر زبان رکھے دشمن پر
فتحیاب ہوگا اور جس شخص سے جو سوال کرے وہ منظور کریگا اور اکثر اس سنگریزہ کو آشیانہ
کرگس مین بھی پاتے ہین **حجر القمر** اسکو بزاق القمر اور زبد البحر بھی کہتے ہین شیخ رئیس نے
لکھا ہی کہ یہ تپھر زمین مغرب مین عروج ماہ مین پایا جاتا ہی یہ تپھر نہایت سبک ہوتا ہی اسکی
خاصیت یہ ہی کہ اسکو پاس رکھنے سے صرع زائل ہوتی ہی اگر درخت پر آویزان کرین

اچھی طرح سے بارور ہوگا شیخ کے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ یہ پتھر سفید رنگ نہایت شفاف
ہوتا ہی اسکے اندر بھی سفیدی پائی جاتی ہی اور وہ سفیدی ہنگام ترقی ماہ کے ترقی پکڑتی ہی
اور بروقت تنزل کے گھٹتی جاتی ہی اور ہندوستان کے گردنواح مین ایک قسم کا ایسا
پتھر ہوتا ہی کہ وقت خسوف قمر کے اس سے پانی ٹپکتا ہی اور اسکو بھی حجر القمر کہتے ہین
حجر الفار سرزمین مغرب مین مانند چوہے کے ایک پتھر ہوتا ہی اکثر لوگ اسکو اپنے مکان
مین رکھتے ہین پس فوراً تمام [illegible] چوہے اسکے پاس [illegible] ہین [illegible]
پاس آنے سے بھی بھاگتے ہین اسوقت پنجۂ انسانی مین گرفتار ہوتے ہین [illegible]
سرزمین [illegible] یہ سنگ بار [illegible] کام آتا ہی کیونکہ وہان [illegible]
ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو [illegible] مغرب [illegible]
[illegible] اس پتھر کا رنگ سیاہ ہوتا ہی اور نہایت سخت [illegible]
اگر [illegible]
ایسی ندی کے کنارے [illegible] اور [illegible] جاری ہو [illegible]
ہٹکر دوسری طرف رجوع کریگا **حجر عسلی** یہ پتھر سرزمین مصر مین [illegible]
اپنے ہاتھ مین لیتا ہی بیہوش ہو جاتا ہی اور [illegible]
پتھر کو اپنے پاس سے علیحدہ نکردے [illegible] **حجر الکلب** [illegible]
کتے کو مارین اور کتا اس سنگ پارہ کو دانتون سے [illegible]
کوئی شراب مین گھس کر کسی کو پلا دے وہ شخص لڑائی پر آمادہ ہو جاسکے [illegible]
اس شراب کو پی لین تو ان سب مین باہم [illegible] ہو جاسے **حجر لبنی** وجہ تسمیہ
یہ ہی کہ جسوقت اسے پانی مین ڈالین تو پانی دودھ ہو جاتا ہی مگر اسکا رنگ خاکستری
اور شیرین مزہ ہوتا ہی آماس کو نافع ہی اور سرمہ اسکا آنکھ سے پھولا نکالکر [illegible]
کنندہ اور مانع ہی اور چشم کے جراحت کو نافع ہی **حجر المطر** اس سنگ باران کو
بلاد ترک سے لاتے ہین یہ چند طرح کا ہوتا ہی اور نیز مختلف رنگ رکھتا ہی اگر کسی قدر
اس سنگ کو پانی مین رکھ دین فوراً ابر آجاے اور ترشح ہونے لگے اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ پانی زور سے برستا ہی اور اولے بھی پڑتے ہین ایک شخص بیان کرتا ہی کہ ایک
وزیر نے اس سنگ پارہ کی خاصیت مشاہدہ کرنا چاہی پس ایک مرد ترکی کو طلب کرکے ارشاد کیا

کہ ہمارے سامنے ایسا عمل کریں پس اُس شخص نے ایک طاس مین پانی لبریز کرا کر اس قسم کا سنگپارہ اسمین ڈال دیا تھوڑی بھی دیر نہ گذری تھی کہ ابر پیدا ہوا اور پانی برسنے لگا **حجر الناقہ** یہ پتھر اُس جگہہ پر ملتا ہی جہان اونٹ چرا کرتا ہی اگر اس پتھر کو کسی حیوان پر باندھین پس جو چیز اُس حیوان پر سوار ہوکر کوئی نوش کرے ہرگز اُسکا مزہ معلوم نہوگا اس پتھر کو اگر کسی عاشق دیوانہ کے بازو پر باندھ دین تو فوراً اسکا عشق زائل ہو جائیگا اور اپنے ہوش مین آجائیگا **حجر الہندی** ارسطو کے نزدیک یہ سنگ سوراخ دار ہوتا ہی اور سوراخ اسکے زرد اور سفید رنگ ہوتے ہین مستسقی کے شکم پر رکھنے سے اُسکے شکم کا زرد پانی بالکل چوس لیتا ہی اور لطف یہ کہ اگر پھر اُس پتھر کو وزن کیجیے تو جسقدر آب زرد مریض کی شکم سے چوس لیا ہی اُسکا وزن اس پتھر مین زیادہ ہو جاتا ہی جس مقام پر بال نہ برآمد ہون اسکا استعمال کرین فوراً نمودار ہو جاوینگے **حجر یتولد فی الانسان** یہ پتھر انسان کے شکم مین پیدا ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر اسکا سرمہ بنا کر لگاوین چشم کی سفیدی زائل ہو **حجر یتولد فی الماء الراکد** یعنے وہ پتھر جو پانی بستہ مثل تالاب وغیرہ مین پیدا ہوتا ہی۔ ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو گھس کر ناک مین ٹپکانا مرگی والے اور دیوانہ کو مفید ہی **حجر یہودی** شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اس پتھر کو سنگ یہود کہتے ہین اخروٹ سے کسی قدر بڑا ہوتا ہی اور اُسپر بہت خطوط ہوتے ہین اکثر یہ پتھر مدور اور چوڑا زیتونی شکل کا ہوتا ہی سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو نافع ہی بند ہو جانے پیشاب اور ضعف معدہ مین اکسیر ہی بشرطیکہ نیم مثقال آب گرم کے ہمراہ نوش کرین لیکن قاطع شہوت ہی شیخ کے علاوہ اور لوگون نے کہا ہی کہ اس پتھر کو دریاے رباط کے کنارے پاتے ہین اور یہ پتھر ہر روز اپنے معدن مین متحرک رہتا ہی الا روز شنبہ کو ساکن ہوتا ہی اسی سبب سے سنگ یہودی اسکا نام ہی اسکا خواص یہ کہ اگر اسکو پانی مین پیس کر نوش کرین سنگ مثانہ فوراً پارہ پارہ ہو جائیگا اگر چند عدد اس پتھر کے کسی جگہہ پر چند روز کے واسطے رکھ دین تو چالیس روز کے بعد اُس عدد اول سے زیادہ ہو جائینگے فتبارک اللہ احسن الخالقین **حجر یقوم علی الماء** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ایسا سنگ ہوتا ہی کہ پانی پر تیرا کرتا ہی اور رات کے وقت بالکل پانی سے اوپر نکلتا ہی اور شام کو خفیف سا پانی مین رہتا ہی اور جب آفتاب نکلتا ہی تو سب پانی مین ہو جاتا ہی ذرا سا باہر نکلا رہتا ہی اور اس پتھر مین یہ خاصیت ہی کہ جو شخص

اپنے ہمراہ رکھے **اُسکی** سواری کا گھوڑا ہرگز آواز نہ دیگا سکندر رومی جب کبھی شبخون کرتا تھا اُس پتھر کو کل ہمراہیون کے پاس بند ہوا دیتا تھا **حجر ضد السابق** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر اور سنگ مذکور الصدر دونون ایک ہی جگہ پر ہوا کرتے ہین لیکن یہ اُسکے برخلاف ہی جون جون آفتاب طلوع ہوتا ہی یہ پتھر بھی نکلنا شروع ہوتا ہی اور جب کہ ابر محیط آسمان ہوا اُس روز یہ پتھر بالکل پانی کے اندر غائب ہوجاتا ہی اور اسکی خاصیت یون ہی کہ جس گھوڑے وغیرہ کے باندھین وہ تمام دن و رات چلا یا کریگا **حجر سیلون** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر زر و نقرہ کی کانون مین ہوتا ہی رنگ اسکا کبھی زرد کبھی سرخ کبھی سبز کبھی سیاہ ہوتا ہی اور جسمین چارون رنگ ہونگے وہ سب سے عمدہ ہوگا زرد رنگ تو سونے چاندی مین ملتا ہی اور سیاہ نقرہ مین ان اقسام مین ایک عمدہ پتھر ہوتا ہی جسمین چاندی اور سونا اور تانبا ممزوج ہو اور یہ پتھر انھین اجسام کے بخار سے پیدا ہوتا ہی اگر اس پتھر کو سات جو کے برابر سودہ کرکے مرغ دو رنگ کے پتہ کے پانی مین گھول کر پیوین اور استخوان کج شدہ کے مقامات پر اُسکی مالش کرین ہڈی بجاے خود پہونچ کر درست ہوجایگی اور اگر اس پتھر کو بقدر سات جو کے لیکر سیسے اور پارہ کے کشتہ مین ملا کر تانبہ پر ڈالین تو وہ تانبا چاندی ہو جایگا **حجر ص** ارسطو نے اس پتھر کو زرد رنگ سفیدی اور سبزی آمیختہ سبک و نرم لکھا ہی اکثر یہ پتھر مغرب زمین مین ہوتا ہی اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ کل نیش زن جانورون کے زہر کو دفع کرتا ہی **جوسا** یہ چرک آہن ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ بروقت گرم کرنے وکوٹنے لوہے سے یہ پتھر سا علیحدہ ہوتا ہی اسکو خبث الحدید کہتے ہین اسکے خواص عجیبہ ہین کہ نواسیر اور جراحت ہاے انواع اقسام کے بہ کرنے مین نہایت مجرب ہی اور ضعف اور سستی معدہ کو دور کرتا ہی اور معدہ کو قوت دیتا ہی اور بواسیر کو بہت نافع ہی **خبث الطین** یعنے چرک گل۔ ارسطو نے لکھا ہی کہ جسوقت کوئی برتن بنا کر آگ مین رکھتے ہین تو ہر برتن سے تری مثل شہد کے ٹپکتی ہی اور وہی پتھر سی ہو جاتی ہی خاصیت اُسکی یہ ہی کہ رنگریز لوگ اسکو سرکہ مین پیس کر کپڑون کو سیاہ رنگتے ہین اور یہ پتھر چارپایون کے زخمون کے واسطے جہان کہین زخم ہو نہایت نافع ہی **خصیۃ ابلیس** یہ پتھر سرزمین مصر مین بہم پہونچتا ہی جس شخص کے پاس ہو اُسکے گرد کبھی چور نہ آدینگے اور اُسکی عزت ہر ایک کی آنکھ مین ہوگی **دُر دریاے جوشندہ** ارسطو نے لکھا ہی کہ دریاے اوقیانوس جوکہ دنیا مین محیط ہی

اور اس دریا کو دریاے مسلوک محیط ہی اور دریاے مسلوک اس دریا سے مراد ہی جہان
غواص لوگ بنابر تحصیل موتی کے غوطہ لگاتے ہین اور یہ دریا فصل بہار مین جوش زن ہوتا ہی
اور سخت سخت ہوا کے جھوکون سے اسمین بہت تغیر ہوتا ہی پس اس ہوا کے اُٹھتے ہی دریاے
مسلوک کی صدف تہ دریا سے اوپر آجاتی ہی اور ان ہوا کے جھوکون سے اس دریا کے پانی کی
چھینٹین دریاے مسلوک مین گرتی ہین جسکو صدف مانند نطفۂ انسانی کے اپنے شکم مین قبول کرتی ہی
اور دریا مین جا رہتی ہی اور وہ نطفہ گوشت اور پانی سے مخلوط ہو کر کلان ہوتا ہی جسقدر قطرہ
بزرگ صدف کے منھ مین جاتا ہی اُتنا ہی بڑا موتی بستہ ہوتا ہی جسوقت کہ صدف کے دہن مین
قطرہ گرتا ہی صدف تہ آب سے نکل کر پانی پر آجاتی ہی مگر بروقت طلوع و غروب آفتاب و
بہنے ہواے شمال کے لیکن جب نصف النہار ہوتا ہی تو پانی کے اندر چلی جاتی ہی کیونکہ حرارت
آفتاب جب زیادہ ہوتی ہی تو موتی خراب ہو جاتا ہی پس صبح کو جسوقت صدف برآمد ہوتی ہی
باد شمال کے مقابل پر اپنے دہن کو وا کرتی ہی تاکہ اس نسیم کے سبب سے اُسکا موتی مصفا اور
مجلّیٰ ہو پس وہ قطرہ اثر باد شمال اور آفتاب کی حرارت سے منعقد ہوتا ہی جسطرح کہ شکم عورت
مین بچہ نشو و نما پاتا ہی پس اگر صدف کے پیٹ مین آب شور پہلے کا باقی ہوتا ہی تو مروارید بدرنگ
یا ایسا تیرہ ہوتا ہی جسکا جدا کرنا ناممکن ہی اور اگر نہین ہوتا ہی تو موتی بہت شفاف ہوتا ہی اور
اسی طور پر اگر برخلاف ہر دو وقت مذکورۂ بالا یعنے صبح و شام کے صدف قعر دریا سے باہر کو آجاتی ہو
تو بھی اُسکا موتی بدرنگ ہو جاتا ہی اور جو اکثر مروارید مین کرم یا درمیان سے خالی نظر آتے ہین
اُسکی وجہ یہ ہی کہ اکثر صدف جب قعر دریا مین جاتی ہی تو اُسکی تہ مین مضبوط بیٹھتی ہی اور پھر وہان
اُبھرتی نہین ہی یہان تک کہ مثل گھاس کے اُسمین سے جڑین نکلتی ہین اور حیوانیت صدف کی
بالکل جاتی رہتی ہی اس حال مین اگر بعد مدت دراز کے غواص لوگ اُسکو باہر لا دین
تو ضرور اُسکا موتی خراب اور عیب دار ہوتا ہی جیساکہ میوہ کا حال ہی کہ اگر بعد پختگی درخت سے
توڑا نہ جاے تو کچھ دنون کے بعد وہ اُسی درخت مین سڑ جاتا ہی ارسطو کے علاوہ دیگر حکما کا قول ہی
کہ دریاے اوقیانوس مین ایک جا سیماب کے مانند پانی ہی اور جس قطرہ سے کہ مروارید پیدا ہوتا ہی
وہ اُسی پانی کے قطرات ہین جو ہوا کے جھونکے سے صدف کے پیٹ مین جاتے ہین اور موتی
بنجاتے ہین پس جسوقت موتی شکم صدف مین تمام مکمل ہوتا ہی دوسرے مقام کو صدف جاتی ہی اور
وہان پہونچ کر چند سے قیام کرتی ہی پھر وہان سے بحرین کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور بحرین مین آنکا

ایک وقت مخصوص ہوتا ہی کہ لوگ معلوم کر لیتے ہین کہ اب صدف کا قافلہ آیہو نجالیس اُسوقت
غواص غوطہ لگاتے ہین اور صدف کو نکالتے ہین پس جو لوگ وقت مخصوص پر غوطہ لگاتے ہین
وہ موتی نہایت شفاف اور خوبصورت پاتے ہین اور اگر وقت سے زائد یا کم مین غوطہ لگاتے ہین
تو موتی خراب ہوجاتا ہی ارسطو نے مروارید کی خاصیت مین لکھا ہی کہ بنا بر دفع خفقان نہایت
عمدہ اور سریع التاثیر ہی اور خون سینہ کو صاف کرتا ہی اور اسوجہ سے اکثر حکما مروارید کو شامل
ادویہ سرمہ کرتے ہین تا کہ آنکھون کے پٹھے کو قوت بخشے اگر بدن ہبروص کو مروارید کے
پانی سے ملین صحت ہو جائیگی انشا اللہ **دھنج** پارسی مین اسکو دہانہ کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی
کہ یہ سنگ سبز ہی زبرجد رنگ ہرمس نے لکھا ہی کہ یہ پتھر تانبے کی کان مین پایا جاتا ہی اور اسکا بیان
یون ہی کہ جب ہوا کی حرارت اور زمین کے بخارات تانبے کو اُسکی کان مین پکاتے ہین
تو اُس سے بخار نکلا کرتا ہی اور یہ بخار نکلنا اُس کبریت کے اثر سے ہی جو کہ زمین مین
ہوتی ہی پس وہ بخار مرتفع ہوکر ایک دوسرے پر فراہم ہو جاتے ہین اور جسوقت ہوا کا
اثر بدل جاتا ہی تو وہ بخارات منعقد ہوکر دھنج بنجاتا ہی یہ پتھر چند اقسام کا ہوتا ہی بعض بہت سبز
ہوتا ہی اور بعض پر طاؤس کے ہمرنگ اور اکثر جملہ رنگ ایک ہی دھنج مین ظاہر ہوتے ہین
جسطرح کہ زبرجد کی نسبت زر کی جانب ہو اسی طور پر دھنج کی نسبت جانب مس کے ہی اور
یہ معادن کے بخارات سے از خود متولد ہوتا ہی اور صفائی ہوا سے یہ پتھر صاف ہوتا ہی اور تیرگی
ہوا سے تیرہ ہوتا ہی اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ اگر جراحت نیش کژدم پر مالش کرین تو نافع
ہوگا اگر کسی قدر اسکا سودہ کوئی صاحب نوش فرما دین تو پھر کوئی زہر اثر نہ کرے اگر سرکہ مین
گھس کر داد پر لگاوین تو نافع ہی اور جمیع زخمون کو مفید ہی اور یہ چشم مین بھی داخل ہوتا ہی سفیدی
چشم کو دور کرتا ہی اور تعویذ بنانے سے قوت باہ زیادہ ہوتی ہی **دیاطی** ارسطو نے لکھا ہی کہ
یہ پتھر نہایت سیاہ رنگ ہوتا ہی اکثر دریا مین پایا جاتا ہی اسکو جلا کر سیماب کے ہمراہ کھرل کرین
تو پارہ بندھ جاتا ہی اگر اسکو ابرک پر جسکو کوکب الارض کہتے ہین لگا کر آگ دکھلاوین تو ابرک مثل
پانی کے ہو جاتی ہی **رخام** یہ مشہور پتھر ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر یہ منظور ہو کہ عورت حاملہ نہو
تو اس پتھر کو گھس کر ایک درم اُسکو نوش کرا دین ہرگز حاملہ نہوگی بلیناس نے اپنی کتاب
خواص مین لکھا ہی کہ رخام کے اندر کیڑے ہوتے ہین اگر ان کیڑون مین سے دو یا تین عدد
لیکر کسی کپڑے مین لپیٹ کر عورت کے بازو پر باندھ دیوین تو ہرگز حاملہ نہوگی **زفتی** ارسطو نے

لکھا ہی کہ یہ پتھر مانند زفت کے سیاہ ہوتا ہی اور بروقت توڑنے کے آبگینہ کے مانند شکست
ہوتا ہی اکثر مغرب کی زمین سے نکلتا ہی اسکی خاصیت لکھی ہی کہ اگر سائیدہ کرکے روغن کے
ہمراہ ناک مین ٹپکاوین جذام اور آب زرد کا نکلنا مسدود کرتا ہی اور زخمون کو صاف کرتا ہی
ریوس ارسطو نے کہا ہی کہ اس پتھر کو دریاے اخضر کے نزدیک پاتے ہین اسکی خاصیت
عجیب یہ ہی کہ اگر اسکو آدمی اپنی انگلی مین پہنے تو غم واندوہ اُس سے زائل ہوجاتے **زاجات**
یعنے پھٹکری ۔ اسکے کل اقسام کی پیدایش اجزاے خاکی اور آبی سے ہوتی ہی جس وقت
اجزاے خاکی آبی سے مخلوط ہوتے ہین تو دہنیت پیدا ہوتی ہی پس گداز کے قابل
ہوجاتا ہی اور اسی سبب سے خمرہ نمکی اور کبریتی اور حجری پھٹکری مین پائے جاتے ہین
پس چونکہ اجزاے خاکی اور آبی جلے ہوے اسمین موجود ہین اسی وجہ سے ملحیت اسمین
پائی جاتی ہی اور چونکہ گرمی سے پختہ ہوکر دہنیت کو ظاہر کرتی ہی کبریتیت بھی ہی اور چونکہ آفتاب
کی حرارت سے آب وخاک باہم مختلط ہوے اس نظر سے حجریت بھی ہی رہا مختلف ہونا رنگ
زاج کا یہ امر حسب مزاج معدنیات کے ہی بعض کے نزدیک اسکے جمیع اقسام کا پیدا ہونا سیماب
مردہ اور سنبر کبریت سے ہوتا ہی اور زاج کا رنگ سرخ اور سبز وزرد وسیاہ وسفید ہوتا ہی سرخ کو
سوری کہتے ہین اور یہ جملہ اقسام مین اول درجہ کی ہوتی ہی اور قبرس کی طرف سے لاتے ہین
سبز کو قلقطار کہتے ہین اسکا مزہ شیرین ہی اور یہ زرد ایک قسم کی روشنائی ہی جب اسکو توڑیے
اُسکے اندر سے گوند ایسا ظاہر ہوتا ہی اور یہ بھی نہایت عمدہ ہوتی ہی اور رنگریزون اور کفشگرون کی
زاک وہ ہی جسمین توڑنے سے آنکھین ایسی ظاہر ہوتی ہین اور سب سے عمدہ زاک سفید ہوتا ہی
جو بلاد جرجان اور طبرستان سے لاتے ہین اسکی خاصیت یون لکھی ہی کہ جراحت سر اور
خارش اور ناسور اور نکسیر کے خون کو مفید ہی اور جو کہ دہن اور دندان اور بینی مین عارضہ
آکلہ ہوتا ہی اسکو بھی نافع ہی جب زاک کی دہونی دیوین اسکی بو سے موش اور مگس بھاگ جاتے ہین
عنقریب اُسکے ہر ایک رنگ اور اقسام کے خواص علیحدہ علیحدہ زیب قرطاس ہوتے ہین
زبد البحر شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ زبد البحر چند اقسام کا ہوتا ہی فارسی مین اسکو کف دریا
کہتے ہین بعض انمین سے بشکل فطر ہوتا ہی جو بالون کے گرجانے مین نورہ کی خاصیت رکھتا ہی
اور بہق کو بھی مفید ہی اور بعض بشکل اسفنج کے فربہ ہوتا ہی اور اسکی بو مانند بوے مچھلی کے
ہوتی ہی دریا کنارے بکثرت ملتا ہی اور دانتون کو خوب سی جلادیتا ہی اور ایک قسم کا نام

درد میں مفید ہی اور نقرس اور طحال اور استسقا کو نہایت مفید ہی شیخ کے علاوہ اور لوگون نے کہا ہی
کہ سرکہ مین ملاکر داء الثعلب پر لگانا از بس مفید ہی عجائب خاصیت یہ ہی کہ بال نکالتا ہی
اور نیز گراتا ہی اور جلدی عوارض کو مانند بہق اور کلف کے جملہ کو نافع ہی مگر استعمال ایسے
مقام پر موم اور روغن گل سے مناسب ہی خناز یر اور استسقا اور گرفتگی بول کو نافع ہی بعض کے
نزدیک اسکا عورت کی ران مین آویزان کرنا درد زہ مین آسانی کرتا ہی اگر ایک درم کے برابر
دس رطل آب شور پر چھوڑین اور جوش دین تو فورًا وہ آب شیرین ہو جائیگا **زجاج**
یعنے آبگینہ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ چند قسم کا ہوتا ہی بعض انمین سے ریگ ہوتے ہین کہ جنکے
نیچے آگ روشن کرتے ہین سنگ مغنیسیا اسمین ڈالتے ہین اور اسکو فراہم کرکے ایک ٹکڑہ بناتے ہین
اور ایک قسم یہ ہی کہ سنگ ریزہ اور سنگ قلی کو آرد کرکے اور اسکو گداز کرکے ایسے سانچے مین
چھوڑتے ہین جو کہ آگ پر خوب گرم ہو رہا ہو بعدہ آگ پر سے اتار کے ہوا مین رکھتے ہین
اور دھوئین سے بچاتے ہین کیونکہ اگر اسکو اسوقت دھوان لگجاے تو فورًا شکست ہو جاے
اور کوئی فائدہ اس سے مترتب نہوا اور آبگینہ مین جو رنگ ڈالو وہ قبول کرلیتا ہی کیونکہ اسمین نرمی
بہت ہوتی ہی کہتے ہین کہ پتھر کل پتھرون مین احمق ہوتا ہی جس طرح بعض انسان احمق ہوتے ہین
کیونکہ یہ ہر چیز کا رنگ قبول کرلیتا ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اگر زجاج کو روغن سیماب کے
ہمراہ ملین تو دانتون کو جلا دیتا ہی اور بالون کو اگاتا ہی اور آنکھ مین لگانے سے روشنی چشم زیادہ
ہوتی ہی اور سفیدی اسکی دور ہوتی ہی بلیناس نے اپنی کتب خواص مین تحریر کیا ہی کہ اگر آبگینہ کو
سودہ کرکے ایسے برتن مین چھوڑین جسکے اندر کچھ شراب اور پانی ملا ہوا ہو تو پانی خمر سے علحدہ
ہو جاتا ہی اور اسکا تجربہ نہایت آسان ہی **زرنیخ** یعنے ہرتال - ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مشہور ہی اسکے
رنگ کے بہت اقسام ہین سرخ و زرد و خاکی مشہور ہین سرخ اور زرد رنگ بادی النظر مین طلا معلوم
ہوتا ہی اگر چونے کے ہمراہ استعمال کرین بالون کی صفائی مین نہایت تیز ہی اور نیز زہر قاتل ہی جو
شخص زرنیخ کو آگ پر رکھ کے سفید کرے اور تانبے کے تپر پر ملے تانبا سفید ہو جاتا ہی اور تانبے کی
بو بھی جاتی رہتی ہی اگر زرنیخ کو آگ مین جلا دین اور دانتون کو مالش کرین تو نافع ہی اور دانتون کے
جملہ عوارض دور ہو جاتے ہین اور ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ جملہ اقسام کے
زخمون کو اچھا کرتا ہی اور اگر کسی قدر روغن زیت مین ملا کر سر مین ڈالین تو تمام سر کی جوئین
مرجاتی ہین اور روغن گل کے ہمراہ بواسیر کے واسطے بہت فائدہ مند ہی اگر انسان اپنے بدن پر

مالش کرے تاکہ بال دور ہون تو یہ خوف ہی کہ جھائین کے داغ نمودار ہون پس چاہیے کہ بعد استعمال
اس دوا کے چاول اور گوکھرو پیسکر تمام بدن مین اُبٹنا کرے تاکہ اُسکی تندی اور تیزی دور ہو جائے
زرد ہرتال کی بو سے مکھیون کی موت ہی اور نیز اگر اسکو کسی قسم کے شیرے مین چھوڑکر مکھیون کے
روبرو رکھ دین تو بھی زہر قاتل مکھیون کے واسطے ہی زمرد اسے زبرجد بھی کہتے ہین ارسطو
لکھتا ہی کہ زمرد ایک قسم کا پتھر ہی جو طلا کی کان مین پیدا ہوتا ہی اُسکا رنگ سبز شفاف ہوتا ہی اور جو
زمرد کہ نہایت سبز ہوتا ہی اور جسکا جوہر بہت صفی ہوتا ہی وہ زمرد تیرہ رنگ سے نہایت عمدہ
ہوتا ہی اسکے خواص مین تحریر ہی کہ اگر اسکو پانی مین گھسکر نوش کرین تو زہردار حشرات الارض کے
زہر سے رہائی پاوین اور جس حالت مین کہ زہر نے سرایت نہ کی ہو اور گوشت ادھر اُدھر
گرا ہو تو تین جو کے برابر پانی مین گھسکر نوش کرنا مفید ہوگا ہر وقت زبرجد پر نگاہ دوڑانا روشنی
آنکھ کی زیادہ کرتا ہی جو شخص زمرد کو ہاتھ یا گردن مین رکھے صرع کی بیماری سے رہائی پاویگا بلکہ
قبل پیدا ہونے اس علت کے اگر یہ عمل کرین نہایت عمدہ ہی اور اسکے پاس رکھنے سے شیاطین
بھاگتے ہین اسی نظر سے بادشاہون نے اپنے ہاتھ مین اسکا رکھنا مفید سمجھا ہی ابن ماسویہ نے
لکھا ہی کہ خون نکلنے اور اسہال کے واسطے نہایت نافع ہی اگر افعی کی نظر زبرجد پر پڑ جاے
تو فوراً اسکو ڈھلکا کا عارضہ پیدا ہو اور اندھا ہو جاے زنجار اسے پارسی مین زنگار کہتے ہین
ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو مس یا برنج کی کان مین سے نکال لیتے ہین یہ پتھر ہمراہ سرکہ کے اکثر
عارضہ چشم مین مستعمل ہوتا ہی ناخنہ اور سپیدی اور خارش اور ڈھلکا اور ضعف اور دیگر عوارض چشم کو
منفعت بخش ہی اور کھانا اسکا منع ہی کیونکہ اسمین قوت زہر قاتل کی ہی اور بواسیر کو بھی
نافع ہی اور زخم کے گوشت بد کا دافع ہی ارسطو کے علاوہ اور لوگ کہتے ہین کہ زنگار دو قسم عملی اور معدنی
ہوتا ہی مگر معدنی بہتر ہوتا ہی اور معدنی تانبہ کی کان سے نکلتا ہی اور موم و روغن کی ہمراہ خارش اور کوڑہ اور
جھائین کے واسطے نافع ہی اگر ناک مین اسکا عرق بنا کر ٹپکا دین تو بدبو دور کر دے یہ لازم ہی کہ اول سے دہن مین
پانی بھر لین تاکہ اسکے گرو نہ پہونچے اور سفیدی چشم کی دور کرنے مین باشتمال دیگر ادویہ کے سریع التاثیر ہی اور
نیز عارضۂ بواسیر کو مفید ہی زنجفر اسے پارسی مین شنگرف کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ
اگر سیماب کو آبگینہ مین رکھ کر جوش دین اور دیگ کا دہانہ مضبوط گل حکمت کر دین تو اسی سے
شنگرف پیدا ہوتا ہی اور اسکی سفیدی زردی سے تبدیل ہو جاتی ہی یہان تک کہ
سرخ ہو جاتا ہی اگر خدا نخواستہ بروقت جوش دینے کے دہانہ دیگ کا شکست ہو جاے

اور اُسکا دھوان انسان کے بدن مین لگ جاسے تو ایسی سخت بیماری ہوتی کہ انسان اُسمین ہلاک ہو جائے ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ شنجرف دو قسم معدنی اور مصنوعی ہوتا ہی پس معدنی تو کبریت کے گرنے سے کان سیماب مین پیدا ہوتا ہی اور مصنوعی وہی ہی جو کہ ارسطو نے اپنی ترکیب مذکورہ بالا مین تحریر فرمایا ہی خاصیت اِسکی یون ہی کہ بدگوشت اور اور عضو سوختہ اور دندان کرم خوردہ اور دیگر سمیات مین بہت نافع ہی **سبج** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ تپھر ہندوستان سے آتا ہی نہایت سیاہ رنگ اور براق ہوتا ہی اور نرمی اسقدر رہوتی ہی کہ بہ نسبت اور تپھرون کے نہایت جلد شکست ہو جاتا ہی انسان کو جب ضعف نگاہ عائد ہو تو اِس تپھر کی طرف نگاہ کرنا نہایت مفید ہی اور نیز اسی طرح ڈھلکا والے کو نافع ہی آغاز نزول آب چشم کی علامتین یہ ہین کہ انسان کو خود بخود اپنی نظر کے روبرو مکھیان یا کیڑے اُڑتے ہوئے معلوم ہون پس جب یہ تماشا نظر آنے لگے تو ضرور لازم ہی کہ آدمی ہمیشہ سبج کو پیش نظر رکھے انشاءاللہ یہ مرض دفع ہو جائیگا اگر سبج کو تعویذ بنا دین تو اُسکو بدنظر کبھی اثر نہ کرے گی اور اسکو سودہ کرکے آنکھون مین سرمہ لگانا بھی مفید ہی اگر سر مین تعویذ بنا کر لٹکا دین تو درد سر دور ہوگا **سلیس** ارسطو نے کہا ہی کہ یہ تپھر ہلکا اور متخلخل ہوتا ہی جسوقت اُسمین ہاتھ لگا دین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا اُس سے ہوا نکلتی ہی اور جسوقت ہوا نہایت تندی سے دریا کی موجون پر گذرتی ہی تو یہ تپھر اس ہوا اور پانی کے کف سے پیدا ہوتا ہی جو کوئی شخص اُس تپھر کو نیم دانگ کے بھی برابر اپنے ہمراہ رکھے تو دشمن سے محفوظ رہیگا **سبناذج** ارسطو کے اعتقاد مین اِسکی پیدائش جزیرہ دین مین ہی اور یہ تپھر مثل ریگ سخت کے ہوتا ہی اور اُنمین چھوٹے بڑے بھی ہوتے ہین لکھا ہی کہ اگر سبناذج کو جلا کر سرمہ بنا کر لگائین تو زخمہاے کہنہ مندمل ہو آوین اور منجن اسکا دانتون کو چرک سے پاک کرتا ہی **ستافنج** اسے حجر الدم اور درخت مس بھی کہتے ہین یہ بھی دو قسم معدنی اور مصنوعی ہوتا ہی جب سنگ مقناطیس کو جلاتے ہین تو مصنوعی ہو جاتا ہی مگر قوت آہن ربائی کی زائل نہین ہوتی ہان ایک بات ہوتی ہی کہ بعض نر ہوتے ہین اور بعض مادہ آنکھ کو نہایت مناسب ہوتا ہی ہر ایک قسم بیماری چشم کو نافع ہی خاص کر سفیدی چشم اور پلکون کی سختی اور زیادتی گوشت کو اگر شراب مین ملا کر مستعمل کرین تو واسطے گرفتگی بول اور روانگی حیض کے سریع التاثیر ہی **شب** یعنے پھٹکری بہت طرح کی ہوتی ہی اِسکو زاج بلور بھی کہتے ہین دیسقوریدس کہتا ہی

کہ سب اقسام مین عمدہ قسم یمانی ہی جو کہ سفید رنگ زردی مائل اور ترش مزہ ہوتی ہی کہتے ہین
کہ شب یمانی پہاڑ سے ٹپکتی ہی اور وہ پہاڑ سرزمین یمن مین واقع ہی اور وہ چکیدگی عرق
کی طرح ہوتی ہی جسوقت سیال ہو کر زمین پر گرتی ہی پھٹکری ہو جاتی ہی خون کی روانی کو
مسدود کرتی ہی اگر سرکہ کی تلچھٹ کے ساتھ اسکو نوش کرین تو سخت جراحتون کو
مندمل کرے اگر سرکہ اور شہد مین ملاکر غرغرہ کرین ہلتے ہوے دانتون کو مستحکم کرتی ہی اور
پتھاے عنیفہ کو زائل کرتی ہی خصوص لڑکون کے واسطے اکسیر ہی ارسطو کے نزدیک یہ پتھر
سفید رنگ سرخی مائل ہی کہتے ہین کہ جب رنگریزی کرتے ہین تو صباغ لوگ اول کپڑے کو
اسکے عرق مین تر کرتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ اس عمل کرنے کے بعد جس رنگ پر کپڑے
تیار کرین اُسکا رنگ مضبوط اور پائدار ہو جاتا ہی شیخ الرئیس کے نزدیک ہی کہ پھٹکری نفت کے
ہمراہ جہان کہین رکھین وہان سے مکھی اور مچھر دفع ہو جائینگے اور قتل جون کے واسطے بھی
مفید ہی اور دہن اور بغل کی بوے گندہ کو بھی دور کرتی ہی اور اسکا پانی نمک کے ساتھ
سوختگی آتش کو بہت مفید ہی اور اسکے جوشاندہ کا عرق مسکن درد دندان ہی اور اگر انکے
کے خول مین پھٹکری کو رکھ کے ناف پر باندھین تو درد قولنج کبھی نہو گا **صدف**
مشہور ہی بعض انمین سے دریاے شیرین مین ہوتی ہی اور بعض دریاے شور مین اول
ثانی سے بہتر ہوتی ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ کانٹے وغیرہ کو عضو مین سے نکالتی ہی اگر
اسکو پیسکر ضماد کرین تو درد نقرس زائل ہو اور اگر سرکہ مین پیسکر ناک مین ٹپکا دین تو خون
نکسیر کا بند ہو اور پینے سے درد معدہ کی مزیل ہی اسکا گوشت سگ دیوانہ کے زخم پر نافع ہی
اور صدف سوختہ کا منجن مجلی دندان ہی اگر آنکھون مین بال بکثرت نمود ہون تو کسی قدر گندہ
کرکے اگر اُس مقام پر اسکا استعمال کرین تو وہان پہ بال نمودار نہونگے سوختہ آتش کے
حق مین سودمند ہی زخم اور جراحت کو خشک کرتی ہی اگر پارۂ صدف کو صاف کپڑے مین
رکھ کر لڑکے کے گلے مین آویزان کرین تو وہ لڑکا بروقت برآمد ہونے دانتون کے اذیت
نہ پاوے گا **طارد النوم** ارسطو کے اعتقاد مین یہ پتھر سفید رنگ سیاہی مائل ہوتا ہی
اور قلعی کے برابر وزنی ہوتا ہی اکثر رنگ اسکا مثل رنگ طحال کے ہوتا ہی کہتے ہین کہ اس
پتھر کے دس دانے یا کسی قدر کم لیکر کسی آدمی کی گردن مین بطور تعویذ کے باندھین تو دن
رات آنکھون مین خواب نہ آوے اور کچھ اس بیدار رہنے سے تکلیف بھی ظاہر نہو جیسا کہ ایک دن کے

جاسکتے سے انسان کو تکالیف نصیب ہوا کرتے ہین اور جب اس پتھر کے تعویذ کو علیحدہ کرین
تو بھی چند روز تک اُسکا اسقدر اثر باقی رہیگا کہ کچھ دنون تک تھوڑی تھوڑی نیند آویگی صاحب
جذام کی ناک مین آٹھ جو کے برابر اسکے قطرات ٹپکانا مرض کو زائل کرتا ہی **طالیقون**
یہ مس کی قسم سے ہی کہ ادویہ سے اسکو بناتے ہین فارسی زبان مین اسکا نام ہفت جوش ہی
کہتے ہین کہ اگر طالیقون سے پیکان بناوین اور جس کسی حیوان کو اُس سے مجروح کرین
وہ فوراً مرجائیگا ارسطو کے نزدیک یہ ہفت جوش بالکل مس کی قسم ہی اور ادویہ اسمین اسواسطے
ملاتے ہین تاقوت سمیہ اُسمین زیادہ ہو جاسے اگر اسکے کانٹے بناکر دریامین چھوڑین تو ممکن
نہین کہ کوئی مچھلی اُس سے رہائی پاوے ہان کانٹا منھ مین پہونچنا چاہیے پھر رہائی دشوار ہی
چاہے مچھلی کیسی ہی بُری ہو کیونکہ اسکا کانٹا گوشت مین جاکے پھر نکلتا نہین ہی اور
جس کسی کو لقوہ کی بیماری ہو اُسے لازم ہی کہ ایسے حجرے مین جاوے جہان نام کے واسطے
بھی روشنی نہو اور طالیقون کا آئینہ اپنے مقابل موجود رکھے اس تدبیر سے یہ عارضہ دور ہوجاویگا
اگر طالیقون کو آگ مین تاؤ دے کر جس دریا کنارے پانی مین بجھاوین اُس گھاٹ پر کوئی
حیوان چارپایہ پانی کے واسطے توجہ نہ کریگا اگر طالیقون کو شہد مین ملاکر دھوپ مین رکھ دین
مکھی تک اسکے گرد نہ جائیگی جو شخص طالیقون کا موچنہ بناکر اسکے ذریعہ سے بالون کو
چُنے ہرگز دوبارہ وہان پر بال نہ نکلین گے **طلق** یعنے ابرک ارسطو کے نزدیک سرخ اور سفید
دو قسم کا ہوتا ہی سفید سطبر اور صاف ہوتا ہی اور سرخ سبک ہوتا ہی اس پتھر کو نیک اور شریف
لکھا ہی کہتے ہین کہ اگر اسکو نحاس یعنے تانبے اور رصاص یعنے قلعی اور حدید یعنے
آہن پر چھوڑین بحکم خدا چاندی بنجاویگی اسکندر نے لکھا ہی کہ جسوقت مجھے یہ معلوم ہوا کہ
طلا براق رنگ کا محتاج ہی پس ہمنے طلا کو طلق سے رنگا اور وہ نہایت عمدہ ہوگیا یہ طلق اکثر
طلسم وغیرہ مین داخل ہوتا ہی ارسطو کے علاوہ اور صاحبون نے تحریر فرمایا ہی کہ اسکا نام
کوکب الارض ہی طلق کی عمدہ قسم یہ ہی کہ بہت تنک ہو اور آگ سے نہ جلے اور جلادینے مین
نادرہ روزگار ہو خون کو حبس کرے جس شخص کو طلق کا حل کرنا منظور ہو لازم ہی کہ کسی
کپڑے مین باندھے اور اسمین چند سنگریزے بھی چھوڑ دیوے اور پانی مین رکھ دے
تاکہ خیساندہ ہوکر اُسکا جسم باریک ہوجاسے اُسوقت گوند کے عرق مین اسکا استعمال کرے
طوسوطوس ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نقرہ اور مس کی کان مین پیدا ہوتا ہی

رنگ اسکا سبز ہوتا ہی وہنج اور طوطیا کے مانند اسکی طبیعت ہوتی ہی لیکن طوطیا بجز معدن نقرہ
اور دہنج کے اور دہنج بجز معدن مس کے اور جگہ نہیں ہوتا ہی خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر اسکا
پانی آنکھ مین چھوڑین تو سفیدی کو دفع کرے اور اگر سفیدی کم نہوگی تو آنکھ کو منفعت
ہوگی **عقیق** ارسطو نے اسکے اقسام مین کثرت کا خیال کیا ہی بہتر وہی ہی جو یمن سے آتا ہی
گاہ گاہ دریاے روم کے کنارے پر بھی ہاتھ آتا ہی عقیق سرخ اور شفاف عمدہ ہوتا ہی
اسکی انگوٹھی پہنکر خشمناک دشمن کے مقابلہ پر جاوے تو اُسپر غالب آویگا خون کے جریان کو
نہایت مفید ہی خصوص عورات کے حق مین جنکا خون ہمیشہ جاری رہتا ہی اگر اسکا منجن
بناوین تو دانتون کے رنگ کو دفع کرتا ہی اور گندیدگی دہن بھی زائل ہو جاے اور
بن دندان کے خون کے جریان کو دفع کرتا ہی حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ جو شخص عقیق کی انگشتری اپنے ہاتھ مین رکھیگا ہمیشہ برکت اور خوشحالی مین رہیگا
اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل لکھی ہی کہ پیغمبر نے فرمایا کہ عقیق کی انگشتری
پہنو کیونکہ اسکا خواص ہی کہ فقر کو دور کرتا ہی کہتے ہین کہ عقیق کی خاکستر مقوی چشم و دل
اور دافع خفقان ہی **عنبری** ارسطو نے کہا ہی کہ یہ پتھر خاکستری رنگ سبزی مائل ہوتا ہی
مگر سبزی نمود نہین ہوتی اور سیاہ و زرد اور سفید نقطہ اسمین ہوتے ہین عنبر کی ایسی
خوشبو اسمین پائی جاتی ہی بادشاہون کی نظر مین اسکا افتخار رہی اکثر اسکے ونہ یعنے
پیالہ وغیرہ بناکر موجود رکھتے ہین فقط اسو نگھنے کے واسطے اول اول اس پتھر کو جسنے
نکالا ابلیس علیہ اللعنۃ تھا اس نظر سے جو شخص اسکے برتن مین کھانے پینے کا استعمال کرے
مرض ہاے سوداوی اس شخص مین پیدا ہونگے اور پھر سخت معالجہ کا محتاج ہو جائیگا جیساکہ
اکثر بادشاہون پر گذرا ہی اسلیے اسکے پیالون کے استعمال سے ممانعت ہی **عطاس** ارسطو نے
اسکے تعریف مین لکھا ہی کہ اگر اسکو آگ مین ڈالدین تو آگ ٹھنڈی ہو جاویگی اگر اسکو زبان کے نیچے
رکھ کے شراب پینا شروع کرین ہرگز نشہ اور بیہوشی نہوگی کیونکہ خمر کے بخارات
دماغ تک نہ پہونچین گے **فادزہر** یعنے سنگ زہر یہ نام ہر ایک پتھر کو موزون ہوسکتا ہی
مگر شرط یہ ہی کہ وہ پتھر قوت روح کی نگاہ رکھے اور نقصان زہر کو دافع ہو کہتے ہین کہ زہر
دو قسم کا ہوتا ہی گرم اور سرد گرم زہر خون کو جلا دیتا ہی اور باعث فنا رطوبت حیوانی کا ہی
جو سبب زندگی ہی اور بدن مین پھیل جاتا ہی جیساکہ پانی مین زعفران کا رنگ پھیلتا ہی

اور زہر بارد وہ ہو کہ جو خون اور رطوبات لطیفہ کو بستہ کرے جیسا کہ پنیر مایہ اگر دودھ مین چھوڑین
فوراً شیر بستہ ہو جاتا ہی اور فعل فادزہر کا مانند فعل ترشی کے ہوتا ہی جیسا کہ رنگ زعفران کو
ترشی کاٹ دیتی ہی ویسا ہی یہ زہر کے اثر کو زائل کر دیتا ہی ارسطو کے نزدیک فادزہر
کئی قسم کا ہی بعض زرد اور بعض خاکستر رنگ اسکی کان چین اور ہندوستان اور
خراسان مین ہوتی ہی جو شخص بقدر نیم دانگ کے سودہ کر کے نوش کرے فوراً زہر سے
رہائی پاوے کژدم یا کسی دیگر زہر دار جانورون کی جراحت پر اسکا استعمال کرین
نفع پاوین اگر کاٹنے کے ساتھ ہی اسکا لیپ لگاوین تو بہت جلد صحت ہو جاویگی **فرساوس**
ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر کو ظلمات مین اسکندر نے حاصل کیا تھا اور اسکے خزانہ مین موجود تھا
رنگ اسکا سیاہ اور وزنی ہوتا ہی آگ مین گرنے سے غائب ہو جاتا ہی اگر سیماب مین
ڈالکر آگ پر رکھین تو پارہ کو بستہ کر دیتا ہی اور دونون ایک ہو جاتے ہین اور نقرہ
نرم ہو جاتا ہی اگر آدمی اسکو تعویذ بناوے تو بڑا حافظہ ہو جائیگا یاد خدا کبھی فراموش
نہو گی اگر جماع کرے تو فرزند مبارک پیدا ہو اور چشم بد کا سیر رہے اگر اسکو شیر گاؤ مین
گھسکر برص کے داغ پر لگاوین صحت ہوگی بحکم حق تعالی **فرطاسیا** ارسطو نے لکھا ہی
کہ اس پتھر کو بڑے بڑے پہاڑون کے نیچے پاتے ہین رات کے وقت یہ پتھر
مانند شعلہ جوالہ کے چمکتا ہوا نظر آتا ہی اگر اسکو آب کرفس سے دھوین جمیع حیوانات
کے حق مین زہر قاتل ہو جائیگا **فرفوس** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مانند آگ کے
ہوتا ہی اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ اگر اسکو گھسکر کسی زخم پر رکھین فوراً مندمل ہوگا
فیروزج ارسطو کی تحریر ہی کہ یہ پتھر سبز رنگ کبودی مائل ہی دیکھنے مین پربہار ہی
اسکی کان سرزمین خراسان مین ہوتی ہی صفائے ہوا کی تاثیر سے اسکا رنگ زرد
ہوتا ہی اگر اسکو سرمہ مین ملاکر استعمال کرین نافع ہی اکثر بادشاہ اسکی انگوٹھی نہین
پہنتے ہین اسواسطے کہ اسکے پہننے سے ہیبت کم ہو جاتی ہی امام جعفر بن محمد صادق علیہ السلام کا
کلام ہی کہ اسکی انگوٹھی جسکے ہاتھ مین ہو وہ کبھی فقیر و محتاج نہوگا **فیلقوس** ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ کئی رنگ کا ہوتا ہی اور ایک دن مین کئی رنگ سے ظاہر ہوتا ہی کبھی
سرخ کبھی زرد کبھی سبز غرض کہ ہر وقت ایک نیا رنگ لاتا ہی رات کے وقت آئینہ کی طرح
چمکتا ہی سکندر رومی نے جسوقت اس پتھر کی کان پائی اپنے متعلقون سے حکم دیا کہ اسکو

بکثرت اُٹھالیوین لوگون نے تعمیل کی رات کے وقت ہر ایک شخص پر چارون طرف سے
پتھر پڑنے لگے اور کوئی شخص معلوم نہوتا تھا اسوقت یہ ظاہر ہوا کہ یہ پتھر جنات مارتے ہین اور
وہ نہین چاہتے ہین کہ اس پتھر کو کوئی یہان سے لیجاسے پس وہان سے سکندر بجلدی تمام
چلا آیا اور اس پتھر کی حفاظت کا حکم صادر فرمایا اسوقت سے یہ پتھر خزانہ سکندر مین رہتا تھا
اور ہنگام سفر مین سکندر اپنے پاس رکھتا تھا اسکی تاثیر یہ تھی کہ جدھر سکندر پہونچتا تھا وہان سے
جن دیو گریز کرتے تھے اور اسی طرح سے گزندے اور درندے فرار کرتے تھے **قیھار** ارسطو کی
تقریر ہی کہ اس پتھر کو سرزمین شرق مین پاتے ہین اور کان طلا مین ہوتا ہی رنگ اسکا مانند
یاقوت سرخ کے ہی اسکی خاصیت مین ہی کہ سحر کو دفع کرتا ہی اگر دو جو کے برابر اسکا سائیدہ نوش
کرین تو بد ذہنی اور دیوانگی زائل ہو **قرباطیسون** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرزمین ہند
مین ہاتھ آتا ہی یہ خون کو بند کرتا ہی اگر اسکو منھ مین رکھ کر فصد کھلوائین تو ہرگز خون نہ نکلیگا **قرم**
ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر دریا سے نکال لیتے ہین سفید و سرخ و زرد و سبز ہوتا ہی اسکی خاصیت ہی
کہ جسکے پاس ہو وہ شخص راست گفتار ہوگا اور اُسکے پاس سے شیطان اور جنات
گریزندہ ہونگے اگر بمقدار ایک جو کے گھسکر کسی قدر عود کے ہمراہ نوش کرین اکثر درد کو مانند
درد مفاصل وغیرہ کے نافع ہوگا **قلقدیس** یہ ایک قسم پھٹکری سے ہی انتہا کی حرارت
اسمین ہی اور قلقطار اور قلقند کہ آگے مذکور ہین ان دونون سے اسکی خاصیت ہر امر مین
بہت زیادہ ہی **قلقطار** یہ بھی ایک قسم پھٹکری کی ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ یہ بھی قلقدیس ہی
لیکن حرارت مین اُس سے کم ہی اسکی تاثیر ہی کہ آماس کو دفع کرتا ہی اور گوشت زائد کو
دور کرتا ہی اور خون بینی اور آماس بن دندان کے حق مین مفید ہی اور آنکھون کے مجلی کرنے
مین اکسیر ہی **قلقند** یہ بھی پھٹکری سوختہ کی اقسام مین سے ہی یہ بکثرت گوشت کو خشک
کرتا ہی اور ناسور بینی اور رعاف کو مفید ہی اور کان اور پیٹ کے کیڑے کے حق مین ہر
قاتل ہی اگر اسکو پانی مین چھوڑین اور مکان مین اسکی آبپاشی کرین تو اسکی بو سے کھٹمل
اور مچھر دفع ہو جائینگے اگر اسمین گندھک اور کالا دانہ بھی کسی قدر ملا دین تو زیادہ تر اس عمل
مین طاقت ہو وےگی چوہے بھی اسکی بو سے پراگندہ اور مقتول ہوتے ہین اگر حجام لوگ اپنے
استرہ کو اس پتھر پر تیز کرین تو صفائی بال مین نہایت تیزی دکھلاتا ہی اگر انسان کے نتھنون کو اس پتھر سے
مالش کرین جب تک کہ روغن زیتون نہ لگا دین خواب نہ آویگا **قلی** یہ وہ پتھر ہی جس سے

نشان ہاتھ آتا ہی اسکی خاکستر محلی ہی اور نمک سے زیادہ قوی ہی بہق اور خارش اور بدگوشت کو نافع ہی اگر لمسن اور نفط مین ملا کر زخم کژدم پر لگاوین درد ساکن ہوگا **قیسورا** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سبک اور متخلخل ہوتا ہی یہان تک کہ پانی پر تیرا کرتا ہی اسکی کانین اکثر صقلبہ اور ارمینیہ مین ہین اسکو حجر الدفانہ بھی کہتے ہین کیونکہ یہ پتھر یہ خاصیت رکھتا ہی کہ لکھے کو مٹاتا ہی اور خاصیت اسکی یہ ہی کہ دانتون کو جلا دیتا ہی اور سرمہ لگانا ہمراہ اور دواؤن کے آنکھ کے حق مین مفید ہی اور بالسرعۃ یہ کہتا ہی کہ چاندی کو خاک بھی کرتا ہی اور موے بدن کی صفائی بھی کرتا ہی اور زخم کو بہت جلد بھرتا ہی **قیسر اطیر** ارسطو نے کہا ہی کہ یہ مدور ہوتا ہی سنگریزہ کے مانند دریا سے نکلتا ہی اور مانند بندوق کی گولی کے ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ اسکا نوش کرنا سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کرکے باہر نکال دیتا ہی **کسدامی** ارسطو کی تقریر ہی کہ یہ پتھر دریا کنارے پایا جاتا ہی سبز رنگ سیاہی مائل ہی اور نہایت سخت اور سبک ہوتا ہی اسکو سوہان کے ذریعہ سے ریزہ ریزہ کرتے ہین اگر اسکو مہین کے قلعی پر ڈالین اور آگ مین رکھین تو نرمی اور گندہ بوئی اسکی جاتی رہتی ہی اور آگ پر قائم ہو جاتی ہی مثل چاندی کے **کرسیاد** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرزمین ہند مین پایا جاتا ہی سیاہ رنگ ہوتا ہی اکثر مچھلیان اسپر ہجوم کرتی ہین اور نہایت سبک اور درشت اور سیاہ مانند مارد کے ہوتا ہی سوہن بھی اسمین اثر نہین کرسکتا ہی البتہ سات مرتبہ کے آنچ دینے سے گداز ہوتا ہی اسوقت رنگ سفید ظاہر کرتا ہی اگر اسکے گداختہ مین تھوڑا سا نوشادر ملا وین تو ایک جز اسکا سات جز پارہ کو بستہ مثل پتھر کے کر دیگا **کرسیان** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرزمین ہند مین پایا جاتا ہی سبز رنگ شفاف اور صاف اور سنگین مانند قلعی کے ہوتا ہی جسوقت اس پتھر کو آنچ دیتے ہین سفید ہو جاتا ہی بعد اسکے سرخ مانند شنجرف کے بن جاتا ہی پس جب اسکو حل کرکے اسی مقدار کے موافق مغنیسا اسمین ملا دین اور بلور کو بھی آگ پر تاب دے کے اس کرسیان ساختہ مین سے دس جو برابر لیکے دس اساتیر برابر بلور پر ڈالین فورا وہ بلور یاقوت ہو جائیگا واضح ہو کہ اساتیر جمع استار کی ہی اور استار کا وزن ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہی اگر اس پتھر سے نیم دانگ بھی انسان کے گلے مین آویزان کرین حرارت تپ سے محفوظ رہیگا **کرک** ارسطو نے لکھا ہی کہ سفید رنگ ہوتا ہی اور اسکا تراشہ دندان فیل کے مانند ہی دریاے سندھ کے کنارے دستیاب ہوا کرتا ہی آنکھون کی خارش کو اسکا سرمہ مفید ہی

مردمان ہندوسندھ اسکی انگشتری بناتے ہین اور چشم بد اور جادو اور آسیب شیاطین کے
دفعیہ کے واسطے نہایت مجرب ہی حکماے گذشتہ اس تپھر کو اپنے پاس رکھا کرتے تھے
تاکہ ارواح زشت اُنکے پاس نہ آوین **کرمانی** ارسطو نے لکھا ہو کہ یہ تپھر سیاہ رنگ اور
متغیر اللون ہی شیرون کے جنگل مین ہوتا ہی اکثر اسکا رنگ برنگ طحال ہوتا ہی اگر اسکو پھکری
اور دودھ مین پیسکر جذام والے کی ناک مین ٹپکاوین مفید ہوگا **کہربا** زرد رنگ سفیدی مائل ہی
اکثر سرخ رنگ بھی ہوتا ہی اسکی وجہ تسمیہ یہ ہو کہ برگ کاہ اور خشک لکڑی کو اپنی طرف کھینچتا ہو اور
یہ تپھر درخت جوز رومی کا گوند ہو اگر کوئی اسکا تعویذ بناوے آماس اور خفقان کو نافع ہی اور
عارضہ ق کو بھی مفید ہی اور خون کی روانی اور اسقاط حمل کی حفاظت اور یرقان کو مفید ہی
کہربا سندروس سے بہت کچھ مشابہ ہی البتہ یہ فرق ہو کہ سندروس سفید مائل ہوتا ہی۔
لاجورد ارسطو نے لکھا ہو کہ یہ تپھر نہایت معروف ومشہور ہی اسکی انگوٹھی جسکے پاس ہو
وہ خلق اللہ کی نظرون مین صاحب اعتبار ہوگا اگر اسکا سرمہ آنکھ مین لگاوین نافع ہی
شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ لاجورد دستون کو دور کرتا ہو اور آدردن کا کلام ہو کہ بنجوابی کو بھی دفع کرتا ہی
اور مالیخولیا کے واسطے سریع التاثیر ہی **لاقط الذہب** یعنے یہ تپھر سونے کو اپنی
طرف کھینچتا ہو ارسطو نے لکھا ہو کہ مغرب زمین کے بعض پہاڑون مین ہوتا ہی اور یہ تپھر
زرآمیز ہوتا ہی اور اسقدر زر سے مشابہ ہوتا ہو کہ بادی النظر مین طلا معلوم ہوتا ہی اسکی
خاصیت یہ ہی کہ اگر سونے کا برادہ خاک مین آمیختہ ہوگیا ہو تو اس تپھر کو اُس خاک پر ملین پس
جسقدر سونا ہوگا وہ اس تپھر مین لپٹ جائیگا اور خاک خالی رہ جائیگی **لاقط الرصاص**
ارسطو نے لکھا ہو کہ یہ تپھر بدرنگ گندہ بو ہوتا ہی اور کچھ سفیدی سی ملی ہوئی ہوتی ہی اور باوجود
سنگینی قلعی کے اسکو اپنی طرف کھینچ لاتا ہی اگر آگ مین اسکو جلاکر مانند کوئلے کے کرلین بعد اُسکے
پارہ مین ڈالکر آگ پر رکھین تو پارہ بستہ ہوجاتا ہو مانند چاندی کے **لاقط الشعر** ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ تپھر بال کو کھینچتا ہی اسکی صورت متخلخل الجسم ہوتی ہی اور از روے وزن کے
جمیع اقسام سنگ سے سبک ہوتا ہی آدمی کے بدن مین لگانے سے نورہ کے مانند
بال اُڑجاتے ہین اگر بال زمین پر پریشان ہوے ہون اس تپھر کے ذریعہ سے ایک ایک
کرکے اُنکو چن سکتے ہین اگر صفائی بالون کی کرکے اُس مقام پر اس تپھر کو مل دین دوبارہ ہرگز بال
نہ نکلین گے اور اگر اسکی بو زر گداختہ کو پہونچے تو تمام سونا خراب ہوجائیگا اور مانند شیشہ کے

وہ سونا ٹوٹ جایا کریگا اور پھر کسی تدبیر سے وہ سونا حالت اصلی پر نہ آئیگا **لاقط الصوف**
ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکا رنگ سبز ہی اور خطوط سبز اور زرد رنگ کے اکثر اسمین ہوتے ہین
اور نہایت ہلکا ہی اور کسی قدر سفیدی مائل ہی اور مدور خرد و کلان ہوتا ہی جسوقت صوف
اسکے برابر کرین فورًا لپٹ جاتا ہی اسکا سرمہ کہنہ سفیدی چشم کو زائل کرتا ہی اور اگر اسکو گلا کر
زبد البحر اسمین ملا دین تو سیماب کو سخت بستہ کرتا ہی **لاقط الظفر** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر
سفید خاکی رنگ اور ہموار و نرم بلا نقطہ کے ہوتا ہی اور یہ پتھر ناخن کو اپنی طرف کھینچتا ہی جو ناخن
زمین پر گرے ہون انکو چن کر اٹھا لیتا ہی اور الماس پر اگر رکھین تو الماس پارہ پارہ ہو جائیگا
اگر اس پتھر پر خون حیض کا ڈالین تو یہ پتھر مانند ریگ کے ذرہ ذرہ ہو جائیگا اگر اسکو پانی مین
چھوڑ کر نوش کرین تو نوشندہ کا گوشت پوست علیحدہ ہو جاے اور مثانہ اور جگر پارہ پارہ
ہو جاے **لاقط العظم** ارسطو کی تحریر ہی کہ یہ سنگ زرد رنگ اور سخت بلاد بلخ سے آتا ہی
اور ہڈیون کا جذب کرنے والا ہی **لاقط الفضہ** ارسطو نے کہا ہی کہ یہ پتھر سفید رنگ ہوتا ہی
اگر اسکو نقرہ سے پانچ گز کے فاصلہ پر رکھین تو بھی چاندی کو اپنی طرف جذب کریگا اگر
نقرہ کی میخ کسی چیز مین جڑی ہوگی اکھڑ کے اسکے پاس آجاویگی **لاقط القطن** ارسطو کا
قول ہی کہ یہ پتھر دریا کے کنارہ ہوتا ہی سفید رنگ روئی کو جذب کرتا ہی خاصیت اسکی
یہ ہی کہ اگر اسکو ریگ مین حل کر کے تانبہ پر چھوڑین تانبہ کو نقرہ بنا دیگا اگر کسی آدمی کے
پاس ہو تو ڈھلکا آنکھ کا بند کر دیگا **لاقط المس** ارسطو کی تقریر ہی کہ یہ پتھر تانبہ کو کھینچتا ہی
اور نیز کاسہ کو بھی اپنی طرف کھینچتا ہی اسکے رنگ مین کسی قدر گرد آمیزی ہوتی ہی اگر ایک دانگ کے
برابر اسکو لیکر دس درم نقرہ حل کر کے گداختہ کرین اور قبل اسکے کہ وہ گداختہ ہو کر بستہ ہو
اسکو ڈالدین تو وہ چاندی زرد مثل سونے کے ہو جائیگی اگر دوبارہ پھر یہی عمل کرین تو تمام تک
اسکی زردی دفع نہو گی اگر ایک جو کے برابر یہ پتھر آب شیرین مین گھسین اور مرگی والے کی
ناک مین ٹپکا دین فورًا یہ عارضہ دفع ہو جائیگا **لجا عیطوس** یہ پتھر سیاہ رنگ ہی اور کہیں
کی بو اس سے آتی ہی نہایت خشک ہوتا ہی اور گہرے زخمون کا اندمال کرتا ہی اور مرگی والے کو
نافع ہی اور گزندہ چھوٹے چھوٹے جانورون کو بھگاتا ہی **لونقر دیس**
شیخ رئیس لکھتا ہی کہ یہ سنگ مصری ہی دھوبی لوگ اسکے ذریعہ سے کپڑے صاف کرتے ہین
اور یہ پتھر نہایت صاف اور پانی مین چھوڑنے سے نہایت جلد حل ہو جاتا ہی اور روانی خون کو

نافع ہی **الماس** ارسطو کی تحریر ہی کہ اسکا رنگ نوشادر کے مانند صاف ہی اور کل پتھرون کو پارہ پارہ
کرتا ہی اور اگر اسکو ہزار ٹکڑے کرین ہر ٹکڑا اسکا سہ گوشہ ٹوٹے گا جسقدر ٹکڑہ اسکا بڑا ہوگا
اسی قدر اسکا فعل زیادہ تر طاقت رکھیگا کاریگر لوگ اسکی نوک کا برمہ بنا کر سخت سخت پتھرون کو
اسکے ذریعہ سے سوراخ کرتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ سکندر اس پتھر کے خواص سے سخت حیرت
مین تھا اور حیرت کا سبب یہ تھا کہ ایک ایسا آدمی سکندر کے حضور مین آیا جسکو پتھری کا عارضہ تھا
اور اس سبب سے اسکا پیشاب بند تھا سکندر نے فوراً الماس لیکر کسی قدر مصطگی اسکے سرے مین
لگا کر اسکے سوراخ ذکر مین داخل کیا پس فوراً الماس نے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیا ارسطو نے
لکھا ہی کہ جس جگہ الماس ہوتا ہی کوئی آدمی وہان نہین جا سکتا اور اسکی کان ہندوستان کے ایک
جنگل مین ہی اور وہ اسقدر گہری ہی کہ آنکھون کی روشنی اسکی تہ تک نہین پہنچتی اور اسمین اژدہے کی
کثرت ہی جسوقت سکندر اس جنگل مین پہونچا اور چاہا کہ الماس حاصل کرے کوئی متنفس وہان جانے کو
راضی نہوا تب سکندر نے حکما سے مشورہ کیا تب انھون نے سکندر سے کہا کہ اس غار مین گوشت کے
لوتھڑے ڈالے جائین اور جانوران پرندہ اسمین جھپٹ کے جائین تاکہ الماس ان پارچہ گوشت مین
چسپان ہون اور مرغان طیور وہان جا کر ان ٹکڑون کو باہر نکالین پس سکندر نے ایسا ہی کیا
اور لوگون کو حکم دیا کہ طیور کی منقار و پنجہ سے جو گوشت ادھر ادھر گرے اسکو چن کر حاضر کرین
الماس کے عجائبات مین یہ ہی کہ اگر ہتھوڑے سے نہائی پر رکھ کے توڑین ہرگز شکست
نہوگا بلکہ ہتھوڑہ مین یا نہائی مین ریزہ اسکا گھس جائیگا اور جسوقت سرب یعنے سیسہ سے
توڑین فوراً ٹوٹ جائیگا اور اگر الماس کو بز نر کے خون مین ڈال کر آگ دکھلاوین فوراً پگھل جائیگا
اور وہ پیچش اور فساد معدہ کو نہایت نافع ہوگا اکثر اسکے معدنیات کوہ سراندیپ مین ہین
اور وہ جنگل نہایت عمیق اور کالے ناگون سے معمور ہی اور وہان پر جو الماس ہاتھ آتا ہی وہ مسور
یا چنے کے برابر ہوتا ہی یا نیم باقلا کے برابر اور ہر چند اس سے زیادہ مقدار کے الماس وہان
ہوتے ہین مگر طائرون کے ذریعہ سے زیادہ وزن کا الماس دستیاب نہین ہو سکتا لوگ گوشت
کے لوتھڑے پھینک کر گرگس کے ذریعہ سے اٹھواتے ہین اور اس سے یہ ریزہ ریزہ چن لیا کرتے ہین
غرض کہ اسمین کچھ خلاف نہین ہی کہ الماس دانتون کو توڑ دیتا ہی اگر اسکو منھ مین رکھین تو قاتل کا
اثر دکھلاویگا **مانطس** ارسطو نے لکھا ہی کہ ہندوستانی پتھر ہی آہنی ضرب کا کچھ اثر نہین
خیال مین لاتا جس مکان مین ہو وہان جادو جن اور عفریت کا عمل نہوگا جو شخص تعویذ بنا کر رکھے

شر سے جنون کے محفوظ رہیگا سکندر سنا ہو کہ جب اس پتھر کی خاصیت معلوم ہوئی تو اسنے اپنے
تمام لشکر کو حکم دیا کہ اسکو ہمراہ رکھیں پس اسکی تعمیل سے بہت جگہ سحر اور جنون کے خوف سے
عافیت رہی **ماردن** ارسطو کا مذہب ہی کہ اگر سنگ سرمہ کو بریان کر کے اس پتھر کے ہمراہ
پیسین اور وہ سرمہ آنکھ مین لگائین تو درد چشم اور سفیدی چشم کو نہایت مفید ہی **ماہانی**
ارسطو نے کہا ہی کہ اسکا رنگ سفید و زرد ہوتا ہی سرزمین خراسان مین پایا جاتا ہی سکتہ کو نافع ہی خاکستر
اسکی بواسیر کو دور کرتی ہی جسکے پاس اسکی انگشتری ہو وہ ہر خوف سے بے خوف رہیگا **مراد**
یہ عجیب قسم پتھر ہی بلاد دکن مین پایا جاتا ہی اگر کان سے نکالتے وقت آفتاب ناحیہ جنوب مین ہو
تو اسکی طبیعت کا خواص گرم و خشک ہوتا ہی اور اسکا رنگ سرخ ہوتا ہی اور اگر آفتاب شمال مین ہو
تو اسکی طبیعت سرد و تر ہوتی ہی اور رنگ سبز ہوتا ہی یونانی زبان مین اسکو سردطالیس کہتے ہین
یعنے اڑنے والا پتھر وجہ تسمیہ یہ ہی کہ یہ پتھر ہوا مین متولد ہوتا ہی جب بخارات لطیف زمین سے
اُٹھتے ہین اور ہوا مین وہ بخارات گردش پاتے ہین تو یہ پتھر پیدا ہوتا ہی اور جب تک آفتاب
فوق الارض رہتا ہی تو یہ پتھر ہوا مین پھرا کرتا ہی اُسوقت اسکا رنگ سبز و سیاہ ہوتا ہی جیسا کہ نیل کا
رنگ اور آفتاب غروب ہونے پر ساکن ہوجاتا ہی پس اُسوقت اس پتھر کے ٹکڑے زمین پر
گرتے ہین اور لوگ اسکو پاتے ہین دن کو یہ پتھر اسی طرح ہوا پر جاتا ہی اور رات کو زمین پر گرتا ہی
کہتے ہین کہ یہ پتھر جسکے پاس ہو تمام شیاطین اُسکے مطیع ہونگے اور جو چاہے اُنسے سیکھ لے **مرجان**
ارسطو کی تحریر ہی کہ اسکا رنگ سُرخ ہوتا ہی اور دریا مین مثل گھاس کے اُگتا ہی اسکے اقسام مین
بہتر اور عمدہ اسکی خاکستر ہی اگر اسکو حل کر کے عمل مین لادین پارہ کو بستہ کر دے اور رنگ اسکا
مثل سونے کے کر دے اور یہ چشم مین داخل ہی ارسطو کے علاوہ اور صاحبان کا کلام ہی کہ مرجان
مرشی نام ایک مقام سے پیدا ہوتا ہی اور یہ مقام افریقیہ کے گرد و نواح مین واقع ہی سوداگر اگر فراہم
ہوکر وہان کے باشندون کو مزدوری مین نوکر رکھتے ہین اور انھین سے نکلواتے ہین
وہان کا سلطان اُن سوداگرون سے محصول نہین لیتا ہی پس جو لوگ کہ مرجان کے نکالنے مین
مصروف ہوتے ہین تو وہ ایک سخت لکڑی ایک گز کی طویل لیکر اُسکو بطور صلیب کے بناتے ہین
اور اُسمین بھاری پتھر باندھتے ہین اور کشتی پر بیٹھ کر دریا مین جاتے ہین کہتے ہین کہ کنارہ دریا سے نیم
فرسنگ پر منبت مرجان ہی وہان جا کر اُس صلیب کو پانی مین ڈالتے ہین تاکہ وہ تہ تک پہونچ جاے
اُسوقت کشتی کو راست و چپ پھیرتے ہین تاکہ صلیب مین مرجان کی شاخین اٹک جائین پھر زور سے

اُس صلیب کو اپنی طرف کھینچتے ہین پس اُسمین مرجان بھی الجھ کر نکل آتا ہی مگر اُسوقت اُس مرجان کا
رنگ تیرہ ہوتا ہی جب اُسکو تراشتے ہین تو اُسکے اندر سے سُرخ رنگ کا مرجان نکلتا ہی
بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ پتھر دریاے اندلس کے قعر مین ملتا ہی غواص اُدھر کو جاتے ہین
اور اُسکو نکالتے ہین خواص اِسکے سنگ بسد کے بیان مین سابق مذکور ہو چکے ہین حاجت اعادہ
نہین ہی کیونکہ بسد مرجان کو کہتے ہین **مرداسنج** فارسی مین اِسکو مردار سنگ کہتے ہین ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر قلعی کی خاک ہی اِسکا مرہم تر زخمون کو خشک کرتا ہی اور پرانے زخمون کو اچھا کرتا ہی
اور گندہ بغل کا واقع ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ مردار سنگ بغل اور بدن کی بدبو دور کرتا ہی اور
کلف وغیرہ علامات سیاہ کو مع داغ آبلہ کے زائل کرتا ہی پیشاب کو بند کرتا ہی اور چشم کو منور
کرتا ہی اور دیگر خواص اسکا یہ ہی کہ اگر سرکہ مین چھوڑین سرکہ شیرین ہوگا اگر صحیح بدن مین
مالش کرین بدن سیاہ ہو جاے بغل مین لگانے سے گندہ بو دور ہوتی ہی مگر اسمین قباحت
یہ ہی کہ بغل کے مادہ کو دل کی طرف رجوع کر دیتا ہی تو اِسکے واسطے یہ تدبیر ہی کہ اوّل اُسکو
روغن گل مین آمیز کر لیوین **مرقشیشا** ارسطو نے اِسکو چند قسم کا لکھا ہی بعض ذہبیہ اور بعض
فضیہ اور بعض نحاسیہ ہوتے ہین اور سب اقسام مین اسکی کبریت کی آمیزش ہوتی ہی اور جسوقت
جلاوین آرد کے مانند ہوتا ہی اور کبریت دور ہوتی ہی اکثر عمل کیمیا مین داخل ہوتا ہی اگر کسی قدر
اُسکو زر مغشوش گداختہ پر چھوڑین فوراً طلاے خالص بنا دیگا اگر خود اُسکو گلا کر تانبے یا سیسہ پر
چھوڑین سفید اور خشک کر دیگا اور نزدیک بہ نقرہ کر دیگا اور اُنکی اقسام یہ ہین زری سیمی مسی
نقری ہر ایک قسم اُسکی مشابہ اُس جوہر سے ہوتی ہی کہ جس جوہر سے یہ پیدا ہوتا ہی فارسی مین اسکو
سنگ روشنائی کہتے ہین روشنائی چشم کی دوا مین مستعمل ہوتا ہی بہق اور برص اور نمش کے
حق مین نہایت مفید ہی اسکی مالش سے بالون کی صفائی ہوتی ہی اور گھونگھر والے ہو جاتے ہین
جس لڑکے کے گلے مین آویزان کرین اُسکو بزرگی حاصل ہوگی **مسن** ایک قسم کا پتھر ہی
جسپر چھوری تلوار وغیرہ تیز کرتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ مسن سبز رنگ کا ہوتا ہی اور تیل لگا کر
اسپر اوزار تیز کرتے ہین مخصوص سفیدی چشم کو مفید ہی اور مثل اِسکے ایک پتھر مانند سبنادج کے
ہوتا ہی کنارے دریاے ہند کے پاتے ہین اور یہ دانتون کے حق مین بھی نافع ہی شیخ رئیس نے
لکھا ہی کہ برادہ مسن کو زنان باکرہ کی پستان پر لگانا یا لڑکون کے خصیہ مین لیپ کرنا نہایت مفید ہی
خوف زیادہ کلان ہونے کا جاتا رہتا ہی **مسہل الولادت** ارسطو کے نزدیک یہ پتھر بھی ہند مین ہوتا ہی

اگر اسکو جنبش دین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید اسکے اندر اور بھی پارہ سنگ ہی اسکی کان ہندوستان
مین اُس پہاڑ مین ہی جو بحرین کے مابین مین واقع مدینہ قمار ہی ایک عجیب خاصیت یہ ہی جو کرگس کی
وضع حمل سے ظاہر ہوئی ہی کہتے ہین کہ وضع حمل کے وقت مادہ کرگس قریب مرگ پہونچتی ہی
اور اکثر مر بھی جاتی ہی پس اُسوقت کرگس نر اس پہاڑ کی راہ لیتا ہی اور وہان سے اس پتھر
کو لیکر اپنی مادہ کے نیچے رکھتا ہی فوراً وضع حمل ہو جاتا ہی اہل ہند نے اسکی خاصیت کرگس سے
پائی ہی درد زہ کی حالت مین اگر یہ پتھر موجود ہو تو ولادت کی تکلیف نہو گی **مقناطیس** فارسی
مین اسے سنگ آہن ربا کہتے ہین یہ پتھر لوہے کو اپنی جانب کھینچتا ہی اور عمدہ اسمین سیاہ رنگ سرخی
مائل ہوتا ہی اسکی کان دریاے ہند کے ساحل پر ہی اکثر کشتیان جو اُدھر گذرتی ہین کوہ مقناطیس
کے برابر تو کشتیون کی کیلین وغیرہ جو از قسم آہن ہوتی ہین نکل کر پہاڑ سے چسپان ہو جاتی ہین
اور تختے تباہ ہو جاتے ہین پس اسی خوف سے اُن کشتیون مین کیل آہنی کا لگانا ممنوع ہی یہ
نئی عجیب بات ہی کہ اگر مقناطیس کو لہسن یا پیاز کی بو دیوین تو اسکی یہ ساری خاصیت باطل
ہو جاتی ہی اور پھر جب سرکہ یا بز نر کے خون تازہ مین رکھین اُسوقت پھر وہی تاثیر ہو جاتی ہی اگر کوئی
شخص لوہے کا ریزہ پانی کے ہمراہ پھکیا ہو اور وہ مقناطیس کو دودھ مین گھسکر نوش کرے فوراً
وہ ریزہ قے مین برآمد ہوگا۔ اگر کوئی شخص زہر سے بجھے ہوے ہتھیار کا زخم کھائے اور وہ مقناطیس کو
دودھ مین گھسکر پیئے فوراً زہر کا عمل باطل ہو جائیگا حق تعالیٰ نے اس پتھر کو ایسی قوت عطا کی ہی کہ اسمین
اور لوہے مین عاشق و معشوق کی سی محبت معلوم ہوتی ہی ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ اسکا پاس
رکھنا وجع مفاصل کے حق مین مفید ہی اور نیز وضع حمل مین اکسیر ہی اگر اسپر روغن زیتون کی مالش کرین
تو پھر لوہا اس سے گریزان ہوگا اور جب بز نر کے خون تازہ مین غوطہ دین حالت اصلی کی تاثیر
دکھلائیگا اگر کسی کے پیر مین درد نقرس ہو تو ہاتھ مین رکھنا اسکا نافع ہی اور گٹھیا کا عارضہ بھی مدافعت
پاتا ہی **ملح** یہ اُس پانی سے متولد ہوتا ہی جو اجزاے خاکی سوختہ سے آمیز ہو مگر نہ سخت کیونکہ اگر سختی سے آمیزش
ہوتی ہی تو تلخ ہوتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ بعض نمک کڑوے ہوتے ہین لکھا ہی کہ نمک بعد بارش کے فصل خریف مین پیدا
ہوتا ہی کس واسطے کہ نازک اور لطیف مادہ موسم گرما مین تحلیل ہو جایا کرتا ہی اور سخت مادہ رہجاتا ہی اُسوقت آفتاب کی تاثیر سے
نمک بستہ ہوا کرتا ہی نمک دو طور پر ہوتا ہی آبی اور کوہی نمک کی خاصیت ہی کہ کل بوسیدگی کو دافع ہی اور اسکو جلا کر منجن بنانا
دانتون کو مصفا کرتا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی آغاز کھانے کا نمک پر کرو اور
اُسی پر ختم کرو کیونکہ اسکے استعمال مین ستر عارضون سے شفا ہوتی ہی نمک کا استعمال اعتدال کے درجہ پر

اچھا ہوتا ہی زائد گوشت کو دور کرتا ہی اور خارش اور داد کو دافع ہی تخم کتان کے ہمراہ مرہم بنانا اور زخم کژدم پر لگانا مفید ہی اور سرکہ اور شہد مین ملا کر اگر لگائین تو تنکھجورہ اور زنبور کے جراحت کو نافع ہی اور بلغمی خارشس اور درد نقرس کو بھی مفید ہی جو نمک کہ سفید اور تنک ہوتا ہی اسکو ہندی مین اندرانی کہتے ہین رنگ مین بلور کے طور پر ہوتا ہی اُسکا کھانا ذہن کو تیز اور بن دندان کو محکم کرتا ہی ارسطو کے نزدیک نمک کئی قسم کا ہوتا ہی بعض تو متحجر یعنے مانند پتھر کے بعض مانند برف کے بعض شور اور یہ نمک شور کف دریا کے اقسام مین سے ہی اور دریا کنارے کے مقامات مین پیدا ہو کر ملتا ہی حق تعالی نے کوئی چیز خالی از حکمت نہین پیدا کی اس قسم کو اکثر درخت اور نالے اور پتھرون مین سے حاصل کرتے ہین اور جس چیز مین ملاوین اسکا مصلح ہی حتی کہ طلا کا زنگ صاف کرتا ہی اور اسکی زردی کو زیادہ کرتا ہی اکثر پتھرون کا میل صاف کرتا ہی **نطرون** ارسطو نے لکھا ہی کہ ہرچند یہ پتھر بورق کے اقسام سے ہی مگر اسکا فعل برخلاف اُسکے ہی اجسام کو مصفے اور کج کو راست کرتا ہی اور رنگ رو کو مجلے کرتا ہی حمول اُسکا عورات کے رحم کی نرمی کے حق مین نہایت مفید ہی صنائع کیمیا مین اسکے فوائد بہت ہین ارسطو کے علاوہ اورون کا کلام ہی کہ نطرون بورق ارمنی ہی سخت تر قولنج کو نافع ہی اور آنکھ کی سفیدی کو زائل کرتا ہی اگر اسکو خمیر مین ملاوین روٹی کو خوش رنگ کرتا ہی اگر دیگ مین چھوڑ دین گوشت بہت جلد گل جاتا ہی **نولی** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس نام کے معنی دور کنندہ زہر ہین اور کل زہر کے واسطے نافع ہی مگر جگر اور دل کو مضر ہی اور رگون کے اندر خون کو فاسد کر دیتا ہی بضرورت دفع زہر اسکا استعمال کرتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ روح حیوانی کے مجاریون کو مسدود کرتا ہی اسوجہ سے آدمی بیہوش ہو جاتا ہی پس چاہیے کہ اسکا استعمال قبل تاثیر کرنے زہر کے کرے تاکہ اسکا اثر زہر ہی پر ہو اگر بعد استعمال کیا تو یہ خود قاتل انسان ہی **نورہ** سنگ سوختہ کے اقسام مین سے ہی خون کی روانی بند کرتا ہی اور آگ کے جلے ہوے پر نہایت سریع التاثیر ہی واسطے دور کرنے بالون کے حمام مین اسکا استعمال بہت اچھا ہی مگر بعد ازان استعمال روغن بنفشہ اور گلاب کا بھی ضرور ہی یہ عمل جنات سے ظاہر ہوا ہی یعنے سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے جسوقت بلقیس سے نکاح کیا تو اُنکی صورت مین کوئی نقص نہ تھا بجز اسکے کہ ساق پا مین مانند موے ریش کے بالون کی کثرت تھی پس حضرت سلیمان نے جنون سے دریافت کیا کہ بالون کے دفعیہ مین کوئی تدبیر معلوم ہی پس جنون نے نورہ تیار کیا۔ یہ بھی لکھا ہی کہ نورہ کو جس جگہ چھڑک دین وہان مکھیون کی کثرت نہوگی

نوشادر اسکا پیدا ہونا مانند نمک کے لکھا ہی مگر اسقدر فرق ہی کہ اسمین اجزاے خاکی کم ہین اور اجزاے آتشی زیادہ ہوتے ہین اور اسی سبب سے جب اُسکی تصعید چاہتے ہین یعنی آگ پر رکھتے ہین تو یہ بالکل اُڑ جاتا ہی بعض نے لکھا ہی کہ اجزاے آبی اور دودی سے نہایت نزاکت کے ساتھ پیدا ہوتا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ حمام کے دھوؤن سے اسکو حاصل کرتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکی کانین بکثرت ہوتی ہین اور مختلف اللون ہی بعض خاکی رنگ بعض مانند بلور کے سفید ہوتا ہی سفیدی چشم کے حق مین مفید ہی اگر اسکو دیگر ادویہ کی ہمراہ پکا کر استعمال کرین تو خناق بلغمی کو نافع ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اگر نوشادر کو پانی مین حل کر کے چھڑکین حشرات الارض وہان سے دور ہو جاوینگے **ہادمی** ارسطو لکھتا ہی کہ یہ پتھر حدود جنوب و شمال مین ہوتا ہی اسکا رنگ مانند طحال کے ہوتا ہی اگر آدمی اپنے پاس رکھے کتے اُسپر غوغا نہ کرینگے اگر اسکو گلا کر زاک ملاوین تو سیماب کو بستہ کر سکتا ہی اور پھر سیماب مین یہ طاقت نہوگی کہ آگ پر اُڑ جاے **یاقوت** نہایت سخت اور خشک اور صاف شفاف مختلف رنگ یعنے سرخ زرد سبز کبود ہوتا ہی اسکی خلقت آب شیرین سے ہوتی ہی جو کہ کان مین درمیان پتھرون کے مدت تک رہتا ہی پس گاڑھا ہو کر صاف اور سنگین ہو جاتا ہی اور کان کی گرمی اس مدت مین پکا کر سخت سنگ بناتی ہی آگ سے نہین گلتا ہی اور کسی قدر دھنیت بھی رکھتا ہی اور تری اسکی ہر دم بڑھا کرتی ہی سوہان بھی اُسمین موثر نہین ہوتا ہی مگر الماس اور سنباذج اُسمین اثر کرتا ہی اُسکی کان شہرہاے جنوبیہ مین خط استوا کے نزدیک بتاتے ہین اور قلیل الوجود ہونے کے باعث سے نہایت عزیز ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ دراصل یاقوت تین قسم کا ہوتا ہی سرخ زرد سبز سرخ ہر ایک قسم مین نہایت شریف اور نفیس ہی اور جسوقت آنچ دکھلاوین زیادہ تر سرخ اور لطیف ہو جاتا ہی اور جو اُسمین سخت سخت نقطہ ہوتے ہین تو آگ مین رکھنے سے وہ نقطہ بالکل پھیل جاتے ہین اور اگر سیاہ نقطہ ہوتے ہین تو آنچ پاتے ہی اُنکا رنگ اور بھی چمک دمک لاتا ہی۔ یاقوت زرد بہ نسبت سرخ کے زیادہ تر آگ پر صابر اور مستحکم ہی اور یاقوت سبز آگ پر نہین ٹھہر سکتا سواے اِنکے اور اقسام کے رنگ بھی ہین مگر چندان عمدگی نہین رکھتے ہین پس ان ہر سہ اقسام مذکورہ بالا سے جو شخص اپنے پاس رکھے وہ درمیان خلق کے معزز و مکرم ہوگا اور اسپر اُمور معاش کی آسانی ہوگی ارسطو کے سوا اورون نے لکھا ہی کہ یاقوت پانی کو بستہ ہونے سے منع کرتا ہی **یشب یعنے یشم** یہ سفید رنگ پتھر مشہور ہی معدہ کی بیماریون کا دافع ہی

جو شخص اپنے پاس رکھے اُسپر کوئی غالب نہوگا نہ لڑائی مین نہ بحث تقریر مین اور اسی نظر سے بادشاہ لوگ اِس پتھر کو اپنے کمر بند مین رکھا کرتے ہین ایک تاثیر اسکی یہ بھی ہی کہ منہ مین رکھنا اسکا دافع تشنگی ہی **یقطان** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ہمیشہ متحرک رہتا ہی اور ساکن نہین ہوتا جب تک کہ آدمی اُسپر ہاتھ نہ لگاوے خفقان دل اور رعشہ اور سستی اعضا کے حق مین مفید ہی اگر اسکا تعویذ بناوین کند ذہنی دفع ہو یادداشت بڑھ جاے حکماے فلاسفہ نے اِس پتھر کے خواص عام لوگون سے پوشیدہ کیے ہین **القسم الثالث فی الاجسام الدہنیۃ** کہتے ہین کہ جو رطوبت زیر زمین پنہان ہی زمستان مین گرم ہوتی ہی اور تابستان مین سرد اس سبب سے کہ گرمی اور سردی ضد باہمی کے سبب سے ایک جا نہین ٹھہر سکتی پس جب موسم زمستان آیا اور ہوا سرد ہوئی گرمی معدوم ہو جاتی ہی اور غارون اور پہاڑون کے درمیان مین متمکن ہوتی ہی پس اُس مقامات مین جو بعض دہنیت دار ہوتے ہین جب وہان سردی اور ہوا پہونچتی ہی وہ دہنیت پھیلتی ہی اور پھیل کے سخت ہو جاتی ہی پس جب اُسپر ایک مدت گذرتی ہی تو وہ رطوبت اور دہنیت بسبب سردی کے بستہ ہو کے مانند کبریت یا سیماب یا قیر یا نفط کے ہو جاتی ہی اور یہ اختلاف اقسام بسبب اختلاف ہوا اور زمین کے ہوتا ہی کہتے ہین کہ اول اول یہ قوتین یعنے گرمی سردی تری خشکی یہ سب مل کے بشکل پارہ کے ہوتی ہین اسطرح پر کہ جو رطوبت اجسام خاکی مین پنہان ہوتی ہی اور نیز جو بخارات وہان چھپے ہین جب اُسمین کان اور گرما کی گرمی پہونچی تو وہ نازک اور سبک ہو کر اوپر کو مائل ہوتے ہین پس شگاف اور سوراخون اور غارون مین متمکن ہوتے ہین اور اُنکے بخارات وہان کسی قدر عرصہ تک ٹھہرے رہتے ہین جب زمستان کی سردی کا زور ہوا تو سخت اور بستہ ہو جاتے ہین اور اُنھین غارون اور مغاکون کی زمین سے مختلط ہوتے ہین اور ایک زمانہ تک وہان پر رہتے ہین اور اس عرصہ مین کانی حرارت اُسکو پکایا کرتی ہی اور مصفا کرتی ہی پس وہ رطوبت آبی یا خاکی جو اُس سے ملی ہوئی ہی مع اُس سنگینی اور سطبری کے جو تحصیل کی ہی اُسکو حرارت کی پختگی سیماب سنگین بناتی ہی اور اجزاے خاکی جو نیچے کی طرف رہجاتے ہین وہ کبریت سوختہ ہو جاتی ہی پس جب سیماب اور کبریت باہم مختلط ہوے تو جواہرات کانی گوناگون اور رنگ برنگ کے حاصل ہوتے ہین جنکا ذکر ہو چکا ہی **زیبق** اِسے فارسی مین سیماب کہتے ہین یہ اجزاے آبی سے پیدا ہوتا ہی جو کہ اجزاے لطیف خاکی کبریتیہ سے آمیز ہو کر سخت ہو جاتے ہین اسطرح سے کہ پانی اور خاک مین

تمیز نہین ہوسکتی ہی نہ جدا کرنا اُسکا ممکن ہوتا ہی فقط ایک پردۂ خاکی اُسپر محیط رہتا ہی
پس جسوقت دونون باہمدگر ایک ہوے اور پردہ اُسپر محیط ہوا تو اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اُس قطرہ
کے پاس اور قطرہ فائز ہوتا ہی اور اُس غلاف کو شق کرتا ہی اور یہ قطرہ بھی اُسمین ملجاتا ہی اُسوقت
غلاف خاکی پھر محیط ہو جاتا ہی سیماب کی صفائی بسبب صفائی آب کے ہوتی ہی اور سیاہی
بمقتضاے خاک کبریتی کے ارسطو کہتا ہی کہ زیبق از قسم نقرہ ہی مگر ہان اُسپر آفات آتے ہین
کان کے اندر اور آفات وہی ہین جو کہ ارزیز کے بیان مین تحریر ہوے ہین جو شخص کشتہ سیماب کو
اپنے بدن مین لگاوے جون کو قتل کریگا اور اُسکی خاک کو اگر آٹے مین ملاکے دین چوہے مرجاینگے
اسی طرح اگر سیماب کی خاکستر آگ پر چھوڑین تو جو کوئی اُسکے قریب ہوگا اُسے انواع و اقسام کی
بیماریان مانند گندہ دہنی اور فالج و تاریکی چشم و شبکوری اور زردی رنگ اور رعشہ اور خشکی
دماغ وغیرہ کی ہونگی سیماب کے دھوین سے مار و کژدم وغیرہ گزندے بھاگتے ہین یا مرجاتے ہین
شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ زیبق کی کان سے اکثر زر و نقرہ کو نکالتے ہین کشتہ سیماب بھی جون کو دفع
کرتا ہی اور خارش اور بد زخمون کو نافع ہی دھوان اُسکا بخار و فالج اور رعشہ پیدا کرتا ہی اور آنکھون کو
تاریک کرتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ کیمیاگر لوگون کی آنکھون سے ڈھلکا جاری رہتا ہی اور بہرے بھی
ہوجاتے ہین اور بدبو دہن مین آجاتی ہی سیماب مصعد کشندہ ہوتا ہی اور اُسکے دھوین سے
گزندہ جانور بھاگتے ہین شیخ کے علاوہ اور لوگون کا کلام ہی کہ سیماب کا کان مین
ٹپکانا موجب ضعف عقل ہی اور کیا تعجب ہی کہ سکتہ اور مرگی کا عارضہ ہوجاے اگر احیاناً
کسی کے کان مین پارہ گر پڑے تو اُسکے باہر نکالنے کا عمل اسطور پر ہی کہ ایک پانون سے
کھڑا ہوکر کودے اور اپنے سر کو اُس کان کی طرف مائل کرے جدھر سیماب گرا ہوا اور مؤلف
اختیارات بدیعی نے لکھا ہی کہ سیماب کے خارج کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ رانگہ کی سلائی اُس
کان مین ڈالین سیماب اُسمین چپان ہوکر نکل آویگا اور اگر سیماب خام کوئی کھا جاے
تو فوراً رانگہ گھس کر پیجاے مضرت پارہ کی نہوگی زیادہ دست کے ہمراہ نکل جائگا کبریت
یہ آبی اور ہوائی اور خاکی اجزا سے متولد ہوتی ہی جسوقت بسبب حرارت فعل کے ہر سہ
اجزاے مذکور کا اختلاط باہمی سخت ہوتا ہی تو مانند روغن کے ہوجاتے ہین اور پھر سردی
کے سبب سے منعقد ہوتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ کبریت کے رنگ بہت قسم کے ہین
بعض احمر بعض سفید بعض زرد ہین کبریت احمر کی کان غروب آفتاب کے مقام پر ہی وہان پر

انسان کا نشان نہین ہوتا ... دریا ... کے کنارے سے چند فرسخ پر اسکی کان ہی
اور کبریت احمر اسی کان مین رات کے وقت آگ کے مانند روشن رہتی ہی اور جسوقت کان
باہر نکالین یہ خاصیت جاتی رہتی ہی اسکا دھوان سکتہ اور مرگی اور درد شقیقہ کو نافع ہی اور
علم اکسیر مین سونا بنانے کے واسطے کارآمد ہی اور کبریت سفید اجسام سفید کو سیاہ کرتی ہی
کبھی گبریت کی کان آب روان کی ندیون مین پوشیدہ ہوتی ہی اور اس سبب سے اُن
ندیون کا پانی گندہ بو ہوتا ہی پس جو شخص ہوا معتدل کے موسم مین ایسے چشمہ پر نہائے تو ہر زخم
اور ورم اور خارش وغیرہ کو جو سوداوی غلبہ سے ہون آرام ہو جاتا ہی اور نیز باد شکم کے
حق مین نفع رسان ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ کبریت برص کے اودیہ مین سے ہی مگر جب تک کہ
آنچ نہ کھائی ہو اگر کبریت کو بطم یعنے حبۃ الخضرا کے گوند مین ملاکر ناخن بدرنگ پر لگائین تو
ان نشانون کو زائل کرتا ہی سرکہ مین ملاکر بہق پر مالش کرنا نافع ہی زہر کژدم کو بھی دفع کرتا ہی اور
کھانے اور لگانے سے جملہ زخم اور خارش اور داد کو نفع ہوتا ہی اور نطرون کی ہمراہ نقرس کے
حق مین مفید ہی اور عرق اسکا حیض کو جاری کرتا ہی اور دھونی اسکی زکام اور نزلہ کو مفید ہی اگر اسکا
بُرادہ بدن پر لین عرق کا نکلنا مسدود کریگا اگر حاملہ عورت کے زیر مقام مخصوص دھوان کرین
فوراً اسقاط ہوگا ارسطو کے سوا دیگر اصحاب کی تحریر ہی کہ کبریت زرد کو نیش زن جانورون کی جراحت پر
لگانا مفید ہی اسکا دھوان بالون کو سفید کرتا ہی اور اسکی بو سے سانپ بچھو بھاگتے ہین خاص کر
روغن وسم کی ہمراہ اور اگر درخت ترنج کے نیچے دھوان دین تو جملہ ترنج گر پڑینگے قیس یہ بعض
پہاڑون مین جوش کھاتا ہی اور بعض دریاؤن مین مگر اس چشمہ کا پانی گرم گرم جوش کھاتا ہی
پس جب پانی کا اُتار ہوا تو نرم ہوتا ہی اور جسوقت آب گرم سے جدا ہوا سرد ہو کر خشک
ہوتا ہی اسوقت اسکو لیکر زمین پر رکھتے ہین اور پھر دیگ مین چھوڑتے ہین اور کسی قدر
ریگ بھی حل کرکے چھوڑتے ہین اور کفگیر سے ملاتے جاتے ہین پس جسوقت صورت
مناسب نظر آئے تو اسکے ٹکڑے علٰحدہ علٰحدہ زمین پر ڈالتے ہین اسوقت وہ سنگی پکڑتے ہین
شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اگر قیر کو نوش کرین تو جو خون شکم کے اندر خشک ہوگیا ہو اسکو
پگھلاتا ہی ناخن کی سفیدی کے حق مین مفید ہی خنازیر یعنے کنٹھ مالے پر لگانا بہت نافع ہی اور داد کو
مفید ہی اور درد نقرس پر ضماد کرنا نافع ہی اور عرق النسا اور کھانسی اور خناق کے عارضون میں
اسکا شربت پینا نافع ہی نفط بالائے آب آتا ہی دو قسم کا ہوتا ہی سفید اور سیاہ

کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ سیاہ نفط کو کدو کے عرق مین ڈال کر پکاتے ہین تو سفید ہو جاتا ہی پس
اسکو اگر لقوہ و فالج اور درد مفاصل پہ لگاوے تو مفید ہوگا اور نیز سفیدی چشم اور نزول کے
پانی کو بھی نافع ہی اگر گرم پانی مین نیم مثقال نوش کرین تو پیچش دور ہوگی اور مردہ بچہ تک
زہدان سے نکالتا ہی اور غلاف بچہ اگر زہدان مین رہگیا ہو تو اسکو بھی باہر نکال دیتا ہی اور گرم
اور دانہ آبلہ کے حق مین مفید ہی اور نیز جراحات نیش کو مفید ہی اکثر اندک سحق سے
بغیر آتش کے بھی جل اُٹھتا ہی صاحب اختیارات نے لکھا ہی کہ سدہ کو کھولتا ہی اور درد سرین کے
درد مین نافع ہی پرانی کھانسی کو دور کرتا ہی اور نفط سیاہ رنگ درد کے فرو کرنے
اور سردی مثانہ کے حق مین نافع ہی اور اسکا بدل قطران ہی **مومیائی** یہ بھی
مانند زفت یا قیر کے ہی مگر یہ نہایت عزیز الوجود ہی اسکے معادن سرزمین فارس اور موصل
مین پائے جاتے ہین استخوان شکستہ کو نفع کامل پہونچاتی ہی اور فالج و لقوہ کو مفید ہی شقیقہ
اور درد سر و مرگی کے حق مین بھی اکسیر ہی اگر مرزنجوش کے عرق کے ساتھ ناک مین
ٹپکاوین یا نیم دانگ کے برابر نوش کرین گرانی زبان و خناق و خفقان کو نفع رسان ہی
روغن [illegible] کے ہمراہ جراحات نیش پر لگانا نافع ہی صاحب اختیارات بدیعی کا قول ہی
کہ دیسقوریدوس نے لکھا ہی کہ مومیائی کی منفعت رسانی نہایت درجہ کی ہی اسکی طبیعت
تیسرے درجہ مین گرم ہی اور نہایت لطیف اور محلل ہی شیخ رئیس کے نزدیک درجہ دوم
کے آخر مین گرم ہی اول مین خشک اور مقوی روح ہی بلغمی ورم کو نفع اور نفث الدم کو نافع ہی
ایک قیراط کے [illegible] ماء الشعیر کے ہمراہ پینا درد حلق اور خفقان کو نافع ہی اور دو قیراط کے برابر
زخم کژدم کے واسطے نافع ہی شکستگی اعضا کے واسطے اسکا پینا نہایت مفید ہی اگر
بقدر نیم دانگ کے جوش دیگر سعتر کے [illegible] پر مالش کرین مفید ہوگا اور جو اسکو
روز مرہ سکرفس کے پانی مین نوش کرنا مفید ہی جذام اور برص اور داء الفیل کی ابتدا مین
سات روز تک افتیمون کے ساتھ پکا کر مقدار نیم دانگ کے نوش کرنا نہایت مفید ہو [illegible]
و درد معدہ اور نیز بدہضمی کے واسطے روز مرہ شراب مین نوش کرنا مفید ہی اور نیز زہر کژدم
اور مار اور زہر کھائے ہوے کو نفع بخشتا ہی مگر بودینہ کو ہی اور انیسون کے جوش دیے ہوے
پانی مین ملا کر یہ تاثیر ہوگی اور اگر رعشہ اعضا مین ہو تو ہر روز جوشاندہ صعتر فارسی مین نوش کرنا
مفید ہی اور بنا بر اختناق رحم اور نیز جملہ عوارض عورات کے لیے جو سردی سے ہون آب سداب ج

ہندی کے ہمراہ پینا عمدہ ہی اور تپ ربع کے عارضہ مین ہر روز اول مثل درم بادآورد کو
پانی مین جوش دین پھر اسی کے جوشاندہ مین مومیائی کو نوش کرین مفید ہوگا اسقدر خواص جو
تحریر ہوے مختصر طور پر ہین اور مومیائی کی بہت قسمین اور بھی ہین کہ پہاڑون اور دریاؤن سے
ملتی ہین اور اسکو قفر الیہود کہتے ہین اور انسان کی بھی مصنوعی مومیائی ہوتی ہی اسکے بھی خواص اس
مومیائی سے قریب قریب ہین اب یہان پر کلام صاحب اختیارات بدیعی کا ختم ہوا **عنبر** اسکی کان مین
اختلاف ہی بعض کے نزدیک یہ باران نرم ہی جو بعض مقامات کے پتھرون پر دریا کے اندر جمتا ہی
جیساکہ ترنجبین بھی باران نرم مثل اسکے ہی جو مخصوص خراسان کے خاردار درختون پر جمتی ہی
بعض کہتے ہین کہ گاو بحری کا سرگین ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ جو چیز کہ دریا مین اُگتی ہی اور دریائی
حیوانات کی خورش مین آتی ہی یہی ہی اور اکثر کا مقولہ ہی کہ مچھلی کے شکم مین پایا جاتا ہی
کہ وہ اسکو کھاکر مر جاتی ہی شیخ رئیس کہتا ہی کہ عنبر چشمہ سے حاصل ہوتا ہی غرض کہ اکثر مقولات
اس بارہ مین لکھے ہین اختیارات بدیعی کا مؤلف لکھتا ہی کہ تحقیقات کی رو سے یہ امر ثابت ہی کہ
یہ ایک قسم کا موم ہی اور اس قسم مین عمدہ اشہب ہوتا ہی جسکو سپید کہتے ہین اور دیگر کبود رنگ
جسکو فستقی [illegible] زرد جسکو خشخاشی کہتے ہین اور اسکے دریا مین پیدا ہونے مین کچھ
اختلاف نہین ہی لیکن کہ یہ دریا مین پیدا ہوتا ہی اور دریا اسکو کنارے پر پہونچاتا ہی کہتے ہین
کہ دریاے [illegible] موسم مین اس عنبر کو اسقدر اپنے کنارے پر پھینکتا ہی کہ ایک ٹیلہ سا
معلوم ہوتا ہی اکثر دیکھا گیا تو ہر ٹکڑا عنبر کا مانند کاسہ سر کے ہوتا ہی جسکا مقدار ہزار مثقال
ہوتا ہی اور اکثر مچھلی کے شکم سے بھی نکالتے ہین کہتے ہین کہ جب مچھلی اسکو کھاتی ہی فوراً مر جاتی ہی
اور پانی پر ابھر آتی ہی اسوقت لوگ اسکا شکم چاک کرکے نکال لیتے ہین تجار لوگ اسکو بخوبی شناخت
کرتے ہین جو عنبر سفید اور سبک ہو عمدہ ہوگا اسکی طبیعت دوم درجہ مین گرم اور اول
درجہ مین خشک ہی بوڑھون کے حق مین اکسیر ہی دماغ اور حواس کو فائدہ پہونچاتا ہی اور
مقوی دل ہی اور روح کے جوہرون کو طاقت دیتا ہی اور اعضاء رئیسہ اور درد سر و معدہ کو
نافع ہی اور مادہ ہاے غلیظ جو امعا وغیرہ مین حادث ہوتے ہین انکا مصلح ہی خلط ہاے سرد کے
ذریعہ سے جو درد شقیقہ اور صداع حادث ہو اسکا دھوان دینا مفید ہوگا اور جو رطوبات ورمادہ ہاے
فاسد کے ذریعہ سے درد مفاصل ہو اُسپر اسکا ضماد کرنا مفید رہیگا اگر روغن گرم مین مانند روغن
مرزنجوش یا بابونہ یا انجوان کے حل کرکے ناک مین ٹپکاوین تو بلغم غلیظ کی وجہ سے جو بیماری بڈھون کے دماغ مین ہو

اور اس بات کی دلیل جو ہمنے درختون اور حیوانون کو باہمی نسبت دی ہی غذا کی وجہ سے ہی
جسطرح کہ حیوانات کے اجسام مین غذا ساری ہوتی ہی اور اُنکو تاب و توانائی اور طلب نسل کی
قوت پہونچاتی ہی اسی طرح درختون کو پانی کا پہونچانا ہی یعنے جب درختون کی جڑ مین پانی چھوڑتے ہین
اُسکا خلاصہ ہر ایک رگ و ریشہ اور اندرونی مقامات پر پہونچتا ہی اور ہر برگ و بار مین
اپنا اثر نامیہ دکھلاتا ہی حق تعالی کی قدرت دیکھیے کہ جس طور پر حیوانات کو بال و پر پوست
وغیرہ عطا فرمایا درختون کو سبز پتون کے لباس عطا فرمائے اور جس طرح پر حیوانات
اپنے سینگ و ہاتھ پیر سے اپنی حفاظت کرتے ہین درخت بھی پتون کی فراہمی کے سبب سے
گرمی سردی سے محفوظ رہتے ہین اور نفع نقصان انہین پتون کے عدم و وجود پر رکھا ہی
اگر زیادہ ہجوم ہوجاے تو پھل کا پوست سخت [illegible] اور مضر [illegible] اگر پھلون کے اوپر سے
انکا سایہ دور ہو تو آفتاب کی گرمی سے [illegible] دیکھا جاتا ہی کہ
انکا ایک کنارہ کبھی کبھی سیاہ نظر آتا ہی اور [illegible] ہوتی ہی
کیونکہ اسوقت قوت آبی درخت مین [illegible] ایک صنعت
باری یہ ہی کہ جسکا ذکر خود حق تعالی نے فرمایا ہی [illegible] ونفضل بعضها على بعض في الاكل
ان في ذلك لآيات لقوم يعقلون یعنے [illegible] اشجار کی
پرورش ہوتی ہی اور پھر لذت مین ایک دوسرے پر فوقیت رکھتا ہی عقلمندون کے نزدیک بڑی
صنعت کی بات ہی غرض اس مقام پر ضروری [illegible] شروع کرتے ہین اور بعض درختون کا
بیان بقید ترتیب حروف تہجی لکھتے ہین آس فارسی مین اسکو مورد کہتے ہین مشہور ہی صاحب الفلاحہ
لکھتا ہی کہ جب اِس
درخت کو لگانا منظور ہو تو
اول اسکے تھالے مین
جو بودین اسوجہ سے درخت کو
استحکام ہوتا ہی شیخ رئیس کے
نزدیک اِسکے برگ کو
تو تیلکے ساتھ کلف اور بہق پر
ملنا مفید ہی اور رتیلا کے
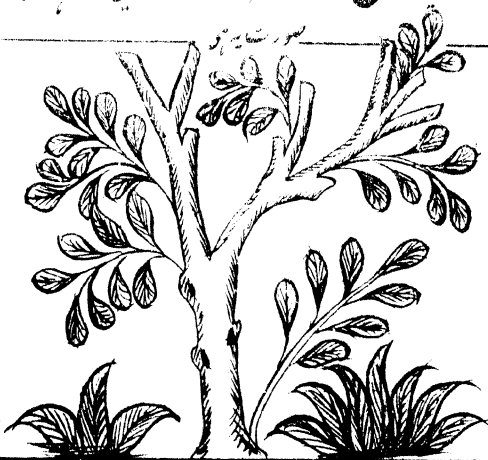
زخم پر بھی اسکا ضماد نافع ہی (رتیلا ایک قسم کی زہردار مکڑی ہوتی ہی) اور اسکا پھل پیسکر پینا
بچھو کے زہر کو دفع کرتا ہی اسکے پتون کو پیسکر بالون مین لگانا مقوی ہی اسکے پھل کو پانی مین
ابال کر غرغرہ کرنا کرم دندان کا قاتل ہوا ہوس یہ درخت ایک پہاڑ کے ٹکڑے کے مانند
سیاہ اور بڑا ہوتا ہی اور اسکی چوٹی پر شیر بیٹھے ہوتے ہین لکڑی اسکی نہایت سخت بلکہ پتھر کے
برابر ہوتی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکے جلانے مین خوشبو پیدا ہوتی ہی اگر اسکو پانی مین
گھسکر آنکھ مین لگاوین سفیدی زائل ہو اور دھند بھی دور ہو جاے اور اسکا ضماد آگ کے
جلے ہوے اور نفخ شکم پر مفید ہی صورت یہ ہی
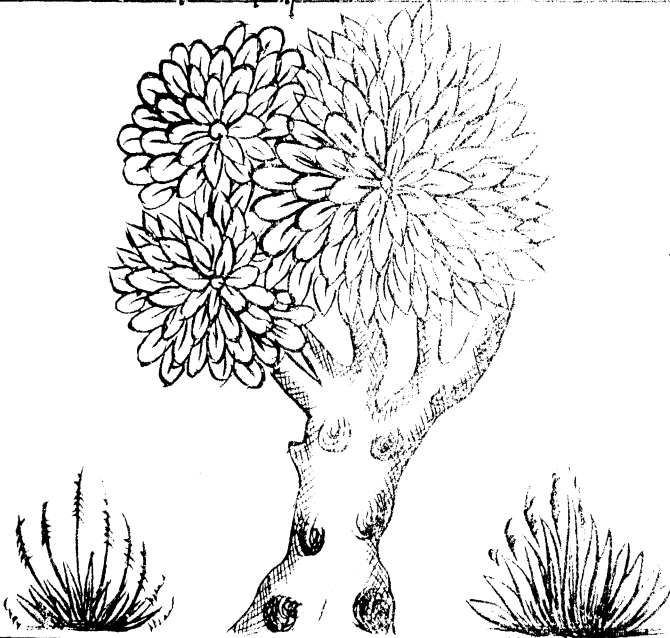
اترج یعنے ترنج کا درخت سرزمین گرم پر اگتا ہی صاحب الفلاحۃ کے نزدیک اگر برگ کدو
کی خاکستر اسکی جڑ مین ڈالین تو اسکا پھل بکثرت ہوگا اور پھل کو نہایت استحکام پہونچتا ہی
اگر اسکے پودھے کو کدو کے پتون سے چھپا دوین تو قوی ہو اور پالا سے بھی محفوظ رہے صاحب فلاحۃ
لکھتا ہی کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اترج کا درخت مقوی اور مضبوط و پائدار ہی تو کدو کے
درخت کے نیچے کی مٹی خون مین آلودہ کر کے اسکی جڑ مین چھوڑ دین جسکو یہ منظور ہو کہ اسکا پھل
دیر تک درخت پر قائم رہے تو اسپر چونا لگاوے اگر ترنج کا رنگ سرخ منظور ہو تو اسکے درخت کو

اسکو تحلیل کرتا ہی اگر اسکا لخلخہ سونگہا دین تو فالج اور لقوہ کو مفید ہی اور روغن مین حل کرکے مالش
کرنا درد سینہ کے واسطے مفید ہی کہتے ہین کہ اگر تھوڑا سا شراب مین نوش کرین فورًا انزال ہوگا
ایک دانگ کے مقدار سے زیادہ اسکا نوش کرنا موجب نقصان ہی اسکا مصلح کافور کا لخلخہ ہی
اس صفحہ اور صفحہ ماضی مین کچھ چند باتین اصل کتاب مین نہ تھین مترجم نے اپنی تحقیقات و تجربہ سے
زیادہ کی ہین اب نباتات اور حیوانات کا بیان ہوتا ہی **نظر دوسری نباتات کے بیان مین**
نباتات درمیان حیوانات اور کانون کے متوسط درجہ پر ہی بیان اسکا یون ہی کہ نباتات
جمادات سے عالی ہی کیونکہ نباتات مین نمو ہی اور جمادات مین نہین ہی نبات شریک
حیوان ہی مگر بعض امور مین اور حق تعالی ہر ایک چیز کو بقدر احتیاج کے پیدا فرماتا ہی
اور جب احتیاج سے زیادہ ہوتی ہی تو وہی زیادتی اسکی ذات پر بار گران ہوتی ہی
غرض کہ نباتات کو حس و حرکت کی اصلا احتیاج نہین برخلاف حیوانات کے کہ وہ حس
و حرکت کا محتاج ہی عجب قدرت باری ہی کہ جو دانہ کسی چیز کا تر زمین سے حاصل ہوتا ہی آفتاب
کی گرمی سے دوپارہ ہوجاتا ہی اور یہ بھی اسی قوت کا عمل ہی جو حق تعالی نے اسمین پیدا کی ہی
جزو خاکی خاک سے اور آبی آب سے موجود ہوتے ہین پس وہی اجزا بعض بعض کے اوپر
جمع ہوتے ہین اور وہ دانہ تخم نباتی ہوکر پھل پھول سے بارور ہوتا ہی واضح ہو کہ نباتات دو قسم ہین
ایک شجر اور ایک نجم شجر وہ نبات ہی جسکی ساق ہو اور نجم وہ ہی کہ جسکے ساق نہو پس اشجار مثل حیوانات
بزرگ کے ہین اور نجم مثل حیوان خرد کے اور جو قوتین حق تعالی نے ان نباتات مین پیدا فرمائی ہین
وہ دو قوت ہین ایک خادمہ دوسری مخدومہ خادمہ کی چار قسم ہین **اوّل** جاذبہ یہ وہ قوت ہی
جو کہ پانی کو پائین درخت مین کھینچتی ہی اور وہان سے اوپر درخت کے پہونچاتی ہی **دوم**
قوت ماسکہ جو کہ پانی کی تری کو نگاہ رکھتی ہی تاکہ اُس درخت مین موثر ہو اور یہ قوت
حیوانی مین بہت ظاہر ہی مثلاً آدمی جب پانی پیتا ہی ہرچند اپنا سر نیچے کی طرف مائل کرے
مگر وہ پانی باہر نہ نکلیگا کیونکہ قوت ماسکہ اسکو روکے ہوے ہی اور برخلاف اسکے جس گھڑے مین
پانی بھر کر اوندھا کیجیے چونکہ قوت ماسکہ اسمین نہین ہی وہ فورًا گر جائیگا **سوم** قوت ہاضمہ ہی اور یہ
تری کو صالح کرتی ہی تاکہ وہ تری درخت کی جزو ہوجاے **چوتھی** قوت دافعہ ہی جو تری کو
دفع کرتی ہی یعنے جو تری کہ صالح نہین ہی یا درخت کے جزو ہونے کے لائق نہین ہی اسکو دفع
کرتی ہی اور یہ قوت حیوانات مین بھی ظاہر ہی جو کہ بول و براز ہوا کرتا ہی اور مخدومہ بھی

چار قسم ہی اول غازیہ وہ قوت ہی جو تحلیل شدہ کے قائم مقام ہوتی ہی دوم قوت نامیہ جو کہ جسم خاص مین افزائش لاتی ہی غذا کے پہونچانے سے جیسا کہ حیوانات مین زیادہ تر اظہر ہی کہ قوت نامیہ پہونچاتی ہی غذا سے دست راست کی جانب بعد ازان دست چپ کی جانب تاکہ نشو و نما کامل حاصل ہووے سوم مولدہ یعنے مادہ صالح کی پیدا کرنے والی اور اُس سے ثمر لانے کی لیاقت جسم نباتی کو حاصل ہوتی ہی اور یہ قوت خلاصہ تری کی ہی جیسا کہ حیوانات مین خلاصہ منی ہی چہارم قوت مصورہ ہی یہ وہ قوت ہی جسکے ذریعہ سے شکل وصورت تیار ہوتی ہی اور یہ قوت کے عجائبات تصرف ہین مثل نباتی شکل برگ اور گل بوٹہ وشگوفہ اور میوہ جات رنگارنگ کے اور قوت جاذبہ کے بھی تصرفات عجیب و غریب ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کل غذا کو مغز مین صرف کرتی ہی اور جسم کے واسطے کچھ نہین چھوڑتی جیسا کہ جوز اور لوز اور فندق اور پستہ مین اور اُس مغز کے واسطے صندوق قوی حاصل کرتی ہی تاکہ اُس مغز کو ایک مدت تک محفوظ رکھ سکے اور کچھ فساد اُسمین نہ آسکے پس ذخیرہ کے صالح کرنے مین مصروف رہتی ہی اور مغز کو رہا نہین کرتی ہی ہان کس قدر تخم کے حاصل ہونے کو چھوڑتی ہی جیسا کہ سیب اور امرود اور بہی مین دیکھا جاتا ہی کہ کھانے والا چھری سے سفیدی نکال کر کھا سکتا ہی پس یہ جملہ قوتین جو حق تعالیٰ نے پیدا کین خاص اُس نوع کی بقا سے ذات کے واسطے ہین بذریعۂ دانہ اور گٹھلی کے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی

ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی ذٰلکم اللہ فانی تؤفکون

فسبحان اللہ ما اعظم شانہ واوضح برہانہ یعنے اللہ نکالنے والا ہی دانہ اور گٹھلی کا پیدا کرتا ہی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے اس مقام پر مردہ سے مراد بیضہ ہی اور زندہ سے مراد مرغ ہی کہ ایک دوسرے سے نکلتے ہین غرض کہ نباتات دو قسم کی ہین تخم اور شجر انشاء اللہ ہر دو قسم کا بیان عنقریب شروع کیا جاتا ہی

قسم پہلی اشجار کے بیان مین

شجر اُس درخت کو کہتے ہین جسمین استادگی ہو اور یہ بڑے درخت گویا بڑے حیوانات ہین اور جو زمین پر پھیلے ہوئے ہوتے ہین انکا نام نجوم ہی اور یہ چھوٹے چھوٹے حیوان کے طور پر ہین بڑے بڑے درختون مین مانند سلج ۔ چنار ۔ سرو ۔ وغیرہ کے میوہ نہین ہوتا اور اسکا باعث یہی ہی کہ اُنکا مادہ صرف درختون مین صرف ہوتا ہی اور درختان باردار بمقدار ان درختون کے چھوٹے ہوتے ہین اور انکا مادہ صرف درخت مین نہین بلکہ انکے ہونے پھلنے مین بھی خرچ ہوتا ہی نباتات مین بھی حیوانات کے مانند نر و مادہ کی کیفیت پائی جاتی ہی درختون مین جو نر ہین اُنکا درجہ بہ نسبت مادہ کے بُرا ہوتا ہی

شہتوت یا انار کے درخت سے پیوند دیوین اگر ترنج کو جو مین دفن کرکے رکھین تو مدت تک سالم رہے اسکے پتون کو چبانا خوشبوے دہن پیدا کرتا ہی اور نیز لہسن پیاز کی بدبو کا دافع ہی بلیناس نے اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ اسکے پتون کو روغن بادام مین جوش دیکر جسکو کھلاوین وہ فریفتہ ہو جاے ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ بعض ملوک فارس کے حکما نے اسکا سونگھنا مفید سمجھا ہی اسکی سفیدی اور ترشی نان خورش مین صرف ہوتی ہی اور دانہ سے روغن نکلتا ہی اسکا پوست گندہ دہنی دور کرتا ہی اور فالج کے حق مین بھی نافع ہی اسکے پوست کو پیسکر پینا زہرمار کو نافع اور اسکی خاکستر کا مرہم بنا کے لگانا چھائین اور داد کو مفید ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکا پوست جن کپڑون کی تہ مین رکھین اسمین کیڑا نہ لگیگا اور اسکے پوست کی بو ہواے فاسد اور وبائی ہیضہ اور عورات کی ناپاکی کو دور کرتی ہی کہتے ہین ترنج ترش کا عرق اگر روشنائی مین حل کرین تو اسکا لکھا ہوا خط بہت جلد اڑ جاتا ہی اسکا تخم گھسکر ڈم کے زہر پر لگانا مفید لکھا ہی اگر کپڑے کی پوٹلی مین رکھ کر جس عورت کے بائین بازو پر باندھین وہ کبھی حاملہ نہوگی جب تک کہ وہ تعویذ بندھا رہے صورت یہ ہی

اجاص یعنے آلو بخارا صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ اگر آلو کے درخت کو آلو کے پانی سے سینچین تو اسکا پھل نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہی اگر اسکے درخت مین گاؤ کا پتہ چھوڑین تو اسکے پھلون مین کیڑے نہونگے اسکا میوہ تشنگی اور حدت صفرا کو نافع ہی اگر یہ منظور ہو کہ دیر تک آلو کو رکھین تو چاہیے کہ کسی برتن مین رکھ کر اوپر سے اسی کا پانی بھر دین اور پھر گل حکمت کر دین تو ہمیشہ

آلو "تازہ ہین گے اسکے پتّون کو شراب مین اُبال کر غرغرہ کرنا بن دندان کا درد دور کرتا ہی صورت یہ ہی

آزاد درخت سرزمین طبرستان مین ہوتا ہی جسکو طاحک بھی کہتے ہین اُسکا میوہ کنار کے مانند ہوتا ہی کہتے ہین کہ زہردار ہی اسکے پتے کھانا چارپایون کے حق مین سم قاتل ہی اسکا شیرہ بالون مین مالش کرنا درازی پیدا کرتا ہی اور جوئین مرجاتی ہین شہد مین ملاکر نوش کرنا زہر کو مفید اور قولنج کو نافع ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکا میوہ جو کھائے اُسکو رنج و اندوہ بکثرت پیدا ہو کیا عجب ہی کہ وہ شخص مرجاے صورت یہ ہی
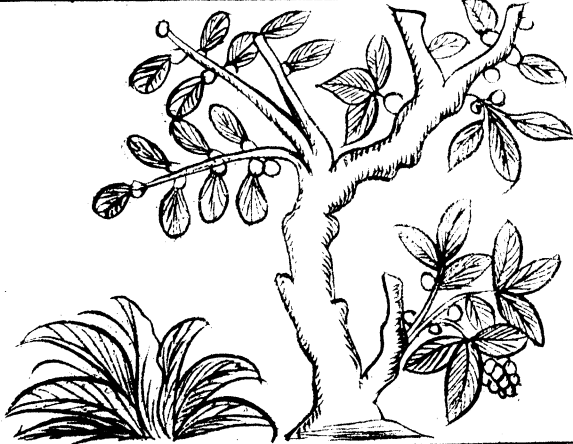
ام غیلان خار دار جنگلی درخت ہی اِسکو درخت ضمغ بھی کہتے ہین شیخ رئیس کے نزدیک اِسکی جڑ سے تکمید کرنا یا دھونی لینا بدن کو خوشبودار کرتا ہی اور نورے کی بو کو دفع کرتا ہی صورت یہ ہی

بان مشہور ہی اِسکے میوہ کا دانہ نخود سے بڑا سفیدی مائل ہوتا ہی اسکے مغز کو حب کہتے ہین شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اُسکا مغز کلف اور بہق وغیرہ کے علامات کو دور کرتا ہی اور جوش دیکے غرغرہ کرنا بن دندان کا درد دفع کرتا ہی اکثرون کا قول ہی کہ بہراپن بھی دور ہوتا ہی صورت یہ ہی
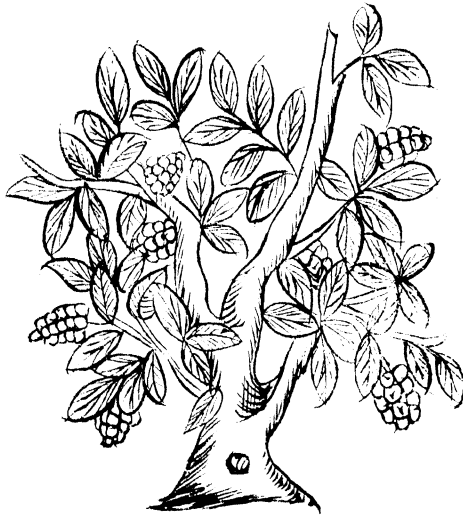
بطم اِس مشہور پہاڑی درخت کا پھل اور تخم بہرے پن اور داد کو مفید ہی بعض کے نزدیک مبہی بھی ہی شیخ کا قول ہی کہ اِسکا روغن فالج اور لقوہ کو مفید اور گرسنگی کم کرتا ہی

اسکا گوند اور ثمر شراب مین ملاکر رتیلا کی جراحت کو مفید ہی رتیلا ایک قسم کی زہردار مکڑی ہوتی ہی
صورت درخت کی یہ ہی

بلسان مصر کے خاص ایک موضع مین عین الشمس مین پایا جاتا ہی اسکی بو اور پتے سداب یعنے ستلی کے مانند ہوتے ہین الا کسی قدر سفیدی مائل شیخ رئیس کے نزدیک اسکا دہن اور لکڑی درد سر اور درد پھیپھڑے اور عرق النسا اور مرگی کے لیے مفید ہی اور اکثر کہتے ہین کہ اسکی دھونی بانجھ عورت کو مفید ہی اور زہردار جانورون مخصوص سانپ کے زخم کو نافع ہی جسوقت شعری ستارہ جو پس پشت جوزا کے ہوتا ہی اور جسکو عبور بھی کہتے ہین طلوع ہوتا ہی اسکے درخت کو جابجا لوہے سے گود کر اسکا عرق رولی کے پہلون مین لیتے ہین ہر سال چند رطل یہ عرق حاصل ہوسکتا ہی مگر اسکا پکانا اور روغن مصفے بنانا خاص ایک نصرانی کا کام ہی سواے اسکے کوئی اور نہین جانتا ہی اور اسی کے خاندان مین صدہا سال سے یہ کام چلا آتا ہی بہ نسبت تخم کے روغن اور بہ نسبت لکڑی کے دانہ زیادہ ترمقوی اور مفید ہی اسکا روغن تمام دنیا کے تیلون سے بہتر ہی اور بہترین اسکی لکڑیون مین وہ لکڑی ہی جو گندم گون اور ہموار ہو شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ یہ روغن پردہ چشم کو روشن کرتا ہی اور بچہ کو شکم سے نکالتا اور مشیمہ کو بھی نکالتا ہی مشیمہ وہ جھلی ہی جسمین بچہ ہوتا ہی اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور شکستہ استخوان کو درست کردیتا ہی اور مالش اسکی لنگڑون کو صحیح کردیتی ہی اور زخم فاسد اور فالج کو نافع ہی اور جب اس تیل کو پکاتے ہین تو مانند موم روغن کے غلیظ ہو جاتا ہی صورت درخت

بلسان کی یہ ہی

بلوط کہتے ہین کہ اس پہاڑی درخت کا پھل ایک سال بلوط اور دوسرے سال مازو ہوا کرتا ہے اگر یہ سچ ہی تو وہی بات ہوئی جیسے کہ چارپایون مین خرگوش اور پرندون مین کفتار اور زغن جو ایک سال نر اور ایک سال مادہ رہتے ہین لکھا ہی کہ اسکے پتون کو اگر سانپ پر نچوڑین تو سانپ حرکت نہ کر سکے شیخ رئیس کے نزدیک اسکے پتون کو پیس کر زخم پر لگانا مندمل کرتا ہی اسکا پھل حشرات کے زہر اور [illegible] خون کو [illegible] دور کرتا ہی اکثر لوگ کہتے ہین کہ اسکی خاکستر اگر جنگلی چوہون کی جماعت مین ڈالدین تو وہ حیوانات باہم جنگ و جدل کرنے لگینگے صورت اسکی یہ ہی

تفاح یعنے سیب صاحب الفلاحۃ لکھتا ہی کہ اس درخت کے پہلو مین جنگلی پیاز کا بونا مفید ہی
پھر کیڑون کا آسیب اسکے پھل اور درخت کو نہ پہونچیگا اسکے تھالون مین اگر انسان یا سور کا
سرگین چھوڑین تو ثمر بغایت مضبوط و مستحکم اور سرخ رنگ ہوگا اور سرخ کرنے کے واسطے اسکے
گرداگرد سرخ پھولون کا لگانا بھی کافی ہی اور اگر شراب کی تلچھٹ اور بکری کی مینگنیان اسکی جڑ مین
بھر دین تو اسکا پھل کبھی نہ گریگا شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ اسکا شیرہ پینا درد اعصاب کو مفید ہی اور
درد نقرس والے کے پانون پر ملنا اور جمیع سمیات کو مفید ہی خصوص اسکے کچے پھلون کا شیرہ
زہر کو اکسیر ہی سیب کو مدت تک اگر انجیر کے پتون مین رکھ چھوڑین متعفن نہوگا اسکی بو سونگھنا
مقوی دماغ ہی اور نیز آنکھ کو تراوت اور زبان کو حلاوت بخش ہی

توب یہ بڑا درخت کوہستان روم کی جڑون مین ہوتا ہی اسی سے قطران حاصل ہوتا ہی
شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اسکو تازہ تازہ زخم پر لگانا بہتر ہی زخم کو بگڑنے نہین دیتا اسکی لکڑی
سرکہ مین گھسکر درد دندان کو مفید ہی اسکا تخم نفث سینہ کو فائدہ دیتا ہی نفث بلغم کے طور پر
ایک چیز ہی جو سینے مین جمع ہوتی ہی اسکا گوند کھانسی کو مفید ہی اسی درخت سے زفت نکلتا ہی
جو ناخن کی سفیدی دور کرنے مین موثر ہی اور تیر پیرون کے شگاف یعنے بوائی پر اسکا
ملنا مفید ہی اور داء الثعلب پر مرہم بنا کر لگانے سے بال نکلتے ہین اور اسکا دھوان پلکون کو
مضبوط اور بصارت کو قوی کرتا ہی صورت یہ ہی
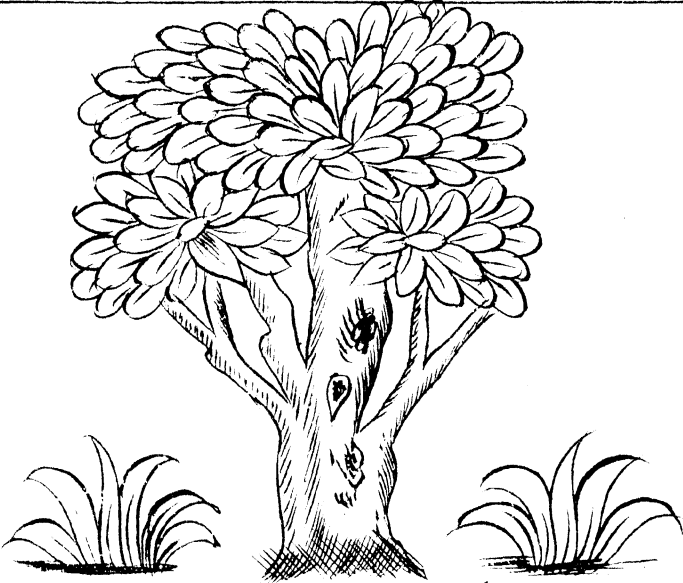
توت اِسے خرتوت بھی کہتے ہین اور اِسے لوگ عزیز رکھتے ہین اِس سبب سے کہ اَبریسم کے کیڑے اِسی درخت سے پرورش پاتے ہین شیرین توت کو عرب والے فرصاد کہتے ہین اور ترش کو نباتی صاحب الفلاحۃ کا اظہار ہی کہ اِسکے پہلو مین پیاز دشتی بونا مقوی توت ہی اور نیز توت کا شیرہ زیادہ ہوتا ہی کہتے توت کا پتا شگاف انگشتان اور درد گلو اور خناق کو مفید ہی اور اِسکا شیرہ رتیلا کی گزیدگی کو نافع ہی شیخ رئیس کہتے ہین کہ ترش توت کا غرغرہ کرنا دافع درد دندان ہی اور کالا توت بچھو کے زخم پر رکھنا مسکن درد ہی اِسکا پوست شہد مین ملاکر اَبٹنا کرنا میل صاف کرتا ہی اور نیز دانہ ہاے آبلہ کو دور کرتا ہی اگر سیاہ توت سے ہاتھ کالے ہو جائین تو سفید توت سے مل کر دھونے مین اصلی حالت آجائیگی حلوت ہی

تین سے یعنی انجیر صاحب الفلاحۃ لکھتا ہی کہ قبل اسکے کہ اسکا درخت اگاوین لازم ہی کہ اول
اسکے پودہ کو نمک مین رکھین اور پھر گوبر تھالہ مین ڈال کر درخت جماوین تو اسکا پھل نہایت
پرمزہ ہوگا اسکے درخت کے نیچے انڈہ کو دفن کرنا بہتر ہی پھل بکثرت پیدا ہوتے ہین اور اسکی
جڑ مین اگر خرچنگ کو نمک آسمان گونی کے ہمراہ دفن کرین تو اسکا پھل کبھی نہ گریگا اور شیرین
ہوگا رتیلا کے کاٹے ہوے پر اسکی لکڑی کا ضماد کرنا مفید ہی اور عارضہ فتق مین دھونی لینا
بہت عمدہ ہی اسکے کونپل کی دھونی حشرات الارض کے زہر مین مفید ہی اور نیز درد
دندان پر ضماد بہتر ہی اور تازہ پتے اور خام انجیر ملاکر زخم سگ دیوانہ پر لگانا نافع ہی اگر
روئی مین رکھ کر راسو کے کاٹے ہوے زخم پر رکھین مفید ہوگا اسکا شیرہ پوست بدن کی
گندگی دور کرتا ہی اور نیز وسمہ کے تازے لتانون کو دور کرتا ہی تازے پتے انجیر کے دودھ مین
نچوڑنے سے دودھ جم جاتا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ یہ وہ میوہ ہی کہ جسکے تین
حق تعالیٰ نے کلام شریف مین قسم یاد فرمائی ہی بدین الفاظ کہ یہ میوہ بہشتی میوون کے مانند ہی
ایک مرتبہ کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو انجیر لایا آپ نے
فرمایا کہ اسکا نام اگر انجیر کے عوض بہشتی میوہ رکھا جاتا تو نہایت مناسب تھا بواسیر اور نقرس کو واسطے
نہایت مفید ہی شیخ نے لکھا ہی کہ انجیر خام کا ضماد مسون اور بہق وغیرہ پر لگانا مفید ہی اور بعادت کرکے
روز مرہ انجیر کھانا رنگ بدن کو بدرنگ کرتا ہی
اور ایسی عارضی فربہی لاتا ہی جو جلد دفع ہوجاے
اور نیز جوئین پیدا ہوجاتی ہین خشک یا تر جو انجیر کھانے
سے گرمی دور ہوجاے اسکا دودھ لگانا پھوڑے کو
پکا دیتا ہی اور فاسد گوشت کو دفع کرتا ہی اور
اگر اسکا دودھ شیر گاو مین ملادین تو وہ سب دودھ
مثل دہی کے جم جاتا ہی اور اگر اسکا دودھ
شہد مین ملاکر آنکھ مین لگائین تو مزیل تاریکی
چشم ہی اور اسکا شیرہ نوش کرنا گرسنگی دفع کرتا ہی اور
عارضہ حبس بول پیدا کرتا ہی نیش کژدم کو بھی
نافع ہی محمد بن زکریا کا کلام ہی کہ انجیر کے دھوین سے پشہ بھاگتے ہین تصویر درخت تین کی یہ ہی

جمیز یہ بھی انجیر کے مانند ہوتا ہی اور پتیا اسکا مانند توت کے سال مین تین مرتبہ پھلتا ہی
اِسکا پھل برخلاف دیگر ثمردار درختون کی شاخون پر نہین ہوتا ہی بلکہ جڑ مین پھلتا ہی چند بار
اِسکا عرق لیکر اگر دسم اور خنازیر پر لگاوین مفید ہی اور نیز نوشش کرنا دافع سمیات جانوران
نیش زن ہی صورت یہ ہی

جوز یہ درخت سرد ملکون مین ہوتا ہی صاحب الفلاحۃ نے لکھا ہی کہ جسے یہ منظور ہو کہ اسکے
ثمر کا پوست ہاتھ سے بے تکلف دور ہو جاوے تو اول جوز لو پانچ روز تک لڑکے کے پیشاب مین
تر کرے بعد اسکے اسکو بووے اور اسپر راکھ چھڑک دے جب اُس تخم سے درخت اُگیگا اور جوز
اسمین بار ور ہوگا تو اسکا پوست ہاتھ سے جلد جدا ہو جایا کریگا اور اگر جوز کا پوست دور کرکے اسکے مغز کو
بووے تو اسکے درخت کے ثمر کا پوست مثل کاغذ کے باریک ہوگا اسکے بوتے وقت اگر کسی قدر
گلاب اسکی جڑ مین چھوڑین تو بکثرت ثمر لائیگا اسکا پیوند کسی درخت سے نہین ہوتا ہی مگر درخت
پستہ کے ساتھ پیوند ہوتا ہی اور اُس پیوند سے عجب خاصیت کا پھل نکلتا ہی کہ اگر اسکا پوست
دور کرکے ایسی دیگ مین جوشش دین جو زنگ خوردہ ہو تو اسکی صفائی ہو جاوے اگر اس جوز کو
سال بھر تک رکھین تو متعفن نہوگا اور جسکو باولے کتے نے کاٹا ہو اسکو کھلانا مفید ہی اور پیٹ
کی چوٹ مین جوز تر کو ضماد کرنا ساکن درد ہی اسکی جڑ کے استعمال سے درد سر پیدا ہوتا ہی
جو شخص اسکو مدادمت سے کھاتا ہی اسکو دست کیڑون کے ساتھ آتے ہین اور اسکو جلا کر خضاب کرنا سفید بال کو سیاہ

کردیتا ہی اور اسکی خاکستر اگر زخم پر چھڑکین خشکی آجاے اور تازہ آبلہ کو بھی مفید ہی صورت یہ ہی
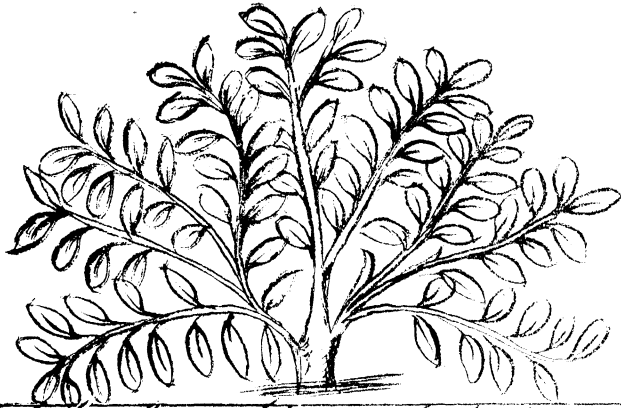
خسرو دار شیخ رئیس کے نزدیک مبہی اور فالج کو اکسیر ہی اور گندہ دہنی کو دور کرتا ہی صورت یہ ہی
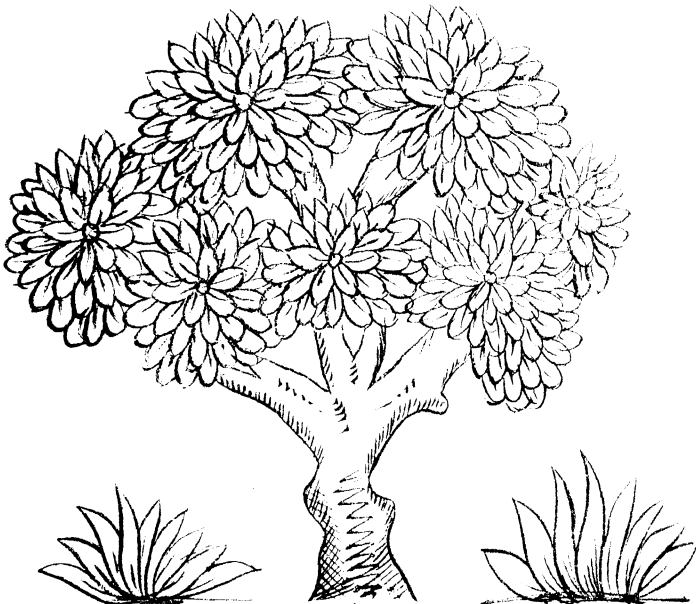
خروع یعنے بیدانجیر اسکا دانہ خشک ہو کے شگوفہ ہی مین چٹک جاتا ہی اسکا دانہ فالج اور قولنج اور لقوے کو مفید ہی اسکے روغن مین مرغ کی گردن ڈبونا مرغ کو خاموش کردیتا ہی اور پھر کبھی وہ بانگ نہین دیتا ہی صورت یہ ہی
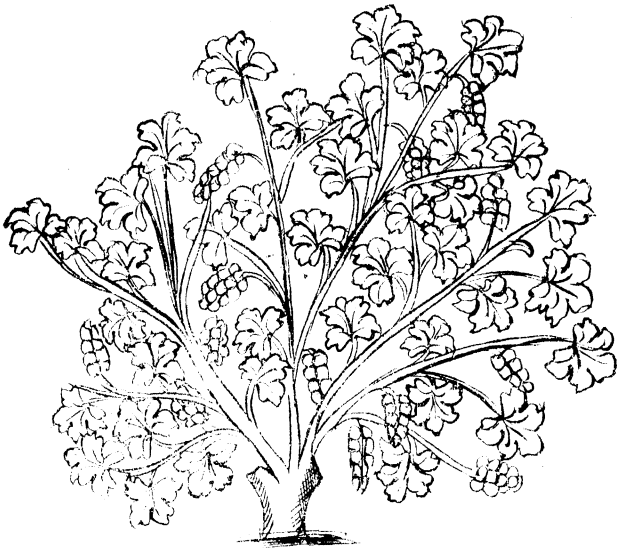
خلاف اسکو فارسی مین بید کہتے ہین اسکی لکڑی نہایت سبک اور اسکے پتے حرف جیم سے مشابہ ہوتے ہین استعمالاً مقوی دل ہی اور جس شخص کو لون لگی ہو اسکے بستر پر اسکے پتے بچھا کے اُس شخص کو لٹا دین صحیح ہو جائیگا اسکے پتے مین یہ خاصیت ہی کہ خون جاری کو مسدود کرتا ہی شگوفہ اسکا خوشبودار اور مقوی دماغ ہی اور اسکا عرق درد سر مین مفید ہی بید انجیر کی خاکستر سرکہ مین ملا کر پھوڑے پھنسی پر لگانا نافع ہی صورت یہ ہی
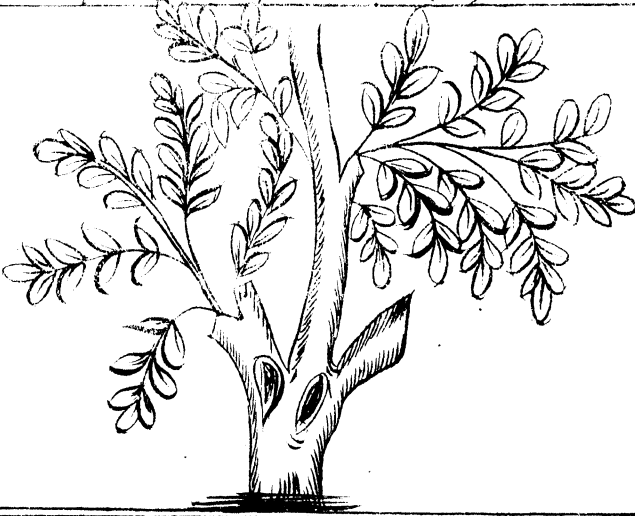
خوخ فارسی مین اِسکو شفتالو کہتے ہین کہتے ہین کہ اگر چاہین کہ اِسکا رنگ بہت سرخ ہو یہ تدبیر کرین کہ جو شفتالو درخت مین از خود شق ہوا ہو اُسکو لیکر شنجرف مین لپیٹین اور قدرے چربی اُسپر لگا کر بو وین تو اُسکا پھل نہایت سرخ ہوگا اگر اِسکی گٹھلی پر کوئی چیز نقش کر دین یا کوئی عبارت لکھ دین اور اُسکو بو دین تو اُسکے تمام پھلون مین وہ عبارت لکھی ہوئی ہوگی اگر اِسکے پودہ کو اُکھاڑ کر اِسکی جڑ مین زائدہ تراش ڈالین اور پھر بو دین تو اُسکے پھلون مین گٹھلی نہوگی اِسکے پتون کا ضماد نورہ کی بو کو دفع کرتا ہی اور ناف پر لیپ کرنے سے شکم کے کیڑے مرجاتے ہین پھل اِسکا بھی ہی جس کپڑہ مین جوئین بہت ہون اُسکو اِسکے عصارہ مین ڈبو دین سب جوئین مرجاوینگی صورت یہ ہی
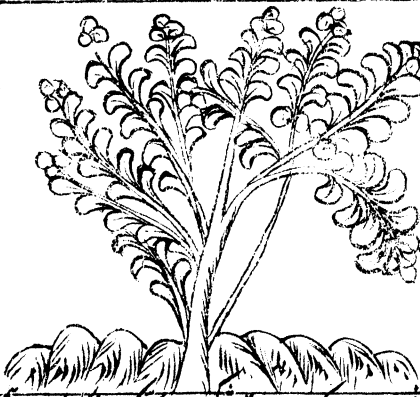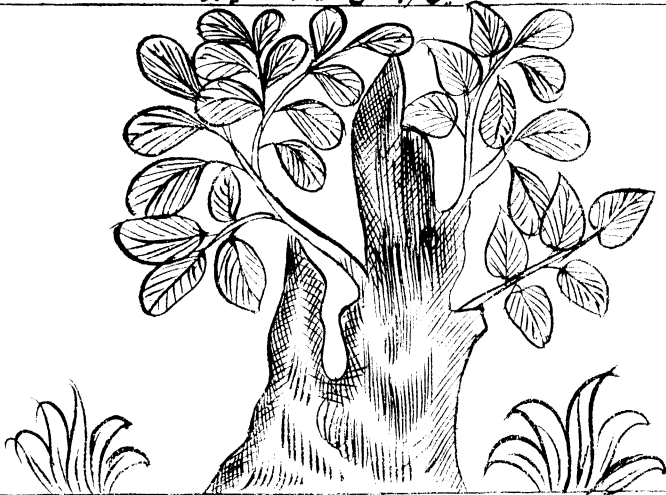
دار شیشعان یہ درخت خاردار ہی جس دریا مین گھڑیال بکثرت ہون اگر وہان اِس درخت کی لکڑی کو چھوڑین تو گھڑیال وغیرہ اِسکے اندر گرد جمع ہون شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اِسکا فتیلہ ناک کے اندر کرنا بدبو دور کرتا ہی اِسکا غرغرہ کرنا درد دندان کو نافع ہی اور حبس البول کو مفید اگر اِسکی دھونی عورت کو دیوین تو شکم سے بچہ کو باہر نکالے صورت یہ ہی

دردار عرب اسکو شجرۃ البق یعنے درخت پشہ اور ہندی مین گولر کہتے ہین یہ بڑا درخت ہی
اسکا میوہ انار کے مانند ہی جسمین ایک ایسی قسم کی تری بندھی ہوئی ہوتی ہی کہ جب اسکو
توڑتے ہین تو اسمین مچھر و بھنگا اڑتے ہوے نظر آتے ہین مصنف کتاب عجائب المخلوقات نے
لکھا ہی کہ مین نے خود اس درخت کا میوہ اپنے ہاتھ سے توڑا اسکے اندر دانے ریحان کے
مانند سفید سے تھے اور یہ سفیدی وہی پشہ تھے جنکا شمار نہو سکا بعض انمین سے زندہ متحرک
اور بعض ایسے تھے کہ ہنوز انکے پر و بال نہ جمے تھے اس درخت کی کونپل کو اکثر بطور
ساگ کے پکاتے ہین اسکے پتہ کو سرکہ مین ملاکر برص پر لگانا مفید ہی اور نیز زخم فاسد
اور شکستہ استخوان پر لگانا بہت نافع ہی تصویر اسکی یہ ہی
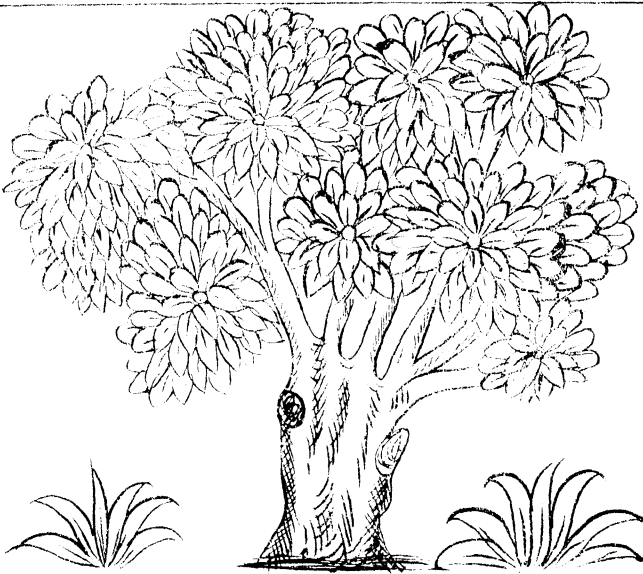
دلب یعنے چنار یہ درخت ہر ایک نباتات سے طویل اور کلان ہوتا ہی اور کہنگی کو
پہونچکر درمیان سے خالی ہو جاتا ہی اسکے پتون کی شکل انسان کے پنجہ کے مانند
ہوتی ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اسکے پتون کو جوش دیکر بطور مرہم آنکھ پر لگانا نزلہ کو مفید ہی
اور سرکہ مین غرغرہ کرنا درد دندان کو نافع اور نیز عضو سوختہ پر لگانا مفید ہی اسکے پھل کو
جوز السرو کہتے ہین اگر اسکو چربی مین ملاکر مرہم بنائین اور زخم گزیدہ حشرات الارض پر
لگائین تو بہت نافع ہی صورت یہ ہی
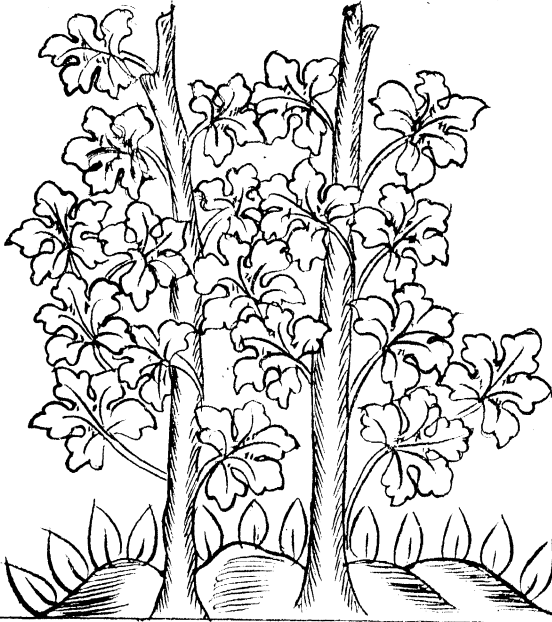
دہمست یہ بہت بڑا درخت ہی اسکا میوہ سرخ رنگ اور پتا آس کے مانند ہوتا ہی یہ درخت کوہستان بین ہوتا ہی تخم اسکا مانند بندق کے ہی اور اُسپر سیاہ پوست ہوتا ہی صاحب الفلاحہ کا عقیدہ ہی کہ اگر اس درخت کی کسی شاخ کو کسی سرزمین پر گراوین وہان کا بادشاہ کسی نہ کسی آفت مین ضرور مبتلا ہوا اور رعیت وہان کی صحیح وسالم رہے اسکا پتا فالج اور لقوہ اور قولنج کو مفید ہی اگر اسکے پتے کو جو مین کچھ دنون رکھین بعد ازان اُس جو کو شراب مین پیسکر بہق پر لگائین تو مفید ہی اسکے تخم کا اُبٹنا لگانا مکھیون سے محفوظ کرتا ہی شراب مین اسکو نوش کرنا نیش کژدم کا زہر دفع کرتا ہی اسکے تازہ دانون کا مرہم زہردار جانورون کی جراحت دفع کرنے مین مؤثر ہی اور نیز اسکا روغن درد سر اور کان کے سنسناہٹ مین مؤثر ہی صورت یہ ہی

رمان یعنے انار بجز گرم سرد زمین کے اور جگہ نہین ہوتا [illegible]
درخت کے پاس بوتے وقت اسکا درخت ضرور چاہیے [illegible]
اگر درخت لگاتے وقت تھوڑا سا شہد بھی تھالے مین چھوڑین تو میوہ نہایت شیرین ہوتا [illegible]
اور سرکہ چھوڑنے سے کھٹا اگر یہ منظور ہو کہ بلا ارادہ اسکا میوہ ڈال سے [illegible] نہو
تو انار کی کسی ڈال پر دستر قشہ صحری [illegible] پتھر لٹکانا چاہیے یا کہ سیسہ کی کیل اسکی جڑ مین ٹھونک دین
اگر یہ چاہین کہ اسکے دانے مین گٹھلی نہو تو اسکی چھوٹی چھوٹی ڈالیون کو شگاف کرکے مغز
صاف کر دین اور پھر ان شاخون کو آپسمین ملا کے گھاس سے باندھ دین اور پھر بو دین
تو اسکے انار مین گٹھلی نہو گی اگر منظور رہو کہ سرخ انار ہو تو حمام کی راکھ پانی مین گھول کر جڑ مین چھوڑنا
چاہیے کھٹے انار کو شیرین کرنا اس تدبیر سے ممکن ہو کہ اسکی جڑ کے ادھر ادھر کی مٹی علیحدہ
کرکے سور کے ناخن اور انسان کے پیشاب سے بھر دین بعدہ خاک برابر کر دین انشاء اللہ
ترشی دور ہوگی انار کے کنگرے کے شمار مین ایک یہ عجائب بات ہو کہ اگر اسکے کنگرہ طاق
ہون تو انار کے دانہ بھی طاق ہونگے اور جفت ہونے پر جفت شیخ رئیس نے لکھا ہو کہ
اسکے پھل اور ڈالیان گزندہ جانورون کے بھگانے مین سریع التاثیر ہین انار کے
پھول سرخ یا سفید جو ہون جنبش دندان کو مستحکم کرتے ہین اور نیز نفث خون کو مسدود
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو کہ انار قطرات آب بہشت سے پیدا ہوا ہو
اور جناب حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ انار کا ہر ایک دانہ دل کو روشن
کرتا ہو اور شیطان کے وسوسون سے ایمن کرتا ہو جس دن کھاے اس روز سے
چالیس دن تک یہ اثر قائم رہتا ہو صاحب الفلاحہ انار کے تر و تازہ رکھنے کی تدبیر
مین یہ لکھتے ہین کہ انار کو ہاتھ سے توڑ کر دونون کنارون کو گرم گرم زفت مین
ڈبو دین بعد ازان سرد مکان مین لٹکا دین انشاء اللہ مدت تک صحیح و سالم
رہیگا اور نیز اگر درخت پر لگا رہنا منظور ہو تو گھاس سے مضبوط باندھ کر اسکے
اوپر چونہ لگا دین اسکے پوست کو غلہ کے انبار مین رکھنا کیڑون سے حفاظت کرتا ہو
صورت اسکی صفحۂ آئندہ مین منقش ہوتی ہو

زیتون اس مفید درخت کے بارہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہو کہ اس درخت
کی مع اسکے پھل کے حق تعالی نے قرآن مین قسم یاد فرمائی ہی کہ عموماً نافع ہی اور حذیفہ
بن یمان رض نے جناب رسالت مآب سے روایت کی ہی کہ حضرت فرماتے تھے کہ جب حضرت
آدمؑ بیمار ہوے اور خدا تعالی سے شکایت کی تب حضرت جبرئیلؑ اسی درخت کو لیکر
نازل ہوے اور حضرت آدم سے کہا کہ اسکو لگائیے اور اسکا میوہ جب ہو اسکو افشردہ
کرکے اسکا عرق نوش کیجیے اور یہ دار الشفا ہی ہر مرض کی دوا ہی مگر موت سے ناچاری ہی
اسکے عجائبات خاصیت مین سے یہ ہی کہ مدت تک پانی کا محتاج نہو اسکی لکڑی مین
دھوان مطلق نہین ہوتا اسکا روغن بھی نہایت مفید ہی یہ درخت اپنی گٹھلی سے نہین اگتا ہی
اور اگر اگتا ہی نفع نہین کرتا ہی صاحب الفلاحۃ کی تحریر ہی کہ اس درخت کے نیچے اکثر کنکر
پتھر جمع ہوتے ہین اور جب غبار اسپر پہونچتا ہی تو اسکا پھل اور زیادہ عمدہ ہوتا ہی اور
میوہ بھی متلذذ ہوتا ہی اگر یہ منظور ہو کہ اسکا پھل ہوا سے نہ گرے تو باقلہ کو اسکی جڑ مین
بو دین بلمیناس نے لکھا ہی کہ جسکو بچھو کاٹے اسکی جڑ دن کو تعویذ بنا دے درد
زائل ہو شیخ اسکی پتی کی خاصیت مین لکھتا ہو کہ اسکے سبز پتون کو پانی مین جوش دیکے
اگر گھر مین چھڑک دین تو مکھیان اس گھر سے بھاگ جائینگی اور اسکا ملنا بدن کی خشکی کو

دفع کرتا ہی اور اسکے پتے کی خاکستر توتیا کی خاصیت رکھتی ہی اور سرکہ مین پکاکر غرغرہ کرنا
درد دندان کو مفید ہی اگر شہد مین پکاکر لگاوین تو کرم خوردہ دانتون کو مفید ہی اسکا گوند بواسیر
اور نیز ہر جراحت کو نفع بخش ہی اسکے عرق مین روئی پکاکر چوہون کو دینا سنکھیا کی خاصیت
رکھتا ہی شیخ رئیس کا کلام ہی کہ اسکا گونا درد توندمی اور آنکھ کی سفیدی اور داد اور خارش اور
دندان کرم خوردہ کو نافع ہی اور اگر کوئی اسکو پیلے تو زہر کشندہ ہی زیتون کا میوہ عمدہ ہوتا ہی
حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہی کہ بہترین نان خورش سرکہ
اور زیت ہی اسکے روغن سے روٹی کھانا اچھا ہی مصفی زہرہ ہی اور بلغم کو دور کرتا ہی
اور مقوی عصرت اور دافع سستی ہی اور بدن کے پٹھون کو مستحکم کرتا ہی اسکا کھانے والا
خوش خلق پاکیزہ نفس و بے رنج رہتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک جنگلی زیتون کا غرغرہ کرنا
درد سر اور درد دندان خونچکان کو نافع ہی اسکو پیس کر کے سرمہ لگانا تاریکی چشم کو دور کرتا ہی
اور دیگر اصحاب کا قول ہی کہ اسکا ضماد نقرس کو نافع ہی اور آنکھون مین لگانے سے روشنی
آتی ہی اور یہ دشتی زیتون خارشت اور قوبا اور درد سر اور درد دندان اور پھیپھڑے کی بیماری کو بحکم
خداے تعالی نافع ہی صورت یہ ہی

سرو وہ موزون درخت ہی جسکی راستی سے معشوقون کے قد کو تشبیہ دیتے ہین
تابستان اور زمستان مین سبز ہوتا ہی اسکی رونق زمستان کی سردی سے ہوتی ہی

اِسکی دھونی سے پشہ بھاگتا ہی اگر اسکے برادہ کو میدہ مین چھوڑ دیوین تو مدت تک میدہ خراب نہوگا اگر اسکی پتی کو شراب مین چھوڑین تو جسکا پیشاب بند ہوگیا ہو اُسکے واسطے نافع ہی اسکے پتون کو گلاب کی ڈالی کے ساتھ سرکہ مین جوش دیکر غرغرہ کرنا منھ صاف کرتا ہی اسکے ہرے پتے کو کوٹ کر زخم پر لگانا مفید ہی اسکی خاکستر عضو سوختہ پر چھڑکنا مفید ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا غرغرہ کرنا درد دندان کو نافع ہی صورت یہ ہی
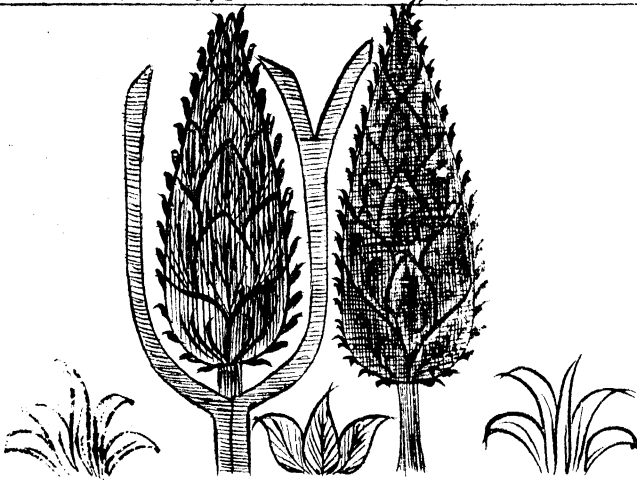
سفرجل درخت ہی مشہور ہی یحیی بن ابی طلحہؓ کا قول ہی کہ اُسکے والد نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین بہی دیکھی اور اُسکی طرف حضرت نے بہی کو دکھا کر فرمایا کہ لو اسکو یہ دل کو پاک کرتی ہی اور یہ بھی روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی توڑ کر جعفر بن ابی طالبؓ کو دیکر فرمایا کہ اِسکی خورش سے انسان کا رنگ صاف اور صاحب اولاد ہوتا ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ دافع تشنگی اور مقوی معدہ ہی اگر شراب کے ہمراہ گزک کرین خمار نہو اور دیگر لوگون کا مقولہ ہی کہ اگر عورت بہی اور انار کھانے کی مداومت کرے اُسکی اولاد نہیم اور دلیر نیک خو نیک ذات ہوگی اور یہ بھی ملاومت مین اثر ہی کہ دودھ چھاتی مین بند ہو جاتا ہی جس جگہ انگور ہون اگر وہان اُسکو رکھین تو خراب ہو جاوے صاحب الفلاحہ اِسکے دیر تک درست رہنے کی تدبیر یون لکھتے ہین کہ اسکو ایسے گھر مین رکھین جہان سوا ے اِسکے دوسری قسم کا میوہ نہو صورت یہ ہی
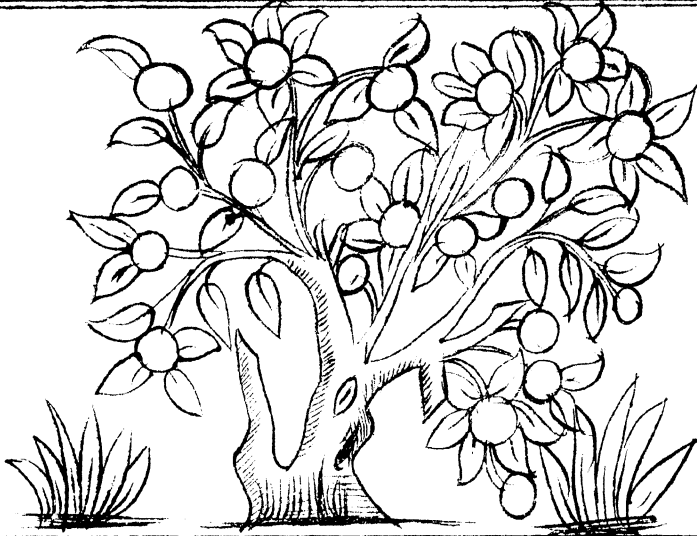
سماق یہ کوہی درخت خودرو ہوتا ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا میوہ مقوی معدہ اور مزیل صفرا ہی اور زخم اور ورم دور کرتا ہی اسکے میوہ کا اگر حقنہ کرین تو بواسیر کے واسطے سودمند ہی اور گوند درد دندان کو مفید ہی صورت اس درخت کی یہ ہی

سمرہ یہ جنگلی درخت ہی جسکا ذکر اکثر عرب کے اشعار مین پایا جاتا ہی اسکے درخت سے خون سا ٹپکتا ہی عرب لوگ کہتے ہین حاضت السَّمُرَۃ یعنے درخت سمرہ کو حیض ہوئی باقی کوئی خاصیت معلوم نہین صورت یہ ہی
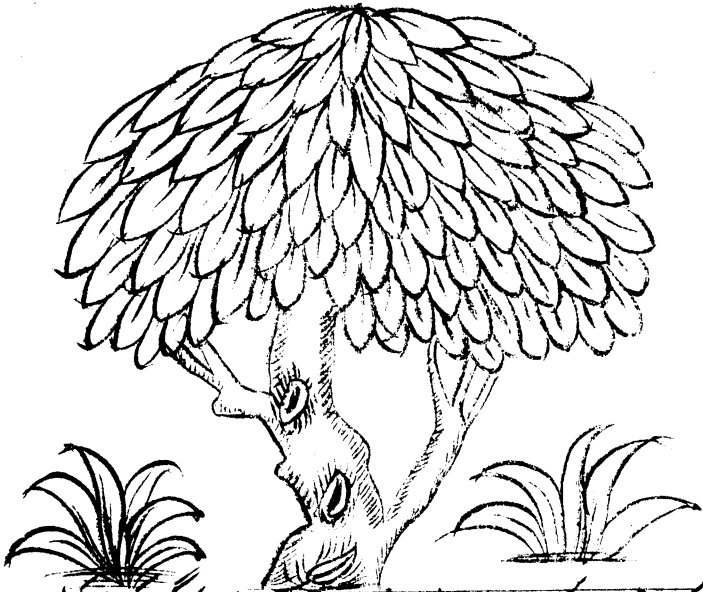
سندروس یہ مشہور درخت روم مین ہی اسکا گوند کہربا کے طور پر ہوتا ہی اور کاہ ربائی مین بھی موثر ہی الا اسکے بمشکل نہین ہی اسکی لکڑی مین روغن ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ خون کو بند کرے کشتی گیر لوگ اس روغن کا استعمال کرتے ہین تاکہ بدن کی سُبکی ہو شیخ رئیس کا قول ہی کہ بواسیر کو خشک کرتا ہی جب اسکی دھونی لیوین اور درد دندان اور خفقان کو اچھا کرتا ہی اور ہبی بھی ہو صورت یہ ہو

شاب اس درخت کا پتا چھوٹی چھولی مچھلیون کے مانند انگلی کے برابر ہوتا ہی اسکا میوہ مانند بندق کے سیاہ رنگ اور اُسمین تین تین دانہ ہوتے ہین اسکو ماہو دانہ اور حب السلاطین یعنے جمال گوٹہ کہتے ہین شیخ رئیس کا کلام ہی کہ نقرس اور درد مفاصل اور عرق النسا اور استسقا مین اسکا مسہل دینا بہت مفید ہی اسکے پتون کو مرغ کے گوشت مین پکا کر کھانا قولنج کو منفعت پہونچاتا ہی صورت یہ ہی
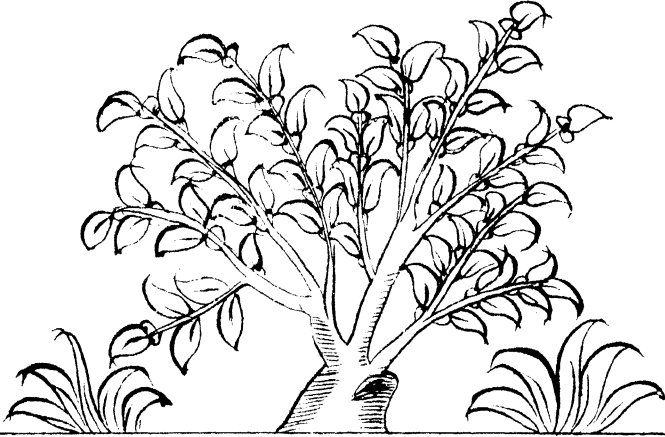
شاہ بلوط یہ درخت سرزمین شام مین ہی اسکا میوہ شیرین صورت مین آدھے جوز کے برابر ہوتا ہی اور مزا اسکا فندق کے برابر ہوتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک اسکا میوہ دافع زہر ہی اور جسکے بدن سے خون جاری ہو اُسے مفید ہی صورت یہ ہی

صندل یہ مشہور درخت ہندوستان مین سفید اور سرخ دو رنگ کا ہوتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک سفید صندل بہت کچھ نافع ہی خصوص گلاب مین پیسکر درد سر مین لگانا اور نیز خفقان کو جو تپ کے سبب سے عارض ہو اگر سرخ کو بھی درد سر مین لگا دین مفید ہو صورت یہ ہی
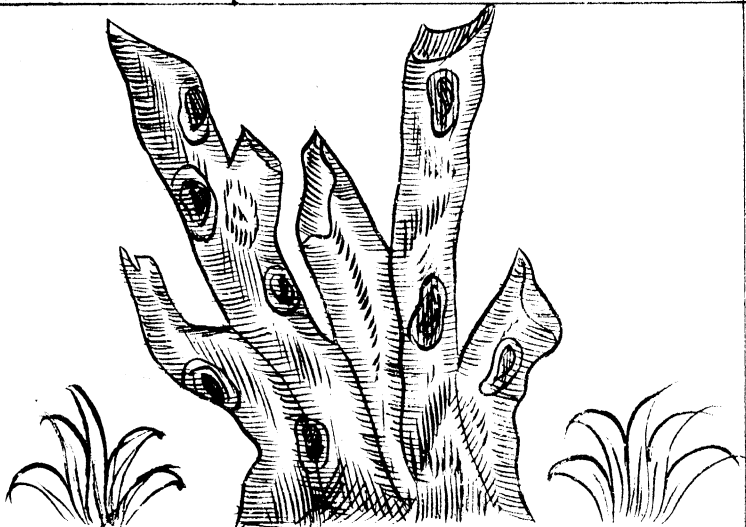
صنوبر یہ درخت اوّل اوّل سرزمین روم مین تھا اِسکی لکڑی سے روغن نکلتا ہی اور مثل شمع کے جلتی ہی اور اسی سے قطران حاصل ہوتا ہی اِسطرح پر کہ اسکا چھلکا آگ پر رکھین اُس سے عرق نکلیگا وہی قطران ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اِسکی لکڑی کی دھونی دینا یا اُسکی خاکستر چھڑکنا نیش زن جانورون کو دفع کرتا ہی مخصوص شراب کے ساتھ اور نیز اُسی کا قول ہی کہ اگر مجلس کے گرداگرد اِسکی خاکستر کو چھڑک دین وہان نیش زن جانورون کا گذر نہو گا اگر قلقیہ اور قلقدیس کو اُسمین اضافہ کرین زیادہ بہتر ہوگا گرم پانی کے جلے ہوے پر اِسکا پوست مفید ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اِسکے پوست کو سرکہ مین جوش دیکر غرغرہ کرنا درد دندان دور کرتا ہی اِسکے پتے زخم کو مندمل کرتے ہین اگر ناف کے نیچے یا فوطون مین درد ہو تو اِسکی کلیون کا مرہم بناکر لگانا مفید ہوگا اِسکا دانہ شیرین استرخاء اعصاب کو نافع ہی اور زہر کژدم کے دفیعہ کو بہتر ہی اگر انجیر یا جوز کے ہمراہ تناول کرین تو مبہی بھی ہی صورت یہ ہی
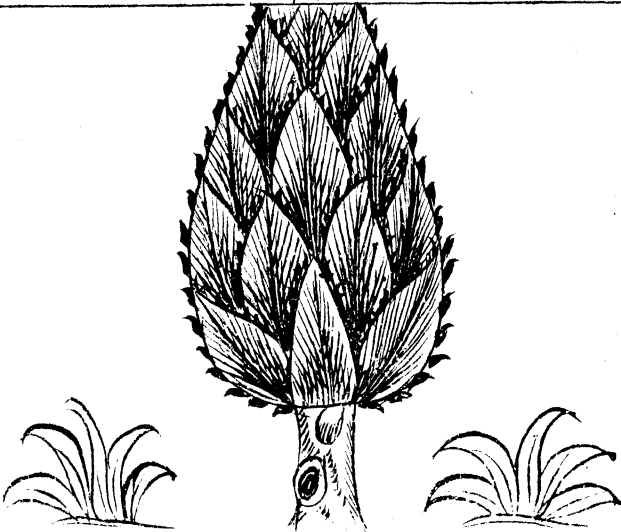
حروہ یہ میوہ دار درخت مانند بلوط کے عظیم ہند کے پہاڑون مین نشو ونما پاتا ہی
اسکے پتے سرخی مائل ہین اگر اسکو پکا دین اور صاف کرکے نوش کرین تو کھانسی دور ہوجاوگی
اور درد دہن کو بھی مفید ہی اسکا گوند مکہ معظمہ کو لیجاتے ہین یہ قوت مین مانند لاون کے ہوتا ہی
اکثر عورات اسکی خوشبو کو پسند کرتی ہین صورت یہ ہی
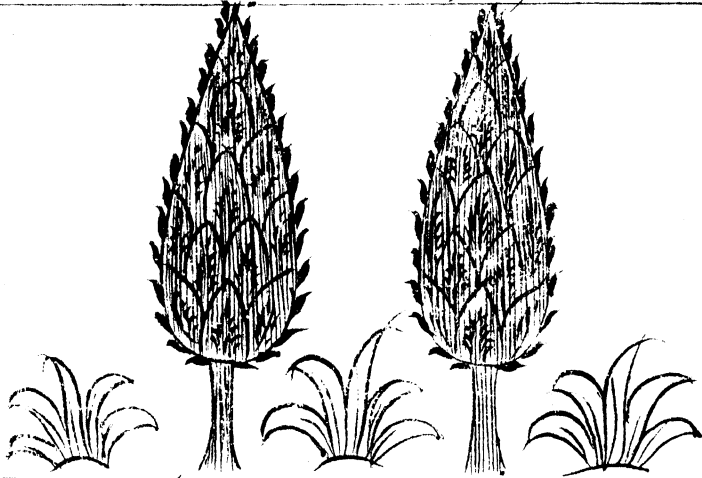
طرفہ یعنے درخت گز شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکی ڈالی سرکہ مین پکا کر لگانا درد تلی کو نافع ہی
اسکے پتون کا جوشاندہ درد دندان مین غرغرہ کرنا نہایت مفید ہی اگر موے سر مین مالش کرین

ہوں دور ہو جائین بعض مجربین کا قول ہو کہ اسکی دھونی لینے سے تازہ زخم خشک ہو جاتے ہین
آنکھ کی بیماریون مین اسکا میوہ مفید ہو اور رتیلا کے جراحت پر نفع بخشتا ہی شیخ رئیس کے
نزدیک اسکے میوہ کو جلا کر اسکی راکھ کو اگر زخم پر لگادین فوراً جراحت خشک ہو جاوے
صورت اسکی یہ ہی
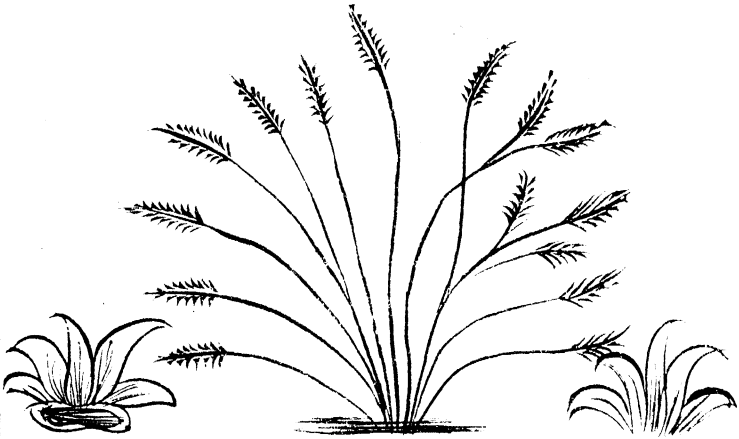
عرعر یہ بھی سرو کے مانند ہوتا ہی اسکو سرد کوہی کہتے ہین اسکی دھونی سے زہردار
جانور بھاگتے ہین اسکا میوہ مشابہ زعرور کے ہوتا ہی مگر زعرور اس سے سیاہ زیادہ ہوتا ہی اسکی
لکڑی کو ابہل کہتے ہین شیخ رئیس کی تحریر ہی کہ اسکی لکڑی کو روغن اور سرکہ مین جوش
دیکر بہرے آدمی کے
کان مین چھوڑنا گرانی گوش
دفع کر دیتا ہی اگر عورت
اسکا حمول کرے تو
فوراً اسکا حمل
گر جاے اور اسکا
شافہ اور دھونی بھی
اسقاط حمل کو
مجرب ہی صورت یہ ہی
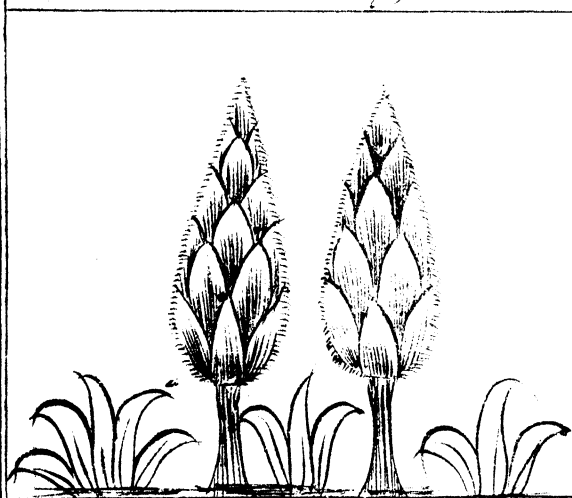
عشر یہ درخت یمن مین ہوتا ہی فارسی مین اسکو کشیہ کہتے ہین اکثر جہالت کے سبب سے عرب کے لوگ اسکا شگون اسطور پر لیا کرتے ہین کہ جب انکو سفر کا ارادہ ہوتا ہی اور کسی دوست سے خیانت کا شبہہ ہوتا ہی تو اس درخت کی ایک ڈال کو دوسری ڈال سے پیچیدہ کرکے روانہ ہوجاتے ہین اور واپس آنکر اس پیچیدہ شاخ کو اگر اسی صورت پر شاخ در شاخ پایا تو سمجھے کہ دوست نے امانت مین خیانت نہین کی ورنہ در صورت اختلاف کے تو یہی گمان کر لیتے ہین کہ ضرور اسکے مال مین خیانت ہوئی ہی کہتے ہین کہ یہ درخت زہردار ہوتا ہی بعض اسکی اقسام ایسی بھی ہوتی ہین کہ اگر کوئی اسکے سایہ مین جا بیٹھے تو موت آجاے اسکی خاکستر داد اور گنج سر پر ملنا مفید ہی صورت یہ ہی

عفص فارسی مین اسکو مازو کہتے ہین پہاڑ پر نشو ونما پاتا ہی کہتے ہین کہ اس درخت مین ایک سال مازو پھلتا ہی اور ایک سال بلوط جاحظ کی تحریر ہی کہ راقم نے مازو اور بلوط کو ایک ہی شاخ مین آویزان پایا پس اگر یہ امر صحیح ہی تو اس درخت کی شان مین ہم یہ کہ سکتے ہین کہ جسطرح حیوانات مین خرگوش ہوتا ہی کہ یہ بھی ایک سال نر ہوتا ہی اور ایک سال مادہ اسی طرح اسکی بھی کیفیت ہی اور جس درخت مین مازو اور بلوط دونون باہم ہون پس اسکی مثال مثل خنثی کے ہی

شیخ رئیس کے نزدیک خارش اور گوشت زائد کو دفع کرتا ہی اسکا خضاب بھی لگاتے ہین
اسکا مغز اگر سرکہ مین پیسکر لگائین خون کا جریان بند کرتا ہی صورت یہ ہی

عناب یہ مشہور درخت ہی جرجان کی سرزمین پر بہت ہوتا ہی اسکے پتون کا مرہم لگا اور چشم کو
مفید ہی کہتے ہین کہ یہ درخت خون کو چوستا ہی یہان تک کہ اگر کوئی ہاتھ اسکے درخت پر رکھ دے
تو کچھ دیر مین اُس ہاتھ کا خون کسی قدر چوس
لیتا ہی اسکا میوہ خون کا بہنا مسدود کرتا ہی
اگر یہ منظور رہی کہ اس درخت کو اس جگہ
اکھاڑ کر دوسرے شہر مین لیجائین
تو ہر روز چار پایہ چیر لادکے لیجائین
بدلا کرین کیونکہ اگر ایک ہی چار پایہ رہیگا
تو اسکی رطوبت خشک ہو جائیگی اور وہ مر جائیگا
جالینوس کی تحریر ہی کہ اسکی تاثیر خون کو
چوستی نہین ہی بلکہ گاڑھا کر دیتی ہی اگر
اسکی لکڑی سے مالش کرین تو رنگ کی
صفائی ہوتی ہی چہرہ پر اسکا غازہ بنا کر
لگانا رنگ و روغن زیادہ کرتا ہی صورت یہ ہی

عود یہ ہند کے دریاؤن مین ظاہر ہوتا ہی اسکی جڑ کو اُکھاڑ کر زمین کے نیچے دفن کرتے ہین
جب وہ سڑ جاتی ہی تو اُسکا پوست اُتر کے عود خالص نکل آتا ہی شیخ رئیس کا تجربہ ہی
کہ اُسکو دانتون سے کچلنا اور چبانا گندگی دور کرتا ہی اور دہن کو خوشبودار بناتا ہی اور دماغ کو
نافع اور مقوی حواس اور مفرح دل ہی شکر ملا کر اسکو آگ پر چھوڑنے سے خوشبودار دھوان
اُٹھتا ہی اِسکی شراب مین یہ تاثیر ہی کہ درد ریح کو نافع ہی صورت یہ ہی
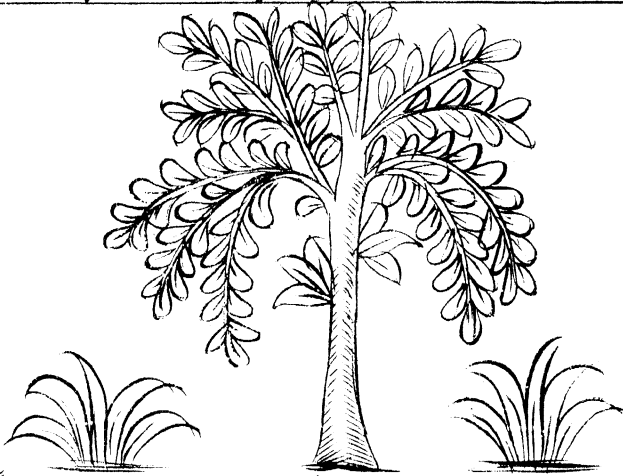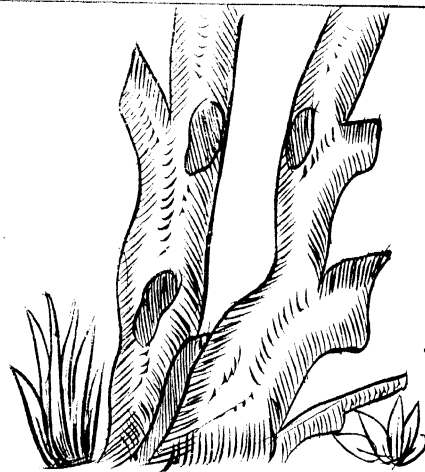
غبیرا مشہور درخت ہی اسکی لکڑی کو مدتون تک اگر پانی مین چھوڑ دیوین تو بھی نہ سڑیگی
اکثر حمام کے دروازون پر اسکی
لکڑی کو نصب کرتے ہین اِسکی
شاخ جہان پر رکھ دین مکھیون کا ہجوم
ہوجاتا ہی اِسکے پھولون کی خوشبو سے
عورات کو بکثرت شہوت پیدا ہوتی ہی
اور اسقدر بیتاب ہوجاتی ہین
کہ صبر نہین رہتا ہی اور شرم جاتی رہتی ہی
شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر شراب
نوشی مین اِسکی گزک کھاوین تو
شراب کا نشہ جلد تر عروج نہ کریگا اور کثرت بول اور اسہال کو نافع بھی ہی صورت یہ ہی

غرب اسکو فارسی مین سپیدار کہتے ہین شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ اسکی لکڑی کو جلاکر سرکہ مین ملاکر ابٹنا لگانا پھنسیون مین مفید ہی اسکا پوست خضاب مین جزو اعظم ہی اسکی ہری ہری پتیان پیسکر زخمون پر لگانا اچھا ہی انکے سوا اور بھی اشخاص لکھتے ہین کہ اگر کسی کے حلق مین جونک چمٹ گئی ہو تو اسکو چاہیے کہ اسکا پتا کچلکر عرق نکالے اور نوش کرے فوڑا جونک علحدہ ہو جائیگی اسکے پھول دھند کے عارضہ کو مفید ہین اسکے گوند سے بورق بنتا ہی اور وہ آنکھون کے دھند کو مفید ہی صورت یہ ہی

قاداثیا یعنے درخت عود صلیب یہ درخت روم اور ہند مین ہوتا ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکی لکڑی کو اگر بدن کے کالے داغون پر ضماد کرین تو ضرور نفع ہوگا اگر اسکو بطور تعویذ کے گلے مین حمائل کرین تو نقرس اور صرع کے عارضون کو نافع ہو اسکا میوہ پندرہ دانہ اگر شراب کے ہمراہ گزک کرین تو دیوانگی اور مرگی کو نفع دیتا ہی صورت یہ ہی

فستق یعنے پستہ اسکا درخت بادام اور انگور کی خاک سے پیدا ہوتا ہی اسکی لکڑی مین ہینگ بھی ہوتی ہی شیخ رئیس کی تحریر ہی کہ نیش زن جانورون کے زہر پر اسکا ضماد کرنا مفید ہی اور انکے سوا اور تجربہ کارون نے لکھا ہی کہ مقوی اور مبہی ہی اور بلغمی کھانسی کو بھی مفید ہی اسکے روغن کے استعمال کرنے سے آنکھ کی زردی دور ہوجاتی ہی اور اسکی دھونی سے کپڑہ کی جوئین مرجاتی ہین تصویر یہ ہی
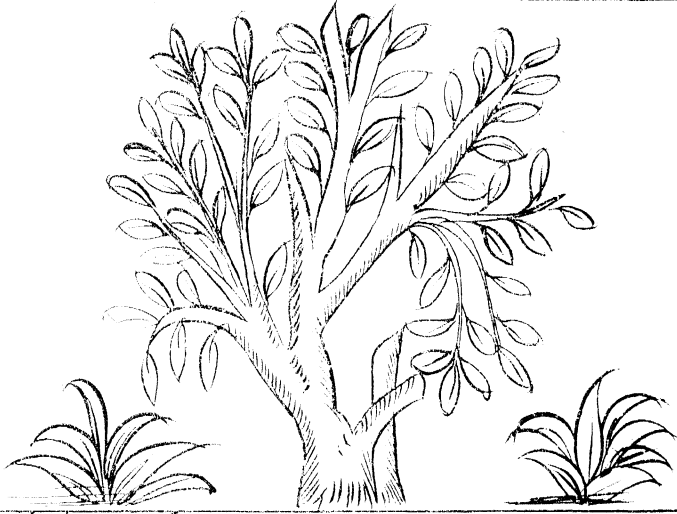
فلفل یہ درخت سرزمین ملیبار پر ہوتا ہی بڑا عظیم الشان ہی اسکے تھالے کے گرداگرد پانی بھرا رہتا ہی جسوقت ہوا چلتی ہی اسکے صدمہ سے مرچین جھڑتی ہین اور پانی پر تیرتی پھرتی ہین اسی وجہ سے فلفل کا پوست اکھڑا اور ٹیکا ہوا ہوتا ہی یہ درخت کسی کی ملکیت مین نہین ہی خودرو گرما سرما مین ثمردار اور ہرا رہتا ہی فلفل بطور خوشہ کے گچھے گچھے ہوتے ہین جب آفتاب کی تیزی کا وقت آتا ہی پتیان چارون طرف سے خوشون پہ سایہ کرتی ہین اور کچھ ایسے طرز سے جھکی ہوئی ہوتی ہین کہ آفتاب کی حرارت انپر اثر نہین کرتی ہی اور جب آفتاب کی حرارت کم ہو جاتی ہی تو پتیان ان خوشون پر سے ہٹ جاتی ہین تاکہ ہوا انکو لگے اسکا درخت انار کے طور پر ہوتا ہی اسکے دو پتون کے درمیان دوشاخہ ہوتا ہی جسکی ہر ایک ڈالی برابر انگلیون کے ہوتی ہی اسپر خوشہ فلفل کا ہوتا ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ جو کچھ اول اول میوہ درخت سے نکلتا ہی وہ فلفل ہی

بعد اسکے اُسکا دانہ ایک ہوتا ہی جسکا نام دار فلفل ہی اور یہ دانہ نیش زن جانوروں کے
گزند کے واسطے ازحد نافع ہی اور بہی بہی ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اگر نطرون کے ساتھ
فلفل کو ضماد کرین تو بہق کا داغ دور ہوجاویگا اور زفت مین ملاکر لگانا خنازیر کو نافع ہی اکثر
یہ بھی کہتے ہین کہ دافع حبس بول اور آنکھ کے دُھند کو نفع بخش ہی اگر عورت بعد جماع کے
فلفل کے سفوف کو باریک کپڑہ مین پوٹلی باندھ کے حمول کرے تو پھر حمل نرہیگا صورت یہ ہی

فندق اس مشہور درخت کی لکڑی سے اگر کژدم کے گرداگرد ایک حلقہ سا کھینچ دین
تو کژدم اُس حلقہ سے باہر نہین جاسکیگا بقراط حکیم کی تحریر ہی کہ اسکا میوہ مقوی
دماغ ہی اور شیخ رئیس کے نزدیک اگر اسکا روغن سلائی مین لیکر آنکھ مین
لگائین تو آنکھ کی سبزی دفع ہوگی اور اگر اسکو تلی کی پتی اور انجیر کی لکڑی کے ہمراہ
پیسکر لگائین تو نیش زن جانوروں کے حق مین اکسیر ہی جو کوئی اسکی لکڑی کو پاس
رکھے اُسکو کژدم کے آزار سے حفاظت رہیگی اسکے عرق کو دار الثعلب پر لگانا
مفید ہی بال نکل آتے ہین اگر کوٹ چھان کر شہد کے ساتھ نوش کرین کھانسی کو
زائل کرے اسکی گزک کرنے سے مستی جاتی رہتی ہی اور فہم وذکا بڑھتا ہی
اگر اسکو جلاکر خاکستر بنادین اور زیت مین ملاکر کرنجی آنکھ والے لڑکون کے سر کے
طور سے لگادین تو فوراً نافع ہو صورت یہ ہی
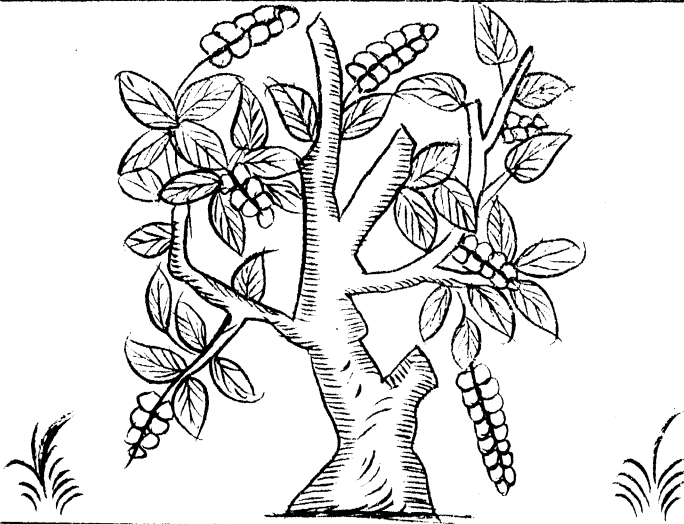
فیلزہرج اس درخت کے بعض میوہ سے رسوت بناتے ہین یہ درخت بالکل فلفل کے درخت سے مشابہ ہوتا ہی شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ اسکی لکڑی کا خضاب بنانا اور بال ہین استعمال کرنا بالون کو مستحکم کرتا ہی اسکی جڑ اگر سرکہ مین جوش دیکر نوش کرین درد تلی کو دور کر دے اسکے جس میوہ سے حضض بناتے ہین اگر اسکو پیسکر چھائین پر اُبٹنا کرین نہایت نافع ہی اور بالون کو سُرخ رنگ کرتا ہی جس شخص کے بن دندان سے خون نکلتا ہو اگر اسکا استعمال کرے فوراً مسدود ہو جاوے اور آنکھون کے درد اور سفیدی کو دور کر دیتا ہی اور زیر آنکھ کی خارش اور بواسیر کے حق مین نافع ہی جسکو باولا کتا کاٹے اور وہ اسکا ضماد کرے تو نافع ہی صورت یہ ہی

قرنفل یہ درخت ہندوستان کے بعض جزائر مین ہوتا ہی اسکا میوہ یاسمین کے ہمرنگ ہی ہان اتنا فرق ہوتا ہی کہ اسکا مزہ تیز ہوتا ہی یہان کے جزیرے والے لونگ کو یون نہین توڑتے ہین مگر جب اچھی طرح سے پختہ ہوجاے اور یہ عمل انکا اس نظر سے ہی تاکہ بجز اُس جزیرہ کے دوسرے مقامات والے اسکی تخم ریزی نکر سکین اور یہ درخت جم نسکے شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ اسکا استعمال دہن کو خوشبودار اور آنکھون کی روشنی بڑھاتا ہی اور نیز اکثرون نے لکھا ہی کہ بیہوشی کو بھی نافع ہی اور مقوی دل ہی

صورت یہ ہی

قصب یعنے نرکل اس مشہور درخت کے چند اقسام ہوتے ہین بعض قصب شکر ہوتا ہی مگر جو سنر زمین مصر مین ہوتا ہی وہ سب سے عمدہ ہی سرفہ اور درد سینہ کو نافع ہی شیخ رئیس کہتا ہی کہ اسکا گوند بصارت افزا ہی اور اسکے پوست اور جڑ کا لگانا داء الثعلب کے عارضہ کو مفید ہی حرقع گل قصب کو کہتے ہین اگر کان مین پڑجاے انسان بہرا ہوجاوے اور پھر وہ کان سے باہر نہین نکل سکتا ہی اور قصب کا ضماد زخم کژدم پر نافع ہی بعض قسم قصب الذریرہ ہی یہ ملک نہاوند مین ہوتا ہی اور جو زمینۃ الرکاب یعنے پشتہ کوہ نہاوند پر نہین ہوتی ہی اُسمین فائدہ مثل قصب الذریرہ کے نہین ہوتا ہی بلکہ عام نرکل کے مثل ہوتی ہی شیخ الرئیس کا قول ہی کہ بیکار خون کا زائل کنندہ اور سرفہ کو نافع ہی اگر حلق مین اسکا دھوان پہونچاوین سرفہ کو مفید ہی اور تخم کرفس اور شہد کے ہمراہ استسقا کو نافع ہی

بعض قصب الفناد ہوتا ہی یعنے نیزہ جو زمین ہند مین ہوتا ہی اُسی کا نیزہ بناتے ہین کہتے ہین
کہ یہ خود بخود جل اُٹھتا ہی یعنے جسوقت ہوا تند ہوئی اور ایک دوسرے سے بھڑ گئے
تو فوراً احراق ہوتا ہی اُسکی خاکستر سے طباشیر ہاتھ آتا ہی یہ طباشیر خفقان اور آماس چشم کو
نافع ہی اور مقوی دل اور تپ کو مفید ہی بعض اُنمین سے مشہور قصب ہی جس سے ایک مرتبہ
اگر سانپ کو مارین تو پھر وہ حرکت نہین کر سکتا اور اگر دوبارہ مارین تو پھر سانپ صحیح ہو جائے
اِسکی جڑ اور پتے اگر پیاز کے ساتھ پیس کے جہان کانٹا گڑ کے رہگیا ہو وہان پر لگا دین تو
وہ کانٹا فوراً نکل آوے اور خون حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اگر کھانے مین نمک زیادہ
ہو گیا ہو تو نی کو پیسکر دیگ مین ڈال دین نمک اُسکا کم ہو جائیگا اِسکی جڑ مین قوت جاذبہ ہی
اگر اِسکو کوٹین اور جس عضو مین لوہا گھس گیا ہو وہان مرہم لگا دین نکل جاویگا صورت یہ ہی

کافور یہ بڑا درخت ہی ایک جم غفیر کو اِسکے سایہ مین آرام ملتا ہی شیر ببر اِس درخت سے
مانوس ہی پس آدمی وہان پہونچ نہین سکتا اِسکی لکڑی سفید اور سبک اور نرم ہوتی ہی
اکثر اُسکے اندر کافور جما ہوا ہوتا ہی اور نیز اِسکا گوند بھی کافور ہوتا ہی اور درخت کی جڑ سے
نکلتا ہی محمد زکریا نے لکھا ہی کہ کافور اِس درخت کا اندرون درخت ہوتا ہی پس
اُس درخت مین سوراخ کرکے کافور نکالتے ہین شیخ رئیس کہتا ہی کہ کافور کی
مداومت بہت جلد بال سفید کرتی ہی اور گرمی کے درد سر کو نافع ہی اور خورش اِسکی مقوی دماغ

اور قاطع باہ کی صورت یہ ہے

کرم یعنی انگور اسکو فارسی مین رز کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ جسوقت اسکے
درخت کو لگا دین اول سال بکثرت خوشہ نکلینگے اگر یہ منظور ہو کہ یہ درخت رز بہت
نافع اور اُسکی جڑ مستحکم اور جلد بزرگ ہو جاوے تو اُسکے درخت کو کہنہ نہ لینا چاہیے اور
اوّل ماہ دسے مین جمانا چاہیے اور اُسکے تھالے مین گوبر ڈالنا چاہیے اور بلوط وارغوان بھی
چھوڑ دیوین اور کسی قدر باقلا بھی اگر یہ سب شرطین کیجاوین ہمارے دلی حاصل ہو اگر
اُسکے پودہ کو درمیان سے شگاف کرین اور اسمین سقمونیا رکھ دین تو اُسکا پھل مسہل ہوگا
یعنے جو اُسکا پھل کہایگا اُسکو اسہال شدید عارض ہوگا یہ بھی لکھا ہی کہ انگور سفید اور سرخ
اور سیاہ کے پودہ کو شگاف کرکے ایک دوسرے مین چسپان کرکے لگا دین تو ہر سہ
پودہ ایک درخت ہو جاوینگے اور میوہ اُنکا سرخ وسفید وسیاہ تین رنگ کا ظاہر ہوگا اگر
انگور سفید کے نیچے کی زمین کھود کر اسمین نفط چھوڑین تو اُس انگور کا رنگ سیاہ ہوگا اگر منظور ہو کہ
رز کے درخت مین کیڑے نہ لگین پس ایک آلہ آہنی سے جسمین خروس یا مرغ کا خون لگا ہو اُسمین
شگاف کرکے گوبر کی دھونی اس درخت کو دین آفت سرما سے محفوظ رہیگا جو پانی کہ درخت رز سے

ٹپکتا ہی اسکو دمع الکرم کہتے ہین یعنے اشک انگور اسکو جمع کرکے اگر شراب خوار کو
پلا دین تو اسکی عادت نشہ خواری کی چھوٹ جایگی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکے استعمال
خارش اور داد کی مدافعت ہوتی ہی جس شخص کو گرمی سے دردسر ہو اسکے پتے کو پیسکر
ضماد کرے فوراً دفع ہو جاویگا اور اسکے پتے چبانے سے بن دندان بوسیدہ صحیح ہو جاتی ہی
اسکا پھل کئی قسم کا ہوتا ہی سب سے عجیب تر عیون البقر ہی یعنے بیل کی آنکھین جسکا دانہ
مانند جوز کے سیاہ اور بڑا ہوتا ہی ایک قسم اصابع العذاری ہی یعنے مثل انگشتان خالی
زن باکرہ کے یہ نہایت سرخ اور لمبے دانہ کا انگور ہوتا ہی اکثر اسکے خوشہ ایک گز تک کے
ہوتے ہین ایک قسم دوالی یعنے مثل چرخی کے ہوتا ہی سیاہ رنگ اسکے خوشے مانند
سر آدمی کے گول گول آویزان ہوتے ہین شیخ رئیس لکھتا ہی کہ جو کوئی اسکو بغیر پانی کے
دھوئے ہوئے فوراً توڑ کر کھائے تو قراقر اور نفخ شکم ہوتا ہی اور شیخ کے سوا اور لوگون نے
لکھا ہی کہ اسکی خاصیت یہی ہی اور اسکا استعمال بدن کو فربہ کرتا ہی انگور کو جلا کے اسکی خاک
سانپ کے زہر مین نافع ہی اور اسکی خاکستر کو مین بواسیر پر لگانا عمدہ دوا ہی اسکی شراب کی
پیدایش جمشید بادشاہ کے عہد مین بتاتے ہین تذکرہ ہی کہ بادشاہ مذکور شکار کھیلتا ہوا
کسی پہاڑ کے نیچے پہونچا اور وہان انگور کے درخت مین خوشہ آویزان پائے تعجب سے فرمایا
کہ تیئے اس کوہستان مین زہر کا درخت سنا تھا شاید یہ وہی درخت ہو پس ان خوشون کو
حفاظت سے رکھنا چاہیے اور کسی گردن زدنی شخص کو کھلا کے اسکا تجربہ کرنا چاہیے بموجب
حکم لوگون نے خوشہ انگور کو افشردہ کرکے اسکا عرق برتن مین جمع کر لیا یہان تک کہ اپنے
ملک مین پہونچا اور وہان پہونچکر ایک مجرم کو وہ شیرہ پلایا مجرم نے اسکے زہر ہونے کی خاصیت کا
ماجرا تو سن لیا تھا اسکو جان شیرین تلخ ہوئی اور بڑی مایوسی اور سختی سے اسکو پیا
سب نے یقین کیا کہ بیشک یہ زہر ہی تھوڑی دیر کے بعد نشہ نے گرمی کی بیہوشی
چڑھ آئی سرور جو آیا ناچنا شروع کیا لوگون نے سمجھا کہ یہ موت کا سامان ہی کسیقدر اور زیادہ
شیرہ پلادیا کثرت نشہ مین آکر وہ بیچارہ سرگرم خواب ہوا اسے سوتا دیکھکر لوگون نے خیال کیا
بلکہ یقین ہو گیا کہ زہر نے سرایت کی اور یہ مر گیا جب وہ بیدار ہوا تو اسنے اور بھی طلب کرکے
نوش کیا اور جو کچھ سرور اسکو حاصل ہوا تھا وہ لوگون سے بیان کیا یہ کیفیت جب حضرت
بادشاہ نے سنی اور اسکی خوش فعلیان بھی دیکھین خود بھی تھوڑا سا شیرہ نوش فرمایا

اور اسکی لذت سے مسرور ہوا آخر کو حکم دیا کہ بادشاہی باغ مین اسکے درخت لگائے جاوین
بعض فقیہون نے کہا ہی کہ خمر کا پینا واسطے دوا کے جائز ہی پس اسی حکم پر کہتے ہین کہ
شراب محرک شہوت اور دافع شب کوری و انواع زہر و مقوی و مبہی ہی اور اسکا شرب دل کو خلط
فاسدہ سے پاک کرتا ہی خصوصًا مفاصل اعضا کو بہت نافع ہی مگر بطریق دوا کے استعمال کیا جاوے ورنہ
کثرت مین پُر نقصان ہی فراموشی اور رعشہ اور ضعف عقل پیدا ہوتا ہی اور دہن گندہ ہوجاتا ہی قوت باہ باطل ہوتی ہی
آنکھون سے روشنی جاتی رہتی ہی اکثر سکتہ اور صرع اور فالج مین گر کر مرگ مفاجات حاصل ہوتی ہی
اسکا سرکہ بموجب حدیث صلعم بہترین نان خورش ہی جس عضو سے خون جاری ہو اسپر اسکے سرکہ کا لگا دینا
خون کو بند کرتا ہی اور نیز خارش اور قوبا اور سوختۂ آتش کو مفید ہی اور نیز درد سر گرم کو نافع ہی اسکا
غرغرہ کرنا جنبش دندان کو مستحکم کرتا ہی اگر کسی کے حلق مین جونک رہگئی ہو سرکہ پینے سے فورًا
علحدہ ہوجائیگی اور مقوی مبہی بھی ہی استسقا کو زائل کرتا ہی اور گزیدہ عضو کو نافع ہی اور خشک اسکا
یعنے مویز حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زیاد بن ابی نے روایت کی ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ زبیب سب قسم کے کھانے سے بہتر ہی مستحکم کنندہ عصبہا اور فرو کنندہ غضب ہی
اور پروردگار کو خوشنود کرتا ہی اور بدبوے دہن دور کرتا ہی بلغم دفع کرے رنگ رو صاف ہو
حکما کا قول ہی کہ مویز مقوی معدہ ہی اور مع تخم حابس اسہال اور بغیر تخم ملین طبع ہی صورت یہ ہی

کمثری یعنے امرود صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ اگر اسکے میوہ کو چاہین کہ درخت سے زمین پر
نگرے تو نمک تھیلی مین چھوڑکر امرودون پر باندھین جب تک وہ تھیلی بندھی رہیگی وہ پھل نگریگا
اسکا پھول مقوی دماغ ہی اور تقویت معدہ مین بڑا موثر ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ دافع تشنگی ہی
اور صفرا کو دفع کرتا ہی مگر قولنج پیدا کرتا ہی صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ امرود کو زفت مین آلودہ
کرکے رکھنا مدتون تک سالم اور عمدہ رکھتا ہی اگر امرود کے منہ پر زفت لگاکر ظرف گلی مین رکھین
اور اُس برتن کے منہ پر بھی زفت لگادین تو مدتون تک امرود کو نقصان نہ پہونچیگا صورت یہ ہی

لاعیہ یہ درخت زہردار سمجھا جاتا ہی پہاڑون کے کنارے مین ہوتا ہی اسکے پتون کو گوشت
چھانکر پینا اسہال لاتا ہی اسکے شگوفہ
مین بڑی خوشبو ہوتی ہی شہد کی
مکھی اسکو بہت رغبت سے کھاتی ہی
مگر اسکا شہد مضر ہوتا ہی اگر اسکی
لکڑی کسی حوض یا تالاب وغیرہ مین
چھوڑدین تو اُس حوض کی ساری
مچھلیان مردہ کی صورت پانی پر
تیرنے لگینگی اسوقت نہایت آسانی سے
شکار ہوسکتی ہین صورت یہ ہی

لبان یہ درخت کانٹے دار ہوتا ہی دو گز سے سوا اونچا نہین ہوتا ہی اکثر پہاڑون مین اُگتا ہی
اور درخت عمان کے مانند ہوتا ہی اسکا پتہ مانند برگ آس کے ہوتا ہی اسکے گوند کو کندر
کہتے ہین اسکے حاصل کرنے کا یہ قاعدہ ہی کہ اُسکے نیچے چند گڑھے بطور زخم کے کھودتے ہین
اُسی مین یہ بہ کر کندر جمع ہوجاتا ہی جو شخص اسکو ہمیشہ دانتون سے کچل کچل کر چوسا کرے ذکاوت
بڑھتی ہی حافظہ تیز ہوتا ہی بھولی ہوئی باتیا د آجاتی ہی علاوہ اسکے جراحت کے اندمال کو مفید ہی
اگر کسی کے تو با یعنی وادکا عارضہ ہو کندر کو بط کی چربی مین ملاکر ضماد کرین ضرور زائل ہوجائیگا
اور خون رعاف کو بھی جریان سے مسدود کرتا ہی صورت یہ ہی
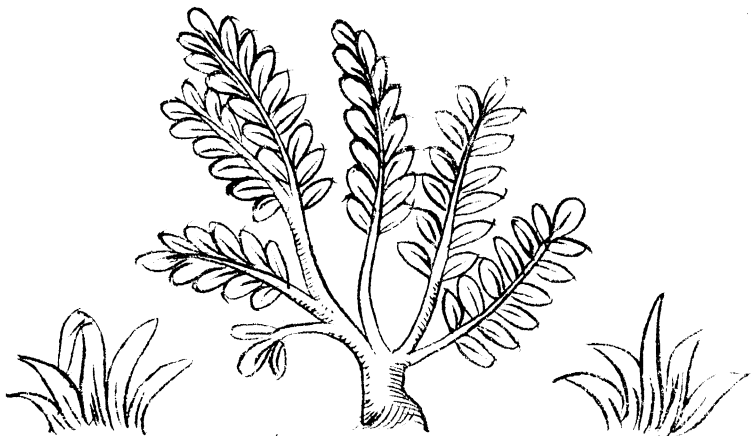
لوز یہ درخت مشہور ہی بادام کو کہتے ہین اسکی تخم ریزی کی ترکیب صاحب الفلاحۃ کیا عمدہ
لکھتا ہی کہ اول بادام کو شہد مین تر رکھنا چاہیے تاکہ اُسکا پھل شیرین ہو اگر یہ منظور ہو کہ
بادام کا پوست ایسا ملائم رہے کہ ہاتھ سے بلا تکان دور ہوجاوے تو وہی ترکیب جو جوز کے
واسطے بتائی گئی ہی عمل مین لانا چاہیے علاوہ اسکے یہ بھی ایک تدبیر ہی کہ بادام کو کودک یا
باکرہ عورت کے بول مین برابر پانچ روز تک تر کر کے بووے اسکی بھی خاصیت وہی ہی
یعنے بادام کو کاغذی پوست بنادیتی ہی بادام شیرین کھانسی کو مفید ہی اور اسکا تناول کرنا
فربہی بھی لاتا ہی مخصوص اگر انجیر کے ہمراہ کھانے مین مداومت کیجاوے اور باولے کتے کے
زہر کو بھی نافع ہی شیخ رئیس کے نزدیک بھی بادام شیرین کی خاصیت فربہی لاتی ہی اور
آنکھون کو مقوی اور قولنج کی مزیل ہی اور بادام تلخ کی جڑ پکا کر داد اور قولنج پر مالش کرنا مفید ہی اگر

شہد مین ملاکر ابٹنا کرین تو چھوٹی چھوٹی پھانسیان جو اکثر بدن مین ظاہر ہوتی ہین دفع ہوجاینگی
جو شخص نہار منھ بادام کے ساتھ دانہ کھایا کرے اور نیز قبل شغل بادہ نوشی کے پانچ دانہ کھالیا کرے
تو چنداں بیہوشی ظاہر نہوگی اور نیز خارش کو مفید ہی واللہ اعلم بالصواب صورت یہ ہی
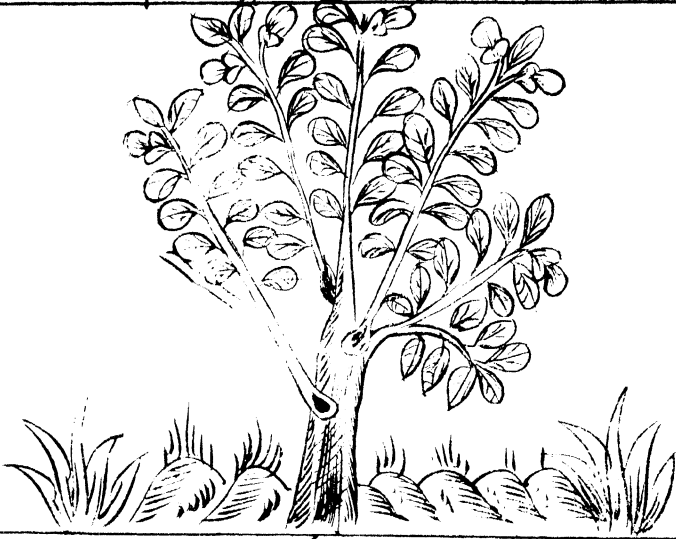
لیمو یہ درخت گرم سیر ملکون مین پیدا ہوتا ہی اسکی خاصیت اور ترشی ترنج کے ہمسر ہوتی ہی
خصوص زہر مار کے مدافعت مین تو اکسیر ہی ابو جعفر بن عبداللہ کی **حکایت** ہی کہ وہ جہان
رہتے تھے اُسی مکان کے زیر دیوار ایک باغ بھی شگفتہ تیار تھا اتفاقاً اُس باغ مین ایک
اژدھا مثل سیاہ مشک کے طویل و عریض ظاہر ہوا ہر چند اسکی مدافعت مین بہت سی تدبیرین
کین اور اکثر اس فن کے ہوشیار اور افسونگر بلوائے مگر کوئی اُس اژدہے پر غالب نہ آیا ایک روز ایک
چابکدست افسونگر آیا اُس سے التجا کی اور سانپ کو دکھایا دیکھتے ہی اسکے وہ شخص کانپ اُٹھا
اژدہے نے لپک کر کام تمام کیا یہ خبر جو مشہور ہوئی سب نے ہمت ہاری جب کوئی تدبیر نظر
نہ آئی ابو جعفر نے باغ کا رہنا ترک کیا ایک روز ایک شخص اُنکے پاس آیا اور اژدہے کی جائے سکونت
دریافت کی انھون نے سارا ماجراے گذشتہ بیان کر دیا افسونگر نے کہا کہ وہ تو ہمارا بھائی تھا
ہم اُسی کے انتقام لینے کو آئے ہین ذرا تکلیف کرکے رہبری کر دیجیے پھر ہم سمجھ لینگے
آخر اس درخواست کے بموجب ابو جعفر اُسکے ہمراہ ہولیا باغ مین لیجا کر دکھلا دیا اور خود چھت پر جا بیٹھا
اس جادوگر نے کوئی روغن نکال کر اوّل اپنے بدن پر لگایا پھر اژدہے کی طرف جھپٹا اور

دوسرے ایک قسم کا روغن نکال کر دھوان کرنا شروع کیا پس وہ افعی پر زہر ظاہر ہوا اور
اس شخص کو دیکھ کر بھاگا اُسنے بڑھ کر پکڑ ہی لیا تب تو اُس موذی نے انگلی اُسکے ہاتھ پر چین مارا اور
بیچارے کا کام تمام کیا یہ سانحہ دیکھ کر ابو جعفر کی امید اور بھی منقطع ہو گئی اور ہر طرف سے مایوس ہو کر
گھر بیٹھا ایک روز دوسرا آدمی آیا اور حسب دستور سے پہلے شخص نے آکر سوال کیا تھا اُسنے بھی وہی کلمات
بیان کیے ابو جعفر نے جواب دیا کہ اب مجھے یہ جرأت نہین ہی کہ تیرے بھی خون کا داغ
اپنے دامن پر لگاؤن اُسنے جواب دیا کہ وہ دونون بیچارے میرے بھائی تھے بھائیون کے
جوش محبت سے ناچار ہون جب بہت مصر ہوا ابو جعفر نے اُسکو بھی باغ مین پہونچا دیا اُسنے بھی
وہان پہونچکر اُسی گذشتہ دستور العمل کے مانند روغن لگا کر دھوان کرنا شروع کیا اور اُدھر سے
سانپ ظاہر ہوا اور ساتھ ہی پچھلے پانون بھاگنا شروع کیا افسونگر نے دوڑ کر اُسکا سر
پکڑ لیا اور فوراً اپنے پٹارہ مین رکھ لیا مگر اس پکڑ دھکڑ مین سانپ نے بھی اُسکی انگلی مین دانت مارا
اُسنے فوراً انگلی کو کاٹ ڈالا اور کوئی روغن نکال کر جوش دیا اور زخم پر لگایا ابو جعفر اُسکو ہمراہ لے
اپنے گھر کو چلا اثناے راہ مین کوئی شخص لیمو لیے ہوے چلا جاتا تھا افسونگر نے لیمو دیکھ کر اُنسے دریافت
کیا کہ یہ میوہ کیا تمھارے شہر مین مل سکتا ہی اگر ممکن ہو تو منگوا دو اُنھون نے حسب خواہش لیمو موجود
کر دیے اُسنے کچھ تو چاک کر کے یونہین کھائے کچھ نچوڑ کر اُنکا عرق نوش کیا اور کہا کہ
حق تعالی نے مجھکو ان لیموؤن کی برکت سے صحیح و تندرست کر دیا اگر ہمارے بھائی بھی اُس
میوہ کو پاتے ہرگز جان سے نہ جاتے یہ لیمون ہمارے ملک عمان مین تریاک اعظم ہی غرض کہ بعد ازان
اژدہے کے سر و دم کاٹی اور جوش دیکر اُسکا روغن نکالا اور ساتھ لیکر اپنی راہ چلا گیا صورت اُس درخت کی یہ ہے
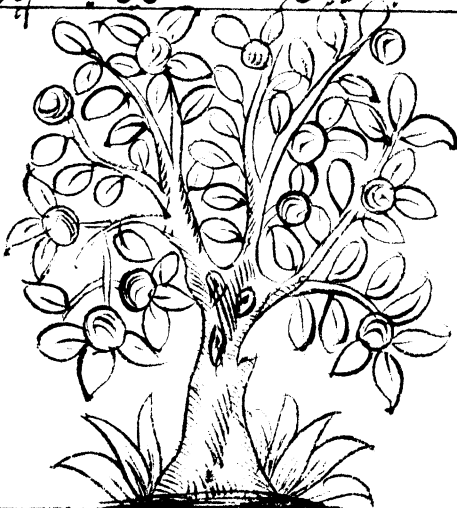
مشمش یعنے زردآلو یہ ایک درخت ہی کہ اسکا میوہ بخلاف اور میوون کے مع پوست
دمغز کھاتے ہین جناب حضرت مرتضی مشکلکشا علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانی یہ روایت سُنی
گئی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب حق تعالی نے
ایک پیغمبر کو نازل فرمایا اُسکی قوم اُسکی نبوت کی معتقد نہین ہوئی اور نہ بیعت کی آخر
سال بھر کے بعد اُس قوم کے بڑے عید کا دن آیا وہ لوگ زرد کپڑے پہن پہن کے وہان
جمع ہوسے اور اُن پیغمبر نے بھی از سر نو پند و موعظت شروع کی اُسوقت انھون نے
جواب دیا کہ اگر درحقیقت تم فرستادۂ حق تعالی ہو تو ہمارے کپڑون کے ہمرنگ کوئی میوہ اُسی دم
اِس چوب خشک مین پیدا ہو آخر کار پیغمبر نے دعا مانگی اور اُسی وقت اُس چوب خشک مین
پتے سبز نمودار ہوے اور اُسمین زردآلو کا پھل لگا پس جس شخص نے اُس پھل کو بصدق دل
کھایا اُس پھل کا تخم تک شیرین نکلا اور جسنے دل مین ارادہ فاسد رکھا اُسکے پھل کا مزا تلخ نکلا
خاصیت مین حکما کے نزدیک پتا اسکا درد دندان کو زائل کرتا ہی اور نیز جسکے دانت کند
ہوگئے ہون وہ اِسکے استعمال سے تیز ہوسکتے ہین شیخ الرئیس کا مقولہ ہی کہ خشک
مشمش سے تپ دور ہوتی ہی اور تر کے استعمال سے تپ پیدا ہوتی ہی کیونکہ
اُسمین عفونت ہوتی ہی ایک دن ایک طبیب ایک دہقان کی طرف گذرا کہ وہ دہقان
مشمش کا درخت بوتا تھا طبیب نے اُس سے کہا کہ کیا کرتا ہی اُسنے کہا کہ مین وہ کام
کرتا ہون کہ جس سے ہم اور تم دونون منتفع ہون یعنے ہم اِسکا میوہ کھائینگے اور لذت اُٹھائینگے
اور جب اُسکو
کھا کے بیمار پڑینگے
تو تمھارے پاس
آئینگے اور تم ہمارے
معالجہ سے فائدہ مند
ہوگے اِسکے تخم کا روغن بواسیر
کو بہت نافع ہی اور تخم تلخ اِسکا
ریاح کے دفع مین بہت
موثر ہی صورت یہ ہی

موز یعنی کیلہ یہ درخت گرم سرزمین پر اکثر شہروں میں ہوا کرتا ہی اسکے پتے مثل پتوں کے
خرما کے ہوتے ہین اور اس درخت کا طول انسان کے قد کے برابر ہوتا ہی اسکی جڑ مین سے
پھوٹ کر اور بھی ننھی ننھی شاخین ہمیشہ نکلتی ہین یہ درخت ایک مرتبہ پھلتا ہی اور بعد ازان جڑ اسکی چھوٹی چھوٹی
شاخون کو پرورش کرتے ہین اور وہ بھی ایک ایک مرتبہ پھل لایا کرتی ہین اسکے میوہ کا مزہ انگور کے مانند
ہوتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک موز کے استعمال سے حبس البول دفع ہوجاتا ہی اور بھی بھی
اگر کثرت سے مداومت کیجاوے تو سدہ پیدا کرتے ہین اسکے علاوہ دیگر اشخاص کی تحریر ہی
کہ اسکا پھل ملین طبع ہی اور حلق اور سینہ کی سوزش کو دفع کرتا ہی تصویر درخت یہ ہی
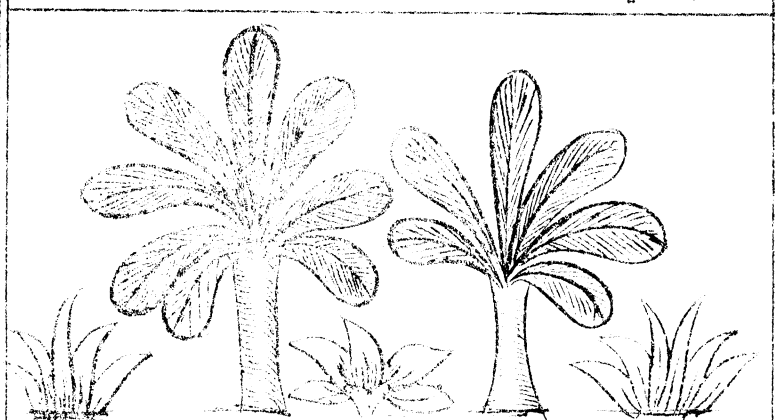
نارنج صاحب الفلاحۃ اس درخت
کے حق مین یون لکھتا ہی کہ اگر اس
درخت کے پاس نرگس کے درخت
اگائے جاوین تو اسکے پھلون کا
مزہ نہایت شیرین ہوگا اسکے چوسنے
سے منہ خوشبودار ہوجاتا ہی اور
مقوی دل ہی ترنج کی اور اسکی
خاصیت یکسان ہی اسکے تخم کو
خشک ہونے کے بعد اگر جلاوین تو
اسکے دھوئین سے مورچہ بھاگ جاتے ہین صورت یہ ہی

نارجیل اہل حجاز کا مقولہ ہی کہ یہ درخت خرما کے مانند ہوتا ہی ہان پھل اسکا
نارجیل ہوتا ہی اسکے میوہ پر جٹائین ہوتی ہین جسکی رسیان بنائی جاتی ہین اور جہازون کو
اسکے ذریعہ سے لنگر کرتے ہین اس رسہ کی ایک خاصیت یہ دیکھی کہ مدتون پانی مین پڑا رہے
مگر سڑتا نہین ہی اسکا مغز نہایت شیرین ہوتا ہی اسکے استعمال سے باہ بکثرت ہوتی ہی
بلیناس کا اعتقاد ہی کہ اسکے ریشہ کو اگر فتیلہ کی جگہ چراغ مین جلا دین اور اس چراغ کو
درمیان لوگون کے رکھین ان لوگون کو جلد نیند آجائیگی شیخ رئیس کی تحریر ہی کہ
نارجیل کا مغز مسمن ہی اور مخصوص اسکا روغن کہنہ بواسیر کے عارضہ مین اکسیر ہی صورت یہ ہی
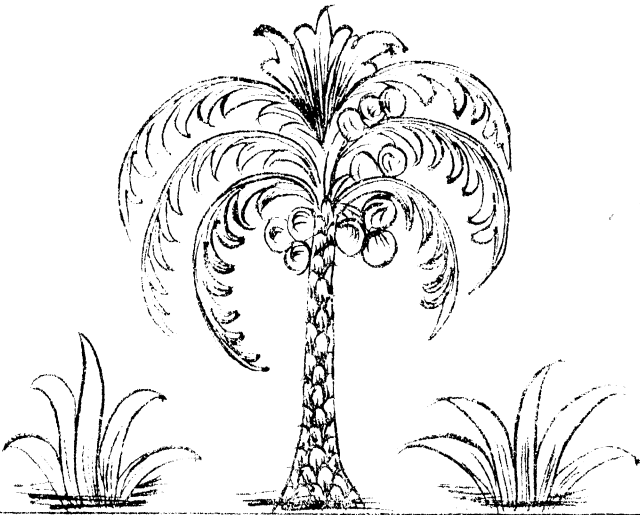
بنق اسکو فارسی مین کشار اور ہندی مین پیر کہتے ہین صاحب الفلاحہ کے نزدیک اسکا
تخم گلاب مین ترکرکے بونا نہایت مفید ہوتا ہی کیونکہ اس درخت کے پھل اور پتون
مین گلاب کی بو پیدا ہو جاتی ہی اسکا میوہ اگر شہد اور دودھ مین ترکرین پھر خشک
کرکے تخم ریزی کرین تو اسکا ثمرہ نہایت لذیذ اور شیرین ہوگا اسکے پتون کو پیسکر اگر
بالون مین لگا دین تو نہایت استحکام ہوجائیگا اور درازی مین بھی اسکی تاثیر سے ظاہر ہوگی
اگر اسکے گوند سے بالون کو دھووین تو سرخ ہوجائینگے اسکے پھل کا ثمرہ کھٹ مٹھا ہوتا ہی
اسکا پھل سوکھا ہوا خون کی روانی اور نیز ضعف معدہ سے جو اسہال ہو اسکو بند کرتا ہی

لیکن یہ شرط ہی کہ ایسی حالت مین پھل مع گٹھلی کوٹ کر کھائین صورت یہ ہی

نکل یعنے درخت خرما اس درخت کو مبارک لکھا ہی اور یہ بھی تحریر ہی کہ بجز بلاد اسلام کے
اور جگہ نہین ہوتا ہی باوجودیکہ ملک ہند و حبش وغیرہ گرم سیر ہین لیکن یہان نہین ہوتا ہی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہی اکرموا عمتکم النخلة یعنے گرامی رکھو اپنے عمہ کو جو کہ نخلہ ہی
غرض کہ حضرت رسالت مآب نے اس درخت کو عمہ فرمایا ہی اس جہت سے کہ حق تعالی نے
اس درخت مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کی باقی ماندہ خاک سے پیدا کیا ہی اور کئی وجہ سے
یہ درخت انسان کے مشکل ہوتا ہی اول یہ کہ مستقیم القد ہی یعنے کہین سے ٹیڑھا اور
گرہ دار نہین ہی دوسرے یہ کہ اسکی نر و مادہ کی بھی تفریق ہی تیسرے یہ کہ اگر اسکے
سر کو کاٹ ڈالین تو بیجان یعنے خشک ہو جاے اور یہ درخت حاملہ ہوتا ہی بخلاف اور
درختون کے اسکے اول اول پھل مین انسان کے نطفہ کی سی بو پیدا ہوتی ہی اور پوست
مانند مشیمہ کے ہوتا ہی اسکے سر پر جو گابھا ہوتا ہی اگر وہ کسی آفت سے تلف ہو جاے
تو درخت مذکور خشک ہو جائیگا یہ بھی وہی صورت ہی جیسے کہ انسان کے سر کو ماند ہوتی ہی
اور یہ بھی ہی کہ اگر کوئی ڈالی اسکی کاٹین تو مانند اعضاے انسانی کے پھر دوسری بار وہ
مقام سرسبز ہوگا اور جیسی اندازے سے آدمی کے بال ہوتے ہین اس درخت مین بھی رونگٹے

ہرگز نہ کریگا اور درخت پر قائم رہیگا اسکی لکڑی کو لاکھ جلادین مگر جیسے کہ انسان کی ہڈیون کا
کوئلہ نہین ہوتا اسکا بھی کوئلہ نہین ہوسکتا اگر اسکی شاخ کو بطور کڑی کے مکان مین لگا دین
تو وہ شاخ پارہ پارہ ہوجائیگی اور اگر شاخ کو درمیان مین سے چیر کے اُلٹا ملا کے یعنے ایک
شق کی پشت کو دوسری شق کی پشت سے ملا کے چھت وغیرہ مین ڈالین تو پھر بہت مضبوط رہیگی
اور کبھی نہ ٹوٹیگی اسکے پتون کو لہسن کھانے کے بعد اگر چبالیوے تو گندہ دہنی دور ہوجائیگی اسکا
میوہ نہایت شیرین اور لذیذ ہوتا ہو عن ابی ھریرۃ رضہ قال النبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم العجوۃ من الجنۃ
وھی شفاء من السم ابوہریرہ کا قول ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
عجوہ بہشت سے نازل ہوا ہی اور یہ شفا ہی ہر زہر سے عجوہ چھوہارے کی ایک قسم سے ہی
جو ہمیشہ پھلتا نہین ہی مگر بعد چالیس برس کے اور یہی وجہ ہی کہ اہالیان شہر نے اسکا نصب کرنا
باغات مین موقوف کردیا ہی شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ خرماے خام کا کثرت سے استعمال کرنا
تپ لرزہ اور درد سر پیدا کرتا ہی لیکن خرماے خام سوختہ نمک ملا کے منجن ملنا بُن دندان کو مضبوط
کرتا ہی اور رطب یعنے خرماے پختہ کے باب مین ربیع بن خثیم کا قول ہی کہ جس عورت کو خون نفاس
بکثرت آتا ہو تو اسکے کھانے سے فوراً بند ہو جائیگا اور مردون کو کھانے سے تولید منی بہت
زیادہ ہوتی ہی اور ملین طبع ہی صورت یہ ہی
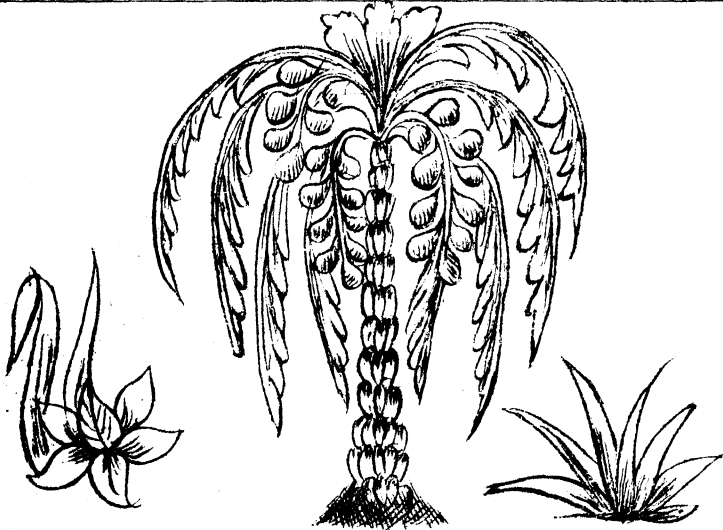
ورد یعنے گلاب یہ مشہور درخت ہی صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ اگر یہ منظور ہو کہ اسکا

میوه جلد تر پوست سے نکلے تو گرم پانی سے سینچنا چاہیے اگر یہ چاہے کہ خوشبو ورد کی زیادہ ہو
تو درخت لگانے کے وقت اسکی ڈالیون کے بیچ مین لہسن رکھ دے اسکی لکڑی سے
سانپ بھاگتے ہین اگر سانپ کسی کو کاٹے اور وہ اسکے درخت پاس جاے تو نافع ہی اسکا
پھول سارے پھولون مین خوشرنگ اور خوشبودار ہوتا ہی اسکا زیرہ مانند طلا کے ہوتا ہی اسکی
شبنم کو آنکھ مین لگانا آشفتگی چشم کو دفع اور روشنی زیادہ کرتا ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ جس
شخص کا پسینا بدبو کرتا ہو اگر وہ اسکو حمام مین لگا دے خوشبودار ہو اکثر عورتین اسکا استعمال
کرتی ہین ایک گروہ کا اعتقاد ہی کہ ورد کے لگانے سے مسّے دور ہوتے ہین اگر کسی عضو مین کانٹا
گڑ گیا ہو اسکا ضماد کر دین باہر نکل آویگا جعل ایک جانور ہی سرگین مین پیدا ہوتا ہی وہ جانور
اسکی بو سے مرجاتا ہی اور اسی طرح جو جانور کہ بدبو سے پیدا ہوتا ہی اسکی بو سے مرجاتا ہی
تر پھول دردسر کو نافع ہی مگر زکام مین مضر ہی اگر اسکے پھولون پر آرام کرین تو قاطع شہوت ہی
اسکا عرق درد چشم کو مفید ہی اور نیز موتیا بند کو اگر بیہوش کے چہرہ پر اسکا عرق چھڑکین یا
پلادین تو ہوشیار ہو خون کی روانی کو اسکی کلیون کا استعمال مفید ہی اگر بلّی کی ناک مین مالش کرین
تو وہ بیمار ہو اور کیا عجب کہ مرجاے صورت یہ ہی

یاسمین یعنے چنبیلی مشہور ہی اسکا پھول سفید و زرد و ارغوانی ہوتا ہی اسکی بو سے دردسر
پیدا ہوتا ہی لیکن بلغمی دردسر کو تحلیل کرتا ہی اور اسکے ضماد سے چھیپ دفع ہوتی ہی
شیخ کے سوا اور لوگون کا اعتقاد ہی کہ اسکے بہت سونگھنے سے یرقان پیدا ہوتا ہی مگر درد لقوہ

اور فالج اور عرق النسا کو مفید ہی اگر اسکا روغن گرم مزاج والے سونگھین تو عارضہ رعاف یعنے نکسیر پیدا ہو اور اسکی مالش آلت پر کرنا پیشاب جاری کرتا ہو صورت اسکی یہ ہی

قسم دوم نباتات نجوم کے بیان مین نجم نباتی اسکو کہتے ہین جو درازدرخت نہو بلکہ مانند ساگ اور سبزہ کے ہو حق تعالیٰ کی قدرت اسطرح جاری ہو کہ ہر سال زمین مردہ کو زندہ کرتا ہی اور پانی اُسپر برساتا ہی اور نباتات بوسیدہ از سر نو تر و تازہ ہوتے ہین اور گل ہاے سرخ و زرد وغیرہ طرح طرح کے اُسمین لگتے ہین تاکہ ہر عقیل و فہیم اس سے استدلال کرے کہ اسی طرح حق تعالیٰ مردون کو بھی زندہ کریگا اور اُنکے استخوان ہاے بوسیدہ کو پھر از سر نو کسوت حیات پہنائیگا اِسیکی طرف قرآن مین اشارہ ہی اِس آیت سے کہ فانظر الی آثار رحمة اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا ان ذلک لمحیی الموتی و ھو علی کل شیٔ قدیر خلاصہ معنی یہ ہی کہ دیکھو تم سب رحمت خدا کی نشانیون کو کہ جسطرح اللہ زمین مردہ کو جلاتا ہی اسی طرح مردون کو بھی زندہ کریگا کیونکہ وہ ہر شی پر قادر ہی اور ایک اللہ کی قدرت یہ ہی کہ اُسنے ہر دانہ مین ایک قوت عطا کی ہی کہ جب وہ دانہ زمین مین بویا جاتا ہی تو اُس اپنی قوت سے زمین کی رطوبت صالح کو اپنی طرف کشش کرتا ہی اور اُسی سے نشو و نما پاتا ہی جیساکہ شعلہ آگ کا بواسطہ فتیلہ کے چراغ مین تیل کو اپنی طرف کھینچتا ہی پس بحکم خدا وہ دانہ اسی طرح پرورش پاکے بارور ہوتا ہی اور یہ چھوٹے درخت اسطرح پر ہین جیسے حشرات الارض جانوران زیر زمین ہوتے ہین پس جسطرح سے شدّت سرما مین حشرات الارض مرجاتے ہین اسی طرح یہ بھی شدت

سرا مین نابود ہو جاتے ہین پس اِن درختون کے استنے انواع ہین کہ اُنکے احصا سے
عقل بشر کی عاجز ہی اور کیونکر عاجز نہو کہ حق تعالی نے الوان رنگا رنگ اُنکو
عطا کیے ہین کسی کا رنگ ارغوانی ہی مثل گل سوسن کے اور کسی کا مشبعہ مثل
شقائق النعمان کے اور مشبعہ برسبیل استعارہ کے کہا ہی یعنے شکم اُسکا دانہ سے
پُر ہی اور کسی کا رنگ ناری ہی مثل آذریون کوہی کے اور اسکو فارسی مین خجستہ
کہتے ہین یہ بہ نسبت گلاب کے زیادہ ہلکا ہوتا ہو کہتے ہین کہ خارپشت یعنے پھوا اور
راسو یعنے نیولا وغیرہ کو جب سانپ یا اژدہا کاٹتا ہی تو صعتر دشتی کھانا انکا علاج ہی
اور اگر اسکو پکا کر کھادین تو اسہال ہو جاے اگر شہد مین ملا کر چاٹین تو آماس کو
مفید ہی اگر اسکو پکا کر آب گرم اسکا نوش کرین کیڑے پیٹ کے مرجاوینگے
اور نہایت مشتہی بھی ہی اور ریح کا دافع ہی اور تاریکی چشم اور شب کوری جو رطوبت سے
پیدا ہو اسکو زائل کرے پس بہر کیف جو کچھ ان درختون سے مشہور ہین وہ بطریق حرف تہجی کے
تحریر ہوتے ہین

طرخون اسکو شیرازی زبان مین ترخونی کہتے ہین اگر اسکو چبالین تو زبان کا حس باطل
ہو جاتا ہی اسی واسطے اکثر لوگ اسے پہلے چباکے تلخ اور بدمزہ دوا پیتے ہین اور اسکی
تلخی نہین معلوم ہوتی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکے کھانے سے درد حلق پیدا ہو اور باہ
گھٹ جاے اور تشنگی پیدا ہو
اسکی جڑ کو عاقر قرحا کہتے ہین
اگر اسکو سرکہ مین پکا کر
غرغرہ کرین تو جنبش دندان کو
مفید ہو اگر قبل آجانے
تپ ولرزہ کے اسکی مالش
بدن پر کرین بحکم خدا اسے
مفید ہوگا صورت یہ ہی
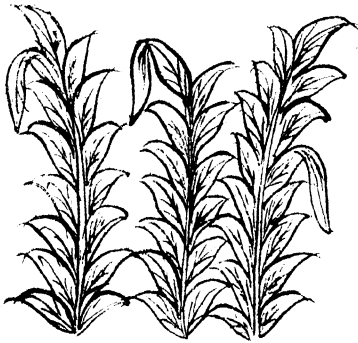
عبران اسکو فارسی مین کافور شبرم کہتے ہین شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ جو زکام سردی سے
ہوا ہو اسکو مفید ہی اسکا عرق بصارت چشم کو تیز کرتا ہی صورت یہ ہی

عدس اسکو یونانی زبان مین ماقوس کہتے ہین صاحب الفلاحۃ فرماتا ہی کہ اگر عدس کو جلد اُگانا منظور رہو تو گوبر ملاکر تخم ریزی کرین شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکو سویق یعنے آرد جو کے ساتھ پیکر نقرس پر لگانا مفید ہی اسکی کثرت استعمال خورش سے جذام اور تاریکی چشم پیدا ہوتی ہی اسکے سوا اور لوگ کہتے ہین کہ سرکہ مین پکاکر پانون کی بوائی پر لگانا نافع ہی اسکا غرغرہ خناق کو نافع ہی مگر اسکا کھانے والا رات کو خواب ہولناک دیکھتا ہی صورت یہ ہی
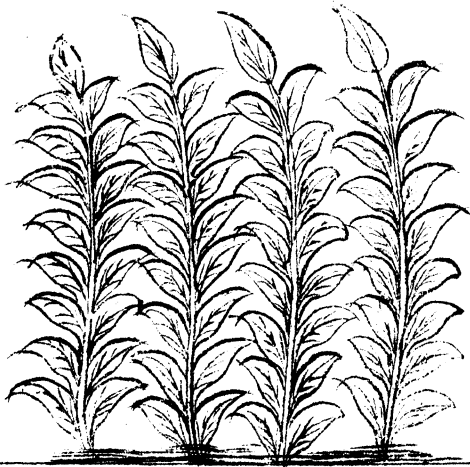
عظلم یہ ایک قسم کی گھاس ہی جسکے عصارہ کا تیل بناتے ہین جو کلف اور بہق کو زائل کرتا ہی
اور اسکی گھاس داء الثعلب اور بوسیدہ جراحت کو مفید ہی اور کانٹا باہر نکالتی ہی
شکر کے ہمراہ لڑکون کی کھانسی دور کرتی ہی اور اسی طرح اسکا شیرہ بھی مفید ہی صورت یہ ہی

عنب الثعلب یعنے مکوے یہ چند قسم کی ہوتی ہی فارسی مین اسکو روباہ بردک اور
سگ انگور کہتے ہین بعض زہر قاتل ہوتی ہی بعض مرہم مین مستعمل ہی بعض نیند لانے والی
مانند افیون کے ہوتی ہی اسکا
پتا سبز اور میوہ زرد ہوتا ہی اگر
نیند لانے والی قسم مین سے
کوئی شخص اسکے بارہ دانے
کھائے دیوانگی اور ہچکی کی بیماری پیدا ہو
اور رنگ بدن بد رنگ ہوجاے
اور کشندہ مکو بھی چار درم کھانا دیوانہ
کرتی ہی اگر اسکی جڑ کے پوست کو
ایک مثقال شراب مین نوش

کرین گران خوابی ہو اور اسکے ہر قسم کا شیرہ درد چشم مین لگانا نافع ہی تصویر یہ ہی

فجل اسکو فارسی مین ترب اور ہندی مین مولی کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ جسقدر ترب لمبی اور بھاری منظور ہو اُسی کے موافق ایک لکڑی زمین مین بالکل گاڑ کے نکال لے گویا وہ زمین مجوف مثل سانچہ کے ہو گئی پس اُس خول مین تخم ترب کو مع خشک گھاس کے ڈال دے اور اُسکے نیچے کسی قدر گوبر بھی ڈالنا چاہیے پس اُسی مقدار چوب کے برابر ترب ہو گی اور نیز یہبی کہا ہی کہ اگر تخم ترب کو شہد مین ملا کر تخم ریزی کرین تو شیرین ہو اسکے کھانے سے بدبو ڈکار آتی ہی اس سبب سے کہ ترب جسوقت معدہ مین گئی فضلات معدہ کو جذب کر کے اُبھارتی ہی یہ بو اُن فضلات کی ہوتی ہی نہ کہ مولی کی لیکن یہ قول ابن الفرج طبیب کا ہی اگر لہسن کی خورش کے بعد اسکو کھاوین تو بدبو دور ہو جاے جن عورتون کے بچہ ہوے ہون اگر وہ ترب کا استعمال کرین دودھ زیادہ پیدا ہو گا اور مرد اگر اسکو کھاے تو قوت باہ زیادہ ہو لیکن آواز بیٹھ جاتی ہی اور اسکے ہمیشہ کھانے سے معدہ بہت صاف رہتا ہی اگر ترب کو پیسکر بچھو پر رکھ دین فوراً مرجاے جسنے ترب کھائی ہو اور اسکو بچھو کاٹے تو زہر مؤثر ہو گا اگر اسکو شیلم یعنے منمنہ کی ہمراہ پیسکر داء الثعلب یا داء الحیہ پر ضماد کرین بال جم آوین لیکن جوئین سر مین پڑجاوینگی اور سستی بدن مین پیدا ہو گی اور سر اور آنکھ اور دانت کو بھی مضر ہی شہد مین پیسکر مالش کرنا عارضہ کلف کے آثار دور کرتی ہی اگر اسکا شیرہ شراب مین ڈالین فاسد ہو جاے اور زہر کژدم کو نافع ہی اگر گرمی سے درد سر ہو تو اسکے پانی سے سر دھو دے فوراً زائل ہو جاے اور بالخورہ پر ملنا بہت مفید ہی اگر سانپ والون کے پٹارہ مین مولی اور نوشادر ملدین اُسکے سارے سانپ مرجاوین یرقان مین اسکا شیرہ پانچ روز پینا زردی دور کرتا ہی اسکا شیرہ ملنا گرے ہوے بالون کو جماتا ہی اور آنکھ مین لگانا بصارت زیادہ کرتا ہی اور نیز مولی کو خشک کر کے پیسکر آنکھ مین لگانا تیزی نگاہ زیادہ کرتا ہی جس گھر مین اسکی خاکستر چھڑک دین کژدم نہ آوینگے اسکو خشک پیسکر کلف پر لگانا اسکا مزیل ہی اسکے تخم کھانے مین باہ کی افزایش ہی اور تشنج کو مفید ہی ابن ماسویہ کا قول ہی کہ مولی کے پتون مین بصارت افزائی ہی اور سانپ کے زہر کو مفید اور دودھ زیادہ ہوتا ہی صورت یہ ہی

فرفخ اِسکو بقلۃ الحمقا اسوجہ سے کہتے ہین کہ جہان کہین تری ہوتی ہی وہان یہ اُگتا ہی اگر اسکے
پتون کو بچھا کر اُسپر سووین احتلام نہوگا اور جراحت بدنی پر لگانا مفید اور غینہ مبہی ہی اگر اسکو
شہد اور بورق مین پیسکر ناف کے گرد اور ذکر کے سوراخ اور پیڑو پر مالش کرین
ذکر تیز اور تند ہو شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر اس سے مسون کو کاٹین تو پھر پیدا نہون
اور نیز درد چشم اور درد دندان کو نافع ہی اگر چھو بارے کے درختون پر کوئی آفت پہونچے
اِسکے پتون کو مع شیرہ اُسپر ملنا اُس آفت کو دور کرتا ہی اگر انسان اِسکے تخم کو سرکہ مین
کوٹ پیسکر نوش کرے دیر تک تشنہ نہو اکثر مسافر اِسکا استعمال بروقت نہ ملنے پانی کے
کرتے ہین اور نیز گرم تپ کو نافع ہی مگر اِسکا کثرت سے کھانا قاطع باہ ہی صورت یہ ہی

فنجنکشت یہ ایسی بڑی گھاس ہی کہ درخت سے مشابہ ہی ترائیون مین اُگتی ہی اسکا
پتا زیتون کے پتے سے مشابہ ہوتا ہی اور اسمین پھول اور میوہ ہوتا ہی مگر میوہ کا استعمال
نہین کرتے ہین شیخ رئیس کا قول ہی کہ یہ
گھاس بدن کا رنگ اچھا کرتی ہی اور اِسکا
مرہم سستی اور درد سر کو نافع ہی اور خوش خوابی
لاتا ہی اور دودھ کی کثرت پیدا کرتا ہی مگر منی کی
قلت ہو جاتی ہی اگر اِسکو بچھا کر خواب کرین
محتلم نہون اور محفوظ نہو عورت کو اسکی دھونی سے
شہوت دونی ہوتی ہی اسکا پتا واقع زہر مار ہی اور
اِسکا مرہم باولے کتے کے جراحت کو مفید ہی اِسکے پتون کا دھوان مچھر وغیرہ اِسی قسم کے حشرات کو دفع کرتا ہی

فوتنج اس خوشبودار گھاس کا پتا چھوٹا ہوتا ہی اور یہ دو قسم ہوتی ہی نہری اور جبلی نہری تو وہ ہی جو دریا کنارے جمے اسکی بو سے بیہوشی دور ہوتی ہی اور مانع احتلام ہی اور اسکا مرہم گزند حشرات کا نافع ہی اور اسکے پتون کا دھوان بھی مفید ہی اسکے پتون کو دانتون سے چبانا بوے شراب کو گم کرتا ہی اور قاطع باہ ہی کیونکہ گردہ کو مضر ہی اور جبلی وہ جو پہاڑون پر اُگے اسکا غازہ کرنا بدن کا رنگ سرخ و سفید کرتا ہی مخصوص اگر شراب مین پکا کر حمام مین مالش کرین خارش کو مفید ہی اور نیز جذام اور بہکی اور شگاف بدن کو اور نیز مستسقی یعنے جلندھر والے اور یرقان والے کو نافع ہی اور بچھو کے زہر کی بہت عمدہ دوا ہی صورت یہ ہی

قاتل الذئب اسکو اگر کوٹ کر کچے گوشت پر چھڑک کر بھیڑیے کو کھلاوین وہ فوراً مر جاوے
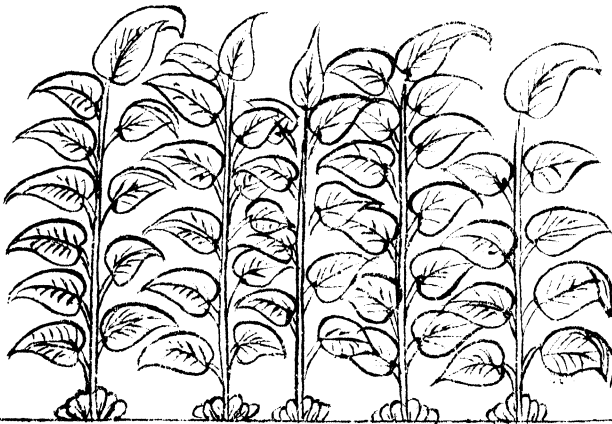
صورت یہ ہی

قاتل الکلاب اسکے کھانے سے کتا فوراً مر جاتا ہی کہتے ہین کہ یہ گھاس ہندوستان مین ہوتی ہی جسکو کچلہ کہتے ہین صورت یہ ہی
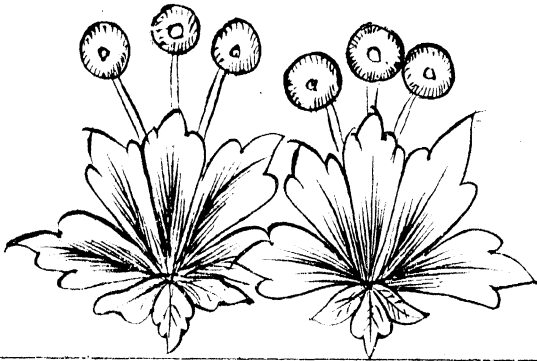
قتاد یہ ایک طرح کا خاردار درخت ہی جسمین گوند بکثرت ہوتا ہی اسکو شیرازی ایرکم کہتے ہین اسکے کانٹون کو جلاکر اسکی لکڑی گاؤ شتر کو کھلاتے ہین اسکے کانٹے سخت اور دراز ہوتے ہین حتیٰ کہ اہل عرب سخت کامون پر مثال دیتے ہین کہ دونہا خرط القتاد یعنی اُس کام سے کم درخت قتاد کا کانٹا ہی اسکا گوند کھانسی اور پھیپھڑے کے زخم کو نافع ہوا ور صورت کو صاف کرتا ہی تصویر یہ ہی

قثا فارسی مین خیار زہ اور خیار زار کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ اگر یہ منظور ہو کہ اسکا ثمر بشکل انسان یا حیوان یا مرغ کے ہو تو جس صورت پر منظور ہو اسکا سانچہ طیار کرکے اسمین قثا کو ڈالدین اور اُسکا منہ بند کر دین مگر مضبوط کہ اسمین غبار یا ہوا نہ جاوے اور یہ بھی خیال رہے کہ قثا اپنی بیت سے جدا نہونے پاوے پس جب وہ بڑھیگا اُسی سانچہ کے موافق ہو جائیگا اور نیز یہ بھی لکھا ہی کہ جو عورت کہ حیض سے ہو

اور اسکے درختون مین جاوے تو اُنکے پتے خشک اور درخت بے جان ہو جاوینگے اور اُنکا میوہ تلخ ہو جائیگا اسی طرح اگر اُسکے تخم کو روغن کی بو پہونچے یہان تک کہ جس طرف مین روغن ہو یا کیڑہ مین لگا ہو اور اُسپر اسکے تخم پڑجاوین تو اُنکے ثمر کا ثمرہ تلخ ہو جائیگا اگر خیارزہ کی درازی منظور ہو تو ایک برتن مین پانی بھر کر سرکشادہ چار انگل کے فرق سے اسکے پاس رکھدین جسوقت خیارزہ اسکے قریب پہونچے تھوڑا ہٹا وے اسی طرح وہ خوب دراز ہو جائیگی اگر اسکے دانہ کو اُلٹا بوئین تیار ہو میوہ بکثرت پیدا ہو اگر اسکے تخم کو شہد اور دودھ مین بھگوکر بودین میوہ شیرین ہوگا شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا میوہ کھانا سگ گزیدہ کے حق مین مفید ہی اور نیز دافع تشنگی ہی اور اسکا سونگھنا حرارت کی زیادتی کا دافع ہی اسکا تخم پیشاب جاری کرتا ہی اور رنگ رو کو صاف اور صفرا وی حرارت کو دور کرتا ہی صورت یہ ہی

قرطم یعنے کرڑہ اسکا پھول کسم ہی شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ اسکا تخم مصفی سینہ اور رنگ بدن اور نافع قولنج ہی اگر انجیر یا سرکہ مین ملا کر استعمال کرین مبہی ہی اور کلف اور بہق اور داد کو زائل کرتا ہی اور ابن ماسویہ سے

حکایت صاحب اختیارات نے لکھی ہی کہ اُنکے نزدیک مغز قرطم مسہل بلغم کا ہی اسطور پر کہ اسکا تخم پانی مین جوش دیکر اور زیت مین ملا کر صاف کرکے دس درم شکر سرخ اضافہ کرین اور دس درم سے بیس ۲۰ درم تک نوش کرین صورت یہ ہی

قطن یعنے روئی یہ مشہور ہی اسکے پتون کا شیرہ لڑکون کو اسہال کی حالت مین پلاتے ہین اسکی خاکستر بن دندان اور اسکی بوسیدگی کو نافع ہی اور یہ مجرب ہی اسکا پھل اگر سخت ہوتا ہی تو اسکا بنا ہوا کپڑہ بدن کو سخت کرتا ہی اور اگر نرم ہوتا ہی تو اسکی پوشاک بدن کو نرم کرتی ہی روئی دار کپڑے مشایخ یعنے بوڑھون اور سرد مزاج والون کو مفید ہین صورت اسکی یہ ہی

قنابری اسکو فارسی مین برغست اور شیرازی مین شورد کہتے ہین اسکا ضماد کلف کو زائل کرتا ہی اور اکلا مستی کو بکثرت نافع ہی اگر چھپاتیون کے زخم پر اسکے پتون کا ضماد کرین تو مفید ہی اور نیز سینہ اور پھیپھڑون کی خستگی کو کھولتا ہی و اسیر پر لگانا نہایت مفید ہی رازی کے نزدیک معدہ اور جگر کو نافع ہی صورت یہ ہی

قنب یہ درخت بعض بری اور بعض بستانی ہوتا ہی حسین کا قول ہی کہ بری ایک گز کے
برابر جنگل مین ہوتا ہی اسکا پتا سفیدی مائل اور اسکا پھل مانند فلفل کے ہوتا ہی جسکا
روغن نکالتے ہین جو گرم آماس کو نافع ہی اسکی جڑ کا شیرہ درد گوش کو مفید ہی اور بوستانی
کے تخم کو شہدانج کہتے ہین اور اسکے برگ کو بنگ جو کہ مفسد اور مخدر ہوتی ہی اسکو ذرا سا نوش کرنا
بے عقل اور فکر کو باطل کر دیتا ہی اسکی حرارت بُری ہی اکثر خناق اور دیوانگی پیدا کر دیتی ہی
اور چوٹ کے درد کو نافع ہی اور خون کو بند کرتی ہی درد نقرس کو بھی مفید ہی شیخ رئیس کے
نزدیک اسکا شیرہ درد چشم کو مفید ہی لیکن درد سر اور تاریکی چشم پیدا کرتا ہی اور اسکا
استعمال خوردش منی کو خشک کرتا ہی انکے علاوہ اور رون کا قول ہی کہ اسکا شیرہ ریح کو نافع اور
اسکا روغن درد چشم کو جو سردی سے ہو دور کرتا ہی صورت یہ ہی
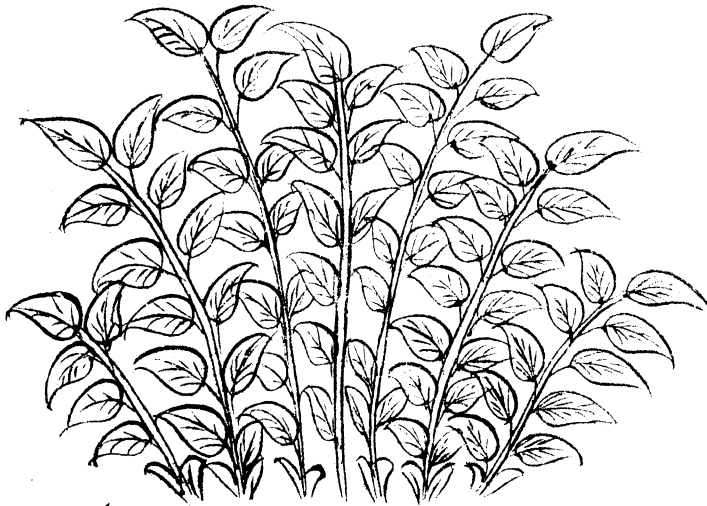
قنبیط اسکو فارسی مین کرنب رومی کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ اگر اسکو زمین
شور پر لگاوین اسکا جرم بزرگ ہو اور نیک مزہ اور کیڑے نہ لگین اسکو درمیان مین
لگانے سے انگور کے درخت کی قوت کم ہو جاتی ہی اور پھر اس انگور کی شراب مین نشہ نہین
رہتا ہی اسکے پتون کو مع ڈال کے پیسکر اندوہگین لوگون کی پیشانی پر لگانا دفع رنج کرتا ہی اسکا
میوہ کھانا یا اسکا بستر بناکر اسپر سونا برے خواب وحشتناک دکھلاتا ہی اسی وجہ سے جسنے
اسکا میوہ کھایا ہو اسکے خواب کی تعبیر نہین کہتے اسکو اتفاق یہ کی ہمراہ اگر ایسی عورت

نوش کرے جسکا حیض بند ہوگیا ہو تو حیض اسکا جاری ہوجاے اور پرانی کھانسی کو نافع ہی اگر لڑکے اسکی خورش کی عادت کرین جلد بزرگ ہون اور بدآواز خوش آواز ہوجاے اور درشتی چہرہ کی دفع ہوجاے شیخ رئیس کا قول ہی کہ یہ نبات اکثر درد کو نافع ہی اور گرمی اور رعشہ کو مفید ہی اور نیند لاتی ہی مگر آنکھون کو تاریک کرتی ہی اسکے تخم کی دھونی سے باغ کے کیڑے مرجاتے ہین اگر عورت قربت کے بعد اسکا شیاف بناوے اور حمول کرے حمل رہجاے اسکے تخم کو مع پتے کے سرکہ مین پیسکر باولے کتے کے زخم پر لگانا نافع ہی اسکا تخم تشنگی کو نافع اور مادہ منی کو بڑھاتا ہی صورت یہ ہی
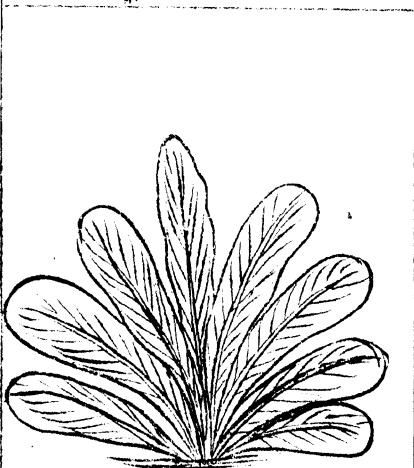
قیصوم اسکی پوست [illegible] ہوتی ہی فارسی مین اسکو بوے ماران کہتے ہین کیونکہ اسکی [illegible] سے سانپ بھاگ جاتے ہین اسکے تخم کو جس گاؤن کے گرد بو دین وہان سانپ نہونگے اور جو ہون وہ مرجاوین شیخ رئیس کا قول ہی کہ بال نکلنے کے حق مین مفید ہی اگر اسکو کسی روغن مین پکا کر جسکی ڈاڑھی پر بال نہ جمتے ہون لگاوین فورًا بال نکل آوین اور حیض جاری کرتا ہی اور مردہ بچہ کو شکم سے باہر نکالتا ہی اور پیشاب کو کھولتا ہی اسکا روغن ملنا تپ لرزہ مین مفید ہی اگر شراب مین ملاکر نوش کرین دافع زہر ہی صورت یہ ہی

گاوزبان عربی مین لسان الثور کہتے ہین بلغم اور قرحہ کو مفید ہی شیخ رئیس کا اعتقاد ہی
که دافع غم ہی اور مقوی دل صورت یہ ہی
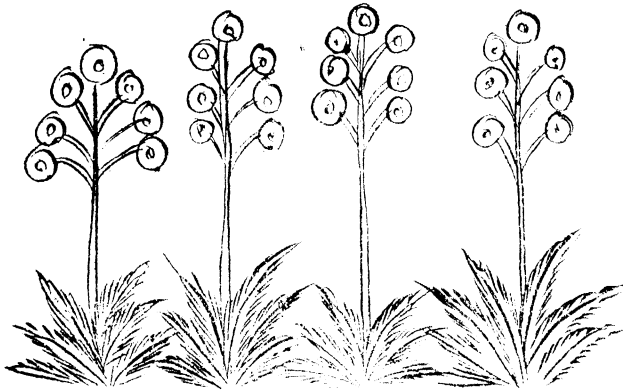
کتان یعنے السی اسکے کپڑے بناتے ہین کہتے ہین کہ اسکے جامہ سے بدن ملائم رہتا ہی
مخصوص ہی یہ سم گرما ہین گرم مزاجون کو اسکا دھوان زکام کو مفید ہی اسکا تخم بہت قسم کے
دردون کو موثر ہی نطرون اور انجیر کے ہمراہ کرتے ہے کہ زہر کو مفید ہی اور موم کے ہمراہ
ناخن کے امراض کو نافع ہی اور شہد اور فلفل مین ملا کر کھانا مقوی باہ ہی صورت یہ ہی
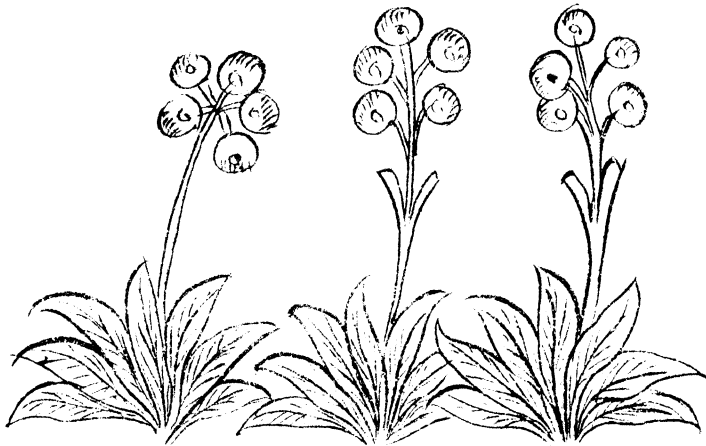
کراث یعنے گندنا یہ شامی اور نبطی ہوتا ہی صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ اسکی تخم زیری کرکے

تین دن کے بعد پانی دیتے ہین اور اسکی جڑ مضبوط ہونے کے واسطے بکریون کی مینگنیان
ڈالتے ہین اگر گندنا کو پیسکر بچھو کے زخم پر لگاوین فوراً درد دور ہو اور نیز زنبور کے زخم کو بھی
نافع ہی اسکی مداومت تاریکی چشم پیدا کرتی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ شامی گندنا
لگانا مسون کو دفع کرتا ہی اور قاطع خون رعاف ہی مگر کھانا اسکا درد سر پیدا کرتا ہی
اور برے خواب دکھلاتا ہی اور دانتون مین درد پیدا کرتا ہی اور آنکھ کو مضر ہی اور نبطی
گندنا بواسیر کو مفید ہی بشرطیکہ اسکے پوست کی دھونی لیوین اور نیز نوش کرین اور
بہی بھی ہی دیگر اشخاص کا قول ہی کہ گندنا کو چبا کر جہان پر زخم سے خون جاری ہو
لگانا مفید ہی جس عورت کا حیض بند ہو گیا ہو وہ اگر دس درم اسکا شیرہ بیس درم
شہد کے ساتھ نوش کرے حیض جاری ہو کہتے ہین کہ گرفتگی آواز کو مفید ہی اور اسوجہ سے
گوَیّے لوگ اسکا استعمال کیا کرتے ہین کیونکہ درشتی آواز رطوبات دماغی سے ہوتی ہی
اور یہ رطوبات کو خشک کرتا ہی صورت یہ ہی
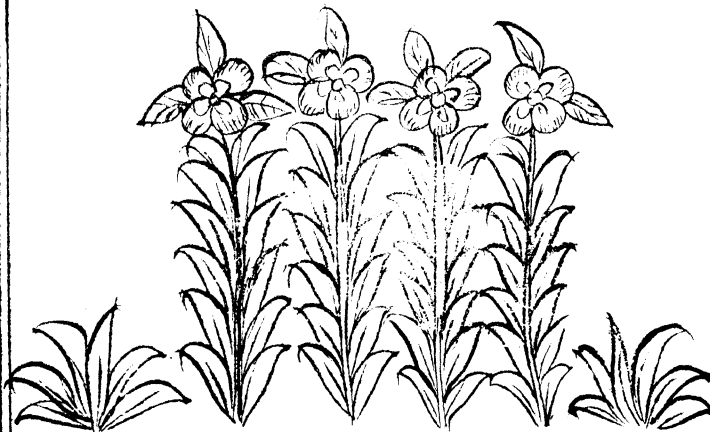
کرسنہ یعنی ہُر دیسقوریدوس کا مقولہ ہی کہ یہ گھاس باریک پتے ہوتے ہین
اور اسکا تخم غلاف مین ہوتا ہی دانہ اسکا مانند دانہ عدس یعنے مسور کے مگر یہ چوڑا نہین ہوتا
بلکہ پہلو دار اور سیاہی مائل البتہ مقشر ہونے پر عدس کے مانند ہوتا ہی یہ دانہ بیلون کے
فربہ کرنے مین عدیم النظیر ہی اسکا مزہ ماش اور مسور کے درمیان مین ہوتا ہی

رامجرد اور کاشغر کی ولایت مین بکثرت بویا جاتا ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ بہق اور
کلف پر لگانا مفید ہی رنگ روشن کرتا ہی اور نیز لاغری دور کرتا ہی اگر شراب مین
پیسکر افعی یا انسان صائم یا باولے کتے کے جراحت پر لگا دین مفید ہو صورت یہ ہی
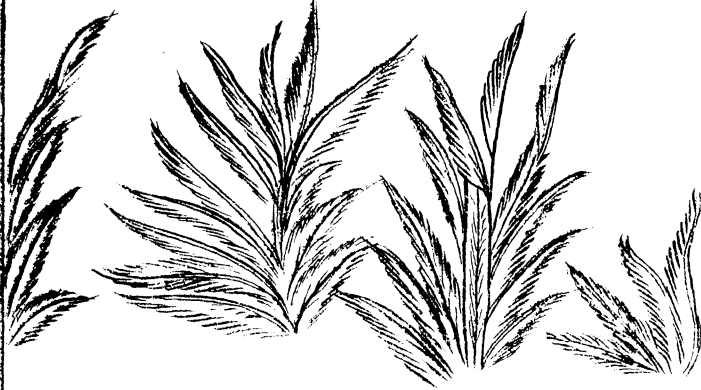
کرفس یہ گھاس مشہور ہی اور بری اور بستانی ہوتی ہی اسکی بو دہن کو خوش کرتی ہی
اسی وجہ سے جو شخص امیرون اور بادشاہون سے سرگوشی کرتا ہی وہ اسکا استعمال کرتا ہی
اور عورت و مرد کی شہوت کو حرکت دیتی ہی عضو رعشہ دار پر اسکا لگانا مفید ہی شیخ رئیس کے
نزدیک جنگلی کرفس داء الثعلب و زخمون کو مفید ہی اور بستانی پیس کر گندہ دہنی اور خارش
داد کو دفع کرتا ہی کرفس کھائے ہوئے شخص کو اگر کژدم کاٹ کھائے یقین ہی کہ وہ آدمی
مرجائے پس جہان کہین بچھو بہت ہون اسکے کھانے سے پرہیز بہتر ہی اسکا شیرہ آنکھ مین لگانا
تاریکی دور کرتا ہی اسکی جڑ گردن مین حمائل کرنی
درد دندان دور کرتی ہی اسکا تخم
جلندھر اور بند پیشاب کو نافع ہی اور بچہ کے
غلاف کو شکم سے باہر نکالتا ہی جس
گروہ کے درمیان مین اسکا دھوان
کرین خواب غفلت مین بیہوش
ہو جاوین سوء ہضم کی ہچکی کو مفید ہی
صورت اسکی یہ ہی

گرویا شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ یہ گھاس خفقان اور ریح کو نافع اور کرم کو کشندہ اور حبس بول اور پیچش کو مفید ہی صورت یہ ہی
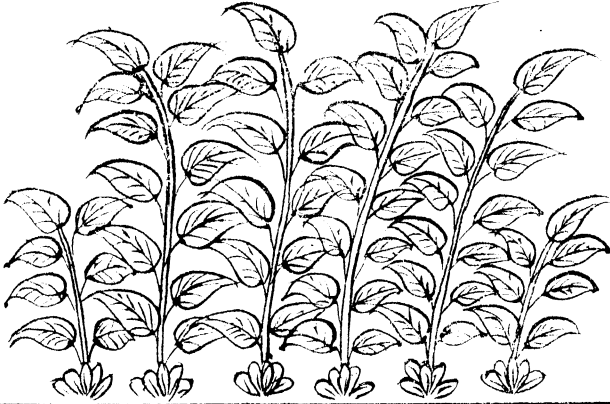
کزبرہ یعنے دھنیا ۔ بلیناس کا قول ہی کہ اگر اسکو مع جُز زمین سے اُکھاڑ کر دردزہ مین عورت کی ران پر آویزان کرین فوراً بچہ پیدا ہو ۔ شیخ رئیس کا قول ہی کہ کشنیز تر کا کھانا خواب زیادہ لاتا ہی اور تاریکی چشم پیدا کرتا ہی اور کشنیز تر او خشک دونون قسم کا قاطع باہ ہی اور منی کو خشک کرتا ہی اسکا شیرہ دودھ مین پیکر لگانا درد پاے سخت کو نافع ہی اسکی کثرت شورش ذہن اور فہم کو ناقص کرتی ہی اسکا تخم زنبور کے نیش پر لگانا مفید ہی اور تین کفدست اسکا سفوف کھانا بھی نافع ہی بلیناس کا قول ہی کہ اسکے دانہ کے دھوئین سے کژدم اور سانپ بھاگتے ہین اسکا کھانا بوے لہسن اور پیاز کو زائل کرتا ہی صورت یہ ہی

گلواسہ یہ مشہور گھاس ہی اگر اسکو بستر مین رکھ دین تو کھٹمل بھیس ہو جاتے ہین اور کچھ آزار رسانی
کی طاقت انمین نہین رہتی ہی صورت یہ ہی
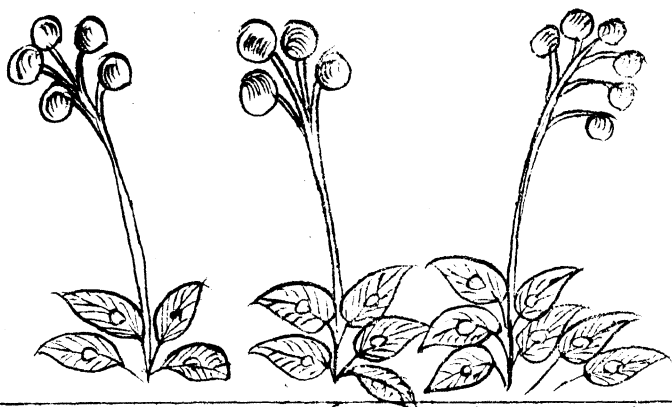
کمون اسکو فارسی مین زیرہ کہتے ہین کبوتر اسکی خواہش کرتا ہی جہان چھڑکا دین کبوتر جمع
ہونگے اور جس خانہ مین ڈالدین کبوتر اسکو نہ چھوڑینگے اسکی بو سے مورچہ بھاگتا ہی
شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکے عرق سے منھ دھونا مصفی ہی اسکا کثرت سے کھانا
رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہی سرکہ مین زیرہ بھگوکر اسکا نلخلخہ کرنا رعاف دور کرتا ہی اور نیز
فتیلہ بناکر اگر ناک مین رکھین تو بھی رعاف کو مفید ہی اسکا شیرہ چشم کی روشنی بڑھاتا ہی
اگر زیرہ اور نمک برابر لیکر پانی مین پیسکر بطور قرص بناکے اور خشک کرکے آرد میدہ کے
انبار مین رکھ دین وہ میدہ مدت تک خراب نہوگا صورت یہ ہی

کوز گندم فارسی مین اسکو جوز گندم کہتے ہین اسکی خاصیت یہ ہی کہ اگر ایک دانہ اسکا
لیکر دس رطل شہد اور تیس ۳۰ رطل پانی ملاکر پکاوین اور دیگ کا منھ گل حکمت کر دین بہت عمدہ
شراب فوراً ایک گھڑی مین تیار ہو جاوے اور افزایش منی کے واسطے مفید ہی صورت یہ ہی

کماۃ یہ وہ گھاس ہی جو زمین کے نیچے چاند کی تاثیر سے پیدا ہوتی ہی یہ تخم سے نہین جمتی اور نہ اسکی
جڑ ہوتی ہی بلکہ حاصل ہوتی ہی قوت ہاے مجموعہ سے استحالہ کے طور پر جسطرح کہ جواہر زمین سے پیدا
ہوتا ہی حدیث نبوی مین واقع ہی اِنَّ الکَمْاۃَ کالمَنِّ یعنے کماۃ مانند ترنجبین کے ہی اس نظر سے کہ
بغیر تعب و مشقت کے زمین اسکو اگاتی ہی عرب کہتے ہین کہ اگر زمین کے نیچے کماۃ ریزہ ریزہ ہو
اور موسم گرما کا آب باران اسکو پہونچے تو وہ سب ریزہ سانپ و افعی ہو جاتے ہین اسکی ایک قسم
درخت زیتون کے سایہ مین ہوتی ہی جسکو قطر کہتے ہین وہ خالص زہر ہی اسی طرح جو کماۃ کسی درخت کے
سایہ مین جمے وہ بھی زہر ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی
کہ فالج اور سکتہ اسکی خورش سے پیدا ہوتا ہی اور
کماۃ آنکھ کو روشن کرتا ہی جیساکہ حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہی کہ طبیب
حاذق اسکی خاصیت کو خوب جانتا ہی اور شیخ کے
علاوہ اوروں کا یہ اعتقاد ہی کہ اسکا
استعمال پیشاب کی بندش اور فالج پیدا کرتا ہی
بعض کمات ایسے ہین جنکے کھاتے ہی
آدمی فوراً مرجاتا ہی اور یہ زہردار جانورون کے ہمسایگی مین پیدا ہوتا ہی صورت یہ ہی

لبلاب اسکو حبل المساکین اور عشقہ اور طموس بھی کہتے ہین اور شیرازی مین مرشہ کہتے ہین اسکی کیفیت یہ ہی کہ جو درخت اسکے پاس ہوتا ہی اسپر یہ پیچیدہ ہوتی ہی اور مثل ریسمان باریک سکے دراز ہوتی جاتی ہی اسکی پتی دراز ہوتی ہی کہنہ دردسر کو مفید ہی اور سرکہ مین پیسکر اسکا ضماد دردسپرز کو نافع ہی اسکا عرق مسہل صفرا ہی شیخ رئیس کے نزدیک اسکا شیرہ بالون کو مثل نورہ کے گرا دیتا ہی اور جون کے دفع کرنے مین مؤثر ہی صورت یہ ہی
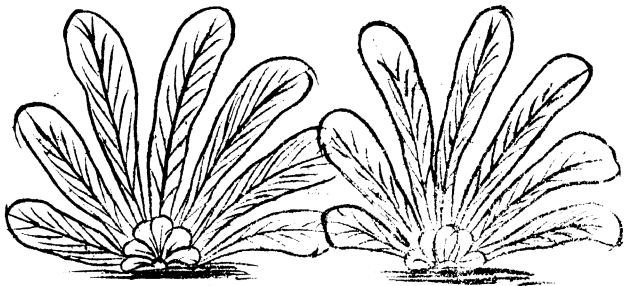
لسان الحمل یہ گھاس بکری کی زبان کے مانند ہوتی ہی شیرازی مین اسکو بارتنگ کہتے ہین اور یہ دو قسم ہوتی ہی بزرگ اور خرد شیخ رئیس نے کہا ہی کہ خنازیر والے کی گردن مین حمائل کرنا مفید ہی اگر اسکی جڑ کو جوش دیکر غرغرہ کرین درد دندان کو نافع ہی اگر اسکو عدس کے طور پر پکا کر نان خورش کرین مرگی کو مفید ہی اور نیز تپ ربع دور ہو صورت یہ ہی
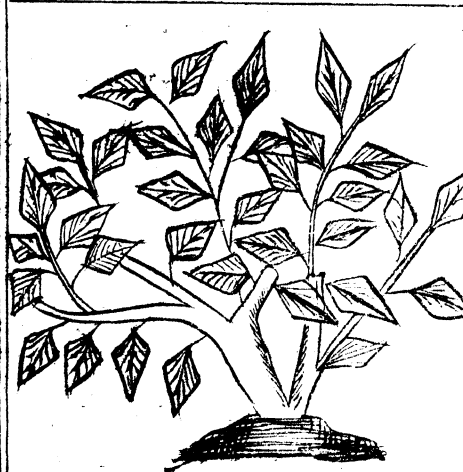
لسان العصافیر یہ اس درخت کا میوہ ہی جسکو فارسی مین سرو کہتے ہین شیرازی مین اسکے تخم کو اہر کہتے ہین اور فارسی مین زبان گنجشک اسکے پتے زخم کو مندمل کرتے ہین شیخ رئیس کے نزدیک خفقان کو مفید اور مبہی اور مقوی قضیب ہی

صورت یہ ہی
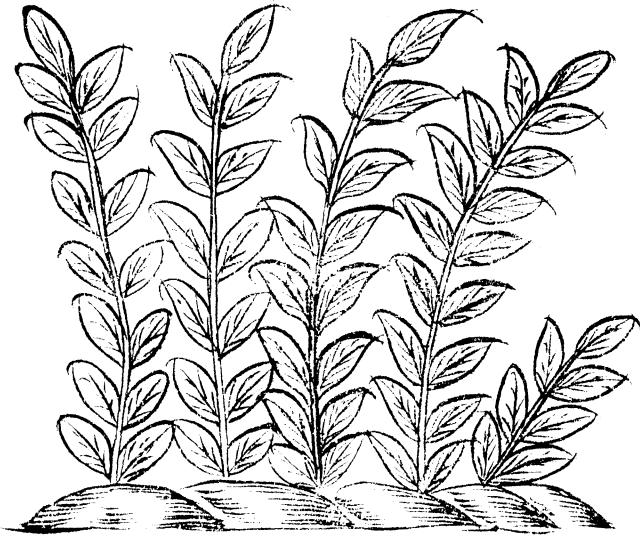
لصف اسے فارسی مین کبر کہتے ہین یہ خراب زمین پر اگتی ہی صاحب الفلاحہ کا قول ہی کہ جب دہقان اسکی زمین کو درست کرتا ہی تو یہ گھاس معدوم ہو جاتی ہی اسکے میوہ کی پرورش نمک سے کرتے ہین تو خوب پختہ ہوتا ہی اسکی جڑ مین مانند خیار کے ایک دوسرا میوہ ہوتا ہی اور وہ نہایت تیز ہوتا ہی اسکو شیرہ کے قوام مین ڈالتے ہین تاکہ اسمین جوشش نہ آوے اسکی جڑ کا پوست عرق النسا اور فالج اور آبلہ کو مفید ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ اسکی جڑ کا ترچھلکا درد دندان مین مفید ہوتا ہی اسکے پتے بواسیر کو نافع ہین اور مبہی بھی ہین اور یہ ایک قسم کا تریاک ہی خاصکر جسکے کان مین کوئی جانور موذی گھسا ہو اسوقت اگر اسکا عرق کان مین ٹپکاوین وہ جانور مرجائیگا اور بہق پر بھی لگانا نافع ہی صورت یہ ہی

لفاح فارسی مین شابترج کہتے ہین اسکی ایک قسم سفید برگ ہوتی ہی
جسکی ساق نہین ہوتی کہتے ہین کہ وہ نر ہی اسکا کثرت سے سونگھنا سکتہ کا عارضہ پیدا کرتا ہی
اگر ایک ہفتہ اسکی مالش برص پہ کرین مفید ہوگا سونگھنا درد سر دور کرتا ہی
اور نیند لاتا ہی لیکن گندی حواس پیدا کرتا ہی اسکا تخم اگر کرنب کے ساتھ ملاکر آگ مین
رکھین نہ جلیگا اگر عورت اسکا شافہ شہد مین ملاکر رکھے خون کا جریان بند ہو اور گزندگی کو
بھی نافع ہی لفاح دشتی جسکو یبروج بھی کہتے ہین اور اسکی آدمی کی سی صورت ہوتی ہی
اور اسکا درخت نر مانند نر انسان کے ہوتا ہی اور مادہ کی صورت عورت کی سی
ہوتی ہی اگر اسکی ثمر انسان کے سخت آماس پر لگاوین مفید ہو اور نیز عارضہ خنازیر اور
رتیلا اور درد مفاصل پر اسکا مرہم لگانا بہت نافع ہی اسکی جڑ شراب مین نوش کرنا
بیہوشش کرتی ہی اسکے کھانے سے بیداری جاتی رہتی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ
اگر اسکو شراب مین بیسکر تین گلاس نوش کرین ایسا بیہوشش ہو کہ جو عضو چاہین کاٹین
اسکو خبر نہو گی اگر چھ گھڑی تک ہاتھی دانت کو اسکے ہمراہ پکاوین نرم و ملائم ہوجاتا ہی اسطرح پر
کہ جو شی اسکی چاہین ہاتھ سے بنالین صورت ہو

لوبیا شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا کھانے والا برے خواب دیکھتا ہی اور رون کا
قول ہی کہ رنگ بدن پیدا کرتا ہی اور مردہ بچہ کو مع اسکی آنول کے باہر نکالتا ہی خون حیض
اور خون نفاس کو جاری کرتا ہی صورت یہ ہی

لوق فارسی مین اسکو فیلگوش کہتے ہین اسکا پتا جراحت بد کو مفید ہی اور کہنہ ربو کو بھی
نافع ہی اسکی جڑ شہد مین پیسکر لگانا کلف اور بہق اور نمش کو زائل کرتی ہی اور شراب مین
پیسکر شگاف [illegible] لگانا ہو جاڑے کے موسم مین [illegible] تے ہین مفید ہی [illegible]
اور اگر اسکی جڑ پیسکر بدن پر مالش کرین تو سانپ اور افعی اس شخص سے بھاگینگے صورت یہ ہی

نیلوفر یہ اکثر جنگلون کے تالابون مین اُگتا ہی اسکے شگوفے پانی پر نمودار رہتے ہین اور رات کو غائب اور دن کو ظاہر ہوتے ہین لیناس کا مقولہ ہی کہ اگر اسکو سایہ مین خشک کرکے آگ پر ڈالین تو جلیگا شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ نیلوفر کے استعمال سے نیند بہت آتی ہی اور گرمی کے دردسر کو نافع مگر قاطع شہوت ہی اور منی کو گاڑھا کرتا ہی احتلام کو موقوف کردیتا ہی اسکا تخم پانی مین پیسکر لگانا بہق کو زائل کرتا ہی اور زفت کے ساتھ داء الثعلب پر لگانا بال نکالتا ہی صورت یہ ہی

ماش شیرازی مین اسکو سوماس کہتے ہین شیخ رئیس کے اعتقاد مین اسکا کھانا باہ کو مضر ہی اور لوگون نے لکھا ہی کہ درد اعضا مین اسکا ضماد کرنا مفید ہی مگر دانتون پر اسکا استعمال مضعف دندان ہی صورت یہ ہی

مازریون یہ مشہور ہی بعض بڑی بعض چھوٹی ہوتی ہی بڑی کے پتے مانند برگ زیتون کے
ہوتے ہین بعض جو سیاہ رنگ ہی وہ زہر قاتل ہی لیکن بہق اور کلف اور نمش کے واسطے
ہر ایک قسم کا مازریون نافع ہی اگر کرنب کو ملا کر استعمال کرین نہایت درجہ مفید ہو شراب کے
ہمراہ پینا جانورون کی گزندگی سے بیخوف کرتا ہی اگر آٹے مین پکا کر کتے یا خوک کو کھلاوین
فوراً مرجاوے خاص کر انسان کو تو دو درم زہر قاتل ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ پانی
مین مچھلی کو مار ڈالتا ہی اور دانہ ہاے بدن کو اسکا ضماد مفید ہی اور زخم کے کرم کو باہر
نکالتا ہی دو درم اسکو نوش کرنا جلندھر کو مفید ہی کیونکہ کھانے کے ساتھ ہی اسہال
شروع ہو جاتا ہی اور اسی سے عارضہ دفع ہو جاتا ہی لیکن اس سے علاج کرنا خطرناک
ہوتا ہی قاضی ابو علی السیوخی نے کہا ہی کہ ایک شخص جلندھر کے عارضہ مین مبتلا ہوا جملہ
طبیب اُسکے معالجہ سے عاجز ہوے پس بیمار نے جب زندگی سے عاجز ہوا مطلق العنانی
اختیار کی اور جو اُسکے دل مین آتا وہ کھاتا اور جو چیز عجیب دیکھتا اُسکو خرید کر کے کھا لیتا
ایک روز بھونی ہوئی ٹڈیان یعنے ملخ مول لیکر نوش کین جسکے کھاتے ہی تھوڑی دیر بعد
دست آنا شروع ہوے یہان تک کہ تین دن کے عرصہ مین تین سو سے زیادہ دست
آئے اور انجام کو آرام ہو گیا اُسوقت بعض حکما نے اُس ماجرے کو دریافت کر کے اُس
ملخ والے کے متلاشی ہوے اور اُسکے ہمراہ اُسکے مقام کو روان ہوے اُس موضع کے
گرد نواح مین مازریون نظر پڑی پس طبیب سمجھ گئے کہ ملخ نے جب مازریون کھایا
تو اصلی قوت مازریون کی اور وہ حدت اُسکی شکم ملخ مین ضعیف ہو گئی اور اعتدال پر آگر

بیمار کو صحت بخشی سبحان اللہ و بحمدہ جب طبیبون کے دست قدرت کوتاہ ہوئے مشیت ایزدی سے
اُس بیمار کا علاج ایسی ملخ سے پیدا کر دیا صورت یہ ہی

ماہو دانہ اسکو حب الملوک بھی کہتے ہین اسکا پتا بہ اندازہ ایک انگشت چھوٹی مچھلی کے مانند ہوتا ہی اسکا ثمر تین تین دانہ کا خوشہ ہوتا ہی اور ہر ثمر مین تین دانہ سیاہ ہوتے ہین جلندھر اور گٹھیا اور عرق النسا اور قولنج اور نقرس کو مفید ہی اگر اسکے پتون کو گوشت مرغ کے ہمراہ مع چھ سات دانون کے شوربا پکاوین بلغم کا مسہل ہوگا لیکن اسپر سرد پانی پینا ضرور چاہیے صورت یہ ہی
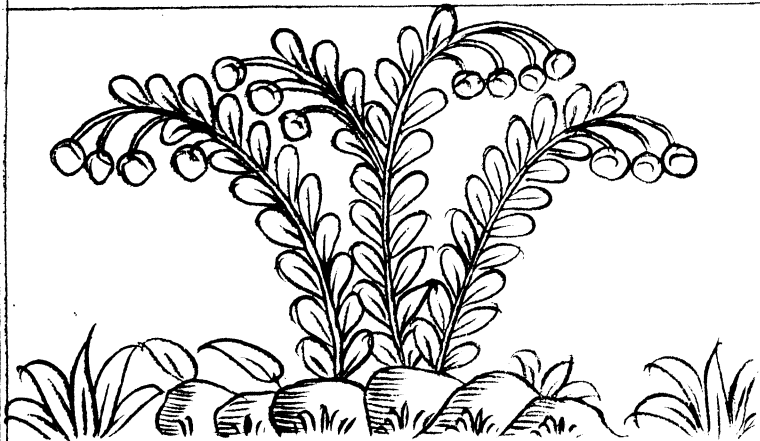
ماہی زہرج اسکے معنی مچھلی کا زہر ہی ایک قسم کی گھاس ہوتی ہی جسکے پتے طرخون کے مانند ہوتے ہین اور اسکا درخت شبرم کے درخت کے مانند ہوتا ہی اور اسکی شاخ پتلی اور سیدھی ہوتی ہی اور رنگ زردی مائل ہوتا ہی اگر اسکو مچھلیون کے حوض مین ڈال دین تو اسکی مچھلیان مست ہوکر اوپر نکل آوین

اور درد مفاصل اور عرق النسا اور درد پشت اور نقرس کو نافع ہی صورت یہ ہی
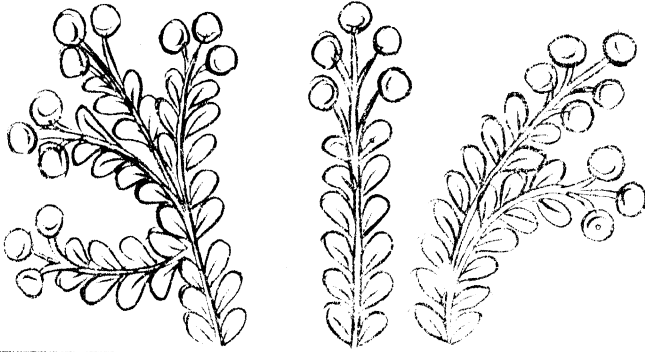
مرزنجوش ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ درد سر کو نافع ہی اگر اسکو پکا کر اسکا عرق نوش کریں جلندھر کو دفع اور بند پیشاب کو جاری کرتا ہی سرکہ مین پیسکر زخم کژدم پر لگانا نافع ہی اسکا تخم ایک درم پانی مین پیسکر نوش کرنا زخم زنبور کا درد ساکن کرتا ہی اسکا روغن فالج کے حق مین بہتر ہی مرزنجوش خشک شہد مین ملاکر چوٹ کی نیلاہٹ پر لگانا مؤثر ہی خاص کر اگر آنکھ کے نیچے ہو صورت یہ ہی

ناردین سنبل رومی ہی اسکے پتے مانند برگ گندم کے ہوتے ہین اور ڈال ہموار اور زرد مائل ہوتی ہی اسمین پھول اور میوہ نہین ہوتا آنکھون کی پلکین اگاتا ہی اسکا نوش کرنا بول اور حیض کو جاری کرتا ہی ایک درم واسطے فالج اور لقوہ کے مفید ہی اور اسحٰق کے نزدیک [illegible] کو مضر ہی

صورت یہ ہی
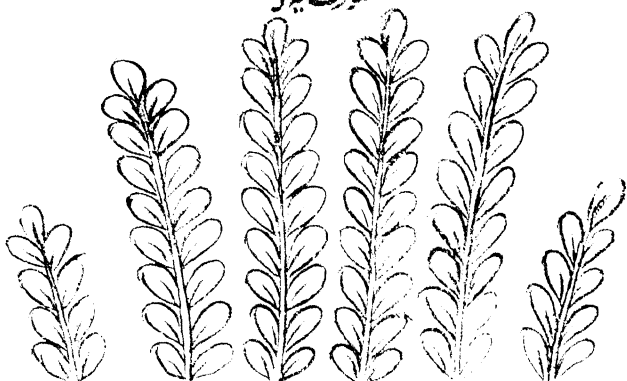
نانخواہ یعنے اجوائن اسکو شیرازی زبان مین زنیان کہتے ہین صاحب الفاظ کہتا ہی
کہ آٹھ مہینے تازہ اور چار مہینے خشک رہتی ہی جو شخص اسکی مداومت کرے خون کثرت سے
پیدا ہو اگر جاڑے کے موسم مین گوسفندان نر اسکو کھاوین انکا نطفہ زیادہ ہو اور بکریان بہت بچے
کا جنین اور انکی پشم اور دودھ مین کثرت ہو اور اسی طرح اگر خرما کے درخت کے نیچے
نانخواہ کو بو دین تو درخت خرما کو بار ور کرے اور جراحت جانوران گزندہ کو مفید ہی بلیناس کا
قول ہی کہ جو کوئی ہمیشہ نانخواہ کو دیکھا کرے اسکے چہرہ کا رنگ زرد ہو اکثر بہق اور برص کی دواؤن
مین شامل کیا جاتا ہی جس جگہ سے خون ٹپکتا ہو شہد ملا کر لگاوین بند ہو جاے اگر اسکو جوش دیکر
اسکا عرق کژدم کے زخم پر لگاوین درد موقوف ہو جاے صورت یہ ہی
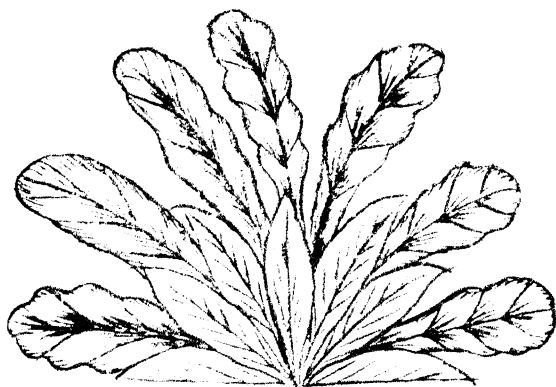
نرجس یعنے نرگس حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کے دل مین

برص یا جذام یا دیوانگی کی ایک شاخ ہوتی ہی پس اُس شاخ کو سوا سونگھنے نرگس کے
اور کوئی شی دفع نہین کرتی ہی اگرچہ سال بھر مین ایک مرتبہ بھی نرگس کو سونگھے جالینوس کا
قول ہی کہ جسکے پاس فقط دو روٹیان ہون اُسکو چاہیے کہ ایک کھاے اور ایک کے عوض نرگس
خریدے کیونکہ روٹی صرف غذاے تن ہی اور نرگس روح کی غذا ہی صاحب الفلاحۃ کا قول ہی
کہ اگر اسکے کچے پھل کو توڑین اور دو کانٹے اسمین چبھو دین اور پھر اسکو خشک کر کے بو دین تو
اُس سے دو چندان نرگس پیدا ہونگے کہتے ہین کہ جماع کے وقت جسکی نظر نرگس پر پڑجاے
اُسکی شہوت بستہ ہو جاے جسکا کشادہ ہونا پھر ممکن نہین اگر پیازی نرگس کے دو ٹکڑے کسی
کپڑے مین مع چشم مینڈک کے باندھ کر کسی سوتی ہوئی عورت کی چھاتی پر رکھ دین تو وہ عورت
اپنا دلی راز کہدیگی اور اسکا زخم پر لگانا زخم کو مندمل کرتا ہی اگر سر مین مالش کرین گنج کا عارضہ
اچھا ہو جاے شیخ رئیس کا قول ہی کہ بیخ پیازی نرگس جو کانٹا کسی چیز کا عضو مین گڑ جاے
ضماد کرنے سے کانٹا باہر نکال دیتی ہی اور شہد اور آرد ہتمنہ کے ساتھ اور بھی سریع التاثیر ہی
اسکا پھول درد سر اور بہق اور کلف کو نافع ہی اگر چار درم شہد مین ملاکر نوش کرین مردہ بچہ
شکم سے باہر نکالے صورت یہ ہی
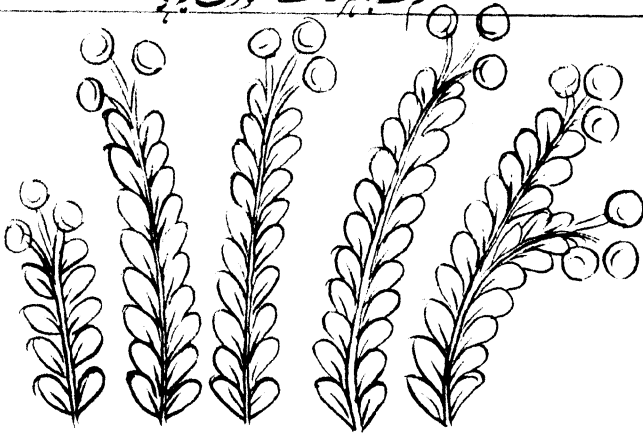
نسرین فارسی مین اسکو نسترن کہتے ہین اور یہ دو قسم جنگلی اور باغی ہوتی ہی شیخ رئیس نے
لکھا ہی کہ نسرین باغی کرم کو مارتی ہی اور کان کی جھنجھناہٹ کو دفع کرتی ہی اور نسرین جنگلی کا
ضماد پیشانی پر کرنا درد سر کو دفع کرتا ہی اور نوش کرنے سے قے اور ہچکی زائل ہوتی ہی
صاحب اختیارات کا قول ہی کہ اگر کلف پر ضماد کرین مفید ہو اسکو خشک کر کے نیم مثقال روز مرہ کھانا

جوانی کا عالم باقی رہتا ہی اور بڑھاپا نہیں آنے پاتا ہی صورت یہ ہی
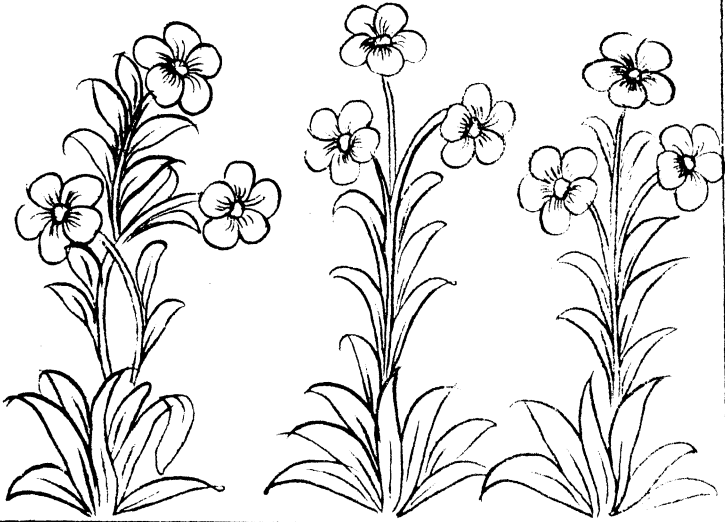
نعناع یعنے پودینہ شیخ رئیس کہتے ہین کہ مقوی معدہ اور مسکن فواق اور مسہی ہی اور شکم کے کیڑے مارتا ہی اگر قبل مجامعت کے عورت اسکو کھاکے حاملہ نہو پیشانی پر لگانا دافع دردسر ہی اسکا شیرہ سرکہ کے ساتھ خون کی روانگی کو بند کرتا ہی اور شہوت جماع کی تحریک کرتا ہی اور استلاکو نافع ہی صورت یہ ہی

ہلیون اِس گھاس کے تخم اور غلاف نہین ہوتا اور چند قسم کی ہوتی ہی بعض جنگلی پہاڑون پر بعض سبزہ زمین نرم پر پیدا ہوتی ہی شیخ رئیس کا مقولہ ہوکہ اسکے پتون کو جوش دیکر نوش کرنا درد پشت اور عرق النسا اور قولنج ریحی کو نافع ہو اسکی جڑ پکاکر کھانا بند پیشاب کو جاری اور دفع حمل کرتا ہو اور افزایش منی مین مؤثر ہو کتون کے حق مین زہر قاتل ہی اسکی جڑ شراب مین پکاکر رتیلا کے زخم پر لگانا مفید ہی درد دندان کے واسطے اسکا تخم مفید ہی اگر عورت اسکو شافہ بناکے حمول کرے حیض جاری ہو لیکن معدہ کے حق مین مضر ہی مصنف عجائب المخلوقات نے لکھا ہو کہ میرے ایک دوست نے مجھسے یہ **حکایت** بیان کی کہ بعض اربل کے کوہستان مین ہلیون بکثرت ہوتا ہو وہان کا عامل ہر سال اسکی شراب بناکر شاہ اربل کو ہدیہ بھیجا کرتا تھا ایک مرتبہ لوگ اس شراب کو لیے جاتے تھے ناگاہ رہزنی ہوئی اور بدمعاشون نے وہ سب ظروف اپنے قبضہ مین کیے جب اُنکا منھ کھولا شہد سمجھکر بکثرت نوش کر گئے فوراً دست جاری ہوے یہان تک کہ ضعیف ہوکر اُسی جگہ گر پڑے مسافرون نے یہ کیفیت دیکھکر شہر اربل مین خبر کی پس وہان کے بادشاہ مظفر الدین نے چند لوگون کو بھیجا انھون نے چار پایون پر لادکر اُنکو حاضر دربار کیا رستہ مین لوگ ان چورون پر ہنستے تھے کہ ہلیون کے بیہوش جاتے ہین آخر دار الشفا بھیجے گئے چند لوگ صحیح ہوے باقی مر گئے بادشاہ نے ان باقی ماندون کو آزاد فرمایا کہ اسقدر نصیحت اور تکلیف اُنکو کافی ہوگئی ہی صورت یہ ہو

ہندبا فارسی مین اِسکو کاسنی کہتے ہین بعض جنگلی اور بعض باغی ہوتی ہی باغی بہت باریک

اور پتا چوڑا اور تلخ ہوتا ہی جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہی فی کل ورقۃ من اوراق الھند باء وزن حبۃ من ماء الجنۃ یعنے اسکی ہر ایک پتی مین بہشت کے پانی کا ایک ایک قطرہ ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا مرہم نقرس کو مفید ہی اسکی جڑ اور پتی کا مرہم سانپ اور بچھو اور زنبور اور بلی اور کتے کے کاٹے ہوے زخم کو مفید ہی اور تپ ربع کو بھی نافع ہی کہتے ہین جسکے دانت درد کرتے ہون وہ شخص اُس مہینے مین جسکی اول شب شب یکشنبہ ہو اور اُسی شب کو ماہ نو دیکھا ہو پس ایک پتا اسکا لیکر وہ شخص چاند کے مقابل استادہ ہوکر قسم کھائے کہ اس مہینے مین ہرگز گھوڑے کا گوشت ہندبا کے ہمراہ نہ کھاؤنگا پس درد دندان زائل ہوگا اور اس ٹوٹکے کے سبب دوبارہ درد نہوگا صورت اسکی یہ ہی
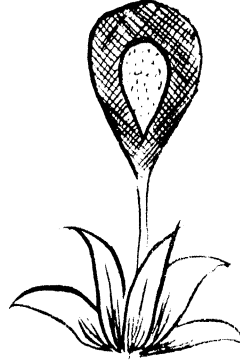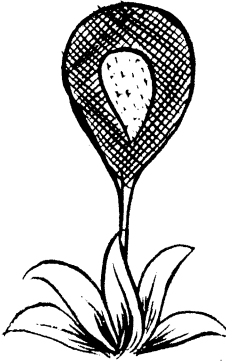
درس اسکا تخم مانند تل کے ہوتا ہی اور بویا جاتا ہی خوشہ اسکا جسوقت خشک ہوکر پھٹتا ہی درس باہر نکل آتا ہی کہتے ہین ایک سال کا بویا ہوا دس برس تک پھلتا ہی اگر اسکی مالش کرین کلف اور نمش کو مفید ہو اسکا ایک درم نوش کرنا سنگریزہ اور درد گردہ و درد مثانہ کو جو سردی سے ہو دفع کرتا ہی اسحاق کے نزدیک شش یعنے پھیپھڑے کے حق مین مضر ہی اور اسکا مصلح شہد ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ دیوانہ کتے کے جراحت کو نافع ہی صورت یہ ہی

یقطین یعنے کدو صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ اگر اسکی کلانی منظور ہو اسکے تخم کو زمین مین الٹا بونا چاہیے اگر اسکو شہد اور دودھ مین ترکرکے تخم ریزی کرین میوہ اسکا شیرین ہوگا جناب امیرالمومنین کا قول ہی اذا اطبختم فاکثروا القرع فیہ فانہ تسکین قلب الحزین یعنے جس چیز کو پکاؤ اسمین کدو کثرت سے چھوڑو کیونکہ دل غمگین کو تسکین بخش ہی اسکا خواص یہ ہی کہ اسکے درخت پر مکھی نہین بیٹھتی اسی سبب سے جسوقت حق تعالیٰ نے حضرت یونس کو ماہی کے شکم سے نکالا کدو کے درخت کا انپر سایہ کیا تاکہ حضرت یونس علیہ السلام کے بدن پر مکھی نہ بیٹھے اور حضرت کی جلد بدن مستحکم ہو صورت یہ ہی

الحمد للہ کہ قسم نباتات و نجوم تمام ہوئی

تیسری نظر حیوان کے بیان مین اور وہ چند نوع پر ہی۔ نوع اوّل آدمی کے بیان مین

جملہ کائنات تین قسم ہی لیکن حیوان تیسرے قسم پر ہی اول درجہ معدنیات کا ہی دوسرا درجہ نباتات کا کیونکہ اشجار معادن اور حیوانات کے وسط ہی انہین حس و حرکت نہین ہی لیکن نشو و نما مثل حیوان کے ہی تیسرے درجہ پر حیوانات ہین جنہین نشو و نما اور حس و حرکت کی قوت عطا کی گئی ہی اور اس قوت کو حق تعالیٰ نے ہر ایک مین جمع فرمایا ہی یہان تک کہ مکھی اور مچھر مین بھی ہی لیکن بحکم خدا وہ ساری حس و حرکت موت کے وقت باطل ہو جاتی ہی چونکہ حیوانات کے لیے ایسے آفات ہین کہ اُنسے ہلاک ہون حکمت الٰہی نے انکو قوت احساس کی ایسی عطا فرمائی جسکے زور سے اپنے

موذی کا ادراک کرسکتے ہین اور اپنے بدن کی حفاظت مین دست اندازیان کرتے ہین
اگر یہ قوت حس کی نہوتی اور انسان گرسنگی کو معلوم نہ کرسکتا تو بھوک سے مرجاتا یا جب سوتا
اور اپنے عضو کو آگ سے جلنے کی احساس نہ کرسکتا تو بھی ضائع ہوجاتا پس اسی ضرورت سے
یہ قوت احساس عطا فرمائی ہی رہی قوت حرکت پس جب حیوان غذا کا محتاج ہوتا اور اسکو
حرکت مانند درخت کے جو زمین پر لگا ہوا ہی نہوتی تو غذا کی طرف نہ پہونچ سکتا پس خدا تعالی نے
قوت حرکت عطا فرمائی کہ جدھر چاہے متحرک ہو اگر یہ قوت نہوتی تو روش اور خورش سے
معذور ہو کر مانند اُس درخت کے کہ جو پانی سے محروم ہو کر کمھلا جاتا ہی یہ بھی مرجاتا جس وقت
حیوانات ایک دوسرے کے دشمن ہوے اُسوقت اُنکو آلات عطا ہوے بعضون کو شاخ
اور دانت وغیرہ عطا فرمائے تاکہ اپنے دشمن کو دفع کرسکین مانند فیل و شیر و گاو وغیرہ کے
اور بعض ایسے ہین کہ جو بھاگ کر اپنی جان بچا سکین اُنکو طاقت گریز کی دی گئی مانند آہو و خرگوش و
جانوران پرند وغیرہ کے اور بعض ایسے ہین جو اپنے اوزار سے اپنے وجود کو محفوظ رکھتے ہین
مانند خارپشت اور سنگ پشت وغیرہ کے اور بعض ایسے ہین جو اپنے تئین عمدہ مضبوط حصار مین رکھتے ہین
مانند موش و مار وغیرہ کے حق تعالی نے ہر حیوان کو اُسکی بقاے ذات کے واسطے علیحدہ علیحدہ اعضا اور
قوا سے ظاہر فرمایا اور اسی جہت سے ہر ایک اپنے اپنے رنگ و روپ پر جلوہ گر ہوا حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہین ان اللہ تعالی خلق فی
الارض الف امۃ ستمائۃ منہا فی البحر واربعمائۃ منہا فی البر یعنے حق تعالی نے زمین مین ایک ہزار فرقہ
پیدا کیا جسمین چھ سو دریا مین اور چار سو خشکی مین ہین اور بعض مفسرون کا قول ہی کہ جو شخص اِس
آیت فیض اشاعت کے معنے سمجھنا چاہے (ویخلق ما لا تعلمون) لازم ہی کہ رات کے وقت
کسی جنگل مین روشنی کرے اور اُس طرف نگاہ کرے جدھر آگ روشن ہو اور ملاحظہ کرے کہ
کتنی بوقلمون عجیب عجیب صورتین نظر آتی ہین کہ کبھی کسی کے وہم مین نہون اب ہم کسی قدر اِس
مقام پر بعض حیوانات کا ذکر مع عجائب اور اُنکے خواص کے بیان کرتے ہین **نوع اول**
بیان انسان مین اِس گروہ کی جانب چند طور پر نگاہ کرنا چاہیے اول شرافت ہی واضح ہو
کہ انسان اشرف حیوانات ہی حق تعالی نے صورت اور مزاج مختلف سے اسکو پیدا فرمایا ہی
اور اسکے جوہر کو روح و تن سے تقسیم فرمایا اور فہم و عقل ظاہری اور باطنی عطا فرمائی اور نفس ناطقہ
دماغ مین جگہ دی اور اسکے گرد قواے فکر و ذکر و حفظ کو زینت بخشی اور اُسپر جوہر عقل کو مسلط کیا پس

نفس ناطقہ بطور امیر اور عقل وزیر اور اسکے قوائے لشکر اور حس مشترک پیک اور بدن دار الحکومت
اور اعضا نوکر چاکر اور حواس مسافر ہین یہ مسافر اپنے اوقات سفر مین خبر موافق اور مخالف سے
مطلع ہوکر اُسکا حال حس مشترک سے ظاہر کرتا ہی اور حس مشترک درمیان حواس اور نفس ناطقہ کے
واسطہ ہی اور وہی اُن خبرون کی اطلاع ناطقہ کے حضور مین کرتا ہی اُسوقت قوت عقلیہ وہمی کام
خیال فرماتی ہی اسی سبب سے انسان کو عالم صغیر کہتے ہین اور اس حیثیت سے کہ بوسیلہ غدا
بزرگ ہوتا ہی داخل نبات سے اور حس و حرکت کے ذریعہ سے حیوان اور حقیقت اشیا کے
دریافت کرنے سے فرشتہ ہی پس انسان ان ہر سہ مراتب کا مجموعہ ہی اگر آدمی حیوانی حرکات کی
رجوع ہوا مانند درندہ کے ہی اگر جماع پر حریص ہوا بکرا ہی اگر خورش کا شائق ہوا بیل ہی
اگر حریص ہی کتا ہی اگر دل مین کپٹ رکھتا ہی اونٹ ہی اگر متکبر ہوا پلنگ کہینگے اگر مکار ہی روباہ سے
مشابہ ہی اگر ان سب خصائل کا مجموعہ ہی شیطان کا مریہ کہا جاویگا پس اگر انسان اپنی ہمت کو
صفات ملکی کے حصول کرنے مین خرچ کرے تو سبحان اللہ پھر اسکا دل کبھی درجہ
اسفل پر مائل نہو گا اور اسی طرف حق تعالی کا قرآن شریف مین اشارہ ہی کہ فضلناهم
علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا پس جس شخص کا دل چاہے عالم سفل سے تبعیہ باطن عالم علیا
کی طرف رجوع کرسکتا ہی

نظر اول مین حقیقت انسان کا بیان

جسوقت انسان کو سخت اہتمام ہوتا ہی کہتا ہی کفتم یا کردم اس حالت مین وہ شخص اپنی
ذات کا تو عالم ہی لیکن اپنے ظاہری و باطنی اعضا سے غافل ہی اور اس حالت مین سکنات
جمیع مدرکات کا عالم ہی اور ہر قسم افعال سے غافل ہی مگر حقیقت نفس کے دریافت مین کسی شخص کو
طمع کرنا نہ چاہیے کیونکہ وہ انسانی فہم سے خارج ہی اور اسی واسطے حق تعالی نے فرمایا قل الروح
من امر ربی اس روح سے مراد نفس ہی اور نفس عہدہ تکلیف کی تقلید کرتا ہی یعنے اپنی گردن مین تکلیف
کی رسیان ڈالے ہوے ہی اور بعد مرگ کے عذاب و ثواب کا امیدوار رہتا ہی یا نعیم و سعادت
مین جیساکہ حق سبحانہ نے فرمایا ہی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربهم
یرزقون فرحین بما اتاهم اللہ من فضلہ ظاہر معنی آیہ یہ ہین کہ جو لوگ راہ خدا مین قتل ہوے ہین
انکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہین اور نزد خدا سے رزق پاتے ہین اور فضل خدا سے جو اشیا انکو ملے ہین اُس سے
وہ خوش ہین یا جہنم اور کمبختی مین جیساکہ فرمودہ خدا تعالی ہی النار یعرضون علیها غدوا وعشیا ویوم
تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب ظاہر معنی آیہ یہ ہین کہ آتش جہنم قوم فرعون کے سامنے صبح و شام

پیش کی جاتی ہی اور بروز قیامت فرشتون کو حکم ہوگا کہ انکو عذاب سخت مین داخل کرو واضح ہو کہ
نفس بدن مین مانند پادشاہ کے ہوتا ہی اور دار الملک اُسکا دل ہی اور عضو بجاے خادم اور قوت
عقلیہ بجاے وزیر ناصح اور مشیر کامل کے ہی اور اشتہا اُسکے خدام کے رزق کی جستجو کرتی ہی
اور خشم مانند ایک بندۂ کمینہ مکار بدکردار کے ہی کہ اگر کوئی اُسکو لاکھ نصیحت کرے
مگر اُسکی نصیحت اِسے زہر قاتل معلوم ہو اور ہمیشہ قوت عقلیہ سے جو وزیر ناصح ہی ہر مین
منازعت کرتی ہی اور دماغ مین قوت محسوسہ بجاے پیغامبر کے ہی جو خبر محسوسات کی
لیا کرتی ہی اور قوت حافظہ جسکا مقام دماغ کے آخر مین ہی خزانچی ہی اور زبان مترجم
اور حواس خمسہ جاسوس جو کہ ہر ایک طرف تعین ہین مثلاً آنکھ رنگ کی طرف اور کان
آواز پر اسطرح ہر ایک اپنی اپنی خدمت کا ماجرا خیال کو سناتے ہین اور خیال اُسکو خزانچی کی
تحویل مین دیتا ہی تاکہ نفس جن خبرون کی احتیاج دیکھے اُسکی تدبیر مین مصروف ہو واسطے
انتظام مملکت اپنی کے فسبحان من اظہر علی الانسان نعمتہ ظاہرۃ و باطنۃ یعنے پاک ہی وہ خدا
جسنے نعمت ظاہرہ و باطنہ انسان کو مرحمت فرمائی یہ نفس ہمیشہ کے واسطے ہی مگر ایک حال سے
دوسری حالت مین جاتا ہی جیساکہ کبھی باپ کی پشت مین ہی اور کبھی مادر کے شکم مین حضرت
امیر المومنین جناب علی مشکلکشا علیہ السلام نے اپنے خطبہ مین فرمایا ہی کہ اے لوگو حق تعالی نے تمکو ہمیشہ کے
واسطے پیدا فرمایا ہی یعنے ہمیشہ رہوگے مگر ایک گھر سے دوسرے گھر کو انتقال ضروری ہی یعنے
پشت پدر سے شکم مادر مین اور وہان سے دنیا مین اور یہان سے برزخ مین اور برزخ سے
بہشت یا دوزخ کو پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی منھا خلقناکم و فیھا نعیدکم و منھا نخرجکم
تارۃ اخریٰ ظاہر معنی یہ ہی کہ زمین سے تمکو پیدا کیا ہمنے اور اُسمین تمکو لیجائینگے اور اُسی سے پھر تمکو
نکالینگے شیخ رئیس نے درباب تعلق نفس کے ساتھ بدن کے اور جدا ہونے روح کے
بدن سے ابیات عربیہ کہے ہین اور وہ اس مقام پر بجنسہ لکھے جاتے ہین لیکن چونکہ ترجمہ لفظی اُن
ابیات کا بیکار اور بیموقع ہی اسوجہ سے نہین لکھا گیا مگر خلاصہ اُن سب کا یہ ہی کہ روح درجہ علی سے
اُترکے عالم اسفل مین آئی کہ اُسکی عزت و توقیر ہوگی یہان آکے قید بند مین پھنسی اب چاہتی ہی کہ
مین اپنے مقام کو سفر کرون اور بدن نہین چاہتا ہی کہ وہ اُس سے جدا ہو اور جب وہ ارادہ
جانیکا کرتی ہی تو وہ بسبب محبت کے درد فراق مین روتا ہی لیکن جب وقت ناگزیر آویگا تو کسی کا
بس نہ چلیگا اور کوئی روک نہ سکیگا اور سب دنیا کے مزے بیکار رہجائینگے اور کوئی عیش دنیا کا

ہمراہ نہ جائیگا اور کسی کی محبت کام نہ آئیگی **ابیات** هبطت اليك من المحل الارفع ؛ ورقاء ذات تعزز وترفع ؛ محجوبة عن كل مقلة ناظر ؛ وهى التى سفرت ولم يتبرقع ؛ وصلت على كره اليك وربما ؛ كرهت فراقك وهى ذات تفجع ؛ الفت وما سكنت فلما استانست ؛ الفت مجاورة الخراب لم تقنع ؛ حتى اذا اتصلت بها هبوطها ؛ من ميم مركزها بذات الاجرع ؛ علقت بها ثاء الثقيل فاصبحت ؛ بين المعالم والطلول الخضع ؛ تبكى اذ ذكرت عهودا بالحمى ؛ بمدامع تهمى ولما تقطع ؛ اذا عاقها الشرك الكثيف وصدها ؛ قفص عن الاوج الفسيح المربع ؛ حتى اذا قرب المسير الى الحمى ؛ ودنا الرحيل الى الفضاء الاوسع ؛ وغدت مفارقة لكل مخلف ؛ عنها حليف الترب غير مشيع ؛ سجعت وقد كشف الغطاء فابصرت ؛ ما ليس يدرك بالعيون الهجع ؛ وغدت تغرد فوق ذروة شاهق ؛ والعلم يرفع كل من لم يرفع ؛ فلاى شئ اهبطت من شاهق ؛ سام الى قعر الحضيض الاوضع ؛ ان كان اهبطها الاله لحكمة ؛ طويت عن الفذ اللبيب الاروع ؛ فهبوطها ان كان ضربة لازب ؛ لتكون سامعة بما لم تسمع ؛ وتكون عالمة بكل حقيقة ؛ فى العالمين وخرقها لم يرقع ؛ وهى التى قطع الزمان طريقها ؛ حتى لقد غربت بغير المطلع ؛ فانها برق تالق بالحمى ؛ ثم انطفى فكانه لم يلمع ؛ کہتے ہین کہ ان نفوس کا اس عالم جسمانی اور اُسکے متعلقات مین قید ہونا ایسا ہی جیسے کہ کوئی حکیم کسی شہر مین کسی فاجرہ عورت کے عشق مین اسیر ہو اور وہ بدکارہ اکثر اس بیچارے حکیم کو خورد ونوش اور پوشش کے مطالبہ سے ایذا پہونچاے اور حکیم بسبب اُسکے عشق کے اُسکی اطاعت کی محنت اپنے اوپر اختیار کرے اور اپنے اصلاح اور اپنے شہر کے دوست آشنا وناز ونعم کو بھول جاے اور بجز اُسکی رضامندی کے اور کوئی کام نہ کرے اور اُسکے درد مفارقت کی برداشت اور تحمل نہ کرسکے بلکہ یہ سمجھے کہ اگر اُسکی اطاعت نہ کرونگا اور یہ مجھسے خفا ہوجائیگی تو مین مرجاؤنگا پس اسی طرح سے دنیا کا حال ہی کہ شخص اسکے عشق مین گرفتار ہو پوشیدہ نہ رہے کہ نفوس جوہر روحانی ہین اور کبھی یہ کھانے پینے پہننے جماع کرنے کی آرزو نہین رکھتے ہاین برخلاف اُسکے بدن ہمیشہ ادھر متوجہ رہتا ہی نفس جب تک کہ بدن کی ہمراہی مین رہتا ہی ہمیشہ اندوہناک رہتا ہی اور اس بدن کی اصلاح مین سختی کا تحمل کرتا ہی اور کارہاے شاقہ مین واسطے تحصیل مال واسباب دنیوی کے کوشش کرتا ہی اور جب بدن سے جدا ہوجاتا ہی آسائش پاتا ہی جیسا کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہی کہ ایک حکیم فاجرہ کے عشق مین مبتلا تھا اب اُسکو راحت بجز اُسکی مہاجرت اور ترک عشق کے ممکن نہین ہی **نظر دوسری اخلاق انسان مین** نفس کے واسطے خلق ایک ہیئت راسخہ ہی جس سے نہایت آسانی کے ساتھ بے فکر واندیشہ افعال صادر ہوتے ہین اور خلق کی تعریف مین اسواسطے قید رسوخ داخل کیا گیا ہی

کہ جس کسی سے مال کی بخشش کسی وجہ عارضی سے صادر ہو تو ہرگز نہین کہینگے کہ اسکی سخاوت
خلقی ہے جب تک کہ اُسکے نفس مین ثابت اور راسخ نہو اور افعال بہ آسانی صادر ہونے کی قید
اسوجہ سے لگائی گئی ہے کہ اگر کوئی تکلیف پہونچنے سے ایثار مال کرے یا غصہ کے وقت کسی
اندیشہ کی وجہ سے خاموش ہو رہے تو نہین کہسکتے کہ اسکی خلقی سخاوت ہے یا اصلی حلم ہے پس
اگر وہ ہیئت ایسی ہو کہ اسکے عمدہ افعال از روے شرع اور عقل کے صادر ہون اُسکو خلق نیک
کہینگے بہرکیف خلق خواہ بد ہو خواہ نیک کبھی تو ذاتی ہے یعنے بے اُسکے حاصل کرنے کے
انسان مین پیدایشی ہوتا ہے اور کبھی اکتسابی کہ وہ اپنے کو افعال نیک پر عادی کرے اور
اسپر آدمی کو اختیار ہے کہ اگر نیک خلق نہو تو اپنے نفس کے واسطے محنت گوارا کرکے اسکی تحصیل کرے
اخلاق کا فائدہ دنیا اور عقبی مین بڑا ہے روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اثقل ما یوضع
فی المیزان الخلق الحسن جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بھاری زیادہ اشیا کا جو میزان حساب مین رکھینگے خلق نیک ہوگا عبداللہ بن سمرہ نے کہا ہے کہ
ایک مرتبہ ہم پیغمبر خدا کے پاس حاضر ہوے حضرت نے فرمایا انی رایت البارحة عجیبا رایت رجلا
من امتی جاثیا علی رکبتیه وبینه وبین اللہ حجاب فجاء حسن خلقه وادخله علی اللہ یعنے مین نے
کل شب کو یہ خواب دیکھا ہے کہ ایک مرد ہماری امت سے اپنے گھٹنون کے بل پڑا ہوا ہے اور اُسکے اور خدا تعالے
کے درمیان مین ایک حجاب ہے پس اُسکے خلق نیک نے آکر درمیان ... اسکو پہونچا دیا غرض اس روایت سے یہ ہے
کہ جو کوئی اکثر فضائل کو جمع کرے وہ شخص اسلئے شایان ہے کہ بادشاہ کے روبرو معزز ہووے اور خلائق اُسکے پیرو ہین
اور برخلاف اسکے جو افعال قبیحہ اپنے مین جمع کرے وہ مردود ہے کہ شیطان ہے پس جیسا کہ صاحب فضائل سے
اقتدا کرنا لازم ہے اُسی طرح صاحب ضلالت سے پرہیز کرنا واجب ہے پس اسی وجہ سے مین نے
اخلاق کو بیان کیا تا ہر شخص اسکا فائدہ اٹھاوے **نظر تیسری لطفہ سے آدمی کا
پیدا ہونا** عمدہ چیز آدمی مین عفت ہے معنی اسکے اپنے تئین نگاہ رکھنا ممنوعات
شرع سے ہین مجامعت اور خورد و نوش سے اہل عفت پر کلام مجید مین مکرر آفرین ہوئی ہے
ازانجملہ یہ آیت فیض اشاعت ہے والذین ہم لفروجہم حافظون یعنے جنتی وہ لوگ ہین کہ جو اپنی
شرمگاہون کو حرام سے بچاتے ہین **حکایت** ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جوان نہایت خوبصورت
بزاز پیشہ تھے ایک روز کسی بادشاہزادی کی نگاہ اُنپر جو پڑی وہ عاشق ہوگئی کپڑے کی خریداری کے
حیلہ سے طلب کیا جب محل مین پہونچے اُسنے خواہش وصال کا اظہار کیا محمد نے جواب دیا

حاضر ہون مگر مجکو پاخانہ کی حاجت ہی پس پاخانہ جاکے وہان کے غلیظ کو اپنے منہ اور تمام
بدن مین ملکر شہزادی کے روبرو آئے اُسنے اُنکو اس حالت مین دیکھ کر گریز کیا اور کہا کہ آدمی
دیوانہ ہی اِسکو میرے محل سے نکال دو پس اُنھون نے اس حیلہ سے نجات پائی اور اسکی
عوض مین حق تعالی نے اُنکو علم اور ورع اور تاویل خواب کی عطا فرمائی اور اُنکا حال مثل حضرت
یوسف علیہ السلام کے ہو گیا منجملہ اُن اخلاق کے **سخاوت** ہی یعنے جو کچھ اپنی
ملکیت مین ہو اُسکا صرف کرنا اپنے محتاج ہمجنسون مین ایسی سخاوت اصل سخاوت ہی
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **حکایت** ہی کہ حضرتؐ نے چند نفر بنی النضیر کے قید مین
گرفتار کیے تھے ایک شخص کو علیحدہ کر کے باقی کی گردن مارنے کو حکم فرمایا اُسوقت جناب
امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ پروردگار واحد ہی اور قصور ایک سا ہی پس اس
شخص کی رہائی کس طریق پر جائز ٹھہری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس
حکم خدا لائے کہ اِس شخص کو بسبب اُسکی سخاوت کے اللہ تعالی نے عفو فرمایا ہی اور یہ بھی مشہور ہی
کہ حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ سامری کو قتل نہ کیجیو کیونکہ وہ
سخی ہی عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب کی **حکایت** ہی کہ اُنکو جناب امام حسن اور امام حسین
علیہما السلام نے مال کے اسراف کرنے سے منع فرمایا عبد اللہ نے جواب دیا کہ حق تعالی نے
مجھپر فضل واحسان کیا ہی اور مین نے فضل واحسان اُسکے بندون پر کرنے کی عادت اختیار کی ہی
پس ڈرتا ہون کہ اگر اپنی عادت قطع کرون کہین حق تعالی بھی اپنا فضل واحسان مجھسے قطع نہ فرمائے
اُنکی سخاوت کی یہ **حکایت** ہی کہ عبد الرحمن بن ابی عمار کسی کنیز پر فریفتہ ہوا اور عشق اُسکا مشہور رہا
یہانتک کہ طاؤس اور مجاہد اور عطا نے اُسکے پاس جاکر ملامت فرمائی مگر اُسنے عذر مین یہ شعر
پڑھا اور عشق سے ہاتھ نہ اُٹھایا **ع** یلومنی فیک اقوام اجالسھم ؛ ولا ابالی اطار اللوم ام وقعا ؛
یعنے تم لوگ مجھے ملامت کرتے ہو اور مجکو بسبب عشق کے کچھ ملامت کی پروا نہین ہی واضح ہو
کہ عبد الرحمن کو بسبب تنگدستی کے اُس کنیزک پر دسترس نہ تھا پس اِس عشق کی عبد اللہ نے
بھی جسوقت عازم حج تھے خبر پائی اور وہ اُس کنیزک کو چالیس ہزار درم کو خرید کر کے حج کو چلے گئے
جب وہان سے واپس آئے اُس کنیزک کو زر وزیور سے آراستہ فرماکر جسوقت کہ عبد الرحمن
اُنکی ملاقات کو آئے بعد دریافت حقیقت عشق کنیزک کو اُنکے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ تیری امانت ہی
اور مین نے فقط تمھارے واسطے اِس کنیزک کو خرید کیا ہی اب یہ تمکو مبارک ہو اور تم اُسے لیجاؤ

اور قسم ہی خدا کی کہ مین نے اس سے نزدیکی نہین کی بعد اسکے ایک ہزار درم نقد بھی
اُسکے مکان پر بھجوا دیا عبدالرحمن نہایت مسرت سے گریہ کر کے کہنے لگا کہ اہل بیت حق تعالی
نے آپ لوگون کو ایسے شرف سے معزز فرمایا ہی جو کسی دوسرے فرد بشر مین ممکن نہین **حکایت**
ابن دارہ نامے کوئی شخص عدی بن حاتم کے پاس جاکر کہنے لگا کہ مین تیری مداحی کرتا ہون
یہ سنکر عدی نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جا ہم اپنا مال تمکو دینگے اُسوقت اسکے موافق میری مدح کیجیو
کیونکہ مجکو ناگوار ہی کہ میری مدح کا صلہ نہ دیا جاوے پس ہزار گوسپند اور ہزار درم اور تین نفر
غلام اور تین لونڈیاں عطا فرمائین اور دارہ نے مداحی مین یہ شعر پڑھا ع ابوک جواد لیشق
غبارہ * وانت جواد لست تعذر بالعلل * فان فعلوا شرفمثلکم اتقی * وان فعلوا خیرا فمثلک
من فعل * خلاصہ اسکا یہ ہی کہ باپ تیرا سخی تھا اور تو اس سے بھی زیادہ سخی ہی پس مثل تمہارے
سخاوت مین کوئی شخص نہین ہی پس عدی نے فرمایا کہ اب زیادہ معاف کیجے
کیونکہ مال میرا اُس سے زیادہ مدح کی لیاقت نہین رکھتا ہی **حکایت** حاتم ایک قیدیون
کی جماعت مین گذرا جسمین ایک قیدی اُسکو پہچانتا تھا اُسنے حاتم کی طرف پناہ چاہی
حاتم نے اُس جماعت سے التماس کیا کہ اس قیدی کو قرض پر فروخت کرتے ہو انھون نے
کہا کہ نہین مگر نقد قیمت پر البتہ فروخت کرینگے حاتم اُسوقت اُسکو رہا کر کے اُسکے
قائم مقام خود قید ہو کر بیٹھا اور جب اپنے مکان سے روپیہ منگا کر داخل کر دیا تب اپنے
گھر آیا گھر مین جو آیا تو لڑکون کو ایک کتیا کو مارنے اور ایذا دینے مین مصروف پایا اُنکو
منع فرمایا اور کہا کہ ای عزیز و یہ کتیا ایسی خو رکھتی ہی جسکی ہم تعریف کرتے ہین یعنے
تاریکی شب مین مہمان کے مقدم سے آگاہ کرتی ہی جسوقت کہ فروزندہ آتش یعنے
دربان ہمارا سوتا ہوتا ہی **حکایت** کسی وقت مین یزید بن مہلب حجاز کے محبس مین تھا حجاج
اس محبوس سے روزانہ دس ہزار درم جرمانہ لیا کرتا تھا ایک روز فرزدق نامے شاعر نے اُس
بیچارہ محبوس کی مدح مین اشعار آکر سنائے یزید نے کہا کہ تم میری مدح کرتے ہو
اور ہم اس حالت مین قید ہین فرزدق نے جواب دیا مجھے آپ کے سوا کوئی سخی نظر نہین آتا ہی
پس یزید نے اپنے غلام سے کہا کہ دس ہزار درم آج اسکو دیدے آج حجاج کی مین سختی اُٹھاؤنگا
اسی وجہ سے ہشام بن حسان کا کلام تھا کہ یزید بن مہلب کی کشتی سخاوت قید مین بھی رواں رہتی ہی
حکایت جن دنون مین کہ معن بن زائدہ عراق کا حاکم تھا اور بصرہ مین مقیم تھا ایک شاعر

حاضر ہوکر چاہتا تھا کہ دربار مین بار پائے مگر معذور رہا کیونکہ معن باغ مین دریا کنارے
سیر مین مصروف تھا پس شاعر نے ایک عربی شعر اسکی تعریف مین لکڑی پر لکھکر نہر مین ڈال دیا
اور وہ لکڑی بہتے بہتے حاکم کی نظر سے گذری اور اسکو طلب فرماکر ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ اسکا
مصنف کون ہو قابل اسکے ہو کہ دس توڑہ اسکو انعام دیے جاوین اُس روز اُس تختہ کو
اپنے بالین پر رکھکر سو گیا دم سحر بیدار ہو کر اُس شعر کو ملاحظہ فرمایا اور شاعر کو
طلب فرماکر ایک ہزار درم اور دلوائیے تیسرے روز پھر طلب کیا لوگون نے عرض کیا
کہ وہ سفر کر گیا معن نے فرمایا کہ سزاوار ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اپنا کل مال اسکو عطا کرون اور وہ
شعر یہ تھا ؎ انت جواد معن ناج معنا لحاجتی ÷ فمالی الی معن سواک مشفع یعنے تو ایسا
سخی ہو تیرے سوا اور کوئی ہمارا خبر گیران نہین ہو اور نہ کوئی ہماری حاجت کا روا کرنے والا ہو
معن ہو نقل ہو کہ ایک مرتبہ منصور باللہ نے غصہ ہو کر مجھے تردد مین ڈالا یہان تک کہ مین ناچار
ہو کر ایک گدڑی پہنکے اونٹ پر سوار ہو کر جنگل کو نکل بھاگا اور نگہبانون کی نظر سے پوشیدہ ہو گیا
اُسوقت ایک حبشی شمشیر بکف نے میرے اونٹ کے پاس آکر مہار پکڑ لی اور اونٹ کو بٹھایا
مین نے اُس سے کہا کہ تجھے اس تعرض سے کیا فائدہ ہو اُسنے کہا کہ تجھکو امیر المومنین منصور باللہ نے
طلب فرمایا ہو مین نے جواب دیا کہ میری کیا ہستی ہو کہ مجھے امیر المومنین منصور باللہ
یاد فرمائین اُسنے جواب دیا کہ تو معن زائدہ کا بیٹا ہو مین نے کہا کہ خدا سے ڈرین
کہان اور معن کہان ناحق کسی بیچارہ پر بہتان نہ کر اُسنے کہا کہ یہ حیلہ چھوڑ ہم تجھے
خوب طرح سے جانتے ہین اُسوقت مین نے کہا کہ اگر فی الحقیقت ایسا ہو تو یہ گوہر
مجھسے لے کہ جسکی قیمت خلیفہ کے انعام سے جو میری گرفتاری کی عوض مین تجھے دیگا
دونی ہوگی اور میری خونریزی سے درگذر اُسنے کہا کہ وہ گوہر کہان ہو مین نے دکھلا دیا
اُسوقت اُسنے کہا کہ درحقیقت قیمت اسکی زیادہ ہو مگر ہرگز نہ لونگا جب تک تم مجھے ایک بات کا
جواب نہ دوگے مین نے کہا وہ کیا ہو اُسنے کہا کہ مین نے تیری بخشش کی بڑی تعریف
سنی ہو پس یہ بتاؤ کہ کبھی آپ نے سارا مال اپنا کسی کو عطا فرمایا ہو مین نے جواب دیا نہین
اُسنے کہا کہ آدھا مال دیا ہو مین نے کہا نہین اُسنے کہا کہ چوتھائی مال دیا ہو مین نے کہا نہین
اُسنے کہا پانچوان حصہ دیا ہو مین نے کہا نہین اُسنے کہا دسوان حصہ کبھی خیرات کیا ہو اُسوقت
مین نے کہا البتہ شاید ایسی حرکت ہوگئی ہوگی تب اُسنے کہا کہ مین نے ہمیشہ ایسا فعل کیا ہو

اور مین وہ شخص ہون جسے اللہ تعالی نے بیس دینار روزی کیے ہین اور اس گوہر کی قیمت
ایک ہزار دینار ہین اسے تجکو دیتا ہون تاکہ تجھے معلوم ہو کہ دنیا مین مجھسے بھی زیادہ جود و بخشش والے
موجود ہین پس اُسنے وہ گوہر مجھے واپس دیکر مہار چھوڑ دی مین نے کہا کہ یہ اپنا گوہر لے کیونکہ
مجھے اسکی پروا نہین ہی اُسنے کہا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ مجھے اسی مقام پر دروغ گو ٹھہرائے اب ہرگز اسکو
نہ لونگا یہ کہکر چلا گیا جب مجھے خوف سے رہائی ملی اور چین سے آکر رہنے لگا ہر چند اُسکی جستجو
بطمع انعام بھی کرائی مگر پتا نہ لگا منجملہ اُنکے **قناعت ہی** یعنے ضبط کرنا قوت کا
ایسی چیز کے استعمال سے جو مقدار کفایت سے زیادہ ہو اور حریص نہونا ان چیزون پر جو اُسکے
پاس نہون حدیث نبوی مین آیا ہی القناعۃ کنز لا یفنی یعنے گنج قناعت کبھی فانی نہو گا
حکایت ابو دطال کی ہی کہ اُنھون نے اپنے والد کے ترکہ مین بیس دینار پائے اور اُنکو
دس برس کے نان و نفقہ مین بتدریج صرف کیا منجملہ اُنکے پھر **شجاعت ہی**
یعنے اقدام کرنا واجب الاقدام پر جس سے کہ اپنے نفس کے مکارہ کو دفع کرتے ہین اور یہ شجاعت
درمیان جبن اور تہور کے متوسط ہی جبن نامردی کو کہتے ہین اور تہور بیفائدہ جان دینے کو کہتے ہین
حکایت عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا کہ کبھی مین تجکو مرد پاتا ہون اور کبھی نامرد
پس تو اپنی دلیری اور نامردی سے خبر دے اُنھون نے جواب دیا کہ بروقت
امکان فرصت وقت کے دلیر ہون اور خلاف اُسکے ہراسان اور نامرد **حکایت**
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ہر فرد دم سحر نکل کر جنگ صفین مین دونون صفون کے
بیچ مین کھڑے ہو کر فرماتے تھے کہ ای معاویہ کب تک بندگان خدا کا ناحق خون کریگا تو خود
میرے برابر آکر گرم جنگ ہو تاکہ جو غالب ہو اُسکی حکومت رہے لیکن معاویہ بسبب خوف کے
سامنے نہ آتا تھا **حکایت** جنگ صفین مین ابن الاعرابی موجود تھا وہ روایت کرتا ہی
کہ جسوقت حضرت عباس بن ربیعہ ہمہ تن مسلح ہو کر شمشیر در دست سر میدان واسطے کارزار کے
آئے ناگاہ اہل شام کی طرف سے عرار بن ادہم نے پکارا کہ ای عباس مجھسے مقابل ہو
عباس نے فرمایا کہ ای عرار تجھے اتر معلوم ہوا زندگی سے ناامید ہوا ہی پس دونون مقابل
ہوے گھوڑے کی باگین چھوڑ کر شمشیر زنی پر آمادہ ہوے مگر کسی کا وار کام نہ کرتا تھا کیونکہ
طرفین کے بدن مین زرہ تھی تا آنکہ عباس نے عرار کی زرہ مین ہاتھ ڈال کر زرہ کو پھاڑ ڈالا
بعد اُسکے تلوار جو ماری کاری پڑی اور پہلوے سینہ مجروح ہوا عرار سرنگون گرا لوگون نے

تکبیر کا شور اٹھا یا پس عباس پھر ان لوگون پر جھپٹے ناگاہ کسی نے پکار کر یہ آیہ پڑھا قاتلوھم یعذبھم
اللہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مؤمنین حضرت علیؑ نے لوگون سے پوچھا
کہ ہماری طرف سے کون ہمارے اعدا سے مبارز ہی لوگون نے عرض کیا عباسؓ بن ربیعہ
حضرت نے عباس کو فرمایا کہ ہمنے تمھین نہین منع کیا تھا کیون لڑتے ہو عباسؓ نے جواب دیا کہ
کیونکر ہو سکتا ہی کہ دشمن مبارز طلب کرے اور ہم جواب نہ دین امیرالمومنین علیہ السلام نے
فرمایا کہ دشمن کے جواب دینے سے اپنے امام کا حکم ماننا بہتر ہی ادھر معاویہ کو سخت
رنج ہوا کہ عار ساجرار کب پیدا ہو سکتا ہی پس عباس کے قاتل کے واسطے ایک سو اوقیہ طلا و
نقرہ دینے کا وعدہ کیا اُسوقت دو شخصون نے منافقون سے سرمیدان آنکر حضرت عباسؓ کو
پکارا حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض حال کیا جناب امیر عباسؓ کے گھوڑے پر
سوار ہوے اور انھین کے ہتھیار ہاتھ مین لیکر مقابل ہوے دشمنون کو کچھ بھی علم نہوا اور مارے گئے
بعدازان حضرت نے عباسؓ سے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی تمھین طلب کرے ہمکو مطلع کیجیو
جب یہ خبر معویہ کو پہونچی نہایت پریشان ہو کے کہنے لگے قبح اللہ اللجاج مارکبتہ الاجزات یعنے
خدا کے نزدیک لڑائی ایک بُری چیز ہی جو شخص لڑنے جائیگا وہ بے نصرت ہوگا **منجملہ اُنکے**
صبر ہی یعنے قوت نفس کو ضبط فرمانا اور اشیاے نفھور سے باز رکھنا **حکایت**
عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے پیر مین ایک عارضہ پیدا ہوا لوگون نے صلاح دی کہ اس
پانون کو کٹوا ڈالو نہین تو تمام بدن سڑ جائیگا پس جراح نے آکر پانون کاٹا اور یہ تسبیح خدا مین
مشغول تھے ذرا فریاد نہ کی اور اُسی وقت اُنکا ایک بیٹا کوٹھے پر سے گر کے مر گیا انھون نے
کچھ اعتنا نہین کی لوگون نے دونون حادثون کی تعزیت کی اُنھون نے بکمال تحمل فرمایا انا للہ
وانا الیہ راجعون اور کہا حکم خدا پر راضی رہنا چاہیے اگر ایک عضو کاٹا گیا دوسرا عضو موجود ہی اور
اگر ایک بیٹا مر گیا دوسرا لڑکا سلامت ہی **منجملہ اُنکے حلم ہی** یعنے قضاے حاجت مین
شتابی نہ کرنا اور غصہ کو فرو کرنا حق تعالیٰ فرماتا ہی الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس
یعنے کیا اچھے وہ لوگ ہین جو غصہ کو کھاتے ہین اور جرم لوگون کا معاف کرتے ہین حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن جب ساری خلق جمع ہوجائیگی
منادی ہوگی کہ صاحبان فضل کدھر ہین پس وہ علیحدہ ہو کر بہشت کو روانہ ہونگے اُسوقت
فرشتے اُنسے دریافت کرینگے کہ تم لوگون نے کیا فضل کیا ہی وہ جواب دینگے کہ ہم جب کوئی

ظلم کرتا تھا تو ہمنے صبر کیا ہو اور جو ہماری جانب بدی کرتا تھا اُسکو ہم عفو کرتے تھے پس ملائکہ اُسکو بہشت مین پہونچاوینگے **حکایت** حضرت عیسیٰ علیہ السلام گروہ جہود کی طرف گذرے اُنھون نے حضرت کو کچھ بُرا کہا حضرت نے اُسکے عوض اچھا کلمہ فرمایا لوگون نے آپسے پوچھا کہ کیون حضرت جہودون نے آپکو بدکہا اور آپ نے نیک کیا وجہ ہی حضرت نے فرمایا جسکو جسقدر رہا ہی وہ اسی کو خرچ کرسکتا ہی **حکایت** کسی نے ابن عباس کو گالی دی آپنے فرمایا کہ شاید اسکو کوئی حاجت ہی اُسے برلایا چاہیے یہ سُنکر اُسنے سر جھکالیا اور شرمندہ ہوا **حکایت** حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے کسی شخص کو دیکھا جو آپ کو بُرائی سے یاد کر رہا تھا پس آپ کے غلامون نے چاہا کہ اسکو آزار دین آپ نے منع فرمایا اور خود اُسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ میری بُرائیان اس سے زیادہ ہین کہ جسقدر تو بیان کرتا ہی اگر تجھے دریافت کرنا منظور ہو تو بیان کرون وہ شخص اس کلام لطف انضمام سے شرمندہ ہوکر خاموش ہوا حضرت نے اپنی قبا اُسے اُٹھاکر غلام کو حکم دیا کہ ایک ہزار درم اُسکو دے پس وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا کہ بیشک یہ شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد مین سے ہی اور یہ بھی روایت کرتے ہین کہ کسی نے حضرت زین العابدین علیہ السلام کو بُرا کہا آپ نے اُسکو فرمایا کہ جو تو کہتا ہی اس سے زیادہ میرے عیوب ہین پس مجھے کچھ خوف نہین شاید تیری ہدایت سے انھین ترک کرون **حکایت** ایک شخص نے شعبی کو گالی دی شعبی نے جواب دیا جیسا کہ تونے کہا اگر مین ویسا نہین ہون تو خدا تجکو عفو فرمائے **حکایت** ایک شخص نے اقلیدس سے کہا کہ جب تک تیرا سر تن سے علیحدہ نہو مجھے آرام نہین ہی اقلیدس نے درجواب کہا کہ جب تک تیرا یہ غصہ تیرے دل سے باہر نہو تب تک مجھے بھی آرام نہین **حکایت** احنف نے جسکے حلم سے لوگ مقر ہین فرمایا کہ مین نے حلم کو عاصم المنقری سے سیکھا ہی کہ ایک روز مین نے قیس بن عاصم المنقری کو دیکھا کہ اپنے گھر مین شمشیر حمائل کیے بیٹھا ہوا جماعت مین حدیث بیان کر رہا تھا ناگاہ کچھ لوگ ایک شخص کی مشکین باندھے ہوئے اور ایک مرد کی لاش کو رو برو لاکر ملتمس ہوے کہ یہ تیرا لڑکا ہی جو مارا گیا اور یہ تیرا بھتیجا ہی جو دست بستہ کھڑا ہی پس قیس نے اپنے بھتیجے کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے بیٹے تو اپنے خدا کا گنہگار ہوا یہ کہکر دوسرے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ اسکے ہاتھ کھولدے اور اپنے بھائی کی لاش کو دفن کرا اور اپنی والدہ کی خدمت مین ایک سو شتر پہونچادے کہ یہ خون بہا اُسکے بیٹے کا ہی از انجا کہ غریب الوطن ہی یعنی اس شخص کے

ساتھ احسان کرنا جسنے بدی کی ہو حکایت جناب امیر المومنین علی علیہ السلام ہر صبح کو جنگ
صفین مین درمیان ہر دو صف کے برآمد ہوتے اور کھڑے رہتے اور یہ آواز فرماتے تھے
اے معاویہ بندگان خدا کو کب تک ہلاک کریگا تو خود ہمارے مقابل ہو تاکہ غالب و مغلوب کا
حال کھلجاے اور ریاست ایک طرف ہو جاے پس عمرو بن العاص نے کہا کہ حضرت نے
انصاف فرمایا ہی اِس کلمہ سے معاویہ نے عمرو سے کہا کہ واللہ جب تک تو مقابل نہو گا مین راضی
نہونگا پس دوسری صبح کو عمرو جناب مشکلکشا کے مقابلہ پر آیا اور حملہ آور ہوا حضرت نے اُسکا
حملہ رد کر کے شمشیر کا وار کرنا چاہا عمرو نے خوف سے اپنے تئین گھوڑے سے گرادیا
اور کشف عورتین اپنا کر دیا حضرت نے اپنی چشم مبارک کو بند کرلیا اور گھوڑے کی باگ پھیر کے
اُسکے پاس سے ہٹ آئے ایک روز معاویہ بیٹھا تھا ناگاہ عمرو کو دیکھ کر ہنسا عمرو نے سبب
دریافت کیا معاویہ نے کہا مجھے اُس روز کا معرکہ یاد آیا جو تو نے لڑائی کے وقت حضرت امیر المومنین کے
روبرو اپنا کشف عورتین کر کے اپنی جان بچائی لیکن یہ تو بتا کہ تجھکو کیونکر یقین ہوا کہ مین اِس تدبیر سے
بچ جاؤنگا اُسنے قسم کھا کے کہا کہ مین اوّل سے جانتا تھا کہ وہ حضرت نہایت کریم النفس اور
غیرت دار ہین اِس تدبیر سے ضرور بچ جاؤنگا اور آخر وہی ہوا از انجملہ عفو ہی یعنے کسی کی عقوبت سے
درگذر کرنا جسکا کہ وہ مستحق ہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ درگذر کرنا کسی کے گناہ سے
بڑا ثواب عظیم ہو اور معاف کرنے والا دارین مین بزرگی پاتا ہی پس عفو بہتر ہی کہ حق تعالیٰ عزیز رکھتا ہی
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بندگان خدا میدان قیامت مین اُستادہ
ہونگے منادی ندا کریگا کہ وہ شخص علحدہ ہون جنکا اجر خدا پر ہی تاکہ بہشت مین وہ داخل ہون
اُسوقت لوگ دریافت کرینگے کہ ایسے لوگ کون ہین جواب ملیگا کہ جن لوگون نے عفو فرمایا ہی
گناہان مردم کو پس چند ہزار آدمی اسی بزرگی کے سبب سے بلا حساب وکتاب بہشت
مین چلے جاوینگے حکایت کہتے ہین کہ ایک چور عمار بن یاسر کے خیمہ مین گھسا اور چوری کی
لوگون نے عمار سے کہا کہ چوری کی سزا مین اسکے ہاتھ کاٹنا چاہیے آپ نے جواب دیا کہ ہم معاف
کرتے ہین شاید کہ حق تعالیٰ ہمکو بھی معاف فرمائے از انجملہ رحب الذرع ہی یعنے فراخ دست
پس جسوقت سخت معرکہ درپیش ہو اپنی دلیری ظاہر کرے اور گھبرائے نہین بلکہ جو مقتضائے عقل ہو
اُسپر عمل کرے حکایت کہتے ہین کہ حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام یزید بن معاویہ
کی عیادت کے واسطے تشریف لے گئے جب اُسکے دروازہ پر پہونچے یزید نے شیطنت کی راہ سے

اپنے اظہار دلیری کے واسطے یہ شعر ابی ذویب ہذلی شاعر کا پڑھا شعر وتجلدی للشامتین اریھم
انی لریب الدھر لا اتضعضع حاصل اُسکا یہ ہو کہ بسبب مکر زمانہ کے جب مین بُرے لوگون کو دیکھتا ہون
تو جوانمردی اور دلیری میری بڑھجاتی ہو حضرت نے اُسکے جواب مین اُسی شاعر کا شعر پڑھا شعر
واذا المنیۃ انشبت اظفارھا الفیت کل تمیمۃ لاتنفع حاصل اُسکا یہ ہو کہ جب ہم جان لیتے ہین کہ موت
ہماری آپہونچی اُسوقت ہم تعویذ ہاے عافیت کھول ڈالتے ہین یعنے ہم اپنی موت کو اپنے سے
جدا نہین سمجھتے اور جب ہم اپنی زندگی سے سیر ہین اور سر بکف ہین تو تیری جوانمردی اور دلیری سے
ہمکو کچھ خوف نہین ہو از انجملہ اسبال ستر ہو یعنے قوت سخن کو اظہار ہونے سے پردہ مین
رکھنا درحالیکہ اُسکے اظہار سے کسی کی مضرت ہو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہو کہ اگر کوئی اپنے ابناے جنس کے عیوب پر آگاہ ہو جاوے تو اُسکو پوشیدہ کرے
تاکہ بہشت پاوے حکایت کہتے ہین کہ جسوقت حضرت یعقوب علیہ السلام کے وفات کے
تھوڑے دن رہے اپنے لڑکون کو وصیت فرمائی کہ لوگون کی عیب پوشی کیجیو اور یہ بھی فرمایا
کہ ای عزیزو ہمنے اپنی مدت العمر مین جس چیز مین زیادہ خوبی دیکھی اُسکو بیان کیا اور جو
بُری بات دیکھی اُسکو چھپا رکھا اور کسی پر غصہ نہین کیا خدا کی خوشنودی کے واسطے حکایت
کسی بادشاہ نے اپنے دشمن کو معرکہ مین قید کر پایا اُسکا ایک دوسرا بھائی تھا بادشاہ نے
چاہا کہ وہ بھی آجاوے تو بہتر ہو پس اُس قیدی سے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کو اس مضمون سے
خط لکھو کہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو کہ یہان میری بڑی قدر و منزلت ہوئی ہو تم بھی چلے آؤ
لاجرم اُس مقید بیچارہ نے اس مضمون کا خط لکھا مگر آخر خط مین لفظ انشاءاللہ تحریر کر دیا اور
انشاءاللہ کے نون پر تشدید لگا دیا جب یہ خط اُسکے بھائی کے پاس پہونچا اور اُسکی نظر سے
انشاءاللہ کا نون مشدد گذرا نہایت متعجب ہوا کہ یہ کچھ بھید ہو آخر سمجھا کہ اِسکے معنی یہ ہین کہ
ان الملاء یاتمرون بک لیقتلوک یعنے بتحقیق کہ سردار مشورہ کرتے ہین واسطے تیرے
تاکہ تجھے قتل کرین از انجملہ صدق ہی یعنے دل سے زبان کا موافق ہونا کہتے ہین کہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اول سال فرمایا کہ سچائی کو دوست رکھو کیونکہ راستی اور نکوئی دونون بہشت مین جاوینگی
حکایت کہتے ہین کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اپنے صومعہ کے دروازہ پر کھڑے تھے ناگاہ
ایک شخص بھاگتا ہوا آیا اور اُسنے اُنسے کہا کہ ای شیخ مین تیری پناہ اور خدا کی پناہ مین آیا ہون پا

شیخ نے فرمایا اندر آ اور وہ اندر صومعہ کے جا چھپا تھوڑی دیر مین ایک شخص شمشیر برہنہ
شیخ کے پاس آکر اپنے مفرور کی خبر دریافت کرنے لگا شیخ نے جواب دیا کہ صومعہ کے اندر ہی اُسنے
جواب دیا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ مین اس عبادت خانہ مین اُسکو تلاش کرون اور وہ اتنی دیر مین دوڑ
نکل جاے جب وہ یہ کہکے چلا گیا اُسوقت وہ بیچارہ جنید کے پاس آکر کہنے لگا کہ اچھا میرا پتا
دیا تھا اگر صومعہ کے اندر وہ آجاتا تو میرا خون کر ڈالتا جنید نے فرمایا کہ میری راستی سے خدا
راضی ہوا کیونکر وہ شخص تجکو پایا بلکہ میری راستی تیرے نجات کی باعث ہوئی **از انجملہ وفا ہی**
یعنے گذشتہ وعدہ پر ثابت رہنا خدا فرماتا ہی واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا یعنے عہد کو
وفا کرو کیونکہ حشر مین اسکی پرسش ہوگی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہی کہ مومن اپنے
قول پر ثابت رہتے ہین **حکایت** کہتے ہین کہ عبداللہ بن مبارک ایک سال حج کرتے تھے
اور دوسرے سال جہاد مین شریک ہوتے تھے انکا قول ہی کہ ایک مرتبہ ہم جہاد کو گئے تھے
وہان پر ایک کافر نے مجھسے مبارز طلبی کی مین اُسکے مقابلہ پر آیا اور معا اُسکے دیر ہو جانے کے
نماز کا وقت آگیا مین نے اُس کافر سے نماز پڑھنے کی اجازت چاہی اُس کافر نے کہا کہ مین نے
اجازت دی پڑھ لو اور خود دور جاکر کھڑا ہو پس جب مین نماز پڑھ چکا کافر نے اپنی نماز پڑھنے کے
واسطے مہلت مانگی اور مین نے بھی رخصت دی اُسوقت اُسنے آفتاب کو سجدہ کرنا شروع کیا
اُسوقت مین نے تلوار لیکر چاہا کہ اُسکو ہلاک کرون ناگاہ کسی کی آواز آئی کہ وہ کہتا ہی واوفوا بالعهد
ان العهد کان مسئولا اُسکے سُنتے ہی مین نے ارادہ اپنا فسخ کیا جسوقت وہ کافر اپنی نماز سے فارغ ہوا
مجھسے دریافت کرنے لگا کہ تو نے کیا ارادہ کیا تھا اور کیون باز رہا مین نے جواب دیا کہ تیرے قتل کا
ارادہ تھا مگر حکم خدا سے باز رہا یہ سنکر اُسنے کہا کہ اُس خدا نے مجھے بھی دین اسلام مین آنے کا حکم دیا ہی یہ کہکر
مسلمان ہو گیا **از انجملہ رحمت ہی** یعنے نرم ہونا دل کا کسی کی مصیبت دیکھکے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو انسان کسی پر رحم نہ کرے اُسپر اللہ تعالی بھی رحم نہ کریگا حدیث مین آیا ہی
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے لڑکے کے پاس گذرے جسکی کمر پر پانی کی بھری ہوئی مشک تھی
اور وہ اُسکے بوجھ سے روتا تھا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے کا سبب دریافت فرمایا لڑکے نے
جواب دیا کہ بوجھ اِس مشک کا بہت بھاری ہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مشک اپنے دوش اقدس پر
لیکر اُسکے ہمراہ اُسکے گھر پہونچائی وہ قوم کا یہودی تھا اُسکے باپ نے لڑکے سے دریافت کیا کہ یہ دوسرا شخص دروازہ پر
کون ہی اُسنے سب ماجرا بیان کیا یہودی نے باہر نکل کر آپ کو دیکھا اور پہچانا اور کہا کہ یہ مہر و شفقت مخصوص پیغمبران آخر

یہ کہکر مسلمان ہوا **حکایت** ابراہیم بن ادہم نے کعبۂ شریف مین کسی شیخ کی زبانی سُنا کہ بنی اسرائیل کے
قبیلہ مین کسی شخص نے اپنی والدہ کی تعظیم کے واسطے ایک بچھڑا ذبح کیا اُسکا ہاتھ خشک ہوگیا آخر کسی وقت
اُسکی نگاہ مین ایک جانور کا بچہ نظر آیا جو اپنے آشیانہ سے گر پڑا تھا اور تڑپ رہا تھا اُس شخص نے
اُسکو اُٹھاکر اُسکے آشیانہ مین رکھ دیا اس رحم کے عوض مین حق تعالی نے اُسکے ہاتھ کو از سر نو
اصلی صورت پر کر دیا **از انجملہ حسن البیان** ہی یعنے ایسی عبارت سے تقریر کیجاوے
جسکو سنکر لوگون کے دل خوش ہوجائین **حکایت** زیاد بن امیہ نے کسی شخص کو طلب کیا
اور وہ مفرور ہوا اُسوقت اُسکا بھائی قید ہوا اُس سے ارشاد فرمایا کہ اگر اپنے بھائی کو پیدا کرے تو
رہائی ملے ورنہ تیری گردن ماری جائیگی اُسنے درجواب اُسکے کہا کہ اگر امیر المومنین کی کتاب
تیرے روبرو لاؤن تو رہائی پاؤنگا اُسنے کہا بیشک اُسنے عرض کی کہ کتاب خدا حاضر کرتا ہون اور
اُسپر موسی اور ابراہیم علیہما السلام کی دو گواہی بھی دیتا ہون کہ اُس کتاب مین قول خدا ہی ام لم
ینبأ بما فی صحف موسی وابراہیم الذی وفی الا تزر وازرۃ وزر اخری یعنے حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا نہین خبر دیا گیا
ساتھ اس حکم کے جو صحیفون موسی اور ابراہیم مین ہی کہ کوئی شخص بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا
یعنے سزاے گناہ مین ایک دوسرے کا بدلہ نہین ہوسکتا ہی پس اسی طرح یہ اُسکا قصور ہی زیاد نے اُسکو
رہا کر دیا **حکایت** حجاج نے کسی سے فرمایا کہ تو یہہ کہتا ہی کہ حسنین بن علی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اولاد مین سے ہین اسپر دلیل بیان کر ورنہ تیری گردن ماری جائیگی اُس شخص نے جواب دیا کہ اگر کلام
اللہ سے اسکی تصدیق بیان کردون تو رہائی ملیگی اُسنے کہا ہان اُس شخص نے اس آیہ کو پڑھا ومن
ذریۃ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وھرون وکذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وعیسی
پس اے حجاج جس طرح سے حضرت عیسی بن ماں باپ کے پیدا ہوے اور وہ پھر اولاد ابراہیم مین داخل ہوے
اسی طرح حسنین علیہما السلام بھی اپنی والدہ ماجدہ کی جہت سے اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین داخل ہوے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین
کہ خدا کارہاے بزرگ کو دوست رکھتا ہی اور کارہاے حقیر کو دوست نہین رکھتا ہی پس
یہ کون سا بڑا امر ہی جو تو مجھسے پوچھتا ہی غرض حجاج نے اُسکو رہا کیا **حکایت**
ایک روز عمارۃ بنت حمزہ مجلس منصور مین حاضر تھین پس کسی شخص نے کھڑے ہوکر کہا اے
امیر المومنین مین مظلوم ہون عمارۃ بنت حمزہ نے میرا مال ومتاع بزور چھین لیا ہی
منصور نے عمارہ سے کہا کہ تو اپنے مخالف اور مخاصم کے پاس کھڑی ہو پس عمارہ نے کہا نہ میرے

امیرالمومنین مین سے نے وہ مال اسکو دیدیا اگر اسکا ہی تو اسے مبارک ہو اور اگر میرا ہی تو مین نے اسکو ہبہ کیا مین نہین چاہتی ہون کہ مین اپنے مرتبہ کو جو تیرے حضور مین ہی عوض مال کے بیچ ڈالون اور اسکے مقابل کھڑی ہون از انجملہ حسن العہد ہی یعنے جن لوگون سے شناسا ہو اور جو اسکے اقربا ہون اُنکے مصالح امور مین متوجہ ہونا حکایت کسی وقت مین امیرالمومنین مہدی نے کسی مفرور کوئی کی سراغ رسانی کے واسطے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا اور وہ کوئی معن بن زائدہ کا دوست تھا پس وہ مجرم پوشیدہ ہوگیا آخر ایک مرتبہ کسی شخص نے اُسکو دیکھ لیا اور دامن پکڑ کے امیرالمومنین کے پاس لیچلا اتفاقاً ایک طرف سے معن بن زائدہ کی سواری آتی تھی اس مجرم نے کہا کہ ای معن مین تیری پناہ مین آیا ہون پس معن نے اُسکے گرفتار کنندہ سے کہا کہ اسکو چھوڑ دے اُسنے کہا کہ حضرت یہ شخص امیرالمومنین کا مجرم ہی مگر معن نے نہ مانا اُسکو سوار کراکر اپنے گھر لیگیا وہ بیچارہ واویلا کرتا ہوا مہدی کے در دولت پر جاکر کیفیت گذشتہ کا مظہر ہوا اس دریافت حال سے مہدی نہایت غضبناک ہوا اور حکم فرمایا کہ اسے قید کرو اور معن کو حاضر لاؤ جسوقت معن در دولت پر پہونچا اسکا سلام قبول نہ کیا اور فرمایا کہ تو نے میرے حکم مین رخنہ ڈالا یہ سنکر معن نے عرض کیا کہ ای حضرت اس فدوی نے آپ کے حکم بموجب ایک روز پندرہ ہزار جرار سے جنگ کی اور مدتون مشقت کھینچتا رہا امیدوار ہون کہ ایک شخص کا جرم میری خاطر سے معاف فرمایا جاوے اُسوقت خلیفہ نے سر بگریبان ہوکر فرمایا کہ خیر اُسکا جرم معاف کیا گیا اُسوقت معن نے خلعت کی بھی درخواست کی اور خلیفہ نے پانچ ہزار درم اُس مجرم کو دلوا دیے اور اُسنے لاکر اُسکو عطا کر دیے از انجملہ تواضع ہی یعنے اپنے نفس کو حقیر رکھنا اور دوسرے نفس کو اپنے نفس پر فزونی دینا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تواضع بندہ کو سربلند کرتی ہی چاہیے کہ باہمدگر تواضع کرو تاکہ حق تعالی تمکو سربلند فرمائے ابن کثیر جو علمائے مشہورین مین ہی اُسکا کلام تواضع کی فضیلت پر گواہ ہی کہ اُسنے اپنے کلام مین بڑی فضیلت تواضع کی بیان کی ہی اسی سے اللہ نے اس عالم کو دنیا و آخرت مین بزرگی اور نیکنامی عطا فرمائی الحمد للہ کہ بیان اخلاق فاضلہ کا تمام ہوا اور ہرچند کہ امساک کے بیان کی حاجت نہین ہی کیونکہ یہ خصلت مذموم ہی اور بہت لوگ اس بلا مین گرفتار رہین لیکن اس جگہ پر

ابن کثیر

بخل

بخیل لوگون کا ذکر جو مشہور ہے بخیل اُنہیں بیان کیا جاتا ہی بخل سے یعنے ایسی چیز کو جمع کرنا جسکا محتاج کوئی دوسرا ہو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بخل ایک آگ کا درخت ہی جسکی ڈالین دنیا کی طرف جھک آئی ہین پس جو شخص اُسکی ڈالون پہ ہاتھ بڑھائیگا وہ آگ کا پھل پائیگا **حکایت** کہتے ہین کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ شریف کا طواف فرماتے تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ در کعبہ مین لٹکا کہ رہا تھا کہ اسی خانۂ پاک کی سوگند تو میرا قصور معاف فرما دے پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا قصور کس قسم کا ہی بیان کر اُسنے جواب دیا کہ میرا جرم میرے بیان سے باہر ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا گناہ بڑا ہی یا پہاڑ اُسنے کہا میرا جرم بڑا ہی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دریا سے کم ہی اُسنے کہا نہین بلکہ زیادہ تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرش سے بھی زیادہ اُسنے کہا ہان تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تیرے گناہ بزرگ ہین یا حق تعالیٰ اُسنے کہا خدا تعالیٰ بزرگ اور بالاتر ہی تب آپ نے حکم دیا کہ خیر اپنی تقصیر کا اظہار کر اُسنے عرض کیا کہ ای حضرت مین مالدار اور تونگر ہون گر جو کوئی مجھسے کچھ سوال کرتا ہی تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سائل گویا آگ کے شعلے سے مجھے ایذا پہونچاتا ہی پس حضرت نے فرمایا کہ میرے روبرو سے ہٹ جا ایسا نہو کہ تیری آگ مجھپہ اثر کرے قسم ہی اُس خدا کی جسنے مجھے پیغمبر بنایا ہی مین سچ کہتا ہون کہ اگر دو ہزار برس بھی تو مقام ابراہیم اور رکن کعبہ کے درمیان مین گریہ وزاری اور نماز ادا کرے تو بھی جب تو مریگا آگ نصیب ہوگی تو نہین جانتا ہی کہ بخل کفر ہی اور کافر جہنم مین داخل ہوگا **حکایت** ایک اعرابی ابن الزبیر کے پاس آیا اور کہا کہ میرا اونٹ بیمار ہو گیا ہی آپ کوئی دوسرا اونٹ عطا فرمایئے ابن الزبیر نے جواب دیا کہ تو اپنے اونٹ کی نعلبندی کر لے اور اُسکی گردن مین رسی ڈال کر صبح و شام چہل قدمی کرایا کر پس اعرابی نے کہا کہ ہم واسطے عنایت ہونے اونٹ کے آئے تھے نہ کہ تدبیر پوچھنے اُسنے اپنے خادمون سے کہا کہ اسے میرے دربار سے نکال دو **حکایت** کوئی اعرابی ابن الزبیر کے پاس آکر سائل ہوا کہ مجھے کچھ عطا فرمایئے کہ مین تمھارے دشمن سے جاکر کارزار کرون اُسنے جواب دیا کہ اچھا پہلے جاکر لڑو اگر اچھی لڑائی لڑوگے کوئی چیز دونگا اعرابی نے کہا کہ معلوم ہوا کہ حضرت میری زندگی کے عادی ہوئے ہین **حکایت** ابوالاسود دولی اپنے لڑکون کو کہا کرتا تھا کہ ہرگز غریبون کو نہ دو کیونکہ کبھی یہ لوگ خوش نہونگے جب تک کہ تم بھی اُنکے مانند غریب ومفلس نہو جاؤگے

پس جو مال کہ اپنے پاس موجود ہی اُسکے واسطے بخل بہتر ہی **حکایت** ایک اعرابی انھین
صاحب مقدم الذکر کے پاس گیا اُسوقت اُسکے پاس طبق خرما سے ترکار کھا ہوا تھا اور وہ
کھا رہا تھا پس اعرابی نے کہا السلام علیک پس ابوالاسود نے کہا کہ یہ بات تو ہر ایک
کہتا ہی پس اعرابی نے کہا کہ ہم خیمہ مین آوین انھون نے جواب دیا کہ خیمہ کے باہر طرف بہت
زمین ہی اعرابی نے کہا کہ دھوپ سے میرے پانون جلے جاتے ہین اُسنے کہا کہ پانی چھڑک لو
اعرابی نے کہا کہ ہمکو بھی خرما عنایت فرمایئے گا اُسنے جواب دیا کہ جو تیری قسمت مین ہی اُسی پر صبر کر
اعرابی نے کہا تجھسے بڑھکر کوئی لئیم دیکھنے مین نہین آیا اس اثنا مین ایک چھوہارا ابوالاسود کے
ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا اعرابی نے اُٹھا لیا اور اپنی چادر سے اُسکو جھاڑ کر صاف کیا
پس ابوالاسود نے کہا کہ تو بڑا پلید ہی کہ تو نے میرا دانہ خرما اُٹھا لیا اعرابی نے کہا کہ
مجھے افسوس ہوا کہ تیرا دانہ خرما شیطان کی خورش ہو کیونکہ گری ہوئی چیز شیطان کھاتا ہی
اُسنے جواب دیا کہ واللہ ہم اس دانہ کو لینے ہاتھ سے جبرئیل و میکائیل کو بھی نہ دیتے **حکایت**
قبیلہ بنی مروان سے ایک شیخ اپنی مجلس مین بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی اُسکے پاس آیا اُسوقت
اُنکے پاس لوگون کا مجمع تھا اُسنے کہا کہ قحط سالی سے ناچار ہو کر تیرے پاس آیا ہون ورنہ میرا
مال و اسباب غرضیکہ مین موجود ہی شیخ نے جواب دیا کہ مجھے یہ قحط سالی منظور ہی بلکہ مین
بہت خوش ہون اگر آسمان اور زمین کے بیچ مین ایک تختہ آہن حائل ہو جاے اور ایک
پانی کی بوند نہ برسے اور بلکہ تیرے ہاتھ پانون بھی کٹ جا مین تاکہ تو اپنے پانون سے چل کر
زمین کی گھاس بھی نہ کھا سکے پس اعرابی نے شیخ کی طرف غصہ سے نگاہ کرکے کہا کہ اور تو
کیا کہون مگر تجھسے بدتر شیخ پر اللہ تعالی خشمگین ہو **حکایت** موصل مین ایک مدرس تھا
جو روزمرہ اپنے معمولی ظرف مین بازار سے کھانا منگوایا کرتا تھا ایک روز غلام کے ہاتھ سے
وہ برتن ٹوٹ گیا خوف کے مارے وہ غلام نیا برتن مول لیکر کھانا لایا جسوقت مدرس صاحب
کی نظر پڑی فرمایا کہ گو تو نے ہمارے برتن کی عوض مین نیا مول لیا مگر وہ برتن ہمارا کہنہ اور
روغنی ہو گیا تھا اس نئے برتن مین ہمارے کھانے کا روغن خشک ہو جایا کریگا اسکا افسوس
اسقدر ہی جسکا بیان نہین کرسکتا ہون **حکایت** کسی ظریف نے ایک بخیل سے کہا
کہ کیون جی اپنی خورش مین مجھے کیون نہین شریک کرتے ہو اُسنے جواب دیا اسوجہ سے
کہ تم بہت کھاتے ہو حتی کہ لقمے کے لقمے نگل جاتے ہو اور چباتے تک نہین ظریف نے کہا

کہ آپ شریک طعام کیجیے اقرار کرتا ہون کہ اب ہر لقمہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھا کرونگا

نفس ناطقہ اور نفوس مختلفۂ انسانی کے بیان مین اہل حق کے نزدیک نفوس مختلف ہین بعض نورانی جنکو عالم ارواح سے آگاہی ہوتی ہی اور عالم ارواح سے فائدہ پاتے ہین اور بعض نفوس تیرہ ہوتے ہین جو شہوات جسمانی مین پھنسے رہتے ہین اس مقام مین بعض حکما کا قول ہی کہ نفس ناطقہ ایک ایسی جنس ہی جسکے چند اقسام ہین اور ہر قسم مین چند افراد ہوتے ہین جو ایک دوسرے کے مخالف نہین ہوتے مگر شمار کی حالت مین اور یہ ہر نوع روح آسمانی کے بجاے فرزند کے ہوتے ہین اور اصحاب طلسمات ان ارواحون کو طباع تام کہتے ہین لکھا ہی کہ یہی روح متولی اُس نفس کی ہوتی ہی کبھی بمناجات اور کبھی بالہامات اور کبھی بخواب اور کبھی ساتھ تعب ریاضت کے اب ہم اس مقام پر بعض نفوس فاضلہ کا بیان کرتے ہین **بعضے نفوس انبیا کے ہین** جسوقت حق تعالیٰ نے اُس فرقۂ بزرگ کو خلق کا رہبر بنانا چاہا اُنکے نفوس مین قسم قسم کے فضائل جمع فرماے اور اُنسے انواع رذائل کو دور کیا اکثر معجزات ظاہر فرماے جسکو دیکھکر اہل دنیا اُنکے مطیع اور فرمان بردار ہوے **بعض نفوس اولیا کے ہین** کہ جسوقت اُنکے نفوس انبیا کے نفوس کے تابع ہوے اُنسے اکثر عجائب غرائب ظاہر ہوے جیساکہ عابدا اور زاہدون کے بیان مین لکھا گیا کہ اُنکی دعا کی برکت سے بیمارون کی صحت اور قحط سالی کا دور ہونا وغیرہ ظہور مین آیا **بعض نفوس ارباب فضیلت کے ہین** جو احوال ظاہر و باطن پر ادراک کرتے ہین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے مؤمن کی فراست سے ڈرو جو اللہ تعالیٰ کے نور مین فکر کو دخل دیتا ہی **حکایت** ابو سعید حزار کہتا ہی کہ ایک فقیر کو کعبہ مین دیکھا کہ صرف ایک لنگوٹا باندھے تھا جسکو دیکھکر میری طبیعت کو نفرت ہوئی اُس فقیر نے اپنی فراست سے میری کراہت کو دریافت کرلیا اور کہا کہ حق تعالیٰ تمھارے دل کے خیالات کو جانتا ہی پس تمکو ڈرنا چاہیے اس کلام سے مجکو ندامت ہوئی اور توبہ کی اس توبہ کرنے کا حال بھی اُسکو معلوم ہوگیا اور اُسنے کہا ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات یعنے خدا ایسا ہی جو بندون کی توبہ کو قبول فرماتا ہی اور معاف کرتا ہی گناہون کو **بعض نفوس ارباب قیافہ کے ہین** قیافہ دو طرح پر ہی ایک قیافۂ بشر۔ دوسرا قیافۂ اثر قیافۂ بشر اُس علم کو کہتے ہین جو انسان کے اعضاے جسمانی کی صورت سے دریافت حال کرلین اور یہ علم مخصوص

قوم عرب سے ہی جسکو بنو مدلج کہتے ہین اور اُنکے صغیر بچے تک کا یہ حال ہی کہ اگر اُسکو
بئیس عورتون مین چھوڑ دین جنہین اُسکی مان ہو تو وہ دریافت کرلے **حکایت** ایک تاجر
کہتا ہی کہ مین نے اپنے باپ کی میراث سے ایک بوڑھا حبشی غلام پایا ایک مرتبہ سفر کا
اتفاق ہوا مین اونٹ پر سوار تھا اور وہ غلام اُسکی مہار لیے چلا جاتا تھا ناگاہ ایک شخص
بنی مدلج قوم کا ہمسے دوچار ہوا اور دفعۃً ایک نگاہ کر کے کہنے لگا کہ غلام سے آقا کتنا
ہمصورت ہی یہ بات میرے دل مین نقش ہوگئی جب مین اپنے گھر پھر کر آیا مین نے
اپنی والدہ سے وہ ماجرا بیان کیا اُسوقت اُسنے جواب دیا کہ درحقیقت حال یہ ہی کہ جب
باوجود مال و دولت کے تیرے والد سے مجھے اولاد میسر نہوئی تب مین نے اُس غلام سے
قربت کی اور اُسکے حمل سے تو پیدا ہوا اور اگر ہمین جانتی کہ تجکو قیامت مین بھی یہ حال معلوم
نہوگا تو مین تجھسے کبھی بیان نکرتی قیافۂ اثر وہ ہی جسکے سبب سے انسان کے پانون اور دواب
کے سمون اور موزون کے نشانون کو لوگ دریافت کرجاوین اور اسکے عالم لوگ اکثر ریگستانی
زمین پر ہوتے ہین پس جب کوئی اُنمین سے بھاگ جاتا ہی یا کوئی چور اُنکے مال کی چوری کرکے
چلا جاتا ہی تو یہ لوگ اُسکے نقش قدم کی علامات سے اُسکا پتا لگا لیتے ہین اور سب سے
بڑا تعجب یہ ہی کہ وہ لوگ عورت اور مرد اور جوان اور لڑکے اور مُسن اور ہموطن اور مسافر کے
قدم کے نشان بھی پہچان لیتے ہین بعض **نفوس کاہنان ہین** جنکے زور سے
روحانیون کی ملاقات کرسکتے ہین اور اُنھین سے کائنات کا احوال دریافت کرلیتے ہین
حکایت ربیع بن منصر اللخمی الحمیری بادشاہ نے ایک ہولناک خواب دیکھا اُسکی تعبیر کے
واسطے سطیح کاہن کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ مین نے حالت خواب مین ایسا دیکھا کہ
تاریکی سے ایک انگلی ظاہر ہوئی اور زمین پر گر کر اُس سرزمین کے بادشاہ کے کاسۂ سر کو
کھا گئی سطیح نے جواب دیا کہ کوئی بادشاہ مع لشکر تمہاری سرزمین پر آئیگا اور اُس سرزمین کا
جو کہ درمیان ابین اور جرس کے ہی بادشاہ ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اگر سچ ہی تو کب تک ہوگا اور
میرے روبرو یا میرے بعد اور وہ کون ہی اور اُسکی بادشاہت ہمیشہ رہیگی یا منقطع ہوجائیگی
اور بعد ازان کون بادشاہ ہوگا سطیح نے جواب دیا کہ تیرے مرنے کے ساٹھ یا ستر برس کے بعد یہ
واقعہ ہوگا بعد اُسکے اُس بادشاہ کا بھی لشکر بعض مارا جائیگا اور بعض فرار ہوجائیگا بادشاہ نے کہا کہ
اُسکے لشکر کو کون قتل کریگا اُسنے کہا کہ برن ذی ہرن ملک عدن سے آکر ان سب کو قتل کریگا

بادشاہ نے پوچھا کہ اُسکی بادشاہی ہمیشہ رہیگی یا نہین سطیح نے کہا ایک پیغمبر پاک کے ہاتھ سے
اُسکی سلطنت تباہ ہوگی بادشاہ نے کہا وہ پیغمبر کون ہوگا سطیح نے کہا وہ پیغمبر غالب بن فہر بن مالک
بن نضر کی اولاد مین سے ہونگے اور اُنکی سلطنت آخر زمانہ تک رہیگی بادشاہ نے کہا آیا زمانہ کا
انجام بھی ہی سطیح نے کہا ہان اُس روز کہ جب اولین و آخرین کل لوگ ایک جگہ جمع ہون اور نیکون کو
نیکی اور بدون کو بدی کی جزا ملے پس جو کچھ مین نے کہا اسمین سرِ مو تفاوت نہوگا بعض نفوس
اصحاب عرافہ کے ہین اور وہ لوگ استدلال کرتے ہین بعض حوادث سے بعض
حوادث پر بسبب مناسبت کے یا بوجہ مشابہت خفیہ کے **حکایت** کہتے ہین کہ جب سکندر رومی
کسی شہر مین پہونچا وہان کے بتخانہ مین ایک عورت کو دیکھا کہ کپڑا بن رہی تھی اُس عورت نے
کہا اے بادشاہ تجکو ایک اور بہت بڑا ملک عطا ہونے والا ہے اسی اثنا مین اُس شہر کا حاکم
اُس بتکدہ مین آیا اس عورت نے اُس سے کہا کہ تیرا ملک سکندر کے قبضہ مین آگیا
حاکم نے عورت سے اسکی دلیل استفسار کی اُسنے جواب دیا کہ حضرت سلامت جسوقت
سکندر آیا تھا مین اپنے کپڑے کو زیادہ چوڑا المبا کر رہی تھی اس فال کے قیاس سے مین نے
ویسا کہا اور اب حضرت جو آئے تو اُس کپڑے کو میں پارہ پارہ کرنے کا قصد تھا لہذا دریافت ہوا
کہ آپ سے حکومت ملک کنارہ کیا چاہتی ہی **حکایت** جسوقت جناب فیض مآب علی ابن ابیطالب
علیہ الصلوۃ والسلام تخت خلافت پر رونق افزا ہوے اول اول جسنے بعیت کی طلحہ بن عبداللہ تھے
جسوقت حضرت نے اُنکے ہاتھ کو پکڑا طلحہ کی ایک اُنگلی کو دیکھا کہ خشک تھی حضرت نے
اس شگون سے دریافت کیا کہ یہ خلافت ہمکو سزاوار نہوگی آخر یہی حال ہوا کہ تا وقت
شہادت حضرت کو صفائی خلافت حاصل نہوئی **حکایت** ایک روز سفاح خلیفہ آئینہ دیکھ
کہنے لگے کہ پروردگار مین یہ نہین کہتا کہ جیسا سلمان بن عبدالملک نے آئینہ کو دیکھ کر کہا تھا
کہ مین بادشاہ جوان ہون بلکہ میری یہ آرزو ہی کہ میری عمر کو دراز کر تاکہ تیری
طاعت کرون ہنوز یہ فقرہ تمام نہوا تھا کہ آپ نے سُنا کہ کوئی شخص دوسرے سے
کہ رہا ہی کہ میرے اور تیرے درمیان مین اجل کو دو مہینے پانچ روز کی دیری ہی آپ نے
یہ سُنکر فرمایا حسبی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ علیہ توکلت وبہ استعین پس چندروز تک تپ کے
عارضہ مین تکلیف اُٹھا کر دو مہینے پانچ روز کے بعد قرب حق نصیب ہوا **حکایت**
طاہر بن حسین ملک رے سے عیسی بن ہامان سے لڑائی کرنے کو باہر نکلا اور اپنی آستین مین

چند روپیہ واسطے تصدق کے رکھ لیے مگر انکو تصدق کرنا بھول گیا جسوقت کپڑے بدن سے
علیحدہ کیے وہ روپیہ پراگندہ ہوگئے پس اُسوقت حاضرین مین سے کسی شخص شاعر نے کہا

ع هذا ابن مجمعهم لا غيره + و ذهابه منهما ذهاب الهم + شئ يكون الهم نصف حروفه لا خير في امساكه في الكم +

تاویل اسکی یہ ہے کہ تو عیسیٰ بن ہامان پر ظفریاب ہوگا پس ویساہی ہوا کہ طاہر نے عیسیٰ کو قتل کیا
اور وہان سے بغداد مین آکر امین کو بھی قتل کیا **نظر چوتھی اعضائے انسانی کی تشریح مین**
انسان کے بدن مین اسقدر عجائب ہین کہ جنکے دریافت سے عقل وتمیز کوتاہ ہے ثبوت اسکا
خالق بیچون کے فرمانے سے ظاہر ہے وفی انفسکم افلا تبصرون حکما اور علما کا قول ہے
کہ جو شخص اپنی بنیاد عجیبہ کو شناخت کرے اور اُسکے استحکام صنعت اور اُسکی مقدار
غردی مین اور نیز اجماع ضدین مانند آب آتش خاک وباد وغیرہ کے غور کرے تو وہ
شخص دریافت کریگا کہ اس مجموعہ کا پیدا کرنے والا کیسا حکیم مطلق اور قادر ہے اور اُسوقت
اسکا شکر وسپاس اُسپر فرض ہوگا۔ اب یہ بیان کرنا لازم ہے کہ یہ اجزائے جسمی کسطرح کے ہین
جو کہ اول مزاج اخلاط سے متولد ہوسے اور یہ دو قسم ہین اول منفرد دوم مرکب

نوع اول عظام کے بیان مین یعنے استخوان جو کہ ایک سخت جسم ہے اور بدن کی
عمارت مین بجاے ستون کے ہے اور اُنسے چند رباط نکلتے ہین جو ایک عضو کو دوسرے
عضو سے باہم وصل دیتے ہین جب کہ بدن کا استحکام صرف گوشت وغیرہ ملائم اجزا سے
نہو سکا تب حق تعالیٰ نے یہ استخوان پیدا فرمائے۔ ان ہڈیون مین بعض تو واسطے بنیاد
بدن کے ہین مثل استخوان پشت کے کیونکہ بدن کا قیام اسی کی بنیاد پر ہے جسطرح کہ کشتی کی
بنیاد ایک لکڑی پر ہوتی ہے بعد ازان اور چھوٹی چھوٹی لکڑیان اُس لکڑی پر بطور پیوند کے لگاتے ہین
بعض سپر کی شکل ہے جیسے کہ کاسہ سر کی ہڈی جو مغز کی نگہبانی کرتی ہے بعض ایسے استخوان ہین
جنسے باہمی ہڈیون کا مفاصلہ ملا رہتا ہے بعض استخوان ایسے ہین جنسے اسکے ملحق عضو محتاج ہین
مثلاً زبان اور حنجرہ بعض استخوان واسطے نگاہداشت جسم کے ہین وہ سخت ہین بعض
ہڈیان مجوف اسوجہ سے ہین کہ اُنکی غذا اُنکے جوف مین رہتی ہے یعنے گودا اُنکا اور اُسسے
انہین تری رہتی ہے اور اسی وجہ سے وہ تری علیحدہ نہین ہوجاتی پس یہ ہڈیان جو بعض بعض
سے باہم ملحق ہین دو قسم پر ہین ایک اتصالی جس سے مفصل کی حرکت حاصل ہوتی ہے
دوسری انفصالی جس سے حصول حرکت نہین ہوتا ہے انکا نام لحام ہے مفصل اُسکو

کہتے ہین جسمین حرکت ظاہری ہو جیسے ہاتھ پانون کی حرکت اور لحام اُسکو کہتے ہین جسمین حرکت ظاہری مثل اُسکے نہو جیسے کاسۂ سر پس جسمین حرکت ظاہری ہوتی ہو وہ ہڈیان تین قسم ہین **نوع اول** دو ہڈیان ہین جنمین ایک ہڈی کے سرے مین نوک ہوتی ہو اور دوسرے مین اسکے مطابق گڑھا ہوتا ہو تاکہ وہ دونون مثل چول کے جم بیٹھین اور اُسکے ذریعہ سے حرکت ظاہری مین آسانی ہو **نوع دوسری** وہ دو ہڈیان ہین جنکی ہر ہڈی کے سرے پر نوک ہوتی ہو اور اُنکا اتصال اور استحکام ٹھیون کے وسیلہ سے ہوتا ہو **نوع تیسری** وہ ہڈیان کہ باہم ایک دوسرے مین تھوڑی تھوڑی داخل اور چسپان ہون بغیر چول کے جیسے استخوان پشت ہو اور جن ہڈیون مین حرکت ظاہری نہین ہوتی ہو وہ بھی تین قسم ہین **اول قسم** کو شان کہتے ہین اور وہ مانند ترکیب دانتون کے مثل دوارہ کے کہ ایک دوسرے مین پیوست ہو **دوسری قسم** وہ ہو جسکا قرار خط استقیم پر ہو مانند قبائل سر کے کان کے اور **تیسری قسم** وہ ہو کہ ان دونون ہڈیون مین سے ایک دوسری مین پیوست ہو مانند ترکیب دندان کے درزون مین اور یہ کل ہڈیان سوا تالیس ہین سوائے اُن ہڈیون کے جو مسانیات ہین اور مسانیات اُن چھوٹی ہڈیون کو کہتے ہین جو خلل مفاصل مین بھری ہوتی ہین اور جو ہڈیان لام کی صورت پر ہین وہ حنجرہ کی ترکیب مین صرف ہوئی ہین حکمت خدا نے ایک ایک قسم کی ہڈی جدا پیدا کی ہو تاکہ بروقت کسی آفت پہونچنے کے ایک دوسرے کی قائم مقام ہو سکے اور اگر ایسا نہوتا تو بروقت ضرورت کے مشکل ہوتی **نوع دوسری غضروف کے بیان مین** یہ عضو درمیان گوشت اور ہڈی کے نرمی اور سختی مین متوسط درجہ رکھتا ہو اور ہڈیون کے کنارہ پر پیدا ہوتا ہو اور جہان کہین گوشت کو نرم ہڈی کی حاجت ہوتی ہو وہان اسی کے ساتھ گوشت ترکیب پاتا ہو غضروف ہڈیون مین اسواسطے پیدا ہوا ہو تاکہ اُنمین سبب حرکت کے سوراخ نہو جاے اور ایسے دو عضو کے درمیان مین غضروف ہوتا ہو جو کہ درمیان مفاصل یعنے گرہون کے متجاور ہون کیونکہ یہ اجزا متحرک ہین اور حرکت مین اختکاک ضرور ہوتا ہو پس اگر وہ شئ یابس ہوتی تو ٹوٹ جاتی اور اگر رطب ہوتی تو پہ جاتی اسواسطے ایسی چیز کی خواہش ہوئی جو اُن دونون صفتون کے درمیان مین ہو پس وہ سوائے غضروف کے اور کوئی شئ نہین ہی **نوع سوم پٹھا ہی** یہ عضو نرم اور چرب دماغ اور حرام مغز سے پیدا ہوتا ہو اسکا فائدہ حس و حرکت دینا ہو تمام اعضا کو اور سخت کرنا گوشت کو اور قوت دینا اور جب دماغ متحمل نہوا کل اعصاب کا تو حق تعالیٰ نے اعصاب کو دماغ سے نخاع کی طرف جاری کیا اور نخاع سے شاخین جاری فرمائین

تمام بدن پر کہ کل اعضائے بدنی پر انکی رسائی ہوے پس جو عصب کہ دماغ سے نکلے ہین وہ کل
اعضائے سر کو متحرک کرتے ہین اور وہان سے گذر کے اعضائے باطنہ پر پہونچتے ہین اور تمام اعضائے
باقی ظاہرہ اعصاب نخاع سے استفادہ لیتے ہین پس اگرچہ اعصاب نخاع بھی اعضائے باطنی
نزدیک ہی مگر اُس سے نرم نرم اعصاب ایسے نہین پیدا ہوتے جو اعضائے باطنی کو متحرک کرین
واللہ اعلم بالصواب **نوع چوتھی رباط** یہ جسم بالکل ہمرنگ عصب کے ہی مگر یہ نسبت
اُسکے خشکی زیادہ ہی اور بعض منتہی ہوتے ہین بعض پر اور سخت باہمدگر مخلوط اور مربوط کرتا ہی عضا کو
اور اسی سے نہایت فائدہ پہونچتا ہی استحکام حرکات کو اور جب تک کہ اعضا کی حرکت ارادی تمام
نہین ہوتی ہی تو عصب یعنے پٹھے کی یہ قدرت نہین ہوتی کہ ہڈیون سے متصل ہوجاوے
کیونکہ ہڈیان سخت ہین اور عصب لطیف پس حق تعالی نے ہڈی سے ایک ایسا جسم اگایا جو پٹھے
کی صورت پر ہی لیکن عصب سے سخت اور ہڈی سے نرم ہی اور وہ رباط ہی اور رباط کو
عصب کے ہمراہ اکٹھا کیا ہی اور مانند ایک جز کے دونون کو ربط دیا ہی اور اسی کے باعث عصب
اور ہڈیان باہم یکجا ہوتی ہین **نوع پانچوین لحم** یہ معتدل جسم گرم وتر ہی اسکے جمیع فائدہ
مین سے ایک یہ ہی کہ عصب اور شرائین اور اوردہ کی اعانت کرتا ہی کیونکہ یہ اجسام
سرد و خشک ہین پس اگر گوشت کی حرارت نہوتی تو خارج سے ہوا پہونچکر انکو فاسد کردیتی اور
چونکہ اوردہ اور شرائین اور عصب روح اور غذا کے حامل ہین واسطے ہضم غذا کے اپنے نفس مین
محتاج ہین حق تعالی نے گوشت سے جو انپر محیط ہی انکی مدد پہونچائی تاکہ ہضم خوب شائستہ ہو
دوسرا فائدہ یہ ہی کہ ہڈیون کو شکل عضو کی بناتا ہی اگر گوشت نہوتا تو خالی ہڈیان بیکار تھین پس
گوشت کی مثال مثل مٹی کے ہی کہ اُس سے بھی تصویر بنتی ہی **نوع چھٹی شحم** یعنے چربی
یہ جسم حار اور لطیف ہوائی ہی اور پیدا کیا گیا ہی عضل اور عصب کے اطراف مین کہ یہ دونون
حس و حرکت کے آلہ ہین پس فعل و انفعال مین یہ دونون حرارت کے محتاج ہوے اور حال
یہ ہی کہ فعل اور انفعال تمام نہین ہوتا ہی مگر گرم وتر مین چونکہ عصب بارد اور یابس ہی تو شحم ملحق فرمایا
تاکہ اُسکو گرم کرکے اسکی اعانت کرے ہضم غذا اور نرم کرنے اور پکانے مین اور یہ چربی گوشت سے
پوشیدہ نہین ہوئی مثل رگون کے کیونکہ غرض لحم سے اُس چیز کے ہضم ہونے کی ہی جو
کہ رگون کے داخل مین ہی اور شحم سے یہ غرض ہی کہ عصب کو فقط گرم کرے اور اسکے اندر
نہ جاسکے سرعت حرکت سے پس اگر کسی جسم غلیظ یعنے گاڑھے سے ملحق ہوتی تو اسکی حرکت جاتی رہتی

اور جیسے کہ ہمنے گوشت اور استخوان کے مثال مین بیان کیا ہی کہ گوشت مثل مٹی کے ہی پس اِسی طرح
شحم کی مثال یہ ہی کہ اُس بنا کی استرکاری کرتی ہی اور سفید کرتی ہی اور وہ غذا جو اعضا کے واسطے
ہوتی ہی پس اُسکو ممتاز کرتی ہی اعضا سے نزدیک حاجت غذا کے اور بھی چربی اعضا کی محافظت
کرتی ہی سردی اور گرمی کے مصائب سے جسطرح کہ کپڑا ظاہر بدن کی حفاظت کرتا ہی **نوع
ساتوین شرائین** ہی یہ چند رگین ظرف روح کی ہین اور دل سے اُگے ہین اور پیدا ہوئی ہین
روح حیوانی سے اور روح حیوانی کا مادہ خون لطیف ہی جو روح کی غذا ہوتا ہی جیسا کہ روغن
زیت چراغ کا باعث روشنی ہی اور شرائین کے پیدا ہونے سے یہ حکمت ہی کہ روح
کی نگاہداشت اُنسے ہوتی ہی اور روح اُنہین رہتی ہی اور شرائین جسوقت دل سے نکلتی ہی دو شعبہ
ہو جاتی ہی ایک شعبہ ششپھرہ کی طرف جاتا ہی اور وہان پر استنشاق ہوا کا کام کرتا ہی اور یہ شرائین کا
شعبہ صرف ایک طبقہ ہوتا ہی کیونکہ یہ نرم تر اور مطیع تر اور ساکن تر ہی انقباض اور انبساط
کے حق مین یعنے ہوا کی کشید مین بند ہونا اور کھلنا اسکے اختیار مین ہی اور دوسرا شعبہ دوگونہ
منقسم ہوتا ہی ایک اوپر کو جاتا ہی اور وہ چھوٹا ہی کیونکہ ماخذ اسکے اعضاے بالاے دل ہین
اور وہ بہ نسبت اعضاے زیرین دل کے کمتر ہین اور دوسری قسم زیرین دل کیجانب متوجہ
ہوتی ہی اور اُس سے بہت سی جدولین تمام بدن کی طرف جاری ہوتی ہین **نوع آٹھوین
وریدہی** یہ چند جدولین مانند شرائین کے ہین اور کچھ فرق نہین بجز اسکے کہ یہ ایک طبقہ مین اور
انکے بیچ مین خون غلیظ رہتا ہی بخلاف شرائین کے کہ اُنمین خون لطیف رہتا ہی اور یہ جدولین
نکلتی ہین جانب زیرین جگر سے منفعت انکی یہ ہی کہ جگر کی جانب غذا کو کھینچتی ہین اور کچھ اور وہ
محدب جگر یعنے بالاے جگر سے نکلتے ہین انکا کام غذا کا پہونچانا ہی جمیع اعضا کو انکا نام جوف ہی
اور ورید کا جسم بہت رقیق ہی بہ نسبت شرائین کے اور یہ اس سبب سے ہی کہ ورید مین خون
غلیظ محصور ہی پس اگر اسکا جرم رقیق نہوتا تو خون اُنسے بسہولت مترشح نہوتا **نوع نوین ثرب ہی**
یہ جسم شحمی ہی اور معدہ کو ڈھانکے ہوے ہی یعنے پوشش معدہ سے مخصوص ہی اور نیز آلات
جوف سے تاکہ آلات جوف کو حرارت پہونچاے جسوقت کہ معدہ غذا سے پر ہو **نوع دسوین
غشا ہی** یہ ایک جسم ہی کہ اسکی تالیف عصبات سے ہی مانند بناوٹ کپڑے کے اور
یہ منبسط ہی اعضا کی سطح پر وہ اعضا جو متحرک نہین ہین اور یہ اُنپر اسطرح حاوی ہی جیسے چھال
درخت پر ہوتی ہی اور اُن اعضا کی نگہداشت کرتی ہی انکے جو برابر اور اُنکی شکل اور اُنکی ہیئت پر

جو انکو حاصل ہو اور نیز حفاظت کرتی ہو اُن اعضا کی عارضون سے **نوع گیارھوین جلد ہی**
یہ جسم عصب اور رباط سے مرکب ہو اور اسمین بال اُگے ہوئے ہین واسطے اخراج اور تحلیل
حرارت بدن کے اور پوست مین سختی اور نرمی دونون ملی ہوئی ہو تاکہ اپنے نفع ضرر کے حفظ
مین مستعد رہے اور کھینچتا ہی نافع کو اور بھگاتا ہی مضر اور موذی کو اور فضلات اعضا سے ظاہری
دفع کرتا ہی مانند میل اور چرک اور عرق وغیرہ کے مسامات سے **نوع بارھوین مخ ہی** یعنے
مغز استخوان جو کہ استخوان کی طبیعت سے موافق ہو اور جوف استخوان مین پیدا کیا گیا ہو تاکہ
استخوان کی غذا ہو چونکہ مناسب تھا طبیعت خون سے لہذا اسکی غذا خون سے مقرر ہوئی
لیکن بعد استحالہ کے تاکہ مناسب استخوان کے ہوجاے غذاے صالح بنکر پس جب رطوبت
مخ کی اور حرارت خون کی ممزوج ہوجاتی ہی تو اسمین کیفیت برودت اور یبوست کی پیدا ہوجاتی ہی
اسوقت یہ مخ غذاے عظم ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب **قسم دوسری اعضاے
مرکبہ کا بیان** یہ دو قسم ہی ایک ظاہری دوسری باطنی پس ظاہری کے بہت
انواع ہین منجملہ اُنکے **نوع اوّل** سر ہی چونکہ سر مین سمع اور بصارت کا مکان ہو اور یہ
اعلی منزل کی خواہان ہین کیونکہ دیکھنا اونچائی سے متعلق ہی تاکہ دور کی اشیا صاف نظر آئین
پس حکمت الہی نے اقتضا فرمایا کہ بدن کے اعلی منزل پر سر بنایا جاوے اور سر
جو مستدیر پیدا ہوا ہو اسوجہ سے ہی کہ شکل مستدیر مصادمات انفعال اشکال صاحب
زوایا کا نہین کرسکتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ گردی شکل سب شکلون سے عمدہ ہوتی ہی
اور باوجود مستدیر ہونے کے دراز بھی ہی اسوجہ سے کہ دماغی اعصاب کی منابت کے
واسطے موضوع ہی بعد ازان کہ گول اور کسی قدر طویل پیدا کیا ایک کھوپری کے اندر
دماغ کو رکھ دیا تاکہ آفات سے دماغ کی حافظ رہے اسطرح پر جیسے کہ بیضہ کی حفاظت
اُسکا پوست کرتا ہی ورنہ بہت جلد فساد اثر کرتا اگر ذرا بھی کوئی صدمہ پہونچتا اور نیز یہی دماغ جاے
شروع جملہ حس و حرکت اعضاے بدنی کا ہی اور سر کو بہت سے استخوانون سے مرکب
بنایا ہی اسواسطے کہ اگر کوئی ہڈی کسی صدمہ سے چور ہو تو دوسری ہڈی سالم اور اُسکے قائم مقام ہوسکے
اور اس کھوپری مین مانند دندانہ ارہ کے دندانہ ہین بعض اُن دندانون مین سے بعض مین
پیوست ہین اور بعض مقدم مین پائے جاتے ہین پیشانی کے پاس اور اُسکو کلیل کہتے ہین
بدین نظر کہ وہی مقام کلاہ پہننے کا ہی اور دوسرے طرف کے دندانہ سے استخوان پشت پھنسا ہوا ہی

اور وہ دال کی صورت پر ہی جو کہ عربی خط سے لکھی جاتی ہی اور ستون کہ جانب راست اکلیل کے واقع ہی اسکا نام مستقیم ہی صورت اسکی یہ ہی

فصل دوسری چشم کے بیان مین

آنکھ ایسی چیز ہی جسکی محتاج تمام دنیا ہی پس خداوند تعالی نے نہایت صفائی اور رقت اور نرمی سے آنکھ کو پیدا کیا اور اسکی حفاظت بھی ضرور سمجھی لہذا جوف چشم استخوان سے بنائی اور اسکے حوالی مین سخت ہڈیان لگائین اور اجفان یعنے پلکون سے آنکھ کو پوشیدہ کیا اور اسکے نور کو محفوظ کیا آفات سے بعد مژگان اور یہ دو پلک اسواسطے مقرر کین تاکہ اگر ایک کو کچھ آفت پہونچے تو دوسری اسکے قائم مقام ہوکر حفظ کا کام دیوے اور صاحب چشم بیکار کی بینائی سے معذور نہو جاوے اور اسکا مقام سر پر مقرر کیا کیونکہ اسمین باصرہ کی روح موجود ہی اور دماغ ہی سے آنکھون مین نازل ہوتی ہی اور چونکہ نرم اور لطیف پیدا کیا اندا رقیق اسقدر بنایا تاکہ مسافت بعیدہ کے لحاظ کرنے مین دقت نہ پڑے اور چونکہ مقام بصارت کا بارن مین بجاے دیدبان کے ہی پس جسقدر کہ دیدبان کا مقام بلند ہو روشنی زیادہ پہونچے گی پس اللہ تعالی نے اسی ڈھنگ سے آفرینش کی تاکہ اعضاے شریفہ کی نگہبان رہے یعنے وہ اعضا جسکی غذا ضعیف ہو مانند نظر وغیرہ کے اور جو کہ عمل اعضاے خارجیہ کا مانند دونون ہاتھ اور دونون پیر کے عقب سے واقع ہی آنکھ اسی سبب سے آگے کو موضوع ہوئی تاکہ مشاہدہ کرے جو کچھ اُنسے صادر ہو آنکھ کے سات طبقہ ہین اور ترکیب اسکی ایسی ہی کہ ایک مجوف عصبہ کھوپری کے نیچے سے دماغ سے ناشی ہو کر قعر عین مین پہونچکر منتہی ہوتا ہی آنکھ مین دو غشا ہین ایک غلیظ اور ایک رقیق پس جسوقت وہ عصبہ مجوفہ آنکھ کی ہڈی کے پاس پہونچتا ہی اسوقت عصبہ غشا اُس سے جدا ہوتا ہی اور غشا استخوان جسم کے واسطے بجاے فرش کے ہی لیکن نہ تمام آنکھ پر اسکو طبقہ مشیمیہ کہتے ہین کیونکہ اسکی مشابہت مشیمہ سے ہی اور عصبہ مجوفہ اپنی نفس کو ظاہر کرتا ہی تاکہ غشا ہو اور اعانت کرے غشائین مذکورین کی اور اسکا نام شبکی ہی بعد ازان اسکے وسط مین ایک جسم رطب لین زجاج کے رنگ پر قائم ہوتا ہی جسکا نام رطوبت زجاجیہ ہی اور اس جسم کے اندر ایک جسم اور مستدیر حائل ہوتا ہی اور یہ اپنی صفائی مین جلید سے مشابہ ہی پس اسکا نام رطوبت جلیدیہ ہی اور جسم زجاجیہ نصف جسم جلیدیہ مین محیط ہوتا ہی اور نصف بالا مانند جال عنکبوت کے ہی جو نہایت صاف اور چمکتا ہوا ہی جسکا نام طبقہ عنکبوتیہ ہی

پس اِسکے اوپر اور ایک جسم سیال ہی سفید رنگ جسکا نام بیضیہ ہی پھر اسکے اوپر ایک جسم مختلف
رنگ کا پتلی مین عائد ہوتا ہی اور نہایت سیاہ ہوتا ہی از انجا کہ جلیدیہ کے روبرو واقع ہی ایک
نقش ہی اور معلوم ہوتا ہی بکثرت اور کبھی ایک خاص حالت مین تنگ ہو جاتا ہی اور ظلمت کے
قریب فراوانی دکھلاتا ہی بر وقت روشنی شدید کے تنگ ہو جاتا ہی اور بر وقت ظلمت
شدید کے فراوان ہو جاتا ہی اور یہ ثقب خود حدقہ ہی اور یہ غشا طبقہ عنبیہ کا عالی ہوتا ہی
اِنپر اور مغشی کرتا ہی اپنے ایک جسم کثیف صاف ہمرنگ صفحہ رقیقہ کے قرن ابیض سے جسکا نام
طبقہ قرنیہ ہی سوا اسکے کہ یہ طبقہ قرنیہ متلون ہوتا ہی اُس طبقہ کے رنگ سے جو اسکے نیچے
واقع ہی جسکا نام طبقہ عنبیہ ہی اور اس طبقہ ہر آتا ہی اور اسکے موضع سواد کو چھپاتا ہی یہ ایک
جسم سفید رنگ ہی سخت اسکا نام ملتحم ہی اور وہ بیاض عین ہی اور منبت اُسکا جلیدیہ سے ہی
جو تحف کے خارج پر واقع ہی اور منبت قرنیہ کا طبقہ صلبیہ ہی اور منبت عنبیہ کا مشیمیہ ہی اور
منبت عنکبوتیہ کا شبکیہ ہی **روح باصرہ** اسکے جوف مین دو عصبیہ ہین جو کہ
غور بطنین سے نکلتے ہین اور دماغ سے مقدم دست راست کی طرف جاتے ہین دو
عصبتین کہ دراصل اُگے ہین انکا مقام جانب چپ ہی اور وہ عصبتین کہ دراصل روئیدہ
ہوئے ہین مقام انکا جانب راست ہی اور جانب دست چپ جاتے ہین اور عصبین کے تقاطع پر
باہم ملاقی ہوتے ہین بعدہ جو جانب راست سے اُگے ہین وہ حدقہ راست پر نافذ ہوتے ہین
اور یسار والے حدقہ یسار پر پہونچتے ہین بعد ازان شائع ہوتی ہی روح باصرہ کے قوی مین تاکہ
اُس رطوبت سے شامل ہو جسکا نام زجاجیہ ہی اس تقاطع کے واقع ہونے مین منافع بیشمار ہین
انمین سے یہ ہی کہ جو روح سائل ہی ایک پان دونون حدقون سے وہ محجوب نہین ہوتی
دوسرے سے جسوقت کہ عارض ہو کسی ایک کو آفت اور اسی واسطے اکثر دیکھا ہی کہ یک چشم کو
قوت باصرہ زیادہ ہوتی ہی کیونکہ روح باصرہ اُس آنکھ کی بھی اس کھلی ہوئی آنکھ کی طرف چلی آتی ہی
لیکن منافع طبقات اور رطوبات کے جسکا بیان اوپر ہو چکا پس اب مین اسکی تشریح
لکھتا ہون تحقیقاً ثابت ہی کہ جو عصبہ مجوفہ دماغ سے باہر نکلتے ہین اُسپر دو غشا ہین
ایک پتلی۔ دوسری گاڑھی جسوقت کہ جمجمہ چشم کے قریب پہونچتی ہی گاڑھی غشا فرش
ہو جاتی ہی بعد اسکے اُسپر پتلی غشا کا فرش ہوتا ہی اور یہ بدین نظر ہی کہ عصبہ اس شعبہ پر حاوی ہی
اور اس شعبہ کو حیات اور غذا پہونچاتا ہی اور اسکے دو شرائین ہین اور جو کچھ

اس عصبہ مین ہی بعینہ مانند چشم کے ہی جیساکہ مشیمہ مسکن جنین ہی بعد از ان عصبہ کا فرش
ہوتا ہی اسلیے کہ مبسوط بلکہ قسمت کرے شعب باریک کو بالاے مشیمہ ہمرنگ شبکہ کے پس
اس شبکہ کی گہرائی مین ایک شفاف سا جسم ہی جو کوئی رنگ نہین رکھتا ہی اور سخت قوام ہی
اور شکل مین مستدیر ہی مگر قدرے پہن ہی مثل قطعہ جمدیہ کے اور اس جسم کا درمیان شفاف ہی
اور اس شبکہ کے اندر ایک طور کی رطوبت شفاف سبے رنگ پیدا کی گئی ہی اور اسی طرح ہی
اسکے روبرو خارج کی جانب تک بجز اسکے کہ یہ رطوبت نہایت رقیق ہی بہ نسبت اول کے
کیونکہ قوام مین ابیض واقع ہی اور اول قوام مین زجاج گداز ندہ کے طور پر ہی اور تینون جسم
ایک جوہر کا حکم رکھتے ہین صفائی اور شفافی اور بے رنگ ہوتے ہین قطعہ جمدیہ کو حق تعالی نے
بے رنگ پیدا کیا ہی بدین نظر تاکہ جس چیز کو دیکھے اُسے قبول کرے پس آتا ہوا سیر ایک
شعبہ دماغ جو کہ ہمرنگ شبکہ کے واقع ہی اور وہ صلب القوام ہی تاکہ ٹھہرا رہے پس
اسمین کوئی ترجرج و نفع نہین ہوتا ہی اگر برخلاف ہوتا تو قرار نہوتا اسمین صورت منطبعہ کا بلکہ
متموج ہوتا پس حاصل نہین ہوتا ہی ادراک اسکا اور وہ پیدا کیا گیا ہی مدور اس واسطے
کہ مقابلہ کرے اپنے جانب سے بہت اشیا کو اور خداے تعالی نے اسکو پہنا اور بنایا ہی
تاکہ دیکھے اکثر چیزون کو اور جسم زجاجی اسکے پیچھے اور جسم بیضی روبرو واقع ہی اور چونکہ
اسکی غذا پانی ہی اسلیے خون اُسکی غذا نہین ہوتا ہی بغیر واسطہ غذا بدین وجہ کہ صلاحیت اسکی نہین رکھتا ہی
کہ خون غذا اسکی ہو بے واسطہ اور تقویت پاتا ہی اپنے شفافی سے اور نیز اُسنے طلب
نور کرتا ہی لیکن اسکی جنس سے ہی پس اسطرح پر ہی کہ گویا اسکی نسبت اسکی طرف
ذاتی ہی اور اسکی نسبت اسکی طرف جامد ہی اور ہمیشہ اسمین رطوبت رہتی ہی بہ نسبت
اُنھون کے بنابران یہ خشک نہین ہوتا ہی اور اجسام صلبیہ جو اسکے اطراف مین ہوتے ہین
بہ نسبت اُنھون کے آبی نہین ہین اور پیدا کیا گیا ہی شعبہ دماغ شبکہ تاکہ زجاجی
تحلیل کرے اسکو بدین نظر کہ وہ حائل ہی خاص کر اسکی غذا پیدا کی گئی ہی بیضی
موافق ذات اپنی کے قوام مین رقیق تر اور صاف تر زجاجی سے کیونکہ وہ روبرو قطعہ
جمدیہ کے ہی اور جسقدر کہ یہ رقیق تر اور صاف تر ہی معاونت زیادہ کرتا ہی مبصرات کے
دیکھنے مین لیکن نصف اُس شبکہ کا جو محیط ہی بیضی پر پیدا کیا گیا ہی موافق خیوط
کے نہایت دقیق یا آنکہ مانند نسج عنکبوت کے ہی کسواسطے کہ وہ وہان واسطے ادراک کے

نہین ہی بلکہ واسطے ضبط کرنے بیضیٔی کے ہی اور اگرچہ بہت شفاف نہین ہی تاہم نفع دیتا ہی
بعدہ مشیمہ سے ایک جسم پیدا ہوا ہی جو اُسکا احاطہ کرتا ہی روبرو سے اور مانند پوست
انگور کے ہی سیاہ اور ازرق اور سُرخ تاکہ نگاہ رکھے جسم شفاف کو جو اُسکے علاوہ ہی اور
وہ کبھی کشادہ نہین ہوتا ہی اور چونکہ حاصل ہوتا ہی اُسمین صورت ہاے منطبعہ سے اسواسطے
وہ ابلغ اور اقوی ہی کیونکہ بیضی جسوقت کہ جمع ہوتا ہی کمد اور سیاہ کے ہمراہ صفائی اُسکی زیادہ
ہوتی ہی اور نورانی ہوجاتا ہی اور پیدا کیا گیا ہی مثقوب الوسط اُس جگہ جہان مقابل ہوتا ہی وسط
جمدیہ سے تاکہ مانع نہو کمودت کو جو کہ وصول ضوء کا باعث ہی بیچ جمدیہ کے اسوجہ سے کہ جو کچھ موضوع ہی
روبرو جمدیہ کے چاہیے کہ وہ مشف ہو یا مثقوب حکما کا قول ہی کہ یہ ثقب اس حیثیت سے ہی کہ
جسوقت مجتمع ہو تنگ ہوجاتا ہی اور جب منبسط یعنے کشادہ ہو فراوان اور فراخ ہوجاتا ہی بموجب
مقدار ضوء خارج کے اور نیز بسیاری اس نظر سے کہ اسکا ضوء جسوقت کہ قوی اور سخت ہو خارج
متفرق سے تو روح باصرہ ہوتی ہی اور تحلیل دیتی ہی روح باصرہ کو پس تنگ ثقب عینی مقاومت
کرتا ہی شدت ضوء کی خارج سے مگر جسوقت کہ ضوء معتدل ہوتی ہی اور جسوقت کہ ضوء تھوڑی ہوتی ہی
کشادہ ہوجاتا ہی تاکہ خارج سے ضوء بہت داخل ہو اور موجود فرمایا ہی حق تعالی نے غشا سے
صلاب سے جو بیچ چشم کے ہی ایک جسم صلیب قوی شفاف کرنے والا کہ متلون ہوتا ہی لون
عینی سے لیکن پیدائش اُسکی غشا سے صلاب سے ہی اسوجہ سے کہ پوشیدہ کرے
ثقب عینی کو اور صلابت کی وجہ یہ ہی کہ نگاہ رکھے تمام آنکھ کو اور شفافی کی وجہ یہ ہی کہ نہ پوشیدہ
کرے ثقب عینی کو جب یہ سب سامان ضروری درست ہو چکا تو حق تعالی نے مرتب فرمایا
ایک پوست جو خارج محجف اور غشا کے جانب راست ہی اور اسمین حکمت یہ رکھی ہی کہ وہ باہر
نکالے ہوے ہی آنکھ کو جمیع اطراف خانہ سے قریب وسط تک پس چونکہ وہ غشا سے تھا
اس سبب سے ممتد ہوا اوپر عین کے اور اگر ایسا نہوتا تو مانع ہوتا بصارتون کو پس استعمال
کیا گیا اس سے اور اسی قدر کہ رباط عین کو کافی ہوا اور واگذاشت کیا موضع بصارتون کو
مکشوف اور ترکیب دیا اسمین آلات بصارت کو طبقات اور رطوبات سے اور پلکون کی کیفیت ہی کہ
پیدایش اُسکی ایک پوست سے ہی جو جانب راست کے ظاہر محجف پر ہی اسمین تین عضلات مین
دو عضلہ موقین کی طرف سے ہین جو جذب کرتے ہین جفن کو اسفل جذب متشابہ کی طرف
اور کشادہ کیا جفن کو پس کافی ہی اُسکو ایک عضلہ جو جفن کے وسط سے نکلتا ہی

اور مبسوط کرتا ہی وتر کی طرف جفن کے کو پس جسوقت گرم ہو کشادہ ہو عین لیکن جفن اسفل مین
کوئی عضلہ نہین ہی اور جفن اسفل بہ نسبت جفن اعلی کے چھوٹا ہی بنابران کہ اعلی چھپاتا ہی حدقہ کو
ایک مرتبہ اور کھول دیتا ہی دوسرے بار اپنی تحریک سے اور جفن اسفل بذات خود
متحرک نہین ہی پس اس مقدار موجود سے اگر جفن اسفل زیادہ ہوتا تو کسی قدر حدقۂ چشم
ہمیشہ پوشیدہ رہتا اور آنکھین چند طرح کے میل اور چرک جمع ہو جاتے پس اسواسطے حکیم حقیقی نے
اس جفن کو چھوٹا بنایا اور نفع اسکا یہ ہی کہ اُس پانی کو منع کرتا ہی جو خارج سے حدقہ کا ملاقی ہو
اور دوسرا نفع یہ ہی کہ جب دونون جفن باہم متفق ہوتے ہین تو مانند غبار و دود و شعاع
وغیرہ کے داخل چشم نہین ہونے پاتا ہی اور روشن رکھتا ہی حدقۂ چشم کو اور نیز
باتفاق دونون پلکون کے دور ہوتا ہی آنکھ سے جو کچھ اجفان کے کشادگی کی حالت مین
اسپر پہونچتا ہی خاک اور چرک وغیرہ زیان کار چیزون سے پس یہ پلکین بجاے تسبیح کے ہین
جو کہ بطور دربان کے ہوتا ہی اور باز رکھتے ہین بعض چیزون کو حدقہ مین داخل ہونے سے
باوجودیکہ کسی قدر آنکھ کھلی ہوئی بھی ہو جیسا کہ دیکھنے مین آتا ہی جسوقت کہ آندھی چلتی ہی اور
اسکا خاک اور غبار آنکھون پر پڑتا ہی تو اسوقت انسان اپنی آنکھون کو تھوڑا تھوڑا کھولتا ہی
اور دونون طرف کے شفرہ کو باہم متصل رکھتا ہی اسوقت ان پلکون کی صورت باہم متصل ہوکر
مانند شبکہ کے ہو جاتی ہی جسکے وسیلہ سے انسان برابر ہر چیز کو دیکھتا ہی اور گرد وغبار سے بھی
کسی طرح کا نقصان نہین پہونچتا ہی واللہ اعلم بالصواب

تیسری فصل گوش کے بیان مین

قوت سامعہ کچھ فائدہ نہین دیتی مگر تصادم ہوا سے
جب کہ وہ دماغ مین پہونچتی ہو پس حکمت ایزدی سے مجراے سماعت کو استخوان
سخت مین بنایا اور نہایت پیچ در پیچ واقع ہی اور منتہی ہوتی ہی دو عصبہ پر جو کہ دونون
ناشی ہین دماغ سے اور اگر یہ ہڈی کھلی ہوئی ہوتی تو البتہ ہواے بارد اسمین داخل
ہوکر قوت سمع کو باہر کر دیتی حد اعتدال سے اگرچہ ادنی بھی ہواے بارد ہوتی کیونکہ
طبیعت اسکی بھی بارد ہی پس اس سبب سے پوشیدہ ہوئی قوت سامعہ دماغ مین
اور پیدا کیا حکیم ازلی نے مجری قوت سامعہ کو کشادہ تا کہ اسمین ہوا پہونچکر قرع کرے اور باہر کی
آوازون کی قوت سمع کو خبر دے برخلاف قوت بصر کے کہ وہ دریافت نہین کر سکتی مگر جس چیز کو کہ
دیکھتی اور اگر مجراے قوت سامعہ مین کشایش ہوتی تو بسبب سرما اور تصادم ہواے مجرکہ مانند

رعد اور آوازہا ے سخت و ہولناک وغیرہ کے قوت سمع کو نہایت ضرر پہونچتا پس حق تعالی نے
اسکی شکل پرپیچ بنائی مانند کوکب کے تاکہ ہوا ایک مرتبہ نہ پہونچے بلکہ ٹھہرتی ہوئی بتدریج
پہونچے پس ساکن ہوتی ہو شدت اسکی ان پیچون مین جو مجرے سمع کی راہ مین ہین پس جب
وہ ٹھہر جاتی ہو اسوقت خبر کرتی ہو قوت سامعہ کو چوتھی فصل ناک کے بیان مین
حق تعالی نے جو اس عضو کو بنایا اول تو خوبی یہ ہو کہ صفحۂ جمال کی زیب و زینت اسی پر منحصر ہو
اور اسکو آلہ استنشاق ہوا کا بنایا اور اسکے مجرے کو کشادہ بنایا کہ انسان کو استنشاق
کی حاجت ہر وقت ہوتی ہو اور احتیاطًا دو مجرے بنائے تاکہ اگر ایک مین کوئی فساد عارض ہو
تو دوسرا اپنے کام پر مستعد رہے اور حکمت کاملہ سے اسے قصبی اور سخت پیدا کیا تاکہ صدمات
واردہ کا تحمل کرے اور پیدا کیا اسکو ملین یعنے نرم تاکہ حاصل ہو کھولنے اور بند کرنے مین
جاذب ہوا جیسا کہ دیکھا جاتا ہو دھونکنی آہنگران سے اور مجرے بینی جو بلند ہین منقسم ہو
دو قسم پر ایک اسمین سے منتہی ہوتا ہو فضاے دہن کی طرف اور دوسرا بلند ہو کر متوجہ ہوتا ہو
اس استخوان مصفا کی طرف جو فضاے دہن مین محل احساس ہی پس ایک مجری سے
سونگھنے کا کام حاصل ہوتا ہو اور دوسرے سے سانس لینے کا اور سوراخ بینی کی ہڈیان
جو مصفا کے ہمرنگ بنائی گئین یہ وجہ ہو کہ تا پہونچے ان دونون سوراخون مین ہر چیز کی بو اور
نیز یہ نفع ہو کہ انکے رستہ سے دماغ کے فضول دفع ہون اور جو کہ ان منفذون کو مستقیم
نہ کیا بلکہ معوج فرمایا تو یہ وجہ ہو کہ اگر یہ مجرے مستقیم ہوتا تو ہر آئینہ ہوا براہ راست جاکر
دماغ مین پہونچ جاتی اور دماغ کو فاسد کر دیتی پس معوج بنایا تاکہ ہوا پیچ و تاب کھاتی ہوئی
اوپر کو صعود کرے پس اسی درمیان مین اسکی تھوڑی برودت شکستہ ہو جاتی ہو بعد ازان
معتدل ہو کر دماغ مین پہونچتی ہو اور اسکے دونون منخرون کے سوراخ حلق کے آخر تک منتہی
ہوے ہین بدین نظر کہ تنفس مین آسانی ہو پس اگر ایسا نہوتا ہر آئینہ ایک گھڑی بھی منہ کا بند کرنا
ممکن نہوتا اور اگر تنفس فقط وہان سے مخصوص ہوتا تو ادراک طعم کا زبان کو حاصل نہوتا اور زبان
حرکت بھی نہ کرسکتی اور غذا نہ چب سکتی اور نہ نگلی جاسکتی اور سانس بہت کھینچ کے آیا جایا کرتی فصل پانچوین
لب کے بیان مین منہ کے روبرو دو ہونٹھ پیدا کیے ہین تاکہ انکے باعث سے دانتون کا گوشت پوشیدہ
رہے اور خورندہ کو بر وقت خورش کے مدد دین بلکہ لقمہ لینے اور چبانے اور چوسنے کے آلات ہون
اور سخن کرنا اور نیز جو کچھ دہن مین لیجانا منظور ہو انھین کے وسیلہ سے ہوسکتا ہو اور یہ دونون ہونٹھ

اُس گوشت سے پیدا ہین جو ممتزج ہو پوست کی طبیعت سے اور دونون رخسارون کے عضلات
اوپر کی طرف سے دونون ہونٹھ سے متصل ہوے ہین اور زنخدان کے عضلات نیچے
کی طرف سے ملے ہین اور فکین کے عضلات دو جانب یمین و یسار سے متصل ہوے ہین
اور اسی واسطے حق تعالی نے دونون ہونٹھون کو گوشت سے پیدا کیا تاکہ حرکت اور عبس اور
بند و کشاد وغیرہ انسان کو سہل ہو اور انکی طبیعت بہت نرم اور تھوڑی سخت ہو اسواسطے کہ جو
عضلات انکے قریب واقع ہون اُنکے مطیع رہین **فصل چھٹی دہن کے بیان مین** چونکہ
انسان غذا کھانے کا محتاج ہو لہذا اللہ جل شانہ نے غذا کا مدخل دہن کو بنایا اور ایسی کیفیت
رکھی ہو کہ ایک مرتبہ کشادہ ہو اور ایک مرتبہ بند ہو جاے برخلاف ہر دو سوراخ بینی کے کہ
یہ دونون دراصل کشادہ پیدا کیے گئے ہین تاکہ ہمیشہ کشادہ رہکر انجذاب ہوا کیا کرین اور
پیدا کیا حق تعالی نے دہن کو مستقیم التجویف مانند عصبہ ریہ کے ایسی حیثیت سے کہ صلاحیت
نہ رکھتا ہو کسی امر کی بجز مدخل طعام کے بلکہ اس طریق سے صورت ظاہر کی ہو کہ اُسکو طعام کے
جمع ہونے کا مکان بنایا ہو تاکہ نگلنے کا عازم ہو اور ذوق طعام کے آلہ کا جذب کرے اور
اگر وہ کھانا آٹا ہو جانے کی ضرورت رکھتا ہو تو دانت اُسکو چبا کر آٹا بنا دین اور دونون
ہونٹھون کو تراد مطبق کیا یعنے کھلنے اور بند ہونے کی قدرت دی اور اسی نظر سے بوسیلہ
دونون ہونٹھون کے منہ کے بند ہونے کی ضرورت ہوئی تاکہ خشک نہو دہن کی تری
ہوا سے جو بسبب آواز کے خارج سے دہن مین داخل ہوتی ہو جیسا کہ تمام اعضا مین کیونکہ
دہن کی تری یاری دیتی ہو لقمہ کے نگلنے اور زبان کی جنبش مین بروقت تکلم کے اور تری دہن سے
یہی منفعت ہو کہ ہوا کو قصبہ ریہ مین داخل کرتی ہو اور چونکہ بقاے انسانی تنفس پر منحصر ہو لہذا
حق تعالی نے دو راستہ بناے ایک سوراخ بینی اور دوسرا سوراخ دہن تاکہ اگر ایک مین سے
کوئی بلا مین مبتلا ہو کر معطل ہو جاے دوسرا کام دے اور انسان کی زندگی دشوار نہو اور زبان
مرکب ہو نرم اور سست گوشت سے اور اپنی کھینچتی ہو دونون تالو زیر و بالا کو اور ان
دونون سے ایک قسم کا لعاب حاصل کرتی ہو اور اُس لعاب کو خرچ کرتی ہو اُس غذا مین جو
اُسکو خارج سے حاصل ہوتی ہو تاکہ اُس سے مختلف مزہ مانند ترشی اور شیرینی اور شوریت
وغیرہ کے پہچانے اور نیز اُسکی منفعت بروقت سخن کے بھی ہو اور طعام کو دہن مین جنبش دیتی ہو
حکمت حقیقی نے کیا خوب ترکیب رکھی ہو کہ زبان ہر طرف کو گھوم سکتی ہو اور اُسکی اصل کہ

بزرگتر بنایا تاکہ ثابت رہے اور نوک زبان کو ایسا بنایا کہ وہ متحرک ہو سکے اور ہر طرف رجوع
کرے اور مسوڑھون سے میل وغیرہ کی صفائی کرے - دندان عجیب جوہر استخوان سے بنائے ہین
جو کہ جملہ استخوان کے برخلاف ہین اور جوہر کی نسبت خیال اسطرح کرنا چاہیے جیسا کہ اقسام
آہن مین تیزاب دیا ہوا ہو - آگے کے دانت چوڑے اور تیز پارہ کرنے والے بنائے اور دندان ہائے
نیش مین نوکین نکالین واسطے توڑنے چیزون کے اور دندان آسیا کا سرا چوڑا بنایا اور سخت کیا
تاکہ خورش کو سودہ کرین اگر انکا سرا ہموار اور چکنا ہوتا تو غذا کبھی نہ پستی اور اگر انکے سرے چوڑے
نہوتے تو غذا انپر نہ ٹھہرتی اور اوپر کے دانت شمار مین زیادہ بنائے بہ نسبت دندان زیرین کے
کیونکہ اوپر کے دانت معلق ہین اور اسوجہ سے اپنے ثبات کے واسطے ایسی چیز کے
محتاج ہین جو انکی بہ نسبت زیادہ ہو اور نیچے کے دانت اپنی جا پر قرار پاتے ہین پس انکا ہونا
ہونا کافی ہو یعنے بہ شمار مین اسوجہ سے کم ہین کہ یہ معلق نہین ہین **فصل ساتوین فک کے
بیان مین** فک یعنے مسوڑھ جسپر دانتون کا قیام ہو اور یہ دو ہین ایک بالائی
اور ایک زیرین جب خدا نے چاہا کہ دہن ہمیشہ متحرک رہے غذا کھانے اور بات کرنے
اور استنشاق ہوا مین پس فک زیرین کا بھی حرکت کرنا واجب آیا کیونکہ فک زیرین کی
حرکت بہ نسبت فک بالا کے نہایت سودمند اور آسان ہو اور اس آسانی کی دلیل یہ ہو
کہ وہ بسبب چھوٹے ہونے کے جلد متحرک ہو سکتا ہو اور سودمند ہونے کی دلیل یہ ہو
کہ فک اعلیٰ سر سے نزدیک ہو اور حواس کے مقامات سے قربت رکھتا ہو پس بر بن تقدیر
اگر فک بالا کو جنبش ہوتی تو دماغ و حواس مین بھی برابر حرکت ہوتی اور اسوجہ سے ہمیشہ
فساد کچھ نہ کچھ ظاہر ہوا کرتا جیسا کہ عقلا کے نزدیک ظاہر ہو پس حق تعالیٰ نے فک بالا کو
ثابت پیدا کیا اور نیچے والے کو متحرک اور ایک استخوان صدغ کے نزدیک پیدا کیا اور
اسمین سوراخ بنائے اور متعلق کیا اسکے ہر سوراخ سے فک زیرین کو ایک تعلیق ہموار سے
تاکہ بند و کشاد مین آسانی ہو اور صدغ کان کے نزدیک رخسار کی جانب ہو **فصل آٹھوین
بالون کے بیان مین** حکما کا مقولہ ہو کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہ جاتا ہو جسوقت
حرارت اسمین اثر کرتی ہو اسکو ٹکڑے کر کے پوست سے باہر نکلتی ہو پس جو کچھ اسمین
لطیف ہو خفیف سا تحلیل ہو جاتا ہو حس و حرکت مین اور جو غلیظ ہو وہ مسام کی راہ سے
باہر آتا ہو مسام اسکو کہتے ہین جہان سے بال نکلتے ہین پس اُسی سے بال حاصل

ہوتے ہین پس انہین سے بعض بنابر زینت وآرایش ونگہبانی نے پیدا ہوتے ہین جیساکہ
موے سر کہ سر کی برودت اور حرارت کے دفعیہ کے واسطے بجاے پوشش وعمامہ کے ہین
اور زینت اور محافظت کے واسطے ابرو کے بال ہین کہ آنکھ مین گرنے والی اشیا کی روک کرین
اور آنکھ تک نہ پہونچنے دین گویا آنکھون کے واسطے ایک حصار ہین اور زیب وزینت انکی محتاج
بیان نہین ہی خود ظاہر ہی اور نیز موے مژگان کہ آنکھون کو گھیرے ہوے ہین اور بطور شبکہ کے بنیا
کہ انسان بروقت گرد وغبار کے اُنکے وسیلہ سے برابر نگاہ دوڑا سکتا ہی اور اُنکے ذریعہ سے
کوئی نقصان یا کدورت آنکھون کو نہین پہونچ سکتی ہی گویا مژگان گرد وغبار کا راستہ مسدود
کیے ہوے ہین بعض بال ایسے ہین جو مخصوص زینت کے واسطے پیدا ہوے ہین مانند
ڈاڑھی مونچھ کے پس یہ دونون چہرہ کی رونق اور بہار ہین حتیٰ کہ اگر ریش وبرودت پیدا
نہوتی تو مرد کے چہرہ کی زیب وزینت بھی نہوتی اور بعض بال ایسے ہین کہ جنسے کوئی
زینت متصور نہین ہی اور مقامات حارہ رطبیہ مین نکلتے ہین مانند بغل اور زہار کے اور
ان بالون کی مناسبت اُس گھاس سے ہی جو شبنم افتادہ مقامات پر اُگتی ہی اور یہ قسم
بجاے فضلہ کے ہی برخلاف حیوانات کے کہ اُنکے کل جسم کے بال موجب زینت اور
بجاے لباس کے ہین **نوع ثانی آفرینش سخن کے بیان مین** جب
حکمت الٰہی نے سر کو مقام حواس کا بنایا اور چونکہ بعض حواس بصر اور سمع کے محتاج ہین کہ
اُونچے مقام پر ہون لہذا سر کو بہ نسبت کُل بدن کے اُونچا بنایا اور وہ اُونچا مقام گردن ہی اور
اُسکو جنبندہ بنایا بذریعہ مفاصل کے کہ شش جہت کی طرف متحرک ہوسکے اور نیز اس عضو کو مدور
بنایا تاکہ عموماً فائدہ حواس پر شتمل ہو پس رہتا ہی ایک جہت پر اور معلوم ہوتا ہی کہ گویا جمیع جہات پر
اور قصبہ ریہ یعنے شش اور نرخرہ دونون کو اُس سے ملحق کیا اور گردن کے سات فقرہ ہین اور
جو فقرات گردن کو محمول فرمایا اُسپر جو کہ اُسکے ماتحت ہی پس واجب ہوا کہ بہ نسبت حامل کے
کوچک تر ہو اور چونکہ فقرۂ زیرین کا مخرج حرام مغز ہی اسواسطے حق تعالیٰ نے اس فقرۂ زیرین کو
پس پشت اُن دونون فقرۂ بالا کے پیدا کیا اُس فقرۂ زیرین سے نصف ثقب ہی اور یہ ثقب
کچھ وسط مین نہین ہی بلکہ اطراف مین واقع ہی اس نظر سے کہ نخاع اور نیز جو کچھ اُسکا محیط ہی
غشا اور اُستخوان سے محتاج غذا ہی پس داخل کیا ہر فقرہ مین ایک جوڑ کو اُس ثقب سے اور ثقب کا
مخرج عصب اور شریان اور ورید ہی تاکہ داخل ہو ہر ثقبہ مین ثقبہاے عصب اور ورید

اور شریان سے اور اللہ تعالیٰ نے ان شرائین اور وریدون کی مقدار اتنی ہی خلق فرمائی ہی جتنی کہ
مقدار ثقب کی فقرات مین ہی تاکہ قاصر نہو کفایت سے واسطے مقدار ان شرائین اور وریدون کے
کیونکہ اُسکی کوتاہی موجب خلل ہوگی اور زیادہ بھی نہوا اُسلیے کیونکہ زیادتی اُنکی بیکار رہجاتی اور
حق تعالیٰ نے حکمت کاملہ سے جوف گردن مین نرخرہ کو واسطے ازدراد طعام اور شراب کے
اور قصبۂ ریہ کو واسطے داخل ہونے ہوا کے ریہ مین اور ایک پردہ خلق فرمایا تا وہ چھپا دے
ریہ کو بروقت ازدراد طعام و شراب کے یعنے گذرنے طعام و شراب کے تاکہ مخرج تنفس مین
نہ جا پڑے اور پھر بروقت تنفس وہ قائم ہوجائے اور پیدا کیا اس غطا کو مثل غضروف کے تاکہ
قائم ہوا اپنے نفس پر اور راست ایستادہ رہے اور جسوقت غذا نرخرہ سے اُترنے لگے اسوقت وہ
گر پڑے اس غطا کے فوائد مین سے یہ ہو کہ ہوا کی سردی کو شکست کرے جسوقت کہ اُس تک
پہونچے اور اُسکی کیفیت کو گرم کرے اور اس غطا کو صالح بنایا واسطے ترویح قلب کے اور ایک
فائدہ یہ ہو کہ اس غطا مین ایک غبار سا رہتا ہو جو مانع ہوتا ہو دماغ سے نزلہ اُترنے کو اور پھیپھڑے
اُس نزلہ کو گرنے نہین دیتا ورنہ اُسکے نزول سے کھانسی اور بیماری سل کی حادث ہوجایا کرتی
اور اس غطا کی شکل مثل نیزہ کے دراز و طویل ہو اور حنجرہ جو مادہ آواز کا ہو اسمین تین غضروف ہین
اور مختلف ہی ہر ایک اُن تینون غضروفون سے بموجب اپنی شکل اور مقدار کے کہ تمام
ہوتا ہی اُسمین بہم بر آنا اور کھل جانا اور اس حنجرہ مین عضلات بکثرت واقع ہین کہ معین ہین اُن
حرکات پر اور طرح طرح کے اصوات اُنکے سبب سے صادر ہوتے ہین **نوع ثالث**
سینہ ہی چونکہ سینہ دل کا محافظ ہی اسلیے حق تعالیٰ نے اُسکو سخت بنایا اور گیارہ فقرہ سے
مرتب کیا دندانہ دار اور مانند پر کے اضلاع اُسکے اُس سے متصل ہین اور عضاے تنفس پر
حاوی ہی اور دل نگاہدارندہ کامل حیات انسان کا ہی اور سات فقرہ عالیہ اُسکے بطور دندانہ
اور پر ہاے بزرگ کے پیدا کیے اور اُن ساتون کو عریض پیدا کیا تاکہ دل کی محافظت کرین یعنے
دل سکے حصار ہون اور نیز املس یعنے نرم اور چکنے ہین تاکہ جو نسیم کہ اُن تک پہونچتی ہی اعضاے
تنفس سے انقباض و انبساط مین وہ دل تک بخوبی پہونچ جاے اور تحقیق کہ سینہ اس بات کا
محتاج ہوا کہ اُسکا درمیان جوف دار اور خالی نہو اور چسپیدہ نہو تا آنکہ متمکن ہو اُسمین دل اور شش اور
ممکن ہو اُنکو انقباض اور انبساط کیونکہ یہ انقباض اور انبساط تا وقت مرگ برطرف نہین ہوتا اور
پیدا کیے گئے ہین یہ فقرے استخوان سے تاکہ دل کی سپر ہون آفات خارجہ سے جو صادر ہون

دل پر اور دماغ ہوتے ہین روح اور حرارت غریزی کو تحلیل ہونے سے **فصل دوسری پستان مین** پستان مرکب ہی شرائین و عروق و عصب بسیار سے اور رگین اسمین بہت اقسام کی ہین اور بہت باریک باریک ہین اور اُنپر لیفین بہت لپٹی ہوئی ہین اور پُر ہی پستان کے اندر گوشت سفید مثل غدود کے اور اس سفید گوشت کی خاصیت یہ ہو کہ پستان کی رگون مین خون پہونچکر دودھ بنجاتا ہی اور حق تعالیٰ سنے رحم اور پستان کے درمیان مین باہمدگر ملی ہوئی رگین پیدا فرمائین کہ انھین رگون سے اوپر کو چڑھتا ہی وہ خون جسکو بچہ رحم مین کھاتا تھا کیونکہ مولود یعنے بچہ کو یہ قدرت نتھی کہ غذاے غلیظ خورش کرسکتا اور دودھ ہر ایک غذا کی نسبت لطیف ہی اور رحم عورت کا بہ نسبت خون کے گویا ایک حوض کے مثل ہی پس حکمت آلہی ایسی ہوئی کہ جب جنین کی تکمیل ہوجاتی ہی تو وہ خون اوپر چڑھتا ہی اور تھوڑا تھوڑا ہوکر طبیعت دودھ کی حاصل کرتا ہی پس اس طور پر پستانون مین شیر کی غذا بنا بر مولود کے تیار ہورہتی ہی جیساکہ قبل ورود مہمان کے میزبان کھانے کی تیاری کرتا ہی پس یہ وہی خون ہو کہ بروقت ایام حیض کے باہر دفع ہوتا تھا عجائبات حکمت ایزدی سے یہ ہو کہ جس فضلہ کو طبیعت باہر کی طرف دفع کرتی تھی یعنے حیض اُسی کو حق تعالیٰ سنے غذاے مولود شکم مادر مین قرار دیا اور بعدہ اُسی حیض کو پستانون مین دودھ بنایا **نوع چوتھی ہاتھ مین** چونکہ حکمت آلہی مقتضی ہوئی کہ حواس ظاہرہ سے اشیاے ظاہری دریافت کیے جاوین پس بعض اُنمین سے نافع ہین اور بعض مضر اسکے بعد واجب ہوا کہ ان حواس ظاہرہ مین کوئی ایسا آلہ مقرر کیا جاوے جسکے وسیلہ سے نافع کو قبول اور مضر کو رد کرے پس پیدا کیا حق تعالیٰ نے ہاتھ کو تین جزو بزرگ سے اوّل بازو دوم کہنی سوم ہتیلی - اوّل بازو کو ایک استخوان سخت قوی سے بنایا جو کتف کے نزدیک ہی اور اُسکا ایک مفصل ہی تاکہ حرکت اُسکی ہر طرف کو ممکن ہو اور وہ ایسا ہو کہ حق تعالیٰ نے بنایا ہی استخوان بازو کے سرے کو مُستدیر اور مرکب کیا ہی کتف کے سرے پر ہموار آفرینش سے اسوجہ سے کہ اُسکی حرکت بھی ہر طرف ہموار ہی بعد ازان رگ دی سے اُسکو مستحکم کیا اور ربط دیا ایک ہڈی کو دوسری ہڈی سے ساتھ بندش سخت کے چونکہ ہاتھ سے مختلف عمل سرزد ہوتے ہین پس مختلف بنایا اللہ نے دونون شانون کو علٰحدہ علٰحدہ اسطرح پر کہ ایک دوسرے چسپان نہون اور دونون ہاتھ کشادہ ہون دہنے اور بائین کمال استقامت مین اور ملجاتے ہین دونون ہاتھ آپسمین آگے پیچھے سے پس ممکن ہی دونون ہاتھ کا پہونچانا جمیع اطراف سے نہایت سہولت اور آسانی کے ساتھ اور پیدا کیا حق تعالیٰ نے کہنی سے نیچے کلائی تک دو استخوان سے جو طولاً باہم چسپیدہ مین

اور دو استخوان اوپر کی طرف جو انگوٹھے سے ملحق ہین انکا نام اوق ہی اور زند اعلی بھی کہتے ہین
اور جو انگلیان نیچے کی طرف خنصر سے ملحق ہین انکو اغماظ کہتے ہین اور زند اسفل بھی کہتے ہین
اور زند اعلی کی منفعت یہ ہی کہ اسکی وجہ سے تمام بازو حرکت کرتا ہی یعنے سیدھا اور ٹیڑھا ہونا اور
زند اسفل کی مددگاری سے ساعد انقباض اور انبساط کرتا ہی یعنے بست وکشاد ہوتا ہی انکا وسط
باریک ہی واسطے سعی کرنے کے جو کہ انکا حق ہی بہ نسبت بازو کے اور دونون طرف انکے موٹے
بنائے کیونکہ اکثر روابط سے انکو احتیاج ہی بہ نسبت احتیاج تو یہ ہی کہ لاحق ہوتے ہین ان دونون طرفون کو
صدمات حرکات مفاصل کے وقت زند اعلی معوج یعنے پیچدار ہی اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ گرہ گرہ سے
خم کھا جاوین اور زند اسفل راست ہی اسواسطے کہ کھلنے بندھنے کی صلاحیت بکثرت رکھے خدا نے
ہتیلی کو چار استخوان متباعدہ سے بنایا ہی یعنے ایک دوسرے سے دور تفاوت سے کیونکہ
چار انگلیان اسمین مرکب ہوئی ہین اور اسکے استخوان سخت توی تر بنائے اسواسطے کہ ترکیب
شانہ کی اور اصابع کی اسی سے ہی پس یہ مثل عمود کے ہی گویا تمام ہاتھ کا اعتماد اسی پر ہی اور حق تعالی نے
انگلیون کی وضع ایک ہی صف مین بنا رکھی اور وضع ابہام یعنے انگشت نر کی ایک صف مین
تاکہ مدعم کرے اصابع کو باہم اور انگوٹھے کو قوی اور موٹا بنایا اور قوت مین مساوی باقی
اور انگلیون کو بحسب قدرت اور زینت کے کوئی چھوٹی کوئی لمبی کوئی موٹی کوئی تپلی تاکہ جب مٹھی باندھو
تو ہر ایک انگلی کا سرا برابر آجاے اور اسواسطے تاکہ مٹھی باندھنا ممکن ہو اس کیفیت سے کہ اندر سے
خالی اور باہر سے مسدود رہے اسلیے چار انگلیون کی ہوئی بنائی اور وہ مٹھی مانند ایک صندوق کے
ہو جاتی ہی اور انگوٹھا بجاے قفل صندوق کے ظاہر رہتا ہی حق تعالی نے انگلیون کو چند استخوان سے
بنایا جنکا نام سلامیات ہی اور یہ ہڈیان اندر سے خالی ہین اور کسی طرح کا گوشت نہین ہی اسواسطے
کہ بروقت کام کے فراہم ہو کر ایک دوسرے کی مددگار ہون اور نیز انکے فعل سست نہون اور
ایک ہڈی سے بھی انکو پیدا نہین کر رہا یا تاکہ بروقت مٹھی بند کرنے کے پریشانی نہو اور نیز ہر انگلی
مین تین ہڈیون سے زیادہ خلق نہین کیا کیونکہ اگر زیادہ جوڑ ہوتے تو بھی مٹھی مضبوط نہ بند ہوسکتی
اور اگر دو استخوان ہر انگلی مین ہوتے تو اگرچہ اسکا ثبات بیشک بہت مضبوط ہوتا لیکن اسکے حرکات
ناقص ہوتے اور پیدا کیا ہی خدا نے کف دست کو جوڑے جوڑے استخوان سے اور سرے انکے
یعنے انگلیان باریک رکھین تاکہ نسبت حامل کے محمول کے ساتھ اچھی رہے اور ان ہڈیون کو مستدیر اسوجہ سے
بنایا تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت اور میان تہی اسوجہ سے بنایا تاکہ ثبات پر مستقل رہین اور خدا نے

باطن دست کو مقعر یعنے پست اور پشت دست کو محدب یعنے بلند پیدا فرمایا کہ جس چیز کی گرفت کا ارادہ کرے فوراً قبضہ مین لا دے اور ہتیلی کے اندر گوشت پیدا کیا گیا ہے تاکہ بروقت گرفت کسی چیز کے خوب ہم ملجاے

فصل دوم کتف یعنے شانہ کے بیان مین

پیدا کیا خدا نے اسکے سر کو دو فائدون کے واسطے ایک یہ کہ اس سے بازو لٹکا رہے اور اگر سینہ سے چسپان ہوتا تو اسکے اطراف کشادہ نہوتے اور اسطرح کی حرکت متعسر ہوتی اور دوسری منفعت یہ ہے کہ جو اعضا کہ سینہ مین محصور ہین انکا حصار ہوا اور شانہ مین بھی فقرات ہین پس گویا یہ بازو سینہ کے واسطے مثل پرون کے ہین اور بہت سے فوائد اسمین ہین مثل دفع کرنے صدمات وغیرہ کے اور کتف کی ہڈی وحشی کی طرف سے یعنے باہر کی طرف سے باریک ہوتی ہے اور اندر کی طرف سے غلیظ پس حادث ہوتا ہے جانب وحشی کے نقرہ غائرہ کہ داخل ہوتا ہے بیچ اس طرف کے عضد بدور اور کتف کے دو زائدہ ہین ایک اوپر کی طرف اور ایک پس پشت اور اس زائدہ کو منقار غراب کہتے ہین اور کتف کا ربط ترقوہ سے ہے اور ترقوہ ایک ہڈی کا نام ہے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ مانع ہے بازو کے نکلنے کو اوپر کی طرف اور نیز نیچے کی طرف بھی نکلنے کو مانع ہے اور اسکی پشت پر ایک زائدہ ہے مانند مثلث کے قاعدہ اسکا باہر کی طرف مائل ہے اور زاویہ اسکا اندر کی جانب مائل ہے اور قاعدہ اصل دنیا کو کہتے ہین اور زاویہ گوشہ کو اور اسلیے اسکا قاعدہ اور زاویہ جس طور پر کہ مذکور ہوا وحشی اور انسی ہے تاکہ پشت کی ہمواری کی طرف مائل ہو اور یہ زاویہ جو کتف مین ہے جملہ فقرات کے واسطے بمنزلہ پنجرہ کے ہے اور یہ زاویہ کتف سے علاوہ ہے اور یہ جوڑا ہے اور اسمین غضروف بھی جوڑے متصل ہین اسی سبب سے یہ نرم بھی ہے

تیسری فصل ناخون مین

حق تعالی نے انسان کے ناخون اسطرح بنائے ہین جیسے پرند جانورون کے چنگل اور بہائم کے سم ہوتے ہین اور نیز انسے انگلیون کا استحکام ہے کیونکہ اگر ناخون نہوتے تو بروقت گرفت کسی چیز کے انگلیان متاذی ہوتین اور چھوٹی چھوٹی اور ریزہ ریزہ اشیا کا اٹھانا بہت محال ہوتا پس یہ ناخن بجاے خود ایک آلہ ہے بنا بر کھجلانے اور زخمی کرنے اور بال اکھیڑنے اور نیز ایسی ہی ایسی حرکات کے واسطے اور خدا نے انھین سخت نرمی آمیز بنایا ہے سختی سے تو یہ فائدہ ہے کہ آفات سخت سے محفوظ رہے اور نرمی سے یہ فائدہ ہے کہ ٹوٹ نہ جاے اور جو پشت انگشت پر انکو مبسوط بنایا اور گوشت کو گرد نواح مین جگہ دی تو غرض اس سے یہ ہے کہ جلد تر کسی آفت مین نہ آجاوے اور حق تعالی نے اسکو دائم النمو یعنے ہمیشہ اگنے کی قوت بخشی ہے تاکہ بحسب استعمال فرسودہ ہوا کرے

نوع پانچوین بطن کے بیان مین

بطن شکم کو کہتے ہین یہ ایک غشا ہے مستدیر سینے سے انثیین تک تاکہ پوشیدہ کرے آلات اندرونی کو پس گویا یہ ایک حصار ہے حق تعالی نے اسکی

آفرینش مین دو لحاظ فرمائے ہین اول یہ کہ اسکے روبرو حاسہ ہو پس حفاظت کرتا ہی اُسکی آفات سے
بر خلاف پشت و دماغ کے اور دوسرا یہ ہی کہ جسوقت شکم پر ہو طعام وغیرہ سے ازروے انبساط
کشیدہ ہوتا ہی اور جسوقت خلا ہو بحالت اصلی آجاتا ہی بصورت انقباض کے اور یہ حاسہ پس پشت
معدہ اور رودون کی بھی حفاظت کرتا ہی اپنی وضع پر حق تعالی نے پیدا کیا شکم کو نرم و نازک و تنگ
مگر اسپر بھی کسی قدر سختی ہی اُسکو مقوی بنایا ہی اسواسطے کہ کشادہ ہو اور رودہ کو بھی نرم و تنگ نہین بنایا
بلکہ سہولیت اور نزاکت سے ہموار کیا ہی مانند تابع کے پس اعانت کرتا ہی قوت ماسکہ کی مقعدین
بروقت پہونچنے غذا کے نوع چھٹی پشت چونکہ پشت مین حاسہ نہین ہی اسواسطے خداے
تعالی نے اسکو مستحکم اور استوار بنایا چند ایسی ہڈیون سے جو دندانہ دار ہین تاکہ آلات شریف کی
محافظ اور سپر رہے مانند آلات تنفس اور دل اور غذا کے اور پیدا کیا فقار پشت کو مانند قاعدہ کے واسطے
ہڈیون کے اور قیاس ہی فقار کا بہ نسبت کل ہڈیون کے اسطور پر ہی جیسا کہ جب کشتی کو بنانا چاہتے ہین
تو اول ایک لکڑی کا تختہ باندھتے ہین بعد ازان اور چھوٹے چھوٹے تختے اُسمین نصب کرتے ہین پس
اسی طرح سے اس قاعدہ مین پہلوؤن اور سر اور دونون ہاتھ اور دونون پیر کی ہڈیان اُسپر مرکب ہین
اور اسی فقار پشت سے بدن قوی ہوتا ہی اپنے استادگی اور قیام پر اور نیز پشت کے فقرات مین استخوان
مہرہ دار ہین تاکہ خم اور راست بخوبی ہو سکین پس اگر ایک ہی قطعہ استخوان کا ہوتا تو خمیدگی دشوار ہوتی پس
چونکہ پشت اصل قیام بدن کی باعث ہی حکمت الہی نے اقتضا فرمایا کہ پشت کی نگاہداشت فرمائے
ہر فقرہ خاردار رویدہ جانب وحشی سے اور دو طرف مثل پیر کے اسکو عطا فرمائے جانب
یمین و یسار سے اور پوشیدہ کیا ان خارون کو جو ہر غضروف سے پس پشت اور انپر رباط اور پٹھے
چوڑے چوڑے بھی منڈھے ہوے ہین اور ان خارون کو سناسن بھی کہتے ہین کیونکہ یہ ایک سپر ہین
ان آفات سے جو کہ خارج سے صدمات فقار پشت کو حادث ہوتے ہین اور پشت اُس شر سے
خلاصی پاتی ہی اور چھپانا جو ہر غضروف کا اُسکو اسواسطے ہی تاکہ مربوط کرے بعض کو بعض سے بطوریکہ
کہ گویا ایک قطعہ ہی اور دو پر عطا ہونے کی مصلحت یہ ہی تاکہ فقرات کے اطراف و جوانب کو
استحکام کے ساتھ فراہم کیے رہے اور پشت کی ہڈیان جو مختلف اور متعدد پیدا ہوئی ہین اُسکی مصلحت
یہ ہی کہ اگر کسی فقرہ پر آفت نازل ہو تو باقی فقرات پشت کے نگہبان رہین اور چونکہ انسان کو آگے جھکنے کی
حاجت زیادہ ہی بہ نسبت خم ہونے جانب پشت کے پس اسی وجہ سے حق تعالی نے رباط اور
عصب کو باہر کی طرف سے منڈھا اور داخل کی طرف خالی رکھا تاکہ حرکت اور آگے جھکنے مین سہولت اور سلامتی رہے

پس اس تعریف کے بموجب جملہ پشت بطور ایک قطعہ صلب کے واقع ہی اور اسکی شکل مستا ہری
کیونکہ وہ ابعد ہی قبول کرنے آفات سے اور اوپر والے سرے مہرہ ہاے فقار کے نیچے کی جانب مائل ہین
اور نیچے والے اوپر کی طرف اور یہ سب فقار جمع ہوے ہین واسطہ عاشرہ مین اور یہ واسطہ عاشرہ سب
مہرون کے بیچ مین واقع ہی اور چونکہ پشت محتاج ہی خم ہونے مین اور وہ اسطرح پر ہی کہ میل
کرتا ہی واسطہ عاشرہ سب طرف اور ما فوق اور ما تحت واسطہ یعنے ہر دو طرف پشت کے میل
نہین کرتے ہین کسی طرف لیکن چونکہ طرف بالا و پائین تابع واسطہ ہی پس جسطرف واسطہ جھکتا ہی
اُسی طرف یہ اطراف بھی میل کرتے ہین مانند مقبض کمان کے اور پیدا نہ کیا گیا واسطہ مین لقمہ بلکہ
خلق ہوے فقرہ اور بنائے گئے لقمہ ہاے بالائی اور زیرین حکمت ازلی سے اُن فقرون مین
لیکن لقمہ ہاے بالائی متوجہ ہین جانب اعلی اور انکا نام صاعدات ہی پس جذب کرتے ہین فوقانیات
اسفل مین اور سفلیات بالا کو چونکہ حکمت ایزدی نے چاہا کہ ہموار ہو تمام بدن پس ضرور ہوا کہ
بدن مین فائز ہون عصب کے شعبہ اس حیثیت سے کہ عام ہو وصول اُنکا جمیع بدن مین اور ممکن نہین ہی
عصب دماغ کا وصول ہونا اُنہین اسوجہ سے کہ درمیان دماغ کے بُعد ہی کیونکہ جسم دماغ کا
متحمل نہین ہوتا قوی عصاب کا جوان اعصاب سے کے اطراف مین پہونچتے ہین لہذا حکمت ایزدی
یہ ہوئی کہ شعبہ غلیظ کو موخر دماغ سے نکال کر طول بدن مین پہونچایا اور وہ شعبہ نخاعی ہی اور محیط کیا
انہین استخوان فقرات کو اسواسطے کہ نگاہداشت نخاع کی کرے اپنی صلابت سے اور حرکت
دیوے اُسکے مفاصل کو اور حکمت خداوندی نے ہر ایک موضع پر نخاع پہونچایا جو موضع کہ محتاج
ہوا حرکت یا حس عصبی کا جو اُس سے متصل ہو اور پشت مین پیدا کیے انتیس زوج دو دو زوج
ہر ہر فقرہ کے پاس ایک دہنے پہلو مین اور ایک بائین پہلو مین اور خدا تعالی نے قطن مین
پانچ فقرہ پیدا کیے اور ہر ایک فقرہ مین پر اور بازو طویل اور عریض پیدا فرمائے اور قطن
ردبر و عجز کے حکم قاعدہ کا رکھتا ہی اور وہ ستون ہی جو استخوان عانہ یعنے زہارہ کو اُٹھائے
ہوے ہی اور اُس سے پیرون کے اعصاب اُگے ہین **نوع ساتوین بیان پہلو مین**
یہ پہلو کئی ضلعون سے مرکب ہی اور سخت ہی درمیان ضلعون کا گوشت رقیق سے واسطے محافظت
اُسکی کے کہ جو اُنمین محیط ہی آلات تنفس و آلات غذا سے اور اسی واسطے ایک استخوان سے نہین
پیدا کیا تاکہ سنگین نہو اور نیز اسواسطے کہ حاصل ہو انبساط جسوقت کہ پُر ہون احشا غذا سے اور ہر ایک
ان اضلاع مین سے ایک استخوان ہی خمیدہ مانند کمان کے جو دو زائدہ سے داخل ہوتی ہی

دو فقرون مین بیچ ہر جناح کے اجنحہ فقرات پشت سے پس پشت مانند حائرہ کے ہی اور اضلاع مانند صدوع کے ہین اور اضلاع کے درمیان کا گوشت مانند عوارض کے ہی اور چونکہ پہلو محیط ہی دل اور شش پر اسواسطے واجب ہوا پہلو پر کہ دل اور شش کی نگہبانی کرے پس پیدا کیا اللہ تعالی نے اوپر کے ہفتگانہ اضلاع کو شامل اُسپر جو محیط ہی کل اطراف سے اور ملا ہی قص اور جناح فقرات مین لیکن جو کچھ کہ مشتمل ہی اوپر آلات غذا کے پس پیدا کیا گیا فقرات کے پس پشت سے اسی واسطے کہ حراست نہین کرتے اُنکی حواس اور نہین ہوتے متصل روبرو سے بلکہ اُنکے باہم تھوڑا تھوڑا انقطاع ہو پس بلندی اُنکی نزدیک تر ہی بحسب مسافت اُس سے جو کہ درمیان اطراف بازو اُنکے کے ہی اور اسفل اسکا بحسب مسافت کے دور تر ہی اور اسی واسطے ترتیب رکھی ہو کہ جگر اور سپرز وغیرہ کی محافظت کرے اور وہ مشتمل ہی آلات غذا پر کشادہ ہوتا ہی واسطے جاے معدہ کے پس اسواسطے تنگی نہین ہی بروقت پُر ہونے معدہ کے اور نیز پانچ ضلع کوتاہ پیدا کیے اور سرے اُنکے غضروف سے متصل ہین تاکہ ٹوٹنے سے امین رہین جسوقت کہ کوئی صدمہ پہونچے اور نیز ملاقی نہو اعضاے لینہ سے مانند جلد بطن کے اور نیز ملاقی نہو حجاب مین سختی سے بلکہ ملاقی ہو اُن اجسام سے جو نرمی اور سختی مین اوسط ہون نوع آٹھوین قدم کے بیان مین چونکہ پانون سے چلنا پھرنا مراد ہی اور نیز بیٹھنا اُٹھنا اور مختلف صورتون سے ظاہر ہونا مانند سونے اور خمیدگی اور پیچیدگی وغیرہ کے پس پیدا فرمایا حق تعالی نے قدم کو اس صورت پر کہ ان سب صورتون سے موافق ہوسکے اور پیدا فرمائین خلقت قدم مین ہاتھون کے مانند انگلیان اور ہتیلی تاکہ افعال قدم کے مانند بعض افعال ہاتھ کے ہون اور پیدا کی ہی خدا نے جاے قرار ہڈیون کی ہڈیون اور رگون پر اور استخوان ساق کی ترکیب استخوان ران پر ہی تاکہ اتمام پاوے مضبوطی قدم کی بہرحال خواہ رونده ہو خواہ ایستادہ اور بیٹھنا اور تکیہ کرنا اور متحرک ہونا اور ٹھہرنا اور نیز دیگر صفات مین اور صفات مذکورہ مین بہت سی شکل اور ہیئت سی مراد ہی اور پیدا کیا پیر مین کف اور رسغ اور درازی قدم کی اسوجہ سے ہی تاکہ ثبات اور قرار کا فائدہ ظاہر ہو کہ جسوقت ٹھہرے تو آلہ استقرار متمکن ہو اور پیدا کیا خدا نے انگشتان قدم کو دوسری صورت پر بہ نسبت انگشتان دست کے کیونکہ کل انگلیان ایک سطر مین واقع ہین اسواسطے کہ تمام اُن انگلیون مین پیرون کے استقرار ہی مختلف اشیا پر مانند محدب ومقعر وصعود کے یعنے کف پا زمین پر رکھنا اور بلندی زینہ پر چڑھنا پس پیدا کیا

پاشنہ کو استخوان سخت مثلث چپیدہ سے پس سختی اسکی اسواسطے ہی کہ حامل بدن ہی لیکن قوت کشش
اسکی اور واقع ہونا اسکا پس پا اس نظر سے ہی کہ بدن بجانب پس نہ گر پڑے پس چھپایا حق تعالیٰ نے
پاشنہ کو سخت تر چرم سے جو کہ سب جگہ کے چمڑون سے سخت تر ہی تاکہ سختی کا متحمل ہو کیونکہ بہت سا
اعتماد قوت کا اسی پر ہی اور آگے پاشنہ کے ایک ہڈی کشتی کی صورت پر ہی تاکہ مستقر ہو مقام
محدب پر اور ملاقی ہو زمین سے اپنے جوانب مین کسواسطے کہ شکم کف پا کا زمین سے ملاقی نہین ہی
اور پیدا کیا کعب کو درمیان ساق اور پاشنہ کے تاکہ یاری دیوے قدم کو بند و کشاد مین زمین
وغیرہ پر بوقت حرکت کے **ضرب دوم اعضاے باطنی کے بیان مین** اور وہ
چند نوع پر ہی **نوع اول** دماغ یہ جسم متوسط ہی سختی اور نرمی اور چربی مین جو دو غشا کے درمیان
مین ہی اور منبع چشمہ روح نفسانی ہی اور روح نفسانی ظہور کرتی ہی دماغ سے مانند آب دریا کے
اور دماغ سے نکلکر اعصاب مین جاری ہوتی ہی تا آنکہ کل بدن پر محیط ہو جاتی ہی اور چونکہ دماغ کا جوہر بہت
نرم ہی یہان تک کہ مائل بہ سیلان ہی پس حق تعالیٰ نے حکمت کی کہ غشا کے پردہ مین رہے پس اس پردہ کو
نہایت تنگی سے بنایا تاکہ دماغ اسمین سما جاے اور وہ ضبط کرے دماغ کو اور اسکا محافظ رہے بطور
حصار کے بعد ازان پیدا فرمایا قحف اور دماغ سے ایک موٹی غشا جو قحف سے ملی ہی داخل کی طرف سے
اور دماغ کے حق مین استر کے مانند ہی تاکہ جسوقت دماغ حالت انبساط مین کشادہ ہووے اور
استخوان قحف سے میانہ دماغ جا ملے اسوقت پردۂ غلیظ یعنے غشا سے تصادم کرے اور
وہ صدمہ قحف تک نہ پہونچے پس وہ غشا دماغ کی محافظ ہی چیزہاے غریبہ سے اور اسکا نام ام جافی ہی
اور چونکہ دماغ مین نرمی اور سستی فعل بہت ہی اسلیے پیدا کیا خدا نے ہڈیون سے دماغ کے واسطے
ایک سخت حصار جسکا نام قحف ہی اور اس حصار کو دماغ سے دور کیا اسواسطے کہ دور ہی سے آفات کو
دماغ سے باز رکھے اور اپنی سختی سے دماغ کو زیان نہ پہونچاوے کیونکہ قحف ایک سخت ہڈی ہی اور
دماغ لطیف ہی اگر وہ غشا غلیظ واقع نہوتی درمیان دماغ اور قحف کے تو بتحقیق کہ دونون ملجاتے اور
قحف کی سختی سے ضرور دماغ کو صدمہ پہونچتا اور ہمیشہ دماغ کو ایک نہ ایک اذیت اور تکلیف پہونچا کرتی پس
ظاہر کیے پروردگار نے چند رباط ایسے جو کہ داخل ہین دماغ کے شکم سے قحف کے بالا تک تاکہ اٹھاوین
ان اجزا کو جو اٹھاتے ہین بطون دماغ کو اور نہ گرنے دے ان اجزا کو بسبب لینت کے جو اسکے نیچے ہین پس اس قاعدے سے
دماغ محفوظ رہا ہمیشہ کو آفات سے دماغ کے طول مین تین شکم ہین اور یہ تینون اپنی اپنی حد مین عرض
رکھتے ہین اور وہ عرض شکم دماغ کا دو جزو رکھتا ہی پس ان دو جزون مین سے اول جزو محسوس الانفعال ہی

دو جزو بزرگ سے اور یہ جزو یاری دیتا ہی پانی کے اوپر کھینچنے مین ناک کی راہ سے اور نیز ہوا و بخارات وغیرہ کے استنشاق پر اور چھینکنے کے اور نیز افعال قوت مصورہ پر یعنے اُن افعال پر جو قوت سے صورت پکڑتے ہین رہا بطن موخر یہ بھی بزرگ ہی کیونکہ یہ پُر کرتا ہی بُرے اعضا کی تہیگاہون کو اور چونکہ یہی ہی جاے ابتداے نخاع کی اور اسی سے پیدا ہوتی ہی اکثر روح محرک ور اسی سے ہین افعال قوت حافظہ کے لیکن وہ جزو کوچک تر ہی بطن مقدم سے بہ نسبت ہر ایک کے دونون جزون سے اور جو بطن کہ جزو مقدم رکھتا ہی وہ بطن بہ نسبت اُسکے کوچک تر ہوتا ہی اسواسطے کہ اندراج اُسکا نخاع بین جاوے اور بطن اوسط دماغ کا مانند ایک منفذ کے ہی جزو مقدم سے جزو موخر کی جانب مانند ایک دہلیز کے کہ درمیان بطن اوّل و آخر کے بنی ہی اور اسواسطے طویل ہی کہ پہونچتی ہی ایک ہڈی سے دوسری ہڈی کیجانب اور اُس سے متصل ہوتی ہی روح مقدم بہ نسبت روح موخر کے اور برابر ہوتے ہین اُسمین خیال اشیا اور یہ بطور چھت کے ہی اور اسی وجہ سے یہ محفوظ ہی تمام آفات سے اور نیز بوجہ مارد رکھنے اپنی کے بھی محفوظ ہی اور یہ منفذ جسکا ذکر ہوا اسکی حد نفس مین بطن ہی اور جب مودی ہوتا ہی صدور سے جانب حفظ امر دماغ کے پس ہوتا ہی بہت عمدہ موضع خاصکر نگار اور خیال کو پس حکمت ایزدی نے بنایا کہ مقدم دماغ نہایت نرمی مین ہو اسواسطے کہ اُسکا ظاہر یعنے باطن مقدم منشا تشعبات کلان کا ہی جو کہ مراد نخاع سے ہی اور اسکا باطن موضع حفاظت کا ہی بہرحال مناسب تر ہی اُسکو واسطے احتیاج محافظت کے

دوسری نوع انواع ضرب ثانی سے ریہ کے بیان مین اسے فارسی مین شش کہتے ہین یہ پہلوے جگر مین واقع ہی اور یہ ایک جسم ہی نرم متخلخل گویا کہ ایک جھاگ سا جم گیا ہی اور اسی واسطے حق تعالیٰ نے اِس عضو شریف کو اس صفت سے خلق فرمایا کہ آسایش دل کا موجب ہو گویا یہ دل کا پنکھا ہی کیونکہ دل کو زیادہ تربیت و کشاد کی حاجت رہتی ہی پس اُسکو مخلوط بنایا گوشت سست کمال سستی مین اسوجہ سے کہ یہ سستی یاری دیتی ہی اُسکو حالات مذکورہ بالا پر اور ترویح کے معنی یہ ہین کہ ہواے صاف بارد جو دہن مین گذرے اُسکا جاذب کرے اور دل تک پہونچاے بعد اُسکے ہواے گرم کو دل سے کشش کر کے اپنی طرف جاذب کرے اور باہر کو دفع کرے اور شش آواز کا بھی آلہ ہی اور پیدا کیا ہی ایک مجری کشادہ جو لپٹا ہوا ہی غضروف سے اور مربوط ہی انمین سے بعض ساتھ بعض کے بذریعہ رباط غشا کے اور اسی واسطے حق تعالیٰ نے غضروف سے اُسکو پیدا کیا تاکہ ہمیشہ مفتوح ہو پس محتاج نہو کسی دوسرے ایسے آلہ کا جو کہ اِسکو مفتوح کرے کیونکہ ہمیشہ احتیاج تنفس کی ہی اور اسی وجہ سے پیدا کیا گیا ہی قصبہ ریہ یعنے شش کا کہ کشادہ ہوتا ہی ایک حالت مین اور تنگ ہوتا ہی دوسری حالت مین بحسب حاجت کے اور ریہ کی خلقت تام

یعنے بڑھنے والی نہین ہی پس اسی وجہ سے تین ربع اسکے غضروف سے پیدا ہوے اور باقی غشا
اور بنایا اُسکی جانب کو ایک غشا تاکہ تنازع کرے آواز مین اور اسکی طرف ایک غضروف سخت ہی
خارج مین اسوجہ سے وہ آفات خارجیہ کی برداشت کرتا ہی پس بعد ازین قصبہ ریہ نے جسوقت
کہ تجاوز کیا بنا بر قوت کے اور اقتضا کیا میدان صدر مین منقسم ہوا اقسام مختلفہ پر بموافق انقسام وریدوں
اور شرائین کے جنکا منفذ ان عصبات پر ہی تاکہ داخل ہو ہوا شرائین مین ریہ سے انبساط قلب کے
نزدیک اور دفع ہو اُس سے دخان گرم بروقت انقباض کے اور جو ریہ کہ خدمت ہوا کی کرتا
بذات خود صلاحیت ترویج قلب نہین رکھتا تھا کہ ہوتی ہوا معتدل موافق اُسکے اسی وجہ سے
پیدا کیا حق تعالیٰ نے اُن قصبات کو کہ وہ خزانہ ہوا کے ہین تاکہ نگاہ رکھین اُسکے جوہر کو کہ محصور انمین
اور درازی و اعداد اُنکے موافق ہین قلب کو اور دل کی صلاحیت اُنھین سے ہی اس نظر سے کہ
ٹھہرتی ہی انمین روح جسطرح کہ جوہر کیاوس محصور ہی گنبد مین اور گنبد کرتا ہی اُسکو صالح تا آنکہ اُس سے
بنتا ہی بدل اُسکا جو کہ تحلیل پاتا ہی اعضا سے ولیکن نفس ریہ پس منکشف ہوتا ہی دل اُس سے اور
وہ دو قسم پر منقسم ہوتا ہی ایک قسم تجویف صدر مین جو کہ جانب راست دل ہی تاکہ حاصل ہو زندگی کی منفعت جبتک
کہ ریہ سلیم ہو اور جسوقت کہ واقع ہو کسی ایک مین منجملہ دونون جانب کے کوئی صدمہ پس جانب دیگر
ترویج قلب مین مستعد ہو جاتا ہی اور اسوجہ سے فساد بدن مین نہین ہونے پاتا ہی **نوع تیسری**
قلب کے بیان مین اور یہ جسم بطور صنوبر کے ہی جو حامی جوہر ہوتا ہی اور اُسکے جوف مین خون
اور روح حیوانی ہی اور دل سے ریزش کرتا ہی بدن کے شرائین مین اور گوشت اُسکا قوی ہی تاکہ
منفعل نہو صدمات مین اور اعلاے دل غلیظ ہی اسواسطے کہ مبنت شرائین ہی اور اسفل دل گول ہی
مانند ترنج کے تاکہ دور کرے استخوان ہاے سینہ کو اپنی جہات سے اور اسپر ایک ہلکا سا غلاف ہی
جو اُسکی محافظت کرتا ہی اور اُسکا نام شیاف ہی اور یہی روح حیوانی کا منبع ہی اور اسی واسطے وسط
بدن مین موضوع ہوا ہی اور اسکا مکان بطور قلعہ کے ہی دو حرز کے درمیان مین کہ مبنی ہی دل کہ خالی
مین اور اطراف ریہ مین جو اُسکا حرز اول ہی اور یہ حرز بنایا گیا ہی استخوان سینہ اور پسلیوں اور استخوان ہاے فقرات
پشت سے اور بنایا خدا نے اس عرض کو اُسکے دونون طرف سے اور اُسکے درمیان مین ایک فضا ہی
جو قلب و ریہ وغیرہ کو فائدہ پہونچاتی ہی بدرستی کہ اس حصن مین قلب و ریہ دونون متحرک ہین انقباض و
انبساط کی حرکات مین پس نگاہداشت قلب اور ریہ کی حصن کی شان مین سے ہی کیونکہ یہ حصن ان سب کو
نگاہ رکھتا ہی گرمی اور سردی کی آفات سے اور حرارت غریزی بھی اِسی وجہ سے محفوظ اور باقی

رہتی ہی اور ہرگاہ خون آسایش اور قوت دل کا موجب ہی حق تعالیٰ نے اُسکو رقیق اور لطیف اور گرم
بنایا تاکہ دل اور حرارت عزیزی کو فائدہ بخشے اور دل مین ایک تہیگاہ ہی کہ جگر سے خون آتا ہی اور
اُسمین قرار پاتا ہی تاکہ وہ غذا بنا دے اُس خون کو اور روح کے واسطے صالح کرکے اور اُس تجویف کو
جانب راست مین کیا ہی تاکہ روبروے جگر کے رہے تا آنکہ پہونچے بسبب اُسکے خون اور رگون سے
جو اُسکی طرف منھ کیے ہوے ہین بہ آسانی اور چونکہ بدن محتاج ہی اس بات کا کہ اُسکے پاس پہونچے
دل سے قوت حیوانی اور حرارت عزیزی ہمیشہ اور یہ امر بسبب توسط روح کے ہی اسوجہ سے قلب مین
جانب چپ ایک بطن پیدا کیا گیا ہی کہ اُس بطن سے ہمیشہ روح اُٹھتی ہی اور یہ بطن بہ نسبت بطن راست کے
بزرگتر ہی کیونکہ بدن کو روح حیوانی کی زیادہ تر حاجت ہی بہ نسبت خون حیوانی کے بنا برآن قبول کرنا
روح کا قوت حیات کو زیادہ فائدہ پہونچاتا ہی اور دونون بطن کے درمیان مین ایک منفذ ہی کہ اُس
منفذ مین خون جاری ہوتا ہی جانب یمین سے یسار کے بطن کی طرف اور روح گذرتی ہی بطن یسار سے
جانب بطن یمین کے پس پیدا کیا شرائین کو بطن یسار کی طرف سے تاکہ روح حیوانی کو نافذ
کرے تمام بدن پر اور ہر ایک منفذ کی منفعت یہ ہی کہ وہ امر اُس سے سرزد ہون ایک تو یہ ہی کہ آلات
ہر چند کہ کمتر ہون اُنکو مدد دے اور دوسرے یہ کہ روح حیوانی اور خون حیوانی اُسکی وجہ سے
باہم ہون پس قوی ہو ہر ایک اُنمین سے ہمدگر کی تقویت سے پس روح ہو جاتی ہی مانند نفس خون
اور ہوتا ہی خون زائد روح مین اور باقی رہتا ہی ہر ایک اُنمین سے دوسرے مین واسطے تقویت
اُنکی حرارت عزیزی اور قوت حیوانی کے اور چونکہ دل محتاج ہی احساس کا پس حق تعالیٰ نے ایک
باریک شعبہ پیدا کیا جو متصل ہی غشاے دل سے اور یہ شعبہ دماغ سے اُگا ہی اور اُسکے دو فائدے ہین
ایک تو یہ کہ احساس کرتا ہی یہ شعبہ بواسطہ اُس غشا کے جو اسپر ہی اور پیدا کیا طرف عصبہ کو اُسکے متصل تاکہ
اظہار کرے دل کے حضور مین پس ہیجان مین آتی ہی قوت دافعہ اُسکی مدافعت کے واسطے اور دوسرا
فائدہ یہ ہی کہ دل تو قوت حیوانی کو غذا دہندہ ہی اور یہ وہ قوت ہی کہ جو افعال نفسانی کے ہمراہ فعل مین
آتی ہی مانند غضب اور خوف اور سرور کے اور خشم و دہشت و شادی و غم وغیرہ کے اور یہ افعال
حادث ہوتے ہین اُن چیزون سے جو واقع ہوتی ہین خارج بدن سے اور اثر کرتی ہین اُنمین پس پہچانا جاتا ہی
اُنمین سے ہر ایک جسوقت کہ واقع ہوتا ہی انسان کی طرف غم یا شادی بعد ازان پہونچتے ہین یہ اخبار
قلب مین پس واجب ہوئی یہ بات کہ یہ افعال متعلق ہون دماغ سے کیونکہ وہ مبدا احساس ہی
پس حق تعالیٰ نے بنایا شعبہ واصلہ کو دماغ سے کہ وہ ثابت کرے قلب کے جرم مین جمیع جوانب سے

ان افعال کو تا کہ حاصل ہون چند فوائد جنکا ذکر کیا ہمنے اوپر اور حق تعالیٰ نے جو دل کو صدر مین
بائین جانب مائل پیدا کیا ہی یہ وجہ ہی کہ کشادہ ہو مکان جگر کا اور جمع نہون دو گرم شی ایک طرف مین
بلکہ معتدل رہے پس اسواسطے وضع فرمایا جگر کو داہنی طرف اور دل کو بائین طرف رہا سپرز
یعنے تلی اگرچہ بہت سی شق اسمین واقع ہین مگر وہ بنفس خود گرم نہین ہی **نوع چوتھی جگر کے بیان مین** یہ عضو نرم گوشت سے بنا ہی بہ نسبت دل کے اور رطوبت بکثرت رکھتا ہی اور روح طبیعی کا
محل و جاے قیام ہی اور خون غذا دینے والے کا حادی ہی جو نافذ ہوتا ہی رگون کی راہ سے تمام
اعضا مین اور یہ موضوع ہی دہنی طرف اضلاع عالیہ کے تحت مین اضلاع خلف کے اور شکل اسکی مائل ہی
گہرائی کی طرف اور ایک سمت اسکے معدہ سے ملی ہی اور حجاب اسکا حجاب ہی اور وہ مربوط ہی اُس رباط سے
کہ متصل ہوتی ہی اُس غشا سے جو اسپر ہی اور اُگتی ہی اُسکی تہ سے ایک چیز جسکی صورت رگ کے مانند ہی
لیکن وہ چیز خون کی حادی نہین ہی اور کئی طور پر منقسم ہوتی ہی اور بعد ازان ہر ایک قسم اُسکی منقسم
ہوتی ہی اور قسمتون پر پس آتے ہین چند اقسام اُسکے قعر معدہ مین اور کچھ معاء دوازدہ انگشت
اور کچھ معاء صائم مین اور بعد ازان کل معا یعنے آنتون کی جانب گذرتے ہین یہان تک کہ معاء
مستقیم تک پہونچتے ہین اور ان قوتون مین حادث ہوتی ہی غذا جگر مین اسطرح کہ چند قوت جذب
کرتی ہی مگر نکلجاتی ہی غذا تنگی سے کشادگی کی طرف تا آنکہ جمع ہوتی ہی عروق مین اور یہ عروق داخل
جگر مین نہایت باریک حصون پر منقسم ہین جسوقت کہ اُنمین غذا پہونچ جاتی ہی تو اُنمین خون ہو جاتی ہی
پس بوساطت دیگر عروق متفرق ہوتی ہی تمام بدن مین اور حائل ہوتی ہی بدن مین تمامی اور دہ پر اور
پیدا کیا حق تعالیٰ نے جرم جگر کا خون بستہ کے مانند تا کہ جسوقت غذا جاے کیلوس ہوے تو شبیہ اسکی
جوہر کے خون بستہ ہو جاے **نوع پانچوین پتہ کے بیان مین** زہرہ مرہ صفرا کا نام ہی اسکا
مقام مقعر کبد کے اعلیٰ جانب ہی اور اسکے دو مجری ہین ایک امعاء علیا اور اسفل معدہ سے متصل ہی
پس مرارہ جذب کرتا ہی مقعر جگر سے مرہ صفرا کو بوسیلہ اپنے ایک مجری کے اور دوسرے مجری کی راہ سے
آنتون پر گراتا ہی اسکا جذب کرنا تصفیہ خون کے واسطے ہی خلط ردی سے اور آنتون پر گرانا اُسکا خاص
اُسکی صفائی کے لیے ہی فضلہ سے اور بطور ذخیرہ بقدر حاجت کے نگاہداشت بھی کرتا ہی چونکہ معدہ اور امعا
محتاج ہین تنقیہ کے اُس فضلہ سے جو اُنمین باقی رہجاتا ہی اور بوجہ تنگی منفذ کے نکل نہین سکتا پس گرتا ہی
اُسمین مرہ صفرا بر وقت ضرورت کے پس خالی کرتا ہی اسکو اور دھوتا ہی اُسکو خلط بلغمی سے جو کہ ہمیشہ اُسمین
رہجاتی ہی اور نیز جب کہ معدہ غذا سے خالی ہوتا ہی اور سخت گرسنگی ہوتی ہی اُسوقت معدہ مین گرتا ہی اور غذا کا

بدل ہوتا ہی تاکہ معدہ کی حرارت کا ضرر زیادہ نہو جاے اور بر وقت امتلا رمعدہ کے نہین گرتا
کیونکہ اگر اسوقت گرے تو غذا مین مختلط ہوکر غذا کو فاسد کر دے اور پیدا کیا حق تعالی نے اُسکے
دوسرے طرف ہعا مین ایک مجری تاکہ اُسمین گرے اور خالی کرے اُسکو فضلات سے اور صاف کرے
اُسکو چکنے والی چیز اور چرک اور میل سے **طحال** یہ ایک طویل الشکل گوشت ہی خون سوداوی کا حامل ہی
اور جانب یسار موضوع ہی اور ایک غشا سے مربوط ہی اور اس سے دو فنا نکلی ہین ایک فنا تو جگر سے
متصل ہی اور دوسری معدہ کے دہانہ پر ہی اور یہ فنا جذب کرتی ہی اسکے دونون مجری مین سے خلط سوداوی
کلیجہ سے تاکہ جذب نہ کرے جگر خون سیاہ کو بلکہ جذب کرے خون صافی کو جو خلط سوداوی ردی سے
صاف ہو اور دوسرے مجری سے سودا کو دفع کرتی ہی وہان معدہ پر واسطے پیدا کرنے خواہش
بھوک کے تا وقتیکہ غذا معدہ مین پہونچے اور وہان معدہ سودا کو بسبب اسکے ترشی کے محسوس کرتا ہی اور
چونکہ طحال پتہ کے مقابل ہی اسوجہ سے اسکے اُسکے مزاج اور افعال بھی باہم مقابل ہین اور مرا مین مین ہی
اور طحال یسار مین اور مرارہ کا ایک مجری مقعر جگر کی جانب اعلی ہی اور ایک مجری جانب اسفل ہی بدین
نظر کہ سودا غلیظ تر ہی بہ نسبت صفرا اور جمیع اخلاط کے پس مائل ہوتا ہی جانب اسفل کے اور جسطرح
کہ صفرا آنتون کو صاف کرتا ہی فضلہ سے اسی طرح سودا وہان معدہ پر گرتا ہی اور اُسکو خواہش
غذا کی جانب رجوع کرتا ہی کیا حکمت ایزدی ہی کہ تصفیہ خون کی تدبیر صفرا و سودا سے فرمائی تاکہ
اُسکی صلاحیت پیدا کرے کہ اُسکو غذاے صالح حاصل ہو پس ان دونون سے دو فائدہ ہین ایک سے
خواہش غذا اور دوسرے سے دفع کرنا فضلات کا **نوع ساتوین معدہ کے بیان مین**
یہ جسم گردن کے قرعہ دراز کی صورت پر ہی تین طبقات سے مرکب ہی اور یہ بایک لیفون سے جو شبیہ
بہ عصب ہین مرکب ہی اور لیف ایک تو طویل ہی اور دوسرا چوڑا پس لمبی لیف سے جذب غذا کرتا ہی
اور چوڑی سے اُسکو دفع کرتا ہی مگر پہلے غذا کی نگاہداشت کرتا ہی تاکہ اثر کرے اُسمین حرارت اور اُسکو
پکاوے اور بنایا موضع جگر کو نفس کے ماتحت تاکہ مزاحم نہو اُسپر امتلا اور اسی واسطے موضوع کیا تحت
قلب مین اور درمیان جگر کا جانب یمین سے اور طحال جانب یسار سے نزدیک پشت واسطے اسکے کہ
پہونچے اُسکو حرارت ان اعضا سے پس ہضم کرتا ہی اُسمین غذا اور بنائی اُسکی شکل مستدیر اسواسطے تاکہ اُسمین
غذا بہ کثرت سمائے اور نیز اسواسطے کہ دور تر ہو قبول آفات سے اور اُسکے قعر کو کشادہ تر بنایا بہ نسبت
اُسکے بالا کے اور چونکہ انسان کا قد و قامت ایستادہ ہیئت پر ہی اور جو کچھ تناول کرتا ہی طعام و شراب
ثقیل سے اور حرکت ہر ایک کی قعر معدہ کی جانب ہی اسواسطے خدا کی حکمت نے چاہا کہ بہ نسبت وہان معدہ کے

قعر معدہ زیادہ تر وسیع ہو اور وہان معدہ ہمیشہ کشادہ نہو اسواسطے کہ وضع اسکی بالا واقع ہوئی
پس باہر نہ آسکیگا جو کچھ اسکے قعر مین ہی اور اسکے مجری کو رودہ سے پیدا فرمایا اس جہت سے کہ کبھی
کشادہ اور کبھی بستہ ہوجاوے کیونکہ اسکی وضع اسفل ہی اور محتاج غذا ہوتا ہی پس وہ چاہتا ہی کہ غذا
اتنی دیر رہے تاکہ ہضم ہوجاے پس اگر کشادہ ہوتا تو البتہ زائل ہوجاتی غذا اس سے بغیر کسی قدر مدت کے
پس پیدا کیا اس مجری کو اس حیثیت سے کہ باندھے رہے اسکو قوت ماسکہ اسوقت سے کہ حاصل ہو
غذا معدہ مین اسوقت تک کہ ہضم ہو پس اسوقت مین نگاہ رکھتا ہی ماسکہ کو اپنے فعل سے اور کھولتا ہی
مجری رودہ کو اور وہان سے قوت دافعہ اسکے فضلہ کو واسطے دفع کے لیتی ہی امعا مین اور اللہ تعالی نے
خارج معدہ سے پیدا کیا اسپر غشا اور ثرب پس غشا اسواسطے ہی کہ اسکی نگاہبان ہو اور باندھے اسکو ان
اعضا سے جو اسکے گرد اگرد ہین اور ثرب واسطے گرم کرنے معدہ کے ہی اپنے جوہر سے کیونکہ یہ جوہر
فی نفسہ گرم ہی اور پیدا کیا حکیم ازلی نے فم معدہ پر ثرب کو زیادہ تر اسواسطے کہ وقوع سردی کا زیادہ
تر اسی طرف ہی اور نیز دہن معدہ پر عصب بہت ہی اسواسطے کہ قوی احساس کی حاجت بدن مین ہی غذا
کے واسطے مثل معلوم ہونے اشتہا کے اور قعر معدہ مین گوشت بکثرت ہی تاکہ اسکی حرارت سے غذا پختہ
ہوجاے **نوع آٹھوین آنتون کا بیان** معا رودہ کو کہتے ہین اور یہ جسم جوہر معدہ سے
مجوف ہی اور اسکی تجویف کشادہ ہی اور اسکے عرض و طول مین شنظایا ہین اور ان شنظایا مین جاتی ہی غذا بعد ہضم
ہونے معدہ کے اور یہ جسم منعطف ہوتا ہی اور پیچیدہ ہوتا ہی اور مرور امعا مین چند پیچ ہین اور اسمین جگر سے
چند جدولین بہت باریک ہین اور اسوجہ سے حق تعالی نے رودہ کو جوہر معدہ سے پیدا کیا اسواسطے
تاکہ تمام ہوپہنچ اسکے ہضم جو کچھ رہ جاے ہضم معدہ سے یعنے جو غذا کہ معدہ سے ہضم نہو سکے وہ اسمین
اکر ہضم ہو اور اسی نظر سے اللہ تعالی نے اسکے جوف کو کشادہ نہین فرمایا تاکہ متمکن ہو جو کچھ اسمین گذر کرتے
ایک زمانہ دراز تک اور حاصل ہو اسمین ہضم غذا اور ممکن ہو اسکی جدولون کو اس غذا مین سے کچھ
تھوڑی سی غذا بطور چوسنے کے لیکن درازی اسکی اسواسطے ہی کہ ہر جدول کو اول سے آخر تک
اسی طرح غذا پہونچ جاے تاکہ نہ رہے فضلہ مین کچھ غذائیت لیکن اسکے شنظایا جو طولاً موضوع ہین
اسواسطے ہین کہ غذا کو جذب کرین اور عرض والے شنظایا واسطے دفع کرنے غذا کے ہین اور شنظایا
موضوعہ بوارب اسکے امساک کے واسطے ہین اور رودے کل چھ عدد ہین ان سے تین بہت باریک ہین
اور وہ اوپر کی جانب ہین اور باقی تین جو غلیظ یعنے موٹے ہین وہ مائل بزیرین ہین پس رودہ اول منجملہ ان
تین رودون باریک کے متصل ہی فم معدہ سے اور اسکا نام معا دوازدہ انگشت ہی کیونکہ وہ رودہ

پیمایش مین ۱۲ انگشت کا ہی بعدہ دوسرا رودہ ہی جسکو معا صائم کہتے ہین یعنے روزہ دار کیونکہ
اکثر اوقات یہ رودہ خالی رہا کرتا ہی اور اسکے بعد تیسرا رودہ ہی جسکا نام معا رقیق ہی یعنے یہ رودہ
باریک بہ نسبت ان دونون کے ہی اور یہ رودہ نہایت پر پیچ ہی رہے رودہاے سفلی اُسکے اوّل کو
اعور کہتے ہین یہ سب سے زیادہ تر کشادہ ہی اور اسمین کسی کا منفذ نہین ہی بلکہ یہ خود بطور تھیلی کے
واقع ہی کبھی داخل اور کبھی خارج ہوا کرتا ہی اسی منفذ سے جو داہنی طرف واقع ہی اور اسکے بعد
دوسرا رودہ مسمے بہ قولون ہی اور اُسکی ابتدا داہنے جانب سے ہی اور پہونچتا ہی عرض شکم مین جانب
چپ تک قولون کے بعدہ تیسرا رودہ ہی جسے معا مستقیم کہتے ہین یعنے سیدھا ہی کوئی پیچ نہین
اور اُس رودہ کا جوف کھلا ہوا ہی کہ جمع ہوتا ہی بول مثانہ مین اور اُسکے کنارہ پر ایک عضلہ ہی جو
خروج فضلہ کا مانع ہوتا ہی جب تک کہ اُسکے اخراج کا انسان ارادہ نہ کرے **نوع نوین**
گردہ کا بیان یہ جسم گوشت سخت سے مرکب ہی صاف کرتا ہی اپنے جذب سے خون کو پانی سے
اور کھینچتا ہی اُس پانی کو اسطور پر مثانہ مین کہ جسکا پھرنا ممکن نہین ہی گردے دو ہین اور دونون مہرہ
پشت کے پہلو مین واقع ہین جگر سے نزدیک داہنے طرف کا گردہ کسی قدر اونچا ہی اُن دونون
گردون کی دو گردنین ہین ایک بڑی رگون سے متصل ہی جو جگر سے نکلی ہین اور دوسری بطور
مستقل مثانہ سے متصل ہوئی ہی اور غذا پختہ نہین ہوتی مگر جوہر آبی کے توسط سے اور نفوذ نہین کرتی
باریک جدولون مین مگر اُسی جوہر آبی کی مدد سے پس کچھ پانی صرف ہوتا ہی اور باقی جو بچتا ہی وہ
نکلجانے کی خواہش کرتا ہی پس بذریعہ اِن گردون کے وہ پانی جاذب ہوکے مثانہ کی طرف
دفع ہوتا ہی کیونکہ جسوقت بکثرت پانی ہوتا ہی تو کشش پیدا کرتا ہی مثانہ اور دوسرے مجرے بند
ہوتے ہین نہایت سخت اور چونکہ فضلہ آبی بکثرت ہی اسواسطے حق تعالیٰ نے دو گردون کو پیدا کیا کیونکہ
اگر ایک ہوتا تو لازم ہوتا کہ وہ بڑا ہوتا پس اگر یہ ایک بڑا سا ہوتا اور ایک ہی طرف ہوتا تو فقرات پشت
مین تاثیر دیتا پس حکمت الٰہی نے تقاضا فرمایا کہ دو بنائے جاوین اور ہر ایک دونون طرف کو مائل رہے
تا سنگینی معتدل رہے **نوع دسوین مثانہ کا بیان** یہ جسم عصباتی ہی بنایا گیا ہی دو طبقہ سے
جسمین بول آتا ہی اور اُسمین جمع رہتا ہی اور باہر نکلنے کا مانع ہی جب تک کہ ارادہ نہو مثانہ
اعصاب سے بنا ہی تاکہ بخوبی بول کا احساس کرسکے اور پھٹنے لگتا ہی جسوقت کہ پیشاب اُسمین بہت
پُر ہو جاتا ہی اسکے داخل مین تین لفیفین ہین ایک لمبی واسطے امساک کے تاکہ بول کو جمع کرے اور یکبارگی
اُسکی مدافعت کرے کیونکہ فضلہ آبی بکثرت ہی اور مثانہ کی طبیعت مین فی نفسہ استفراغ نہین پیدا ہوا ہی

کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو بے اختیار اُسمین سے بول جاری رہتا بلکہ قوت اختیاری سے اُسکے استفراغ کا وقت مقرر کر دیا گیا ہی اور مثانہ مین ایک عضلہ ہی جو مثانہ کو حسب حاجت کھولتا اور بند کرتا ہی

نوع گیارھوین آلات تولید کا بیان یعنے لڑکا پیدا کرنے کے آلات اور یہ آلات عورت و مرد مین برابر ہین بجز اسکے کہ قوت مدورہ نے مردون کے آلت بسبب کثرت حرارت کے باہر کو ظاہر کر دیے اور آلت عورتون کے اندر کی جانب ہین بوجہ کم ہونے حرارت کے چنانچہ اسکے مثل اگر جانوران بری کا شکم چاک کرکے دیکھو تو ثابت ہو جاے پس عورتون کی طبیعت نے اُس جسم کو جذب کر لیا ہی اندر کی طرف پس وہ جسم باہر کی طرف نکلنے کو قاصر ہی البتہ جو اُسپر پوست ہوتا ہی وہ صدمہ آلت مرد کی وجہ سے شق ہو جاتا ہی لیکن باہر نہین نکل سکتا پس جسوقت ذکر کو داخل فرج کرتے ہین پس وہ داخل صفن ہوتا ہی اور وہ ایک قسم کا کیسہ ہی جسمین موضع رحم کے پاس دونون خصیہ ہوتے ہین اور رحم کی گردن مثل آلت کے ہی پس جسطرح سے مردون کے خصیہ داخل صنف ہین اسکے بالعکس عورتون کے خصیہ خارج صنف ہین رحم کے دونون پہلو مین رحم بچہ دان کو کہتے ہین اور اسی وجہ سے عورت کے خصیہ اندرونی واقع ہوے خارج رحم کے پہلو مین تاکہ بچہ کے رہنے کا مکان اندرونی کشادہ ہو غرض کہ آلات تولید بکثرت ہین انہین سے چند رگین ہین جنپر گوشت از قسم غدد مرکب ہی جسکی طرف غذاے ہشت کے فضلہ گرتے ہین پس غذا کرتا ہی اُن فضلہ کو تاکہ وہ منی ہو جاوین اسی واسطے اسکا ظرف منی نام رکھتے ہین یعنے جاے منی اور انہین سے ایک ایسی قوت ہی جو اس مادہ کو قوت جمع ہونے کی دیتی ہی مانند ہر دو خایہ زن و مرد کے اور انکی پیدایش بھی گوشت غددی سے ہی مردون کے خصیہ صفاقین مین بنائے ہین جنکی صورت بھی مانند کیسہ کے ہی اور اُسکو بھی صفن کہتے ہین اور عورتون کے خارج رحم کے پہلو مین واقع ہین اور عورات کے خصیہ بہ نسبت مردون کے چھوٹے ہین مگر بہ نسبت خصیہ مردون کے چوڑے زیادہ ہین اور انھین دونون خصیون سے منی نکلتی ہی عورتون کی منی اُنسے نکل کر جوف رحم مین جو مقام معلوم ہی گرتی ہی اور مردون کی منی انھین خصیون سے نکل کر سوراخ ذکر مین ہو کر گرتی ہی انہین سے ایک آلہ تولید کا قضیب ہی اور یہ جسم عصبی ہی اور مجوف ہی اور شریان اسمین ہی اور بکثرت رگین ہین اور اسمین جانب ہر دو خایہ سے دو منفذ ہین جن سے کہ منی احلیل یعنے دہن ذکر مین آتی ہی اور احلیل مردون کے حق مین بجاے گردن رحم زنان کے ہی اور جب خداوند تعالی نے چاہا کہ قضیب مین کشیدگی اور ایستادگی کسی وقت ہو اور کبھی وہ سست ہو کر سو جایا کرے اور استادگی اور کشیدگی تولید کے اوقات مین ہوا کرے تاکہ دہانہ رحم تک پہونچ کر منی کو گرایا کرے

اور فراخ ہوکر قوت دافعہ دفع کرے منی کو اور سستی اور خمیدگی دوسرے اوقات مین ہو جسوقت
کہ تولید فرزند کا انسان قصد نہین کرتا ہی پس پیدا فرمایا اسکی آفرنیش کو جوہر سخت سے جسکا اندرون
خالی ہی تاکہ ہوا سے جسوقت اسکا اندرون پر ہو تو اسکے اعصاب سخت اور قائم ہون اور جب
ہوا سے خالی ہو جائین تو سست ہو جاوے اور نہین پیدا کیا اللہ تعالی نے آلت کو جوہر استخوان
ورنہ ہمیشہ استادگی رہتی اور سستی نہ آتی بلکہ اوسط درجہ پر اسکی آفرنیش ہوئی جو ہر رباط اور اعصاب سے
عصب تو اسواسطے ہین کہ تمدد یعنے کشش قبول کرے اور رباط اسواسطے ہین کہ بروقت باہ کے
درازی قبول کرے اور اسی واسطے مقام زہار پر استخوان ہی اور نہایت سخت ہی تاکہ اپنے فعل کی
خوبی مین موافق رہے اور جسوقت استادگی ہو تو آلت کو اسکی حد سے نہ گذرنے دے اور بحد
راستی کے اور کسی طرف کو مائل نہونے دے اور اللہ تعالی نے اسکو مخرج براز سے بلند بنایا تاکہ مخرج سے
دور رہے اور اس سے ملوث نہو اور نہ عظم عانہ سے بلند بنایا کیونکہ عانہ سے اوپر ہڈی نہین ہی اور ہڈی
اسکی سختی کے واسطے ضرور تھی اور قضیب کو دیگر مقامات بدن پر نہ بنایا کیونکہ جو عضو جس عضو کا
محتاج ملیہ ہو وہ اسی کے مقابل پر خوب ہوتا ہی یعنے فرج عورت کے مقابلہ پر یہ بھی ہوا اور اعضا مفردہ کو
حق تعالی نے درمیان مین پیدا کیا جیساکہ ناک و منہ اور دل معدہ وغیرہ منجملہ آلات تولید کے رحم بھی ہی
اور یہ جوہر عصب سے بنا ہی تاکہ لذت بخشنے کے قابل ہو اور اسکی کشیدگی اور کشادگی ممکن ہو جسوقت
کہ شکم سے بچہ باہر نکلے تنگ اور بستہ ہو جاے جسوقت کہ بچہ سے شکم خالی ہو اور درمیان مثانہ اور روده
مستقیم کے رحم موضوع کیا گیا ہی کیونکہ یہ مقام اعضاے رفق مین ہی واسطے حصول بچہ اور اسکے نمود
اور اسکی پیدایش کے اور وجود دیگر نے بچون کے واسطے ضرور ہی کہ اسکے رہنے کی جگہ بہت نرم ہو اور اسمین
گرمی بھی ہو اور اعضاے ظاہری اور باطنی یعنے فرج داخلی اور خارجی مین ہمیشہ رطوبت رہے رہا نمود
بچہ اسی واسطے یہ موضع مخصوص ہی کہ کشش اسکی بموجب تمدد جنین کے موافق ہی بسبب اپنی نرمی اور
رطوبت کے اور بچہ کا پیدا ہونا بھی جانب اسفل سے ہی تاکہ عضلات بطن مدد پہونچائین جب کہ بچہ
باہر نکلنے کو متوجہ ہو اور اللہ تعالی نے رحم کے واسطے داہنے بائین سے دو بطن پیدا فرمائے
پس بطن راست کے مزاج مین گرمی و تری کو زیادہ فرمایا اور نیز اسکی قوت کو قوی تر بنایا اور یہ قوت
بسبب خون اور روح کے ہی جو کہ دونون اسمین گذر کرتے ہین قلب سے پس اس بطن کی قوت سے
لڑکا پیدا ہوتا ہی اور برخلاف اسکے بطن الیسر ہی یعنے اسکی قوت سے لڑکی پیدا ہوتی ہی رحم مین دو
زائدہ نکلے ہین اور دونون خصیہ رحم سے متصل ہین اور دونون کے نام قرن رحم ہین یعنے دونون

شاخ رحم ہین تاکہ کھینچے رحم اُس شاخ سے منی کو جو خصیہ اندر دفی زنان سے نکلتی ہی رحم کی ایک
گردن ہی جو فرج خارجی تک دراز ہی اور وہ بمنزلہ احلیل ذکر مردان کے ہی احلیل سوراخ ذکر کو کہتے ہین
اور منھ رحم کا بکر سے فراہم رہتا ہی بعد ازالہ بکارت کھل جاتا ہی واسطے قبول کرنے نطفہ کے اور بہت سے
اُسمین پٹھے ہین اور چربی بھی ہی اور گویا بنا گیا ہی درمیان اُن اعصاب کے باریک رگون سے جو کہ
بروقت ازالہ بکارت کے پارہ ہوتی ہین اور بروقت حاملہ ہونے عورت کے دہانہ رحم کا آماس کرتا ہی
یہان تک کہ داخل رحم نہین ہوسکتا اور جب وضع حمل کے دن آتے ہین یا شکم کے اندر بچہ پر کوئی آفت
پہونچتی ہی تو دہان رحم اسقدر فراخ ہوجاتا ہی کہ بچہ نکل جاوے اور رحم اپنی جانب کو مرد کی منی کھینچتا ہی
اپنی گردن کے واسطے سے اور اپنی طرف کھینچتا ہی اپنی منی کو اُنھین دونون شاخ کے ذریعہ سے
اللہ تعالیٰ نے رحم مین رباطات ہموار بنائے ہین جو کہ فقار پشت سے اعضاے محیط کے باہم
پیوند دیے ہین اسکا باندھنا اس فائدہ سے ہی کہ رحم اپنے مکان پر باقی رہے اور اُسکا بول اور
طرف سے جاری فرمایا تاکہ ممکن ہو رحم کو کشش جب تک کہ بچہ شکم کے اندر ہی اور اگر اسی راہ سے بول
آتا تو قرار بچہ کا دشوار ہوجاتا اور ملتا ہی رحم اُسوقت کہ جسوقت بچہ سے شکم خالی ہوتا ہی اسقدر
تشریح صاحبان واقفکار نے فرمائی ہی باقی اللہ عالم الغیب ہی **نظر پانچوین قوی ہین**
قوی ایک قسم ہی فرشتہ کی حق تعالیٰ نے ان فرشتون کو واسطے تدبیر بدن اور قوام اعضا اور دیگر
منافع کے واسطے پیدا فرمایا ہی اُسکی مثال اسطرح پر ہی کہ گویا ایک شہر معمور ہی اور اسمین لوگ
آباد ہین اور بازار اُسکے کشادہ ہین اور رعایا ادھر اُدھر آتی جاتی ہی اور ہر پیشہ ور اپنے
کام مین مصروف پائے جاتے ہین بدن کا احوال بروقت خواب یا بے حس وحرکت ہونے کے
ایسا معلوم ہوتا ہی جیسا کہ شب کے وقت شہر کی دوکانین بند ہوجاتی ہین اہل حرفہ سو جاتے ہین
کہتے ہین کہ بدن مانند نقش دار مکانات کے ہی جو کہ نقش ونگار سے آراستہ ہو پس قوے بدن مین مانند
نقش ونگار کے ہی اور نفس بجاے چراغ ہی جو گھر کے ہر گوشہ مین اُسکی روشنی پھیلی ہوئی ہی اور اُسکی
روشنی سے تمام مکان کی چیزین دکھلائی دیتی ہین اور قواے ظاہری وباطنی اور حسن وجمال وغیرہ
پس جسوقت کہ نفس جدا ہوا یہ سب باتین باطل ہوجاتی ہین گویا چراغ گل ہوگیا اور مکان مین اندھیرا
ہوگیا پس کچھ دکھلائی نہین دیتا اور یہ قوے چار ہین پہلا قوی ظاہرہ ہی اور اسکا نام حواس خمسہ ہی
یعنے یہ پانچ ہین اوّل لمس یہ قوت انسان وحیوان مین ہی کہ حرارت آتش یا جراحت پہونچانے والے
اسباب سے گریز کرتا ہی ممکن نہین کہ کوئی ایسا مخلوق ہو جسمین یہ حس نہو پس اگر ایک سوئی بدن مین

چبھہ جاتی ہی تو فوراً معلوم ہوجاتا ہی برخلاف اسکے نباتات ہین کہ چاہو جسقدر پارہ پارہ کردے جیسے
و بیخبر ہین پس اگر حیوان مین یہ قوت نہوتی تو اپنے ضرر سے بچ نہ سکتا بعد ازان وہ محتاج تھا کہ غذا کو
کیونکر دریافت کرے جسوقت کہ غذا دور ہو پس حضرت آفریدگار نے دوسری قوت شم کی
پیدا فرمائی جسکے ذریعہ سے بو پائی جاتی ہی مگر پھر نہین جانتا کہ کدھر سے بو آتی ہی اور اسکو یہ حس
تحصیل غذا پر کوئی فائدہ نہین دیتی پس اللہ نے بصر کو پیدا کیا تا یہ دور و نزدیک کی اشیا ملاحظہ کرے
اور اسکی سمت کو دریافت کرے مگر پھر بھی ناقص تھا کیونکہ بصارت سے معلوم نہین ہوتا ہی جو کچھ
کہ حجاب مین ہی اور محجوب چیزین نہین معلوم ہوسکتین الا بات کرنے سے پس اسی وجہ سے خدا نے
سماعت عطا فرمائی اور جمیع یہ حواس فائدہ مند نہوتے جب تک کہ حس ذوق نہوتا اسواسطے کہ بعض
وقت پہونچتی اسکو غذا اور وہ بسبب نہونے ذائقہ کے معلوم نہ کرسکتا کہ میرے موافق ہی یا مخالف

خاتمہ اس قوی کے حقیقت حال مین اول لمس یہ قوت جمیع بدن مین ہی
پس جو چیز بدن مین ملاقی ہو یہ قوت اسکو فوراً دریافت کرجاتی ہی مانند گرم سرد و تر و خشک نرم و سخت
سبک و سنگین وغیرہ کے **دوم شم** یہ قوت مقدم دماغ مین ہی اور یہ قوت دریافت کرتی ہی
چند رائحہ کو جو ادیر کو پہونچتے ہین بذریعہ ہوا کے **سوم بصر** یہ قوت عصبہ مجوفہ چشم مین مرتب ہی
اور یہ اشیا کی صورت بجہت ضو اور رنگون کے دریافت کرتی ہی جسوقت ضو سرایت کرتی ہی جسم ہاے
شفاف مین اور رنگون پیدا کرتی ہی پس وہ ضو متصل ہوتی ہی حدقہ چشم حیوان مین اور سرایت کرتی ہی
اسمین **چہارم سمع** یہ قوت عصب داخل گوش مین ہی اور یہ قوت جو ہوائی آواز ہو اسکو دریافت
کرتی ہی اور اس آواز کی ہوا کا حال ایسا ہی جیسا کہ تموج ہوتا ہی پانی مین فی الحقیقت ہوا
سخت ہی بہ نسبت آب کے لطافت مین اور سبکی جوہر اور سرعت حرکات مین پس جسوقت
صدمہ کیا کسی جسم نے کسی جسم پر تو پیدا ہوتی ہی اسکے درمیان مین ہوا واسطے دفع اور تموج کے
مثلاً جسوقت کوئی چیز پانی مین گرتی ہی پس حادث ہوتی ہی اسمین حرکت اور پہونچتی ہی دور تک اور
جسقدر کشادہ ہوتی ہی اسکی حرکت یعنے لہر ضعیف ہوتی ہی اسکی حرکت اور تموج تا آنکہ مضمحل
ہوجاتی ہی پس جو کچھ حاصل ہو بات کرنے سے آدمی کے تموج ہوا پس اسکا احساس کرنا سمع
تعلق ہی **پنجم ذائقہ** یہ قوت جرم زبان مین ہی پس یہ دریافت کرتی ہی حال مزہ وغیرہ کا
اس ذریعہ سے کہ جو رطوبت شیرین زیر زبان موجود ہی پس یہ رطوبت مخلوط ہوتی ہی اس جسم سے
جسمین قوت ذائقہ ہی اور اسکی کیفیت کو معلوم کرتی ہی یا مخالط ہوتی ہی بعض اجزاے اس جسم سے

اور سید الرئی ہی قوت ذائقہ کو بیں حاصل ہوتا ہی احساس مزہ کا **نوع دوم قوائے باطنی کے بیان مین** اور یہ چند قسم ہین **اول قوت جاذبہ ہی** اور یہ چار قسم ہی جاذبہ ماسکہ ہاضمہ دافعہ جاذبہ وہ چیز ہی کہ نافع غذا کو جذب کرتی ہی اور وہ تمام اعضا مین موجود ہی لیکن قوت جاذبہ جو معدہ مین ہی وہ نہایت قوی ہی حتی کہ اگر آدمی اُلٹا ہو یہان تک کہ اسکا سر زمین پر پہونچے اور دونون پانون ہوا پر معلق ہون اُسوقت بھی ممکن ہی کہ غذا معدہ مین ہضم ہو اور باہر نہ گرے بسبب قوت جاذبہ کے اور ہر عضو کو اپنی حاجت کے موافق قوت جاذبہ ہی کیونکہ اکثر ایک عضو کی غذا دوسرے اعضا کے مخالف ہی **دوسری قوت ماسکہ** یہ وہ قوت ہی جو قوت جاذبہ کے جذب کی ہوئی شی کو نگاہ رکھتی ہی تاکہ اُسمین تصرف کرے قوت ہاضمہ **تیسری قوت ہاضمہ ہی** اور یہ اسطرح ہی کہ کرتی ہی عضو کو پیچیدہ غذا پر تاکہ مس کرے ہر طرف سے غذا کو اور نہین چھوڑتی ہی اُسمین فرجہ اور نگاہ رکھتی ہی اُس مزاج کو جو صلاح استحالہ کی کرے غذا کے لائق سے واسطے استحالہ اعضا کے یہان تک کہ وہ غذا جزو جسم خورندہ ہوتی ہی اور باقیماندہ فضلہ بچتا ہی **چوتھی قوت دافعہ ہی** اور یہ فضلہ غذا کو جو صلاحیت ہضم نہین رکھتا ہی ہر طرف سے دفع کرتی ہی **دوسری نوع قوت غاذیہ ہی** اور یہ بھی چار قسم ہی غاذیہ نامیہ مولدہ مصورہ **غاذیہ** وہ قوت ہی کہ غذا کو کھانے والے کی صورت پر بناتی ہی تاکہ جو جسم تحلیل ہوگیا ہی اسکا بدل قائم ہو جاوے **قوت نامیہ** وہ ہی کہ زیادہ کرتی ہی اطراف جسم کو مناسبات طبعی پر یعنے غذا کو بحسب ضرورت ہر عضو پر برابر تقسیم کرتی ہی اور فرق درمیان اسکے اور قوت غاذیہ کی یہ ہی کہ قوت غاذیہ کو وارد کرتی ہی ہر اعضا پر بغیر خیال موقع و مناسب اور نامیہ وارد نہین کرتی مگر جہان تحلیل کی وجہ سے احتیاج ہوتی ہی بخیال موقع و مناسب **قوت مولدہ** وہ ہی جس سے متولد ہوتی ہی اصلاح مناسب مثلاً حیوان مین نطفہ اور غلہ مین دانہ اور چھوہارے مین گٹھلی **قوت مصورہ** وہ ہی کہ جس سے سختی اور نرمی رنگ روپ صورت شکل ہر شی کی درست ہو جاتی ہی **خاتمہ چند عجیب قاعدون کے بیان مین** یہ قوتین بر وقت تغذیہ کے غذا کو عجیب رنگ سے ظاہر کرتی ہین مثلاً معدہ مین مانند آش جو کے غذا ہو جاتی ہی بعد ازان جذب کرتی ہین اُسکو کلیجہ مین پس ہو جاتی ہی غذا خون اور پھر جگر اُسکو تقسیم کرتا ہی تمام بدن کے ذریعہ سے اور اُسوقت ہر ایک عضو مین اُسکا حصہ پہونچتا ہی پس دودھ ہوتا ہی خون اور گوشت کثرت تصرفات کے بعد جیسا کہ گندم آردہ ہوتا ہی اور کیسی کیسی صناعی تم کے بعد روٹی پکتی ہی اسی طرح باطنی کاریگری

قوتین ہین کہ مانند ظاہری صناعون کے باطن مین تصرف کیا کرتی مین اب ہم لکھتے ہین کہ جب قوت
جاذبہ فقط جذب کرتی ہی تو یہ ضرور ہوا کہ کوئی قوت اور بھی ہو سوا اسکے کہ وہ غذا کو ہڈیون اور
گوشت مین واسطے پکنے کے ٹھہرائے رکھے کیونکہ غذا بنفس خود اس لائق نہین ہی پس ضرور ہوا کہ
قوت ماسکہ بھی ہو تا کہ نگاہ رکھے غذا کو اُسکی مقدار تک اور یہ فائدہ ہی قوت ہاضمہ سے تا کہ پیدا کرے غذا
صورت خون کی اور یہ فائدہ ہی قوت دافعہ سے تا کہ جو کچھ حاجت سے زیادہ ہو اُسکے فضلات کو خارج
کرے سوائے اُنکے اور چار قوتین انکے توابع مین سے ہین ایک قوت وہ ہی کہ غذا کو استخوان سے
چسپیدہ کرتی ہی جو کچھ کہ حاصل کیا ہو استخوان کے واسطے اور دوسری قوت وہ ہی کہ رعایت مقادیر کی
کرتی ہی التصاق مین پس لاحق ہوتی ہی مستدیر مین اسواسطے کہ اُسکی استدارت باطل نہو اور لاحق ہوتی ہی
عریض مین اسواسطے کہ زائل نہو اسکا عرض اور مجوف مین بھی لاحق ہوتی ہی اسواسطے کہ اُسکی تجویف
باطل نہو پس ہر ایک کی بقدر حاجت نگاہداشت کرتی ہی پس اگر ناک پر اسقدر گوشت آجاے جسقدر کہ
ران پر ہی تو جسم اُسکا بڑا ہو کر بدنما ہو جاے اور آدمی کی ہیئت بدلجاے پس لازم ہوا کہ موجب احتیاج
ہر ایک عضو تقسیم ہو اور تیسری قوت وہ ہی کہ تصرف کرتی ہی آلۂ تناسل مین یعنے جو کچھ زائد عمدہ غذا سے
فاضل بچے اُسکا نطفہ بنے واسطے بقاے نوع انسانی کے کیونکہ ہر فرد انسان ضرور ایک روز فانی
ہوگا پس اُسکی بقا متصور نہین ہوتی الا بقاے نوع سے کہ لڑکے بالون سے مراد ہی چوتھی قوت
وہ ہی کہ امتزاج مختلفہ سے صادر ہوتی ہی مانند اعضا کے تا آنکہ حاصل ہوا ایک نطفہ سے صورتین مختلف
اعضا کی یعنے طویل عضو دراز ہو اور عریض چوڑا ہو اور مستدیر گول ہو اور مجوف کا پیٹ خالی ہو اور مصمت کا
اندر ٹھوس ہو اور دقیق نازک ہو اور غلیظ درشت اور سخت ہو اور یہ قوت مصورہ نام رکھتی ہی بدین تطرق
احشا کی تاریکی مین شکلہاے عجیب وغریب بنایا کرتی ہی اور ان سب سے عجیب تر اجفان یعنے
پلکین ہین جو کہ آنکھون کے نیچے اوپر ہین اور حدقہ یعنے روشنائی چشم اور اسکا مقام یعنے سیاہی چشم
اور جبہہ یعنے پیشانی اور منی یعنے ناک اور لب یعنے ہونٹھ پس ان نقشون سے ظاہر ہوتی ہی ایک کے بعد
دوسری چیز حسب تدریج اور حالانکہ نقاش اصلا ان چیزون مین نظر نہین آتا نہ داخل مین نہ خارج مین اور
نہ ان نقش و صورت سے ماں کو خبر ہی نہ باپ کو پس شکر ہی ایسے خداوند فعال کا کہ اُسنے اپنے دوستون کی
آنکھ کو بینا فرمایا ہی تا کہ انھون نے مشاہدہ کیا ہی ان اشیا کے سبب سے اُسکی ذات کو اور اپنے دشمنون کے
دلون کو اندھا بنایا اور پردہ انکار و ضلالت مین محجوب کر دیا **صنف سوم** قوات مدرکہ ہین جو اندرون ذات
انسان کے پیدا ہوے ہین اور یہ پانچ ہین اول حس مشترکہ دوسرے خیال تیسرے وہم چوتھے حافظہ

پانچوین متفکرہ حس مشترک مقدم دماغ مین ہو اور وہ قوت ایسی ہو کہ محسوسات کی صورتون کو
بر سبیل مشاہدہ کے دریافت کر لیتی ہو اور یہ قوت علاوہ قوت بصر کے ہو کیونکہ ہم بارش کے قطرہ کو
دیکھتے ہین مانند خط مستقیم کے اور نقطہ جو الہ کا اس خط مستقیم پر دائرہ ہو مگر یہ دیکھنا بینش کے
علاوہ ہو اسوجہ سے کہ قوت باصرہ نہین دیکھتی مگر جو کچھ اسکے روبرو ہوا در حالانکہ بجز قطرہ اور نقطہ کے
دوسری ہیئت باصرہ مین نہین پائی جاتی ہو پس جو کہ خط مستقیم اور دائرہ نظر آتا ہو تو اس مشاہدہ کی
قوت قوت باصرہ سے علاوہ ہو پس چند صورتین کہ اس قوت پر وارد ہین کبھی خارج سے آتی ہین بذریعہ
حواس کے اور کبھی داخل سے بنا بران اکثر ایسا ہوتا ہو کہ قوت متخیلہ مرکز بناتی ہو اس صورت کو جو حس مشترک پر
وارد ہوتی ہو پس ہوتا ہو مشاہدہ انکا مانند چند صورتون کے جو بیمار اور خوفناک لوگ دیکھا کرتے ہین دوسرے
خیال ہو یہ حس مشترک کے پیچھے دماغ کے مقدم مین ہو پس جو صورتین کہ حس مشترک نے دریافت کی ہین اسکے
یہان مین کوشش رکھتا ہو تیسرے وہم ہو اور یہ خیال کے پیچھے وسط دماغ مین ہو جو معانی جزئیہ متعلقات
محسوسات کو دریافت کرتا ہو مانند دوستی زید اور دشمنی عمرو کے اور یہ وہی قوت ہو جو بکریون مین ہو کہ فرزند کو
عزیز رکھتی ہین اور گرگ یعنے بھیڑیے سے گریزان ہوتی ہین چوتھے حافظہ یہ قوت موخر دماغ مین ہو
اور جو بات اسکے سمجھ مین آوے اسکی نگاہداشت کرتی ہو پس وہم گویا حافظہ کا خزانچی ہو پانچوین متفکرہ
یہ قوت بھی وسط دماغ مین ہو اور یہ موجود خیال کی صورتون مین تصرف کرتی ہو اور نیز جو معانی کہ حاصل
ہوے ہین حافظہ کو یہ تفصیل و ترکیب پس اگر عقل کے زیر حکم ہو تو اسکا نام متفکرہ ہو اور اگر برخلاف ہو
تو متخیلہ اسکا نام ہو اور متخیلہ کی تعریف یہ ہو کہ وہ خیال کرتی ہو کہ فلان شخص کے دو سر ہین یا فلان
شخص کے دو سر ہین **نوع سوم** قواے محرکہ کہتے ہین اور یہ دو قسم ہو **اول باعثہ** اور یہ
دو ضرب ہو **ضرب اول** قواے شہوانیہ ہین اور یہ وہ قوت ہو کہ اپنے فائدہ کی طلب مین طبیعت کو
برانگیختہ کرتی ہو منجملہ انکے ایک شہوت ماکول ہو یعنے خوردنی کیونکہ خورش مادہ سب قوتون کا ہو اور
ماکول سے سب قوتون کو قوت پہونچتی ہو اور جیسا کہ انسان مین پیدا ہوئی ہین قواے ظاہری و باطنی وغیرہ
اگر ایسا ہی انسان کی طبیعت مین قوت میل اور شہوت نہوتی تو سب بیکار تھی اور ہر ایک قوت
ساقط ہو جاتی جیسا کہ اکثر بیمارون کو دیکھا جاتا ہو کہ طعام مرغوب انکے روبرو ہو مگر قوت شہوت انکی
نہین ہو لہذا خواہش نہین کرتے پس اسی لحاظ سے انکے قوے سب ساقط اور بیکار رہتے ہین پس حق تعالی نے
شہوت غذا پیدا کی تاکہ سلامتی قوی باقی رہے اور منجملہ ان قوت کے ایک قوت باہ کی ہو جو حیوانات پر
موکل ہو جیسے کہ انسان کو مجامعت پر رجوع کرتی ہو بنا بر تحفظ نسل کے **دوسری ضرب** اسکا نام

قوت عضبیہ یہ وہ قوت ہی جو حیوان کو غالبیت پر لاتی ہی اگر یہ نہو تو حیوان اپنے دشمن پر ظفر نہ پاتے
اور ہمیشہ معرض ہلاکت مین پڑے رہتے اور اپنی جان و مال اور غذا کو دشمنون سے نہ بچا سکتے
مگر نوع انسان بہ نسبت حیوان کے زیادہ تر محتاج ہین کیونکہ انکے عدو بکثرت ہین نفس و مال و
زندگانی و حرم وغیرہ کے حق مین پس انسان کو قوت دافعہ ضرور ہوئی **صنف دوم** کا قواے فاعلہ
نام ہی اور اس سے عضو کو متحرک کرتے ہین افعال کی طرف واسطے اطاعت قوت شوق کے جیسا کہ
کوئی شخص تار کو بُنتا ہی پس اُسکے بموجب اپنے عضو کو متحرک کرتا ہی پس اگر یہ قوت نہوتی تو تمام جسم
انسان کا مانند ہاتھ شل شدہ کے بیکار رہتا اور نیز بند و کشا دغیرہ کچھ ممکن نہوتا اگر حیوان کو طلب
کرنے اور بھاگنے کی طاقت نہوتی و بیکار تھا نہ اپنے مطلب کی چیز کی طرف جا سکتا اور نہ خوف کے
مقامون سے بھاگ سکتا پس اسی نظر سے اللہ تعالی نے شوق اور گریز کی دو قوتین عطا فرمائین

نوع چہارم قواے عقلیہ کے بیان مین اور یہ چار ہین ہمین **اول** قوت وہ ہی کہ اسی کی وجہ سے
انسان بہ نسبت بہائم کے ممتاز ہین اور یہ وہ قوت ہی جسکی بدولت انسان تحصیل علم کرتا ہی اسکا
نام غریزیہ ہی اور حکما اسکو ہیولانی کہتے ہین یہ قوت مادہ سے مجرد ہی اسلیے کہ خاص آدمی کے وجود
مین موجود ہی اور حیوانون مین نہین ہی **دوسری** وہ قوت ہی کہ خروج کرتی ہی تمیز دار
لڑکون کے وجود مین جیسا کہ ممیز لڑکے کو معلوم ہوتا ہی کہ دو زیادہ ہین ایک سے اور ایک
آدمی دو مکان ہین نہین رہ سکتا اور ایک چیز ایک وقت مین موجود و معدوم نہین ہوتی حکما نے
اسکا نام عقل بالملکہ رکھا ہی **تیسری** قوت وہ ہی کہ حاصل ہوتے ہین اُس قوت سے چند معانی
جو جمع ہوتے ہین ذہن مین بالعرض بطریق تجربہ کے اور اسکا نام عقل مستفاد ہی **چوتھی** وہ
قوت ہی جسکے ذریعہ سے ہر ایک اثر کی حقیقت پہچانی جاتی ہی پس یہ قوت شہوت عاجلہ کو دفع کرتی ہی جس سے
کہ وہ شہوت عاجلہ اثر کرتی ہی مکروہات مین اسکا نام عقل بالفعل ہی پس جب آدمی کو حاصل ہو عقل تو اُسکو
عاقل کہتے ہین کیونکہ خلل کرنا کسی کام مین یا اُس سے دور رہنا صاحب عقل کو حسب مصلحت وقت معلوم ہو جائیگا
اور عاقبت اندیشی سے ہر امر مین اقدام کریگا نہ یہ کہ جو کچھ شہوت عاجلہ پیش قدمی کرے اُسطرف فوراً رجوع کر جائے
اور صاحب عقل دو قسم ہی اول تو لازم ہی بموجب طبیعت کے اور دوسرے حاصل ہوتی ہی تحصیل سے
جناب فیضمآب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہمنے عقل کو دو طور پر دیکھا ایک مطبوع دوم مسموع
عقل مسموع کچھ مفید نہین ہوتی ہی جب تک کہ مطبوع نہو جیسا کہ اندھے کو آفتاب کی روشنی سے کچھ فائدہ
نہین پہونچتا ہی یہ تو ترجمہ ہی کلام فیض انضمام امام ممدوح کا اور اصل حدیث یہ ہی روایت

رایت العقل عقلین مطبوع و مسموع ولا ینفع مسموع اذا لم یکن مطبوع کما لا ینفع ضوء الشمس و ضوء العین ممنوع

حقیقت مین کیا خوب مثال دی جناب ولی اللہ نے

فصل تفاوت بنی آدم کے بیان مین

عقل ایک نور ہی جو بنی آدم پر روشن ہوتا ہی اور ابتداء تجلی اس نور کی ایام تمیز کے مین یعنے سات برس مین بعد ازان جسقدر بدن نمو زیادہ ہو عقل بھی ترقی پکڑتی ہی انتہا چالیس سال تک اور چونکہ تفاوت انسانی اس مادہ مین بہت کچھ ظاہر ہی پس اس امر مین انکار نہین کر سکتے الا عقل و فہم مین اختلاف ہی بعض ذکی ہین کہ اپنی ذکا اور قوت عقل کی بدولت جو بات اشارہ سے کہی جاے فوراً سمجھ جاتے ہین اور بعض بلید یعنے کند ایسے ہین کہ اگر ہزار سختی سے کہا جاوے نہین سمجھتے ہین بعض فطن ہین کہ جو انکے دل مین خطرہ کرتا ہی وہ اکثر صواب پر ہوتا ہی اور بعض مغفل ہین یعنے جو کچھ منصوبہ کرتے ہین بسبب نافہمی اور کوتہ عقلی کے اکثر وہ خطا پر ہوتا ہی اور تفاوت عقول انسان دریافت ہوا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابن سلام کے سوال و جواب مین جنکا ذکر حدیث شریف مین نہایت طول کے ساتھ وارد ہی اور اسی حدیث کے آخر مین صفت عرش کے بیان مین یون منقول ہی ان الملائکۃ قالوا یا رب هل خلقت شیئاً اعظم من العرش قال جل جلاله نعم العقل قالوا و بالغ من قدره قال لله هیهات انکم لا یحاط به علماً هل لکم علماً بعدد الرمل قالوا لا قال فانی خلقت العقل اصنافا شتی کعدد الرمل فمنهم من اعطی حبة ومنهم من اعطی حبتین ومنهم الثلث والاربع ومنهم من اعطی فرقا ومنهم من اعطی وسقا ومنهم من اعطی الکثر من ذلک معنی اسکے یون ہین کہ فرشتون نے کہا پروردگار سے کہ آیا تو نے کوئی چیز بزرگ پیدا فرمائی ہی عرش سے خدا نے ارشاد فرمایا کہ عرش سے بزرگ تر عقل کو پیدا کیا ہی فرشتون نے کہا خداوندا عقل کی تعریف اور زیادہ فرما تاکہ ہم بخوبی اُسے سمجھین حق تعالی نے ارشاد کیا کہ عقل کی تعریف تم دریافت نہ کر سکوگے کیا تمکو برابر ذرہ ہاے ریگ کے علم ہی فرشتون نے عرض کی نہین بعد ازان حق تعالی نے فرمایا کہ اگر تمکو بعدد ذرہ ہاے ریگ دنیا بھی علم ہوتا تب بھی تعریف عقل کی کما حقہ تمہارے ذہن مین نہ آتی پس بنی آدم مین سے بعض ایسے ہین جنکو عقل ایک حبہ ریگ کے برابر مین نے عطا کی ہی اور کسی کو دو حبہ اور کسی کو تین حبہ کسی کو چار حبہ بعض کو بقدر ایک فرق کے اور بعض کو بقدر ایک وسق کے اور بعض کو اس سے زیادہ عقل عطا کی ہی اور اسکی دلالت پر حکایت عجیب و غریب واقع ہین

حکایت ایک طبیب کسی مریض کے دیکھنے کو گیا اور بعد نبض و بشرہ دیکھنے کے کہا کہ شاید تو نے میوہ کھایا ہی اُسنے اقرار کیا اُسوقت حکیم نے فرمایا کہ اب نہ کھانا پرہیز ضرور چاہیے دوسرے روز جب پھر مریض کے پاس گیا تو بعد دیکھنے نبض کے فرمایا کہ تو نے آج مرغ کا سالن کھایا ہی اُسنے کہا

بیشک طبیب نے اسکے کھانے کی بھی ممانعت فرمائی لوگون کو بڑا تعجب ہوا اور حکیم کی حذاقت کا
یقین ہوا حکیم صاحب کا ایک صاحبزادہ تھا اُسنے اپنے والد بزرگوار سے کہا کہ آپ نے کیونکر یہ دونون
باتین دریافت کین طبیب نے کہا کہ ای جان پدر یہ باتین کچھ علم طب کے ذریعہ سے نہین معلوم ہوئین بلکہ
عقل کے زور سے جب مین اول روز اُسکے گھر پہونچا تو اکثر میوون کے چھلکے پڑے ہوئے مین نے دیکھے
تو مجھے یقین ہوا کہ ضرور اس مریض نے بھی کھائے ہونگے اور نیز اُسکے چہرہ سے تہیج کے آثار پدیدار تھے اور
اُسکی نبض مین تری تھی اسپر بھی باوجود صادق ہونے ان امور کے مین نے کہا تھا کہ شاید تمنے میوہ کھایا ہے
اور دوسرے روز مرغ کے پر وہان اُسکے گھر کے دروازہ پر پڑے تھے اور نیز اُسکی نبض مین امتلا تھی پس عقل نے
گواہی دی کہ گوشت مرغ ضرور اُسنے کھایا ہوگا اس نظر سے مین نے اُسکو بھی کہا اور بفضلہ تعالی دونون باتون کا اقرار
مریض نے بخوبی کیا پس لڑکے نے بھی یہ حال سنکر دل مین کہا کہ یہی روش پر ہم بھی کہا کرینگے پس ایک بیمار کے دیکھنے
گیا اور اُسکی نبض اور بشرہ کو ملاحظہ فرما کے بولا کہ شاید تونے گدھے کا گوشت کھایا ہے مریض نے ہنس کے جواب دیا کہ
جناب کوئی گدھے کا گوشت کھاتا ہے طبیب نادان شرمندہ ہو کر گھر آئے پس اُسکے پدر بزرگوار کو یہ خبر پہونچی اُسنے بھی
فرزند سے کہا کہ ای جان عزیز تونے کیونکر معلوم کیا کہ مریض نے گدھے کا گوشت کھایا ہے اُسنے جواب دیا کہ اُسکے
گھر مین پالان خر نظر آئی مین نے جانا کہ گدھا ذبح ہوا ہے اور پالان خالی رہا ہے کیونکہ اگر گدھا زندہ ہوتا تو پالان
پیٹھ پر ہوتا طبیب نے کہا کہ اگر تمھاری طبیعت صحیح ہوتی تو البتہ جو کچھ تمنے کہا نہایت صحیح ہوتا - کیا خوب جناب امیر
علیہ السلام نے فرمایا ہے ولا ینفع مسموع اذا لم یکن مطبوع یعنے جسوقت کہ عقل مطبوع نہو انسان کو تحصیل
مسموع کچھ فائدہ مند نہین ہوتی ہے **حکایت** امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس مین درس دیتے
شاگردون کو ناگاہ دور سے ایک شخص ظاہر ہوا عمامہ روشن اور ریش دراز سے جسوقت ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ کی آنکھ اُسپر پڑی لوگون سے فرمایا کہ اپنی گفتگو مین ہوشیار رہو ایسا نہو کہ یہ شخص عالم ہو اور ہمکو کسی
طرح پر معترض ہو پس وہ مرد آنکر بیٹھا اُسوقت ابو حنیفہ اوقات نماز کا ذکر کرتے تھے حتی کہ نماز صبح کے بارہ مین بیان فرماتے
کہا کہ اسکا وقت داخل ہوتا ہے بوقت طلوع فجر ثانی کے اور باقی رہتا ہے وقت نماز صبح کا طلوع آفتاب تک
پس اُس مرد نے کہا کہ اگر آفتاب قبل فجر کے طلوع کرے تو اسکا کیا حکم ہے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے
لوگون سے کہا کہ اب کچھ تم اس شخص کا خیال نہ کرو کیونکہ یہ گمان غلط نکلا **حکایت** والی شام کے پاس
ایک باز تھا اتفاقا وہ اڑا والی شام نے حکم دیا کہ شہر کے دروازے بند کرو تاکہ باہر نکلنے نہ پاوے
وہی حاکم ایک روز ایک چکی کے پاس سے گذرا وہان پر دیکھا کہ ایک گدھے کو جوتے ہوئے گھوما رہے ہین
اور ایک گھنٹا اُسکے گلے مین لٹکتا ہے پس والی شام نے آسیابان سے کہا کہ اس گدھے کی گردن مین گھنٹہ کسلیے

لٹکا یا ہی آسیا بان نے جواب دیا کہ جب مین کسی اور کام مین ہوتا ہون یا مجکو غنودگی آجاتی ہی تو
جب تک گھنٹے کی آواز آتی ہی مین جانتا ہون کہ گدھا گھوم رہا ہی اور جب اسکی آواز نہین آتی ہی تو مین
معلوم کرتا ہون کہ گدھا کھڑا ہو گیا ہی مین اُسکے پاس جاکے لکڑی سے ہانک دیتا ہون امیر نے کہا کہ اگر یہ
گدھا رک رہے اور اپنا سر ہلا دے تو کیا کرو گے اُسنے جواب دیا کہ جس دن میرا گدھا ایسا عقلمند ہو جائیگا
اُس دن مین آپ سے کوئی اور تدبیر دریافت کرونگا **حکایت** لکھا ہی کہ وزیر ذات السعادات کے
گھوڑے نے ایک دن عین سواری مین خطا کی آپ نے حکم دیا کہ اسکا جو کا دانہ موقوف کردو تاکہ
ادب سیکھے بعد چند فاقون کے جب وہ لاغر ہو گیا تو لوگون نے اسکی سفارش کی آپ نے جواب دیا کہ اچھا اسکو
دانہ دیا جاے لیکن اسکو معلوم نہونے پائے کہ امیر نے میری خطا معاف کی **حکایت** جب ابو الہذیل کی
بی بی کے وضع حمل کا دن قریب ہوا ابو الہذیل کسی دایہ کے پاس جاکر بولا کہ میرے گھر چلو میری بی بی کے یہان
فرزند ہونے والا ہی لیکن اگر لڑکا تو جنا دے گی تو تجھے ایک دینار انعام دونگا **حکایت** لکھا ہی کہ خلیفہ
مامون کے عہد مین ایک مرتبہ جامع بغداد مین طغیانی ہوئی پس مامون نے منصور بن نعمان سے کہا کہ اسکی
تدبیر کرو اُسنے عرض کیا کہ سقون کو حکم دیا جاے کہ مشکین ہمارین سے بھر بھر کے زمین پر چھڑکدین خلیفہ ہنسکر
ہنستا **حکایت** قاضی حضرت یحیی ابن اکثم کے پاس ایک باپ بیٹے حاضر ہوے باپ نے کہا کہ ای
قاضی میرا لڑکا شراب خوار ہی اور نماز نہین پڑھتا ہی اور قرآن تک اسکو یاد نہین ہی اسے سنگسار کرو لڑکے نے
عذر کیا اور کہا کہ باپ میرا غلط کہتا ہی باپ نے قاضی سے کہا کہ خدا آپکو سلامت رکھے کہین ہو سکتا ہی
کہ نماز بے قرأت قرآن کے ہو قاضی نے کہا سچ ہی پس باپ نے قاضی سے کہا کہ لڑکے سے کسی جگہ سے
قرآن پڑھوائیے پس قاضی نے حکم دیا لڑکے نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم علق القلب ربابا بعدما شب
وشابا ان حکم اللہ لا ادری فیه ارتیابا پس باپ نے کہا یہ آیت شاید اُسنے کل یاد کی ہی دوسری آیت
پڑھوائیے قاضی نے جواب دیا کہ دور ہو حق تعالی نے تم ایسے دونون باپ بیٹون کے حق مین حکم
سنگساری کا فرمایا ہی کیونکہ تو خود بھی قرآن نہین جانتا ہی ورنہ اپنے بیٹے کی پڑھی ہوئی آیت کو آیت
قرآن تسلیم نکرتا **نظر چھٹی خواص انسان مین** انسان کے خواص بہت سے ہین
انمین سے ایک نطق ہی جسکی بدولت انسان اپنے دل کی بات کو زبان پر لاسکتا ہی ازانجملہ قوت
ضحک کی ہی جو خندہ کو واجب کرتی ہی بروقت خوشی کے اور ایک قوت گریہ ہی جو غم کے وقت
گریہ لاتی ہی ایک قوت بالون کی ہی پس سر کے بال موجب زینت ہین اگر سر پر بال نہوتے تو بیہودہ صورت معلوم
ہوتی اور نیز مادہ قوت لمس کا بیکار ہو جاتا اور سائر حیوانات کے بال بمنزلہ جامہ اور پوشش کے ہین اور چونکہ

آدمی کی پوشاک خارج سے ہی اسلیے اُسکے سر پر بال پیدا ہوے تاکہ دماغ کی محافظت بھی ہو اور آدمی کی زینت بھی ہو اور جو بال سفید ہو جاتے ہین یہ امر بجز انسان کے اور کسی آفریدہ مین نہین ہی اور یہ واقعہ ایام پیری مین ہوتا ہی کیونکہ اُسوقت حرارت کم ہو جاتی ہی اور اخلاط پختہ ہوتے ہین بدن مین رطوبت متعفنہ حادث ہوتی ہی اور اُس سے ایک طرح کا بخار متعفن نکلتا ہی جسکے سبب سے بال سفید ہو جاتے ہین اور جب آدمی کسی عضو دردناک کو اپنے کف دست سے مس کرتا ہی تو وہ درد کم ہو جاتا ہی کتب حکمت مین تحریر ہی کہ جو شخص پر آشوب آنکھ کو دیکھے اُسکی آنکھ بھی بیمار ہو جاتی ہی اسی طرح اگر کسی کا جھوٹا پانی نوش کرے اُسکا عارضہ اسکو اثر کر جاویگا مانند جذام اور خارش اور برص اور سرسام وغیرہ امراض کے ابرص آدمی برہنہ پا جدھر سے نکلجاوے اُدھر کو گھاس ہرگز نجمے گی نہ کم نہ بہت اور برخلاف دیگر حیوانات کے انسان کے خصیہ اگر کاٹ ڈالین تو ضعیف ہو جاتا ہی بدن اُسکا اور سینہ اُسکا بدبو ہو جاتا ہی اور راے اُسکی فاسد ہو جاتی ہی اور خورش کی خواہش غالب ہوتی ہی ہڈیان طول پکڑتی مین انگلیان ٹیڑھی ہو جاتی ہین اور مجامعت کی شہوت قوی ہو جاتی ہی اور اکثر محتلم ہوا کرتا ہی اور عمر دراز ہوتی ہی بال کم ہو جاتے ہین بسبب زیادتی رطوبت کے ساق پا کج ہو جاتی ہین بسبب ضعف قوت اور سنگینی بدن کے اور بسبب کثرت رطوبت کے نفس بھی تنگ ہو جاتا ہی اور اسی سبب سے آواز باریک جیخنی ہو جاتی ہی اور جس جانور کی بوے گندہ ہو تو وہ خصی کرنے سے خوشبو دار ہو جاتا ہی بخلاف آدمی کے کہ جہان خصیہ کاٹ ڈالا جاوے گندہ بو زیادہ ہوگی اور زیادہ تر تعجب یہ ہی کہ جسوقت انسان کے خایہ کال ڈالے جاوین تو ذرا سی بات مین راضی اور ذرا سی بات مین ناراض ہو جاتا ہی اور رازداری اُس سے ہو نہین سکتی ہی آواز تغیر کرجاتی ہی بچارے کہ لہجۂ آواز کے پہچان لیا جاتا ہی اور شطرنج وغیرہ کھیل کی اُسکو خواہش ہو جاتی ہی اور مادہ انسان کو مجامعت کی زیادہ خواہش ہوتی ہی جسطرح سے کہ خصیہ بریدہ کو بینائی کی قوت زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت خایہ دار کے پس اُسکی وجہ یہ ہی کہ جب بینائی دور ہوئی تو جماع کی قوت زیادہ ہوئی اور جب خایہ نکالے گئے قوت بینائی زیادہ ہو جاتی ہی کیونکہ ادھر کی قوت اُدھر چلی جاتی ہی لکھا ہی کہ قتادہ سے پوچھا کہ اندھون کے حق مین کیا کہتے ہو کہ اُنکی ذکاوت اور قوت حافظہ بہ نسبت بینا زیادہ ہوتی ہی فرمایا کہ اُنکے بینائی کی قوت نے باطن مین ظہور کیا ہی اسی واسطے اندھون کے دل مین بہت سے خیالات گذرا کرتے ہین اسی سبب سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی ؎ ان تاخذ اللہ من عینی نورھما ؛ ففی فوادی وقلبی منھما نور ؛ قلبی ذکی وعقلی غیر ذی دخل ؛ وفی فمی صارم کالسیف مشھور ؛

خلاصہ اسکا یہ ہی کہ اگر خدا میری آنکھون کا نور زائل کر دیگا تو میرے دل اور عقل مین انکا نور بھی آجایگا اور اسکے سبب سے وعظ و نصیحت مین میری زبان مثل تلوار کے ہوجائیگی جو عورت حیض سے ہو اگر وہ آگے پیچھے سے برہنہ ہوکر آسمان کے مقابل استادہ ہو تو ابر جاتا رہیگا اور حکما نے یہ بھی لکھا ہی کہ جس زمین پر حیض کے کپڑے پڑے ہونگے اُس زمین پر آسمان سے پالا نہ پڑیگا اور اگر زن حائضہ برہنہ ہوکر جنگل مین کھڑی ہوگی تو درندہ جانور اُس عورت کے گرد جمع نہونگے اور اگر ایسی عورت کسی نہر مین نہاوے گی تو اسکا پانی تلخ ہوجائیگا اگر آئینہ مجلی پر نگاہ کرے تو اسکی جلا کم ہوجائیگی ایسی عورت کے ساتھ مجامعت کرنے سے مرد کا عیش و نشاط ناز کی حسن و جمال سب کم ہوجائیگا مرگی نے جسپر زور کیا ہو اگر ایسی عورت اسکے بدن پر ہاتھ ملدے صحیح ہوجاوے اگر زن حائضہ جس سانپ کے جسم پر ہاتھ لگاوے وہ سانپ مرجاویگا ایسی عورت اگر بکریان چرانے کو جاوے تو اُس گلہ پر گرگ کبھی حملہ آور نہوگا اگر حیانا گذر کرے تو اسکے شکم مین درد حادث ہوگا اگر حیض کے پارچہ کو شتی پر لٹکاوین تو باد ہا ے مخالف سے امن رہیگا تپ ربع یعنے چوتھے روز کی تپ جسکو آتی ہو وہ شخص اگر وہ کپڑہ جو عورت بروقت وضع حمل کے پہنے ہو بوشش کرے فوراً تندرست ہوجاوے

فصل جزو ہاے انسان کے فوائد مین

حکما کہتے ہین کہ اگر عورت کا پورا بال آب شور مین گرے اور وہ وقت کسوف آفتاب یعنے سورج گہن کا ہو تو جب آفتاب صاف ہوکر روشن ہوگا تو وہ بال سانپ ہوجائیگا اگر موے انسان کی دھونی لیوین تو نسیان دفع ہوجاے اگر اسکی خاکستر کا ضماد نقرس پر لگاوین زائل ہو آدمی کے کلہ کو اگر کسی زمین پر دفن کرین تو وہان پر کبوتر بکثرت جمع ہونگے جہان آدمی کے کلہ پڑے ہونگے وہان سے پلنگ فرار کریگا جسے سانپ نے کاٹا ہو وہ اگر آدمی کا دماغ نوشش کرے یا جراحت پر رکھے تو فوراً زہر دفع ہوگا آدمی کے جو آنسو خوشی کی حالت مین نکلتے ہین اگر کوئی نوش کرے تو اسکا غم دور ہوجائیگا اور اسی سے مرگی بھی دور ہوتی ہی اور غمگین آدمی کا اگر آنسو ہوین تو سخت گریہ طاری ہو اور لعاب آدمی کا مخصوص عقرب کے حق مین زہر ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ ایک شخص بچھو کا منتر جانتا تھا پس وہ شخص اول افسون پڑھتا تھا بعد اسکے اپنا لعاب دہن اسپر پھینکتا تھا اور پکڑ لیتا تھا مگر یہ نہار منہ بچھو پکڑا کرتا تھا آخر جالینوس نے اُس شخص کو بلاکر اول کھانا کھلایا بعدہ عقرب منگوا کر پیش کیا اُسوقت اُسنے ہر چند افسون پڑھ پڑھ کر لعاب دہن ڈالا مگر وہ عقرب نہ مرا پس جالینوس سمجھ گیا کہ یہ تاثیر جادو نہین ہی بلکہ صرف لعاب کی خاصیت ہی لکھا ہی کہ اگر مقناطیس پر لگاوین اسکی تاثیر جذب آہن زائل ہوجاویگی جس لڑکے کا دانت دودھ کا ٹوٹے مگر اگر کھڑکے زمین پر نہ گرا ہو اور کسی عورت کے بطور تعویذ

آویزان کرین وہ ہمیشہ بانجھ رہیگی مردہ آدمی کے دانت درد دندان کے وقت پاس رکھنا نافع ہی
اسی طرح مردہ کی استخوان صاحب تپ ربع کو مفید ہی اور خاکستر استخوان آدمی کی کھانا مرگی دور
کرتی ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ ایک شخص علاج صرع مین بہت مشہور تھا آخر بعد تفحص بسیار معلوم ہوا
کہ خاکستر استخوان مردہ کھلاتا تھا جو انسان کی آنول کاٹی جاتی ہی اگر اُسکا ایک ٹکڑا زبرجد کے نگینہ کے
نیچے رکھکر انگشتری بنادین پس جو شخص اُس انگشتری کو پہنیگا تو قولنج کا عارضہ اُسکو نہوگا لڑکے کے
غلفہ یعنی ذکر کی سپاری کو خشک کرکے تھوڑا مشک ملاکر کھلادین آغاز جذام مین تو نہایت
منفعت رکھتا ہی کبھی عارضہ طول نہ پکڑیگا اگر لڑکے کے خایہ کو کسی لکڑی مین لٹکاکر کشت زار مین
آویزان کرین وہان ٹڈی نہ آویگی اگر خایۂ طفل کو کتے یا بلی کھاوین دیوانہ ہوجاوین اگر اسکو
خشک کرکے سرمہ لگاوین مرض چشم زائل ہو انسان کے ناخن تراش کے اسکی خاکستر جسکو
کھلادین وہ دوست ہوجاے لیکن شرط یہ ہی کہ وہ شخص اس طلسم سے واقف نہو آدمی کے خون کو
پانی مین ملاکر درد شکم پر طلا کرنا درد کو دفع کرتا ہی جس شخص کی ناک سے خون نکلتا ہو اگر اسی خون سے
اُس شخص کا نام کپڑے پر لکھکر اُس کپڑے کو اُسکی آنکھون کے سامنے رکھدین تو خون بند ہوجائیگا
دیوانہ کتے کے زخم پر حیض کا خون لگانا مفید ہی اور نیز بہق اور برص کو بھی مفید ہی اور جو آنکھ درد
کرتی ہو اگر حوالی چشم پر خون حیض کا ضماد کرین درد دور ہوجاے اگر باکرہ عورت کا خون حیض آنکھ مین
لگاوین سفیدی چشم دور ہوگی اگر عورت اپنے ازالۂ بکارت کا خون لیکر اپنی چھاتیون پر مل لے تو
چھاتیان چھوٹی اور سخت رہینگی اگر خون بواسیر کتے کو کھلادین دیوانہ ہوجاے اگر مرد کی منی کو
برص یا بہق یا داد پر طلا کرین زائل ہو اور اگر منی کو روغن غبیرا کے ساتھ ملاکر کسی عورت کو
کھلادین وہ عاشق ہوجاے جو پسینا کہ انسان کا حمام مین نکلتا ہی اسکو لیکر اگر دمل پر لگاوین
وہ دمل جلد پختہ ہوجاے اگر صاحب صرع کا پسینا عورت اپنی چھاتیون پر لگادے تو دودھ جما ہوا
جاری ہوگا انسان کے پیشاب کو جوش دیکر درد نقرس پر طلا کرنا مفید ہی نابالغ لڑکے کا پیشاب ظرف
مسی مین پکاکر شہد ڈالکر لگانا سفیدی چشم کو نافع ہی اور صاحب یرقان کو نوش کرنا مفید لیکن شرط یہ ہی کہ
مریض کو معلوم نہو بیس برس کی عمر والے کا پیشاب برص والے کو ملانا نافع ہی اور اگر ایسے پیشاب کو خارش
اور داد پر لگاوین مفید ہوگا لکھا ہی کہ زمانہ سابق مین ایک شخص بعارضۂ طحال علیل ہوا تھا اُسنے خواب مین
دیکھا کہ کسی بزرگ نے ہدایت کی کہ اپنے پیشاب کے تین چلو تین روز تک پیے پس اُسنے ایسا ہی کیا اور
شفا پائی اور نیز اُسکی کیفیت سنکر اور لوگون نے بھی تجربہ کیا پس عمل صحیح نکلا حکما نے لکھا ہی کہ براز اطفال

آنکھ مین لگانا سفیدی کو زائل کرتا ہی اگر خشک کر کے خاکستہ بنا کر ناسور پر لگا دین تو اُسکا گوشت فاسد
نکال کر ہموار کر دیتا ہی جسکو رتیلا نے کاٹا ہو اُسے سرگین آدمی کھلا دین اور گرم تنور مین بٹھلا دین
کہ اُسکے عرق نکلے گا اور شفا پائیگا سرگین انسان اور زنبور دونون جلا کر تین روز تک خارش پر
طلا کرین مگر اندرون حمام انشاء اللہ تعالیٰ عارضہ دور ہوگا اگر آنکھ مین لگا دین تو آنکھ کا رمد اور
خارش دفع ہوگی جو کیڑے انسان کے براز مین نکلتے ہین اگر انکو جمع کر کے پیسے اور سلائی سے آنکھ
مین دیوے تو سفیدی چشم زائل ہوگی **نوع ثانی چارپایون کے بیان مین** یہ نوع
سارے بہائم مین عمدہ تر ہوتی ہی از روے خوبصورتی کے اور نیز از روے نفع کے - ازانجا کہ
آدمی نازک بدن و نازک رنگ و نازک رفتار ہی اور اکثر اپنے دشمن ہم جنس اور غیر جنس کو رکھتا ہی پس
خدا نے حکمۃً نوع حیوان کو انسان کے واسطے پیدا کیا تا کہ انسان اُنسے اپنا کام دل حاصل کرے اور
اِس قسم کے حیوانات انسان کے واسطے بال و پر کی جگہ پر ہین حق تعالیٰ فرماتا ہی والخیل والبغال والحمیر
لترکبوها وزینة یعنے گھوڑے اور خچر اور گدھے اسواسطے ہین تا تم اُنپر سوار ہو اور تمھاری زینت ہو مثلاً گھوڑا
پس اسکی عقل بہ نسبت گدھے کے زیادہ تر ہی اور کان چھوٹے اور دم لمبی اور ذہن اسکا صاف ہی بہ نسبت
خر کے اور دم کے دراز ہونے کی منفعت کیڑون کا دفع کرنا ہی جسوقت کہ دواب سے تیزی رفتار کی
خواہش ہوئی تو ضرور ہوا کہ اُسکے سم کو استحکام ہو تا اُنکے سبب سے رفتار کی اذیت کم ہو اور واسطے
دفع دشمن اپنے کے سلاح قوی ہون اور یہ امر قرار پایا کہ جس حیوان کے سم ہون اُسکے سینگ نہین ہوتے
اور جسکے سینگ ہون اُسکے سم نہین الا ناخن ہوتے ہین جنکو کھر کہتے ہین اور یہ اسواسطے ہوتے ہین کہ
وہ دفع دشمن اِس سے کرے کیونکہ مادہ تولید ان دونون کا ایک ہی ہی کسی حیوان کے تولید شاخ
مین صرف ہوا اور کسی کے تولید سم مین فسبحان من اعطی کل شئ ما یفتقر الیه دون الزیادة
و النقصان یعنے حمد اُس خدا کی جسنے ہر شی کو وہ چیز عطا کی جو اسکو درکار تھی اب یہان پر بعض دواب کا
بیان ہوتا ہی **فرس** یعنے گھوڑا یہ کل حیوانات سے بہتر ہوتا ہی حتیٰ کہ آدمی کے بعد صورت مین بھی اچھا ہی
اور حملہ دواب سے سختی اور دوڑنے مین و نیز دیگر خصلتین عمدہ ہوتی ہین اُنمین سے ایک خوبصورتی
اور تناسب اعضا اور صفائی رنگ اور سرعت قدم اور اطاعت سوار وغیرہم - گھوڑون کی اقسام مین
ایک چوگانی ہوتا ہی جسکی پیٹھ پر چوگان کھیلتے ہین یعنے اُسکا سوار اِس امر کا محتاج نہین ہوتا کہ اُسکو
عطف عنان کرے بلکہ خود گھوڑے کی نگاہ گیند کی طرف رہتی ہی جدھر دیکھتا ہی رخ کرتا ہی بعض گھوڑا ایسا ہوتا ہی کہ
اپنے مالک کو پہچانتا ہی غیر کی مجال نہین کہ اُسپر سوار ہو بعض گھوڑا ایسا ہوتا ہی کہ آہو کے سر پر پہونچتا ہی

تاکہ اُسکا سوار آمو پر تلوار کا وار کرے محمد بن سائب کلبی کہتا ہی کہ عمدہ عمدہ گھوڑے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دکھلائے گئے یہ سب ہزار گھوڑے تھے کہ میراث پدر سے انکو ملے تھے پس جب یہ گھوڑے حضرت کو دکھائے گئے اس عرصہ مین نماز عصر آپ کی قضا ہوگئی اور آفتاب غروب ہوا اُسوقت حضرت نے اُن سب گھوڑن کو ذبح فرمایا صرف چند گھوڑے جو دکھانے سے رہ گئے تھے بچ رہے بعد مدت حضرت کے سسرون کی جماعت وارد ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ اے حضرت ہمارا مقام دور دراز ہی کچھ توشہ چاہیے کہ پہونچ جاوین حضرت نے انھین باقیماندہ گھوڑن مین سے ایک گھوڑا عطا کر کے فرمایا کہ اس گھوڑے مین یہ خاصیت ہی کہ جب تم لوگ منزل پر پہونچو گے اور کھانا پکانے کی فکر کروگے پس جتنی دیر مین کہ تم آگ سلگاؤگے اُتنی دیر مین یہ گھوڑا تم سبھون کے واسطے کھانا کہین سے لادیا کریگا پس ایسا ہی ہوا اور اُس گھوڑے کا نام توشہ سوار اُس دن سے رکھا گیا کہتے ہین کہ عرب کے گھوڑے اُسی کی نسل مین سے ہین **اعضائے گھوڑے کے خواص کا بیان** گھوڑے کے دانت اگر کسی لڑکے کے باندھین اُسکو دانت نکلنے مین تکلیف نہو گی اور اگر ایسے آدمی کے سر کے نیچے رکھین جو خواب مین دانت پیستا ہو تو دفع ہوجاوے گوشت اُسکا ہر قسم کی ریح کو دور کرتا ہی اگر دارچینی کے ساتھ کھائے توت افزایش کرے اگر پُرانے گھوڑے کے خایہ کو نمک کے ساتھ سودہ کر کے گرم پانی مین تر کرین اور نقرس پر مالش کرین نافع ہو اگر اُسکی دم کا بال لیکر مکان کے دروازہ پر تان دین اُس مکان مین مچھر نہ آوینگے اگر سم کو جلاوین اور اُسکا دھوان عورت کی فرج کو دین پیٹ سے بچہ مردہ اور اُسکی آلایش وغیرہ نکل جائیگی اگر اسپ سرکش کے سم کو گھر مین دفن کرین چوہے اُس مکان مین نرہینگے جسوقت طیور کے بچہ انڈہ سے باہر ہون اگر اول انکو دواب کے سم مین پانی پلایا جاوے تو شاہین وغیرہ مرغان شکاری سے انکو ضرر نہ پہونچیگا اگر گھوڑیکا پسینا لڑکے کی بغل اور زہار مین ملدین بال نہ نکلینگے اگر بواسیر مین ملین فائدہ دے کانسی بھی اسمین تر کرنے سے زہردار ہوجاتی ہی اور اُسکے جراحت کا علاج غیر ممکن ہی سرگین کے دھوئین سے زیر فرج ولادت کی آسانی ہوتی ہی اور زخم کا جاری خون بھی اُسکے رکھنے سے بند ہوتا ہی اگر سرگین کا عرق ناک مین ٹپکاوین نکسیر کو سودمند ہی اور کان مین ٹپکانے سے درد گوش جاتا ہی اگر سرگین اسپ اور آدمی ایک درم لیکر اور شراب ایک درم ملا کر آبلون کے نشان سیاہ پر بطور مرہم لگاوین فوراً زائل ہوجائین اور اگر شہد و نمک اور نوشادر کو بھی اسمین اضافہ کرین تو زخم سوزن یعنے گدنے کی علامت مٹادے صورت گھوڑے کی یہ ہی
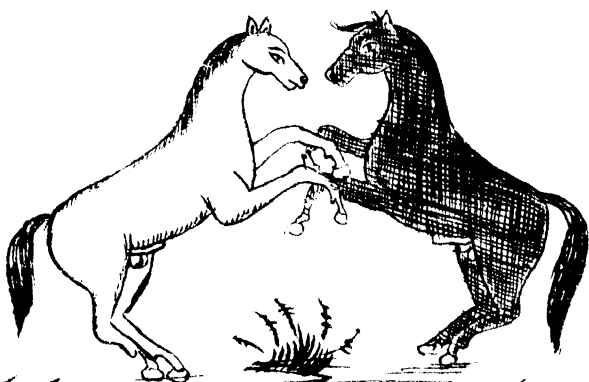
بغل یعنے خچر یہ جانور گھوڑے اور گدھے کی قربت سے پیدا ہوتا ہی فارسی مین اسکو استر کہتے ہین
اگر گدھا نر ہو تو اسکی صورت گھوڑے سے بہت ملتی ہی اگر گھوڑا نر ہو تو گدھے سے مشابہ ہوتا ہی زیادہ
تعجب یہ ہی کہ اس جانور کا ہر ایک عضو گدھے اور گھوڑے دونون مین ملتا ہی اسی طرح پستان اور آواز مگر
اسکے ذہن مین نہ تو گھوڑے کی سی تیز فہمی ہوتی ہی نہ گدھے کی سی کند ذہنی مادہ استر کی عمر بہت دراز
ہوتی ہی لیکن بیشک جفتی نہین بلکہ بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے شکم مین بچہ نہین رہتا بعض کا قول ہی کہ شکم مین
بچہ رہتا ہی مگر باہر نہین نکلتا کیونکہ اسکے نکلنے کا راستہ نہایت تنگ ہوتا ہی پس اپنی مان کو مار ڈالتا ہی اسی
سبب سے اگر اتفاقاً اسکی مادہ جفتی کھاتی ہی تو فوراً اسکو دوڑاتے ہین تا کہ نطفہ نکلجاسے کیونکہ اگر حاملہ
ہوگی تو بوقت زائیدن اپنے بچہ کے سبب سے مرجا یگی

خواص اعضاے استر کا بیان

اگر اسکا گوشت عورت کھالے بانجھ ہوجاسے اور یہی خاصیت اسکے کان کے میل مین ہی اگر استخوان
اسکے آدمی کھاوے تو مدہوش ہوجاسے جیسا کہ عالم خواب مین ہوتا ہی اگر یہی مغز استخوان حاملہ عورت کی
خورش ہو بچہ اسکا خبیث و بے عقل ہو اسکے دل کا کھانا بھی عورت کو بانجھ کرتا ہی اگر اسکے سم کو
پانچ درم روغن آس ملا کر گنجہ سر مین لگاوین بال نکل آوین اور داء الثعلب کو بھی مفید جس مکان
مین اسکے سم یا سرگین یا بال کا دھوان کرین وہان سے چوہے فرار ہون اگر اسکے خایہ خشک کرکے ریشم
مین باندھ کر چارپایون کے باندھین کبھی رفتار سے عاجز نہون اگر اسکا خون عورت فتیلہ مین لگا کہ
فرزجہ کرے بانجھ ہوجاسے اگر اسکا پیشاب حاملہ نوش کرے مردہ بچہ گرجاسے اگر عورت دردزہ
مین گرفتار ہو اور پیشاب نوش کرے فوراً بچہ پیدا ہو اگر اسکے زنبور کو جو پیچھے کی طرف ہوتا ہی
خشک کرکے بواسیر مین دھوان دین صحت ہوجاسے اگر اسکے پیشانی کا چمڑہ کسی جگہ پر جلاوین
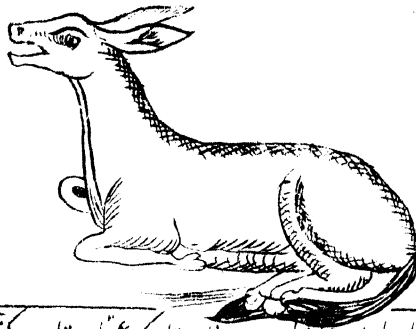
وہان کوئی
نہ پہونچے اگر
پوست مین برگ
پودینہ کوہی
کے بازو مین
نہ گریگا صورت

کام انجام کو
کسی قدر اسکے
صعتر یعنے
باندھکر حاملہ
باندھین حمل
اسکی یہ ہی

حمار یعنے گدھا سیاہ اعضا نہایت سرد مزاج تاریک عقل ہوتا ہی کہتے ہین کہ اگر اسکی آواز
سنے کتے کی پشت مین درد ہوتا ہی اگر کوئی بچھو کے زہر سے بیتاب ہو چاہیے کہ خر پر سوار ہو اور
دم کی طرف منہ کرے جسوقت وہ گرم رفتار ہو وہ زہر اُس آدمی سے گدھے کی طرف انتقال کرتا ہی
کہتے ہین کہ اگر پارہ سنگ وزنی بیس مثقال کا اسکے دم مین آویزان کرین ہرگز فریاد نہ کرے بلیناس
لکھتا ہی کہ ایک حمق اسکا یہ ہی کہ شیر کو دیکھکر اسکی طرف دوڑتا ہی اس خیال سے کہ اسکی تیزی سے
اسکا عزم شکار سست ہو جاوے جیسا کہ بکری بھیڑیے کے روبرو پیش آتی ہی خواص حمار اگر اسکے مغز
استخوان کو روغن زیتون مین جوش کرکے سر پر مالش کرین موے سر دراز ہوین اسکا مغز اگر کھا دین
فراموشی کا غلبہ ہو اگر حاملہ کھاوے بچہ احمق پیدا ہو اگر اسکے دانت ایسے شخص کے بالین پر رکھین جسکو نیند
نہ آتی ہو تو فوراً سو جاوے اسکے جگر کو خشک کرکے اور پیسکر جسکو تپ ربع آتی ہو اسکو تعویذ بنادین فوراً
صحت پاوے اگر اسکی تلی خشک کرکے عورت کی چھاتی پر ملین دودھ کی کثرت ہو اسکا سم اگر پانی مین گھسکر
مرگی والے کو پلادین نافع ہی اگر روغن ملاکر خنازیر پر ملین نافع ہی بلیناس کہتا ہی کہ اسکے سم کو گھسکر اگر برانی
کوڑھ پر لگاوین صحت ہو جاوے اگر سم کا دھوان حاملہ عورت لیوے جلد بچہ پیدا ہو اگر اسکو جلاکر اور روغن خوب
مین ملاکر ناسور پر طلا کرین نافع ہو اسکے دم کے تین بال عورت سے صحبت کرنے کے وقت اگر کوئی مرد
اپنے ساق مین باندھے فوراً انعوظ ہو جو اسکا گوشت کھاوے زہر کی آفات سے امین رہے اور صاحب جذام کو
نافع ہی اگر اسکے گوشت اور چربی کو روغن زیتون مین پکاکر لگاوین درد مفاصل کو دفع کرے اگر اسکی چربی کو زخم پر
لگاوین سودمند ہو اور اسکے نشان ہاے سیاہ کو زائل کردے اگر اسکے پوست پیشانی کو جلاکر پانی مین ملاکر
کسی گروہ کو پلاوین اُنکے آپس مین نااتفاقی ہوگی اگر اسکے دست چپ کے استخوان کی انگوٹھی بناکر مرگی
والے کے گلے مین حمائل کرین نافع ہی اسکا خون بواسیر کو نافع ہی اسکا دودھ لڑکے کے رونے کو
مفید ہی اگر اسکے دودھ کو گرم کرکے کلی کرین درد دندان رفع ہو اسکا پینا زہردار چیزون اور زخم ہاے رودہ

اور شلم اور پھیپھڑے کے زخم اور لڑکون کی کھانسی کو نافع ہی جس شخص کو تازیانہ سے مارا ہو یا اسکو
سستی نے ستایا ہو یا بد گوشت ہو گیا ہو یا ہڈی پھٹ گئی ہو اگر اسکو تازہ پوست خر کا اُڑھا کے
سلاوین تو بعد بیداری کے درد اسکا زائل ہو سکتا ہی اور اسکے پیشانی کا چمڑہ اگر مرگی والے کو
بطور تعویذ پہناوین نافع ہی اگر اسکے دم کے بال شراب مین ڈال کر کسی کو پلا دین وہ لڑنے لگے
جاحظ کا عقیدہ ہی کہ عصارہ سرگین خر اگر گرم گرم ہو پین پتھری کا عارضہ دفع ہو اور تر
دندان کرم خوردہ کو مفید ہی اور نیز نکسیر والے کی ناک مین ڈالنا مفید ہی صورت اسکی یہ ہی
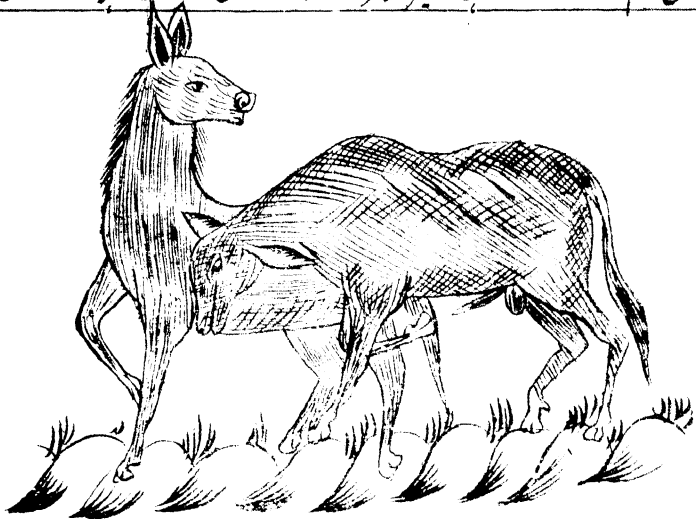
حمار الوحشی یعنے گورخر یہ جانور بہ نسبت دیگر حیوانات کے سخت ہوتا ہی اور شبیہ بن سب ایک سے
ہوتے ہین یہان تک کہ انسان کو ایک کی دوسرے سے تمیز نہین ہو سکتی مادہ اس فرقہ کی بچہ دینے کی
حالت مین ایسے مقام پر چلی جاتی ہی جہان کسی کو پہونچنا ممکن نہو اور نر اپنے بچہ کو جنگل مین جب تک کہ اسکا
سم سخت نہووے اور دوڑنے کی طاقت نہ آلے نہین لاتی ہی اسواسطے کہ نر انکے اگر بچہ نر دیکھتے ہین تو اسکے خایہ
نکال ڈالتے ہین دوسرے ان جانورون کی یہ بھی عادت ہی کہ متفرق نہین چلتے اگرچہ ہزارہا ہین مگر
ملحق رہینگے اسی نظر سے انکا شکار آسان ہوتا ہی یعنے صیاد ایسے تنگ مقام پر کمین کرکے مقیم ہوتے ہین
جہان سے یہ برآمد ہون اور جب وہ نکلین شکار کرتے ہین پس اگر واپس جاوین تو سلامت رہین الا جبلی عادت
یہ ہی کہ وہ بھی جانتے ہین کہ جہان پہلا گورخر گیا ہی وہین ہم بھی جائین ایک قسم انہین جدر یہ ہوتے ہین جدر نام
ایک گھوڑا اردشیر کسری کے پاس تھا اتفاقاً وہ وحشی ہو کر جنگل کو چلا گیا اور گورخرون مین جا ملا

پس اُس سے جو نسل بڑھی وہ اجدریہ کہلائی اور قسم نہایت عمدہ ہوتی ہی **خواص** اسکے مغز
استخوان کو روغن سیماب مین گھسکر چھائین پر مالش کرین مفید ہو زیادہ تر اُسکو مفید ہی جو بچھونے پر
پیشاب کرتا ہی اسکا پتہ صاحب نوبہ یعنے باری کی تپ والا اگر اپنے بدن پر ملے صحت پائے
شیخ الرئیس کا عقیدہ ہی کہ اسکا گوشت نقرس کو مفید ہی جب روغن گل کے ہمراہ مالش کرین اور
چربی اُسکی کلف پر ملنا مفید ہی خایہ اسکا چیرین اور نمک اور زعفران مین ملاکر مغص یعنے پیچش شکم مین
کھائین مفید ہی اگر اُسکے سم کی انگوٹھی بناکر مجنون اور مرگی والے کے گلے مین آویزان کرین اوّل تاریخ
ماہ مین تو عارضۂ مذکور سے شفا ہو اگر سم جلاکر سرمہ بنا دین تاریکی اور رتوندھی کو نافع ہی اگر اُسکی لید کو
تنور مین ڈالین تو روٹیان تنور سے چھٹکر آگ مین گر پڑین اور جب اُسکو خشک کرکے سفیدی بیضہ کے
ساتھ ملا دین اور ناک مین لگا دین تو خون کا نکلنا بند ہو جاوے صورت اُسکی یہ ہی
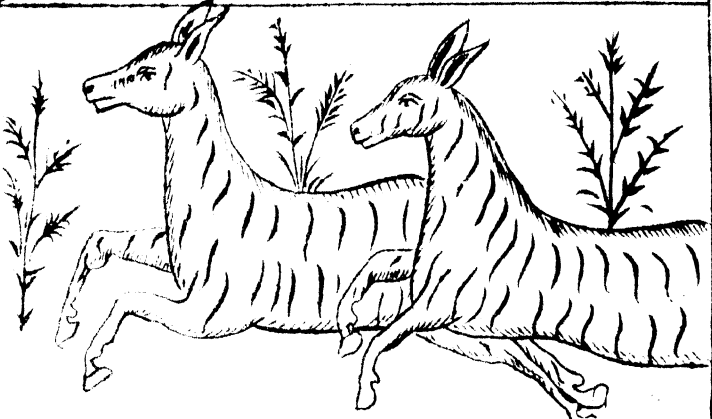
النعم نعم اُن جانورون کو کہتے ہین جنکو چراتے ہین یہ حیوان بکثرت ہین اور فائدہ بھی انکا بڑا ہوتا ہی
فرقۂ انسان سے انکو انس ہوتا ہی اس نوع حیوانات مین بدخوئی نہین ہوتی اور نہ مانند دیگر درندون کے
بھاگتے ہین اور انکے دانت اور پنجہ اور سم مانند اور جانورون کے ہتھیار کے طور پر نہین ہوتے اسواسطے
اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو ایسی صفات کے ساتھ موصوف پیدا کیا تاکہ اُنسے منفعت اُٹھانا آسان ہو چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہی اولم یروا ناخلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مالکون وذللناھا لھم فمنھا
رکوبھم ومنھا یاکلون حاصل معنی اس آیہ کا یہ ہی آیا نہین دیکھا ان لوگون نے کہ پیدا کیا ہمنے انکے واسطے ان اشیا سے
جنکو ہمنے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا چارپائے اور ان جانورون کو تمہارا مطیع کیا پس بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو
کھاتے ہو اور نہ مثل جانوران سواری کے انکے سم ہوتے ہین بلکہ بجائے سم انکے کھر ہوتے ہین اور سر پر انکے شاخ ہوتی ہی تاکہ

جو کام سم سے ہوسکتا ہی یہ اپنی شاخ سے لین پس شاخ اور سم دونون ایک جانور مین نہین ہوتے
الا گیندہ مین اور شاخ سر پر ہوتی ہی کیونکہ اگر اور جگہ ہوتی تو دفعیہ عدو کا نہوسکتا چنانچہ گاو کو شاخ
دی پس یہ امر ظاہر ہوا کہ حیوانات کو تین طرح کے ہتھیار عطا فرمائے شاخ یا سم یا دندان جب
جب ایک قدرت زائل ہوتی ہی تو دوسرے اسکے قائم مقام ہوجاتی ہی اور چونکہ چارہ انکا گھاس ہی
اسواسطے دہن انکا فراخ بنایا اور تیز دندان اور سخت جبڑا عطا فرمایا تاکہ جو کچھ دانہ پوست تخم سخت
پیش آوے اسکو چبا جاوین اور چونکہ ان حیوانات کو زیادتی قوت مطلوب ہوئی حق تعالی نے
انکا شکم فراخ بنایا تاکہ غذا کثرت سے سماوے اور ایک تعجب یہ ہی کہ اگر یہ جانور جلدی مین بے چبائی ہوئی
غذا کھا لیتے ہین تو بعد فراغت اسکو شکم سے پھر منھ مین کھینچ لاتے ہین اور پھر خوب چبا کے نگلجاتے ہین
تاکہ حرارت طبعی کو اسکے گلانے مین دقت نہو اسی کو جگالی کہتے ہین اونٹ کے دانتون مین یہی طاقت ہی
کہ رات دن چبتے ہین مگر گھستے نہین اور حرارت ایسی ہی کہ خشک گھاس کو خون اور گوشت بناتی ہی ابل
انکے حیوانات مین عجیب تھا مگر عجب اسکا انسان کی نظر سے گر گیا اور یہ اس وجہ سے ہی کہ بکثرت
دیکھنے مین آتے ہین البتہ جسنے نہ دیکھا اور نہ سنا ہو اس سے کہہ سکتے ہین کہ اونٹ ایک بڑا جانور اور بہت
فرمانبردار ہوتا ہی اور بوجھ اسپر لادتے ہین اور باوجود اس بوجھ لادنے کے اٹھتا بیٹھتا ہی اگر ایک بچہ بھی
اسکی مہار کھینچے تو جدھر چاہے لیجاوے اور اونٹ کی پیٹھ پر گھر ایسا بناتے ہین اور اسپر بہت سے لوگ
سوار ہوتے اور کھانے اور پینے کی چیزین بار کرتے ہین اسکو کجاوہ کہتے ہین اسپر سوار ہوکر اہل صنعت
اپنی صناعی مین مصروف رہتے ہین اور اسمین ایسے بیٹھے رہتے ہین جیسے کشتی مین چنانچہ آیت فیض آیت
گواہ ہی افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت یعنے آیا وہ لوگ اونٹ کو نہین دیکھتے ہین کہ اسکی
پیدائش کسطرح کی گئی ہی یہ جانور دس روز تک اگر پانی نملے تو صبر کرسکتا ہی اور تین روز تک بے غذا
کے بھی صبر کرسکتا ہی خدا نے اسکی گردن لمبی کی ہی تاکہ اسکے ہاتھ پیر کے مناسب ہو اور جب کہ کھڑے ہوکر
چرنے مین مصروف ہو تو اسکو تکلیف نہو اور نیز واسطے اسکے کہ اسکے ہونٹ بدن کے کھجلانے کو جہان تک
چاہے پہونچ جاوین کہتے ہین کہ یہ جانور پرکینہ ہوتا ہی اگر شتربان اسکو مارے تو وہ اسکا بدلا لیویگا اگرچہ کسی قدر
عرصہ بھی گذرا ہو اور یہ جانور ماہ شباط مین جو رومی مہینے کا نام ہی اور ماہ پھاگن سے مراد ہی شہوت خیز ہوکر زیادہ
خورش شروع کرتا ہی اور ان دنون مین اسکو سخت مار کا بھی خیال نہین رہتا ان دنون مین تین اونٹ کا بوجھ
ایک اونٹ اٹھا سکتا ہی اسوقت مناسب ہی کہ شیرہ نودنج یعنے پودینہ کوہی کا اسکے ہر دو سوراخ
بینی مین ڈالین تاکہ اسکی مستی شہوت دور رہے اور جب اونٹ جنگل مین بیمار رہتا ہی تو بلوط کا برگ دبار

کھانے سے آرام پاتا ہی اور اگر سانپ کاٹتا ہی تو کیکڑہ کھانے سے اچھا ہوجاتا ہی بلیناس کہتا ہی کہ
خرچنگ یعنے کیکڑہ سانپ کے دفعیہ زہر کو نہایت عمدہ ہوتا ہی کہتے ہین کہ اونٹ کے پتا
نہین ہوتا اور شقشقہ یعنے بلبلانے کے وقت مین جو اونٹ کے گلے مین آجاتا ہی اسکو
نہین معلوم کیا کہتے ہین **خواص** اگر اُسکے مغز استخوان کو گندنا کے ساتھ حاملہ کے شکم پر
ملین فورًا بچہ پیدا ہو کہتے ہین کہ اونٹ کے زہرہ نہین ہوتا لیکن اُسکی جگہ پر ایک اور چیز
مانند پوست کے ہوتی ہی اور اُس پوست مین لعاب ہوتا ہی اگر اُس لعاب کو آنکھون مین
لگا دین رتوندھی کو مفید ہو اور سر پر لگانے سے بال جم آئین اور لمبے اور سیاہ ہوین اگر دانے
اور گلو پر ملین درد گلو دور ہو اگر آدھے دانگ لعاب کو مع مشک کے مرگی والے کی ناک مین
ٹپکا دین نہایت مفید ہی اگر کوئی ہمیشہ اونٹ کا جگر کھائے [illegible] تین مرتبہ کھانا
تاریکی چشم دور ہو جائے چربی اسکی جہان پر رکھین وہان سانپ نہ آوینگے اگر اسکے [illegible] جلا کر
پانی کے ساتھ بواسیر پر ملین نافع ہی اور صرف دھوان بھی بلیناس نے لکھا ہی کہ مست کے کان مین
ایک غدہ مانند پتھر کے ہوتا ہی جسوقت اُسکو باہر نکالین بالکل ٹھہر جاتا ہی جب سرکہ کے ساتھ اسکو
پیستے ہین تو سفید ہو جاتا ہی پس یہ دفعیہ زہر قاتل کے واسطے نافع ہی اسکے استخوان کو روغن زیتون
سودہ کر کے مرگی والے کے سر پر ملین مفید ہو کاسلس البول مین اگر اسکے بال کو ران چپ مین
آویزان کرین مفید ہی یا کودک کی ران چپ پر جو سوتے مین پیشاب خطا کرتا ہو باندھین تو وہ بھی
دفع ہو جائے اگر اسکے بال کو زمین مین دفن کرین اور اسپر کوئی لڑکا پیشاب کرے پس
اُسکی خاکستر کو اگر ناک مین ڈالین تو خون کا نکلنا بند ہو جائے اسکا دودھ زہر کی مدافعت کو
بہت نافع ہی اگر کسی کے دانتون مین کیڑے پڑ گئے ہون اور بسبب ان کیڑون کے اسکے دانت
درد کرتے ہین تو اسکے دودھ کا غرغرہ کرے نفع بخشے گا اگر اسکا پیشاب دھوپ مین رکھین یہانتک
کہ بسبب حرارت آفتاب کے اسکی مائیت خشک ہو جائے اور وہ بستہ ہو جائے اسوقت
بذریعہ سلائی وغیرہ کے ناسور مین بھر دین تو نافع ہوگا اور اگر اسکے پیشاب کو سر پر ملین تو سبوس
یعنے بفا کو دفع کریگا اور اگر کوئی اسکا پیشاب پیلے تو درد جگر اور زردی چہرہ دفع ہو اور کان
مین ٹپکانے سے درد گوش کو نفع ہوتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ جس شخص کو عارضہ نکسیر کا ہو اور
اُسکی ناک سے بکثرت خون آتا ہو تو وہ اسکا سرگین اپنے سر پر بطور لیپ لگائے انشاء اللہ تعالی
مرض دور ہو جائیگا اور نیز ضماد اسکا آثار زخم کو بھی دور کرتا ہی صورت اونٹ کی یہ ہی
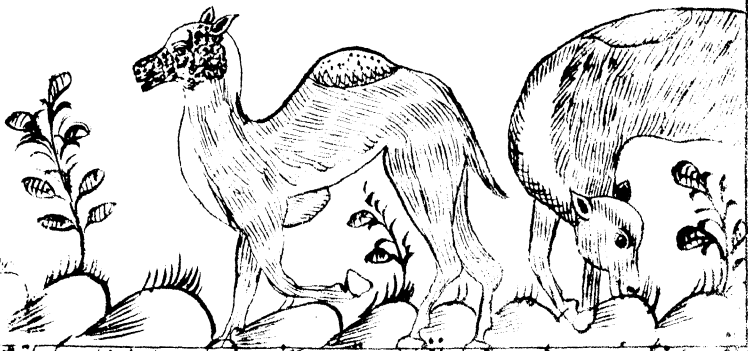
پھر سینے کا اس سے بڑے بڑے نفع ہوتے ہین اور سخت زور آور ہوتا ہی انسان کے ہاتھ مین
تھا اور فرمانبردار ہی چونکہ گاو انسان کی حفاظت مین ہی لہذا اللہ تعالی نے اُسکے واسطے سلاح مثل
تلوارون کے نہین پیدا فرمائے آدمی اس جانور کا زیادہ تر محتاج ہی پس اگر اسکے پاس ہتھیار ہوتے تو کیونکر
انسان سے منقاد ہوتا لیکن کبھی کبھی اپنے سینگون سے بوقت حاجت دفع ضرورت کرتے ہین اللہ تعالی نے
تالو کے اوپر والے دانت نہین پیدا کیے یہ جانور نیچے کے دانتون سے چارہ کھاتا ہی اگر اس جانور کو خصی کرین
تو گوشت نہایت ... سبب سے کہ جلد بوڑھا ہوجاتا ہی اور جسوقت اسکو شہوت نہ ہوتی ہو تو تلوار کی ضرب سے بھی
نہین ... تا اگر روغن سے اسکے سوراخ بینی کو چرب کرین مرگی آنے لگے اور اگر اسکے کھُر چرب کرین البتہ آواز نہ کرے
اگر اسکے ناخن پر ... تھالی ... ور چرب کرین تو نافع ہوگا گاو کی رفتار اچھی ہوتی ہی جسکی رفتار سے رفتار زنان
کی تشبیہ دیتے ہین جسوقت بیمار ہو دندان ثعل اسکے سینگ پر لگا مین تو مفید ہوتا ہی خواص اسکے سینگون کی
خاکستر اگر صاحب تپ ربع کو کھلاوین آرام ہو اگر شراب مین جو کوئی نوش کرے قوت باہ زیادہ اور
ناک مین ڈالنے سے خون کا بہنا بند ہو اسکی دونون شاخ کی دھونی سے ٹڈیان بھاگتی ہین یا مرجاتی ہین
اگر ہر دو سینگ خاکستر کرکے سرکہ مین ملاکر کوڑھ مین لگاوین اور دھوپ مین بیٹھین نافع ہو اسکے مغز استخوان کو
روغن تازہ مین حل کرکے کان مین ڈالنا مسکن درد ہو اسکا زہرہ اگر حریرہ اور تخم مولی مین ملاکر پانی مین
جوش دیوین اور کلف پر ملین اور تھوڑی دیر صبر کرین مرض زائل ہوگا اگر اسکو برگ غبیرا مین ملادے
اور روئی مین اُٹھا کے حمول کرے عورت حاملہ ہوگا گاو کے زہرہ مین ایک پتھری سور کے
برابر ہوتی ہی اگر اس دانہ کو آب شاہدانہ اور آب خرفہ مین ملاکر صاحب صرع کی ناک مین ٹپکاوین
مفید ہی اگر اسکے زہرہ کو درخت مین لگاوین اُس درخت مین کیڑے نہ ہونگے اگر گاو سیاہ کی زبان
خشک کرین اور لیموں کے عرق مین ملاوین اور دس درم چھپر چھڑک دین اسکے دشمن ہمیشہ مغلوب رہین

اگر چوہے کی مینگنی اسکے زہرہ سے ملاکر صاحب قولنج استعمال کرے بطور شیاف تو صحت پاوے اگر
اسکے زہرہ کو خشک کرین اور اسی کے برابر کبریت زرد اور جاوشیر لیکر دھوان دیوین تو فورًا وضع حمل ہو اگرچہ
بچہ مردہ بھی ہو اگر گاؤ نر کے پتے کو شہد مین ملاکر تالو پر ملین آواز بستہ کو کھول دے اگر کالے بیل کا پتا آنکھ مین
لگاوین روشنی زیادہ ہو اگر تعجب انگیز تماشا کرنا منظور ہو ایک سبو کو گردن تک زمین مین دفن کرین اور
اسکے اندر چربی گاؤ کی ملین تو تمام گھر کے مچھر اُس گھڑے مین جاکر جمع ہو جائین اگر گاؤ کے گردہ کو
خنازیر والے کی گردن مین لٹکاوین عارضہ زائل ہوگا گاؤ کا گوشت نہایت مضر ہی سخت بیماریان لاتا ہی
مانند چھائین اور سرطان اور خارش اور داد اور جذام اور وسواس و فیل پا وغیرہ کے قوت باہ کو گوسالہ کا
خایہ اگر کھسکر نوش کرین تو بہت بہتر ہی اگر گوسالہ کے قضیب کو خشک کرین اور باریک کرکے نیم نیم شربت
چھانکر نوش کرین باہ کی افزایش ہوگا گاؤ کے ناخن کو جلاوین اور اسکی خاکستر کو دانتون پر ملین نہایت مفید
جانوین یہ اعتقاد بلیناس کا ہی اگر اسکے سم کو شہد اور سرکہ اور روغن مین مخلوط کرکے مالش کرین تو چھائین
زائل ہو اگر اسکا خاکستر شنبلیلہ کے ساتھ لگاوین اور عارضہ خنازیر پر مرہم لگاوین تو اچھی ہو جاوے
اسکی سم کو جس جگہ جلاوین اُس جگہ کے رہنے والون کے درمیان مین ناموافقت ظاہر ہوگی اگر گائے کا
دودھ آرد جو مین ملاوین اور ناسور یا نواسیر پر اسکا لیپ کرین درد و اماس ساکن ہو جاویگا قال علیہ السلام
علیکم بالبان البقر فانہا ترم من کل شجرۃ یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گائے
کا دودھ اختیار کرو کیونکہ وہ ہر درخت کو چرتی ہی اور اسکے دودھ مین اسوجہ سے بڑی منفعت آجاتی وہ سے
زہر ری اور بواسیر مین نافع ہی خون کو اور اماس کے تحلیل مین نافع ہی اور زخم گزندہ پر اسکا روغن ملنا
نہایت مفید ہی بلیناس کہتا ہی کہ آدمی کے پیشاب مین اسکا پیشاب ملاکر اگر ربع والے کے
چارون ہاتھ پیر کی انگلیون مین لگاوین فورًا تپ ربع دفع ہو اور شاذ و نادر ایسا ہوتا ہی کہ تین مرتبہ تک لگانا پڑے
سرگین گاؤ کو سرکہ انگوری مین ملادینا ورم سخت آبلون پر ملین فورًا ملائم کر دے اور کھٹملون کو دور کرے
جسوقت مکان مین سرگین گاؤ اور مازو کا دھوان کرین تو کل گزندہ جانور فرار ہو جاوین سرگین گاؤ
اور روغن گندم اور سرکہ کو آگ پر جوش دین جب آدھا رہ جاوے بعد ازین تھوڑا سا
سرگین خشک ملاوین اور جس جگہ کہ زخم مین گانسی رہ گئی ہو وہان لگاوین تین روز مین
آہن کو باہر نکال لیگا اگر خشک سرگین کا دھوان زیر فرج دین فورًا حاملہ کے بچہ پیدا ہو جاوے
اگر اسکے سرگین کو چوب بلوط کے ساتھ جلاکر اسکی خاکستر کو خون گاؤ مین ملاوین اور جسکے سر پر
بال نہون اسکے سر پر ایک مہینے تک برابر ملین بال نکل آوینگے صورت یہ ہو

بقر الوحش یعنے گوزن بارہ سنگھا یہ جانور ہر سال پرانے سینگ گرا کر نئے نکالتا ہی جب پرانے
سینگ گرانے کا وقت نزدیک آتا ہی خلوت مین جاتا ہی اور جب تک نئے سینگ نہین نکلتے
چھپا رہتا ہی تا کہ کوئی اُسکو منڈا نہ دیکھے اور دو سالہ عمر ہونے پر یہ طور شروع ہوتا ہی اسکے سینگ اندر سے
ٹھوس ہوتے ہین برخلاف دیگر کل حیوان کے یہ جانور گانے بجانے کی آواز پر اکثر کان لگاتا اور مبتلا
ہوتا ہی بیماری کے حال مین سانپون کو کھا کر آرام پاتا ہی اور سانپ کو دم کی طرف سے کھاتا ہی اور اسکا
سر چھوڑ دیتا ہی بعد کھانے کے پانی پیتا ہی بلکہ کیکڑہ کو کھاتا ہی تا کہ زہر سارے بدن مین سرایت نکرے
جسوقت سانپ اسکو دیکھتا ہی اپنے سوراخ مین چھپتا ہی پس یہ جانور لب سوراخ پہونچکر بزور تنفس اسکو نکال کر
کھاتا ہی کہتے ہین کہ چند سوار مع کتون کے اسکے پیچھے دوڑے یہ جانور بھاگا ناگاہ اثناے راہ مین سانپ
دیکھا اول اسکو مار کر کھایا بعدہ پھر دوڑنے لگا یعنے سانپ کی خوشی مین اپنی جان کا بھی خوف نکیا **خواص**
منفعتان فالج کو مفید ہی اسکا سینگ جسکے پاس ہی اسکے پاس درندہ نہ آوین اسی طرح جس گھر مین ہو وہان پر
درندہ نہ جاوین اسکے دھوین سے سانپ بھاگ جاتے ہین درد دندان کو اسکی خاکستر نافع ہی اگر اسکی خاکستر کو
روغن مین ملا کر چار پایون کے پھٹے ہوے ہاتھ پاؤن مین لگاوین نافع ہی اگر اسکے سینگ کو جلا کے باندھین
تو [illegible] اسکے آنسو دفع زہر کے لیے اکسیر ہین اسکا گوشت درد شکم کو نافع ہی کہتے ہین کہ اسکے
دل مین ایک استخوان ہوتی ہی اسکے دل کا خون اگر درد سر مین لگاوین مفید ہو دل اسکا اگر گاؤ کے حامل رہین
دودھ زیادہ ہو اسکا خون دافع زہر اور قولنج کو نافع ہی اور اگر پیشاب بند ہو اسکا حقنہ کرنا مفید ہی
اسکا پوست گھر مین جلانا سانپون کو دور کرتا ہی اگر اسکے بالون کو جلاوین چوہے بھاگ
جاوین اگر اسکے ناخن کو بازو پر باندھین حملہ گزندون سے پناہ ملے اسکا سم جلانا
سانپون کو دور کرتا ہی اور یہی فائدہ اسکے سرگین کے دھوین مین بھی ہی صورت یہ ہی
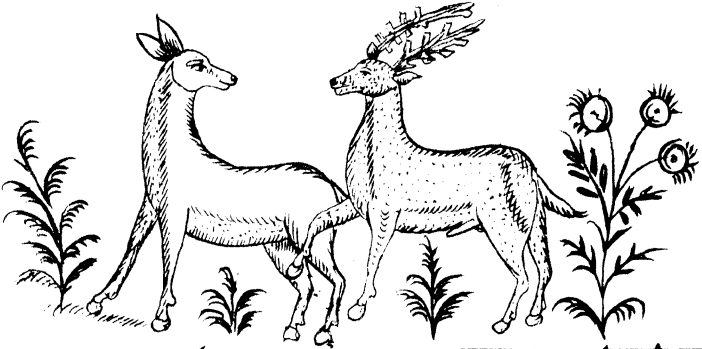
جاموش اسکو فارسی مین گاؤمیش کہتے ہین یہ بڑا تناور جانور ہوتا ہی یہ کبھی خواب نہین کرتا بعض اوقات آنکھ بند کرلیتا ہی کہتے ہین کہ اسکے دماغ مین گرمی ہمیشہ حرکت کرتی ہی اور اسی سببسے خواب نہین کرتا اور سب درندون کو اپنی جانب سے دفع کرتا ہی اور نہنگ کا دشمن ہی باوجود اسقدر جسیم ہونے نہنگ کے اسکو مارتا ہی اسی باعث سے اس جانور کو رود نیل مصر کے کنارون پر چھوڑ دیتے ہین تا کہ گھڑیالون کا شکار کرے شیر سے نہین ڈرتا بلکہ اسکے روبرو جاتا ہی اسکے سینگ چندان نوک دار نہین ہوتے بلکہ بیلون کے تیز اور نوکدار ہوتے ہین یہ عجب ہی کہ شیر پر غالب آتا ہی اور شیر باوجود آلہ جنگ رکھتا ہی مغلوب ہوتا ہی کیا قدرت خدا ہی کہ پشہ سے ہمیشہ بھاگتا ہی اور پانی مین پناہ لیتا ہی کہتے ہین اگر اسکو درخت انجیر مین باندھین بے اختیار اور ساکن ہو جاوے **خواص** یہ جانور اپنی مان سے جفتی نہین کرتا اسکے دماغ مین جو کیڑے ہوتے ہین اگر انکو زندہ کسی پر آویزان کرین اسکو نیند نہ آوے اسکے گوشت کھانے سے جون پڑجاتی ہین اگر اسکی چربی نمک سفید مین ملاکر کلف اور برص اور خارش پر مالش کرین زائل ہو صورت یہ ہی
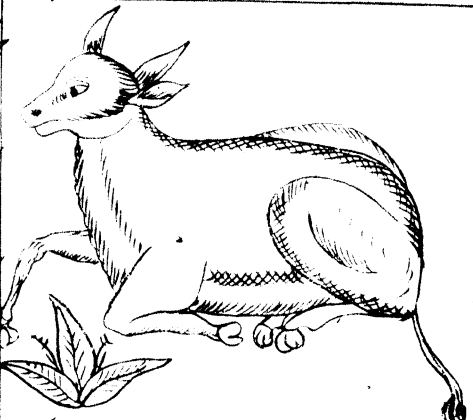
زرافہ اشتر گاو پلنگ اسکا سر اونٹ کے سر سے مشابہ ہوتا ہی اور گاؤ کی طرح سینگ اور پلنگ کی ہم صورت پوست اور گاؤ کے مانند سم گردن نہایت طویل ہوتی ہی اور دونون ہاتھ بہ نسبت دونون پیرون کے

لمبے اور دم مانند آہو کے کہتے ہین کہ اسکی نسل ناقہ حابشیہ اور گاو وحشی سے ہوتی ہی گفتار جسکو ہندی
مین ہندار کہتے ہین وہ اونٹنی سے جفت ہوتا ہی پس اسکا بچہ اگر اشتر نر ہوا اور گاو وحشی سے جفت ہوا
اس سے جو بچہ ہوا اسکو زرافہ کہتے ہین طیماسپ حکیم کہتا ہی کہ خط استوا کے نزدیک جنوب کی طرف
موسم تابستان مین قسم قسم کے حیوانات لب دریا فراہم ہوتے ہین کثرت تشنگی مین سمجھ جنس کا
خیال جاتا رہتا ہی وہان جفتی کھانے سے زرافہ پیدا ہوتا ہی اور سمع اور عبار بھی وہین پیدا
ہوتا ہی سمع وہ بچہ جو گرگ کا بچہ کفتار سے ہو اور عبار جو کفتار کا بچہ گرگ سے ہو زرافہ
اور دیگر جانوروں سے عجیب عجیب اقسام کی نسل ظاہر ہوتی ہی یمن کے والی نے ایک
مرتبہ خلیفہ کی نذر کو زرافہ بھیجا تھا مگر جارہ ہین اسکی احتیاط نہوئی اور وہ مرگیا یہ جانور عجیب و غریب ہی
کچھ خواص اسکے معلوم نہین اسوجہ سے بیان خواص نہوا صورت اسکی یہ ہی
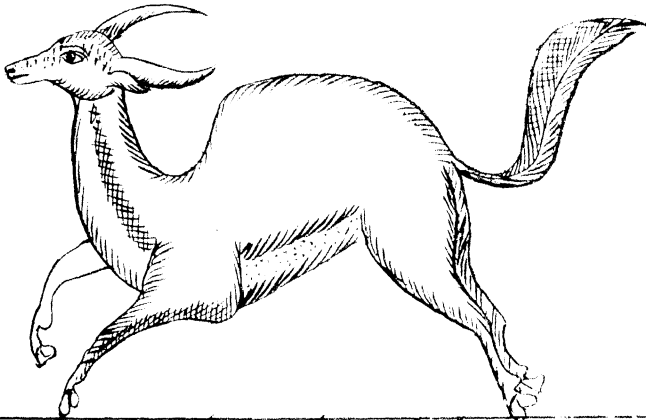
ضان یعنے بھیڑ اسمین عجب برکت ہی کہ سال مین ایک یا دو مرتبہ ایک بچہ جنتی ہی اور ہمیشہ ذبح ہوتی اور بکثرت
کثرت رہتی ہی بخلاف دیگر کہ چھ چھ سات سات بچہ جنتے ہین اور انکا نشان کہین کہین ایک دو نظر
آتا ہی یہ جانور غریب ہوتا ہی یہان تک کہ آدمی کی تعریف مین کہتے ہین کہ فلان مثل بھیڑ کے ہی شین جب
ہاتھی اور اشتر اور بھینس کو دیکھتی ہی باوجود انکی تناوری کے خوف نہین کرتی برخلاف ملاحظہ گرگ کے
جسکو دیکھتے ہی روح خائف ہوجاتی ہی حالانکہ کسی قدر عضو اس جانور سے گرگ کا طول اور دراز ہی
مگر یہ خوف جبلی ہی جو خدا کی طرف سے ہی سنا ہی کہ گلۂ گوسفند جسوقت گرگ کو دریاے بغداد کے کنارہ پر
دیکھتے ہین پانی مین غوطہ لگاتے ہین جب گرگ کا خوف فرو ہوتا ہی تو نکلتے ہین عجب تر یہ ہی کہ اکثر شب کو جو گوسفند دن کے
یہان بچے ہوتے ہین اور صبح کو جب انکو مع انکی ماؤن کے چراگاہ لیجا کر شام کو واپس لاتے ہین

ہر ایک بچہ اپنی ماں کو پہچان لیتا ہی بخلاف انسان کے کہ چند مہینے کے بعد یہ قوت حاصل ہوتی ہی
ہندوستان مین ایک قسم کی میش ہوتی ہی جسکے چھ چکتیان چربی کی ہوتی ہین سینہ پر ایک چکتی اور دونون
کندھون پر دو چکتیان اور دونون رانون پر دو چکتیان اور دم پر ایک چکتی **خواص** اسکے
سینگ کو اگر درخت کے نیچے رکھین قبل از موسم بارور ہو اور پھل شیرین ہون اگر اسکے پتے کو
شہد مین ملاکر آنکھون مین لگاوین ڈھلکا دفع ہو اور سفیدی بھی زائل کرے بہرے کے کان مین ٹپکانا بھی
مفید ہی اسکا گوشت ہمیشہ کھانا مورث آبلہ ہی اور نیند بھی غالب ہوتی ہی مرگی والے کو زیادہ تر
مضر ہی اسکے استخوان اگر درخت گز کی لکڑی مین جلاکر روغن گل سے آمیز کرکے عضو استخوان
شکستہ پر مالش کرین ہڈی جڑ جائیگی اور گوشت بھی بھر آئیگا اگر اسکی پشم کی نمکستہ درخت آس کے
پتے مین ملاکر زخمہاے فاسد پر لگاوین مفید ہو بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر اسکی پشم کو عورت
حمول کرے کبھی حاملہ نہو اگر شہد کے برتن کو اسکی پشم سفید سے ڈھانکے مورچہ نہ آوینگی صوت اسکی ہے
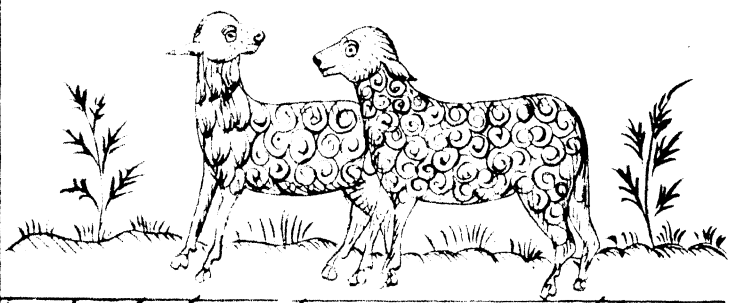
معز فارسی مین بز کہتے ہین یہ جانور احمق ہوتا ہی یعنے انسان کے ابلہ ہونے پر کہتے ہین کہ فلان بز ہی یہ جانور
بہ نسبت میش کے کثرت شیر اور سطبر اور سختی پوست مین افضل ہی اور اسکے چکتی نہین ہوتی اسکے
عوض مین اسکے داخل مین چربی ہی حق تعالیٰ کی حکمت دیکھیے کہ میش کا چمڑا تنک یعنے باریک پیدا کیا
اسواسطے اسکا پشم کثیف ہی تاکہ اسکو گرم رکھے اور بز کا پوست از بسکہ موٹا ہی اسکے فقط رونگٹے
جماے کہتے ہین کہ جب بزغالہ شیر کے بچہ کو دیکھتا ہی تھوڑا تھوڑا اسکی طرف چلتا ہی اور اسکی بو کے
پاتے ہی بیہوش ہوکر مردہ کی طرح گر جاتا ہی اور جب وہ بچہ شیر وہان سے دور ہو جاتا ہی یہ ہوش مین
آجاتا ہی ایک قسم کی عنکبوت جسکو رتیلا کہتے ہین جسوقت آدمی کے بدن پر اسکا لعاب گرتا ہی تو نہایت سخت درد
پیدا ہوتا ہی اکثر لوگ مر جاتے ہین اس مکڑی کو بزغالہ بکثرت کھاتا ہی اور بجاے نقصان کے نفع اٹھاتا ہی یعنے
فربہ ہوتا ہی بلیناس کہتا ہی کہ اگر بز سفید کے سینگ کو گھسکر شیشہ مین ... کرکے جسکے بالون پر ... ہین

جب تک اسکو علیحدہ نہ کرین وہ شخص بیدار نہوگا دیلکے پتہ کو اگر گاو کے پتہ مین ملاکر فتیلہ بناکر کان مین
رکھین بہرے کو مفید ہی اگر پلکون کے بال جسکو پربال کہتے ہین انکو نکال کر بزنر کا پتہ اس جگہ پر لگاوین
پھر بال نہ جمینگے کان کے درد مین اسکا پتہ پانی مین ملاکر ٹپکانا مفید ہی اور نیز ضعف بصر اور شب کوری کو
نافع ہی بزنر کی ڈاڑھی کا باندھنا چھپانے والے کو مفید ہی اسکا جگر کھانا عورت کی شہوت زائل
کرتا ہی یہان تک کہ مرد کی خواہش نرہی اگر اسکا سپرز یعنے تلی جو کہ اندرون شکم کے ایک قسم کا عضو ہی سپرز کی
بیماری مین کھاوین نافع ہی بلکہ اگر صاحب طحال اسکی تلی کو اپنے ہاتھ سے مکان مین لٹکاوے تو جب وہ
تلی خشک ہوجاویگی اسکے تلی کا عارضہ جاتا رہیگا اور اگر درخت جھاؤ کی شاخ مین لٹکاوین تو تاثیر قوی
ہوگی ہمیشہ اسکا گوشت کھانا اندوہ اور فراموشی لاتا اور سودا بڑھاتا ہی اگر سوئی کو بزنر کے خون سے تر کرکے
کان چھیدین وہ سوراخ مندمل نہوگا اگر لکڑی کی چوٹ لگی ہو بزنر کی تازی کھال وہان پر باندھ دے تو درد
جاتا رہے اسکے کھر کو سکنجبین مین گھسکر کھانا عارضہ سپرز کو مفید ہی اور باہ زیادہ کرتا ہی اگر اسکا ناخن جلاکر سرکہ مین
ملاکر بال خورہ پر لگاوین تو بال نکل آوین اسکا دودھ نزلہ کو مفید ہی اور زخم کا نشان مٹاتا ہی اور رنگ
صاف کرتا ہی خصوصاً عورتون کو اسکا دودھ پینا شکر ڈالکر مفید ہی اندوہ کو رفع اور شہوت
کی افزایش کرتا ہی لیکن آنکھون مین تاریکی آتی ہی اور دانتون کو بھی نقصان ہوتا ہی اسکا پتہ پیکان کو
زخم کے اندر سے نکالتا ہی اگر اسکا پیشاب جوش دیکر برابر شہد مین ملاکر لگاوین عضو سوختہ کو
مفید ہی اگر خارش پر تین مرتبہ حمام مین مالش کرین مفید ہی اسکی مینگنی چند عدد لیکر جو لڑکا
بہت روتا ہو اسکے سرہانے رکھین چپ ہوجائیگا شیخ الرئیس کا قول ہی کہ اسکا سرگین
خنازیر کو مفید ہی اگر عورت اسکے سرگین کو جلے ہوے بالون مین ملاکر حمول کرے خون استحاضہ مسدود
اسکے سرگین مین یہ تاثیر ہی کہ زنبور کا زہر دفع کرتا ہی اور سوختہ عضو کو نفع دیتا ہی صورت یہ ہی
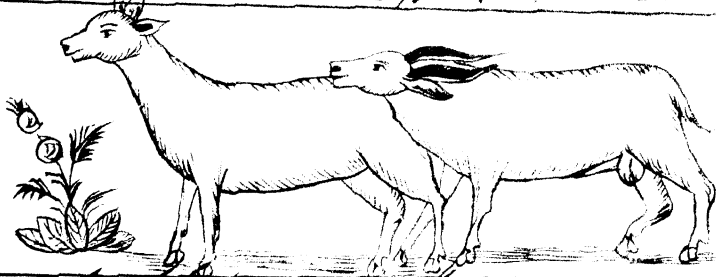
ظبی یعنے آہو یہ جانور تیز فہم اور بڑا بھاگنے والا ہوتا ہی عرب والے صبح کو اسکو دیکھنا فال نیک جانتے ہین
اسکی عقل کا یہ ذکر ہی کہ جب اپنے مسکن مین آنا چاہتا ہی اپنے عقب مین دیکھتا ہی ہر طرف نگاہ دوڑاتا ہی

کیونکہ اپنے اور اپنے بچون کا خوف کھاتا ہی پس اگر یہ بات جانے کہ کسی نے اسکو دیکھ لیا تو پھر نہین جاتا عجب یہ کہ تازہ اندرائن کا پھل اسکے پانی کو اپنے دہن کے دونون طرف کنارون سے نکال کر کھاتا ہی اسکے کھانے سے لذت پاتا ہی اسی طرح دریاے شور اور تلخ کا پانی پیتا ہی اور انکی تلخیون کی پروا نہین کرتا جن ہرنون کے مشک ہوتا ہی وہ بھی اسی طرح کے ہوتے ہین لیکن انکے مانند ہاتھی کے دو دانت بالشت بھر کے باہر نکلے ہوے ہوتے ہین انکی چراگاہ چین اور تبت اور جرجیر کے شہرون مین ہوتی ہی اور وہان پر سنبل اور بہمنین اور خوشبودار گھاس چرتے ہین عمدہ مشک وہ ہی کہ خود بخود نافہ سے باہر گرے اور یہ اسوقت ہوسکتا ہی کہ جب مادہ کی طبیعت خون کو نافہ کی طرف دفع کرے پس جب خون ناف مین پختہ ہوتا ہی آہو کو بڑی خارش معلوم ہوتی ہی پس تیز پتھرون پر ناف کو رگڑتا ہی اور نافہ نکل کر پتھر مین چسپان ہوجاتا ہی جیسے لوگون کے زخم اور دنبل سے ریم جاری ہوتی ہی لوگ ان چراگاہون مین جاتے ہین اور اس خون کو پتھرون سے حاصل کرتے ہین **خواص** اگر اسکے سینگ کا دھوان کرین گزندہ جانور دفع ہون اگر اسکی زبان سایہ مین خشک کرکے عورت کو کھلا دین تو زبان درازی رفع ہو وہ جو اسکی ناف مین خون پیدا ہوتا ہی وہ مشک ہی پس اگر اسکو شکار کرین اور خون پختہ نہوا ہو تو ناقص مشک ہی اگر اسکا پتہ ٹپکا دین کان کا درد دور ہو اسکے بال عسر البول کو نافع ہین اسکا پوست دماغ کے واسطے مقوی ہی اور خفقان کو نافع اور زہر کے واسطے تریاک ہی الانثم کو زرد کرتا ہی اور کھانے مین استعمال کرنا موجب کند ذہنی ہی صورت یہ ہی
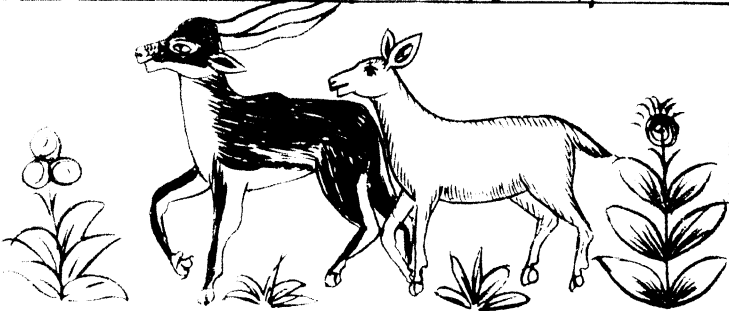
ایل یہ پہاڑی بز ہی انکی حالت مانند گوزن کے ہوتی ہی ہر سال سینگ گراتے اور جاتے اور افعی کھاتے ہین اور جب پہاڑ پر صیاد اسکی طرف جاتا ہی اور وہ دیکھ لیتا ہی پہاڑ سے نیچے کو دپڑتا ہی گو کسی قدر بلندی ہو نہ اور دو ہزار گز تک اور سینگ کے بل گرتا ہی اور چوٹ سے محفوظ رہتا ہی کہتے ہین کہ اسکے سینگون مین دو سوراخ ہوتے ہین جن سے سانس لیتا ہی اگر وہ سوراخ بند ہوجائین حبس دم ہوکر تلف ہوجاے اسکی زندگی کے سال جب سینگ کے دیکھے جاتے ہین گرہون سے ہوتے ہین کیونکہ ایک ایک گرہ ہر سال زیادہ ہوتی ہی اگر سانپ اسکو کاٹے تو یہ گنگنہ کھاتا ہی

اور پانی سے پرہیز کرتا ہی گو کتنی ہی گرمی ہو عین تابستان مین تین رات دن تک جب بھیڑیا اسکے پیچھے دوڑتا ہی تو یہ اپنے بچہ کو چھوڑ کر دریا مین چلا جاتا ہی مچھلی سے نہایت دوستی رکھتا ہی ہر دم لب دریا جاتا اور مچھلی کو دیکھتا ہی اور مچھلی بھی اُسکے دیکھنے کو پانی پر آتی ہی صیاد لوگ اسی وجہ سے اسکا پوست پہن کر لب دریا جاتے ہین تاکہ مچھلیان نکل آئین **خواص** اگر اُسکے سینگ کا برادہ ایک مثقال مع شکر پانی مین گھول کر مرگی والے کو پلاوین نافع ہو اگر گھسکر بہق اور برص پر لگاوین مفید ہو اگر گبریت کے ساتھ بخور کرین مکان سے سانپ کافور ہون اگر حاملہ کے حائل کرین آسانی سے ولادت ہو شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر بز اہلی اور بز کوہی دونون کے سینگ جلا کر دانتون مین بطور منجن ملین محکم ہون اور درد بھی موقوف ہو بز کوہی کا زہرہ اگر آنکھون مین لگاوین شب کوری دور ہو شیخ کا کلام ہی کہ تمام گزندہ جانورون کے زہرون کے واسطے بز کوہی کا پتہ پینا تریاک ہی اگر اسکا جگر بریان کر کے آنکھ مین سرمہ لگاوین پردہ چشم کی سفیدی اور تاریکی کو نافع ہو اسکا گوشت کھانا تپ ربع پیدا کرتا ہی گزدم اور زنبور کے زخم پر اگر اسکی چربی ملدین مفید ہو اور گزدم اسکے پتہ کی بو سے مرجاتا ہی سانپ کا کاٹا ہوا اگر اسکے قضیب کو تمام خشک کر کے کھائے نافع ہو اور باہ کو بھی تحریک کرتا ہی اور اسی قضیب خشک کو بول بستہ کے واسطے بھی مفید لکھا ہی اگر اسکو پانی مین دھو کر پانی پیوے درد قولنج دور ہو اگر اسکے خایہ کو خشک کرین اور پانی مین دھو کے پانی پیوین قضیب کو سخت اور حاق بکثرت کرتا ہی پوست اسکا اگر بطور دسترخوان کے بناوین اسکے گرد موس و مار و کھٹمل اور مچھر وغیرہ نہ آوینگے اسکی دم اور سینگ کی خاکستر روغن میں تر کرکے اگر تلوے مین ملین تو قمار مین ماندگی نہ لاحق ہو تا زیادہ ہو اسکے بال جلانے سے چوہے وغیرہ بھاگتے ہین اسکی دم کا بال زہر قاتل ہی جو کوئی اسکو پانی مین نوش کرے فوراً مرجاوے شیخ رئیس کہتا ہی کہ اگر بز یادہ کوہی کا سینگ اس موضع پر جہان سے خون جاری ہو لگاوین فوراً بند ہو اگر اسکی مینگنی پانی مین کرے اور بکری اسکو پیوے توفوراً مرجاوے لیکن اگر بھیڑ پیلیوے تو اسکو نقصان نہین ہوتا ہی صورت یہ ہی
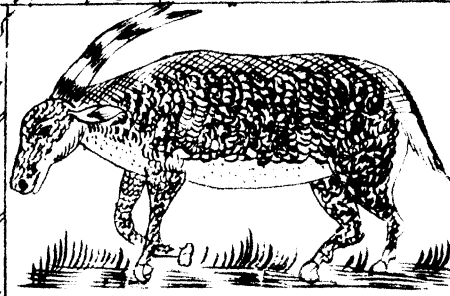
السباع یعنے جانوران درندہ اس قسم کا حیوان نمونہ شیطان ہوتا ہی کیونکہ اس قسم کے طبائع بر از غصہ اور زیادتی اور فساد اور دلیری اور خونریزی پر دلیر ہوتے ہین چہار پایون کی نوع سے انکے افعال اور اخلاق مخالف ہین چونکہ انسان کی توجہ اس قسم کی پرورش پر نہوئی جیسا کہ دیگر حیوان پر ہوئی پس حق تعالی نے

انکے وجود مین خورش حاصل کرنے کو ہتھیار بھی عطا فرمائے چنانچہ دندان اور چنگال اور قوت اور دلیری اور صورت ہیبت ناک اور کشادگی دہن اور سطبری گردن اور فراخی سینہ اور باریک کمر اور بدن کی پھرتی سب انکو عطا کیے اگر ایسا نہوتا تو اپنے رزق کے حاصل کرنے مین عاجز ہوتے اور اگرچہ یہ فقط ایک حمل مین چھ سات بچہ دیتے ہین اور سال مین دو مرتبہ تک جنتے ہین مگر بجز قلت کے کہ وہ بھی اطراف زمین کے کنارون مین پائے جاتے ہین کثرت نہین ہی یہ بھی حکمت باریتعالی ہی اگر ایسا نہوتا تو ساری زمین انھین سے بھر جاتی اور یہ بُرا فتنہ و فساد کرتے فسبحان من اقتضی حکمتہ تکثیر النافع وتقلیل الضار الله علی کل شئ قدیر یعنے کیا حکمت خدا ہی کہ اُسنے منفعت دار چیزون کو بہت پیدا کیا اور ضرر پہونچانے والی چیزون کو کم ہر آئینہ وہ سب شی پر قادر ہی اب ہم انکو لکھتے ہین جو افراد درندون سے متعلق ہین حسب حروف تہجی ترتیب سے
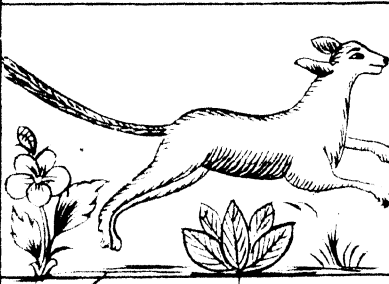
ابن آوے یعنے شغال بڑا مفسد ہوتا ہی زرد رنگ میوون کا دشمن ہی بعض کو کھاتا ہی اور بعض کو خراب کرتا ہی مرغ خانگی کی تاک مین رہتا ہی جب اسیر جاتی ہی تو اُسکے پاس آتا ہی اگرچہ کسی قدر اونچے کوٹھے پر ہو اور اپنے تئین شغال کی خورش بناتا ہی جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ حمار اسد کے پاس چلا جاتا ہی عجب تر یہ ہی کہ مرغ خانگی اگر روباہ یا بلی یا کتے کی بو پاوے اپنے تئین اُنکے روبرو سے علیحدہ کرتا ہی اور ساکت کھڑا رہتا ہی اور جب شغال کو دیکھتا ہی تو اُسکے پاس چلا جاتا ہی حتی کہ اگر سو مرغ بھی ہون وہ سب اُسکے نزدیک چلے جاتے ہین اور شغال انکو تلف کرتا ہی جب شغال چاہتا ہی کہ مرغ آبی کو شکار کرے دستہ گیاہ پانی مین چھوڑتا ہی جب مرغ اُس گھاس پر آکر بیٹھتے ہین اُسوقت عقب سے پہونچکر انکا شکار کرتا ہی **خواص** اسکی زبان جس گھر مین ہو باہم گھر مین نفاق ہو اگر اسکا زہرہ نیم درم آب گرم کے ساتھ تین روز نوش کرین درد سپرز دور ہو اور گوشت اسکا بقدر ایک مثقال کھانا دیوانگی اور شروع مرگی کو نافع ہی اور اسکا مغز استخوان بورق کے ساتھ ہمنا جس کو ازالہ کرتا ہی چھوتی
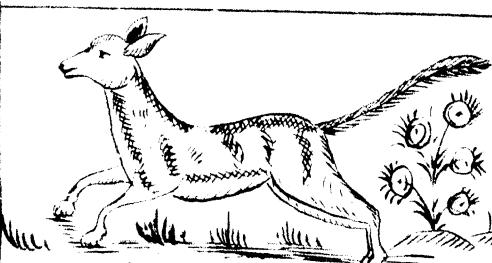
ابن عرس یعنے نیولا یہ جانور لمبا اور دُبلا ہوتا ہی چوہے کا دشمن ہی چوہے کے سوراخ مین جاکر
شکار کرتا ہی اور زیور اور جواہرات کو بہت پیار کرتا ہی نہنگ کا دشمن ہی اسکا پیٹ پھاڑ ڈالتا ہی کہتے ہین
کہ نہنگ ہمیشہ منھ کھولے رہتا ہی راسو اُسکے منھ کی راہ سے پیٹ مین جاکر اُسکی انتڑیون کو چبا چبا کر کھاتا ہی
جب نہنگ مرجاتا ہی اُسکے پیٹ سے باہر نکلتا ہی اور نیز سانپ کا بھی عدو ہی اور جب سانپ سے لڑنے
جاتا ہی تو اول ایک قسم کی گھاس ہوتی ہی کھا لیتا ہی اس باعث سے مار کا زہر موثر نہین ہوتا اور سانپ
جب اس گھاس کی بو پاتا ہی ضعیف ہو جاتا ہی اور راسو اُسپر غالب آتا ہی کہتے ہین کہ ایک چوہا راسو کے روبرو سے
بھاگا اور درخت پر چڑھ گیا راسو نے بھی اُسکا تعاقب کیا تا کہ چوہا درخت کی پھننگ پر پہونچا اور بیچارہ کو جب
کوئی مقام بالا رہی کا نہ ملا ایک پتہ پر لٹک کر اور دانتون مین دبا کر رہ گیا آخر جب نیولا اُس پتے پر نہ
پہونچ سکا اور عاجز ہوا تو سلایا اُسوقت اُسکا نر آ پہونچا تب اُس راسو نے اُس پتے کو جسپر چوہا تھا کاٹ ڈالا
اور وہ چوہا پتہ کر گرا اُس نیچے سے دوسرے راسو نے اُسکا شکار کیا **خواص** اسکا دماغ آنکھ مین
لگانا تیرگی دور کرتا ہی شیخ رئیس کہتا ہی کہ اسکا گوشت باندھنا درد مفاصل کو نافع ہی اور شراب کے ساتھ
نوش کرنا مصروع کو مفید ہی اُسکی چربی اگر دانتون مین ملی جاوے سب دانت گرجائین اور اگر کسی لکڑی مین
اسکو ملین یہان تک کہ وہ چربی اُس لکڑی مین جذب ہو جاوے بعد اُسکے اُس لکڑی سے آہستہ آہستہ
مسواک کرین سب دانت بسہولت گرجائینگے اگر لڑکون کے مسوڑھون مین اُسکی چربی ملین تو دانت بہت جلد
بے تکلیف ہموار اور کشادہ نکلینگے اگر اُسکی استخوان پشت حالت جماع مین عورت اپنے پاس رکھے ہرگز حاملہ نہو اور
اُسکے خایہ مین بھی یہی تاثیر ہی اگر دونون
تعویذ مین رکھے تو اور بہتر ہی عمل
نہوگا اسکا خون حلل خناز یر ہی
اور اگر کہین اسکا زخم کے خون
جاری کو بند کرتا ہی صورت یہ ہی

ارنب یعنے خرگوش اسکے اولاد بہت ہوتی ہی کہتے ہین کہ خرگوش ایک سال نر اور ایک سال مادہ
رہتا ہی اور مثل عورتون کے اسکو حیض بھی لاحق ہوتا ہی اسکے دونون ہاتھ بہ نسبت پیر کے کوتاہ ہوتے ہین
اوپر سے نیچے آنے مین بڑی تکلیف پاتا ہی بخلاف اوپر جانے کے بروقت سونے کے اسکی آنکھین کھلی
رہتی ہین جب بیمار ہوتا ہی برگ کل سبز کھا کر آرام پاجاتا ہی عقلمند یہان تک ہی کہ ملائم زمین پر بھی نہایت سبک جاتا ہی
تاکہ نقش پا نمودار نہو اور دشمن کے تعاقب سے بچے **خواص** اسکے سر کی استخوان سوختہ کا منجن مجلی دندان ہی

اسکا مغز دماغ کھانا عورت کو بانجھ کرتا ہی اور اگر شاید حمل رہیگا تو دوسری مرتبہ سے حمل نہ رہا کریگا
اگر گوشت اسکا بچون کے مسوڑھون مین لگا دین نہایت آسانی سے دانت برآمد ہون کہتے ہین اگر
دندان خرگوش دندان درد رسیدہ پر باندھین صحت ہو بشرطیکہ جسطرف کا جون سا دانت ہو اُسی طرف کا
دانت خرگوش کا بھی ہو اسکا زہرہ پینا غلبہ خواب لاتا ہی یہان تک کہ بغیر سرکہ پیے بیداری نہو اسکی تلی
مصری کے ساتھ کھانا کھانسی کو دفع کرتی ہی بلیناس نے لکھا ہی کہ اسکا خون پینا عورت کو بانجھ
کرتا ہی اور نیز اسکی مالش سے کلف اور بہق دور ہوتا ہی اگر اسکے گوشت کے شوربا مین جو شخص اعضا شکنی اور درد
قولنج اور درد نقرس مین مبتلا ہو بیٹھے مفید پڑے اگر اسکو سرکہ کے ساتھ نوش کرین تریاک ہے کل زہرون کا اگر
اسکے استخوان جلا کر موم مین ملا کر گلے ہوے گوشت پر لگا وین اندمال وصلاح پذیر ہو جاوے اور اسکا پنیر مایہ پانی مین
ملا کر پینا صاحب قولنج کو مفید ہی بلیناس کا مذہب ہی کہ ہر پنیر مایہ قولنج کو مفید ہی لیکن خرگوش کا پنیر مایہ بہت قوی ہی اسکا
پاؤن بوجع مفاصل مین باہتیاز استعمال کے
کے باندھنا نافع ہی اگر اسکا اندام نہانی
پکا کر عورت کھاوے بمجرد قربت مرد کے
باردار ہو اہل عرب کا قول ہی کہ اسکی
شتالنگ کو باندھنا جادو سے محفوظ
رکھتا ہی اسکا دھوان پیٹھ کے
درد کو نافع ہی جس عورت کا حیض بند ہو تو وہ چند بال اسکے فتیلہ بنا کر فرج مین رکھے تو اخون بند ہو جاوے
اور اسکے سرگین رکھنے سے حاملہ ہو صورت یہ ہو

اسد یعنے شیر یہ حملہ درندون سے قوت اور دلیری اور بزرگی مین فرد اور دیگر جانورون کو خوف دلانے والا ہوتا ہی خدا نے
اسکو سر اور گردن کی کلانی اور گول چہرہ گوشہ دہن کی فراخی دانت اور چنگل کی تیزی سینہ کی کشادگی ہاتھ پانون کی فربہی کمر
پتلی آواز بلند عطا کی کہ کسی سے نہ ڈرے اور کوئی حیوان اس سے برابری نہ کر سکے کہتے ہین دوسرے کا مارا ہوا شکار نہین کھاتا
البتہ اپنا کیا ہوا شکار دل اور جگر کھانے کے بعد دوسرون کی خورش کو چھوڑ دیتا ہی رات کے وقت دف کی
آواز سے نہایت خوش ہوتا ہی تاریک راتون مین آگ کی روشنی جدہر دیکھے اسطرف جاوے اُسوقت نہایت تواضع سے
اسکی تندی فرو ہو جاتی ہی کہتے ہین کہ جو کوئی اسکے ساتھ نہایت خواری اور عاجزی سے پیش آئے اسکا دشمن نہین ہوتا گو کہ
کتنا ہی گرسنہ ہو اور جب شکار رکھتا ہی نمک کی خواہش کرتا ہی اور جب بیمار ہوتا ہی تو لنگور کا گوشت کھا کر آرام
پاتا ہی لیکن جب تپ اسکو آتی ہی تو بہت کم صحت پاتا ہی اور جب پیکان تیر اسکے جسم مین رہ جاتا ہی

توسعد جو ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے اُسکے کھانے سے باہر نکلجاتا ہے اور یہ تاثیر فقط شیر کو حاصل ہے اگر
کوئی خراش یا زخم ہو پہونچے مکھیان اسقدر فراہم ہوتی ہین کہ اسکے مرجانے تک دور نہین ہوتی ہین اور
طاؤس اور خروس سفید سے بھاگتا ہے اور شیر کی شورش سے کل حیوانات بھاگتے ہین مگر گدھا کہ اسکو مجرد
آواز طاقت رفتار نہین رہتی ہے یہ جانور جب گرسنہ ہوتا ہے تو خاموش رہتا ہے جب تک شکار نہ حاصل
کرلے تاکہ آواز سے کوئی جانور نہ بھاگ جاوے بروقت حمل کے بچہ اسکا مان کے پیٹ مین اپنے ناخن سے
اسکے رحم کو مجروح کرتا ہے اور اس نظر سے جب مادہ اسکی قریب ہلاکت ہوتی ہے تو شیر نر اسکی خورش
کے واسطے سوسمار لاتا ہے تاکہ مادہ اُسکی کھانے سے صحیح اور تندرست ہو اور تسہیل ولادت ہو اس حیوان کی مادہ
وضع حمل کے وقت زمین تر اور شور ڈھونڈھتی ہے تاکہ بو نشی سے اُسکے بچہ کو آزار نہ پہونچے اور جب بچہ کے پاس سے
جاتی ہے تو اپنے پنجون کے نشان مٹاتی ہے تاکہ کوئی اسکا سراغ نہ پاوے جب شیر واسطے شکار کے نکلتا ہے اسکا بچہ بھی ہمراہ
دوڑتا ہے اور جب کوئی آواز سنتا ہے تو دھاڑتا ہے شیر اسکو اپنے پیٹ کے نیچے کرکے اُسکے کانون مین رعد کی طرح گونجتا ہے
تاکہ اسکے دل سے ہر ایک کی آواز کی ہیبت جاتی رہے کہتے ہین کہ حیوانات مین شیر کے برابر اور کوئی گندہ دہن نہین ہوتا
اسکی آنکھ تاریکی مین مانند شعلہ کے روشن ہوتی ہے جیسے کہ پلنگ اور گربہ اور مار کی آنکھین کہتے ہین کہ
شیر بھری ہوئی مشک سے بھاگتا ہے اور حائضہ عورت کا بھی تعرض نہین کرتا ملاحون سے **حکایت** ہے
کہتے ہین کہ ایک شیر نے ایک لنگرگاہ پر آکر دیکھا کہ کشتی کی رسی ایک درخت سے بندھی ہے اور وہ وقت
شب کا تھا پس یہ سمجھا کہ کوئی نہ کوئی شخص اس رسی کے کھولنے کے واسطے ضرور آویگا پس شیر اپنی آنکھین
بند کیے چپکا اس درخت کے نیچے لیٹ رہا اور آنکھون کو اسواسطے بند کیا کہ شب کو مثل شعلہ کے چمکتی ہین تو
لوگ پہچان جاوینگے پس وہی ہوا کہ جو شخص اس رسی کے کھولنے کے واسطے آتا تھا اُسکو مار ڈالتا تھا بعد
کئی آدمیون کے مرنے کے معلوم ہوا **خواص** اگر اسکا دماغ روغن زیتون مین ملا کر عضو رعشہ دار یا
پٹھہ کٹے ہوے پر ملین مفید ہے اگر اسکے دانت لڑکے کے گلے مین آویزان کرین بلا درد و تکلیف کے دانت نکلین
جو کوئی اسکے دانت اپنے پاس رکھے درد دندان سے بےخوف ہو اگر اسکا زہرہ نوش کرے دلیری ہو اور مرگی
اور فیل پاکا عارضہ دور ہو اسکا آنکھ مین لگانا روانی خون کو بند کرتا ہے اگر خنازیر یعنے کنٹھ مالا پر ملین مفید ہو
اور چربی اسکی بواسیر اور آماس گرم کو بھی نافع ہے اور نیز چھائین اور پھوڑون کو اگر اپنے چہرہ پر ملین
بےخوف ہوجاوین اور کوئی درندہ اُسکے پاس نہ آوے اگر اسکی دونون آنکھون کے درمیان کی
چربی روغن گل کے ہمراہ چہرہ پر غازہ کرین جو کوئی اسکو دیکھے خوف کھاوے اسکا گوشت فالج
اور استرخا والے کو نافع ہے اسکے خون کی مالش سے سرطان جو ایک عارضہ ہوتا ہے دور ہوجاتا ہے

اگر ہینگ مین ملاکر برص پر لگادین زائل ہو جاوے اِسکا خایہ منی کا مادہ قطع کرتا ہی اگر اُسکو گلاب مین گھسکر مرد نوش کرے تو اُس سے کوئی عورت حاملہ نہو اُسکا پنجہ جس آدمی کے پاس ہو اُسکے گرد کوئی درندہ نہ آئے اگر اُسکا پنجہ جس پانی مین گرے اور اُسکا پانی جو چارپایہ پیوے ایسا لاغر ہو کہ کبھی فربہی نہ آوے اُسکے پوست پر بیٹھنے سے صاحب بواسیر کو منفعت ہی اسی طرح اگر تپ ربع والے بھی دن مین دو مرتبہ اُسپر آرام کرین صحت پاوین اور نیز قولنج کو بھی مفید ہو اگر اُسکے چمڑے سے ڈہل یا نقارہ مڈھین اُسکی آواز جس گھوڑے کے کان مین پہونچے بیمار ہو جو کوئی اُسکے پیشانی کا چمڑہ پگڑی یا ٹوپی کے نیچے پیشانی کے پاس چھپاوے تو لوگ اُس سے ہیبت کھاوین اور بادشاہون کی نظر مین عزیز ہو اگر اُسکا چمڑہ دوسرے درندون کی کھال مین پیوند کرین اُسکا رویان آپ سے آپ جھڑ جاوے اور اگر بال اُسکے جلاکر اُسکی خاکستر موم روغن مین ملاکر آبلہ پر لگاوین فوراً اچھا ہو جاوے اگر اُسکے سرگین کو شراب مین ملاکر کسی شرابی کو پلادین دوبارہ اُسکو خواہش شراب کی نہوگی بلکہ شراب کا دشمن ہو جائیگا صورت یہ ہی

ببر یہ جانور شیر سے بھی زیادہ قوی ہوتا ہی اور شیر و پلنگ کا دشمن جب یہ جانور پلنگ کے شکار کرنے کا عزم کرتا ہی تو شیر اُسکو مدد دیتا ہی کتے کے گوشت کھانے سے اُسکی بیماری دور ہوتی ہی حالت پیری مین اگرچہ گرسنہ ہو مگر بخلاف گرگ کے آدمی کا متعرض نہین ہوتا ہی اُسکی مادہ وضع حمل کے ایام مین درخت فنجانشت کے نیچے جاکر جنتی ہی اور تین دن مین ایک مرتبہ بچہ کو دودھ پلاتی ہی اور سوسمار کا کھانا بچون کو سکھلاتی ہی **خواص** اِسکا پوست نہایت دلدار ہوتا ہی جسکے آبلہ ہو وہ اگر اِسکی کھال کا بچھونا بناوے مفید ہو اگر اِسکا زہرہ پانی مین ملاکر صاحب سرسام کے سر مین لگاوین مفید ہی اور عورت اگر اِسکو حمول کرے بانجھ ہو جاوے یہان تک کہ اگر حمل ہو گرا دے اگر اِسکی شتالنگ یعنے پانون کی

صورت ببر
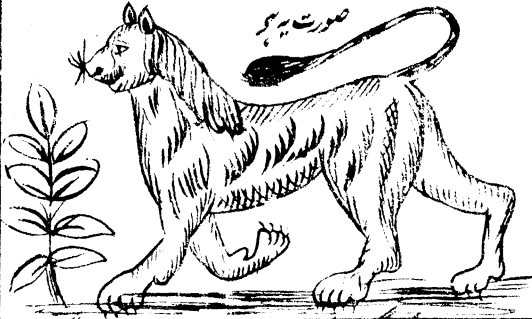
ہڈی کو [illegible] کے پیر مین
باندھین اگرچہ ساٹھ
کوس چلے تکلیف نہ پاوے
اگر اسکی کھال کا دھوان
صاحب تپ ربع کے زیر دامن
دیا جاوے نافع ہی اسکے پیٹ کے
دھوین کی بو سے مورچہ پیدا ہوتے ہین اور اسکے سرگین کے دھوین سے جملہ حشرات جانور بھاگ جاتے ہین

ثعلب یعنے روباہ اگرچہ دیکھنے مین ضعیف ہی مگر حیلہ گری سے بڑے جانورون سے میسر ہوتی ہی
یہ جانور اپنے گھر مین باہر نکلنے کے دو سوراخ رکھتا ہو تاکہ اگر کوئی دشمن گھس آوے دوسرے دروازہ سے
نکل کر وہ دروازہ ہشیار کرے ہر سال اسکے رونگٹے گر جاتے ہین اسی سبب سے عارضہ بالخورہ کو
داء الثعلب کہتے ہین پس جب وہ مکوے کھاتی ہی بال جم آتے ہین اسی سے مکوے کو عنب الثعلب کہتے ہین
اپنے مکان کے گرد مین پیاز دشتی ڈالدیتی ہی اور فراغت سے آرام کرتی ہی اور گرگ سے نہین ڈرتی
کیونکہ اگر گرگ پیاز دشتی پر پانون رکھدے فورًا مرجاوے جب یہ گرسنہ ہو اور کوئی خورش نہ ملے
جنگل مین مردہ کے مانند پیٹ پھلا کر رہ جاتی ہی اسطرح کہ چند روز کی مری ہوئی لاش کا گمان ہو تا آنکہ
پرندہ اسکے بدن پر آکر جمع ہوتے ہین اسوقت انکا شکار کرتی ہی اور جانور شکاری کو اپنے ہاتھ پیر سے
زخمی کرتی ہی اور اگر وہ جانور اس سے زبردست ہوتا ہی تو اسکو دیکھتے ہی مردہ بنجاتی ہی ساہی کے
شکار مین عجب مکاری کرتی ہی یعنے جہان ساہی نے اسے دیکھا فورًا اپنے سر کو شکم مین ڈال کر اپنے
کانٹون کو دراز کرتی ہی اسوقت روباہ اسپر پیشاب کرتی ہی اور اسکے پیشاب سے اسکو نہایت
اذیت ہوتی ہی چار اپنے منھ کو اٹھا کر جسم کو کشادہ کرتی ہی پس فورًا روباہ اسکے پیٹ کو پکڑ کر
کھا جاتی ہی بیماری کی حالت مین دشتی پیاز کھانے سے صحت پاتی ہی جب اسکے بدن مین جوئین
پڑتی ہین تو ایک کپڑا اپنے منھ مین پکڑکے پانی مین کھڑی ہوتی ہی اور اندک اندک پانی کی گہرائی
کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور جوئین سب طرف سے اسکے سر کی طرف جمع ہوتی جاتی ہین بعد اسکے
تھوڑا تھوڑا اپنے سر کو بھی پانی مین ڈبوتی ہی تا اینکہ وہ جوئین اس کپڑہ پر آجاتی ہین اسوقت اس
کپڑہ کو پھینک کر اور غوطہ لگا کر نکل آتی ہی اور انکے آزار سے نجات پاتی ہی ایک شخص کہتا تھا کہ مین نے
راستہ مین دیکھا کہ ایک روباہ دم چرائے ہوئے ایسی پڑی تھی کہ مین مردہ سمجھا جب گئے اسکی طرف

دوڑے اور وہ سمجھی کہ کتون کو میرا مکر معلوم ہو گیا فوراً اٹھ کر بھاگی اور درختون مین چھپ گئی **خواص**
جس برج یا مکان مین کبوتر بہت رہتے ہون اگر اسکا سر وہان لٹکا دین تو سب کبوتر اڑ جاتے ہین
لڑکون کا عارضہ ام الصبیان اسکے دانت باندھنے سے دور ہوتا ہی اور نیند مین چونکنا اور سوتے
مین خوف کھانا بھی دور ہوتا ہی اگر کسی کے داہنے طرف کے دانت مین درد ہو اسکا داہنا دانت
باندھنے سے دفع ہو جائیگا اسی طرح سے بائین طرف بایان دانت اسکا موثر ہی اسکا زہرہ اگر سرمہ مین
ملا کر لگا دین دھلکا بند ہو اسکا گوشت پکا کر چند روز کھانا جذام و فالج اور لقوہ کو نافع ہی اگر اسکی چربی درد
نقرس پر ملین فوراً درد دور ہو اگر اسکی چربی انار کی لکڑی مین لگا کر گھر مین رکھ دین تمام کھٹمل اسپر جمع ہون اسکا
گردہ اگر خنازیر پر لگا دین نفع پہونچاوے اسکا خایہ لڑکون کی گردن پر باندھنا دندان آسانی سے نکالتا ہی
اگر اسکا قضیب درد سر کے عارضہ مین پاس رکھین مفید ہی اسکی کھال بہ نسبت اور پوستون کے عمدہ ہوتی ہی
شیخ رئیس نے کہا ہی کہ اسکی کھال سرد اور بلغمی اور صفراوی مزاج کو مفید ہی خون اسکا لڑکون کے سر پر
لگانا اگرچہ گنجے ہو بال جم آوین جسکے پاس اسکا خون ہو اسپر مکر و حیلہ کسی کا نہ چلیگا صورت اسکی یہ ہی

صورت حریش
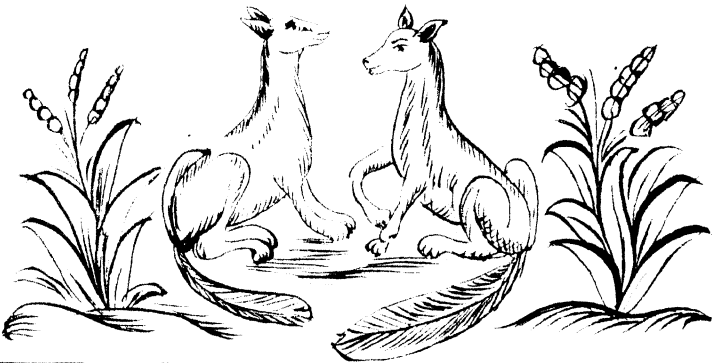
حریش ایک قسم کا حیوان ہی مانند بزغالہ کے اسکو
دوڑنے کی طاقت خوب ہوتی ہی اسکے سر پر
ایک سینگ ہوتا ہی یہ جانور دونون سرے دوڑتا ہی
اور کوئی اسکے برابر دوڑ نہین سکتا کیونکہ بڑا سخت
دوڑنے والا ہی لکھا ہی کہ یہ جانور ملک سجستان و بلغار مین ہوتا
خواص جسکا گلا پڑ گیا ہو یا خناق کا عارضہ ہو

تو اُسکا خون گرم پانی مین ملا کے غرغرہ کرے فوراً صحت پاوے اسکا گوشت تنظوریون مین پکا کر
کھانا قولنج کو مفید ہی اسکی چربی اسی کے شتالنگ کی راکھ مین ملا کر درد عرق النسا پر ملنا نافع ہی

خنزیر یعنے خوک یہ جانور سخت اور بدشکل ہوتا ہی ہاتھی کی طرح اسکے بھی دو دانت ہوتے ہین اور
گاومیش کی صورت پر سر اور گاو کے مانند اسکے سُم ہوتے ہین بروقت تحریک شہوت کے سر نیچے کر کے
آواز بلند کرتا ہی اُنکی لڑائی سخت ہوتی ہی جب کہ مادہ پر لڑتے ہین خوک نر اپنے بدن کو درختون پر رگڑتے ہین
تاکہ کھال قوی اور سخت ہو جاوے اور اسی سبب سے پھر اُسپر دانت کسی جانور کا موثر نہین ہوتا اور زمین کو
یہ حیوان اپنے دانت کے وسیلہ سے کھودتا ہی یہ جانور بڑی کثرت سے جننے والا ہوتا ہی ایک مرتبہ مین بیس بچہ تک
ہوتے ہین اور سانپ کو نہین کھاتا اور نہ سانپ کا زہر اسمین اثر کرتا ہی اور روباہ سے زیادہ حیلہ ساز ہوتا ہی اکثر
سوار کے روبرو سے بھاگتا ہی یہان تک کہ سوار جب اسکے تعاقب سے تھک جاتا ہی اُسوقت سوار اور
اُسکے گھوڑے کو اپنے دانتون کی ضرب سے مار ڈالتا ہی جب کوئی اس حیوان کو فربہ کرنا چاہے لازم ہی کہ
اوّل اسکو تین روز گرسنہ رکھے بعد غذا بکثرت کھلاوے دو روز مین بہت بہتر فربہ ہو جائیگا نصاریٰ
روم کی سرزمین پر ایسا ہی کرتے ہین جب یہ بیمار ہوتا ہی خرچنگ کے کھانے سے آرام پاتا ہی اسکے خواص
عجیبہ سے یہ ہی کہ اگر خوک کو گدھے کی پیٹھ پر باندھین اسطرح پر کہ حرکت نہ کر سکے پس جسوقت گدھا پیشاب
کرے فوراً خوک مر جائیگا اگر کُتے کو اپنے دانتون سے کاٹے تو تمام اُسکے بال گر جائین اور جب اسکی
آواز ہاتھی سنتا ہی فوراً مر جاتا ہی **خواص** اسکے دانت ہمراہ رکھنا لوگون کی نظر مین عزیز کرتا ہی اور چشم بد کا
اثر نہین ہوتا اسکا زہرہ خشک کر کے بواسیر پر لگانا نافع ہی اسکا گوشت ہر قسم کے گوشت سے ناپاک تر ہی
اگر چند روز رکھین کیڑے پڑ جاوین لیکن ان کیڑون کا کھانا جانوران گزندہ کے زہر کو نافع ہی زخمی عضو پر
اسکی چربی لگانا مفید ہی اگر کبوتر کے انڈے مین اسکا سرگین ملا کر خنازیر پر لگاوین مفید ہی اور
دُملون کو بھی پکاتا ہی اسکی تازی چربی بواسیر کو بھی نافع ہی اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو اسکی ہڈی اُسپر
باندھین فوراً درست ہو جاوے اور عضو نہایت مضبوط ہو جاوے یہ خاصیت اور حیوانات کی ہڈی مین
نہین ہی اگر اُسکو کتان کے کپڑے مین جیب پیدا کر کے چوتھیا والے کے حمائل کرین صحت ہو اگر اسکو جلا کر
تھیلی مین باندھ کر اُس رہگذر پر ڈالدین جہان سے پانی دھانون کے کھیت مین جاتا ہو تو غلہ کثرت سے
ہوگا اور خوک سے کچھ زیان نہ پاویگا اگر اسکی ہڈی جلا کر ناسور پر لگاوین مفید ہی اسکا پوست جہان رکھین
مچھر نہ ہونگے اسکا سُم جلا کر شکر مین ملا کر جوش کر کے جو بچھونے پر پیشاب خطا کرتا ہو اگر پیوے تو یہ عارضہ
دفع ہو جاوے اگر اسکے پشت پا کی ہڈی کو اسقدر جلاوین کہ سفید ہو جاوے پس وہ خاکستر قولنج والے کو پینا مفید ہی

شیخ رئیس نے کہا ہی کہ برص پر اسکا ملنا مفید ہی اگر اسکا پیشاب انگوری شراب مین ہوے ین سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کردے سیب کے درخت مین اسکا سرگین لگانا میوہ کو سرخ رنگ کرتا ہی اور بہت بارور کرتا ہی اگر عورت اسکے پیشاب کا شیافہ کرے نفاس کی بیماری دور ہو اور بچہ کی جھلی دور ہو جاوے اور درد دل کو تحلیل کرے صورت اسکی یہ ہی
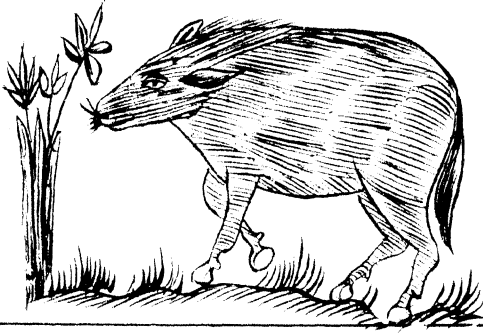
دب یعنے ریچھ بڑا تنا ور اور فربہ اور تنہائی پسند ہوتا ہی ایام سرما مین گوشہ گیر رہتا ہی اور موسم بہار تک باہر نہین نکلتا اور وہان پر اپنے ہاتھ پاؤن چاٹ چاٹ کر گرسنگی دفع کرتا ہی موسم بہار مین باہر نکلتا ہی اور فربہ ہوتا ہی گاؤ کا دشمن ہی جب بیل چاہتا ہی کہ اپنے سینگ سے اسکو زخمی کرے تو یہ اسکی پشت پر سے آکر اپنے دونون ہاتھون سے اسکے سینگ پکڑ کر کاٹتا ہی اور اسکو زخمی کرتا ہی اسکی مادہ وضع حمل کے وقت کالا پتھر جسپر بجلی گری ہو ڈھونڈھتی ہی تاکہ اسپر بیٹھے اور وضع حمل آسانی سے ہو اور جب ایسا پتھر نہین پاتی ہی تو اس ستارہ کے روبرو کھڑی ہوتی ہی جسکا نام بنات النعش صغرے ہی تب اسے آسانی ہوتی ہی اور اسی سبب سے اس ستارہ کو دب الاصغر بھی کہتے ہین طہماسپ حکیم کا قول ہی کہ اسکی مادہ گوشت کا ایک لوتھڑا جنتی ہی جس سے کوئی صورت ظاہر نہین ہوتی ہی پس وہ مادہ چاٹ چاٹ کر اسکے عضا نکالتی ہی اور اپنے بچون کو چھوڑ کر کفتار کے بچون کو دودھ پلاتی ہی اس سبب سے عرب کہتے ہین کہ فلان احمق من جہیر یعنے فلان شخص مادہ ریچھ سے بھی زیادہ احمق ہی اسپر کوئی درندہ غالب نہین آتا الا شیر ایک آدمی **حکایت** کرتا تھا کہ شیر نے اسکا عزم کیا وہ درخت پر چڑھ گیا مجھے درخت پر دیکھ کر شیر نیچے کھڑا ہو گیا اور اوپر ایک ڈال پر ریچھ بیٹھا تھا مین نہایت متحیر تھا کہ ان دونون بلاؤن سے کیونکر نجات پاؤنگا یکایک ریچھ نے انگلیون کے اشارہ سے منع کیا کہ کوئی بات نہ کرنا کہ شیر مجھسے واقف ہو اتفاقاً میرے پاس ایک چھری تھی مین نے اس سے اس ڈال کو جسپر ریچھ تھا آہستہ آہستہ کاٹنا شروع کیا اور ریچھ میری طرف دیکھا کیا آخر ریچھ مع ڈال کے زمین پر جا گرا اور شیر سے لڑائی شروع ہوئی آخر کو شیر غالب ہوا ریچھ کو پارہ پارہ کر دیا اور کھا پی کر اپنی راہ لی اور مین نے سلامتی سے اپنی راہ لی **خواص** اسکے دانت

اگر عورت کے دودھ مین گھسکر لڑکے کو پلادین اُسکے دانت آسانی سے برآمد ہونگے اگر اسکی آنکھ کتان کے کپڑے مین باندھکر صاحب تپ ربع کے باندھین نافع ہو اسکا زہرہ فلفل گرد یعنے سیاہ مرچ مین ملاکر گنج پر ملنا مفید ہی اگر کسی قدر اسکا پتا دندان کرم خوردہ پر ضماد کرین مفید ہو آنکھ مین لگانا تاریکی دور کرتا ہی شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اگر اسکا کوئی عضو صاحب صرع اپنے پاس رکھے صحت پاوے اگر اسکی چربی کالے کوے کی چربی کے ساتھ بالون مین لگادین جلد سفید ہونگے اگر اسکی چربی پانون کی بوائی مین بھردین آرام ہوجاے اور برص پر ملنا مفید ہی اگر اسکا خون قصب الذریرہ کے ساتھ پیسکر جس عضو پر لگادین ہرگز بال نہ جمینگے اگر آنکھون مین اسکا خون لگادین پربال دور ہون اسکا جمڑا اگر بداخلاق آدمی پر باندھین نیک اخلاق ہوتا ہی صورت اسکی یہ ہی
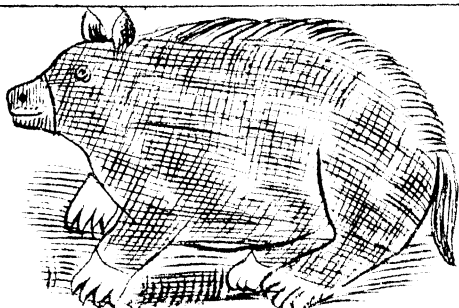
دلق یعنے دلہ یہ جانور کالی بلی سے زیادہ مشابہ ہوتا ہی اور بسبب وحشت کے پالو نہین ہوسکتا کبوتر کا دشمن ہی جس وقت کبوتروں کی کابک مین آوے اگرچہ سو کبوتر ہون سب کو ہلاک کر ڈالے اژدہے کا بھی دشمن ہی کہتے ہین کہ اژدہا اسکی آواز سے مرجاتا ہی کہتے ہین کہ سرزمین مصر مین اژدہا کی کثرت ہی اگر وہان یہ جانور نہوتا تو کوئی بود و باش نہ کرسکتا **خواص** اسکی داہنی آنکھ تپ والے پر باندھنا مفید ہی اگر اسی آنکھ کو پارچہ کتان مین باندھ کے صاحب تپ ربع کے باندھین مفید ہی اگر اسکی بائین آنکھ باندھین پھر تپ ربع عود کرے اسکا خون ناک کی راہ سے دماغ پر کھینچنا مرگی کو مفید ہی اسکے بالون کے دھوین سے کبوتر فرار ہوتے ہین اور نیز سانپ اور بچھو بھی بھاگتے ہین اسکے پوست کا بستر بنانا بواسیر کو دفع کرتا ہی اسکے خایہ کے دھوین سے گھر کے چوہے کافور ہوجاوینگے صورت یہ ہی
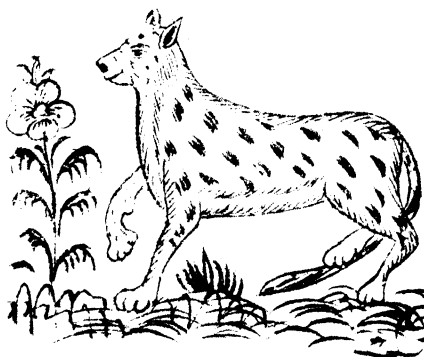
ذیب یعنے گرگ یہ جانور بڑا پلید اور غارتگر اور دشمن اور سرکش اور مکار ہوتا ہی اور جس طرف حملہ کرتا ہی بہت کم اسکی جست خطا کرتی ہی اور آپسمین با ہمدگر اعتماد نہین رکھتے ہین جب ایک جا ہوتے ہین ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتے ہین کیونکہ یہ فرقہ اپنے نفس سے بھی امین نہین ہو اگر اس فرقہ مین کسی کے زخم ہو پہنچے یا بیمار ہو جاوے تو اور بھیڑیے اسکو ناتوان سمجھکر ہجوم کر کے کھا جاتے ہین عجز السلومی شاعر کہتا ہی فتی لیس لابن العم کالذیب + یری لصاحبہ ما فہو آکلہ یعنے جوان مرد کو چاہیے کہ اپنے برادر کی مدد کرے نہ مثل بھیڑیے کے جیسا کہ وہ اپنے ہمجنس کو زخمی دیکھ کر کھا لیتا ہی اسکے درپے آزار ہو اور یہ فرقہ بسبب اپنے خوف باہمی جب سوتا ہی تو گرد اگرد ایک دوسرے کے ہو کر ایک آنکھ بند کر کے سوتا ہی اور دوسری آنکھ سے دیکھا کرتا ہی حمید بن ثور ہلالی کا قول ہی ع ینام باحدی مقلتیہ ویتقی + باخری المنایا فہو یقظان ہاجع یعنے شخص ایک آنکھ بند اور ایک آنکھ کھول کر سوتا ہی پس گویا وہ بسبب خوف کے جاگتا رہتا ہی اسکی مادہ بہ نسبت نر کے زیادہ تر مفسد ہوتی ہی کیونکہ اسکو اپنے بچون کی فکر ہی جسوقت بھیڑیا دوسرے حیوانات کے مقابلہ مین عاجز ہوتا ہی تو فریاد کر کے اپنے ہمجنسون کو فراہم کر لیتا ہی تاکہ وہ اسکی مدد کرین جسوقت یہ جانور بیمار ہوتا ہی تو اپنے گروہ سے جدا ہو جاتا ہی اس خوف سے کہ اگر ہمجنس اسکی بیماری سے خبردار ہونگے تو کھا لینگے تلوار اور تیر سے خوف نہین کرتا ہی مگر لاٹھی اور پتھر سے کہ اسکے مقابل نہین آتا بخلاف اسکے کہ جو کوئی اسپر تیر یا تلوار لگاوے فورًا اسکے مقابلہ پر آکر حملہ کرتا ہی بیماری کی حالت مین ایک قسم کی گھاس کھاتا ہی جسکو جعدہ کہتے ہین اور اسکی خورش سے آرام پاتا ہی جب بکریون کے نزدیک پہونچتا ہی دور سے آواز کرتا ہی تاکہ شکاری کتے ادھر متوجہ ہون اور خود دوسری طرف سے جاتا ہی اور بکریون کو اٹھا لیجاتا ہی اور اکثر بکری کی گردن پکڑ کے دم مارتا ہی اور اسکی دم مین یہ تاثیر ہوتی ہی کہ بکری خود بخود اسکے ساتھ چلی جاتی ہی اور یہ فعل قبل طلوع آفتاب کے کیا کرتا ہی کیونکہ جانتا ہی کہ تمام رات کتے نگہبانی کرتے ہین اور صبح کو سو جاتے ہین کہتے ہین کہ اگر بھیڑیا آدمی کے بائین طرف سے آوے تو اسکو سانح کہتے ہین آدمی اسپر غالب ہوتا ہی اگر جانب راست سے آوے تو اسکو بارح کہتے ہین پس آدمی مغلوب ہوتا ہی اور یہ امر اکثر تجربہ مین آچکا ہی اور باعتبار شکار ہونے یا نہونے کے سانح اور بارح ہرنیون مین بھی ہوتا ہی کہتے ہین کہ بھیڑیے کے پیچھے گھوڑا نہین دوڑتا ہی اور اگر گرگ گھوڑے کو کاٹتا ہی تو اسکی طاقت رفتار زیادہ ہوتی ہی اور اگر گوسفند کو کاٹے تو اسکا گوشت عمدہ ہو جاتا ہی کہتے ہین کہ برخلاف شیر اور ببر کے جو ضعیفی مین انسان سے تعرض نہین کرتے ہین بھیڑیا بڑھاپے مین بھی آدمی پر چوٹ کرتا ہی بلیناس نے خواص کی کتاب مین لکھا ہی

زجب اوّل بھیڑیے کی آنکھ آدمی پر پڑتی ہی تو انسان سست اور وہ قوی ہوتا ہی اور اگر انسان اوّل دیکھ لے تو انسان قوی اور گرگ مغلوب ہو جاے **خواص** اگر اسکا سر کبوتر خانہ مین رکھین بلی وہان نہ جاویگی اگر اسکا سر بکریون کے رہنے کے مکان مین دفن کردین سب بکریان بیمار ہو کر مرجاوین اگر اسکا سر جلا کر اسکی خاکستر لگاوین درد دندان رفع ہو اسکی داہنی آنکھ جسکے پاس ہو وہ رات کو نڈر ہوگا اور اسکی بائین آنکھ دافعہ خواب ہی اسکے دانت جسکے پاس ہون اسپر کوئی بھیڑیا غالب نہوگا اگر گھوڑے پر حمایل کرین تیز رد ہو جاے اگر اسکی خاکستر دانتون مین منجن کرین درد دور ہو اگر اسکا زہرہ مشک کے ہمراہ مرگی والے کو پلاوین مفید ہو اور عورت اسکے شیاف لینے سے حاملہ ہوتی ہی اور آنکھ مین لگانے سے ڈھلکا دور ہوتا ہی اسکا خون روغن جوز مین ملا کر کان مین ڈالنا بہرے کو مفید ہوتا ہی اگر عورت نوش کرے بانجھ ہو جاے اسکا خایہ بریان کرکے کھانا باہ زیادہ کرتا ہی جو کوئی اسکو اپنے پاس رکھے وہ بہت سی عورات پر متصرف ہوسکتا ہی اسکا کعب یعنے استخوان پا جو کوئی اپنے پانون مین باندھے چلنے سے ماندہ نہوگا جو شخص کعب راست اسکا اپنے پاس رکھے تو مردون سے خصومت مین غالب رہیگا اور کعب چپ کے پاس رکھنے سے عورتون سے خصومت مین غالب آویگا اسکے چمڑے کا بستر بنانا قولنج کو دفع کرتا ہی اسکی دم جس گانون مین دفن کرین وہان مکھیان نہ آونگی کہتے ہین اگر عورت بھیڑیے پر پیشاب کرے بانجھ ہو جاوے اگر صاحب قولنج اسکا سرگین خشک کر کے نوش کرے تو درد قولنج دور ہو بلیناس کہتا ہے کہ اگر قولنج والے کی ران مین اسکے سرگین کو باندھین تو بھی نافع ہو صورت یہ ہی

شنادیہ حیوان ہاتھی کی صورت ہوتا ہی مگر اس سے قد و قامت مین چھوٹا اور بیل سے بڑا جسوقت اسکی مادہ جننے کو ہوتی ہی اسکا بچہ سر باہر نکال کر چارہ کھاتا ہی اور جہان بچہ زمین پر گرا فوراً اس خوف سے بھاگتا ہی کہ اسکی مان اسکو چاٹ چاٹ کر مار ڈالے گی کیونکہ اسکی زبان مین کانٹے ہوتے ہین ابو ریحان خوارزمی کا قول ہی کہ ہند کی سرزمین پر ایک حیوان ہوتا ہی جو مان کے پیٹ سے سر نکال کر چارہ

کھاتا ہی اور پھر اندر چلا جاتا ہی اور جب قوی ہو جاتا ہی تب شکم سے باہر نکلتا ہی اور بسبب خوف جان کے دوڑتے
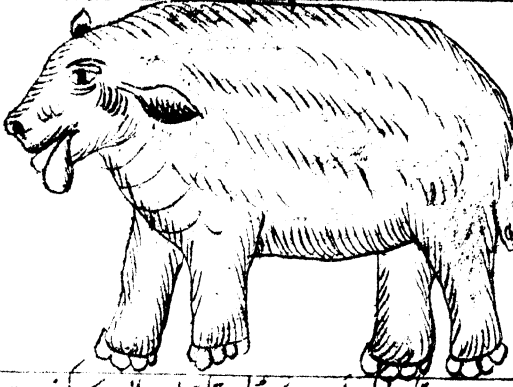
ہین اپنی ماں سے سبقت
لیجاتا ہی کیونکہ اسکی ماں
اسکو بسبب محبت کے
چاٹتی ہی اور بہ سبب
اسکی خاردار زبان کے
اسکا کام تمام
ہوجاتا ہی صورت یہ ہی

سنجاب چوہے کی صورت یہ ہوتا ہی لیکن اس سے بڑا ہوتا ہی اور بال اسکے نہایت
نرم ہوتے ہین اسکی
کھال کا پوستین
بناتے ہین جسکو امیر لوگ
گرمی مین پہنتے ہین
کیونکہ نہایت سرد
ہوتا ہی اسکا گوشت
دیوانہ کو مفید ہی اور
سودا وی بیماریون کو بھی
نافع ہی صورت یہ ہی
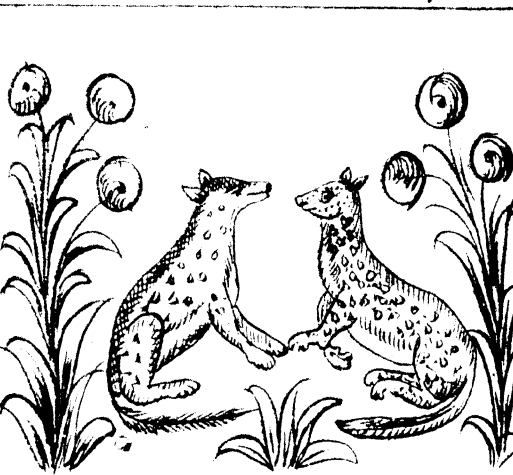
سنور یعنے گربہ یہ حیوان بکثرت ہی آدمیون سے مانوس ہی اور چاپلوسی کرتی ہی خدا نے چوہے کے
دفعیہ کو اسے پیدا کیا جب نوح علیہ السلام نے شیر کی پیشانی پر اپنا ہاتھ ملا تو شیر کے دونون سوراخ بینی سے
بلی کا جوڑا پیدا ہوا اسی سبب سے بلی کا سر مانند شیر کے ہوتا ہی یہ جانور پاکی کو عزیز رکھتا ہی اور اپنے منھ کو
بلی ہر وقت اپنے لعاب دہن سے پاک کرتی ہی اور بمجرد براز کرنے کے اپنے تئین پاک کرتی ہی اور اسکو زیر خاک پنہان
کر دیتی ہی شہوت کے وقت نر کو بہت تکلیف ہوتی ہی کیونکہ مادہ اسکے آلت کو دانت سے کاٹتی ہی لیکن جب ایام
سرما مین اسکو نہایت سخت شہوت ہوتی ہی تب ناچار ہو کے مادہ کے واسطے چلاتا ہی اور رو دو اسکی آواز سنکر
آتی ہی اور رغبتی کھاتی ہی مادہ کو بوقت وضع حمل بھوک زیادہ ہوتی ہی اسوقت اگر کچھ نہ پاوے

تو اپنے بچون کو کھاتی ہی اور اپنے سرگین کو لوگون کی نظر سے خس پوش کرتی ہو بعض کہتے ہین کہ یہ فعل اسواسطے ہی تاکہ چوہون کو اُسکی بو نہ ملے اور بھاگ نہ جاوین اور بعد چھپانے اپنے سرگین کے خود سونگھ لیتی ہی جب بو نہین آتی ہی تب مطمئن ہو جاتی ہی اور جب چوہے کو چھت مین دیکھتی ہی تو اپنے ہاتھ پیر ہلاتی ہی تاکہ چوہا اُسکی دہشت سے نیچے گر پڑے اور جب چوہے کو پکڑتی ہی اسطرح پیش آتی ہی کہ اسکو تھوڑا سا دبا کر چھوڑ دیتی ہی اور جب وہ حرکت کرتا ہی اُسپر کود کر پنجہ مارتی ہی غرض کہ بڑی دیر مین اُس سے کھیل کھیل کر اُسکا کام تمام کرتی ہی اور اسکے عذاب مین اپنی لذت حاصل کرتی ہی خدا نے ہاتھی کے دل مین یہ خوف پیدا کیا ہی کہ بلی سے بھاگتا ہی خواص اعضا سیاہ بلی کے دانت جسکے پاس ہون رات کو خوف نہ کھائے اگر اسکا زہرہ آنکھ مین لگائے رات کو بھی بخوبی دن کی طرح ہر شی مشاہدہ کر سکے اگر اسکا زہرہ نیم درم روغن مین ملا کر لقوہ والے کی ناک مین ڈالین نافع ہی اگر لہون ور نمک مین سودہ کر کے پرانے زخم پر لگاوین مفید ہی اگر سیاہ بلی کی تلی کو مستحاضہ عورت جسکے خون ہمیشہ جاری ہو تعویز بناوے فوراً خون بند ہو جاوے اسکا گوشت پکا کر نقرس پر باندھنا مفید ہو جو کالی بلی کا گوشت کھائے اُسپر جادو موثر نہو جذامی کو اسکا خون پینا نافع ہی اگر اسکا سرگین روغن گل مین مخلوط کر کے لگاوین تپ زائل ہو اگر اسکا سرگین پانی مین گھول کر نقرس پر طلا کرین مفید ہی صورت یہ ہی

سنوار البر یعنے جنگلی بلی یہ کسی قدر خانگی بلی سے بزرگ ہوتی ہی یہ نوع اپنے ہمجنسون کی نگہبانی مین مبالغہ کرتی ہی یہان تک کہ دن مین ایک دوسرے کی نگہبان رہتی ہی اور رات کو سب ایک جگہ رہتی ہین اور سب کا ایک پاسبان ہوتا ہی اگر وہ پاسبان سو جاتا ہی تو سب مل کر اسکو مار ڈالتی ہین اسکا مغز اگر چرچیر کے پانی مین گرم گرم ناشتا کرین درد گردہ کو مفید ہو اور پیشاب کو کھولتا ہی اگر اسکے سرگین کا دھوان لین نطفہ شکم سے گر پڑے صورت یہ ہی
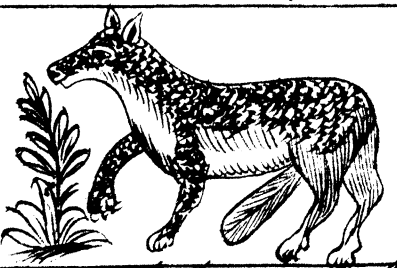
شیرالنس یہ جانور کابل اور زابل کے جنگل مین ہوتا ہی اسکی ناک مین بارہ سوراخ ہوتے ہین
اسکی سانس مین بانسری کی آواز پائی جاتی ہی کہتے ہین کہ اسکی ناک کی آواز سے بانسری کا باجہ اختراع
ہوا ہی بروقت اسکے تنفس کے کل حیوانات کیا مرغ کیا وحشی اسکی آواز سنکر اسکے پاس جمع ہوتے ہین اور غایت
فریفتگی سے بیہوش ہو جاتے ہین اسوقت یہ جانور حسب خواہش شکار کرتا ہی اگر اُسکو شکار منظور نہوا تو
ہولناک آوازین کرتا ہی جسکی ہیبت سے یہ سب جانور بھاگ جاتے ہین صورت اسکی یہ ہی

شادہ وار یہ جانور شہرہاے روم کی اطراف مین ہوتا ہی اسکے سر پر ایک سینگ ہوتا ہی جسکے
شعبہ بیالیس ہوتے ہین اور وہ سب درمیان سے تہی ہوتے ہین جب ہوا انمین بھرتی ہی تو
خوش آیند آوازین نکلتی ہین جسکے سننے کو جمیع حیوانات جمع ہو جاتے ہین کہتے ہین کہ اس جانور
کی شاخ بطور ہدیہ کے ایک بادشاہ کے پاس لوگ لیگئے جب ہوا انمین بھری تو ایسی وانخوش الحان
انمین سے نکلی کہ قریب
تھا سب حضار مع بادشاہ
بیہوش ہو جائین
اور جب اس شاخ کو
الٹا کر دیا تو ایسی آواز
دردناک نکلی کہ قریب تھا
سب رونے لگین
صورت اسکی یہ ہی

ضبع یعنے کفتار یہ جانور بشکل قلیل العدد ہوتا ہے یعنے اسکی خلقت کم ہوتی ہے قبرون کو کھود کر مردہ
نکال لیجاتا ہے عرب کا قول ہے کہ کفتار دلیرون کے گوشت کھانے سے بھی باز نہین رہتا عبد اللہ ابن ہر کہتا ہے شعر
جذ یلی وجرتنی جعار وابشری بلحم امری لم یشہد الیوم ناصرہ یعنے بشارت ہو جعار یعنے کفتار کو کہ بعد
مرنے کے وہ میرا گوشت کھائے کیونکہ میرا کوئی مددگار نہین ہے اور شنفری کہتا ہے شعر فلا تقبرونی ان قبری محرم علیکم
ولکن ابشری ام عامر یعنے سب لوگ میری قبر کے پاس آنے کو گویا حرام سمجھتے ہین پس ام عامر کو بشارت ہو
کہ وہ بلاخوف میرا گوشت کھائے ام عامر کنیت کفتار کی ہے کہتے ہین کہ یہ جانور ایک سال مرد اور ایک سال
عورت رہتا ہے اس جانور اور کتے سے عداوت ہے اگر اسکا سایہ کتے پر پڑ جاے رفتار سے عاجز ہو اسوقت
کفتار اسکو مار ڈالتا ہے جب بیمار ہوتا ہے کتے کا گوشت کھا کر صحت پاتا ہے کفتار اور گرگ مین دوستی ہے باہم
مجامعت کرتے ہین جب کفتار گرگ کی مادہ سے جفتی کھاتا ہے تو اسکا بچہ سمع کے نام سے مشہور ہوتا ہے
اسکی شکل مان باپ کے درمیان مین مشترک ہوتی ہے اور جب گرگ مادہ کفتار سے جفتی کھاتا ہے تو اسکے بچہ کو
عسبار کہتے ہین کہتے ہین کہ یہ جانور اپنی موت سے نہین مرتا جیسا کہ سانپ اپنی موت سے نہین مرتا ہے انکی
موت بسبب کسی صدمہ کے ہوتی ہے کہتے ہین کہ یہ جانور جب مرجاتا ہے تو گرگ اسکے بچون کی پرورش کرتا ہے
عرب مین ایک قوم ضبعون نامے ہوتی ہے جس جماعت مین اس قوم کا ایک آدمی ہو اگرچہ وہ جماعت ہزار
آدمی کی ہو تو کفتار سوا اس شخص کے کسی کا قصد نہ کریگا کفتار کا شوربا کل سردی کی بیماریون کو نافع ہے—

خواص اگر اسکا سر کبوترون کی چھتری پر رکھین وہان بہت کبوتر جمع ہونگے اسکی زبان جسکے پاس ہو
اسکی حجت قوی اور اپنے دشمن پر غالب رہے اور بات کرنے مین اسکی زبان تراق پراق ہو اسکے
دانت کا پاس رکھنا موجب ایذا دہی ذہن ہے اسکا جگر جلا کر سرمہ بنانا تونددی کو مفید ہے اسکا زہرہ ڈھلکا کو
نافع ہے بلیناس نے لکھا ہے کہ اسکا زہرہ گنجشک کے خون سے مخلوط کر کے آنکھون پر طلا کرنا ڈھلکا بند کرتا ہے
اسکا مغز اگر آدمی کے باندھین خواب کا غلبہ ہو اسکا دل اگر کودک کے لیے تعویذ بناوین تیز ذہن ہو اسکی چربی
ابرو پر ملنا لوگون کی نگاہ مین اسکو محبوب کرتی ہے خصوص عورات مین اسکا چنگال جس درخت پر لٹکا دین
کوئی جانور اس درخت کو خراب نہ کریگا ہرمس حکیم کا کلام ہے کہ اسکا قضیب خشک کر کے جو کوئی بقدر دو رتی کے
کھائے شہوت نہایت درجہ کی ہو حتی کہ بیس عورت پر فائز ہو اگر اسی کو کسی بدکار عورت کو بلا اطلاع کھلا دے
اسکی شہوت بالکل منقطع ہو جائے اور پھر مرد کی خواہش نہ کرے اگر اس جانور کی فرج جسکو تپ آتی ہو اسپر
باندھین زائل ہو جائے بلیناس کہتا ہے کہ اسکی فرج اور پوست ناف کا باندھنا بھی تپ کو مفید ہے اور نیز جو کوئی
عورت دیکھے اس مرد کو دوست رکھے اگر عورت باندھے مرد اسکے خواستگار ہون جس زمین پر اسکی کھال ڈالدی جاوے وہان

سردی اور تری کی آفت نہو اسکی کھال کی اگر چلنی بناوین اور اسمین غلۂ گیہون کو چھانکر بوئین جملہ آفات سے محفوظ ہو شیخ رئیس اعتقاد رکھتا ہی کہ جسکو کتے نے کاٹا ہو وہ اس جانور کی کھال کا پیالہ بناکر اسمین پانی پیوے فوراً صحت پائے اسکا چرم اگر خرگوش کی گردن مین باندھین کتے اسکے پاس سے مفرور ہون اسکے بال مقام براز کے اکھاڑکر جلاکر زیت مین ملاکر اگر مخنث کے بدن مین مالش کرین اسکی علت دور ہو اسکا سر گین روغن آس مین ملاکر سر مین لگائین بال نکلین صورت یہ ہی
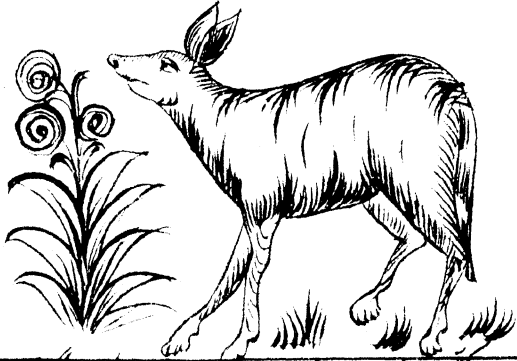
عناق سیاہ گوش کو کہتے ہین یہ کتے سے بڑا ہوتا ہی خوبصورت لال اونٹ کا سا رنگ کان سیاہ اسکا شکار مانند شکار چیتہ کے ہوتا ہی جب راہ چلتا ہی تو اپنے ناخنون کے نشان مٹاتا ہی اور کلنگ کا شکار کرتا ہی اگر وہ بھاگتا ہی تو یہ دوڑ کے اسکا قدم پکڑ لیتا ہی صورت یہ ہی

عترد ایک حیوان جنگل مین ہوتا ہی اسکی ناک باریک ہوتی ہی یہ جانور اونٹ کے پیچھے لگکر اسکو پکڑکر مار ڈالتا ہی کہتے ہین کہ یہ جانور شیطان کی طرح ہوتا ہی لوگ اسکو دیکھتے ہین اگر اونٹ نہین دیکھتا ہی سی سبب سے وہ اسکا شکار ہوجاتا ہی صورت یہ ہی

غلا شنیع رئیس کہتا ہی کہ یہ جانور مادہ شیر سے چھوٹا اور خاکی رنگ ہوتا ہی اور عمدہ لطیف کشادہ دہن
جسوقت کسی جانور کو دیکھتا ہی اُسکی طرف
دوڑتا ہی یہ حیوان جسوقت کسی کو
کاٹے سخت درد پیدا ہوتا ہی
جسکی دوا شکل ہی خواص اسکے
گوشت کے شوربا مین قولنج اور
نقرس والون کو بیٹھنا مفید ہی
صورت اسکی یہ ہی
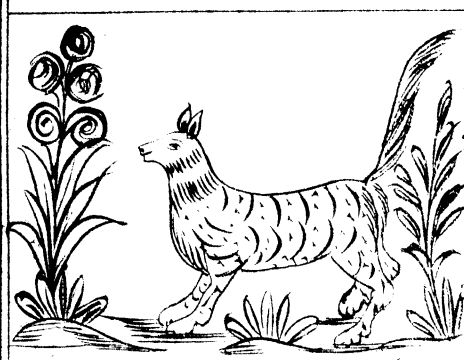
فہد یعنے چیتا یہ بڑا غصہ ور اور دوڑنے والا اور تنگ حلق ہوتا ہی اور برخلاف پلنگ کے دست آموز بھی
ہوتا ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ اس جانور کے تولد مین شیر اور پلنگ کا اتفاق ہی جیسا کہ خچر گھوڑے اور
گدھے سے متولد ہوتا ہی اور کل درندہ فہد کی بو کو پسند کرتے ہین یہ جانور اپنے شکار کو شیر کی نذر کرتا ہی
جب شیر کھا کر سیر ہو جاتا ہی تب اسکا پس ماندہ خود کھاتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ جب فہد فربہ ہو یہ جانتا ہی کہ
ہر ایک درندہ اسکے مارنے کی فکر مین ہی پس اپنے تئین پوشیدہ کرتا ہی اسوقت تک کہ جب کل فہد فربہ ہون
اسوقت اپنے غول مین رہتا ہی اور حملہ درندون سے علیحدہ رہتا ہی تاکہ ہوا سے اسکی بو درندون مین نہ
پہونچے بیماری مین کتے کا گوشت کھا کر آرام پاتا ہی اچھی آواز کو مرغوب رکھتا ہی اور کان لگا کر سنتا ہی
اس جانور سے جب ریچھ سے جفتی ہوتی ہی تو عجب طرح کا ایک جانور پیدا ہوتا ہی جسکا نام کوسال ہی
خواص جس زخم سے خون جاری ہو اسکا
پتا شہد و نمک مین مخلوط کر کے لگا دین بند
ہو جاے اسکا گوشت کثرت سے کھانا [illegible]
[illegible]
[illegible]
خون اسکا نوش کرین [illegible] ہو جاے
اگر اسکے ناخن مکان مین رکھین
چوہے بھاگ جائین صورت یہ ہی

فیل کل حیوانات سے سست اور بھاری اور فربہ ہوتا ہی اور سونڈ کو زمین پر جھکائے رہتا ہی بعض کہ

دانت تین سو من کے ہوتے ہین اور ہاتھی باوجود ان سب باتون کے ملیح اور ظریف معلوم ہوتا ہی
خدا تعالی کو اس جانور کی آفرینش مین عجب صنعت ہی چونکہ اسکی گردن کوتاہ ہی خرطوم دراز
پیدا کی جو انسان کے ہاتھون کے قائم مقام ہی جسکے وسیلہ سے چارہ اور پانی اپنے منھ مین پہونچاتا ہی
اور وہ سارے بدن مین پہونچ سکتی ہی اور دو کان بڑے بڑے مثل سپر کے ہوتے ہین جس سے
مکھی اور پشہ کو دفع کرتا ہی کیونکہ اسکا منھ ہمیشہ کھلا رہتا ہی اگر مکھی یا مچھر کوئی اسکے کان یا منھ مین جاوے
تو فورا مر جاوے اسی سبب سے اسکے کانون کو ہمیشہ حرکت رہتی ہی اسکے دو بڑے دانت ہوتے ہین
جسکا مقدار دو سو من تک ہی اسکے مفاصل نہین ہین مگر کتف اور ران اور کعب اس جانور مین پچاس
برس کے بعد شہوت ہوتی ہی اور سات برس بعد وضع حمل ہوتا ہی کیونکہ اسقدر مدت مین اسکے بچہ کے
جملہ عضو مضبوط ہوتے ہین اور یہ جانور سانپ کا دشمن ہوتا ہی سانپ کو دیکھتے ہی پیر تلے کچلتا ہی اور
سانپ بھی اسکے بچہ کو کاٹ کر مار ڈالتا ہی اسکی بیماری سانپ کھانے سے دور ہوتی ہی جب مشقت
کرنے سے یہ جانور درماندہ ہو دونون کندھے اسکے روغن اور گرم پانی سے مالش کرین پھر توانا
ہو جاوے اگر اپنے پہلو پر گرے اٹھنا دشوار ہوتا ہی پس اور ہاتھی جمع ہو کر مدد دیکر اٹھاتے ہین جب
کوئی درخت اکھاڑنا چاہتا ہی اسکی جڑ مین خرطوم کو لپیٹ کر جڑ سے اکھاڑ لیتا ہی فیل جنگی ایک قلعہ
روان کے مانند ہوتا ہی جسپر بہت سے آدمی سوار ہوتے ہین اور اسکی سونڈ مین ایک لوہے کا آلہ نوکدار
پہناتے ہین جسکو اہل عرب قرطل کہتے ہین اور اسی حربہ سے گھوڑے اور شتر کو دو پارہ کرتا ہی اسکے گرد
پانسو آدمی پیدل نگہبانی پر رہتے ہین اور اسکی پشت پر پہلوان لوگ سوار ہوتے ہین اسوقت پانچ ہزار سوار پر غالب
آسکتے ہین اکثر اسکی زندگی چار سو برس تک ہوتی ہی ز نادمی کہتا ہی کہ سلطان منصور کے عہد مین ایک
ہاتھی دیکھنے مین آیا جسکو لوگ کہتے تھے کہ اسنے بہت سی لڑائیان فتح کی ہین اور فیل زمین
عراق مین جلد مر جاتا ہی خصوص نر مادہ سے بہت جلد مرتا ہی فیلبان اسکے سر پر بیٹھتا ہی اور انکس مارتا ہی
جسکے اشارہ پر فیل سے ہر ایک حرکت کا عمل وقوع مین آتا ہی اور سخت کینہ ور ہوتا ہی **حکایت** ہی کہ
کسی فیلبان نے ہاتھی کے تئین درخت مین باندھے اور آپ دور جا کر سو رہا فیلبان کے سر مین بال بہت
لمبے تھے ہاتھی نے اپنے فیلبان کو غافل پاکر ایک ڈال توڑی اور اسکو خرطوم مین پکڑ کر فیلبان کے بالون مین لپیٹ کر
اپنے روبرو کھینچ لیا اور پانون کے نیچے دبا کر مار ڈالا **خواص** بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر اسکے کان کا میل نوش کرے
ایک ہفتہ تک نیند نہ آیگی اگر اسکا زہرہ تین روز تک برص پر لگاوین آرام ہو جاوے اگر اسکی چربی کا دھوان کسی کے بدن پر
پہونچے خدام پیدا ہو اسکی ہڈی مرگی والے کی گردن مین باندھنا مفید ہی اگر اسکے دانت کا دھوان درخت مین پہونچاوین اسکا

پھل کھٹا نہوگا اور اسکے کرم دور ہوجائینگے اگر اسکے دانتون کا برادہ شہد کے ساتھ چھائین ریالش کرین جلد
زائل ہو اگر اسکے دانت درخت پر لٹکاوین اُس سال نہ پھلیگا اگر گھر مین دھونی دین مچھر جاوینگے اگر اسکے دانت کا
برادہ زخم فاسد پر چھڑکین وہ زخم اچھا ہوجاے اور نیز جلے ہوے عضو کو بھی مفید ہی اسکا چمڑہ ہر علت ناقص والے کو
باندھنا مفید ہی کہتے ہین جسکے عضو خشک و ریوست مین جھریان پڑگئی ہون اُسکو اسکی کھال پر سونا مفید ہی
اسکی کھال کا دھوان بواسیر کھوتا ہی اسکا پیشاب جس گھر مین چھڑکین چوہے نہ آوینگے اسکے سرگین کا
دھوان تپ کو مفید ہی اگر قولنج والا اسکے سرگین کو نوش کرے مفید ہو اور پھر تمام عمر اسکو یہ عارضہ نہو اگر
اسمین کیچلی سانپ کی ملاکر سرمہ بناوین واسطے پربال اور ڈھلکا اور بدگوشت چشم کے نافع ہی جسکے پاس
اسکا سرگین ہو اسپر بدنظر موثر نہوگی اگر عورت اسکے سرگین کو اپنی فرج مین حمول کرے حاملہ نہوگی
اکثر ہندوستان
کی بدکار عورتین
ایسا کرتی ہین
تاکہ جوانی کی
رونق باقی رہے
ورنہ چند بار کے
لڑکا ہونے اور
دودھ پلانے سے
وہ حسن و جمال نہین
رہتا ہی صورت یہ ہی
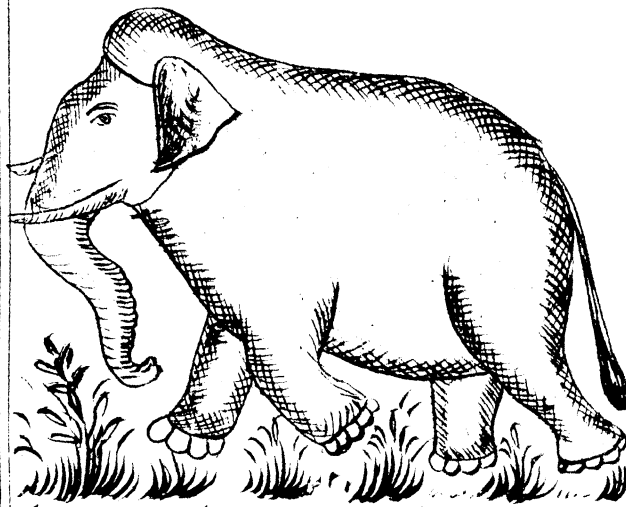
قرد یعنے لنگور ایک حیوان بدشکل ہوتا ہی ہمیشہ سر نیچے رکھتا ہی اور جلد فہم ور باریک کاریگریان سیکھتا ہی عریض کپڑون
جسکے دونون طرف جولاہے کا ہاتھ نہین پہونچتا ہی بس وہ کپڑہ اسی کی مدد سے جولاہہ بنتا ہی ملک نوبہ سے
دو لنگور ہدیہ کے طور پر متوکل خلیفہ کو بھیجے جو ایک خیاط اور دوسرا زرگر تھا اہل یمن نے انکو یہان تک تعلیم کیا کہ جب بقال
اور قصاب کہین جاوین یہ حیوان دوکان کے محافظ ہون اور سوداہیچین اسکی مادہ بارہ بچہ تک جنتی ہی
اسکو مانند انسان کے اپنی مادہ سے بڑی شرم ہوتی ہی ایک شخص باشندہ صفاے مین کا بیان ہی کہ ایک روز
مین کسی پہاڑ پر گیا وہان ایک لنگور کو دیکھا کہ اپنی مادہ کے زانو پر سر رکھے سو رہا ہی ناگاہ دوسرا لنگور آیا اُس
مادہ نے اپنے شوہر کا سر آہستہ سے ہٹا کے اُس لنگور سے گوشہ مین جاکر زنا کیا یہ جب بیدار ہوا اسکی تلاش کی

جب مادہ کو پایا تو سونگھنے سے سمجھا اور فریاد کی اسکے چیخنے کے ساتھ ہی بہت سے لنگور جمع ہو گئے اور بعد
دریافت حقیقت حال کے اُس مادہ کو ایک گڑھے مین بٹھا کر سنگسار کر کے مار ڈالا **خواص** اگر اسکے کسی
عضو کو آدمی اپنے پاس رکھے جو شخص اسکو دیکھے اسکا دوست ہو جائیگا اور اگر اسکے دانت کو گھسکر آنکھ مین
لگائے سفیدی زائل ہو اسکا گوشت پکا کر کھانا کوڑھ کو مفید ہے یہ خاصیت شیر سے معلوم ہوئی ہے کیونکہ شیر کو
جب جذام ہوتا ہے تو اسکا گوشت
کھانے سے اچھا ہو جاتا ہے اگر
اسکا خون انسان پیوے گونگا ہو
اور نیز لوگون کی نظر مین قبیح ہو اگر
اسکے پوست کی غربال مین کوئی
تخم چھانکر بووین تو وہ زراعت
ٹڈی وغیرہ کی آفات
سے محفوظ رہیگی صورت یہ ہے
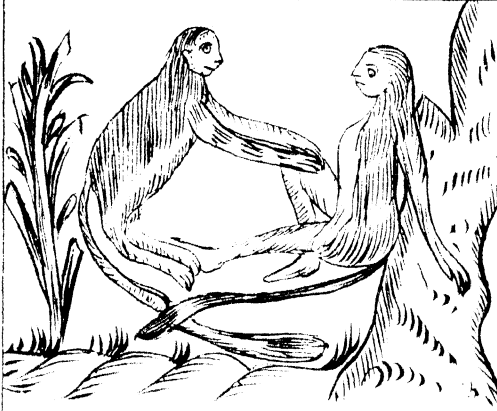
کرگدن یعنے گینڈہ: یہ حیوان ڈیل ڈول مین ہاتھی کے طور پر ہوتا ہے اور صورت شکل مین بیل سے مشابہ
ہوتا ہے مگر اتنا فرق ہے کہ بیل سے بڑا ہوتا ہے اور اسکے سُم بھی ہوتے ہین اور خشکی مین ہوتا ہے یہ جانور جسپر حملہ کرتا ہے
خطا نہین کرتا اور تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہین ملک ہند مین ہوتا ہے اسکے سر پر ایک سینگ ہوتا ہے
نہایت سخت وسطبر اور نوک اسکی نہایت تیز اور جڑ اسکی موٹی اور رخ نوک کا پشت کی طرف ہوتا ہے اور خم اسکا
منہ کی جانب تعجب یہ ہے کہ اسکے سُم اور شاخ دونون ہین برخلاف اسکے کہ سُم والے جانور کے سینگ نہین ہوتا
یہ جانور شمار مین کم ہوتا ہے اسکی زندگانی سات سو برس کی ہے پچاس برس کے بعد اسکی شہوت ہوتی ہے
اور تین سال کے بعد وضع حمل ہوتا ہے اہل ہند کہتے ہین کہ جس زمین پر کرگدن ہو وہان دوسرے
حیوانات نہین رہتے ہاتھی کو جب دیکھتا ہے تو اسکے پیچھے سے آکر پیٹ مین سینگ مارتا ہے اور اپنے دونون
پانون پر کھڑا ہو جاتا ہے اور ہاتھی کو اٹھا لیتا ہے مگر جب وہ چاہتا ہے کہ ہاتھی کو اپنے سینگ سے جدا کرے
ممکن نہین ہوتا آخرکو دونون گر کے مر جاتے ہین کہتے ہین کہ اس جانور پر کوئی ہتھیار اثر نہین کرتا
اور کوئی حیوان اسکا مقابلہ نہین کر سکتا فاختہ سے اسکو انس ہے جس درخت پر فاختہ کا آشیانہ
ہو اسکے نیچے کھڑا ہو کر اسکی آواز سنتا ہے اور خوش ہوتا ہے **خواص** کہتے ہین کہ بعض
کرگدن کے سینگ مین ایک شعبہ ہوتا ہے اور اُس شعبہ مین سوار کی تصویر ہوتی ہے شاذ و نادر بادشاہان ہند کے

پاس وہ سینگ ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ قولنج والے کو ہاتھ مین لیتے ہی آرام ہوجاتا ہی اگر اسکو
گھسکر پیوین مرگی دور ہو تشنج اور تھرتھر کنے اعضا کا عارضہ جلد دفع ہو ابن الخیر استرآبادی کہتا ہی کہ ایک دفعہ
قافلہ غزنین کو جاتا تھا انھین اسکا باپ تھا ناگاہ خبر آئی کہ راستہ مین رہزن لوگ لوٹ مار کرتے ہین یہ سنکر ہر ایک
مضطرب ہوا ہمارے قافلہ مین ایک شخص نے کہا کہ مت ڈرو مین انکو دفع کرتا ہون بشرطیکہ مجھے انکے پاس
پہونچادو پس ایک شخص نے اسکو چورون کے مقام پر پہونچادیا جسوقت قزاق پہاڑ کے درہ سے باہر نکلے
اُسنے کوئی چیز اپنے پاس سے نکال اور زمین پر گھسکر وہان کی خاک انکی طرف اڑادی خاک اڑاتے ہی ایسی ہوا
سخت چلی کہ تمام چور گھبرا گئے کسی سے کچھ نہ ہوسکا پس تمام قافلہ اُس جگہ سے سلامت نکل گیا اور کسی کو
اُسنے گزند نہ پہونچا جب ہم غزنین پہونچے شیخ علی ابن سینا کی ملاقات کو مع اُس شخص کے گئے اور اثناے کلام
مین اسکی تدبیر کا حال بیان کیا شیخ نے جواب دیا کہ یہ شخص میرے دوستون مین ہی اور اسکے پاس کرگدن کا
سینگ ہی جس سے ایسے عجائبات بہت ہوتے ہین اُسنے مجھے چند تحفے دیے ہین ازانجملہ ایک
کرہ شاخ کرگدن اور ایک چھری جسکا دستہ اُسی سینگ کا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ وہ چھری اگر
ایسے کھانا یا شراب کے پاس رکھی ہو جو زہر آلودہ ہو تو اسکے زہر کی قوت کو توڑتی ہی اگر انسان اسکی داہنی آنکھ کا
تعویذ بناوے تمام
درد کو دور کرے دیو پری
سانپ کوئی اسکے گرد
نہ آئے اگر بائین آنکھ
ہو تپ کو دفع کرے
اگر اسکی کھال کا
جوشن بناوین
کوئی ہتھیار کارگر نہو
صورت اسکی یہ ہی
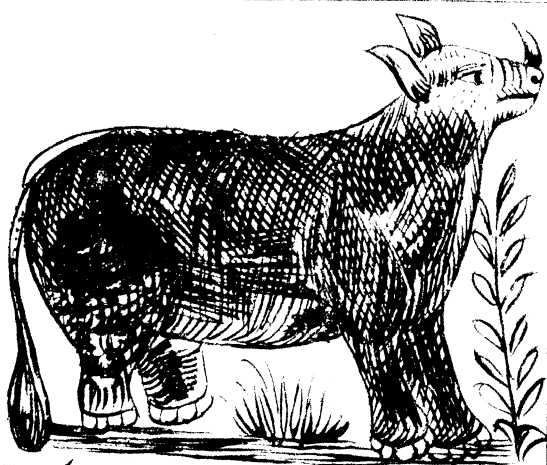
کلب یعنے کتا یہ حیوان بڑا محنتی اور جفاکش اور انسان دوست اور وفادار ہوتا ہی اور ہمیشہ گرسنہ اور
بیدار رہتا ہی ذراسی رعایت مین بڑی خدمت کرتا ہی اور چوکیداری اور چورون سے نگہبانی مخصوص اسی سے ہی
جاحظ کا قول ہی کہ یہ ایسا عقلمند ہوتا ہی کہ اگر اسکو ہرن کے حلقہ پر چھوڑین تو مادہ کو چھوڑ کر نر کا مزاحم ہوتا ہی
اس سبب سے کہ اگرچہ بہ نسبت مادہ کے نر آہو زیادہ دوڑتا ہی لیکن امید رکھتا ہی کہ یہ خوف کھاکر جلد پیشاب کریگا

اُسوقت اسکو ٹھہرنے کی حاجت ہوگی اور مین پکڑ لونگا بخلاف مادہ کے جسکو پیشاب کرنیکے وقت مین
ٹھہرنے کی کچھ ضرورت نہین ہوتی ہی زیادہ تعجب یہ ہی کہ برف کے دنون مین جب زمین برف سے چھپ
جاتی ہی تو صیاد کو باوصف عقل کے شناخت شکار کی نہین رہتی ہی پس صیاد کو جاے شکار سے آگاہ کرنا
مگر یہ امر مخصوص سگ شکاری سے ہی یہ جانور برف سے تکلیف پاتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ ابر کو دیکھکر فریاد کرتا
عرب مثل کہتے ہین کہ لا یضر السحاب نباح الکلب یعنے کتے کی فریاد سے ابر کو کچھ نقصان نہین پہنچتا
ہی اِنکو جب کسی آدمی کو دیکھتا ہی تو بھونکتا ہی اور جب تک وہ آدمی بیٹھ نہین جاتا ہی تب تک یہی چپ
نہین ہوتا اور جب وہ بیٹھ جاتا ہی تو یہ چپ ہو رہتا ہی اس خیال سے کہ اب مین اس آدمی پر غالب ہوا اور
اسکو خوار اور زبون کر دیا گرمی کے دنون مین اس جانور کو دیوانگی کا مرض ہو جاتا ہی واسطے مزاج گرم خشک
ہوتا ہی جون جون گرمی زیادہ ہوتی ہی اسکا مرض بڑھتا جاتا ہی لعاب اسکا زہر قاتل ہی جسکا علاج نہین
اسکی دیوانگی کی علامت یہ ہی کہ ہمیشہ زبان باہر لٹکائے رہے آنکھین سرخ ہون گردن جھکائے رہے [illegible]
ڈالے رہے اور دم کو رانون مین دبائے رہے اور مست کی طرح ہر ایک پر حملہ کرے جدھر قصد کرے سیدھا دوڑے
گو کہ وہ دیوار ہو یا درخت یہان تک کہ اسکے ہمجنس اس سے دور رہنے مین اگر کسی کو کاٹے علاج [illegible]
وہ بھی کتے کے طور پر بھونکنے لگے اور پانی مین جب اپنی شکل دیکھے کتے کی [illegible] صورت معلوم ہو اور پانی [illegible]
حتی کہ کثرت پیاس سے مرجاے [illegible] کہتا ہی کہ ایک دیوانے کتے نے گھوڑے کو کاٹا اسکا سوار بھی دیوانہ
ہوگیا کتے کی بیماری گیہون کی بالیان کھانے سے دفع ہوتی ہی [illegible] خرگوش کی آواز اسکے حق مین [illegible]
پیدا کرتی ہی اگر کسی نے مہندی لگائی ہو اور اسوقت سفید یا زرد رنگ کا [illegible] کرے ہرگز شوخ رنگ [illegible] کا
کتے کا مزاج بسبب حرارت اور یبوست کے لزج ہوتا ہی پس یبوست اسکی احلیل مین جمع ہوکر گرہ کے
طور پر ہوجاتی ہی اور اگر کوئی پتھر کسی کتے پر مارے اور کتا اسکو پکڑکر پھینکدے پس اگر شراب مین اس پتھر کو چھوڑ کر
کوئی نوش کرے جنگ جوئی آغاز کرے اگر کبوترون کی چھتری مین رکھدین کل کبوتر پریشان ہون صفہان
مین ایک شخص نے ایک آدمی کو مار ڈالا اور کنوئین مین ڈالکر اسکا منہ بند کر دیا متوفی کے پاس ایک کتا رہا کرتا تھا
اسنے دیکھ لیا وہ جب آتا اس کنوئین کی خاک اڑاتا اور قاتل کو جب دیکھتا بھونکتا لوگون نے کنوئین کا منہ
کھولکر لاش نکالی اور قاتل کو بھی اسی علامت سے پکڑکر سزا دی آخرکو اسنے اقرار کیا اور قصاص مین قتل کیا گیا
کہتے ہین کہ ایک شخص کے پاس کتا تھا اتفاقاً اس شخص نے چاہا کہ دریا مین در آئے کتے نے اسکا پانون پکڑا
اور اسکو دریا کی طرف جانے سے منع کیا مرد نے غصہ مین آکر تلوار سے اسکو ہلاک کرکے دریا مین پھینکدیا
ایک گھڑیال پانی کے نیچے گھات مین تھا وہ کتے کی لاش کھینچ لے گیا اسوقت شخص سمجھا کہ اسی واسطے

یہ مانع ہوتا تھا اور بہت تاسف کیا تھا خواص جس مکان کی دیوار کے نیچے کالے کتے کی آنکھ دفن
کریں وہ مکان ویران ہوجاے اگر کسی کے پاس ہو اُسپر کتے نہ بھونکینگے اسکے دانت اگر زندہ کتوں کے
باندھیں ہرگز نہ کاٹینگے اگر کودک کے تعویذ کریں دانت آسانی سے برآمد ہوں اور صاحب یرقان کو بھی مفید ہوں
خواب میں ڈرانے کو بھی مفید ہو اگر دیوانہ کتے کے دانت اپنے پاس رکھے پھر کوئی دیوانہ کتا اسکو نہ کاٹیگا اگر اسکی
زبان کسی کے موزہ میں دوخت کریں اسپہ کتا نہ بھونکیگا اکثر چور یہ عمل کرتے ہیں اسکا پتا اگر بطور سرمہ لگاویں
تاریکی چشم کو مفید ہو اسکا کلیجہ کھانا بھی یہی تاثیر رکھتا ہے مردہ کتے کی چربی خنازیر کو تحلیل کرتی ہے خصوصاً صاحب داء الحلق
پانی میں ہولنے یا اس کہتا ہے کہ اگر کتے کا کاٹا ہوا شخص پانی نہ پیوے کتے کا داہنا پیر اسکو لگا کر کھلاویں تو وہ پانی کا
خواستگار ہو اسکا قضیب خشک کرکے ران پر باندھنا قوت جماع کثرت سے پیدا کرتا ہے کالے کتے کے بال مرگی والے کے
باندھنا مفید ہو کتے کا پیشاب ملنا قاطع مسوں کا ہے اسکی چربی کھانا قولنج والے کو مفید ہے اسکے دودھ کو اگر شہد
کے ساتھ کھاویں مردہ بچہ
گرانے اسکا یقین صاحب
استسقا کو سود مند ہے اور بول اسکا
مقوی حمل کا مانع ہو صورت یہ ہے

نمر یعنے پلنگ ہندی میں اسکو تیندوا کہتے ہیں یہ جانور قوی اور غضبناک اور بڑا غصہ والا اور خوبصورت
اور تندخو ہوتا ہے اسکی وحشت کسی طرح دفع نہیں ہوتی ہے یہ دیگر حیوانات کا دشمن ہوتا ہے اور کسی سے نہیں ڈرتا ہے
حتی کہ اگر ایک لشکر اسپر حملہ کرے تو بھی نہ بھاگے یہ جانور زیادہ سیر ہو خواہ گرسنہ حملہ ہر جانور پر کرتا ہے برخلاف شیر کے
دلیری کے وقت تعرض نہیں کرتا اسکی پشت کا مہرہ بڑا کمزور ہوتا ہے حتی کہ اگر ہلکا سا صدمہ کمر کو پہونچے شکست
ہوجاوے ہر وقت بیدار رہنے کے اسکے خرخرہ سے حیوان فرار کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قصد شکار کا رکھتا ہے
کہتے ہیں کہ اسکے منہ میں خوشبو ہوتی ہے برخلاف دہن شیر کے کہتے ہیں کہ اگر کسی کے اسکا زخم ہوگیا ہو تو اسپر چوہے
خاک ڈالتے ہیں تاکہ زخم متعفن ہوکر مجروح مرجاوے اور اسی وجہ سے ایسے زخمی کی محافظت اچھے طور پر
کرتے ہیں اور چوہوں کے ڈر سے بلیوں کو پاس رکھتے ہیں یہ جانور بیماری میں چوہے کھا کر آرام پاتا ہے اسکو
اور سانپ سے دوستی ہے جب یہ بچہ دیتا ہے تو افعی اسکے بچہ کے گرد حلقہ باندھ کر پاسبانی کرتا ہے خواص کہتے ہیں
اسکے کل اعضا زہر قاتل ہیں جس جگہ اسکا سر دفن کریں چوہے کثرت سے وہاں جمع ہوں اسکے پتا کا سرمہ
آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہے اگر گوشت اسکا پانچ درم روغن بلسان کے ساتھ کھاوے سانپ کا زہر اثر
نہ کرے اسکی چربی لگانا پرانے زخموں کو صاف کرتا ہے اسکی ہڈی لڑکوں کے واسطے تعویذ کرنا دافع کھانسی ہے

صاحب بواسیر اگر
اسکی کھال کا بستر
بناوے مفید ہو اسکا
پوست جسکے پاس ہو
مہیب نظر آئے
صورت اسکی یہ ہی

یامور ایک وحشی جانور ہی اسکے دو سینگ ہوتے ہین اسکی حالت بقر الوحش سے ملتی ہوئی ہی اکثر ندیون کے
کنارہ پر رہتا ہی اور جھاڑیون مین گھسکر بازی کرتا ہی اسکے سینگ جب جھاڑیون مین پھنس جاتے ہین اور
چھوٹ نہین سکتے ہین تو عاجز ہوکر فریاد کرتا ہی اُسوقت لوگ پہونچکر گرفتار کرتے ہین **خواص** اسکا گوشت
شراب مین پکاکر لڑکون کو کھلانا
کند ذہنی سے صحیح کرتا ہی اسکی
کھال کا بستر بواسیر کو نافع ہی
اسکے پانون کی ہڈی اگر پیر مین باندھین
چلنے مین درماندہ نہو صورت یہ ہی

نوع ششم طیور کے بیان مین خدا نے اس نوع کو ہلکا اور قلیل الاعضا بنایا ہی جب
بسبب ضعف کے اپنے دشمن سے مقابلہ نہین کرسکتا تھا تو پرون سے بھاگنے کی طاقت عطا فرمائی
اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ اُڑجانا بسبب ہلکا ہونے کے ہی ورنہ گران ہوکر کیونکر پر مار سکتا بلکہ جو ہوا پر بکثرت
ٹھہرتے ہین وہ زیادہ تر خفیف ہین عجب قدرت خدا کی ہی کہ باوجودیکہ ہوا بہ نسبت طائر کے ہلکی ہی مگر طائر اُسپر ٹھہرا رہتا ہی
اور نیچے نہین گرتا گویا ہوا اُسکی بمنزلہ کشتی ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی الم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السماء
ما یمسکھن الا اللہ خلاصہ یہ ہی کیا نہین دیکھتے ہو طائرون کی طرف کہ کیونکر وہ زیر آسمان مسخر ہین پس سوائے اللہ کے کون
انکو ہوا پر ٹھہرا سکتا ہی اکثر اعضا اُنکے بوجہ سبکی طیران کے نہین ہین مانند کان دانت مثانہ وغیرہ کے اور اُنکے عوض مین
خفیف اعضا پیدا کیے جیساکہ معدہ کی عوض مین پوٹہ اور دانت کی عوض چونچ اور کان کی جگہ فاصلہ دیا
بالون کی جگہ پر اور علی ہذا القیاس ہر عضو ثقیل کی جگہ عضو خفیف پیدا کیے اور بعض عضو کو انہین سے
بالکل ساقط کردیا جسکی گردن لمبی ہوگی اُسکے پانون بھی طویل ہونگے جسکی گردن کوتاہ ہی اُسکے پانون بھی
چھوٹے ہین اگر دم اُنکی کاٹ ڈالین تو اُڑنے کی طاقت کم ہوجاتی ہی جاحظ کا قول ہی کہ جو پرندہ تیز اُڑنے والا ہو

وہ ضعیف المشی ہی مانند کبوتر اور چمگادڑ اور گنجشک کے اگر اسکے پیر نہون تو اڑ نہ سکین جیسا کہ آدمی کے اگر پانون نہون تو چل نہین سکتا جس جانور کے کان باہر نہین ہوتے وہ بیضہ دیتا ہی جسکے کان باہر ہوتے ہین وہ بچہ دیتا ہی اور اپنے بچے کو دودہ بھی پلاتا ہی بعض طیور مختلف الرنگ ہوتے ہین مانند طاؤس کے اور بعض خوش خوان مانند کبوتر کے اور بعض نغمہ سرا مانند بلبل اور قمری کے اور عجیب الوضع مانند کرکی اور القلق وغیرہ کے اب یہان پر ردیف وار مع خاصیت بیان ہوتے ہین **ابو براقش** ایک مرغ ہوتا ہی خوبصورت خوش رنگ اسکی گردن لمبی اور پانون بھی طویل اور منقار سرخ اور دراز اور ہر وقت رنگ بدلتا ہی کبھی سرخ کبھی زرد کبھی سبز کبھی ازرق شاعر کہتا ہی **مصرعہ** کانی براقش کل لون لونہ یتحیل یعنے مین مثل براقش کے ہون کہ ہر وقت ایک رنگ بدلتا ہون اس مرغ کے رنگون پر روم مین کپڑا بنتے ہین جسکا نام بوقلمون ہی صورت اسکی یہ ہی
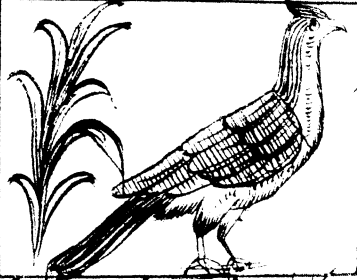
ابوہرون مرغ خوش آواز ہی کہ اسکا مقابلہ کوئی گویا نہین کر سکتا تمام رات صبح تک چہکتا ہی اور اکثر چڑیان اسکی آواز سننے کو جمع ہوتی ہین عاشق لوگ زیادہ تر فریفتہ ہوکر وہان پر ٹھہر جاتے ہین صورت اسکی یہ ہی

اوز یعنے بط یہ جانور مسافرت پسند ہوتا ہی جسوقت اسکا بچہ انڈہ سے نکلتا ہی فورًا دریا مین در آتا ہی اور شناور ہوتا ہی اسکی خاصیت ہی کہ اسکا نر انڈے کی نگہبانی نہین کرتا اور اسکے انڈے نو یا گیارہ ہوتے ہین جبکہ مادہ انڈون کی حفاظت کرتی ہی تو نر کھڑا ہوکر چوکیداری کرتا ہی اور بچہ انیسوین ۱۹ دن نکلتا ہی یا ایک مہینے کے بعد کہتے ہین کہ انکے پیٹ مین ایک پتھر ہوتا ہی اگر اسکو گھس کر گونگے کو پلاوین نافع ہو اسکا دماغ رازیانج کے ساتھ جوشاندہ کرکے بواسیر والے کو پینا مفید ہی اور زیر درد شکم کو بھی اسکی زبان سلسل البول کو نافع ہی اگر اسکا مرارہ یعنے پتہ روغن بنفشہ کے ساتھ ناک مین ڈالین درد شقیقہ کو نافع ہی اسکی چربی بوائی کو مفید ہی شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اسکا گوشت کھانا صورت کو روشن اور باہ کو زیادہ کرتا ہی اسکی چربی رنگ رو عمدہ کرتی ہی اسکا خون نمک اور آب شور کے ساتھ پینا درد شانہ کو مفید ہی اسکا بایان بازو تپ ربع والے کے اگر داہنے طرف باندھین عارضہ
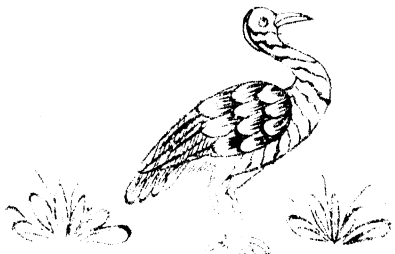
زائل ہو اسکی استخوان جلاکر جملہ اعضا
کے درد پر مالش کرنا مفید ہے اسکے بھیجے کا
کھانا قوت باہ زیادہ کرتا ہے اسکے انڈے
کی سفیدی خشک کرکے پانی کے ساتھ
پینا خشک کھانسی کو دفع کرتی ہے صورت یہ ہے

باز یہ جانور سب طائروں سے متکبر اور بدخو ترکستان میں ہوتا ہے کہتے ہیں کہ یہ نر نہیں ہوتا اسکا نر
چیل یا کوئی اور پرندہ ہے اسی سبب سے اسکی شکل و صورت مختلف ہوتی ہیں عمدہ باز وہ ہے کہ سفیدی
اسمیں غالب ہو اور فربہ اور دلیر اور خوشخو ہو لیکن اشہب رنگ کا باز سوائے سند اور خزر کے
دوسری جگہ نہیں ہوتا ہے ہارون رشید کے اخبار میں لکھا ہے کہ ایک روز اشہب رنگ باز اسکا چھوٹا اور ہوا پر
جاکر ناپدید ہوا لوگوں کو مایوسی ہوئی کہ دفعتاً وہ آسمان سے ایک مچھلی یا سانپ کو لیے ہوئے آیا اور موبد علما
شاہی عقلا سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا امر ہے مقاتل نامے ایک شخص نے جواب دیا کہ آپ کے اجداد سے عباس سے
روایت ہے کہ ہوا ایک خلقت سے آباد ہے اور وہاں ایک جانور مثل سانپ کے پیدا ہوتا ہے اور اسکا باز اسکا
دشمن ہے خلیفہ نے طشت منگواکر اس جانور کو باز سے چھڑالیا اور ویسا ہی پایا پس مقاتل کو بہت سا انعام دیا
یہ جانور گھونسلا اپنا اونچے درخت پر بناتا ہے جسکی شاخیں گنجان ہوتی ہیں اور اپنے آشیانہ میں چھت بناتا ہے تاکہ باد و
باران سے محفوظ رہے بیماری کی حالت میں گنجشک کھاکر آرام پاتا ہے پر جھاڑنے کے وقت چوزے کو کھاتا ہے تاکہ پر جلد
نکل آویں اور ایک گھاس مرارہ نام ہوتی ہے اسکو اپنے آشیانہ میں رکھتا ہے تاکہ دشمن اسکے پاس نہ آویں خواص اسکے
پتہ کا سرمہ لگانا اوائل موتیابند میں مفید ہے اور اسکی پہچان یہ ہے کہ اسکے اوائل میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظروں کے آگے
یا دھواں اڑتا نظر آتا ہے اگر اسی کا ایک قطرہ بھی صاحب لقوہ کی ناک میں ٹپکاویں مفید ہے بیٹ باز کی بیٹ
آنکھوں کی سفیدی اور تاریکی اور نزول آب کو مفید ہے شیخ رئیس کا مقولہ ہے کہ تمام طائروں کا پتہ دافع
تاریکی چشم ہے اگر اسکا ناخن
جس درخت پر آویزاں کریں
چڑیوں کے ضرر سے محفوظ رہے اسکی
ہڈیوں کی راکھ عضو سوختہ پر
چھڑکنا مفید ہے صورت یہ ہے

باشق یعنی باشہ یہ سب شکاری جانوروں سے چھوٹا ہے یہ گنجشک کا دشمن ہے اور جو مرغ کہ گنجشک کے برابر ہو اور

نیز فاختہ کو بھی صید کرتا ہی اسکا
دماغ اگر ایک درم بادرنجبویہ کے
ساتھ نوش کریں خفقان کو
نافع ہو صورت اسکی یہ ہی
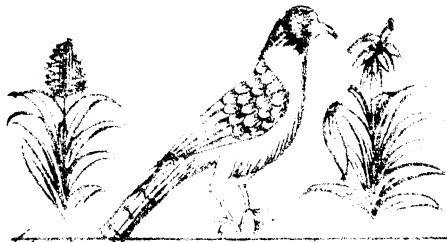
ببغا یعنے طوطا یہ خوبصورت خوشرنگ
سرخ زرد و سبز و سفید ہوتا ہی مگر اکثر سبز ہوتا ہی منقار ہونی ہوتی ہی اور زبان چوڑی جو بات سنے اسکو
دوبارہ فوراً صحیح ادا کرے ہان اسکے معنی سے ناواقف رہے اسکے تعلیم کرنے کی کیفیت یون ہی کہ اسکے
قفس میں آئینہ رکھکر اسکے نیچے سے کوئی بات کرے وہ اپنی صورت کو گویا سمجھا کسی کے کلام سے جواب دیکر یاد کرتا ہی
اسکے عجائب مین سے یہ ہی کہ پانی نہیں پیتا بلکہ انگور سے ہلاک ہوجاتا ہی **خواص** اسکی زبان کا
کھانا فصیح کرتا ہی جو کوئی اسکا تیہ کھائے
اسکی زبان ثقیل ہو جاے اسکا
خون بعد خشک کرنے کے جس دو آدمی
کے درمیان میں چھڑکیں باہم خصومت
ہوجاے اسکی جھلی سہاگ کے پانی میں پیس کر سرمہ کرنا دھلکا اور دھند کو نافع ہی صورت اسکی یہ ہی

بلبل اسکو فارسی میں ہزار داستان کہتے ہیں یہ ایک چھوٹا طائر اور تیز اڑنے والا اور فصیح زبان اور
گویا ہوتا ہی باغ میں آشیانہ کرتا ہی اور موسم بہار میں وہ چہکتا ہی گل کا عاشق ہی جب کسی کو گل
توڑتے دیکھتا ہی بیشہ ہو کر فریاد کرتا ہی چونکہ اسکا
مزاج گرم ہی واسطے پانی میں اکثر نہاتا ہی اور سخت
پیاکرتا ہی صبح کے وقت آشیانہ سے نہیں نکلتا
اسکا یہ خواص عجب ہی کہ گھر میں قفس میں جفتی
نہیں کرتا ہی سوائے باغچون کے اسکا گوشت
اگر سرطان کی چشم کے ہمراہ نرگس کے چمڑے میں دوخت کریں اور بازو پر باندھیں تو جادو موثر نہو صورت یہ ہی

بوم مشہور جانور ہی دن میں نہیں نکلتا کیونکہ ضعف بصارت رکھتا ہی ہمیشہ تنہا ویرانون میں رہتا ہی
فرقہ انسان اسکو منحوس جانتے ہیں یہان تک کہ یہ نحوست میں ضرب المثل ہی اسکی آواز سے سانپ
اور افاعی بھاگتے ہیں اسکو کوے سے دشمنی ہی رات کو اسکے مقابل کوئی چڑیا نہیں آسکتی کیونکہ

اورون کو رات کے وقت ضعف بصارت ہوتا ہی جیسا اسکو دن کو تیرگی چشم ہوتی ہی یہی وجہ ہی کہ
جب الوکو اور سب جانورون کو دیکھ لیتے ہین تو اُسکے گرد جمع ہوکر اسکو ستاتے ہین **خواص** اسکا
مغز دماغ آنکھ مین لگانا ظلمت چشم کو مفید ہی اگر روغن مین ملاکر ناک مین ٹپکاوین درد شقیقہ دور ہو
کہتے ہین کہ یہ ایک آنکھ سے خواب کرتا ہی یعنے ایک آنکھ بند اور ایک کھلی رکھتی ہی پہچان اسکی یہ ہی
کہ دونون کو پانی مین ڈالین جو پانی مین سیدھی رہے وہ خواب کرتی ہی اور جو معکوس ہو جاوے وہ
بیدار رہتی ہی پس اگر سیدھی آنکھ کو کسی کے سرہانے رکھدین تو وہ بیدار نہوگا اور الٹی آنکھ کو انگوٹھی کے
نگینہ کے نیچے نصب کرکے اگر کوئی پہنے تو اسکو نیند نہ آویگی اگر اسکی آنکھ مشک مین ملاکر جسکو سونگھاوین وہ اسکا
دوست ہو جائیگا اسکا دل بریان کرکے کھانا لقوہ اور فالج کو مفید ہی اسکا پتہ بلوط کی لکڑی مین جسیان کرکے
جسکو سنگ مثانہ ہو وہ اگر باندھے تو فوراً پتھری نکلجاوے اگر اسکا پتہ ظرفای لکڑی مین لگاکر جسکا پیشاب بستر خطا ہو
باندھے مفید ہی اسکا کلیجہ زہر قاتل ہی اور قولنج پیدا کرتا ہی جسکی دوا نمین اسکا گوشت غشیان پیدا کرتا ہی اور اگر
خشک کرکے جس جماعت کی خورش مین دیوین
انکے باہم دشمنی پیدا ہو اسکا تازہ خون لقوہ والے
کے چہرہ پر لگانا مفید ہی اسکا معدہ خشک کرکے جسکو
کھلاوین قولنج شدید پیدا کرے صورت یہ ہی
تدرج یعنے چکور اسکو فارسی مین تدرو کہتے ہین
خوش آواز باغ کا آشنا ہی جب باد شمالی ہو تو فربہی لاتا ہی اور باد جنوبی مین لاغر ہوتا ہی انڈا
دیتے وقت مٹی کا دائرہ بناتا ہی اسمین انڈا دیتا ہی تا آفات سے محفوظ رہے جسوقت اسکا
بچہ نکلتا ہی اسی وقت دانہ کھاتا ہی
کہتے ہین کہ زلزلہ آنے سے پیشتر
یہ جانور جمع ہوکر فریاد کرتے ہین
صورت اسکی یہ ہی
تنوط فارسی مین اسکو کنبو کہتے ہین
یہ عجب مرغ ہوتا ہی یعنے درختون کی چھال کے ریشون سے گھوسلا بناتا ہی اور اسکو درخت سے
آویزان کرتا ہی اور بچہ کو اسمین رکھتا ہی **خواص** اسکو شیشہ کے ٹکڑے سے اگر ذبح کرین اور
اسکا خون پی لیوین تو کسی شی کی مستی مین باشرین بفائدہ جنگجوئی سے نجات پاوین اسکا مرارہ
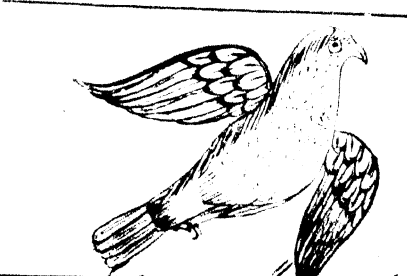
شک کے ساتھ لڑکون کو کھلانا انسان کی آنکھون مین
عزیز کرتا ہی شروع مہینہ مین جب کہ قمر زائد النور ہو اگر
اسکی ہڈی لڑکے پر باندھین تو چشم خلائق مین
محبوب ہو اگرچہ کتنا ہی کریہ منظر ہو صورت اسکی یہ ہی

خاصتہ الافعی جسکو دابہ فعی بھی کہتے ہین مرغان ہوائی مین سے ہی جب یہ انڈا دیتا ہی سانپ آنکر کھا جاتا ہی
اور اپنا انڈا اسکی جگہ پر رکھ دیتا ہی جب مرغ مذکور
آتا ہی تو اپنا بیضہ سمجھکر اسکی حفاظت کرتا ہی اور
بروقت نکلنے بچہ کے برخلاف اپنی شکل کے دیکھکر اس سے
گریز کرتا ہی ہمیشہ افعی ایسا ہی اس مرغ کے ساتھ کیا کرتا ہی صورت یہ ہی

حباری اسکو فارسی مین چرز کہتے ہین یہ مرغ خوبصورت ہی مگر بیوقوف ہی جسوقت دوسرے طائر کا
انڈا دیکھتا ہی اپنے بیضہ کو چھوڑکر اسکو سیتا ہی اگر اسکا سرگین اور طائرون پر پڑے انکے
پر باہم ملتصق ہو جاتے ہین اور اڑ نہین سکتے ہین چنانچہ قول عرب ہی الحباری سلاحہ سلاحہ یعنے
حباری کا سلاح اسکا سرگین ہی چنانچہ اسکا جب چرغ مرغ شکاری کا مقابلہ ہوتا ہی تو حباری موقع
پاکے اپنا سرگین اسکے پرون پر ڈالدیتا ہی پس اسکے تمام پر بیکار ہو جاتے ہین
اور یہ بھاگ جاتا ہی اور اپنے ہمجنسون کو جمع کرکے چرغ کے پرون کو نوچ کر اسکو ہلاک
کردیتا ہی اور یہی ترکیب جس جانور سے خصومت ہوتی ہی اسکے ساتھ کرتا ہی

خواص اگر اسکے شکم کو خشک کرکے نمک اندرانی اور
زان سوختہ ہموزن کے ساتھ آنکھون مین لگا دین
سفیدی چشم کی زائل ہو اسکی خشک جھری سنبل اور قرطم کے ساتھ
ہموزن کھانا نافع سہال ہی شیخ رئیس کہتا ہی کہ حباری کے بیضہ کا
خضاب عمدہ ہی اور اسکو سفید ڈورہ پر امتحان کرنا چاہیے صورت یہ ہی

حداۃ یعنے چیل نہایت خسیس ہی اکثر طائر اسپر غالب رہتے ہین کہتے ہین کہ ایک سال نر اور ایک سال مادہ رہتا ہی
کوا اسکا دشمن ہی یہان تک کہ اپنا انڈا اسکے انڈے کو کھاکر اسکی جگہ پر رکھ دیتا ہی اور زعن اسکو اپنا انڈا
سمجھکر سیتی ہی جب بچہ نکلتا ہی تو وہ زاغ ہوتا ہی پس نر کو بڑا تعجب ہوتا ہی اور اپنے ہمجنسون کو جمع کرکے بچہ کو
دکھلاتا ہی اور اپنی مادہ کو بوجہ بدگمانی اسقدر مارتا ہی کہ وہ مرجاتی ہی بیماری مین یہ جانور اپنے پر کھاکر صحت پاتا ہی

اگر سرخ رنگ کی چیز دیکھتا ہی تو گوشت کے خیال سے اُسپر جھپٹا مارتا ہی صاحب الفلاحہ کہتا ہی کہ کبھی
عقاب زغن اور کبھی زغن عقاب ہو جاتا ہی خواص اگر پتہ اسکا خشک کر کے سانپ کی رہگذر پر ڈالدین جو
سانپ اُسپر سے گذریگا مرجائیگا جسکو بچھو کاٹے اُسی طرف کی آنکھ مین
اسکا پتہ بطور سرمہ کے لگادین مفید ہو اسکا مغز یعنے مغز دماغ کراث یعنے
گندنا اور شہد کے ہمراہ جوش دیکر اسہال اور بواسیر مین نوش کرنا مفید ہی
خون اسکا پینا دافع زہرہاے قاتل ہی اسکی ہڈی جلاکر جراحت پر
لگانا مصلح ہی اور ضماد اسکا سخت ورمون اور پھوڑون کو پکا دیتا ہی صورت اسکی یہ ہی
حمام یعنے کبوتر پرواز کی اور دور دور شہرون سے اپنے پہلے مکان مین آسکتا ہی اور اپنے شہر کی علامتون کو
بخوبی پہچانتا ہی اگر اُسکو کسی مقام بعید سے چھوڑین تو وہ اول آسمان مین چھپ جاتا ہی بعد ازان بلندی سے اپنے
راستہ کی علامات یاد کرتا جاتا ہی حتی کہ اپنے مکان اصلی مین آجاتا ہی اکثر اسقدر اونچا اڑتا ہی کہ ابر اسکے نیچے حائل
ہو جاتا ہی جس سے بعجلت اپنے اصلی مکان پر آنے سے معذور ہوتا ہی یا کوئی عضو اسکا بوجہ مرغ شکاری کے مجروح
ہو جاے یا کوئی اُسکو پکڑ رکھے ان وجہون سے البتہ وہ اصلی مکان پر آنے سے معذور ہو جاتا ہی باہم انس والفت مانند
انسان کے ہی ہر طرح پر بوس وکنار وغیرہ سے زبیر بن المثنی کہتا ہی کہ یہ طائر مانند مرد و زن کے برتاو کرتا ہی و
مین نے دیکھا کبوتر کے نر و مادہ کے درمیان مین کہ اسکی مادہ دوسرے نر کی طرف خیال نہین کرتی ہی مانند زنان
عفیفہ کے اور بعض مادہ دوسرے نر سے بھی جفتی کہاتی ہی مانند زنان فاجرہ کے اور بعض مادہ نر کی اطاعت نہین
کرتی ہی اور ہر چند نر بلاتا ہی وہ اُسکی اطاعت نہین کرتی ہی اور ایک نر کی دو مادہ بھی ہوتی ہین اور نر دونون سے
برابر الفت کرتا ہی اکثر اسکی مادہ باہم مادہ سے جفتی کہاکر چار انڈے دیتی ہی لیکن ان انڈون سے بچے نہین نکلتے عجائب
یہ ہی کہ مادہ جب بیضہ دینے کو ہوتی ہی تو نر کو خبر ہو جاتی اور تنکے جمع کر کے بقدر آسایش اپنے اور انڈون کے
آشیانہ بناتا ہی اور نر و مادہ دونون باہم بیضہ کی حفاظت کرتے ہین اور انڈون کو تنہا نہین چھوڑتے ہین اگرچہ
قریب آشیانہ کے آگ بھی لگ جاے اور وہان پر ایک مدت معہودہ تک مقیم رہتے ہین مادہ اکثر حفاظت کرتی ہی
جب وہ اٹھتی ہی نر قائم مقام ہوتا ہی تاکہ بیضہ کی حرارت دفع نہو اور جب بچہ نکلتا ہی تو نر و مادہ باہم اسکو
بھراتے ہین اول اپنے بچہ کے حلق مین ہوا پھونکتا ہی تاکہ راہ غذا کشادہ ہو بعد ازان اپنے لعاب کی غذا پہونچاتا ہی
جب معلوم ہو جاتا ہی کہ غذا کی راہ کھل گئی اُسوقت کھاری غذا دیوارون کی لونی وغیرہ بھراتا ہی تاکہ پوٹہ اسکا
مضبوط ہو جو کوئی یہ چاہے کہ کبوتر کا بچہ رنگ برنگ کا پیدا ہو پس چاہیے کہ کپڑہ کا کبوتر بنا کے الوان مطلوبہ سے اسکو
رنگ دیوے اور جہان کبوتر پانی پیتے ہون وہان رکھ دے تاکہ نظر کبوترون کی اس کبوتر مصنوعی پر پڑے پس جب

بچے پیدا ہونگے تو وہی رنگ انکا ہوگا حمام بروقت بیماری کے ہڈی کو کھاکر آرام پاتا ہی اور حمام دشتی حالت بیماری مین نرکل کی پتی کھانے سے صحت پاتا ہی اس فرقہ مین عجب تر یہ ہی کہ اسکا بچہ قبل جوانی کے درمیان نسر اور عقاب کے امتیاز کرتا ہی یعنے نسر سے نہ ڈرے اور عقاب سے بھاگ جاوے اور شاہین کو دیکھنا زہر قاتل سمجھے جس طرح سے کہ شاۃ یعنے بکری ہاتھی اور اونٹ بھینس سے نہین ڈرتی اور گرگ سے خوف کھاتی ہی حافظ کہتا ہی حمام ہر ایک جانور سے عمدہ ہوتا ہی لیکن جب وہ اپنے دشمنون کو دیکھے مخوف ہوتا ہی جیسا کہ دراز گوش شیر کو دیکھکر دم بخود ہوتا ہی یا کہ بکری بھیڑیے سے اور چوہا بلی سے خوف کرتا ہی **خواص** اسکا پتہ رتوندھی اور دھوندلے کو مفید ہی اور اینٹھے ہوے عضا پر طلا کرنا عمدہ ہوتا ہی کبوتر کا انڈا اگر زخم پر رکھین مندمل ہو اور نیز چوٹ اور ضرب اور کہنہ زخم کو زائل اور دور کرتا ہی اور آنکھ مین لگانا شب کوری دور کرتا ہی اسکے گوشت کی مداومت ذکا و ذہن زیادہ کرتی ہی اسکی ہڈی کی خاکستر زخم فاسد کو مصلح ہی اسکا سرگین اگر زن حاملہ حمول کرے وضع حمل نہایت سہولت سے ہو اگر دوا گوشت چشم کبین سکی جراحت دور کردے اگر اسکو نار فارسی یعنے آتشک پر طلا کرین نافع ہو اگر سرخ حمام کے سرگین کو حقنہ مین شامل کرین تو قولنج کو نافع ہوگا اور نیز عسر البول کو مفید اسکے پاؤن اصطرک و حب النیل برابر وزن سودہ کرکے روغن جوز مین ملاکر اگر برص پر طلا کرین اسکا رنگ زائل ہوجائیگا صورت یہ ہی

خطاف یعنے ابابیل اسکو فارسی مین بالوایہ کہتے ہین اسکی بہت قسم ہین یہ جانور اکثر سرد سیر زمین سے گرم سیر کو جاتا ہی اور مخصوص بہار کا فریفتہ ہی اوائل بہار مین گھوسلا بناتا اور انڈے دیتا ہی تاکہ ہوا گرم ہونے تک اسکا بچہ قوی ہوجاوے اسکے آشیانے ہر ملک مین ہوتے ہین اور جس ملک کے آشیانے کو عزم کرے وہان جا ہو بچے آشیانہ بناتے وقت پرون کو مٹی مین ملاکر کام مین لاتا ہی اکثر دیوارون اور چھتون کی درارون مین بناتا ہی اور ایسی تدبیر کرتا ہی کہ دونون طرف سے اسکا آشیانہ چھت مین ملحق اور مستحکم ہو یہ عجب ہی کہ تھوڑا آشیانہ بنا کے چھوڑ دیتا ہی تاکہ خشک ہوجاوے بعد اسکے پھر باقیماندہ بناتا ہی اس خیال سے کہ ایک ہی مرتبہ بنانے سے گر نہ پڑے اور بروقت اسکے آشیانہ بنانے کے بہت ابابیلین مددگار ہوتی ہین اور جب آشیانہ بن چکتا ہی تو اسکے ہموار کرنے کے واسطے اپنی چونچ مین پانی لاکر آشیانہ کو چکنا تا ہی اور آشیانہ مین واسطے دفع کرنے مکھی اور مچھر اور سانپ کے سداب یعنے تلی کی پتی رکھتا ہی مشہور ہی کہ اگر پرستک یعنے ابابیل کا آشیانہ پانی مین گھول اور چھانکر بروقت دردزہ کے عورت کو پلادین وضع حمل مین آسانی ہو

خواص اسکا دماغ روغن مین مخلوط کرکے سر مین لگانا جون دفع کرتا ہی اسکی آنکھ پوٹلی مین باندھ کر جسکے بستر مین رکھ دین اسکو نیند نہ آویگی اسکا دل خشک کرکے شراب کے ساتھ کھانا بھی ہی اسکا گوشت کھانا آنکھ کو مضبوط اور تیز کرتا ہی اگر عورت کو کھلاوین اسکی شہوت ایسی دور ہو کہ کبھی مرد کی خواہش نہ کرے اسکے سرگین کے مرہم سے پھوڑے پک جاتے ہین اور نیز انکا میل دور ہو جاتا ہی صورت یہ ہی
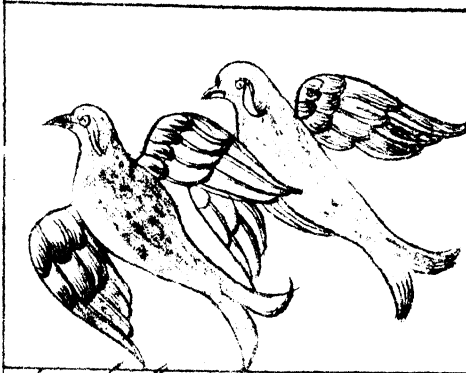
خفاش یعنے چمگادڑ یہ مشہور جانور شعاع آفتاب مین بینائی سے معذور ہوتا ہی مگر تاریکی یا شام کو بینا ہوتا ہی اسکے پر نہین ہوتے لیکن اُڑتا ہی اپنے بازو سے جو کہ چوڑے مثل پوست کے ہوتے ہین پیدائش انکی مثل چوہے کے ہوتی ہی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ سے معجزہ طلب کیا کہ ایک ایسا طائر آپ بناگے کہ جو برخلاف ور طائرون کے گوش ظاہری ور دانت رکھتا ہو اور اپنے بچے کو دودھ پلائے پس آپ نے مٹی سے یہ جانور بناکے اسمین ہوا دم کی اور بحکم خدا یہ جانور ذی روح ہو گیا اور اڑنے لگا اور یہ سب صفات اسمین موجود ہین اسی کا ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیہ فتکون طیرا باذنی خلاصہ معنی یہ ہی کہ حضرت عیسیٰ کو ہمنے یہ بھی معجزہ دیا کہ انھون نے ایک مٹی کا جانور بناکر ہوا پھونکی اور وہ میرے حکم سے طائر ہو گیا غرض یہ جانور مکھی اور مچھر وغیرہ کا شکار کرتا ہی اکثر اُڑتے وقت اپنے بچہ کو منھ مین رکھتا ہی اور دودھ پلاتا ہی انار کو کھاتا ہی اور پوست کو خالی چھوڑ دیتا ہی جب اسکے عوض برگ چنار دیوین بھاگتا ہی کہتے ہین کہ اگر کسی گانو مین اس چڑیا کو درخت پر آویزان کرین اس جگہ ٹڈی نہ آیگی **خواص** اسکا سر کبوترون کی چھتری پر رکھنے سے کبوترون کو اس چھتری سے زیادہ تر مانوس کرتا ہی اسکا سر انسان کے بالین پر اگر رکھین تو نیند اسکو نہ آیگی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر اوائل عارضہ ڈھلکا مین اسکا دماغ سرمہ بنا کر لگاوین نافع ہو اور نیز اسکی خاکستر بھی مفید ہی اگر انسان تعویذ بنا دے شہوت زیادہ ہو اسکا خون آنکھون مین لگانا رتوندھی کو مفید ہو اگر بغل کے بال دور کرکے اسکا خون لگاوین دوبارہ بال نہ جمینگے اسکے سرگین کا سرمہ لگانا سفیدی چشم زائل کرتا ہی اگر چیونٹی کے سوراخ مین رکھ دین چونٹیان بھاگ جائینگی اگر چونا اور ہرتال مین اسکا سرگین ملا کر موے زہار پر لگاوین مدت تک بال نہ نکلینگے

اور چند بار اس عمل کے کرنے سے بال کبھی نہ نکلینگے صورت یہ ہے

دراج یعنے تیتر مشہور جانور مبارک ہے اسکی پیٹھ اونچی اور بہت جنے والا اور اسکی آواز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کہتا ہے بالشکر تدوم النعم یعنے نعمت شکر سے ہمیشہ قائم رہتی ہے اور آمد بہار سے مژدہ دیتا ہے شمال کی ہوا سے شاد ہوتا ہے اور دکھنی ہوا سے ناراض ہوتا ہے جاحظ کہتا ہے کہ یہ وہ جانور ہے کہ گھرون مین مادہ سے جفتی نہین کرتا سواے باغ کے اور فہیم بھی ہوتا ہے ابو طالب الثیوحی کی روایت ہے کہ کسی نے دراج پر باز کو چھوڑا پس دراج اپنے گھونسلہ مین گیا اور اپنے دونون پرون مین دو کانٹے لیکر اپنے تئین پشت کے بل اُلٹا کر دیا آخر اس ترکیب سے باز شکار اسکا نکر سکا شیخ رئیس کہتا ہے کہ اسکا گوشت مقوی دماغ اور فہم کو زیادہ کرتا ہے اور منی بھی بڑھاتا ہے صورت یہ ہے
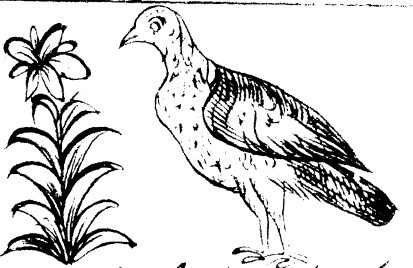
دیک یعنے خروس شہوت اور خودبینی مین ہر ایک مرغ کا پیشرو ہے طلوع صبح سے خبر دہندہ ہے عجب تر یہ ہے کہ رات کی گھڑیان اور وقت کا اندازہ پہچانتا ہے مثلاً جب رات پندرہ ساعت کی ہوتی ہے اپنی آواز کو پندرہ پر تقسیم کرتا ہے اور جب رات نو ساعت کی ہوتی ہے تو نو پر تقسیم کرتا ہے روی عن النبی صلعم ان اللہ تعالی خلق دیکا تحت العرش لہ جناحان لو نشرہما جاوزتا المشرق والمغرب فاذا کان آخر الوقت نشر جناحیہ وخفق بہما وصرخ بالتسبیح یقول سبحان الملک القدوس یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے عرش کے نیچے ایک خروس پیدا کیا جسکے دو بازو ہین اگر دونون پھیلا دے مشرق سے مغرب تک جا پہونچین آخر شب مین اپنے بازو کھول کر آواز فصیح سے تسبیح کرتا ہے سبحان الملک القدوس و اسوقت زمین کے خروس بھی اسکی تسبیح کا جواب دیتے ہین کہتے ہین کہ بانگ دینے والا مرغ جسکی ڈاڑھی اور تاج کنگرہ دار ہو باغیرت ہوتا ہے اور سخی اور رعایت اپنی مادہ کی بکثرت کرتا ہے کہتے ہین جو مرغ کی آواز سے بیدار ہوا اسکو خواب کی گرانی معلوم نہوگی خروس سفید سے شیر بھاگتا ہے اور خروس

جنگلی بہتر ہوتا ہی علامت اسکی یہ ہی کہ اسکی چونچ سرخ اور بھاری گردن اور تنگ چشم و سینہ چوڑا اور تیز چنگال بلند آواز ہوتا ہی اور یہ خروس مرغ خانگی کو جب دیکھتا ہی تو اپنے منقار مین دانہ لیکر اسکے روبرو ڈالتا ہی کہتے ہین کہ یہ فعل غلبۂ شہوت او رجوانی مین کرتا ہی بڑھاپے مین نہین اور مرغ خانگی کو دشمن سے بچاتا ہی اور خود حامی ہوتا ہی کہتے ہین کہ خروس نر تمام عمر مین ایک انڈہ دیتا ہی جسکو بیضۃ العصر کہتے ہین اور وہ نہایت چھوٹا ہوتا ہی کہتے ہین کہ جب مرد سفید خروس کو ذبح کرتا ہی اُسکے مال اور اہل و عیال مین نقصان پہونچتا ہی جس گھر مین خروس سفید ہو وہان شیطان نہین آتا ہی **خواص** مرغ سفید کے عرف یعنے ڈاڑھی کو پیکر جس لڑکے کو کہ بچھونے پر پیشاب ہوتا ہو پلاوین نافع ہو اور نیز اسکا دھوان دیوانہ مفید ہی اسکا زہرہ آنکھ مین لگانا رتوندھی اور سفیدی چشم کو مفید ہی بلیناس کا قول ہی کہ اسکا زہرہ نہار کے وقت کھانے مین ملا کے کھانا حافظہ بڑھاتا ہی اسکا زہرہ چاندی کے برتن مین کھرل کرکے سرمہ بناوین سفیدی چشم زائل ہو اسکا بازو باندھنا تپ ہر روزہ کو مفید ہی اگر سوار اپنی کمر مین باندھے سواری پر چلنے سے عاجز نہوگا اسکا خون بھی لگانا سفید چشم دور کرتا ہی اس جانور کا لڑتے وقت خون جاری ہو وہ اگر طعام مین کسی قوم کو کھلاوین اُنکے باہم خصومت ہوجاوے اگر اسکو شہد مین جوش دیکر قضیب پر مالش کرین مقوی اور ممسک ہی اسکا گوشت خشک کرکے مازو اور سماق سب برابر ملا کر تخم برابر کھانا اسہال والے کو نافع ہی کہتے ہین کہ اسکے پیٹ مین ایک پتھر ہی بعض گندم رنگ و بعض بلور کے طور پر ہوتی ہی اُسکا تعویذ بنانا دیوانہ کو مفید ہی اور نیز شہوت زیادہ ہوتی ہی صورت یہ ہی

دجاج یعنے مرغی شاذونادر مرغی بھی بانگ دیتی ہی اور نر سے لڑتی ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ یہ بلاجفتی کھائے نر کے بسبب لوٹنے مٹی یا تاثیر باد جنوب کے انڈا دیتی ہی لیکن اس انڈے سے بچہ نہین نکلتا ہی اور خورش مین بھی بے مزہ ہوتا ہی اور جب مادہ کے پیٹ مین اسطرح کے انڈے بہت سے جمع ہوجاتے ہین اور قبل انڈا دینے کے

ایک مرتبہ بھی نر سے جفتی کھالے تو شکم کے بہت انڈے درست ہو جاتے ہین اگر انڈے سیتے وقت بادل
گرجا اور اسنے سنا تو وہ سب انڈے فاسد ہو جاتے ہین اور باد جنوب مین بھی یہی تاثیر ہی مرغ زرخانگی کی ضعیفی
مین جو انڈا ہو وہ بہی منغر ہوتا ہی اُس سے بچہ نہین ہوتا کیونکہ بچہ انڈے کی سفیدی سے پیدا ہوتا ہی اور
زردی اسکی غذا ہوتی ہی اور ایسے مرغ کے انڈے مین زردی نہین ہوتی ہی اور جب اسکی مادہ فربہی
لاتی ہی انڈہ نہین دیتی جسطرح کہ بہت موٹی عورتین حاملہ نہین ہوتین **خواص** مرغ سفید کو وزن عددیا
اور ایک کفدست تل کے ساتھ پکا کر اسکا شوربا مع گوشت کھائین قوت باہ زیادہ ہو اگر اسکے گوشت و
گوشت کبک کے کھانے کی مداومت کرے بواسیر اور نقرس کا عارضہ پیدا ہو اسکی چربی کے غازہ سے سرخ
جھائین چہرہ کی جاتی رہتی ہی اور نیز پیرون کی بوائی دور ہوتی ہی ڈھیلے کو اسکا پتا آنکھ مین لگانا مفید ہی
بلیناس کہتا ہی اسکا سنگدان کھانا بستر پر پیشاب کرنے والے کو مفید ہی تین انڈے لیکر سرکہ مین تین روز تک
رکھین اور پھر دھوپ مین رکھکر خشک کرین بعد ازان پیسکر بہق پر ضماد کرین تو مفید ہی اسکا انڈا نیم برشت بہی ہی اگر
اسکا انڈا جاڑے مین گھاس کے اندر اور گرما مین بھوسے
کے اندر رکھین دیر تک خراب نہو اسکے انڈے کا
روغن درد نقرس پر لگانا درد کو دفع کرتا ہی اس
بیٹ سرکہ یا شراب مین پینا قولنج کو دور کرتی ہی
اور نیز پتھری کے عارضہ مین بھی نافع ہی بلیناس کا
کلام ہی کہ مرغ سیاہ رنگ کی بیٹ جس مکان کے دروازہ پر چھڑکا دین وہان خصومت پیدا ہو صورت یہ ہی
رخم یعنے کرگس یہ اپنے انڈا دینے کو پہاڑون کے کنارے اور درہ تلاش کرتا ہی تاکہ کوئی نقصان
نہ پہونچے جب انڈا دینے کا وقت آتا ہی زمین ہند مین جاکر ایک پتھر (ابو طاقون) نامے لاکر اسپر
بیٹھتا ہی اور انڈا دیتا ہی یہ ایک پتھر مدور مجوف ہوتا ہی اور ہلانے مین اسکی شکم سے یعنے سطح برابر کی
طرف سے آواز کھڑکھڑاہٹ کی مانند ناریل خشک کے آتی ہی یہ مرغ ہمیشہ لشکر کے پیچھے اڑتا ہی کیونکہ اسکی
غذا مردار ہی اور نیز حاجی لوگون کے پیچھے بھی اڑتا چلا جاتا ہی تاکہ چارپایے انکے جب مرجائین تو کھالے
اور بروقت بچہ دینے گوسفند کے بھی منتظر رہتا ہی کہ اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو کھالون اسکا زہرہ کان مین ٹپکانا بہرے کو
مفید ہی اور آنکھون مین لگانا سفیدی چشم زائل کرتا ہی اور نیز درد چشم کو اگر صاحب تپ ربع کو پلادین
نافع ہی اگر روغن سیماب مین ملاکر چہرہ پر غازہ کرین پس جس حاکم کے روبرو جاوین سرخرو آوین بلیناس
لکھتا ہی کہ اسکے داہنے بازو کی جو لمبی ہڈی ہوتی ہی اسکو جلاکر جسکو کھلادین وہ اسکا فریفتہ ہو اور
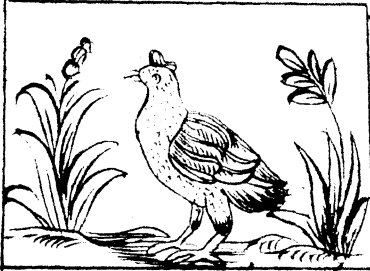
بائین کی ہڈی دشمنی کے واسطے اسی طور پر کھلانا مفید ہی اسکا سر کہین اگر ضرورت فرزجہ بنا کر رکھے پیٹ گرجائے صورت یہ ہو
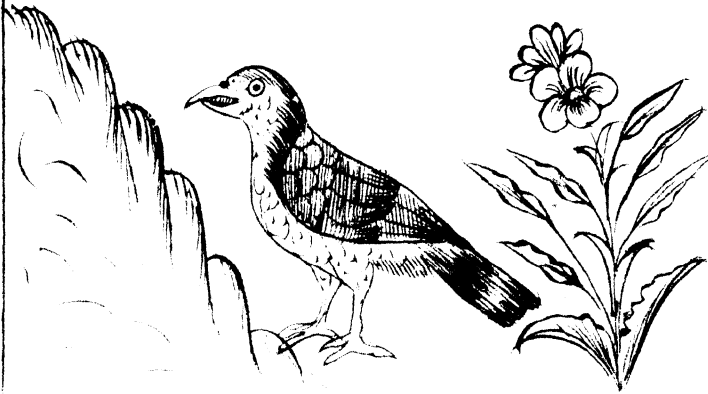
زاغ یہ جانور مشہور سیاہ رنگ ہزار سال کی عمر کا ہوتا ہی اور بوم کا دشمن مگر مغلوب ہی جاحظ کہتا ہی کہ کل مرغ اپنے بچہ کو اسکے بڑے ہونے پر نہین پہچانتے مگر زاغ اگر اسکے پر جلا کر جس جگہ چاہین لگا دین مال نکال لینگے اگر دو آدمی کے درمیان مین کوے اور بوم کی آنکھ کا دھوان کرین تو دونون مین دشمنی ہوجاے اگر اسکا دل خشک کرکے پیکر رکھ چھوڑین اور گرمی کے موسم مین جب سفر کرین پانی مین گھول کر پیلین پیاس نہو گی کیونکہ کوا گرمی مین پانی نہین پیتا بعض کہتے ہین کہ اسکا دل پاس رکھنا دافع تشنگی ہی اگر اسکا اور خروس کا زہرہ شہد مین ملا کر آنکھ مین لگاوین سفیدی زائل کرے اور بالون مین خضاب کرنے سے سیاہ کرے اسکا گوشت اور پوٹہ خشک کرکے شہد کے ساتھ تین دن ہیضہ والون کو کھلا دین مفید ہی جسکی آنکھون کے روبرو مکھی اڑتی ہوئی معلوم ہو وہ بھی زائل ہو اور یہ شروع عارضہ نزول کا ہوتا ہی بلیناس کہتا ہی کہ اسکی چربی روغن گل مین بدن پر مل کر بادشاہ کے پاس جانا بامراد کرتا ہی اگر اسکو خشک کرکے ناسور پر لگاوین بہتر ہوگا اسکا انڈا بواسیر پر ضماد کرین مفید ہی اگر شراب مین پیوین تو شراب خواری کی علت دفع ہوجاے اسکی بیٹ موضع طحال پر لگانا نافع ہی اگر کھانسی والے کے حلق مین چھڑکین سرفہ زائل ہو صورت اسکی یہ ہی
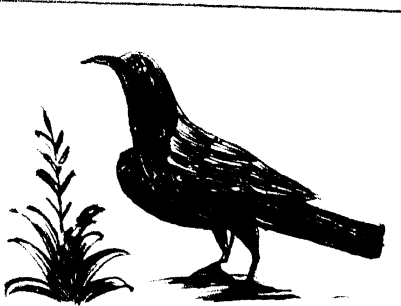
زرزور اسکو فارسی مین سار کہتے ہین یہ اچھی ہوا پسند کرتا ہی ہندوستان سے عراق کو جاتا ہی اکثر مرغ دریا
مین ضائع ہوتا ہی اور بعد مرجانے کے خشک ہوکر جو بہکر کنارے آتا ہی اسکو وہان کے لوگ کڑی کی جگہ
جلاتے ہین بقراط حکیم کا قول ہی کہ اسکے بچون کو لیکر زعفران مین رنگین کر کے انکے آشیانون مین چھوڑ دیتے ہین
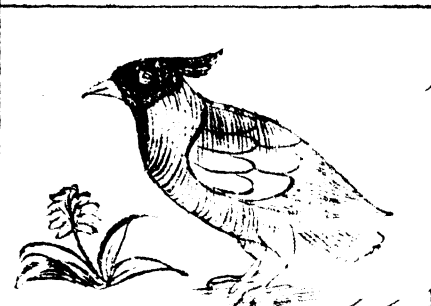
جب اسکی مان اسکو دیکھتی ہی بیمار سمجھتی ہی
پس واسطے معالجہ کے ایک زرد پتھر
لاتی ہی پس وہ لوگ اسکے گھونسلہ سے وہ
پتھر اٹھا لاتے ہین اور پانی مین گھسکر یرقان
والے کو پلاتے ہین وہ شفا پاتے ہین اسکا
گوشت بینائی زیادہ کرتا ہی اگر اسکے گوشت کو
سکھلا کر گلے کے درد مین نہار کھاوین مفید ہو اور اسکی خاکستر زخمون پر چھڑکنا مفید ہو صورت یہ ہی

زرمخ اسکو فارسی مین زمک کہتے ہین اسکا پتا آنکھ مین لگانا تو ندھی کو زائل کرتا ہی اور تاریکی کے
دور کرنے مین مجرب ہی صورت یہ ہی

سمانی اسکو فارسی مین سمانہ کہتے ہین یہ وہ مرغ ہی جسکو حق تعالی نے بنی اسرائیل کے واسطے عطا
فرمایا تھا سلوی اسی کا نام ہی
یہ مرغ ہمیشہ خاموش رہتا ہی البتہ
موسم بہار مین بسر یاد کرتا ہی
تمام تمام رات اور سانپ کو
کھاتا ہی اور کچھ زہر اثر نہین کرتا
صورت اسکی یہ ہی
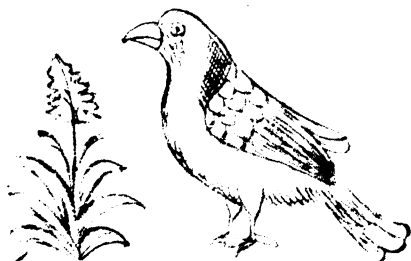
سنقر شکاری مرغ شاہین سے ملتا ہوا ہوتا ہی لیکن اسکے پیر موٹے ہوتے ہین اور پنڈلی اسکی

شقراق اسکو فارسی مین کاسکینہ کہتے ہین یہ سبز رنگ زرد یا سرخ منقار ہوتا ہے یہ نخل یعنے خرما کا دشمن ہوتا ہے جب اسکا پیٹ خرما کھانے سے بھر جاتا ہے تو باقی پھلون کو گرا دیتا ہے صورت اسکی یہ ہے

صافر یہ مرغ کبھی آرام نہین کرتا رات سے صبح تک فریاد کرتا ہے کہتے ہین کہ اسکو یہ ڈر ہوتا ہے کہ آسمان میں سے [illegible] اسی لئے یہ تمام رات [illegible] صبح [illegible] [illegible] آتا ہے [illegible] صورت صافر کی یہ ہے

شقمقہ [illegible] شکاری مرغ عجب [illegible] سے شکار کھیلتا ہے جب وہ [illegible] اسکے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چونچین مارتا ہے [illegible] پھر شکار کرتا ہے [illegible] مرغ گرگ سے بچتا ہے [illegible] اسکا بھی شکار کرتا ہوا اور یہ دلیری آمین از جانب حق تعالی ہے صورت یہ ہے

طائر البحر یہ دریائی مرغ ہمیشہ دریا مین اڑتا ہے دریا والے کہتے ہین کہ یہ کبھی آشیانہ نہین بناتا مگر اسوقت کہ انڈا دیتا ہے اور آشیانہ کف دریا کا بناتا ہے اسکے سوا ہمیشہ اڑا کرتا ہے اور ہوا پر جفتی بھی کھاتا ہے یہ اپنے انڈون کو سیتا نہین ہے
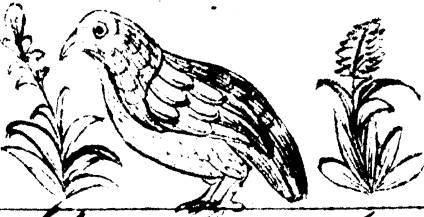
بلکہ خود بخود اسمین بچہ پڑتا ہی
اور جب بچہ طاقت دار ہوتا ہی
اسوقت انڈے کو توڑکے وہ بھی
مثل مان باپ کے اڑنے
لگتا ہی صورت یہ ہی

طاؤس از روے صورت اور خوبی کے جملہ طیور سے عمدہ ہوتا ہی عجب زنگار رنگ قدرت سے
بنایا گیا ہی اسکے پرون پر حیرت آتی ہی کیونکہ ہر پر مین دائرۂ زرین بنا ہوتا ہی کبود سبزی مائل
اسواسطے کہ اگر طلا کو سرخی یا زردی یا سفیدی پر رکھین ایسا خوشنما نہوگا جیسا کہ [illegible] سبزی پر
خوشنما معلوم ہوتا ہی طاؤس کی عمر پچیس برس کی ہوتی ہی اور اسی مدت مین سب رنگ [illegible]
پیدا ہوتے ہین خزان مین اسکے پر جھڑتے ہین اور بہار مین نئے رنگ کے پر نکلتے ہین [illegible]
کہتا ہی کہ طاؤس کا پالنا گزندون سے پناہ دیتا ہی **خواص** اسکی ہڈی کا مغز سداب اور شہد مین
کھانا صاحب قولنج اور درد معدہ کو نافع ہی جو کوئی اسکا خون [illegible] لے دیوانہ ہو جائے [illegible]
زہرہ سکنجبین کے ساتھ گرم پانی مین نوش کرنا صاحب اسہال کو نافع ہی [illegible] زبان [illegible] دور کرتا ہی
اسکا گوشت مع چربی کھانا ذات الجنب کے درد کو نافع ہی اور گوشت اسکا [illegible] ہی اور
درد زانو کو نافع ہی اسکی
چربی سردی کے درد
مین لگانا مصلح ہی اسکی
ہڈی جسکے پاس ہو اسپر
بدنظر کا اثر نہو اسکا چنگل
دردزہ مین عورت کی ران پر
باندھنا یا زیر موضع مخصوص
دھونی دینا نہایت
مفید ہی صورت اسکی یہ ہی

طیہوج یعنے تیہو اسکا گوشت [illegible] کرتا ہی اور [illegible] صورت
اسکی یہ ہی

عصفور یعنے کنجشک یہ دو قسم ہوتا ہی ایک بنام الطیر جو دانہ چنین ہوتے ہین دوسرا سباع الطیر جو گوشت کھاتے ہین ور ٹڈی کا شکار کرتے ہین یہ پرندہ اپنا آشیانہ آبادی مین بناتا ہی اور اکثر چھتون کے نیچے کیونکہ مرغان شکاری سے بے اسان رہتا ہی اگر شہر ویران ہو تو یہ جانور کبھی وہان نہ رہیگا اس سے اور سانپ سے دشمنی ہی جسوقت سانپ اسکے بچون کے کھانے کو اسکے گھونسلے کا قصد کرتا ہی یہ جانور فریاد کرتا ہی اور اسکے ہمجنس آواز سنکر جمع ہوتے ہین ور فریاد کرتے ہین اکثر سانپ کو موقع پاکے اپنی چونچ سے زخمی کرتے ہین اگر زخم ہوگیا تو سانپ کی ہلاکت ہی کیونکہ سانپ کے زخم پر کبھی ابتہ چونٹی جمع ہوجاتی ہین اور سانپ مرجاتا ہی کنجشک گدھے کی بھی دشمن ہوتی ہی کیونکہ گدھے کی آواز سے اسکے انڈے خراب ہوجاتے ہین بس یہ پرندہ گدھے کو اپنی منقار سے مجروح کرتا ہی اور اسپر کبھی مچھر ہجوم کرتے ہین اور یہ پرندہ بیماری مین گدھے کے گوشت کو کھاکر آرام پاتا ہی اسکی کثرت مجامعت کے برابر دوسرے حیوانات مین کثرت نہین ہوتی اسی باعث سے اسکی عمر کم ہوتی ہی اسکا گوشت مقوی باہ ہی اور ریح کو دفع کرتا ہی کیونکہ گرم ہی اسکا انڈا کھانا شہوت کی تحریک کرتا ہی تین روز تک اسکا انڈا زمین مین دفن کرکے بعدہ نکال کر ناسور پر لگانا مفید ہی اسکی بیٹ آنکھ مین لگانا تو دھند دفع کرتی ہی اگر شراب مین ڈال کر کسی کو پلا دین بیہوش ہوکر گر پڑے صورت یہ ہی
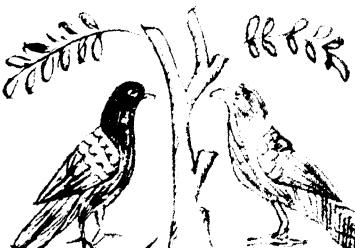
عقاب یہ شکاری مرغ ہی چھوٹے چھوٹے طیور اور جانوران بری کا شکار کرتا ہی مانند خرگوش اور روباہ وغیرہ کے اور جسکا شکار کرتا ہی فقط اسکا جگر کھالیتا ہی کیونکہ اسکا جگر نافع ہی اسکی بیماری کو

بعض وقت اس طائر کی چونچ لمبی ہو جاتی ہی اسوقت شکار سے عاجز ہوکر ہلاک ہو جاتا ہی صاحب الفلاحہ
کہتا ہی کہ عقاب زغن اور زغن عقاب ہو جاتا ہی جاحظ کا قول ہی کہ عقاب کے چنگل مین اسقدر قوت ہی کہ
گرگ کو پھاڑ ڈالتا ہی اور ہمیشہ لشکرون کے ہمراہ رہتا ہی کہ مردار گوشت ملے شکاریون کا کلام ہی کہ عقاب
اپنے شکار کو ڈراتا نہین ہی بلکہ خود کسی اونچی جگہ پر جا بیٹھتا ہی جب دیکھتا ہی کہ کوئی شکار لیے اڑا آتا ہی
اُسکے مقابلہ پر جست کرتا ہی اور شکار اُسکا چھین لیتا ہی اور جانور شکاری جب عقاب کو دیکھتا ہی اسکا
تو قصد نہین کرتا بلکہ اپنے خلاصی کی تدبیر مین پڑتا ہی اور اپنے شکار کو عقاب کے واسطے چھوڑ دیتا ہی
کہتے ہین جب عقاب بوڑھا ہوتا ہی اُسکے بچہ اُسکی پرورش کرتے ہین جب اُسکی آنکھین ضعیفی سے معدوم
ہو جاتی ہین یا کمزور ہوتی ہین تو آسمان کی طرف یہان تک اڑتا ہی کہ حرارت آفتاب سے اُسکے پر جلجاتے ہین
اسوقت نیچے گر پڑتا ہی اگر زمین پر گرا تو مرگیا اور اگر دریا مین گرا تو چند بار غوطہ لگاتا ہی اور جب دریا سے نکلتا ہی تو
قدرت خدا سے جوان ہو جاتا ہی اور پیری کے آثار نہین رہتے اور پر بھی نکل آتے ہین اسکی عمر دراز ہوتی ہی اور بہت
دنون تک جوان رہتا ہی ایسا تیز پر ہوتا ہی کہ اگر صبح کو عراق مین ہی تو شام کو یمن مین پہونچ جاتا ہی عقاب کے
بچہ کو بھی نہایت ذاتی تجربہ حاصل ہوتا ہی اکثر اسکے آشیانہ پہاڑ کی چوٹیون پر ہوتے ہین اور وہ پہاڑ ایسے ترچھے
ہوتے ہین کہ اگر اُنکے بچہ ذرا بھی حرکت آشیانہ مین کرین فوراً پہاڑ سے نیچے آگرین پس اسکے بچہ اس تجربہ سے
واقف ہوکر حرکت نہین کرتے جبتک کہ تمام پر نکل آتے ہین اور قوت پرواز بخوبی نہ آئے اسی وجہ سے قول عرب
فلان اجرب من فرخ العقاب یعنے فلان شخص بچہ عقاب سے بھی زیادہ تر صاحب تجربہ ہی اگر مرغان اہلی یعنے
مرغ خانگی اور کبک اور کبوتر وغیرہ کے بچے مرغان جبشی کے آشیانہ مین کوئی رکھ دے فوراً اپنی حرکت سے
گر پڑتے ہین عجب تر یہ کہ عقاب کا بچہ حالانکہ پر اسکے نکل کر درست و نمو نہو جاوین حرکت نہین کرتا اور
جانتا ہی کہ قبل اسکے حرکت کرنے مین گر پڑونگا خواص کہتے ہین اسکا دماغ تازہ مولی کے عرق مین ہما کر گرم کرین
پئین ذات الجنب کو مفید ہی اور نیز آنکھ کی روشنی زیادہ

صورت بہری

کرتا ہی اور جن عورتون کی چھاتیون مین دودھ جم گیا ہو
مالش کرین شیر جاری ہو جاے اسکا خون خشک
کرکے ہلیلہ زرد کے ساتھ پیکر سرمہ بناکر لگانا
دھندلے کو مفید ہی اسکی چربی روغن کنجد مین
پگھلاکر نقرس پر لگانا مفید ہی اور نیز بنا بند کے
درد کو مفید ہی اسکی ہڈی کا مغز شہد اور ایلوے کے ساتھ ناسور کے لیے نافع ہی دو مین مرتبہ مین اچھا کرتا ہی

عقعق فارسی مین اوسکو ... کہتے ہین یہ پرند چور ہوتا ہی چاندی سونے کے زیور اور جواہرات کی کوئی چیز پاتا ہی ... اوٹھا لیجاتا ہی ... بلکہ پھینکدیتا ہی اور چھت وغیرہ کے نیچے سایہ مین آشیانہ بناتا ہی ... اسکے انڈے بچون کا قصد نکرے کیونکہ اکثر اپنے انڈے بچون کو ... نفع پکھلا اگر لقوہ اور فالج والے کی ناک مین ٹپکاوین تو فوراً چھینک آوے اور مرض زائل ہو اسکا خون سایہ مین خشک کرکے گلاب مین پینا طلاقت لسانی پیدا کرتا ہی اسکی چربی زبان کا ٹکڑا ... ٹوٹ جاوے زبان پر اگر ملدین تو آسانی سے نکل آوے اسکی ہڈی کا مغز اگر لڑکون کو کھلاوین تو فصیح زبان ہوین اسکے پر کی خاکستر چیونٹی کے بل مین چھوڑنے سے چیونٹیان بھاگ جاتی ہین اسکے انڈے کی زردی کا نام سے نکل کر سرمہ لگانا شبکوری کو نافع ہو صورت یہ ہی

عنقا یعنے سیمرغ کل پرندون سے بزرگ ہوتا ہی قوی الجثہ کہ فیل اور گاومیش کو اوٹھا لیجاتا ہی کہتے ہین کہ اگلے زمانہ مین درمیان انسانون کے رہتا تھا جب اسکی بدکاری یہان تک پہونچی کہ ایک روز ایک دلہن کو زیور وغیرہ سے آراستہ تھی اٹھا لیگیا اہل حنظلہ پیغمبر نے دعا کی اور خدا نے اس جانور کو خط استوا کے نیچے سمندر کے بعض ٹاپو مین ڈالدیا تاکہ انسان کی طرف نہ پہونچ سکے اس جزیرہ مین مانند فیل و کرگدن و گاومیش وغیرہ کے اکثر حیوانات ہین مگر عنقا انکا شکار نہین کرتا کیونکہ یہ سب اسکے محکوم ہین جسوقت کوئی زمین سے باغی ہوتا ہی تو اسوقت اسکا شکار کرتا ہی ورنہ ماہی عظیم الجثہ یا اژدہا کو شکار کرتا ہی اور پس خوردہ اپنا دیگر حیوانات مطیع کو کھلاتا ہی اور آپ بلندی پر بیٹھکر انکے کھانے کا تماشا دیکھتا ہی اسکے اڑتے وقت پرون کی کھڑکھڑاہٹ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا سیلاب آتا ہی اسکی عمر اٹھارہ سو برس کی کہتے ہین جب پانچ سو برس کی عمر ہوتی ہی تب جفتی کرتا ہی انڈا دینے کے وقت اسکی مادہ کو بڑی تکلیف ہوتی ہی اسوقت اسکا نر دریا کا پانی چونچ مین لاکر حقنہ کرتا ہی اور اس تدبیر سے انڈا باسانی نکلتا ہی پس نر انڈے پر محافظ ہوتا ہی اور مادہ نکل کر شکار مین مصروف ہوتی ہی اور ایک سو پچیس[۱۲۵] برس مین اس انڈے سے بچہ نکلتا ہی جب وہ بچہ جوان ہوتا ہی پس اگر وہ مادہ ہوا تو اسکے مان باپ لکڑیان جمع کرکے باہم اپنے اپنے چونچ کو رگڑتے ہین اور اس رگڑنے سے آگ نکلتی ہی اور وہ لکڑیان جلنے لگتی ہین اسوقت مادہ

اثر آگ مین جل کر راکھ ہو جاتی ہی اور وہ مادہ بیضہ دیتی ہی اس سے بچہ نکلتا ہی اور اگر بچہ نر ہوا تو اسکا
باپ یون ہی جلجاتا ہی اور وہی بچہ نر اُسکا قائم مقام ہو کر اپنی مان باپ سے جفتی کھاتا ہی سواے اسکے اور بہت سی
حکایات سیمرغ کی ہین لیکن بوجہ غیر معتبر ہونے کے بیان نہین کی گئین صورت اسکی یہ ہی

عراب یعنے کوا بہت اسفر کرنے والا ہی اور صبح کو سب طائرون سے پہلے اُڑتا ہی اور مردار چیز کو
نہایت پسند کرتا ہی بلکہ ذخیرہ کرتا ہی اور اپنی منقار سے جو زمین مین سوراخ کرتا ہی آدمی کی آنکھ پھوڑنے کا قصد کرتا ہی
اور باوجود مارنے کے بھاگتا نہین ہی بسبب اپنی سخت گرسنگی کے اور بڑے بڑے جانورون سے ڈرتا نہین ہی
حتی کہ اونٹ اور بیل کی پشت پر بیٹھتا ہی اور چھوٹے کی پیٹھ مین چونچ سے سوراخ کرتا ہی اور
اُسکا گوشت کھاتا ہی اور جب اونٹ کی پشت مین زخم ہو کر اُسمین بدبو ہوجاتی ہی تو لوگ اسکو
جنگل مین چھوڑ آتے ہین اسواسطے کہ کوا چونچ سے اُسکے بدگوشت کو کھا لیتا ہی اسکے نر کے مرنے پر
مادہ دوسرا نر نہین کرتی اور مادہ کے مرنے پر نر دوسری مادہ نہین کرتا اسکا بچہ جسوقت بیضہ سے نکلتا ہی سفید رنگ
اور بلا پر کے ہوتا ہی اسی سے مان ڈرتی ہی اور اسکو چھوڑ دیتی پس خداوند تعالی مکھیون کو اُسکے حلق
مین پہونچاتا ہی جنکو کھا کر بچہ سیاہ ہوتا ہی اور بال و پر نکلتا ہی کحول کا قول ہی کہ حضرت داؤد کی دعا مین
یا رزاق البغاث فی عشہ یعنے حق تعالی اُن چڑیون کو جو شکار نہین کرتی ہین آشیانہ ہی مین
رزق دیتا ہی پس جب وہ سیاہ اور بڑا ہوجاتا ہی اُسکی مان آ کر مشغول پرورش ہوتی ہی اور
مکھی اور مچھر اُس سے دفع کرتی ہی خلف احمر کا قول ہی کہ دیکھا مین نے بچہ کلاغ کو کہ کوئی
ہو صورت بُری زیادہ اس سے نہ دیکھی مین نے سر بہت بڑا اور بدن چھوٹا اور چونچ لمبی اور بازو چھوٹے

بے پر کے جب یہ بیمار ہوتا ہی آدمی کا گوہ کھا کر آرام پاتا ہی بعض کلاغ طوطی سے بھی بڑھکر باتین صاف کرتا ہی خواص اسکی دونون آنکھ اور بوم کی بھی آنکھ خشک کرکے جس قوم کے درمیان مین جلاوین سب مین عداوت پڑجاے بلیناس کا قول ہی کہ اسکے دل کو خشک کرکے پانی مین پیسکر انسان اگر موسم گرم مین پیے شدت تو پیاس کی بھی تشنگی معلوم نہو تیا اسکا اگر شراب مین ڈالکر پیوین اول پیالہ مین مست ہوجائین اگر جنگلی کوے کا سر لیکر بہت دنون سے دردسر والے کو کھلاوین نفع ہو اگر اسکا خون شراب کے ساتھ ہوش پی کبھی شراب کی خواہش نہو بلکہ سخت دشمن اسکا ہوجاے اسکی بیٹ لگین پرانے زخمی مین باندھکر کھانسی کے مانند ... آرام پاوین صورت اسکی یہ ہی
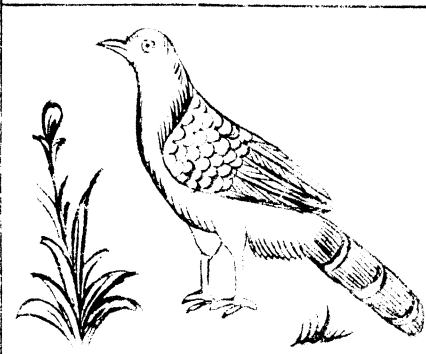
غرنیق یہ جانور دریائی پرندون سے ہین اور کبھی ہوتے ہین یہ وہ مرغ ہین کہ دریا کے کنارے رہتے ہین جب ہوا خراب ہوجاتی ہی تو وہان سے شہرون مین آتے ہین سو وقت اپنے فرقہ مین کوتوال اور چوکیدار مقرر کرتے ہین تا حفاظت سب کی بخوبی ہو پرواز کے وقت بہت اونچے ہوجاتے ہین تا کہ کوئی شکاری مرغ انکا متعرض نہو جسوقت بر آسمان پر ہو یا شب کی تاریکی زیادہ ہو یا واسطے طعمہ کے زمین پر اترین تو خاموش رہین اور صلا فریاد نہ کرین تا کہ دشمن کو معلوم نہو جب سونے کا ارادہ کرتے ہین اپنے سرکو بازو کے نیچے چھپاتے ہین بدین نظر کہ یہ عضو بہت سے ہین اور یہ عضو اشرف عضو ہو اگر یہ عضو فاسد ہو سارا بدن خلل پذیر ہو یہ جانور جب خواب کرتے ہین تو ایک پیر زمین پر رکھتے ہین اور ایک اٹھائے رکھتے ہین کیونکہ یہ ڈر لگا رہتا ہی کہ اگر دونون پانون زمین پر رکھینگے تو نیند غفلت کی آجائیگی انکا پاسبان اور کوتوال ہرگز خواب نہین کرتا اور اپنا سر بازو کے نیچے نہین رکھتا بلکہ ہر طرف نظر کنان رہتا ہی اور جسوقت دشمن نظر پڑتا ہی فورًا فریاد کرکے اپنی جماعت کو خبردار کرتا ہی خواص اسکی بیٹ مین فتیلہ تر کرکے ناک مین رکھنا ہر ایک زخم کو جو ناک کے اندر ہو مفید ہی صورت اسکی یہ ہی

غواص اسکو فارس مین ماہی خوار کہتے ہین بصرہ کے شہرون مین دریا کنارے ہوتا ہی اسکے شکار کی کیفیت یہ ہی

کہ پانی مین بڑی دیر تک غوطہ لگاتا ہی اور مچھلی کو پکڑ کے باہر نکلتا ہی عجب یہ ہی کہ سرنگون پانی مین ہتا ہی
اور پانی کے زور سے اِسکو جنبش نہین ہوتی بعض کہتے ہین کہ ہمنے مرغ ماہی خوار کو غوطہ لگاکر مچھلی لاتے
دیکھا ہی اور کلاغ نے اُسکا تعاقب کیا اور اُسپر غالب ہوکر مچھلی لیگیا پس یہ مرغ دوبارہ غوطہ کھاکر مچھلی لایا
اور کلاغ کے روبرو گیا جب کلاغ مچھلی کھانے
مین مصروف ہوا یہ اُسکی ٹانگ پکڑ کے دریا
مین لیگیا اور کلاغ کو پانی کے اندر مارکر خود
تندرست نکل آیا اِسکا خون آدمی کے
جلے ہوے بالون مین ملاکر جسکو کھلائے عاشق
ہو جاے اور اُسکی ہڈی مین بھی یہی اثر ہی صورت یہ ہی
فاختہ مشہور ہی لوگ مبارک جانتے ہین اُسکی آواز سے سانپ بھاگتے ہین ایک حکایت ہی کہ بعض
سرزمین پر سانپ غالب ہوے اور انکا فساد بڑھا لوگون نے تجویز کیا کہ فاختہ منگانا چاہیے اور اس تجویز سے
سانپون کے آزار سے نجات پائی خون فاختہ
اور خون کبوتر اور زرنفت اور قطران کو جلاکر
دھوان کرین جسکی ناک مین بو پہونچے
اُسکو بیخوابی کا عارضہ ہوجاے صورت یہ ہی
قبج یعنی کبک خوبصورت پرنقش و نگار ہوتا ہی
پہاڑون مین رہتا ہی جب صیاد اُسکا قصد
کرتا ہی یہ بیچارہ اپنا سر برف کے اندر چھپاتا ہی اس خیال سے کہ جسطرح مین صیاد کو نہین دیکھتا ہون
ویسا ہی صیاد بھی مجھکو نہ دیکھتا ہوگا پس صیاد بآسانی سب کو پکڑ لیتا ہی اس پرندہ کے
نر سخت غیرت دار ہوتے ہین اگر دو نر ایک مادہ پر رجوع ہون سخت لڑائی ہو اُسوقت تک کہ ایک
غالب اور دوسرا فرار ہو اُسوقت مادہ غالب کے تابع ہوتی ہی عجب یہ ہی کہ یہ مرغ جب آواز کرتا ہی
اور اُسکی آواز مادہ کے کان مین پہونچتی ہی فوراً اُسکے شکم مین انڈا پیدا ہو جاتا ہی جیساکہ چھوارے کا
درخت بھی نر مادہ ہوتا ہی اور نر کی ہوا جب درخت مادہ تک پہونچتی ہی تو باردار ہوتا ہی یہ مرغ پندرہ
انڈے دیتا ہی اور دو جگہ رکھکر ایک جگہ نر سیتا ہی اور دوسری جگہ مادہ سیتی ہی یہ جانور آبادی مین
جفتی نہین کھاتا اور خوش الحانی کا عاشق ہی اکثر اچھی آواز سنکر یہان تک بیہوش ہوکر گر جاتا ہی کہ

شکاری لوگ اپنے قبضہ مین لاتے ہین اسکا زہرہ آنکھ مین لگانا ڈھلکا کو مفید ہو اول تاریخ ہر مہینے
کی اسکا پتّا ناک مین چھوڑنا ذہن کو تیز کرتا ہو اسکا زہرہ اور حجل یعنے کبک جو دوسری قسم کا ہوتا ہو
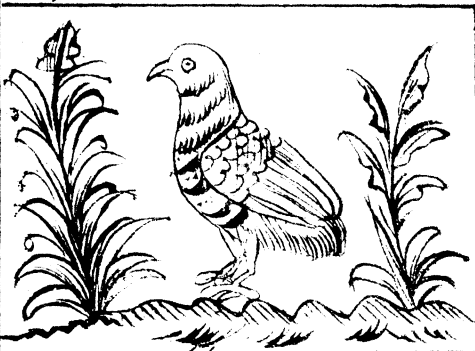
اسکی بیٹ اور مرداسنگ ناسفته
سب ہموزن پیسکر سرمہ کرین آنکھ کی
سفیدی جاتی رہے اسکا جگر بریان
کرکے لڑکون کو کھلانا عارضہ صرع کو
دفع کرتا ہو اسکا خون آنکھون مین
لگانا زخم اور شبکوری کو مفید ہو
اسکا گوشت کھانا فربہ کرتا ہو اور استسقا
کی علت زائل ہوتی ہو او بھی بھی ہو اسکا انڈا سرکہ مین ملاکر پیاز دشتی کے ساتھ کچا کھانا زہر کو نافع ہو صورت یہ ہو
قبرہ یعنے ہدہد خوش آوازی کا عاشق ہو اسکے سر پر مور کے مانند ایک چوٹی ہوتی ہو اور بڑا صاحب احتیاط
ہوتا ہو جہان اُترتا ہو داہنے بائین دیکھا کرتا ہو اور اسی وجہ سے بہت مشکل سے شکار ہوتا ہو اسکا
آشیانہ عجب ترکیب کا ہوتا ہو انگور کی تین لکڑیون سے آشیانہ بناتا ہو اور گھانس عمدہ لطیف
لاتا ہو اور اُن لکڑیون کے
درمیان مین بُنتا ہو اور
اُسمین بچہ دیتا ہو اور
گھاس سے چھپاتا ہو
تاکہ شکاری مرغ نہ دیکھ پائے
اسکا گوشت بریان کرکے
کھانا قوت کو مفید ہو صورت یہ ہو
قطا یعنے کتواس مرغ کا نام آواز پر رکھا گیا ہو کیونکہ یہ قطا قطا کہا کرتا ہو عرب کہتا ہو کہ
فلان اصدق من قطا یعنے فلان راست گو ہو قطا سے زیادہ تر اور یہ بھی قول ہو کہ فلان اہدی من قطا
یعنے فلان شناسا ے راہ ہو قطا سے زیادہ وجہ اسکے تشبیہ کی یہ ہو کہ یہ جانور جنگل مین بیضہ دے کے
زمین مین دفن کرتا ہو اور آپ غائب ہو جاتا ہو اور چند روز کے بعد آنکر وہان پر انڈا سیتا ہو اس مرغ کی رفتار عمدہ
ہوتی ہو حتی کہ اسکے خرام سے معشوقون کی رفتار کو تشبیہ دیتے ہین اسکا آشیانہ زمین پر ہوتا ہو گھاس کے

اندر بہت مختصر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثل کہی ہی کہ من بنی اللہ مسجدًا ولو بمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتًا فی الجنۃ یعنے جو شخص واسطے خدا کے مسجد بنا دے اگرچہ مانند آشیانہ مرغ قطا کے مختصر ہو تو خداوند تعالی اسکے واسطے بہشت مین گھر بنا فرمائیگا **خواص** اسکا خون بدن مین ملنا داء الثعلب کو مفید ہی اگر قضیب پر ملین بھی ہی اسکا گوشت استسقا کو مفید ہی اور گرفتگی جگر اور فساد مزاج کا مصلح ہی اگر اسکو جلا کر روغن مین ملا کر جس جگہ بال جمانا چاہین لگاوین جلد نکل آئین اسکے اعضاے شکم ان جگہون پر پیسکر لگانا جہان کی ہڈیان ادہر ادہر ہوگئی ہون ہڈیون کو بجاے اصلی لاتا ہی اگر آنکھ مین لگاوین زخم کو مفید اور رتوندھی کو نافع ہی صورت یہ ہی
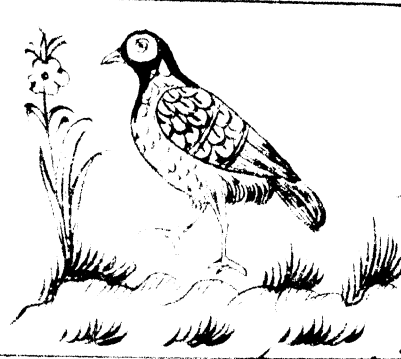
قمری طایر مشہور ہی اکثر لوگ اسکو پالتے ہین کہتے ہین کہ اسکی مادہ جب اسکا نر مر جاتا ہی دوسرے نر کے پاس نہین جاتی ہی اور ہمیشہ اپنے شوہر مردہ کی یاد مین نوحہ وزاری کرتی ہی اگر قمری کا انڈا فاختہ کے نیچے رکھ دین خواہ فاختہ کا انڈا قمری کے نیچے رکھین ہر حال مین اُس انڈے سے قمری ہی کا بچہ نکلیگا صورت یہ ہی

ققنس ارض ہند مین یہ طایر عجیب ہوتا ہی صاحب تحفۃ الغرایب لکھتا ہی کہ یہ جانور جب جفتی کا ارادہ کرتا ہی اول نر و مادہ لکڑی جمع کرکے اُسپر بیٹھ کے جفتی کرتے ہین اور بعد فراغت کے آپسمین چونچ رگڑ کے آگ نکالتے ہین اور اُس آگ مین جلجاتے ہین اور جب مینہ برستا ہی اُسی خاک سے دو جانور پیدا ہوتے ہین اور اُنکے پر نکلتے ہین اور آخر کو بڑے ہوکر ققنس ہو جاتے ہین صورت یہ ہی
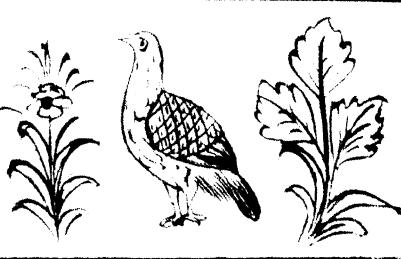
کرکی یعنے کلنگ انمین بڑا اتفاق ہوتا ہی ہان شائد کوئی کسی کا دشمن ہو اور انمین ایک سردار ہوتا ہی
جسکے سب تابع ہوتے ہین اور باری باری ایک ایک انکا پاسبان ہوکر انکے گرد پھرا کرتا ہی اور حفاظت
کرتا ہی اور دشمن کو دیکھکر باواز بلند اپنے ہمجنسون کو آگاہ کرتا ہی رات کو ایسی جگہ جاتے ہین جو بستی سے
دور ہوتی ہی اور اچھی طرح بیرزمین پر جاکر نہین سوتے تاکہ غفلت نہو جاحظ کہتا ہی کہ کلنگ دونون
پانون زمین پر رکھکر نہین کھڑا ہوتا ہی اس خوف سے کہ اگر دونون پانون زمین پر رکھونگا تو ایسا
نہو کہ بوجہ گرانی کے زمین کے نیچے دھس جاؤن **خواص** اسکی آنکھ کو گھسکر سرمہ کرنا خواب
دور کرتا ہی اگر اسکا پتہ مرزنجوش کے ساتھ حل کرکے جسطرف لقوہ ہو اُس جانب کے سوراخ بینی
مین ڈالین اور دوسرے جانب روغن جوز ڈالین اور سات روز تک مکان تاریک مین اسکو بٹھا دین
تو لقوہ دور ہو جاوے اسکا گوشت مع چربی پکاکر بہرے کے کان مین ڈالین اچھا ہو جاوے اور
اسکا مغز سرکہ اور پیاز دشتی کے ساتھ حمام مین
کھانا صاحب طحال کو مفید ہی اسکا معدہ خشک کرکے
ہمراہ آب نخود کے اگر تناول کرے تو درد خصیہ
اور مثانہ کو مفید ہی صورت یہ ہی
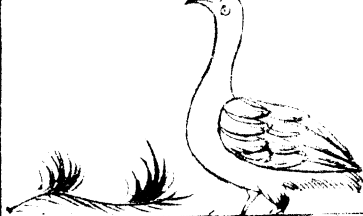
کردان یہ ایک مرغ ہی جسکو فارسی مین چو بینہ کہتے ہین اسکا گوشت مع چربی پکاکر
کھانا بشدت باہ کو زیادہ کرتا ہی حتی
کہ آدمی ہیجانی ہو جاوے واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب

صورت کردان کی یہ ہی

لقلق اسکی بھی صورت قطاسے ملتی ہی اور اسکی خوراک فقط سانپ ہی اسکے دو آشیانہ ہوتے ہین ایک سرد ملک
مین اور دوسرا گرم ملک مین اسکو فصل ربیع پسند کر
اپنا آشیانہ اونچے مقام پر بناتا ہی اور مضبوط
اسقدر ہوتا ہی کہ خراب کرنے سے
خراب نہین ہوتا اسکی عقلمندی
مین شیخ رئیس کا قول ہی کہ بروقت

صورت یہ ہی

وباکے یہ مرغ وہاں کا رہنا چھوڑ دیتا ہی جملہ ہوام اس سے بھاگتے ہین بیضہ اسکا خضاب کے واسطے خوب ہی
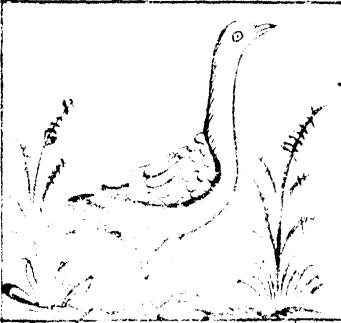
مالک الحزین یعنے بوتیمار ہندی مین اسکو بگلا کہتے ہین اسکی گردن اور پانون لمبے ہوتے ہین جاحظ کہتا ہی کہ یہ جانور نہرون کے کنارے رہتا ہی اور اگر کسی وجہ سے پانی نہر کا کم ہوجاتا ہی تو نہایت رنجیدہ ہوتا ہی اور پھر پانی اس ڈر سے نہین پیتا کہ اگر مین پیونگا تو پانی کم ہوجائیگا اور لوگ پیاسے رہینگے یہان تک کہ خود تشنگی آب سے مرجاتا ہی صورت یہ ہی
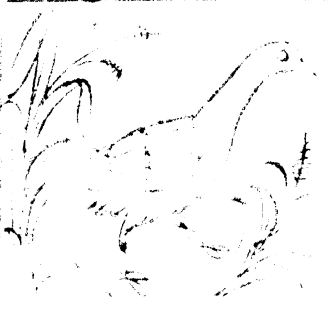
مکا اسکو فارسی مین شبان غریب کہتے ہین جنگل مین رہتا ہی اور عجب آشیانہ بناتا ہی اسکو سانپ سے دشمنی ہوتی ہی کیونکہ وہ اسکے بچون کو کھاتا ہی ہشام بن سالم کا قول ہی کہ ایک سانپ اسکے بچون کو کھاتا تھا مکا فریاد کرتا تھا سانپ نے بچے چھوڑکر اسکی طرف منہ کھولا اُسنے اُسکے منہ مین ایک کانٹا اسی جگہ سے توڑکر ڈالدیا سانپ اُسی وقت مرگیا صورت یہ ہی

نسر یعنے گرگس یہ مرغ کھانے پر حریص ہوتا ہی جسوقت مردار پاتا ہی اسقدر کھاتا ہی کہ اڑ نہین سکتا کہتے ہین کہ ہزار سال عمر پاتا ہی اکثر اسکے گھونسلے ایسی جگہ پر ہوتے ہین جہان کسی حیوان کی پہونچ نہو سکے کہتے ہین جب اسکی مادہ انڈے سیتی ہی تو دلب کے پتے لاکر آشیانہ مین رکھتی ہی تاکہ چمگادڑ سے اسکے انڈے کو ایذا نہ پہونچے جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آتا ہی اسکا نر ملک ہند مین جاکر ایک قسم کا دریائی پتھر لاکر مادہ کے نیچے رکھتا ہی تاکہ وضع حمل آسانی سے ہو بیماری مین آدمی کا گوشت کھاکر آرام پاتا ہی اسکی بنیاد مین جب فرق آتا ہی تب آدمی کے تپہ کو آنکھون مین ملکر صحت پاتا ہی گلاب کی خوشبو اسکو نقصان پہونچاتی ہی بلکہ کل خوشبو کا تحمل نہین ہوتا ہی کیونکہ مردارخوار ہی اور بدبو اسکو پسند ہی لشکرون کے ہمراہ بطمع مردار رہتا ہی اور حاجیون کے ساتھ بھی رہتا ہی کیونکہ اکثر حاجی چارپایہ بیمار وبیکار کو صحرا مین چھوڑ دیتے ہین اسکا زہرہ کان مین ٹپکانا بہرہ کو صحیح کرتا ہی اگر سات مرتبہ سرمہ کے طور پر لگا وین کیچڑ آنکھ کا دور کرے اور پانی اترنے کا مانع ہو اور شبکوری دفع کرے اسکے گوشت کو نمک اور ورش و کمون اور شہد کے ساتھ کھانا دافع زہر ہی

چربی اسکی بہرے کے کان میں ڈالنا نافع ہی صورت یہ ہی
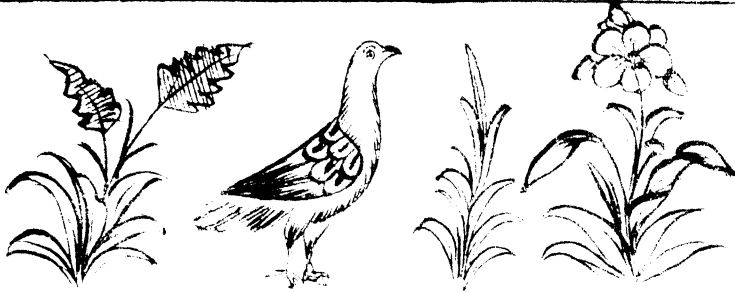
نعامہ یعنی شتر مرغ یہ مرکب الخلقت ہی گردن اور پانون اسکے شتر سے مشابہ ہین اور منقار اور بازو اور پر مرغ سے ملتے ہوے ہین اسکے معدہ مین ایسی حرارت ہوتی ہی کہ کنکر پتھر جو پیٹ مین ہو ہضم ہو جاتا ہی اور قوت شامہ و سامعہ اسکی بہت تیز ہوتی ہی اور قوت ہاضمہ کا تو یہ حال ہی کہ سیر بھر وزن کا پتھر بھی اگر آگ مین لال کر کے اسکے آگے ڈالدین تو یہ کھالے اور اسکے منہ اور پیٹ کو کچھ ضرر نہ پہونچے اور وہ ہضم ہو جاے اور کوئی جانور دوڑنے مین اس سے آگے نہین جا سکتا فصل گرمی مین جب چھو بار اسرخ ہوتا ہی تو اسکی ساق بھی سرخ ہوتی ہی جب بیضہ دیتا ہی اور بیس عدد ہو جاتے ہین تو انکو تین حصہ کرتا ہی ایک آفتاب مین کھتا ہی ایک زمین مین دفن کرتا ہی ایک اپنے نیچے رکھتا ہی جب اپنے نیچے کے انڈون کے بچے نکلتے ہین تو جو انڈے آفتاب مین رکھے ہین انکو توڑ کر بچون کو کھلاتا ہی تا موجب قوت ہو اور خاک والے توڑ کر میدان مین رکھ دیتا ہی تا کہ مکھی وغیرہ انپر جمع ہون پس اُن مکھیون کو بھی بچون کو کھلاتا ہی عرب کے نزدیک یہ احمق ہی کیونکہ اگر دوسرے کا بیضہ دیکھے تو اسکو سینت ہی اور اپنا بھول جاتا ہی دوسری حماقت یہ ہی کہ غذا کے خیال سے دو حصہ اپنے انڈے ضائع کرتا ہی
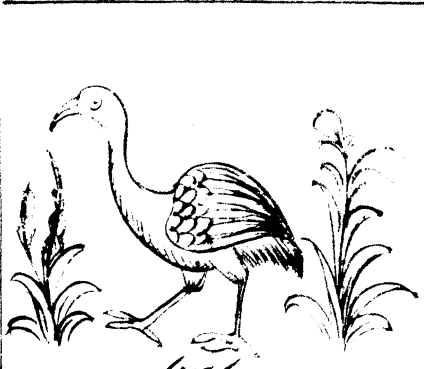
اسکا پتا آنکھ مین لگانا ظلمت چشم دور کرتا ہی اور گوشت اسکا دافع امراض بادی و نزلہ ہی چربی اسکی محلل اورام ہی پوست اسکے بیضہ کا اگر گوشت مین ڈالدین بہت جلد پختہ ہو جاے باوجودیکہ آنچ کم ہو صورت یہ ہی

ہدہد یہ طائر معروف ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہی لاتقتلوا الھدھد فانہ کان دلیل سلیمان

علی قریۃ السباء وبعدہ واجب ان یعبد اللہ لا یشرک بہ شئی فی اقطار الارض یعنے ہدہد کو قتل نہ کرو
کیونکہ اسنے سلیمان علیہ السلام کی رہبری کی تھی شہر سبا مین اور مین اس بات کو دوست رکھتا ہون
کہ وہ خدا کی عبادت کرتا ہی جسکا شریک کوئی نہین ہی لکھا ہی کہ ہدہد نے ایک مرتبہ حضرت سلیمانؑ سے
عرض کی کہ آپ میری دعوت قبول فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ مین تنہا آؤن یا مع اپنے لشکر کے ہدہد نے
عرض کی کہ آپ مع لشکر فلان جزیرہ مین تشریف لائیے غرض کہ حضرت سلیمان مع اپنے لشکر کے روز
معینہ پر اس جزیرے مین گئے ہدہد نے کیا کام کیا کہ ایک ٹڈی کو پکڑ کر گردن اسکی کاٹ ڈالی اور دریا
مین ڈالدیا اور حضرت سلیمانؑ سے عرض کی کہ بسم اللہ آپ مع لشکر اسکو تناول فرمایئے یہ دریا
نہین ہی یہ ٹڈی کے گوشت کا شوربا ہی اس بات سے آپ اور آپ کا لشکر ایک سال تک خندہ زن تھے
ہدہد کے بچون مین بوے بدآتی ہی بعض کا قول ہی کہ یہ جانور اپنے آشیانہ کو انسان کے گوہ سے
آلودہ رکھتا ہی اسی وجہ سے یہ بدبو انکے جسم سے آتی ہی یہ جب ضعیف ہوتا ہی اسکے بچے اسکے بال
پر اکھیڑ ڈالتے ہین اور اسکو اپنے پرون کے نیچے رکھتے ہین یہ ازسرنو جوان ہوجاتا ہی بیماری مین
جنگلی بچھو کھانا اسکو نافع ہی اسکے بچہ کو اگر سرطان پر باندھین تو یہ پھوڑا جلد تحلیل ہوجاے خواص
اسکا تاج سر پر باندھنا درد سر دور کرتا ہی بلیناس کا اعتقاد ہی کہ اسکا مغز خشک کرکے روغن کے ساتھ
چہرہ پر غازہ کرنا چشم خلائق مین محبوب رکھتا ہی اسکا بالین مین رکھنا بیخواب کرتا ہی اور پاس رکھنا
بھولے ہوے امر کو یاد دلاتا ہی اگر صاحب جذام کی گردن مین باندھین نافع ہو اسکی زبان پاس رکھنا
دشمن پر ظفریاب کرتا ہی اسکا دل تعویذ بنانا قوت باہ زیادہ کرتا ہی اگر بریان کرکے ایک روٹی کے ساتھ دو
آدمی کھاوین ان دونون کے درمیان مین محبت زیادہ ہو اگر اسکا زہرہ فالج والے کے حلق کرین نافع ہی سینا
بازو کا بالین کے نیچے رکھنا خواب کا غلبہ کرتا ہی اور پایان رکھنا بیخواب کرتا ہی اگر کبوترون کے برج مین اسکو جلائین
جملہ کبوتر فرار کر جاوین اسکے گوشت کو سکھا کر آٹے مین ملاکر
اگر روٹی پکاوین اور جسکو کھلادین وہ دوست ہوجاے
اسکی ہڈی کا اگر گھر مین دھوان کرین کل ہوام مرجاوین
اگر اسکے ناخن جلاکر اسکی خاکستر جس عورت کو کھلاوین اور
اس سے صحبت کیجاوے فوراً حاملہ ہو اگر ہدہد کو سمعیل نامے
شخص کے دروازہ پر ذبح کرین اور اسکے خون کو شکر اور اشنہ کے
ساتھ ملا کر منہ پر ملین تمام لوگ اسکے دوست ہوجائین صورت یہ ہی

وطواط اسکو فارسی مین بالوایہ کہتے ہین بلیناس کا قول ہے کہ اگر کوئی وطواط پانی مین ڈوب کر مر جاوے جو
شخص وہ پانی پیوے ایک مہینے تک نیند نہ آوے اگر کسی شخص کے سر کے بال وطواط کی گردن مین باندھ کر
اسکو اڑا دین تو اُس شخص کو نیند نہ آویگی جب تک کہ وطواط کو مار نہ ڈالین یا کہ وہ خود نہ مر جاوے یا اُسکی گردن سے
بال کھول نہ لیے جاوین اسلیے کہ وہ سطوبا بین
مین رکھنا خواب کا غلبہ کرتا ہی اگر اسکا دماغ
شہد کے ساتھ آنکھون مین لگاوین ڈھلکا
بند کرے اگر اسکو روغن گل مین
پکا کر عرق النسا پر طلا کرین درد تھم جاویگا اور دو تین مرتبہ ملنے سے پھر عود نہ کریگا صورت اسکی یہ ہی
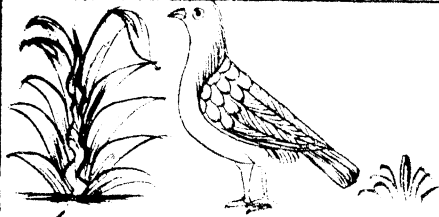
یراعہ یہ مرغ نہایت چھوٹا ہوتا ہی
دن کو جب اڑتا ہو مرغ کی شکل
دکھائی دیتا ہی اور رات کو
شعلہ آتش کے مانند معلوم
ہوتا ہی صورت اسکی یہ ہی

یمامہ شامی اور کبوتر جو گھرون مین ہوتا ہی اور انڈے بکثرت دیتا ہی اور مانند انسان کے
اس گروہ مین بھی مادہ کے ساتھ پیار اخلاص ہوتا ہی وہ بیضیون پر بیٹھتی ہی اور نر بچون کی پرورش کرتا ہی
اسکے عجائبات سے ہی کہ جب بچہ انڈے مین کامل ہو جاتا ہی اُسوقت اُس انڈے کو پہلے اپنی چونچ سے
توڑتا ہی تین روز پہلے کیونکہ زیادہ سے قبل انڈے کے بیچ تیار ہوتا ہی فسبحان من الھمہ کسر البیض عند تمام ملاقاتہ
ولا یسعد سے پاک ہی وہ خدا جسنے کبوتر کے دل مین یہ ڈالا کہ وہ انڈے کو کامل ہونے بچہ کے وقت
توڑتا ہی اور قبل بچہ اسکے تمام ہونے کے نہین توڑتا جب یہ بیمار ہوتا ہی تو نرکل کی پتی کھاکر آرام پاتا ہی اور
خواص اسکے اعضا کا تمام کے بیان مین گذر چکا ہی **النوع السابع الھوام** یہ قسم حیوانات کی ایسی نہین جو انسان اسکا شمار
کرسکے بعض مفسرین نے کہا ہی کہ اگر کوئی چاہے اس آیت کریمہ کے معنی دریافت کرے ویخلق ما لا تعلمون رات کو
جنگل مین آگ روشن کرے اُسوقت ملاحظہ کرے کہ کسقدر اقسام اس حیوانات عجیب کے اُس آگ پر جمع ہوتے ہین
اشکال مختلف مین جنکو کبھی نہ دیکھا ہو اور گمان نہین ہوتا کہ باریتعالی نے ایسی چیزین بھی پیدا فرمائی ہین اور وہ حیوانات
مختلف ہوتے ہین بموجب اختلاف اپنے مساکن کے مثل کوہ و دشت و دریا و باغات و ریگستان و مزبلہ وغیرہ کے
ہر جگہ پر انکی خلقت علیحدہ علیحدہ طور پر ہی اور ان حیوانات کی خلقت مواد فاسدہ اور عفونات سے ہوتی ہی

تاکہ ہوا اُن عفونات سے صاف رہے تحقیق کہ خدا تعالی نے حشرات کو ناسیادہ اور عفونات بوسیدہ سے
پیدا فرمایا تاکہ ہوا کو فساد عارض نہو اور عام بیماری کا سبب نہو جسکو عرب وبا کہتے ہین جسکی وجہ سے
حیوانات اور درختون مین فساد عارض ہوتا ہی اگرچہ اس آفرینش کے ضمن مین اُنکے کاٹنے کا ضرر بھی ہی
لیکن بہت سے مصالح بھی ہین اور قابل تحقیق یہ ہی کہ مکھی اور کیڑے قصاب اور حلوائی کی دوکانون مین
ہوتے ہین اور بزاز و آہنگر کی دوکانون مین نہین ہوتے ہین پس ثابت ہوگیا کہ حق تعالی نے حشرات کو
اُسی عفونت سے پیدا کیا ہی جن انے چھوٹے حشرات کو کلان حشرات کا رزق کیا ہی اگر ایسا نہوتا
تو تمام زمین اس بلا سے پُر ہوجاتی پس تحقیق جاننا چاہیے کہ حق تعالی کے ملکوت مین کوئی ذرہ
ایسا نہین ہی جسمین حکمت الٓہی شامل نہو جو شمار نہین کی جاتین اس نوع مین تعجب ہی کہ انمین جو زہر
موجب نقصان کسی حیوان کا ہی تو حق تعالی نے انھین کے گوشت مین اسکی منفعت کی تاثیر بھی عطا
فرمائی ہی اطبا نے سانپ کے گوشت مین ایسی قوت دریافت کی ہی کہ وہ [illegible] کی برابری مین [illegible] تریاک
مین اسکا گوشت داخل کیا ہی تا زہر کو دور کرے اور تجربہ [illegible] قبول کرتا ہی کہ جسکو بچھو نے کاٹا ہو اگر وہ
بچھو کو مارکر اُسکے پیٹ کی تری زخم پر لگادے فوراً درد موقوف ہوجاتا ہی بعض اس فرقہ سے [illegible]
زمستان مین مرجاتے ہین مانند کرم اور پشہ اور پسو کے اور بعض اس موسم مین زیر زمین جاکے [illegible]
اور کچھ نہین کھاتے ہین مانند سانپ اور بچھو کے بعض انمین سے [illegible] واسطے ذخیرہ [illegible] کرتے ہین
مانند چیونٹی کے کیونکہ چیونٹی کبھی بخورش سے نہین [illegible] ہر ایک [illegible] ذکر کرتے ہین جو اس نوع

متعلق ہین بترتیب حروف تہجی کے

ارضہ سفید رنگ چھوٹا سا ہوتا ہی جسکو فارسی مین چوب خوار کہتے ہین اور اپنے بدن پر [illegible]
خوف دشمن کے مانند چیونٹون وغیرہ کے جو اسکی عدو ہین سبب یہ کرم ایک سال [illegible] پر نکلتے ہین
اور اُنسے اُڑ سکتا ہی اور یہ وہ کرم ہی جسنے جنون کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت سے آگاہ کیا یعنی حضرت
سلیمان کے عصا کو کھالیا جسوقت اس کیڑے کا گھر خراب ہوجاتا ہی تو تمام جنس اسکی اسکے واسطے [illegible] اسکے مکان کے
جمع ہوتے ہین اور اُسکے سوراخون کو تھوڑی دیر مین درست کردیتے ہین کہتے ہین کہ اس حیوان کی طبیعت سرد و تر ہی
اور اُسکا بدن خلو رکھتا ہی اور جہان اُسکے پرون کی جگہ ہوتی ہی وہان سوراخ ہوتے ہین اور اسی کے ذریعہ سے
ہوا کا تنفس کرتا ہی اور سردی کے سبب سے وہ ہوا پانی ہوکر اُسکے بدن سے مترشح ہوتی ہی اور اجزاء خاکی مثل
غبار وغیرہ کے ہمیشہ اسپر گرکے جمجاتے ہین پس وہی اُسکے بدن پر میل ہوجاتا ہی اور وہ اسی چرک سے اپنے
بدن پر مثل گھر کے بنا لیتا ہی اُسکے دونون مونھ تیز ہوتے ہین جنکے ذریعہ سے لکڑی اینٹ پتھر کو کاٹا کرتا ہی

اسکی دشمن چیونٹی ہوتی ہی کہ اپنے گھر تک اسکو گھسیٹ لیجاتی ہی لیکن چیونٹی جب اسکے عقب سے
آتی ہی تو اسپر غالب ہوتی ہی اور جب اسکے سامنے سے آتی ہی تو مغلوب ہو جاتی ہی جب اسکے پر نکلتے ہین
تو چڑیون کی خوراک ہوتا ہی صاحب المنطق کہتا ہی کہ اول اول اسنے اکثر مکانات لوگون کے برباد کیے تھے اسوقت
خداوند تعالی نے چڑیون کو اسپر غالب فرمایا کہتے ہین کہ اسکا وفیہ ہرتال اور گاو کے گوبر سے بھی ہوتا ہی
افعی یعنے ناگن کوتاہ دم یہ سب سانپون مین خبیث ہوتا ہی جب یہ اندھا ہو جاتا ہی تو پھر پلک نہین مار سکتا اور
گرمی کے سبب سے چار مہینے زمین مین پوشیدہ رہتا ہی بعد اسکے زمین سے ویسا ہی اندھا باہر آتا ہی اور
درخت رازیانہ مین آنکھ رگڑ کر پھر روشن کر لیتا ہی اگر اسکی دم کاٹ ڈالی جاے تو تین دن کے بعد پھر درست
ہو جاتی ہی اگر اسکو ذبح کرین تین روز تک حرکت کیا کرتا ہی اور گاو دشتی اسکی موت ہی جہان وہ افعی کو دیکھتی ہی
کھا لیتی ہی یہ افعی آدمیون کا سخت عدو ہی جاحظ کہتا ہی کہ افعی گرم موسم مین پچھلے پہر رات کو جب حرارت
کم ہوتی ہی ظاہر ہوتا ہی اور راستون مین اکثر حلقہ سا اپنا بنا کر زمین مین گڑ کر بیٹھتا ہی اور گردن اونچی کرتا ہی عملا
اسکی غرض یہ ہوتی ہی کہ آدمی یا چارپایہ جو اسپر گذرے اسکو کاٹ کھائے اسکا زہر بہت
سریع الاثر ہی کہتے ہین کہ افعی نے ایک آدمی کے ہونٹھ مین کاٹا اسکے بچہ تھا وہ دودھ پی رہا تھا ناگاہ بچہ اول مر گیا
اور آدمی بعد مین لوگون نے تعجب کیا کہ اسقدر جلد زہر کا اثر دودھ مین پہونچ گیا اور ماں سے اول بچہ
مرا جب افعی بیمار ہوتا ہی برگ درخت زیتون کھاکر صحت پاتا ہی خواص اسکا زہر زہر قاتل ہی جسکو کوئی
نہ کرے لاعلاج ہی اسکا خون بصارت زیادہ کرتا ہی اور شبکوری کو زائل کرتا ہی اگر آنکھ مین لگاوین تاریکی چشم اور
دھند کو مفید ہی اگر بغل کے بال اکھاڑ کر وہان پر اسکا خون لگالین تو پھر بال نہ نکلینگے بقراط حکیم اسکے
گوشت کے بارہ مین لکھتا ہی کہ جو کوئی کھالیوے سخت بیماری سے امن ہو اور اعصاب کو قوی کرتا ہی اور بوڑھا
نہین ہونے دیتا مرض سقنقا کو مفید ہی بلیناس کہتا ہی کہ اسکا گوشت پکاکر کھانا جذام اور تاریکی چشم کو نافع ہی
اور موت کو دور کرتا ہی اگر اسکے گوشت کی چربی جس مقام کے بال اکھاڑ کر مالش کرین پھر بال نہ نکلینگے
اسکا گوشت سانپ اور افعی کے کاٹے مین ازبس نافع ہی **حکایت** کوئی شخص زیر درخت سو رہا تھا
افعی ادھر سے جو نکلا اسکے ہاتھ مین کاٹا اسنے بیدار ہو کر جانا کہ افعی نے کاٹا ہی پس اسپر بیہوشی اور
تشنگی طاری ہوئی اسکے نزدیک ایک حوض تھا اسنے اسمین سے پانی پیا فورا درد دور ہو کر شفا پائی پس
اسکو تعجب آیا ایک لکڑی ہاتھ مین لی اور پانی مین جستجو کرنے لگا اتفاقا دو افعی نظر آئے کہ دونون
باہم گر لڑ کر مرے پڑے ہین اور انکا گوشت سڑ گیا ہی پس سمجھا کہ یہ اثر انکے گوشت کا ہی شیخ رئیس کہتا ہی
کہ اسکا پوست جلاکر اسکی خاکستر ملنا داء الثعلب کو نافع ہی اور زنیر کہتا ہی کہ افعی کو دو نیم کرکے اگر اسکے

کاٹے ہوئے مقام پر رکھین درد ساکن ہو گئے ہین کہ جو کوئی نیلے سوت کے ڈورے بنا کے افعی کی گردن مین باندھے اس زور سے کہ افعی کو ایذا پہونچے بعد اُسکے اُس ڈورے کو کھولکر جس شخص کے گلے مین درد ہو اُسکے باندھ دین فوراً درد جاتا رہے صورت یہ ہے
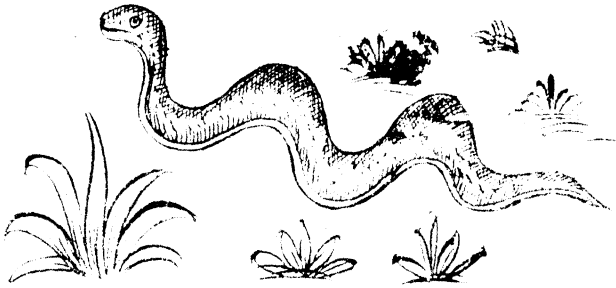
برغوث یعنے پسو سیاہ رنگ اور بکثرت ہوتا ہے آدمی کی نظر جسوقت اُسپر جاتی ہے چپ و راست جست کرتا ہے یا آدمی کی نظر سے غایب ہو جاسے جاحظ کہتا ہے کہ اسکی صورت ہاتھی کی سی ہوتی ہے اور انڈا دیتا اور اُس سے بچہ نکلتا ہے اور سفیان ثوری علیہ الرحمۃ انس بن مالک سے روایت کرتے ہین کہ برغوث نے عمرنج زرد ہوتی ہے اور یا یحیی ابن خالد سے نقل کرتے ہین کہ برغوث کے جسم پر نقل کرتے ہین ... فراغ ہو جاتا ہے اور کہتے ہین کہ برغوث کیڑون کی جون کو کھاتا ہے اور تیز ... کی بو سے مر جاتا ہے ... بسیار العشط المهملی کہ ایک شاعر بغداد مین تھا اسنے جب اُسنے بہت تکلیف اٹھائی تو اُنکی شکایت مین یہ اشعار کہے ابیات [illegible]

[illegible] ... الليل نصفان نصف للهموم ... [illegible]

ابيت حتى ... [illegible] ... في الظلماء ...

وليس ملتمس منها ... محصل ان ابیات کا یہ ہے کہ شہر بغداد مین کیکون کی اسقدر شدت ہے اور مجھپر انکا زمانہ کی کثرت کہ رات کے دو حصہ ہو جاتے ہین آدھی رات اول تو مین افکار اور غم والم مین گذارتا ہون اور آدھی رات آخر کی بسبب کیکون کے سونا نہین ملتا گویا اس کشمکش مین میری اوقات شب بسر ہوتی ہے بعوض یعنے پشہ فیل کی صورت ہوتا ہے نہایت چھوٹا حق تعالی نے کل اعضا ہاتھی کے پشہ مین پیدا فرمائے اور دو بازو ہاتھی سے بھی زیادہ اسمین موجود فرمائے فسبحان من خلق له الاعضاء الظاهرة والباطنة كما خلقها للحيوانات الكبار یعنے کیا قدرت خدا ہے کہ مچھر کو وہ اعضا عطا فرمائے جو بڑے حیوانون کو عطا فرمائے چھوٹا اسقدر ہے کہ پشہ جب کسی چیز مین گرجاتا ہے آدمی کو اُسکی تمیز نہین ہوتی جب یہ حال اُسکے سارے بدن کا ہے

تب اسکے سر اور دماغ کا کیا اندازہ ہو سکے لیکن حق تعالی نے اسکے دماغ مین قواے پنجگانہ پیدا فرمائے اور
حس مشترک بھی عطا فرمایا اس سبب سے کہ حیوان کی طرف جاتا ہی دیوار کی طرف نہین جاتا اور اسکو خیال کی
قوت بھی ہی چنانچہ جب اسکو کسی عضو سے دور کرین دوبارہ اسی عضو پر معاودت کرتا ہی اس سے ظاہر ہوا
کہ اپنے موقع غذا کو پہچانتا ہی اور قوت وہم ہونے کی دلیل یہ ہی کہ آدمی کے ہاتھون کی جنبش پاتے ہی
بھاگتا ہی اور قوت متفکرہ ہونے کی دلیل یہ ہی کہ جب اپنی سونڈ کو کاٹنے کے واسطے گوشت مین گڑوتا ہی
اور خون چوسنے مین مصروف ہوتا ہی تو غافل نہین ہوتا ہی اور بہت جلد فرار کرتا ہی اس خیال سے کہ جب
اس شخص کو درد ہوئیگا تو فوراً اسکے مار ڈالنے کی تدبیر کریگا اسکی سونڈ بال سے زیادہ باریک ہوتی ہی
اور باوجود اس باریکی کے مجوف ہوتی ہی اور تیز اسقدر کہ ہاتھی اور بیل کے چمڑے تک مین سونڈ چبھو کر
خون پیتا ہی اور ہاتھی اور بیل اس سے پانی مین بھاگتے مین پس یہ حیوان باوجود کوچکی کے ایسی ایسی حکمت
حق تعالی سے علم ہی پس اس شخص کی جہالت پر رونا چاہیے جو کہتا ہی کہ پروردگار نے پشہ اور مکھی کے
ذکر کو قرآن مین [illegible] کیا ہی پس حق تعالی نے اسی قول کے رد مین فرمایا ان اللہ لا یستحیی ان یضرب
[illegible] یعنے حق تعالی مکھی اور مچھر کی ایسی مثل مین شرم نہین کرتا فی الواقع خدا کی حکمت کو
کوئی نہین جان سکتا ہی کہتے ہین کہ اگر بیل کے گوبر کی تین گولیان بناکر ہر گولی مین ایک ایک مچھر لپیٹ کر
مصاحب تپ ربع ہر باری کے دن ایک ایک نگلجاوے تو فوراً تپ دفع ہوجائیگی

ثعبان یہ حیوان بزرگ ہولناک مخوف صورت ہوتا ہی اسے فارسی مین اژدہا کہتے ہین شیخ رئیس فرماتا ہی کہ اژدہا سب سے
چھوٹا پانچ گز کا ہوتا ہی اور بڑا تیس گز کا اور اس سے بھی زیادہ اسکی دونو آنکھین سرخ ہوتی ہین اور اسکے
نیچے کے لب کے نیچے ایک گرہ ہوتی ہی اور دانت بیشمار ہوتے ہین بعض لوگون کا مقولہ ہی کہ یہ اژدہا
زیادہ [illegible] مین مضرت ہوتا ہی اسکا چہرہ بہ رنگ زرد یا سیاہ ہوتا ہی اور منہ چوڑا اور بہت دراز بحدیکہ
آنکھین اسکی چھپ جاتی ہین اور گردن ہولی شیخ رئیس کہتا ہی کہ مین نے ایک اژدہا دیکھا جسکی گردن مین
بہت موٹے موٹے بال تھے اور نر بہ نسبت مادہ کے زیادہ تر بد ہوتے ہین جس حیوان کو پاتے ہین
نگل جاتے ہین اور پھر درخت کی جڑ یا پتھر مین لپیٹکر زور کرتے ہین تاکہ جسکو نگلا ہی اسکے استخوان وغیرہ شکست ہوجاوین
اسکے باطن مین ایسی حرارت ہوتی ہی کہ جو چیز کھا جاوے ہضم ہو اکثر بری پانی مین سکونت کرتا ہی اور وہ
ثعبان بحری کہلاتا ہی اور اکثر بحری بری ہو جاتا ہی باعتبار سکونت کے اور اکثر بڑے بڑے پہاڑون پر چڑھ
جاتا ہی تاکہ شدت گرمی زہر سے ہواے سرد مین استراحت کرے خواص اسکا دل کھانا شجاع کرتا ہی اور اسکا پوست
عاشق پر باندھنا مزیل عشق ہی اور تمام اسکا پوست اپنے ساتھ رکھنا سب حیوانات کو زبون اور مسخر کرتا ہی

جس جگہ اسکا سر دفن کرین وہان کے لوگون کا حال اچھا ہو اور کار خیر وہان سے جاری ہون
واللہ اعلم بالصواب صورت اسکی یہ ہی

جراد یعنے ملخ یہ حیوان دو قسم ہوتا ہی ایک قسم کو فارس کہتے ہین اور یہ ہوا مین اڑتا ہی اور دوسری قسم کو
راجل کہتے ہین یہ جو جست کرتی ہی بیچ فصل بہار مین جرادتی زمین نرم اور لطیف کی خواہشمند ہوتی ہی
اور وہین بیٹھ رہتی ہی اور اپنی دم سے زمین کو کھود کر انڈے کھاکر چھپاتی ہی اور اڑ جاتی ہی [illegible]
نیز دیگر طیور کا صدمہ نہ پہونچ سکے مگر [illegible] اور [illegible] جانورون کے [illegible]
بعد جب فصل ربیع آتی ہی تو مدت اگر ان بقیہ بیضون کو زمین سے نکال کر [illegible]
بچہ چھوٹے چھوٹے سے مثل ریزہ طلاء کے نکلتے ہین اور زراعت وغیرہ کھاکر توانا ہوتے ہین اور جب [illegible]
پس وہان سے اور کسی دوسری طرف رخ کرتی ہی اور وہان بھی یہی ماجرا کرتی ہی اور [illegible]
صاحب الفلاحہ کہتے ہین کہ جب اس گروہ کو دیکھے کہ کسی گانون کی طرف متوجہ ہوا وہان کے رہنے والون کو
چاہیے کہ اپنے کو پوشیدہ رکھین اور کوئی باہر نہ نکلے جو ٹڈیان وہان کسی کو نہ دیکھینگی وہان سے چلی جاوینگی
اور اگر ایک کو بھی اس حیوانات سے پکڑ کے جلاوین جسوقت اسکی بو انکی ناک مین پہونچیگی فوراً سب جاوینگی
یا بھاگ جاوینگی **خواص** دراز پانون کی ٹڈی کو صاحب تپ ربع کی گردن مین باندھنا نافع ہی اور
بواسیر مین دھونی لینا مفید ہی اور جسکا پیشاب بند ہوگیا ہو
اسکو بھی بخور اسکا نافع ہی اور اسکی خاکستر ناسور کو اچھا
کرتی ہی شیخ رئیس کہتا ہی اسکی ٹانگ کا ضماد کرنا
مسون کو دفع کرتا ہی صورت یہ ہی
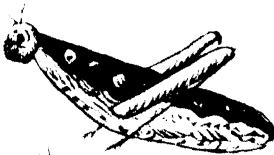
حربا اسکو فارسی مین آفتاب پرست کہتے ہین اور ہندی مین گرگٹ یہ حیوان چھپکلی سے بڑا ہوتا ہی اسکا منھ آفتاب کی طرف رہتا ہی اور اسی طرف پھرا کرتا ہی جب تک غروب نہو اصلی رنگ اسکا خاکی ہوتا ہی بعد ازان گرمی آفتاب سے زرد اور کبھی سبز ہوجاتا ہی قال الشاعر ع یظل بہا الحربا والشمس مائلہ الی الجدل الا انہ لا یدیر اذا حول الظل العشی رأیتہ حنیفا وفی الضحی تنصر عن اصفر الا علی رأج کانہ من الشمس استقبال الشمس جنہ حاصل ان ابیات کا یہ ہی کہ گرگٹ بوجہ حرارت آفتاب کے کبھی زرد اور کبھی سبز اور کبھی سرخی مائل ہوجاتا ہی اور یہ اپنا رخ مقابلہ آفتاب پر رکھتا ہی جس جس طرف آفتاب پھرتا ہی اُس اُسطرف یہ بھی پھرتا ہی اور اسی باعث سے اسکا نام آفتاب پرست رکھا گیا ہی غرض کہ اسکا رنگ بدلا کرتا ہی جب کسی کو دیکھتا ہی کہ اسکا قصد کرتا ہی فوراً اپنے بدن کو لوٹ پوٹ کرتا ہی تا وہ خوف کھائے اور پھر اسکو اس حرکت سے نقصان نہین ہوتا کہتے ہین کہ اگر اسکو زمین مین دفن کریکے اسکا پوست گائون یا کھیت مین کسی بلند اونچی جگہ پر لٹکا دین اور وہان پر سرمہ اور ملخ کی آفت نہ آویگی اور اگر اسکو تین دن تک زیر آتش دفن کرین بعد ازان ہر کوئی والے کے گلے مین باندھین فوراً صحت ہوجاے صورت اسکی یہ ہی
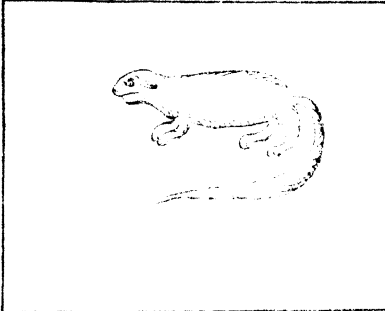
حرقوص یہ جانور چھوٹا ہوتا ہی پسو سے کچھ بڑا ہوتا ہی اسکے جب پر نکلتے ہین تو موت کا پیام اسکو آتا ہی اسکا کاٹنا بہ نسبت کیک کے سخت تر ہی کہتے ہین کہ یہ جانور اکثر عورات کے اندام نہانی مین کاٹتا ہی اسیطرح کہ چیونٹی مردون کے ذکر کو کاٹتی ہی ایک اعرابی کی عورت کے اندام نہانی مین جب حرقوص نے کاٹا اسوقت اُسنے اپنے شوہر کو پکارا اور کہا ع ان عض عضۃ بفخذی بعلا یا سری غوراً لقد وقع الحرقوص منی موقعا لیری لذۃ الدنیا تصیر یعنے اے شوہر میرے غور کر حرقوص نے میرے ایسے موقع پر کاٹا ہی کہ لذت دنیا مجھسے برطرف ہوگئی ہی صورت اسکی یہ ہی

حلزون یہ وہ کرم ہی کہ پتھر مین پیدا ہوتا ہی اور دریا اور نہرون کے کنارے دستیاب ہوتا ہی اور یہ کرم اُسکے پیٹ سے مانند صدف کے نکلتا ہی اور اپنے ہاتھون کو اٹھاتا ہی اور داہنے بائین جاتا ہی اور غذا کو تلاش کرتا ہی پس اگر تری اور نرمی دیکھتا ہی اپنے تئین کشادہ کرتا ہی اور اگر سختی دیکھتا ہی اپنے تئین سمیٹتا ہی اور اسی کے جوف مین چلا جاتا ہی موذی سے ڈرتا ہی اگر کوئی دیکھنے والا اسکو

دیکھے تو سمجھتا ہی کہ ایک صدف پڑی ہوئی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر اسکو پیشانی پر ملین ڈھلکا بند ہو جاے
یعنے سانپ یہ سب حیوان اور سب موذیون سے زیادہ خبیث ہوتا ہی خلقت مین اور بہ نسبت
سختی کے سخت تر اور بہ نسبت خورش کے کم خور اور عمر مین دراز ہوتا ہی کہتے ہین کہ حیوانات مین
اُس سے بڑھ کر کوئی خبیث نہین ہی اور نہ کوئی ایسا زہر دار ہی کہ جسکا زہر کشندہ تر ہو بہ نسبت
اسکے اور نہ ایسا کوئی حیوان ہی کہ جسکی غذا خاک ہو سواے سانپ کے اور یہ ایسا موذی ہی کہ جسکا مارنا حرم کعبہ مین
حلال ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قتل حیۃ فلہ عشر حسنات حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہی کہ
جو کوئی سانپ کو مارے دس نیکیان پاوے عبداللہ بن عباس فرماتے ہین کہ سانپ کا مارنا میرے نزدیک
کافر کے قتل سے اولی ہی اور چونکہ سانپ کو بھاگنے کا آلہ عطا نہین ہوا اسلیے حق تعالی نے ایک ایسا اسکو
ہتھیار دیا ہی جس سے اُسکے دشمن بھاگتے ہین مثلا جو کوئی سنے کہ فلان مقام پر سانپ ہی ہرگز وہان نہ جاے
ورنہ اگر سانپ کے دانت نہوتے تو لوگ اسکی رسی بناتے اور لڑکے کھلونے بناتے کہتے ہین آدمی کا بال
اگر سیدھا پانی مین گرے اور درمیان دریا اور آفتاب کے کوئی چیز حائل ہو تو وہی بال سانپ ہو جاتا ہی اُسکے
اقسام بہت ہین اور آدمی کا دشمن بھی ہی اور اس سے بچنا لگتا بھی ہی بعض تو ایسے ہین کہ وہ ہرگز نہین کاٹتے
جب تک کہ انپر کسی کا پانون نہ پڑے اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ نہین کاٹتے مگر اسوقت کہ اسکے انڈے
یا بچے کو کچل ڈالین اور بعض ایسے ہین کہ انسان کو ایذا نہین دیتے مگر اسوقت کہ انکو ایذا پہونچاوین بعض کمین
کاٹے ہوتے ہین جو کینہ ور ہوتے ہین اور موقع ڈھونڈھا کرتے ہین بعض انمین سے صفات ہوتے ہین
کہ سانپ کی طرح ہوتے ہین مگر سانپ نہین اور انکے تنفس مین سختی ہوتی ہی بہ نسبت افاعی کے اور
نقصان نہین پہونچاتے اور نہ انمین زہر ہوتا ہی اکثر اور سانپ انکو مار ڈالتے ہین بعض ایسے ہوتے ہین
جنکو ملک کہتے ہین انکا طول ایک بالشت یا کچھ زیادہ کا ہوتا ہی اور انکے سر پر سفید خط ہوتے ہین
جہان پر یہ نکلجاوین وہان کا تر و خشک جلجاتا ہی اگر انکے اوپر سے کوئی طائر اڑے تو گر پڑے اور جو جانور
انکے نزدیک ہوتا ہی مفرور ہو جاتا ہی جو حیوان انکی آواز سنے مر جاے اور کبھی یہ جانور اپنے تن کو [illegible]
اور اس سے خون روان ہوتا ہی پس اگر کوئی درندہ اسمین سے کھالیتا ہی مر جاتا ہی ابو الفرج عبید اللہ المتطبب کا
قول ہی کہ انکی اقسام تین ہین اول قسم قویہ جو نہایت سخت اور جنکا زہر فورا ہلاک کرتا ہی دوم ضعیفہ جنکا زہر دیر سے
دور ہو سکتا ہی سوم قسم معتدلہ جو تریاک کی خاصیت رکھتے ہین اور انکے کاٹنے کا علاج سہل ہی
اسکے عجائبات سے یہ ہی کہ جب انکو اپنا مارا جانا معلوم ہو جاتا ہی تو اپنے سر کو بدن مین چھپا لیتا ہی و بدن کو
حصار بناتا ہی اس خیال سے کہ سر پر ضرب نہ پڑے کیونکہ اسکی جان سر مین ہوتی ہی سانپ کی ہزار برس کی زندگی

ہوتی ہی اور ہر سال کیچلی چھوڑتا ہی اور ہر مرتبہ ایک نقطہ پشت پر ظاہر ہوتا ہی وہی نقطہ اسکی عمر کا شمار ہی
اگر تھوڑا سوراخ کے اندر اور تھوڑا باہر ہو اور کوئی کھینچنا چاہے تو ممکن نہین اگرچہ بلیون کی جڑ ہی سے کھینچین
بلکہ کٹ جائیگا اسکے تیس انڈے بموجب استخوان پہلو کے ہوتے ہین ان انڈون پر مورچہ اور مکھی وغیرہ جمع
ہوتے ہین اور اکثر انڈون کو تباہ کر ڈالتے ہین اور جب بچھو سانپ کو کاٹتا ہی تو سانپ نمک پر سو کر آرام پاتا ہی
اگر نمک نہ پاوے تو مر جاوے بعض لوگ کہتے ہین کہ ایک ایسا سانپ ہوتا ہی کہ اگر اسکو آدمی لکڑی سے
مارے تو وہ آدمی فورًا مر جاوے اور زمین اہواز مین ایک سانپ ہوتا ہی سرخ باریک جب آدمی کو دیکھتا ہی
اسپر جست کرتا ہی اور کاٹ کھاتا ہی پس آدمی فورًا مر جاتا ہی ابو جعفر مکفوف نحوی فرماتے ہین کہ ہمارے
ملک مین ایک ایسا سانپ ہوتا ہی جو چھوٹے طائرون کو عجب حیلہ سے شکار کرتا ہی اور وہ حیلہ یہ ہی کہ
موسم گرما مین دوپہر کو جب دھوپ تیز ہوتی ہی اور راہ گیرون سے رستہ خالی ہو جاتا ہی تو یہ موذی تمام جسم اپنا
خاک مین چھپاتا ہی اور باہر نکالے رہتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی درخت کی [illegible] لکڑی ہوئی ہی پس جب کوئی طائر شدت
گرمی سے اس لکڑی خشک جانکر اسپر آبیٹھتا ہی یہ اسکو شکار کرتا ہی خواص اسکے دانت [illegible] اسکی زندگی مین
اکھاڑے گئے ہون صاحب تپ ربع کو باندھنا نافع ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا گوشت قوت زیادہ
کرتا ہی [illegible] حواس [illegible] نقل کرتا ہی اور جوانی کو دیرپا رکھتا ہی اور جذام اور داء الثعلب کے مارضون کو مفید ہی
اگر اسکا گوشت مستسقی کھاوے آرام پاوے [illegible] کا مذہب ہی کہ اسکا گوشت کھانا سخت بیماریون سے
بچاتا ہی اگر اسکی چربی کو نمک کے ساتھ [illegible] ہو اسپر لگاوین نافع ہو اسکی کیچلی جو زندگی مین گرتی ہو سرکہ مین پکا کر
غرغرہ کرنا درد دندان دفع کرتا ہی اگر اسکے پوست کو تانبے کے برتن مین جلا کر [illegible] کے درد چشم کو نافع ہی
اور سبز چشم کو سیاہ کرتا ہی لوگون مین مشہور ہی کہ اگر ایک فلس اسکا کھاوین تمام سال آنکھ مین درد نہو اور
اگر [illegible] دو سال تک امن رہے اگر حاملہ [illegible] مین باندھے وضع حمل باسانی ہو اسکا جسم
جلا کر اسکی خاکستر کا سرمہ لگانا علت سل کو نافع ہی اور نزلہ کو بھی مفید ہی جالینوس کہتا ہی کہ اسکا شوربا
آنکھ کو طاقت بخشتا ہی اسکا بیضہ اگر پانی مین حل کر کے برص پر لگاوین نافع ہی صورت اسکی یہ ہی

خواب کرتا ہی واضح رہے کہ اس کیڑے کا گھرون مین رکھنا خالی عجائبات سے نہین ہی ترکیب اسکے پیدائش کی

یہ ہی کہ اوائل بہار مین جسوقت کہ درخت شہتوت مین پتے نکلتے ہین اس کرم کے تخم کو بہت سا جمع کرین اور کپڑے

مین لپیٹ کے عورت اسکو چھاتیون کے نیچے رکھے تاکہ بدن کی حرارت اس تخم کو پہونچے ایک ہفتہ تک

ایسا ہی کرے پس اس تخم کو کسی چیز پر چھڑکا دین اور برگ توت کو مقراض سے باریک باریک کاٹکر ڈالدین پس

وہ تخم متحرک ہوکر ان پتون کو کھا لینگے ایک ہفتہ تک بعد ازان کھانا ترک کرینگے تین دن تک بعد ازان پھر سات

روز تک برگ مذکور کھائینگے بعد ہ تین دن تک کھانا موقوف کرینگے اسطرح تین مرتبہ ہوتا ہی چوتھی مرتبہ

بہت سا چارہ دین اور اس مرتبہ وہ بہت چارہ کھاتے ہین اسوقت انکے بدن پر ایسی چیز نمود ہوتی ہی

جیسے کہ عنکبوت کا جالا اور اگر اسوقت مینھ برسے تو ان سب کو مینھ مین رکھ دین تاکہ خول انکا نرم ہو جاے

پس وہ کرم انکو سوراخ کرکے نکل آتے ہین اور کبھی انکے دو پر بھی نکلتے ہین مگر پرون کی وجہ سے

وہ کیڑے اڑ جاتے ہین اور ریشم حاصل نہین ہوتا اور اگر بارش نہو تو ان سب کو دھوپ مین رکھ دین

تاکہ سب مرجاوین بعد ازان انکو اتھالین ابریشم حاصل ہوگا اور جسقدر تخم کے واسطے رکھنا منظور ہو

انکو ... کھین اور پانی سے ترکرین تاخول نرم ہو اور کرم اسکو سوراخ کرین اور باہر نکلین اور انڈے

دیوین ... کی حفاظت کرین اسلئے

سال آئندہ کے لیے انکو ... حفاظت ...

شیشہ ... ریشم ... پہننا خارش

... پرانی ہواسی واسطے

فقہائے اسلام اسکے پہننا خارش ... واسطے حلال جانتے ہین صورت یہ ہی

... چھوٹا سا ... ہوتا ہی ... کہتا ہی

... نکال کر

... دفن کر دین

اس گھر مین ... کیڑا کبھی ہوگا اور اسکی آفت سے مکان کی لکڑیان محفوظ رہینگی صورت یہ ہی

ذباب یعنے مکھی یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہی بعض کہتے ہین کہ چارپایون کے سرگین سے پیدا ہوتی ہی

حق تعالیٰ نے اسکے پلک نہین بنائی اسسبب اسکے آنکھ چھوٹی ہی اور پلک کا فائدہ یہ ہی کہ آنکھ کی سیاہی کو گرد و

غبار سے محفوظ رکھے پس اسی سبب سے مکھی ہمیشہ اپنے دونون ہاتھ سے آنکھون کو صاف کیا کرتی ہی اور اسکے

ایک سونڈ ہوتی ہی کہ جب خون چوسنا چاہتی ہی تب باہر نکالتی ہی اور جب سیر ہوتی ہی تو منھ کے اندر

کرلیتی ہی بعض مکھی ایسی ہین کہ طنین کرتی ہین یعنے بھن بھناتی ہین اور اُس سے ایک آواز نکلتی ہو جیسے
کہ نے سے نکلتی ہی اور مکھی رفتار پر قادر نہین ہی اسواسطے کہ اُسکے مفاصل نہین ہوتے بخلاف مورچہ
اور جون کے اسکا سر اور پیر ایسے سخت ہوتے ہین کہ اگر کسی ہموار زخم پر گرتی ہی لغزش نہین کرتی ہی اور
ہمیشہ پشہ کا شکار کرتی ہی اور اسی سبب سے دن مین پشہ نہین نکلتا اور رات کو برآمد ہوتا ہی جب کہ
مکھی نہین ہوتی جاحظ کہتا ہی کہ اگر مکھی پشہ کو نہ کھاتی تو ہر ایک مکان کے گوشہ مین مچھرون کی کثرت ہوجاتی
جسوقت کسی حیوان کے کوئی زخم ہوتا ہی فوراً مکھی اُسپر بیٹھتی ہی اور وہ بیٹھنا اُسکی ہلاکت کا باعث ہوتا ہی
مگر جو زخم ایسی جگہہ پر ہو جہان اُس حیوان کا منھ پہونچتا ہو تو اُسکو چاٹکر اچھا کرلیتا ہی اور مکھی کا بیٹھنا زخم پر
اس سبب سے موجب ہلاکت ہی کہ مکھی جہان بیٹھتی ہی وہان بیٹ کرتی ہی اور اُسکے سرگین سے
کیڑے پیدا ہوتے ہین کہتے ہین کہ مکھی اگر سفید چیز پر بیٹ کرے وہ فوراً سیاہ ہوجائے اگر سیاہ پر
کرے وہ سفید ہوجائے کیونکہ مکھی کا سرگین دو رنگ کا ہوتا ہی سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ کرتا ہی جیسا
کہ گنجشک کا سرگین بھی اس شی کے خلاف رنگ [illegible] اگر اسکا [illegible] جس جگہہ زنبور
نے کاٹا ہو ملدین درد دفع ہو کہتے ہین کہ اگر مکھی [illegible] بال کا [illegible] باندھکر
درد چشم والے کے [illegible] اُس بال کا [illegible] بہت نافع ہوا [illegible] درد
چشم کے واسطے باندھین نافع ہی اگر اسکا [illegible] ملا لگاوین گنجے کا بال نکل [illegible] اگر اسکو خشک کرکے
سرمہ مین ملاکر لگاوین درد چشم کو نافع ہی اور روشنی چشم زیادہ کرے [illegible]
خوبصورت معلوم ہو اگر اسکو بریان کرکے کھاوین سنگ مثانہ کو [illegible] ہو اگر اسکو [illegible] مین حل کرکے
بچھو کے کاٹے ہوئے زخم پر لگاوین درد دفع ہوجائے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا وقع الذباب
فی اناء احدکم فامقلوہ فان فی احدی جناحیہ داء وفی اخری دواء جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ جب مگس تمھارے کھانے یا پانی مین گرے پس اُسکو نکال کر کھانا وغیرہ کھاؤ کیونکہ
ایک پر مین اُسکے بیماری اور ایک مین دوا ہوتی ہی اس قسم مین کئی قسمین ہوتی ہین ایک قسم کو مگس خر اور ایک
قسم کو مگس سگ اور ایک قسم کو مگس شیر کہتے ہین یہ
قسم مخصوص انھین حیوانون پر بیٹھتی ہین اور جب
اُنکے کہین زخم پڑجاتا ہی تو یہ مکھی اُنسے جدا نہین ہوتی
یہان تک کہ وہ حیوان مرجاتا ہی صورت یہ ہی
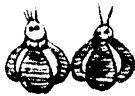
زرحج یہ کیڑے چھوٹے چھوٹے منقش سرخ وسیاہ ہوتے ہین فارسی مین کوژخار کہتے ہین یہ حیوان

زہر دار ہوتا ہی جو کوئی اسکو پانی مین پی جاے اُسکے مثانہ مین زخم پڑجاے اور پیشاب بند اور
آنکھ نابینا ہوجاے اور قضیب اور پیڑو پر آماس آجاے طور یا وجود ان سب تصدیعات کے اُسکی عقل مین بھی
خلل پیدا ہو شیخ رئیس کہتا ہی کہ جس پانی مین یہ گرتا ہی اُسکا مزا مثل زفت اور گندھک کے ہوجاتا ہی یہ
جانور خوشبو سے مرجاتا ہی اور جو کوز خار سرخ رنگ ہوتا ہی اُسکو باندھنا تپ ربع دور کرتا ہی اور جو قبرستان
مین یہ جانور ہوتا ہی اُسکے لگانے سے جھائین دور ہوتی ہی اور جو مٹی مین رہتا ہی اگر اُسکے روغن مین چند گھڑی
ڈالدین تاکہ ریزہ ریزہ ہوجاے پس اس روغن کو ان اوزارون پر ضماد کرین جن سے انکو چھانٹتے ہین تو
اُس درخت مین ثمرانہ لگیگا اور نہ کوئی جانور اُسکے پھل کو خراب کریگا شیخ رئیس کا قول ہی کہ
اُسکی مالش واسطے لنگڑے اور فالج زدہ اور صاحب بہق اور برص کے سرکہ کے ساتھ نہایت
مفید اور سریع التاثیر ہی اگر اسکو اسپند کے ہمراہ باریک پیس دین اور بال خورہ پر ضماد
کرین بال جم آوین اگر سرطان کے پھوڑے پر لگاوین تحلیل کر دیتا ہی صورت یہ ہی
رتیلا اسکو فارسی مین دلمک کہتے ہین شیخ رئیس کا کلام ہی کہ دلمک مانند عنکبوت کے ہوتا ہی جسکو
عرب فہدجی کہتے ہین بدتر انمین سے مصریہ ہوتا ہی اور شکم اسکا بڑا
ہوتا ہی جسکو کاٹے اُسکے بڑا درد ہوتا ہی اور نیند نہین آتی ہی اور رنگ زرد
ہوجاتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جسکو کاٹتی ہی اسکا قضیب استادہ
ہوجاتا ہی اور بغیر ارادہ کے منی نکلتی ہی اور دلمک مصری کے کاٹے ہوے کو سخت دردسر پیدا ہوتا ہی
اور اسی دردسر سے مرجاتا ہی حکیمون نے اسکا علاج یہ مقرر کیا ہی کہ اگر آدمی کا سرگین نچوڑ کر پیے اور اُس عضو
گزیدہ شدہ کو تنور کے اندر لٹکاوے تاکہ اُس سے عرق ٹپکے تو یقین ہی کہ صحیح ہوجاے صورت اسکی یہ ہی۔
زنبور شہد کی مکھی کے مانند ہوتا ہی ایام سرما مین اپنے گھر سے نہین نکلتا ہی اور ہواے معتدل مین باہر نکلتا ہی
اور مکھی کو شکار کرتا ہی اگر کوئی اُسکے چھتہ کو چھیڑے سب زنبور جمع ہوکر اُسکو نیش زنی کرتے ہین جب
یہ جانور روغن مین گرتا ہی مردہ کی صورت ہوجاتا ہی اگر پھر اُسکو روغن مین سے نکال کر
سرکہ مین ڈالدین متحرک ہوجاتا ہی قطامی کہتا ہی کہ یہ بات نہ جانی گئی کہ زنبور کس چیز سے
گھر بناتا ہی البتہ اتنا معلوم ہوتا ہی کہ وہ مانند کاغذ کے ہوتا ہی یہ جانور زمستان مین گرم جگہ
چلا جاتا ہی اور وہان مردہ کی طرح پڑا رہتا ہی اور زمستان کے واسطے کوئی خورش کا ذخیرہ
نہین کرتا بخلاف مورچہ کے اور سختی سرما اور عدم خورش سے لکڑی خشک کے مانند ہوجاتا ہی
جسوقت بہار آتی ہی اُس وقت حق تعالی اُس سوکھی ہوئی لکڑی مین روح دوڑاتا ہی
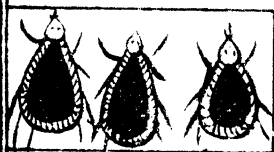
تا آنکہ نئے سر سے زندہ ہوکر باہر نکلتا ہی اور چھتہ کو بناتا ہی اور انڈے دیکر پرورش
کرتا ہی اور جیسے اِسکے گھر بنانے کی کیفیت
ذہن مین نہین آتی ہی ویسی ہی مکڑی کا گھر
بنانا بھی ذہن مین نہین آتا پس سوائے قدرت
حق تعالیٰ کے اور کیا کہا جاسے صورت اُسکی یہ ہی

سام ابرص یہ ایک قسم کا کیڑا ہی کوچک دراز دم یحیی ابن عمر کہتا ہی کہ اِسکا مارنا سو غلام کے
آزاد کرنے کے برابر ہی اور یہ ثواب اِسوجہ سے ہی کہ یہ بڑا بد ہوتا ہی یہ سانپ کا زہر نوش کرتا ہی اور
لوگون کے برتنون مین ڈالتا ہی پس آدمی کو اُس زہر سے سخت اذیت پہونچتی ہی یہ جانور اُس
گھر مین نہین جاتا جہان زعفران ہوتی ہی اگر اسکو تپ ربع والے کی گردن مین باندھین نافع ہو
یہ جانور جہان نمک کو پاتا ہی اُسمین لوٹ جاتا ہی پس جو کوئی اُس نمک کو کہاتا ہی مرض برص
مین مبتلا ہو جاتا ہی اگر اسکو مار کر سانپ کی بانبی مین ڈالدین کل سانپ وہان سے نکل بھاگینگے
اگر اسکو دو ٹکرہ کر کے ایسی جگہ پر باندھدین جہان کانٹا یا کانسی
کو لگی ہو تو وہ نکلجاوے اگر مسون پر اسکا ضماد لگائین دفع ہوجائین
اگر اسکو خشک کر کے روغن کے ہمراہ گنج مین لگادین بال نکل آئین
بچھو کے زخم پر اسکا گوشت لگانا مفید ہی صورت یہ ہی
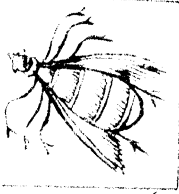
سلحفات یعنے کچھوا یہ جانور بری اور بحری ہوتا ہی اسکو فارسی مین کشف کہتے ہین جس وقت زراعت
یا باغ مین پالہ پڑنے کا خوف ہوتا ہی لوگ اُسکو لیکر الٹا لٹکا دیتے ہین پس پالہ کا صدمہ نہین
پہونچتا اور اگر بڑے کچھوے خشکی والے کو لیوین اور اُسکے شکم کے آلات کو باہر نکالین اور اُسمین طفل
مصروع کو بٹھادین صحت پاوے ارسطاطالیس نے اپنی کتاب الحیوان مین لکھا ہی کہ کشف کو مین نے
دیکھا مین نے کہ دونون اُسکے ہاتھ مانند کتے کے تھے اور دونون پانون اُسکے مانند فیل کے اور سر
افعی کے مانند جو انمین سے ایک بھی دریا کی طرف جاتا تھا تو اور کشف بھی اُسکی ہمراہی کرتے تھے
اور جو ایک پانی پیتا تھا تو اور اُسکی طرف دیکھتے تھے اور فقط دیکھنے سے تشنگی اُنکی دفع ہوجاتی تھی
پس مجکو بڑا تعجب ہوا اور اگر ہم اسکو نہ دیکھتے یقین نہ لاتے اگر اسکے پوست کو کسی درندہ کے پوست
کے ساتھ برابر رکھین وہ پوست پھٹ جاوے اب خشکی والے کشف کو ہم بیان کرتے ہین جو کوئی
عضو آدمی کا درد کرے اگر اُسکے مانند کوئی عضو کشف کا لیکر اُسپر باندھین درد دور ہوجاے

مگر عضو راست پر راست پر اور چپ چپ پر اسکا زہرہ مرگی والے کی ناک مین ٹپکانا مفید ہو اگر گلو اس سے
آلودہ کرین درد گلو دور ہو جاے اسکے خون کا اگر دھوان دیوین مرگی والے کو نافع ہو اور نیز نشہ ار
زخم کو مفید ہو اسکے پوست سے اگر دیگ کا سرپوش بنادین تو جوش نہ آویگا اگرچہ کتنی ہی آگ زیادہ
اسکا پتا نقرس پر باندھنا درد زائل کرتا ہو
اسکا بیضہ کھانا لڑکون کی کھانسی کو مفید ہو
اور نیز صرع اور نقرس اور قولنج کو بہت
نافع ہو صورت اسکی یہ ہو
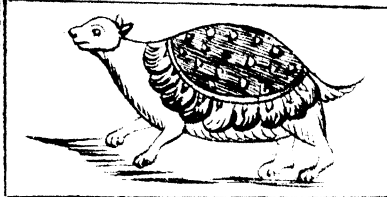
صرپروانہ ہو جسکو عرب بنت وردان کہتے ہین شیخ رئیس کہتا ہو کہ یہ جانور تمام و کمال
بواسیر اور دیگر گزندہ جانورون کے زخمون کو مفید ہو
اگر اسکو جلا کر پیسکر اور سنگ سرمہ ملا کر آنکھ مین لگاوین
روشنی تیز کرے اگر گاو کے زہرہ کے ساتھ سرمہ لگاوین
ناخنہ دور ہو جاے واللہ اعلم بالصواب
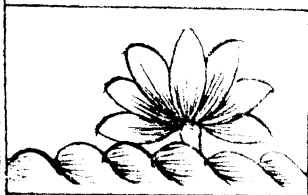
تناجہ ایک قسم کا حیوان ہو جسکے بدن کی کلانی کی تعریف نہین کرسکتا جسنے نہین دیکھا یقین
نہ لاویگا کہتے ہین کہ بیت المقدس کی سرزمین مین ہوتا ہو اور کوس بھر کے گرد مین گھر اپنا بناتا ہو
اسکا خواص یہ ہو کہ جس
حیوان کی نظر اسپر پڑے
وہ فوراً مر جاے یا اسکی
نظر کسی جانور پر پڑ جاے
تو وہ جانور فوراً مر جاے
جو کہ اس سرزمین کے
حیوانات نے یہ تجربہ کر لیا ہو
اسلیے جب اسکے روبرو سے گذرتے ہین اپنی آنکھین بند کر لیتے ہین صورت اسکی یہ ہو
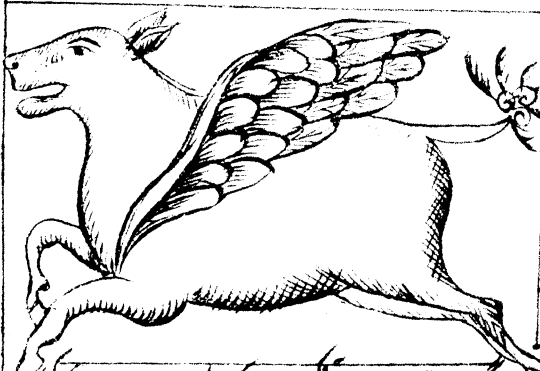
ضب اسکو فارسی مین سوسمار کہتے ہین یہ حیوان زیرک ہوتا ہو اور اپنا گھر نہین بناتا ہو مگر بہت سخت
سرزمین پر تاکہ چارپایون کے سم سے آزار نہ پہونچے اور اونچے مقام پر رہتا ہو تاکہ سیلاب کا گذر نہو اور نیز
کسی پہاڑ یا بڑے درخت یا سنگ کلان کے قریب گھر بناتا ہو تاکہ اس علامت سے اپنے گھر کو پہچان لے

کیونکہ اس حیوان مین فراموشی کا غلبہ زیادہ تر ہوتا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بوجہ فراموشی کے دوسرے
جانور کے مکان مین چلا جاتا ہی اور اُسکا شکار ہو جاتا ہی اسکا انڈا کبوتر کے انڈے کے برابر
ہوتا ہی اور انڈا رکھنے کے واسطے زمین پر آشیانہ بناتا ہی مانند آشیانہ شترمرغ کے اور ایک مرتبہ مین
اسّی انڈے دیتا ہی اور زمین مین دفن کرکے چالیس روز چھوڑ دیتا ہی بعد چالیس روز کے آکے
دیکھتا ہی کہ سب بچے بیضون سے نکل کے دوڑ رہے ہین اُسوقت انمین سے جسقدر چاہتا ہی
کھا لیتا ہی اور باقی ماندہ بھاگ جاتے ہین جاحظ کا قول ہی کہ جب سوسمار اپنے بچون کو کھانا چاہتا ہی اپنے
مکان مین تنگ جگہ پر کھڑا ہوتا ہی اور سب راہین اپنے دونون ہاتھ سے مسدود کر لیتا ہی اور پھر کھانا
شروع کرتا ہی تاکہ کوئی بھاگ نہ جاوے اور بعد سیر ہوجانے کے کچھ بچے بچتے ہین ورنہ سب کھا جاتا ہی ایک شاعر کہتا ہی
شعر اکلت بنیک اکل الضب حتی ؛ ترکت بنیک لیس لھم عدید یعنے مثل ضب کے مین نے بھی
تیرے تمام بچون کو کھا لیا اور کچھ قلیل کو چھوڑ دیا جب کژدم اسکو ڈنک مارتا ہی ایک قسم کی گھاس جسکو
اذن الفار کہتے ہین کھا کر نفع پاتا ہی بہار کے موسم مین خوشگوار ہوا سے عیش پاتا ہی اسکا قاعدہ ہی
کہ جب آدمی کو دیکھتا ہی تو اسکے پیرون کے بیچ مین آکر کاٹ کھاتا ہی اور آماس نہایت ہوجاتا ہی جو کہ
قول ہی مثل درج الضب یعنے ضب کی راہ سے گذر نہ کر کیونکہ وہ تیرے پاؤن مین کاٹ کھائیگا
اور تو راہ روی سے معذور ہو جائیگا خواص اگر سوسمار کو شراب مین ڈالکر بواسیر پر مالش کرین
زائل ہو جاوے اسکا دل جو کوئی کھاوے خفقان دور ہو جو کوئی اسکا کلیجہ کھاوے کلیجہ کا درد دور ہو
اگر اسکا خون چنے کے آٹے مین ملاکر غازہ کرین بہق کو زائل کرے اگر عورت کے ساتھ مین جہانتین کم
نافع ہی جسکا بدن ضرب سے پھٹ گیا ہو یا زخم ہو گیا ہو اسکو اسکے گوشت کا شوربا کھانا مفید ہی اور
آنکھ کی روشنی اور باہ کو زیادہ کرتا ہی اور جو کوئی کھاوے مدت تک تشنہ نہو اسکی پشت کی ہڈی
جسکے پاس ہو اسکو قوت جماع زیادہ ہو اسکا خصیہ پاس رکھنا نوکرون کی نگاہ مین معزز رکھتا ہی جس
گھوڑے کی گردن مین اسکے پاؤن کی ہڈی کو باندھین کوئی گھوڑا اس سے تیز روی مین زیادہ نہوگا
اگر اسکا پوست تلوار کے قبضہ مین باندھین
دلیری حاصل ہو اگر اسکے پوست
مین شہد رکھین اور وہ شہد کوئی
کھاوے شہوت زیادہ ہو اور قضیب مین استادگی آوے
اسکا سرگین برص اور کلف پر ضماد کرنا نافع ہی اگر اسکا سرمہ بناوین سفیدی چشم اور نزول آب کو نافع ہی صورت یہ ہی
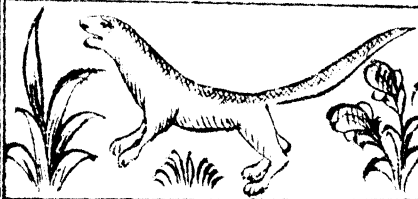
ظربان یہ چھوٹا سا جانور بلی کے برابر گندہ بو ہوتا ہی اسکی بدبو سے زیادہ بدتر دنیا مین کوئی چیز نہین
اگر اسکی بو اونٹون کی ناک مین جاوے پراگندہ ہون جس کپڑے پر یہ جانور گوز کرے تو اگر اسکو پچاس
شوب دین تو بھی اُس سے بو دفع نہو جسوقت دو آدمیون کے درمیان مین کوئی گوز کرتا ہی تو عرب یہ
مثل کہتے ہین فسا بینہما الظربان یعنے انکے درمیان مین ظربان کی بو آتی ہی یہ جانور سوسمار کا دشمن ہی ہمیشہ
اسکو ڈھونڈھا کرتا ہی اور سوسمار اپنے سوراخ کو سخت اور بہت مضبوط بناتا ہی کیونکہ ظربان اسکا تفحص
نہایت درجہ کرتا ہی جاحظ کا قول ہی کہ جب ظربان سوسمار کو کھانا چاہتا ہی اُسکے سوراخ مین جاتا ہی اور اپنے
واسطے کوئی تنگ جگہ تلاش کرتا ہی جسمین اپنے
تہیگاہ کو چسپان کرتا ہی اور ایک گوز کرتا ہی تا
تمام مکان مین اسکی بو منتشر ہو جائے پس
اس بو سے سوسمار بیچون کے پریشان
اور ضعیف ہو جاتا ہی اور دوسرے گوز مین بیہوش
ہو جاتا ہی اور تیسرے گوز مین وہ سب مرجاتے ہین اُسوقت
ظربان ان سب کو کھا لیتا ہی صورت یہ ہی

خطایہ یہ جانور گرگٹ کی قوم سے ہی نہایت درجہ اس سے خوبصورت ہوتا ہی یہ جانور آہستہ آہستہ
حرکت کرتا ہی اور بہت ملتفت ہوتا ہی کہتے ہین اگر اسکو کپڑے مین لپیٹ کر صاحب تپ ربع کے
بانھین تپ جاتی رہتی ہے اس جانور کی ایک قسم ملک کران مین ہوتی ہی سرخ رنگ گویا یاقوت سرخ معلوم
ہوتا ہی اسکی دونون آنکھون مین ایک درخت سا معلوم ہوتا ہی خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر دستار خوان پر اسکا
گذر ہو اور اسکے کسی کھانے مین زہر
ملا ہوا ہو تو اسکی آنکھون سے آنسو جاری
ہونگے اسی سبب سے اس حیوان کو بطور
تحفہ کے بادشاہون کے پاس لیجاتے ہین صورت یہ ہی

عقرب یعنے کژدم یہ کل حشرات مین پلیدتر ہی جس چیز کو پاتا ہی اسپر ڈنک مارتا ہی اسکے آٹھ
پانون ہوتے ہین اور آنکھین اسکی شکم مین ہوتی ہین اور اسکا بچہ پشت سے نکلتا ہی وہ جب
پیدا ہوتا ہی تو مان اسکی مرجاتی ہی اور جب کسی کو ڈنک مارتا ہی فوراً وہان سے فرار ہوتا ہی اور
شب مین اپنے گھر سے نکلتا ہی جس چیز کو حیوانات یا جمادات سے پاتا ہی ڈنک مارتا ہی جاحظ لکھتا ہی

انسان کی موت آتی ہی بعض لوگون کا کلام ہی کہ اس جانور کو قوت حافظہ نہین ہی کیونکہ جب بلی کو
دیکھتا ہی اپنے سوراخ مین جا چھپتا ہی اور فوراً پھر نکلتا ہی اور اسقدر یاد نہین رکھتا کہ بلی سوراخ کے دروازہ
کھڑی ہی اور بعض کہتے ہین کہ اسکی قوت حافظہ نہونے کو کیونکر کہہ سکتے ہین کیونکہ یہ اپنی خورش کے خیال سے
ذخیرہ جمع کرتا ہی اور اکثر امور معیشت مین حیلہ کرتا ہی اس جانور کی عجیب عجیب حیلہ سازیان ہوتی ہین
انمین سے ایک یہ ہی کہ جب کوئی روغن شیشے مین ڈالتا ہی پس اگر روغن لبالب ہوتا ہی تو اسکو پیتا ہی
اور اگر اُسکا سوراخ چھوٹا ہوتا ہو یا روغن لبالب نہین ہوتا ہی تو اسمین اپنی دُم داخل کرتا ہی اور اسکو
روغن مین ڈبوکر نکالتا ہی اور چاٹتا ہی تا اینکہ تمام روغن پی لیتا ہی بعض چوہا جب انڈا لیجانے کو ہوتا ہی
تو اپنے پیٹ کے نیچے رکھتا ہی اور اپنے چارون ہاتھ پانون سے اسکو پکڑتا ہی اور دوسرا چوہا اسکی دم کو
پکڑکر کھینچتا ہی تاکہ وہ اپنے گھر چلا جاوے بعض چوہے جب چاہتے ہین کہ اخروٹ لیجاوین ایک چوہا وہ اخروٹ اٹھاکر
دوسرے چوہے پر رکھتا ہی اور وہ اپنی دم کو اُس اخروٹ پر پیچ کرکے اپنے سوراخ تک لیجاتا ہی یہ جانور کژدم کا
دشمن ہی اگر اسکو اور کژدم کو ایک شیشہ مین رکھین ان دونون کے باہم عجب طرح کی جنگ شروع ہوجاویگی
کیونکہ بچھو چوہے کے ڈنک ماریگا اور چوہا چاہیگا کہ اسکی دم کو کسی طرح کاٹ لے پس اگر چوہے کی گرفت
مین اسکی دم آجاویگی تو غالب ہوگا ورنہ اگر کژدم اسکو کثرت سے ڈنک ماریگا تو چوہا جان [illegible] ہوگا جو کوئی
دو دشتی چوہے کی دم رسی مین باندھے اسطرح پر کہ ایک اس کنارہ اور ایک اس کنارہ پر تو دونون کے
درمیان مین لڑائی شروع ہوگی اسطرح پر کہ کسی بہائم یا درندون مین دیکھی نگئی ہوگی [illegible]
ایک دوسرے سے مفرور ہونگے ایک قسم انکی آفریقی ہوتی ہی [illegible] روپیہ و اشرفی کا عاشق [illegible]
چورلیجاتے کسی نے بیان کیا ہی کہ اسکے گھر مین ایک چوہا تھا کہ اُس سے مین نے بڑی سختی پائی تھی
پس مین نے اسکو چوہے دان مین گرفتار کیا اور اسکے مار ڈالنے کی فکر مین تھا کہ اسکا نر آیا اور اپنی مادہ کو
قید مین پاکر اپنے سوراخ مین چلا گیا اور وہان سے ایک اشرفی لاکر چوہے دان کے قریب رکھ دی
اور آپ منتظر رہا کہ شاید شخص اسکو رہا کر دے جب
مین نے نہ چھوڑا تو چند بار مین اسی طرح بہت سے
دینار لایا جب اُسنے دیکھا کہ اب بھی یہ شخص میری
مادہ کو خلاص نہین کرتا اُس مرتبہ ایک ٹکڑا کپڑے کا لایا
آخر مین نے سمجھا کہ اب اسکے پاس دینار نہین ہے غرض
اُسی قدر لیکے مین نے اسکی مادہ کو خلاص کر دیا صورت یہ ہی
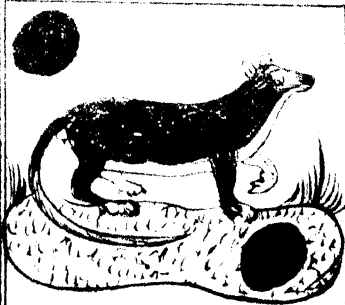
رہنے مکان مین بہت سے دروازے ہوتے ہین اور دشتی موشون کا بادشاہ ہوتا ہے جسوقت دشتی موش اپنے اپنے سوراخ سے نکلنا چاہتے ہین انکا رئیس اول نکلتا ہے اور چارون طرف نگاہ کرکے جب دشمن کو نہین دیکھتا ہے تو آوازہ کرتا ہے اور اُسکی آواز پر اور چوہے برآمد ہوتے ہین اور اگر کوئی دشمن نظر پڑتا ہے تو فورًا سوراخ مین جا چھپتا ہے اور اپنے تابعین کو بھی مانع ہوتا ہے ورنہ سب باہر نکلتے ہین اور رئیس انکا کسی اونچے ٹیکرے پر جاکر بیٹھتا ہے اور سب کی نگہبانی کرتا ہے اور تابعین سے غذا طلب کرتا ہے پس جو کچھ انکے ہاتھ لگتا ہے میوہ وغیرہ سے اپنے رئیس کے واسطے لاتے ہین اور جسوقت وہ رئیس کسی دشمن کو دیکھتا ہے سب کو خبردار کرتا ہے تا ہر ایک اپنے اپنے سوراخ مین چھپ جاتا ہے اگر رئیس دشمن سے غافل ہو جاے اور دشمن ناگاہ اُنپر ٹوٹ پڑے اور کسی قدر انکو پکڑ لے تو باقیماندہ بھاگ جاتے ہین اور بعد ازان جیا ہو کر اُس غافل رئیس کو معزول کرتے ہین بلکہ اسکو مار ڈالتے ہین اور دوسرے کو ریاست تفویض کرتے ہین صورت یہ ہے انہین ایک قسم کو سمندر کہتے ہین یہ بھی اسی صورت کا ایک موش ہے نہین ہے غور کے شہرون مین پایا جاتا ہے یہ جانور آگ مین جانے سے نہین جلتا ہے اور آگ سے صحیح سالم نکل آتا ہے بلکہ اُسکے بدن کا میل جل کر رنگ بدن روشن ہو جاتا ہے اور اسکے بال وغیرہ کو ہم موآزار نہین پہونچتا بادشاہون کے دسترخوان اسکے پوست کے ہوتے ہین کیونکہ نہایت نرم ہوتا ہے پس جب وہ دسترخوان میلا ہوتا ہے آگ مین ڈالنے سے صاف ہو جاتا ہے صورت یہ ہے کہتے ہین جو کوئی دشتی موش کو پکڑ کر اُسکی دم کاٹ ڈالے یا اُسکو خصی کرے اور چھوڑ دے تو وہ دوسرے موش دشتی اور خانگی کو نہایت پریشان و خوار کریگا اور کوئی اُسپر غالب نہ آویگا یہان تک کہ بلی اور نیولے بھی اُس سے عاجز ہوتے ہین ایسی اُس چوہے مین جوانمردی اور دلیری ظاہر ہو جاتی ہے اکثر کھلیان والے اس عمل کو کرتے ہین خواص جو کوئی چوہے کو دو پارہ کرکے باندھے پیکان یا کانٹا جو عضو مین گڑ گیا ہو نکل جاوے اگر اسکو

جلاکر اسکی خاکستر روغن مین ملاکر گنج مین لگاوین بال نکل آوین اسکا سر پارچہ کتان مین باندھکر باندھنا
درد سر اور صرع کو مفید ہی اسکی آنکھ اگر ٹوپی مین رکھین رفتار کی تکلیف معلوم نہو اور نیز اگر کسی قوم مین وہ
شخص جاوے اکثر لوگ اُس قوم کے اس سے متعجب ہوویں اگر اُس ٹوپی کو صاحب تپ پہنے فوراً آرام ہو
سمندر کے پتے کو اگر جذام والا نوش کرے تو آرام ہوجاوے اور سمندر کا خون غضب پر لگانا باہ زیادہ کرتا ہی
کہل جو مون کے ہون مین یہ تاثیر ہی کہ آنکھ کے بال کو اکھیڑ کر لگاوین پھر کبھی وہ بال نہ نکلے اسکی چربی روغن
گل مین ملاکر اگر ملین چہرہ کی جھائیان دفع ہوجاوین گوشت اسکا بریان کرکے اگر لڑکے کو کھلاوین تو اسکی
رال بہنا بند ہوجاوے اسکا خصیہ عورت کی ران مین باندھنا بانجھ کر دیتا ہی اسکی دم مرگی والے کے باندھنا نہایت
مفید ہی اور درد سر مین بھی نافع ہی اگر اسکا پوست صحیح کو نکال کر گھر مین لٹکاوین سب چوہے بھاگ جاوین اسکا سر روغن
مین جوش کرکے سر مین ملین عارضہ داء الثعلب دور ہو اگر اسکے سر مین ورسیا زاور بورق اور شکر سرخ اور اشنان موزن تین
ماشہ لیکر … تو فوراً مفید ہوگا اسکا سر مین شہد مین ملاکر لگانا ناخنہ جو گھوڑے کی آنکھ مین ہوتا ہی بالکل
زائل کرتا ہی اور اسکا کھانا لڑکون کے سنگ مثانہ کو بھی نافع ہی اور جسکا پیشاب بند ہوگیا ہو اسکو بھی مفید ہی
اگر … موش کا سر … سفیدی چشم زائل ہو اسکا پس ماندہ کھانا فراموشی زیادہ کرتا ہی قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمس یورث النسیان احدھا سور الفار یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزین باعث نسیان ہین ایک انمین سے پس خوردہ موش کھانا ہی

فراش یعنے پروانہ یہ حیوان اپنی ذات کو چراغ پر جلاتا ہی کہتے ہین کہ اول مین
چیونٹی … ہوتا ہی اور جب پر نکالتا ہی تب پروانہ ہوجاتا ہی مثل ایک سرخ رنگ کا
ہوتا ہی … مین ہوتا ہی اسکے آگ پر گرنے کا یہ سبب ہی کہ اسکی آنکھ بہت چھوٹی ہوتی ہی پس
جو وقت رات کو چراغ دیکھتا ہی تو اسکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ مین تاریکی مین ہون اور چراغ کو
روزن کی روشنی سمجھتا ہی پس اپنے خیال مین خانہ تاریک سے اُس روشنی کی طرف
جاتا ہی جب قریب شعلہ کے جاتا ہی اور گرمی محسوس ہوتی ہی تو پھر آتا ہی اور یہ خیال کرتا ہی کہ
مین روزن تک نہین پہونچا پھر دوسری مرتبہ اسکی طرف قصد کرتا ہی اور آخر اسی آمد ورفت مین جلجاتا ہی
خفیف سمرقندی سے روایت ہی کہ ایک روز بہت سے پروانہ جمع ہوے خلیفہ معتضد باللہ کے
روبرو شمع کی روشنی پر پس مین نے اکٹھا کرکے جب شمار کیا تو انمین بتسعہ تسعین

فنافس شیخ رئیس کا قول ہی کہ یہ حیوان لکڑی مین ہوتا ہی اور سخت گندہ بو ہوتا ہی اگر اسکو سرکہ مین پیس کر نوش کرین
جونک جو حلق مین چمٹ گئی ہو اسکو باہر نکالتا ہی اور اگر اسکو ہاتھ سے مل کر سونگھین تو درد شکم کو

ہو اگر اسکو گھسکر سوراخ ذکر مین رکھدین تو بند پیشاب جاری ہوجاے اگر کوئی سات عدد اسکے تلے کے ساتھ قبل آنے تپ ربع کے نگلجاے نافع ہو اگر تنہا انکو کھا جاے تو گزند ہوام سے محفوظ رہے

قمل یعنے جون یہ آدمی کے پسینہ سے اور میل سے پیدا ہوتی ہی کیونکہ پسینا آدمی کے کپڑے یا بالون کی گرمی سے متعفن ہوتا ہی اور یہ اُس سے پیدا ہوتی ہی اور سہمین انڈے دیتی ہی اور انکو ایسا مظبوط چپکا دیتی ہی جنکا دور کرنا ممکن نہین ہوتا اور موے سیاہ مین کالی جون اور سپید مین سفید اور سرخ مین سرخ اور سفید و سیاہ بالون مین کچھ سفید اور کچھ سیاہ پیدا ہوتی ہی اگر حاملہ عورت کے بچے کا نر یا مادہ دریافت کرنا منظور ہو تو اُس عورت کا دودھ ہتیلی مین لیکر اُسمین جون چھوڑے اگر وہ دودھ سے نکل جاوے تو حاملہ کے شکم مین بیٹی ہی اور اسکے برخلاف بیٹا ہوگا کیونکہ بیٹی کا دودھ رقیق ہوتا ہی اور بیٹے کا غلیظ پس جون رقیق سے نکلجاتی ہی اور غلیظ سے نہین

قنفذ اُسے فارسی مین خارپشت کہتے ہین اسکے پشت پر کانٹے ہوتے ہین جنکے درمیان اپنے تمام بدن کو چھپا لیتا ہی یہ جانور اپنے گھر مین دو دروازہ رکھتا ہی ایک شمالی ہوا کے مقابل اور دوسرا باد جنوبی کے مقابل یہ یہ سانپ کا عدو ہوتا ہی اگر سانپ کی گردن اسکے منھ مین آجاتی ہی تو باسانی کھا جاتا ہی اور اگر دم سانپ کی اسکے منھ مین آے تو دم کو مضبوط پکڑکے اپنے تمام بدن کو اپنے خارون مین چھپا لیتا ہی اور اُسکی طرف پشت کر دیتا ہی جب سانپ اُسپر جھپٹ مارکر مرجاتا ہی اسوقت کھا لیتا ہی انگور کے درخت پر چڑھ جاتا ہی اور اسکے خوشون کو توڑکر زمین پر گرادیتا ہی بعدہ درخت سے اُترکر اُن خوشون پر لوٹتا ہی اور انکو اپنے کانٹون مین چبھوکر بچون کے واسطے گھر لیجاتا ہی اور ایک قسم اُسمین بڑی ہوتی ہی اُسکی نسبت خارپشت کی سے اسطرح ہی جیسے کہ بھینس کی نسبت گاو سے کہتے ہین کہ اسطرح سے خارپشت اپنے خار اُکھاڑکر دشمن کو مارتے ہین اور وہ خار مثل تیر کے جاکر اُسکا کام تمام کرتا ہو خطا نہین کرتا خواص اسکی بائین آنکھ روغن مین جوش دیکر کان مین ڈالنا گرانی دور کرتا ہی جس نقرہ کے بال نوچکر اسکا پتا ملدین ہرگز وہان بال نہ اُگینگے اگر گندھک ملاکر بہق پر لگادین مفید ہو اسکی تلی بریان کرکے جسکے تلی مین درد ہو اُسے کھلادین مفید ہو اسکا گردہ خشک کرکے آب نخود سیاہ کی ہمراہ جسے جوش دیکر چھان لیا ہو صاحب حبس بول نوش کرے پیشاب کی بندش کھلجاے باولے کتے کے کاٹے ہوے عضو پر اسکا خون لگانا مفید ہو شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکے گوشت مین نمک ملاکر کھانا جذام اور فیل پاکو مفید ہو اور زیادہ اُس لڑکے کو نافع ہی جو خواب مین پیشاب کرتا ہو اور ہوام گزیدہ اور برص اور تشنج اور سل اور ریاح کو بھی مفید ہی اسکا پوست جلاکر روغن زفت مین ملاکر داء الثعلب پر ملنا
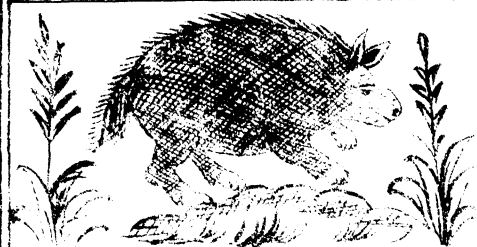
نفع بخشتا ہی ایک قسم انمین دنوک
ہوتی ہی اگر اسکا خصیہ پکا کر شہد کے
ساتھ نوش کرین نہایت مفید ہی
اسکے جانب راست کے ناخن کا
دھوان دینا تپ ربع دفع کرتا ہی
اگر اس جانور کو جلا کر اسکی خاکستر ناسور پر لگاوین مفید ہو صورت اسکی یہ ہی

ذراریح ایک چھوٹا سا کیڑا ہوتا ہی جب اونٹ
بیٹھتا ہی اسکا بدن سوج جاتا ہی اور اکثر
اونٹ ہلاک ہو جاتا ہی صورت یہ ہی

نحل اسے ہندی مین شہد کی مکھی کہتے ہین یہ عجب نادر شکل اور لطیف خلقت ہوتا ہی اسکی کمر لاغر
ہوتی ہی نصف بدن سے مربع کی سا ہوتا ہی پچھلا نصف مدور سا اور گول حق تعالی نے اسکے
بدن کو بنایا ہی اور فرمایا کہ اس فرقہ مین بادشاہ بھی ہوتا ہی اور اسکی اطاعت اس قسم کی سب مکھیان کرتی ہین
اور بادشاہ اسکو اہالی میراث مین پاتی ہی اسکو عربی زبان مین یعسوب کہتے ہین اسکا بادشاہ گھر سے
باہر نہین نکلتا کیونکہ اگر باہر نکلے تو کل مکھیان اسکے ہمراہ باہر نکلین پس انکا عمل بیکار ہو جاوے اگر بادشاہ
ہلاک ہو جاوے تو کل مکھیان اپنے عمل سے یعنی شہد بنانے سے معطل ہو جاتی ہین اور ہر ایک اسی پریشانی سے ہلاک
ہو جاتے انکا بادشاہ بڑا ہوتا ہی سب مکھیون سے بڑا اور وہ مکھیون کو کام بتاتا ہی اور ہر ایک کو کام پر مامور کرتا ہی
بعض کو گھر بنانے پر بعض کو شہد بنانے پر اور جو کوئی عمل نہین کرتا اسکو اپنے احاطہ سے باہر کر دیتا ہی
اور جس جگہ کہ شہد بنایا جاتا ہی دروازے پر انکا پہرہ کھڑا رہتا ہی تاکہ وہ ایسی مکھیون کو وہان نہ جانے دیوے جو
غلاظت پر بیٹھی ہون اور اپنے گھرون کو مسدس بناتے ہین اور وہ متساویۃ الاضلاع ایسے ہوتے ہین کہ مہندس
انکی سمجھ سے عاجز ہی اور ان مکھیون نے شکل مسدس کو اسلیے اختیار کیا ہی کہ ایسی کیفیت کسی شکل مثلث اور مربع
اور مخمس اور مستدیر مین موجود نہین ہی پس مثلث اور مربع کی شکل اختیار نہ کی تاکہ گوشہ ضائع نہون اور اگر مستدیر کی صورت
ہوتی تو گھر کے باہر چند گوشے بے فائدہ رہتے اس سبب سے کہ اگر مستدیرہ شکلون کو جمع کرین کنارے
برابر نہین آسکتے اور کوئی شکل ان شکلون مین سے ایسی نہین ہی جسمین بعد فراہم آنے کے کوئی گوشہ
خالی نہ رہے مگر مسدس پس دیکھنا چاہیے کہ حق تعالی نے کسطرح انکو قوت عقل عطا کی ہی کہ ایسے اشکال متساویۃ الاضلاع
بناتے ہین جسکے پہلو کنارہ وغیرہ ایک دوسرے سے پست و بلند نہین ہوتے کوئی کامل مہندس بھی اگر مسطر

اور بپرکار سے بنانا چاہے تو اسطرح کے تساوی سے عاجز ہوگا دیکھو عمل کرتی ہو خزان اور بہار مین در ساتھ اور
شہد کے وسیاہ سے برگ درختان و شگوفہ کی رطوبت دہنیہ اور تری لیکر گہر کے بنانے مین صرف کرتی ہو اسکے
دونون ہونٹھ ایسے تیز ہوتے ہین کہ درختون کے میوہ جات سے انکی تری جسکی شناخت سے عقلا حیران
رہتے ہین فراہم کرتی ہو اور خداوند تعالی نے اسکے شکم مین ایک ایسی قوت گرم پیدا کی ہو جو اس تری کے
مجموعہ کو شہد بنا دیتی ہو تاکہ وہ اور اسکے بچے اسکے ذریعہ سے پرورش ہون اور جو کچھ کہ انکی غذا سے
فاضل رہتا ہو اسکو بعض جگہ پر ذخیرہ کرتی ہو اور اسکے منہ کو پردہ باریک موم سے بند کرتی ہو تاکہ شہد
گرد و غبار سے محفوظ اور زمستان کے واسطے ذخیرہ رہے اور اپنے مکان کے بعض خانون مین انڈے
دیتی ہو اور انکو پرورش کرتی ہو اور بعض خانون کو واسطے آرام اور خواب کرنے کے خالی رکھتی ہو جن ایام
مین کہ عمل شہد کا نہین کرتی ہو مثل گرمی اور سردی اور برسات کے تو اس زمانہ مین اس ذخیرہ مین سے
صرف کرتی ہو مگر نہایت اعتدال سے یہان تک کہ فصل زمستان گذر کے ایام بہار آجاتے ہین دوبارہ
عمل شروع کرتی ہو اور یہ امر الہام ربانی ہو چنانچہ حق تعالی فرماتا ہو واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال
بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونھا شراب
مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ظاہر معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ وحی بھیجی تیرے رب نے طرف
مگس شہد کے کہ بنا تو پہاڑون اور درختون اور مکانون مین اپنے مکان بعد ازان کہا پھلون سے اپنی غذا اور راہ خدا
مین بعجز و خواری چلنا اختیار کر نکلتی ہو شکم زنبوران سے ایک چیز پینے کی کہ رنگ مختلف ہین یعنی
شہد اسمین شفا ہو واسطے لوگون کے سبحان من جعل فضلات ھذہ ...
فضلہ الصبغة یعنی پاک ہو وہ خدا جسنے مکھیون کی فضلات مین یہ تاثیر بخشی کہ ...
متعلق ہوئی اور اسکے میل یعنے موم کے ذریعہ سے روشنی تمہارے تار منسوب ہوئی اسکے عجائبات سے ایک
یہ ہو کہ جب اسکے چھتہ کے نیچے واسطے نکالنے شہد کے دھوان کرتے ہین تو یہ امر مکھیان دریافت کر کے شہد ...
ممکن ہوتا ہو کھالیتی ہین کہتے ہین کہ سفید شہد جوان مکھی کا ہوتا ہو اور زرد ادھیڑ مکھیون کا ...
بقدر مودہ غذا شہد مین فوائد کثیر ہین پس جسکا مزاج گرم ہو وہ شہد کو سکنجبین وغیرہ کے ہمراہ نوش کرے تاکہ اسکی
حرارت کم ہو اور سرد مزاج کو خالص کھانا نفع کرتا ہو اسکی خاصیت یہ ہو کہ جو چیز دیر تک رکھ چھوڑنے سے
خراب ہوجاتی ہو اگر شہد مین اسکو رکھین تو خراب نہوگی اگر مشک مین ملا کر آنکھ مین لگائین پانی جسنا بند ہوگا
اگر بدن مین ملین جوئین تمام مرجائین کھانا اسکا باولے کتے کے زخم کو نافع ہو ایک قسم کا شہد قاتل
ہوتا ہو حتی کہ اسکی بو سے انسان بیہوش ہوجاتا ہو اور موم ان زنبورون کے مکان کی دیوارین

سیاہ موم انکے آشیانہ کا میل ہی کانٹے وغیرہ زخم سے نکالتا ہی اگر موم کو کوئی ہمراہ رکھے کبھی محتلم نہو لیکن مورث غم و اندوہ ہی صورت یہ ہی

نمل یعنے مورچہ یہ غذا کے جمع کرنے مین بڑا حریص ہوتا ہی یہان تک کہ اپنے جسم سے زیادہ بار اُٹھاتا ہی اور ایسے وقت مین یہ جانور باہم ایک دوسرے کو مدد دیتا ہی اور اسقدر کھانا فراہم کرتا ہی جو برسون کو کافی ہو اگر زندہ رہے حالانکہ عمر اسکی ایک سال سے زیادہ نہین ہوتی بنا بر کہتا ہی کہ مورچہ دو قسم ہوتی ہین ایک کو عاذر کہتے ہین اور دوسرے کو عقبان عاذر سیاہ رنگ اور عقبان سرخ رنگ ہوتا ہی عجائب مورچہ مین یہ بات ہی کہ زیر زمین مکان بناکر اُسمین کوٹھری دروازہ دہلیز کانات وغیرہ بناتا ہی اور اُسمین جاڑے کے واسطے ذخیرہ جمع کرتا ہی اور بعض مکانون کو اسطرح بناتا ہی کہ اُسمین پانی کا گذر نہو عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال لاتقتلوا النملۃ فان سلیمان علیہ السلام خرج ذات یوم یستسقی فاذا ہو بنملۃ مستلقیۃ علی ظہرہا رافعۃ قوائمہا الی السماء وہی تقول اللہم انا خلق من خلقک لا غنا بنا عن فضلک اللہم لا تواخذنا بذنوب عبادک الخاطئین واسقنا مطرا تنبت لنا بہ شجرا وتطعمنا بہ ثمرا فقال سلیمان علیہ السلام ارجعوا فقد سقیتم بغیرکم انس ابن مالک رضی اللہ عنہ پیغمبر صلعم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ چیونٹی کو نمارو کیونکہ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نماز استسقا پڑھنے کے واسطے باہر نکلے ایک چونٹی کو دیکھا کہ دونون پیرون سے اپنے کھڑی ہوئی ہاتھون کو اُٹھائے ہوئے درگاہ خدا مین عرض کر رہی ہی کہ بار خدایا مین بھی تیری مخلوقات سے ہون مخلوق تیرے فضل سے بے پروا نہین ہی جا بیسے بندگان خاطی کے ساتھ ماخوذ نفرما اور باران رحمت کو بھیج کہ بچہ ہاتھ ہون درخت پیدا ہو تا میری غذا کا سبب بنا ہی مگر سلیمان علیہ السلام نے اس چونٹی کی دعا کو سنکر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پھر چلو اب نماز باران پڑھنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ اسکی دعا مستجاب ہوئی اسکے عجائب مین سے یہ بات بھی ہی کہ باوجود یکہ اسکا بدن بہت چھوٹا ہی لیکن اس قلیل الجثہ ہونے پر اسکو قوت شامہ وہ عطا ہوئی ہی کہ کسی فرد حیوان کو یہ قوت حاصل نہین ہی چنانچہ جہان آدمی کے ہاتھ سے کوئی چیز گری اُسکی بو پر مورچہ بہت جلد جمع ہوتا ہی اگر خود نہ اُٹھا سکے تو اورون کو جلد خبر کرکے لے آتا ہی اور جو مورچہ کہ اُسکے مقابل گذرتا ہی اُسکے منہ کو سونگھتا ہی تاکہ اُس بو کے ذریعہ سے اس چیز کا پتا پاوے اور ہر ایک ایک جماعت کو خبر پہنچا دیتا ہی تاکہ گروہ گروہ اُس چیز پر جمع ہوجاتے ہین اور محنت

کرتے ہین اور اگر انکو دریافت ہو جاوے کہ کوئی اسکے اٹھانے مین سستی کرتا ہی تو سب مورچہ اسکے مارڈالنیپر مستعد ہو جاتے ہین اور جب کچھ دانے اپنے گھر مین جمع کر لیتے ہین اور سوراخ مین تری ہوتی ہی تو توڑتے ہین کہ وہ دانہ روئیدہ نہو جاوے پس اس خیال سے ہر ایک دانہ کو دو پارہ کرکے رکھتے ہین اور کشنیز کو چار ٹکڑے کرکے اسلیے کہ وہ دو ٹکڑے کرکے بو یا جاتا ہی اور [illegible] باقلے کو مقشر کرکے کیونکہ اسکی قوت روئیدگی مقشر کرنے سے جاتی رہتی ہی سبحان اللہ کیا قدرت خدا ان باتون سے ثابت ہی بعض وقت اُس ذخیرہ کو خراب اور متعفن ہونے کے واسطے دھوپ دیتے ہین اور ابر کو دیکھ کر دھوپ سے اٹھا کر ذخیرہ مین رکھتے ہین اور اگر کوئی دانہ پانی سے تر ہو جاتا ہی تو جب دھوپ نکلتی ہی اسکو خشک کرتے ہین [illegible] عجائبات سے یہ ہی کہ کسی شر سے قتل انسان یا جانور یا درخت وغیرہ [illegible] نہین ہوتے جب تک کہ وہ سالم رہتا ہی البتہ جب انہین نقصان آجاتا ہی تو وہان [illegible] اسکے ہلاک کا باعث ہوتے ہین [illegible] سانپ [illegible] تو اسکے [illegible] مین [illegible] ہو جاتے ہین [illegible] جدا نہین ہوتے جب تک کہ وہ زندہ [illegible] ہون [illegible] یا بھاگ جاوینگی جب انکے پر نکلتے ہین تو مرنے کا [illegible] نزدیک [illegible] چونٹی مین اڑنے کی طاقت آتی ہی تو اسکی موت نزدیک آجاتی ہی اگر [illegible] کوئی کھا [illegible] تو بے اختیار [illegible] اسکے شکم سے [illegible] اگر پانی مین اسکے انڈون کو [illegible] جہان [illegible] وہان بال نہ اگینگے اگر اسکے [illegible] مین ڈال دین [illegible] آدمی

ورل یہ سوسمار سے چھوٹا جانور ہوتا ہی اور [illegible] سے کلان اور [illegible] سے دراز دم کوتاہ [illegible] سانپ [illegible] سوسمار کا عدو ہوتا ہی سانپ کا سر [illegible] کھا جاتا ہی کوئی اس حیوان سے بڑھ کر [illegible] اور یہ جانور اپنا گھر نہین بناتا بلکہ جس سانپ کی بانبی مین جا گھس گیا پس وہ خود اپنی جان بچا کر بھاگ جاتا ہی **خواص** اسکے گوشت اور چربی کو طبقات النسا کہتے ہین یعنے اسکے گوشت کھانے سے مخصوص عورتین فربہ ہوتی ہین اگر جسم پر چھین پیکان وغیرہ زخم سے باہر نکل آتا ہی اگر اسکی چربی شکر اور آرد جو مین ملا کر بکری کے گوشت مین پکا کر اسکا شوربا نوش کرین نہایت [illegible] ہون اگر اسکو جلا کر اسکی راکھ روغن مین ملا کر مثانہ پر لگائین درد اسکا زائل ہو جاوے اگر اسکے سرین کو لگا دین چہرہ کی جھائین اور مسون کو دفع کرے اور سرمہ اسکا سفیدی چشم کو زائل کرے صورت یہ ہی

خاتمہ حیوانات عجیبۃ الاشکال کے بیان مین ان حیوان کی شکلین خلاف
صور حیوانات معہودہ کے ہین اور ہم انکے بعض کا ذکر تین قسمون مین کرتے ہین قسم اول عجیب
خلقت خدا تعالی نے جزیرون اور اطراف زمین مین پیدا کی ہی قسم دوم یہ وہ ہین جو
دو قسم کے حیوانات سے جفتی کرکے پیدا ہوتے ہین قسم سوم یہ وہ ہین جنکی شکل و صورت عجیب اور
نادر ہی قسم اول یہ وہ ہین جنکو حق تعالی نے اطراف زمین اور جزیرون مین پیدا کیا ہی از انجملہ یاجوج
و ماجوج ہین یہ گروہ یافث کی اولاد ہی کہ سواے حق تعالی کے کوئی انکا شمار نہین کرسکتا انکے قد اور سر کا نصف جسم
شکل انسان کے ہوتا ہی انکے دانت درندون کے مانند ہوتے ہین اور بجاے ناخن کے چنگل ہوتے ہین
اور انکی دم پر بال ہوتے ہین اور کوئی انمین سے نہین مرتا جب تک کہ ایک ہزار اولاد اپنی پشتون سے
نہین دیکھ لیتا صورت انکی یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ منسک نام ہوتے ہین اور یہ قوم زمین مشرق مین قریب یاجوج و ماجوج کے رہتی ہی
اور یہ لوگ آدمی کی صورت ہوتے ہین مگر انکے ہاتھی کے طور پر کان ہوتے ہین سوتے وقت ایک کو
اپنے بستر پر بچھاتے ہین اور دوسرے کو اوڑھتے ہین صورت یہ ہی
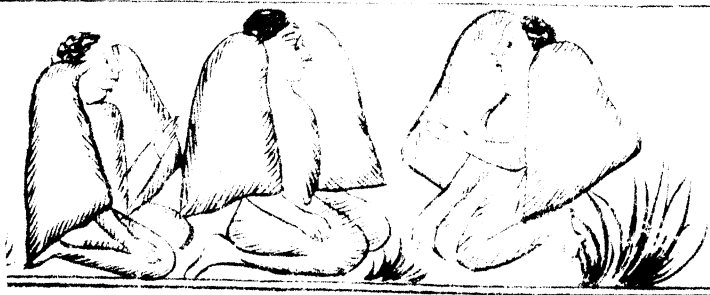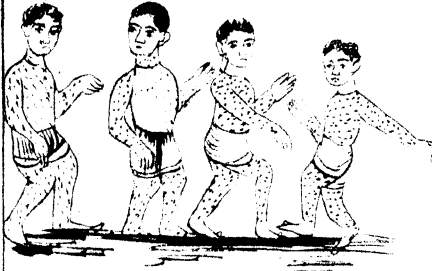
ازانجملہ ایک گروہ ہی سد سکندری کے
قریب پہاڑون مین رہتے ہین انکے قد
کوتاہ اور ہر ایک کی درازی قد پانچ بالشت
کی انھین کے ہاتھ سے ہوتی ہی اور انکے
منہ چوڑے اور بدن کالا اور اُسپر زرد اور
سفید نقطے ہوتے ہین آدمی سے متوحش ہوکر درختون پر
چڑہ جاتے ہین صورت یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ ہی کہ جزیرۂ زنگیان مین بصورت آدمی ہوتا ہی اور انکے پر ہوتے ہین کہ اُنسے اُڑتے ہین
اور پر انکے سپید و سیاہ اور زرد رنگ ہوتے ہین اور انکے کلام کو بجز انکے اور کوئی نہین سمجھ سکتا اور
آدمی کے مانند کھاتے پیتے ہین صورت یہ ہی
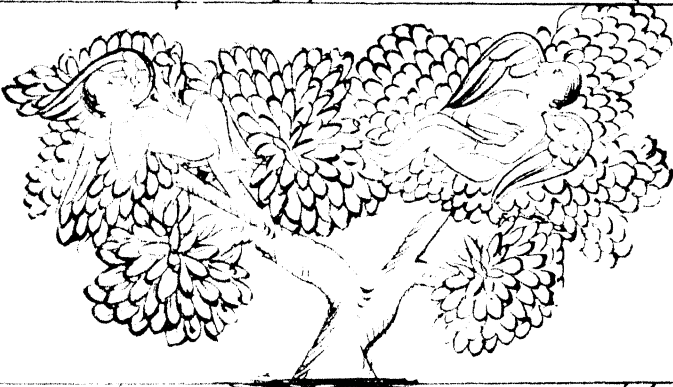
ازانجملہ ایک گروہ برہنہ جزیرۂ رامی مین رہتا ہی انکا طول قامت چار بالشت کا انھین کے ہاتھ سے ہوتا ہی
اور بال سرخ رنگ اور انکا کلام مانند آواز نقارہ کے ہوتا ہی جسکو سوا انکے اور کوئی فہم نہین کرسکتا
اور اکل و شرب انکا مثل انسانون کے ہوتا ہی صورت یہ ہی
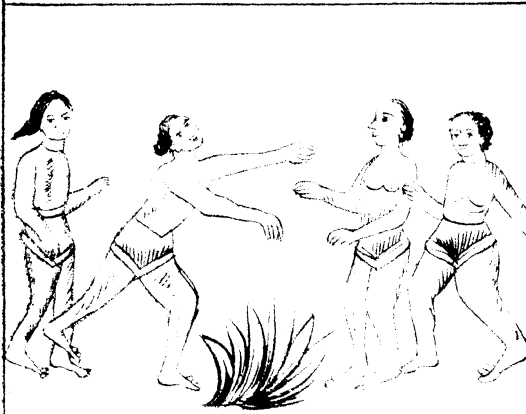
ازانجملہ ایک گروہ بعض جزیرۂ زنگیان مین رہتا ہی جنکا طول قامت ایک گز کا ہوتا ہی اور اکثر واحد العین ہوتے ہین غرانیق ایک جانورون کی قسم ہی ہر سال یہ جانور انکے ملک مین آتے ہین اور انسے سخت لڑائی ہوتی ہی پس وہ جانور انکو چونچ مار کر یک چشم کر دیتے ہین صورت و شکل انکی یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ بوحشی جزائر زنگ مین ہوتا ہی انکے سر گتے کے طور پر اور باقی بدن مانند انسان کے ہوتا ہی اور میوہ ہاے جنگلی اور نیز حیوانات سمندر کو خورش کرتے ہین اور اکثر حیوان کو میوہ کھلا کر فربہ کرتے ہین بعد ازان بڑی رغبت سے کھاتے ہین صورت یہ ہی
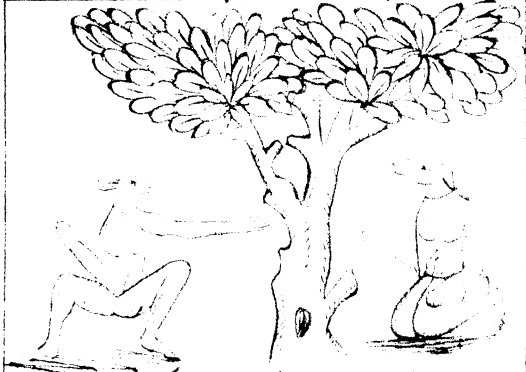
ازانجملہ بعض جزیرہ ہاے زنگ مین ایک گروہ ہوتا ہی آدمی کی صورت انکی صورت زیبا اور انکے پانون مین ہڈی نہین ہوتی ہی چلنے مین پیر گھستے جاتے ہین اگر کسی روندہ کو پاتے ہین تو اسکو اپنے پاس بٹھلاتے ہین اور جب وہ بیٹھ جاتا ہی تو جست کر کے اسکی گردن پر سوار ہوتے ہین اور دونون

اپنے پیر اُسکی گردن مین مثل تسمہ کے لپیٹ لیتے ہین اگر رونده مذکور اُسے علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے ناخن سے اُسکے چہرہ کو مجروح کرتے ہین اور اُسکو حسب خواہش اپنے ادہر اُدہر گھوڑے کے طور پر جسطرف چاہتے ہین دوڑاتے ہین ازانجملہ ایک گروہ بعض جزیرون مین ہوتا ہے جنکے پر اور سونڈ ہوتی ہے اور باریک بال اور کبھی دو پیر سے چلتے ہین اور کبھی ہوا پر اُڑتے ہین مگر آدمی سے بہاگتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ایک قسم انسان کی ہے اور بعض جنون کی قسم بتاتے ہین واللہ اعلم صورت یہ ہے
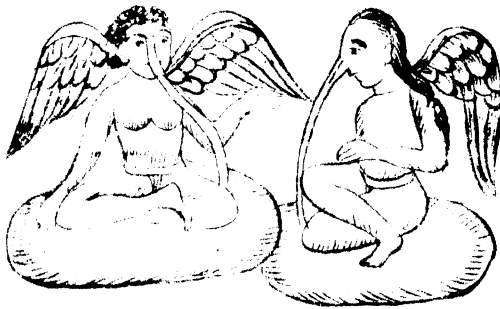
ازانجملہ ایک گروہ دراز قد سبز چشم سیاہ پر دار انکے سر مانند گھوڑے کے ہوتے ہین اور باقی بدن مانند انسان کے
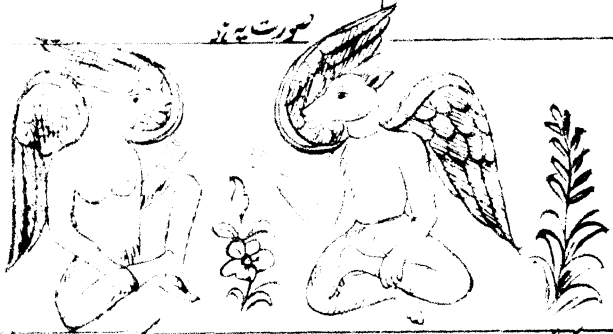
صورت یہ ہے

ازانجملہ ایک گروہ ہے جسکے دو منہ ہوتے ہین اور بدن مانند انسان کے اور انکے بہت لمبے بال ہوتے ہین صورت یہ ہے
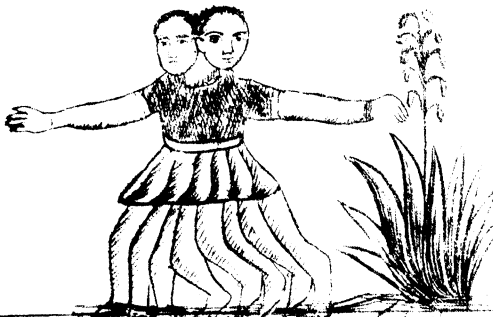
از انجملہ ایک گروہ ہی جنکے دو سر
اور بہت سے پیر ہوتے ہین
آواز انکی مانند آواز طیور کے
ہوتی ہی اور وہ مردار ہوتی ہی
اور بدن مانند انسان کے
صورت یہ ہی

از انجملہ ایک گروہ ہی جنکے سر مانند آدمی اور بدن مانند مار کے اور سانپ ہی کے مانند زمین پر چلتے ہین صورت یہ ہی
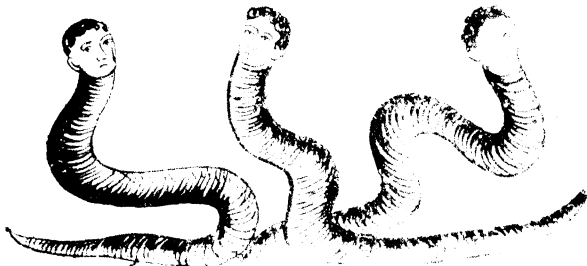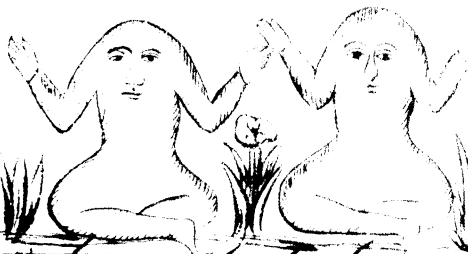
از انجملہ ایک گروہ دریاے چین سے نکلتا بغیر سر ہوتا ہی انکے منہ اور آنکھین سینہ پر ہوتی ہین لکھا ہی
کہ زمانہ میں ایک شخص ویسا
بادشاہ کے پاس ہاتھ آیا تھا
برسات آیا تھا اور لوگون نے
جیتے ہو دیکھا تھا صورت یہ ہی
از انجملہ بعض جزیرہ مین ایک
گروہ نسناس نام ہوتا ہی صورت انسان لیکن ہر ایک کے آدھا سر اور ایک ہاتھ
اور ایک پیر
ہوتا ہی اور پیر سے نہ
ایک ہی پیر سے
بہت تیزی کے ساتھ
دوڑتا ہی صورت یہ ہی

انہی میں سے ایک گروہ ایسا ہی جنکا
چہرہ آدمی کی صورت پر اور پشت
کچھوے کی طرح اور سر پر لمبے
سینگ ہوتے ہین صورت یہ ہی

دوسری قسم حیوانات مرکب کی یعنے جو دو حیوان مختلف کی جفتی سے پیدا ہون
مثلاً خچر پر نگاہ کرو تو اسکے اعضا گھوڑے اور گدھے کے درمیان مین پائے جاتے ہین پس اگر
جفتی کے وقت گدھا نر ہوا تو اسکا بچہ گھوڑے کی شکل ہوگا اور اگر گھوڑا نر ہوا تو برخلاف
بعض قسم انمین سے زرافہ ہی لکھا ہی کہ کفتار نر اور مادہ شتر وحشی سے جب جفتی ہوتی ہو تو ایک حیوان اشکل عجیب
پیدا ہوتا ہی پس جب وہ حیوان وحشی گائے سے جفتی کرتا ہی تو زرافہ پیدا ہوتا ہی صورت زرافہ کی یہ ہی
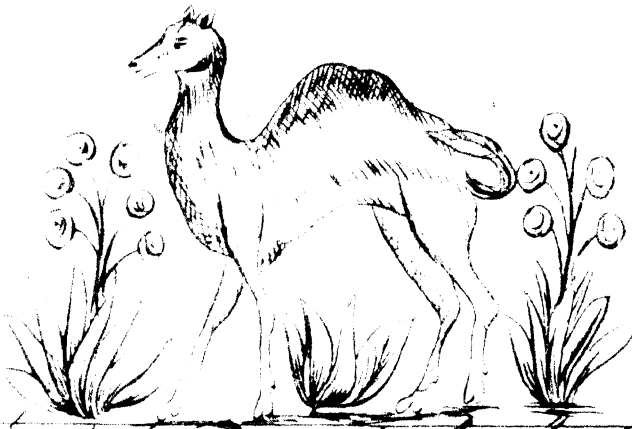
اور بعض جانور گھوڑے اور گدھے وحشی سے متولد ہوتے ہین اس کتاب کا مصنف لکھتا ہی
کہ مین نے بچشم خود اس جانور کو
دیکھا ہی کہ اس جانور کی صورت
نہایت عمدہ ہوتی ہی کسریٰ اردشیر
کے پاس ایک گھوڑا تھا جسکو اجدر
کہتے تھے ایک روز وہ بھاگ کر صحرا مین
چلا گیا اور وہان ایک صحرائی گدھے سے جفتی کی اُس سے اولاد بہت خوبصورت پیدا ہوئی اسکو جدری کہتے ہین صورت یہ ہی
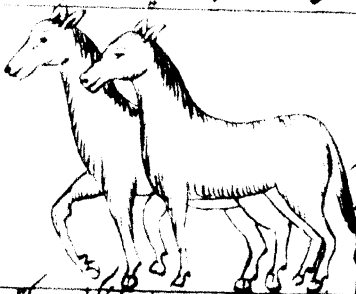
بعض جانور وہ ہین کہ شتر نوابج اور تازی گھوڑے سے پیدا ہوتے ہین اہل عرب انکو بخی کہتے ہین
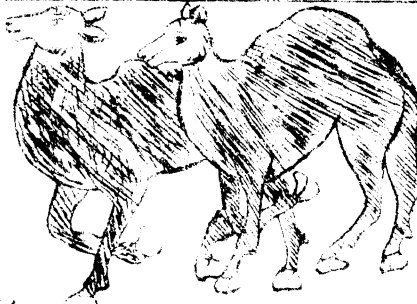
اور یہ اونٹون کی قسم مین عمدہ اور اعلی درجہ کے ہوتے ہین صورت انکی یہ ہی

بعض حیوانات انسان اور ریچھ کی قربت سے تولد ہوتے ہین مصنف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ مجھسے ایک شخص نے اس قسم کے حیوان کا حال یون بیان کیا ہی کہ ہرچند یہ جانور انسان کی صورت پر ہوتا ہی اور مانند انسان کے کلام بھی کرتا ہی مگر مانند ریچھ کے بالون کی کثرت ہوتی ہی صورت یہ ہی
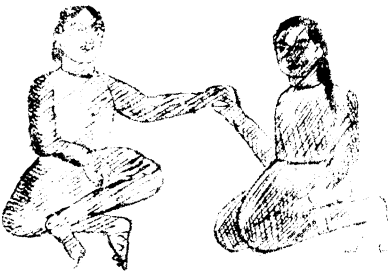
بعض حیوان گرگ اور کفتار سے پیدا ہوتے ہین اگر کفتار نر ہوا تو اسکے بچہ کو دمع کہتے ہین اور اگر گرگ نر ہوا تو اسکے بچہ کو [illegible] کہتے ہین صورت اسکی یہ ہی

بعض حیوانات گرگ اور سگ کی جفتی سے پیدا ہوتے ہین جس گرگ کو عرب دیسم کہتے ہین اور یہ گرگ کتون کے ساتھ [illegible] مین مشہور ہین جو واقع یمن ہی جفتی کھاتے ہین اور وہان پیدائش اس قسم کی ہوتی ہی صورت یہ ہی

ایک قسم کے حیوانات کبوتر خانگی اور کبوتر کوہی کی مواصلت سے پیدا ہوتے ہین جنکو راعی کہتے ہین صورت یہ ہے

قسم تیسری افراد حیوانات عجیب صورت کے بیان مین

اطبا کا قول ہے کہ جب مزاج غریب ہوتا ہے تو صورت بھی غریب پیدا ہوتی ہے اور اہل نجوم کا اعتقاد ہے کہ اقتضاء طالع قلیل الوقوع سے صورت غریب پیدا ہوتی ہے وہب ابن منبہ نے لکھا ہے کہ عوج بن عوق جملہ آدمیون مین خوش رنگ و خوش شکل تھا اسکی درازی قامت و جثہ خارج از بیان ہے اللہ تعالیٰ نے اسکی عمر مین اسقدر درازی عطا فرمائی کہ زمانہ نوح علیہ السلام سے زمانہ موسیٰ بن عمران تک زندہ رہا اور اس شخص نے حضرت نوحؑ سے بروقت طوفان کے درخواست کی تھی کہ مجکو بھی اپنی کشتی مین جگہ دیجیے لیکن انھون نے انکار کیا اسوقت یہ شخص محروم رہا مگر نہین پہنچا آب طوفان اس شخص کی کمر تک رہا یہ شخص بڑا جبار اور ظالم تھا خشکی اور تری مین عیاشی کیا کرتا تھا جسوقت کہ بنی اسرائیل سرزمین تیہ مین جمع ہوئے تھے تو یہ شخص انکے لشکر سے جو چار کوس کے گرد مین پڑا تھا واقف ہوا اور ایک پتھر اس مقدار کا جو تمام لشکر کو پاش پاش کر دے اپنے سر پر اٹھا کر چلا تا کہ انکے سرون پر گرا دے اور یکبارگی سب ہلاک ہو جاوین اسوقت حکم خدا سے ایک چڑیا نے اس پتھر کے اوپر بیٹھکر اسمین سوراخ کر دیا پس وہ پتھر مثل طوق کے عوج کے گلے مین پڑ گیا اور دونون ہاتھ بھی اسکے پھنس گئے تب خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو آگاہ فرمایا کہ تیرا دشمن قید مین ہے اب اسکو سزا دو اسوقت موسیٰ علیہ السلام نے پہونچکر بضرب عصا اسکو ہلاک کیا لکھا ہے کہ بعد ازان اسکے دونون ساق پا دریائے نیل پر بطور پل کے زمانہ دراز تک رہے واللہ اعلم صورت یہ ہے

ازانجملہ احمد بن فضلان رسول مقتدر باللہ نے لکھا ہی کہ بادشاہ بلغار سے مین نے سوال کیا کہ مین نے سنا ہی کہ آپ کے پاس کوئی انسان عظیم خلقت کا ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ وہ شخص ہماری ولایت کا نہین تھا بلکہ ایک مرتبہ دریا مین سیلاب آیا تھا یہ شخص اُسمین بہ آیا تھا غرضکہ جب لوگ اسکو پکڑکر ہمارے حضور مین لائے دیکھا کہ بارہ گز کی درازی قامت تھی اور سر مانند دیگ کلان کے تھا اور ناک اُسکی ہمارے ہاتھ سے زائد تھی اور آنکھین بڑی بڑی اور اُسکی ہر انگلی ہمارے ہاتھ کے برابر تھی ہر چند ہمنے اُس سے بات کی مگر وہ ہمکلام نہوا اور نہ ہماری بات سمجھا بعدازان اُسکو اُسکے مقام پر لیگئے اور وہ ایک زمانہ دراز تک زندہ رہا بعدہ مرگیا یہ معلوم نہوا کہ وہ کس قوم سے تھا اور کہان سے آیا تھا صورت اُسکی یہ ہی

ازانجملہ نعمان موصلی کی حکایت ہی کہ بعض کوہستان موصل مین انسان رہتے ہین ایک مرتبہ اُس قوم کے ایک لڑکے کو ہمنے دیکھا کہ قد اسکا نو گز کا تھا حالانکہ سن اسکا پندرہ برس سے کم تھا اور طاقت اسکی ایسی تھی کہ ہم مین سے قوی مرد کو اٹھا کر اپنے پیٹھ پر لاد لیتا تھا صورت یہ ہی

ازانجملہ شافعی نے نقل کی ہی کہ دیکھنے بلاد یمن مین ایک انسان دیکھا جو کمر سے نیچے عورت کے مانند تھا اور اوپر کا جسم اسکا دو شاخہ مثل دو تھا دو سر دو منہ چار ہاتھ اور دونون منہ سے کھاتا پیتا تھا اور آپسمین لڑتا تھا اور پھر صلح کرلیتا تھا بعد دو برس کے جب ہم پھر اُس مقام پر گئے اُس شخص کو دیکھا کہ ایک جسم اسکا باقی ہی لوگون سے ہمنے دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک جسم اسکا اوپر والا مرگیا تھا اُسکو قطع کرڈالا تعجب یہ ہی کہ وہ اپنے ایک جسم سے بطور سابق بخوبی چلتا پھرتا تھا صورت یہ ہی

ازانجملہ ابوسعید سیرانی نے لکھا ہی کہ قاضی یحییٰ بن اکثم کے پاس ایک روز میرا جانے کا اتفاق ہوا ناگاہ دیکھا مین نے کہ اُسکے پہلو مین ایک پنجرہ رکھا ہی اور اُسمین ایک جانور بشکل زاغ کے بند ہی لیکن سر اُسکا مانند انسان کے ہی اور اُسکے سینہ اور پشت پر دو نشان مثل داغ کے ہین پس مین نے قاضی سے دریافت کیا قاضی نے فرمایا کہ تم خود اُس سے دریافت کرو پس مین نے اس مرغ سے کہا کہ تو کون ہی اُسنے استادہ ہو کر زبان فصیح سے یہ اشعار پڑھے ؎ انا الراعی ابو عجوۃ ÷ انا ابن اللیث واللبوۃ ÷ احب الراح والریحان والنشوۃ والقھوۃ ÷ ولی اشیاء بطرف یوم القرس والدعوۃ ÷ فمنھا السلعۃ فی الظھر لا یسترھا القردۃ ÷ واما السلعۃ الاخری فلو کان لھا عروۃ ÷ لما شلک جمیع الناس فیھا انھا زکوۃ ÷ پس جسوقت وہ مرغ اشعار کے پڑھنے سے فارغ ہوا فورا فریاد کرنے لگا اور اپنے تئین پنجرہ مین گرا دیا پس مین نے کہا کہ ای قاضی یہ مرغ عاشق مزاج معلوم ہوتا ہی قاضی نے جواب دیا کہ جو تجھے معلوم ہو مگر مجھے اسکے اسرار سے آگاہی نہین ہی اور نہ ان شعرون کے ماحصل سے اطلاع ہی بلکہ خلیفہ امیر المومنین کے پاس ایک کتاب منجملہ ہی اُسمین اسکا حال تمام و کمال لکھا ہی صورت یہ ہی
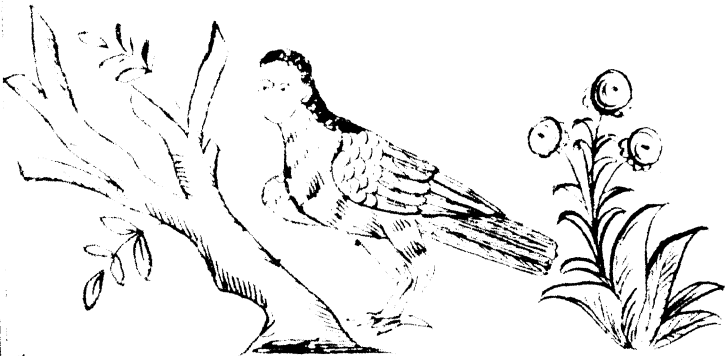
منجملہ انکے ابوریحان خوارزمی حاکم سنجاب نے نوح بن منصور السامانی کو ایک روباہ بھیجی تھی جسکے دو پر تھے جسوقت آدمی اُسکے قریب جاتا تھا وہ دونون اپنے پر بچھا دیتی تھی اور جسوقت آدمی علحدہ ہو جاتا تھا تو وہ دونون پرون کو اپنے پہلوؤن مین چسپان کر لیتی تھی پس ابوریحان خوارزمی نے فرمایا کہ یہ کچھ عجائبات مین سے نہین ہی کیونکہ بادشاہان کیانی کے پاس

گذشتہ زمانے مین اس سے عمدہ اڑنے والی روباہین تھین جو حکم پر اڑتی تھین اور پھر چلی آتی تھین ازانجملہ ایک یہ بھی نقل ہی کہ موضع گل وساسان نامے واقع سرزمین خراسان مین ایک عورت

ایسا بچہ جنی جسکے دو سر تھے جیساکہ اس زمانہ مین انڈون سے اکثر دو سر یا چار پیر کے بچے پیدا ہوا کرتے ہین حکما کا قول ہی ان فی الطبیعۃ لعجائب یعنے بتحقیق کہ طبیعت مین عجائب بہت ہین صورت اسکی یہ ہی

منجملہ انکے ایک **حکایت** ابوریحان خوارزمی نے لکھی ہی کہ بعض بادشاہون سے نوح بن منصور سامانی حاکم ماوراء النہر کو ایک گھوڑا بطریق ہدیہ بھیجا تھا جسکے سر پر ایک شاخ تھی اور یہ اس کلیہ کے برخلاف ہی جو حکمانے لکھا ہی کہ شاخ اور سم دونون ایک جانور مین نہین ہوتے سوائے کرگدن کے مگر صنعت حق تعالی اور اسکی عجائب آفرینش اسقدر ہی کہ کوئی اسکو شمار نہین کرسکتا واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب وہو حسبنا ونعم الوکیل صورت اسکی یہ ہی

تمام شد

خاتمۃ الطبع

سزاوار شکر اور لائق تعریف کے وہ صانع و خالق بیچون و بیچگون ہی کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ اور صنعت متنوعہ سے
کیسی کیسی صورتین عجیب الخلقت پیدا فرمائین یعنے آسمان پر طرح طرح کی شکلین ستارون کی بنائین اور روے زمین
اور بحار مین بوقلمون صورتین آدمزاد و بہائم و حوش و طیور و اشجار و نباتات کی خلق فرمائین اور اس تماشاگاہ کے مشاہدہ
کے لیے حضرت خاتم المرسلین فخر الاولین والآخرین کو مبعوث کیا من بعد اور تماشا ئیان حقیقت کیش کے پوشیدہ نرہے
اندرون کتب نفتنم و نایاب کہ ایک مرقع عجائب الکائنات ہی جسکا نام عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات ہی
درحقیقت یہ کتاب عدیم النظیر و بیمثال ایک کتاب تاریخی ہی کہ جسمین واقعات صحیح منقول اور مشاہدات برے العین
سیاحان کے مندرج ہین اصل اسکی زبان عربی مین تھی مولفہ امام المفسرین عماد الدین زکریا بن محمد بن
محمود الکمونی قزوینی جنکا نسب انس بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منتہی
ہوتا ہی پھر اس کتاب کو زمانہ خلافت ابو المظفر ابراہیم عادل شاہ مین [illegible] مولانا [illegible] نے عربی سے فارسی میں
ترجمہ کیا اور سنہ ۹۵۴ھ مین ترجمہ اتمام کو پہونچا یہ کتاب چار مقدمہ اور ایک خاتمہ پر مرتب اور فی الحقیقت یہ کتاب جامع کل علوم
از قسم فلکیات و علویات اور سفلیات [illegible] ہی [illegible] لکھتے ہین کہ مین نے اس کتاب کو کتب متقدمین اور روایات
صحیح القول سے ہو بہو نقل کیا ہی اور اپنی طرف سے ایک حرف بھی کم و بیش نہین کیا ہی اس کتاب مین جو صانع کا رساز حقیقی نے
عالم علوی و عالم سفلی مین بمادہ اسے لطافت [illegible] جو اشکال و ہیاکل عجیب الخلقت بنائے ان سب کے حالات
واقعی اور تصویرات انکی با موقع بموجب مطابقت [illegible] مندرجہ کے اسی مقام پر بنائی ہین یہ کتاب کثرت خواہش تمہید
شائقان سے دو دفعہ فارسی مین طبع ہوئی الحال چونکہ زبان فارسی [illegible] عام [illegible]
اس سے فائدہ مند ہوسکے اور نیز اردو زبان کی دلخواہش ہر طرف سے شائقین نے [illegible] لہذا بطرز [illegible]
فارسی سے اردو عام فہم مین منجانب مطبع اودھ اخبار زیر ترجمہ ہوکر حرف بحرف با مطابقت فارسی ترجمہ
نادر ہوا اور تصاویر اپنے اپنے موقع پر نہایت مطابقت سے بنائی گئی ہین ہر چند اور جابجا بھی ترجمہ ہوا [illegible]
ترجمہ کے روزمرہ کا اور ہی ڈھنگ ہی اہل انصاف زبان دان خود ملاحظہ فرماوینگے پس کتاب موصوف روشن
کاغذ عمدہ پر بخط روشن و چھاپہ صاف کہ ناظرین بالتمکین اسکے مشاہدہ سے بہت محظوظ ہوے بڑے اہتمام سے سابق
سنہ [illegible] ع مین طبع ہوکر اشاعت پذیر ہوئی تھی چونکہ ہر دل عزیز تھی لہذا شائقین نے ہاتھون ہاتھ کل جلدین
خرید لین الحال بار دوم حسب اصرار صاحبان ذوق و شوق موجب اہتمام سابق مطبع نامی منشی نولکشور
لا زال بالفرح والسرور مالک مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مین ماہ مئی سنہ ۱۸۸۹ع مطابق ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۶ھ
حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر مقبول عالم ہوئی